

! اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovalszone.com>

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا
شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور ویس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں
وہاں سب پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

<https://wa.me/923444499420>

<https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10>

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

<https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone>

مکمل ناول

سرخ انچل

تانیہ طاہر

عارض وہ پریگنٹ ہے ہوش کے ناخون لو "غصے سے مدیہا نے اسکو شانوں سے جھنجھوڑا تھا۔۔۔۔۔

تو میں کیا کروں پہلی عورت ہے جو ماں بنے گی۔۔ اس سے کہیں دفع کرے اپنی شکل یہاں سے "وہ غصے سے دھاڑا۔۔۔۔۔ وجود میں اسکی صورت دیکھتے ہی چنگاریاں دوڑ جاتیں تھیں۔۔۔۔۔

اور تماشہ لگواد اپنا۔۔۔۔ وہ صرف نکاح میں تھی تمہارے اور تم نے جو اسکے ساتھ کیا ہے اگر۔۔۔ گھر میں کسی کو بھی پتہ لگ گیا۔۔۔ تو تمہاری جان لے لیں گے "اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسکی آواز د باتیں وہ گھبرائی ہوئی لگ رہیں تھیں۔۔۔۔۔"

جبکہ کمرے میں ایک وجود کی سسکیاں بھی گونج رہی۔ تھیں۔۔۔۔۔
تو میں نے کہا تھا میرے ارمانوں پر اسکو بیٹھا دو۔۔۔ میں نے کہا تھا میرا نکاح اس سے کروا دو۔۔۔ میں اسکے ساتھ اس سے بھی زیادہ برا کروں گا "وہ چلایا۔۔۔ جبکہ مدیہا نے اسکے منہ پر تھپڑ دے مارا۔۔۔۔۔"

عارض نے سرخ نظروں سے ماں کو دیکھا۔۔۔۔۔
تمہارے باپ کا فیصلہ تھا یہ۔۔۔۔۔ اسکے مگر ہو جاؤ جا کر۔۔۔۔۔ کیوں اسکی جان کے دشمن بن گئے ہو۔۔۔۔۔ "مدیہا غصے سے بولیں۔۔۔۔۔"

آپ جائیں "عارض نے ضبط سے کہا۔۔۔ جبکہ پینک شلوار قمیض میں۔۔۔۔۔
دیوار سے چسکی آیت کو اسنے پھنکارتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔۔۔"

انہوں نے افسردگی سے پہلے آیت کو اور پھر عارض کو دیکھا۔۔۔۔۔

عارض کیا تھا یہ تو سب ہی جانتے تھے۔۔۔۔۔

آیت کی غلطی بس یہ تھی کہ وہ اس سے محبت کرتی تھی۔۔۔۔۔ اور اس محبت نے آج اسے کہیں کا نہیں چھوڑا تھا۔۔۔۔۔ وہ کیسے اس جائز بچے کو چھپاتی جسے اسکے ہی باپ نے گناہ بنا دیا تھا۔۔۔۔۔

چلو آیت "مدیہا نے آیت کا ہاتھ تھامہ جو پتے کی طرح کانپ رہی تھی۔۔۔۔۔

عارض نے نگاہ پھیر لی وہ کچھ لمبے اور دیکھتا تو۔۔۔۔۔ شاید اس کا قتل کر دیتا۔۔۔۔۔

وہ بھڑک کر اٹھتا۔۔۔۔۔ واشر روم میں چلا گیا۔۔۔۔۔

کیوں آتی ہو اسکے کمرے میں۔۔۔۔۔ تم جانتی بھی ہو۔۔۔۔۔ یہ سب کیا ہے۔۔۔۔۔

اور اسکا کیا انجام ہوگا۔۔۔۔۔ "مدیہا کی آنکھوں میں اسکو دیکھ کر آنسو تیر گئے تھے۔۔۔۔۔

تائی امی مجھے بچالیں "وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔۔ انکے سینے میں چہرہ چھپا کر وہ بری طرح روئی تھی مدیہا نے ارد گرد دیکھا۔۔۔۔۔

اس وقت سب سو رہے تھے کوئی جاگ جاتا اور۔۔ ان دونوں کو دیکھ لیتا تو کیا بنتی۔۔ انھیں سب سے زیادہ اپنے شوہر کا ڈر تھا۔۔

وہ آیت کو لے کر اسکے روم میں داخل ہوئیں۔۔ جو کے سیڑھیاں اتر کر دوسری طرف تھا۔۔ آیت کی امی کا انتقال ہو جانے کے باعث وہ مدیہا سے بہت قریب تھی۔۔ جبکہ آفتاب (آیت کے والد) انھوں نے دوسری شادی کر لی تھی اور اپنے بیوی بچوں میں مگن ہو گئے تھے۔ آیت کا سب ہی خیال رکھتے تھے خاص کر۔۔ مرتضیٰ (عارض کے والد) کبیر سالار اور یہاں تک کے

زین بھی اسکا بہت خیال رکھتا تھا سوائے عارض کے سب ہی گھر میں اسکے لیے حساس تھے۔۔ مدیہا نے اسکے آنسو صاف کیے۔۔

اسکے کمرے میں مت جایا کرو "اسنے پیار سے کہا۔۔ سرخ سفید رنگت اور اسپر حیا کے رنگوں سے لبریز وہ لڑکی کسی کی بھی پسند بن سکتی تھی۔۔۔ مگر عارض کو اس سے بے حد نفرت تھی۔۔

اور کہیں بھی وہ اپنی غلطی اسکے ساتھ غلط کر کے نہیں مانتا تھا۔۔۔۔۔
اسے امریکہ جانا تھا۔۔۔۔۔ پاکستان سے وہ ہمیشہ کے لیے چلے جانا چاہتا تھا

۔۔۔

وجہ جینی تھی اسکی گر لفرینڈ۔۔۔

جس نے اسکا اتنا دماغ خراب کر دیا تھا کہ عارض سب چھوڑ دینا چاہتا تھا اسکے
لیے یہاں تک کے کی بار۔۔۔ کبیر سے وہ پیٹا بھی تھا
۔۔۔ وجہ چوری تھی۔۔۔ کاروبار میں سے بڑی رقم نکلوا کر۔۔۔ جینی کو سینڈ
کرتے ہوئے وہ پکڑا گیا تھا۔۔۔ اور کبیر جو حد سے زیادہ غصے کا تیز تھا۔۔۔ اسنے
بنا کسی لحاظ سے اسکو پیٹ دیا تھا۔۔۔ یہ تو سالار اس دن ہی گھر آیا تھا۔۔۔ تو
عارض کی بچت ہوئی تھی ورنہ۔۔۔ شاید ہی کوئی اسکو کبیر سے بچا پاتا۔۔۔۔۔
اور پھر سب کی اتفاق رائے۔۔۔ سے عارض کا نکاح آیت سے کرادیا گیا تھا

۔۔۔۔۔

جس پر عارض نے بہت واویلا کیا تھا مگر بڑے بھیا یعنی کبیر کی وجہ سے اسے اس رشتے میں بندھنا پڑا۔ اور اس سے ساری لگزر یز بھی لے لیں گی، تھیں عارض ہی واحد شخص تھا جاگیر ہاؤس کا۔۔ جس کے پاس نہ گاڑی تھی اور نہ کوئی بانک اسے جب ایسی چیزوں کی ضرورت ہوتی تو کبیر کے پاس جانا پڑتا تھا۔۔ جو کہ اسکی جان اپنی آنکھوں سے ہی کھینچ لیتا تھا۔۔

سب ہی کبیر سے ڈرتے تھے۔۔۔

انھوں نے خود بلا یا تھا "آیت نے انصو صاف کیے۔۔

مدیہا نے گھیرہ سانس بھرا۔۔

اور تم پاگل ہو چل پڑتی ہو اسکے بلاوے پر "وہ زرا خفا ہوئیں۔۔۔

ورور نہ وہ یہاں اجاتے "اسنے جیسے اسے عارض کی طرف سے دی جانے والی

دھمکی سے آگاہ کیا تھا۔۔

مدیہا خاموش ہوگی وہ لڑکا اتنا ضدی تھا کہ۔۔۔ ناک میں دم دے دیا تھا۔۔
 ویسے تو اسکے چار وہی بیٹے۔۔ ضد میں ایک دوسرے سے بڑھ کر تھے۔۔۔
 بلکل اپنے باپ پر گئے تھے۔۔۔۔

تم ریسٹ کرو اب رونامت "مدیہا نے اسکو لیٹنے کا اشارہ کیا۔۔ جبکہ ایت نے
 سر نفی میں ہلادیا۔۔۔۔

تائی امی۔۔۔ سب میرے بارے میں کیا سوچیں گے "وہ سسکی تھی۔۔۔
 مدیہا نے اسکو گلے سے لگا لیا۔۔۔

کوئی کچھ نہیں سوچے گا اس بات کو خود ہی چھپالو مجھ سے جہاں تک ہو سکے گا
 میں۔۔۔۔ اس سب کو ٹھیک کرنے کی کوشش کروں گی اور اس کا ایک ہی
 حل ہے کہ تمہاری رخصتی کر دی جائے "وہ مدھم آواز میں بولیں۔۔
 نہیں تائی امی پلیز۔۔۔ ایسامت کریں۔۔۔ "وہ انکے ہاتھ تھامے رونے لگی
 جبکہ مدیہا کو شدید افسوس ہوا تھا آج اپنی تربیت پر۔۔۔۔

آیت۔۔۔ اب رونا نہیں میرا بچہ بچے پر اثر پڑتا ہے " وہ بولیں تو آیت سسکنے لگی۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا تم فکر مت کرو۔۔۔ " انھوں نے پیار سے کہا۔۔۔
اور اسکے پاس سے اٹھیں۔۔۔ میں عمل کے ہاتھ کچھ کھانے کو بھجواتی ہوں " وہ بولیں اور اسکی پیشانی چوم کر وہاں سے چلی گئیں۔۔۔
جبکہ انکے نکلتے ہی۔۔۔ آیت نے جلدی سے روم لوک کر لیا تھا۔۔۔ پیٹ پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔ وہ زمین پر بیٹھتی چلی گی وہ رات جو اس سے اسکی عزت چھین لے گی تھی اسکی آنکھوں کے آگے گھومنے لگی۔۔۔
ایک محبت کی اتنی بڑی سزا۔۔۔۔۔
سسکیوں نے اس کمرے میں اسکی بے بسی کی وضاحت کی تھی۔۔۔

پریشہ کالج یونیفارم میں ریڈی بیگ ابھی اٹھا ہی رہی تھی۔۔۔ کہ سیل فون رنگ ہوا اسکی دوست کا میسج تھا وہ سیل فون دیکھ کر مسکرائی اور وہیں سیل پھینک کر باہر آ گئی

اسلام علیکم بڑے بھیا "کبیر کو بھی روم سے نکلتے دیکھ اسنے سلام کیا۔۔
وعلیکم السلام "کبیر نے جواب دیا چہرہ سنجیدہ تھا۔۔۔ اور اسکے آگے سے گزر گیا۔۔۔

پریشہ اسکے پیچھے پیچھے ہی تھی۔۔۔
زیمیل بھی جلدی جلدی باہر نکلی۔۔۔
پریشہ تم کالج چل رہی ہو "عمل نے پوچھا تو اسنے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔
تمہیں تو بخار تھا۔۔۔ "عمل نے ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔
ہم اب طبعیت ٹھیک ہے بس اسی لیے "پریشہ نے کہا تو
وہ مسکرا کر ناشتہ کرنے لگی۔۔۔
" زین نہیں اٹھا۔۔۔

اسلام علیکم چاچو "سب نے کوس میں۔۔۔ وجاہت کو دیکھا۔۔۔ جوزین کے بارے میں بیٹھنے سے پہلے پوچھ رہے تھے۔۔۔

زین اتنی جلدی کہاں اٹھے گا "عمل نے منہ بنایا۔۔۔

آج بڑے بھیا سکی۔۔۔ میٹینگ ہے پیرینٹس ٹیچر سالار بھیا تو ہیں نہیں عارض بھیا جاتے نہیں تو بڑے پاپا جائیں گے کیا "عمل نے جان بوجھ کر یہ زکر چھیڑا تھا۔۔۔ پریشے نے اپنی ہنسی دبائی تھی۔۔۔

ہم مجھے پتہ ہے۔۔۔ اور میرا ہی جانے کا ارادہ ہے "کبیر نے مصروف سے انداز میں کہا۔۔۔ تو دونوں نے شرارتی نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔ آیت کو بھی بلا کر لاؤ "کبیر نے ان دونوں کی کھی کھی کیطرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

میں لاتی ہوں "پریشے ہاتھ جھاڑتی اٹھ گی۔۔۔

مرتضیٰ بھائی کی طبیعت ٹھیک ہے بھابھی "مدیہا سے وجاہت نے پوچھا

ہمم ٹھیک ہے انکی طبیعت رات دیر تک کام کرتے رہے ہیں کبیر اور اسکے بابا
 --- بس اسی لیے شاید انھیں دیر ہوگی "انھوں نے کبیر کے آگے ناشتہ رکھا
 --- جس نے نیوز پیپر بند کیا تھا وجاہت نے سر ہلایا۔

صوفیہ اسکے آگے ناشتہ رکھ رہی تھی۔ وہ بھی ناشتے کی جانب متوجہ ہوئے
 --- وجاہت کے بچے نہیں تھے اور انھیں زین سے بے حد لگاؤ تھا۔۔۔

سب بچوں میں سے۔۔۔۔۔
 سکندر اور شہاب کے ساتھ مرتضیٰ صاحب بھی ناشتے کی ٹیبل پر آگئے۔۔۔
 جبکہ سکندر کی بیگم انشین جو روزا انھیں کے ساتھ آتی تھیں اور انکی ایک بیٹی
 اور بیٹا۔۔۔ رمشہ گھر میں سب سے چھوٹی تھی۔۔۔ جبکہ عدیل زہنی مریض
 تھا۔۔۔ پچیس سال کا ہونے کے باوجود اسکے لاکھ علانج ہونے کے باوجود
 بھی وہ زہنی بیمار تھا اور اکثر اسکو سب نے پاگل کھانے بھیج دینے کا تجزیہ کیا
 تھا۔۔۔ مگر انشین کی ضد پر گھر میں اسے الگ حصے میں رکھا جاتا تھا۔۔۔ اور
 تقریباً سب ہی اس سے دور رہتے تھے خود انشین بھی۔۔۔ مگر بیٹے کی روز

بگڑتی حالت دیکھ کر اسنے اسکی شادی کا فیصلہ کیا۔۔۔ کہ شاید۔۔۔ کوئی لڑکی اگر اسکو سمجھا لے۔۔۔ اور جب اسنے سکندر سے اس بارے میں ڈسکس کیا تو وہ خفا ہوئے مگر افشین کی ضد کے آگے کسی کی نہ چل سکی۔۔۔ اور اس طرح زیمیل جو کہ غریب گھرانے کی لڑکی تھی مگر اتنی خوبصورت تھی۔۔۔ کہ سب اسکے ماں باپ کے اس رشتے پر مان جانے پر حیران تھے۔۔۔ اس سے ی گئی۔۔۔ وہ عدیل کے ساتھ عدیل کے کمرے میں ہی د عدیل کی شادی کر پائی جاتی تھی۔۔۔ ان کے پاس کوئی بھی نہیں جانتا تھا خاص میڈز تھیں جو انھیں کھانا پہنچا دیتی تھیں۔۔۔

زیمیل کیسی تھی ایک پاگل انسان کے ساتھ کوئی نہیں جانتا تھا یہاں تک کے۔۔۔ اسکے خاندان میں سے بھی کوئی نہیں آتا تھا۔۔۔

اور اس انوکھی شادی میں سب ہی شامل تھے سوائے سالار کے وہ اکثر اپنے پرفیشن کی وجہ سے گھر سے باہر ہی رہتا تھا۔۔۔ جبکہ شہاب کی دو بیٹیاں تھیں۔۔۔ پریشہ اور عمل۔۔۔

تزیلہ نے کچن میں سے شہاب کو ٹیبل پر دیکھا تو جلدی سے۔۔۔ انکے اگے
کھانا لگایا طبیعت کے لحاظ سے وہ بالکل کبیر جیسے تھے۔۔۔ سب ناشتہ کر رہے
تھے ہلکی پھلکی باتیں بھی جاری تھیں۔۔۔ پریشہ آیت کو بھی لے ای تھی

وہ چپ چاپ ٹیبل پر بیٹھ گئی سب نے اسکی سرخ سوچی آنکھوں کو دیکھا تھا
حیرت سے۔۔۔

کیا ہوا ہے بیٹا "مر تضحیٰ نے سب سے پہلے پوچھا یہ ہی سوال سب کے منہ پر
تھا۔۔۔

کچھ کچھ نہیں تایا ابو "وہ جلدی سے مسکرا کر بولی۔۔۔ تو مر تضحیٰ بھی مسکرا
دیے۔۔۔

عارض اور سالار کہاں ہیں "مر تضحیٰ نے اپنی بیوی کی طرف دیکھا۔۔۔
سالار تو گھر آیا ہی نہیں تھارات میں۔۔۔ اور عارض اپنے کمرے میں ہے "وہ
بولیں۔۔۔

فون لگاؤ اس لڑکے کو۔۔۔۔۔ جب سے یہ گھٹیا شوق اسکے پیچھے لگا ہے گھر سے غائب رہتا ہے "وہ زرا غصے سے بولے۔۔۔ تو کبیر نے سالار کو کال ملائی جس کا نمبر اٹھ نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔

عارض کے بارے میں البتہ انھوں نے کچھ نہیں کہا۔۔۔۔۔ سب اپنی اپنی جگہ جانے کے لیے اٹھے تو تبھی زین دوڑتا ہوا سیڑھیوں سے نیچے اتر ا۔۔۔ جلدی سے۔۔۔ جو سہیل اور وجاہت کے پاس آیا۔۔۔ چاچو میری میٹینگ آپ اٹینڈ کریں گے۔۔۔ سالار بھیا تو ہیں نہیں "وہ بولا۔۔۔ تو وجاہت مسکرا کر کچھ بولتا۔۔۔۔۔

کہ کبیر نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔ میں چلو گا چلو جاؤ "وہ بولا اور اسے کھینچ کر باہر لے آیا۔۔۔۔۔ ہائے بڑا مزہ آنے والا ہے "پریشے اور عمل اپنی ہنسی روکتی۔ خود بھی باہر بھاگیں۔۔۔۔۔

جبکہ باقی سب پیچھے مسکرا دیے تھے۔۔

ب۔۔ بڑے بھیا آپ کیوں زحمت کر رہے ہیں "زین کی جان بھی سسک اٹھی تھی۔۔

کیوں میرے ساتھ کیا مسئلہ ہے سالار جاسکتا ہے تو میرے جانے سے کیا ہو جائے گا "کبیر پراڈو میں بیٹھا۔۔ اور دونوں لڑکیاں بھی جلدی سے بیٹھ گئیں

زین کو چکرا رہے تھے۔۔۔

وہ چار نچار گاڑی میں سوار ہو گیا۔۔۔

رونے والی شکل ہو رہی تھی۔۔۔ پندرہ منٹ کی ڈرائیو کے بعد۔۔۔۔ انکا

کالج آگیا تھا۔۔۔۔

تینوں لڑکیاں کبیر کو خدا حافظ کہہ کر چلی گئیں تھیں البتہ زین بھانے سوچ

رہا تھا کہ کیا ہوا ایسا کہ کبیر۔۔۔ اندر نہ جائے کبیر نے تیوری ڈالی اسکو دیکھا

اجائیں بھیا" وہ مسکرایا پھیکا سا۔۔۔ سانس تو پھول گئے تھے کبیر گاڑی سے اتر۔۔۔

اور کالج میں داخل ہوا۔۔۔

زین بھی سر جھکائے اسکے پیچھے داخل ہوا۔۔

اسلام علیکم بوس "اچانک ایک لڑکا اپنی عینک درست کرتا زین کے قریب آیا۔۔ ماتھے تک ہاتھ لے جاتا۔۔ وہ بولا۔۔۔ کبیر نے حیرت سے اسکو اور پھر زین کو دیکھا۔۔ زین کا چہرہ البتہ پھیکا پڑ گیا تھا۔۔

اوہ یار۔۔۔ کیسے ہو ب۔۔۔ بوس "وہ ہنستا ہوا بولا۔۔۔

وہ لڑکا اسکے بوس کہنے پر حونک ہوا۔۔۔

یہ سب کیا ہے "کبیر نے غصے سے پوچھا۔۔۔

بھیا۔۔۔ ہم سب دوست ایک دوسرے کو بوس کہتے ہیں "وہ مسکرایا۔۔۔

کبیر نے سر جھٹکا اور اندر جانے لگا۔۔۔

زین اس لڑکے کو پرے دھکیل کر کبیر کے پیچھے بھاگا۔۔۔۔ تھا۔

کبیر سٹاف روم میں داخل ہوا۔۔۔ زین کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔

ب

۔۔ بھیا "وہ ایک دم بولا۔۔ کبیر نے مڑ کر اسکی جانب دیکھا۔۔

وہ اکیچلی میرے ٹیچر زاس روم میں نہیں ہیں آپ یہاں ویٹ کریں میں ابھی

روم نمبر پتہ کر کے آتا ہوں "زین نے اسے وی آئی پی روم میں بیٹھایا۔۔

اور وہاں سے فوراً بھاگا تھا۔۔۔

وہ بھگتا ہوا کنٹین کی طرف آیا۔۔۔

اور اپنے دوستوں کے بیچ آکر سانس لیا۔۔

کنٹین میں سب نے اسے سلام کیا تھا اور اسے اس وقت کسی چیز کی غرض

نہیں تھی سوائے اسکے کے کبیر کو کسی طرح یہاں سے نکالا جائے ورنہ جو

اسکے حالات تھے اسکے ٹیچر ز کبیر کو سب بتا کر۔۔۔ اسکی عزت کر دیتے

--

کیا ہوا ہم تمہارا کب سے انتظار کر رہے تھے "اسکے ایک دوست نے پوچھا

یارو۔۔۔ گیا میں تو سیر یسلی "زین نے پریشانی سے فریزر کھولا اور بنا

پے کیے۔۔۔ اسنے کوک کا کین نکال کر منہ سے لگایا تھا۔۔۔

ایش گیرے آنکھوں میں بے حد پریشانی تھی۔۔۔

ہوا کیا ہے "اسنے کاؤنٹر پر کین پھینکا۔۔۔

بڑے بھیا آئے ہیں میٹینگ اٹینڈ کرنے "زین بے چارگی سے بولا۔۔۔

واٹ "سب حیران ہوئے۔۔۔

مگر تمہاری میٹینگ تو تمہارے سالار بھیا لینے آتے ہیں میں تو ایک آٹو

گراف لینا چاہتی تھی ہی از سوہینڈ سم۔۔۔ "ان میں سے ایک لڑکی بولی۔۔۔

جبکہ منہ بھی بسورا تھا سالار کے نہ آنے پر

یاروہ شہر سے باہر ہیں "زین نے بالوں میں ہاتھ پھیرہ۔۔۔

یہ تو واقعی پریشانی کی بات ہے "دوسری طرف سے آواز آئی۔۔۔

زین نے پسینہ صاف کیا۔۔۔ اور جیب میں سے سرخ رومال نکال کر ماتھے پر باندھ لیا اس سٹائل میں وہ بہت الگ اور بے حد چارمنگ لگتا تھا۔۔۔
 اب کی کیا جائے کیا کیا جائے "وہ ہتھیلی پر مکہ مارتا بولا۔۔۔
 ایسا کرو کسی طرح انھیں واپس بھیج دو "ایک دوست نے مشورہ دیا۔۔۔
 بہت خوب۔۔ جاؤ زرا۔۔ نکال کر آؤ انھیں کالج سے باہر "زین بھڑک کر اس فالتو مشورے پر۔۔۔ رخ موڑ گیا۔۔۔ اصرار رخ موڑتے ہی۔۔۔
 سامنے سے آتی لڑکی۔۔۔ کو اسنے ادائے ناز سے دیکھا تھا پل میں۔۔۔ اسکی آنکھوں کی پریشانی غائب ہوئی تھی۔۔۔
 شمش "وہ منہ میں بڑبڑایا۔۔۔
 مگر اگلہ خیال کبیر کا آتے ہی اسنے شمش پر بعد میں نگاہ ڈالنے کا سوچ کر
 کبیر جو کہ ایک مسئلہ حل کرنے کی ٹھانی۔۔۔

اسنے گھڑی پر نگاہ دوڑائی۔۔۔ دس منٹ وہ گئے تھے۔۔۔ زین کو گئے ہوئے اب اسکو غصہ آنا شروع ہو گیا تھا۔۔۔ وہ اٹھتا کہ اس سے پہلے ہی اسے آواز سنائی دی۔۔

سربٹ میرا میریٹ اچھا ہے۔۔ راحت صاحب نے کہا تھا اچھے میریٹ پر اڈمیشن مل جائے گا" جھنجھلائے ہوئی سی خوبصورت آواز پر وہ چو کنا ہوا۔۔ آواز کھڑکی میں سے ارہی تھی اسے صرف آواز سنائی دے رہی تھی۔۔۔ مگر چہرہ نہیں۔۔۔

اسنے سیل فون نکال کر۔۔۔ یوز کرنا شروع کر دیا۔۔۔ بٹ نے بٹ نے پیسے انھوں نے کہے تھے میں لے آئی ہوں اب آپ مجھ سے اس سے بھی زیادہ مانگ رہیں ہیں جب کہ۔۔۔ میری فرینڈ کا ابھی اڈمیشن ہوا ہے اسکی اتنی فیس تو نہیں تھی" اب آواز غصے میں بدلی۔۔۔ ایڈیٹ "اب جیسے بھڑکتی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔ نہ چاہتے ہوئے بھی وہ جگہ سے اٹھا۔۔۔ اور کھڑکی کا پردہ ہٹایا۔۔

سمانے ہی کلرک کا روم تھا۔۔۔ جہاں ایک سخت گیر آفیسر بیٹھا تھا۔۔۔ اور ایک لڑکی جو گاؤن میں تھی۔۔۔ جھک کر پیپرزا اٹھا رہی تھی۔۔۔

وہ چند لمبے دیکھتا رہا اور پھر وہاں سے ہٹتا۔۔۔ کہ وہ لڑکی سیدھی ہوئی۔۔۔

دیکھ لوں گی میں اس بڑھے کو۔۔۔" اسنے رخ پھیر کر غصے سے کہا۔۔۔

بلیک گاؤن میں۔۔۔ سر کو دوپٹے سے ٹھانپنے۔۔۔ جو بمشکل ہی ڈھانپ رہا تھا۔۔۔ وہ تیکھی نظروں سے۔۔۔ کلرک کو دیکھ کر بولی تھی۔۔۔

جبکہ کبیر اپنی جگہ ساکت ہو گیا تھا۔۔۔

یہ پہلی بار تھا جو اسکی نگاہ کسی پر ٹھہری تھی ورنہ تیس سالہ زندگی میں کی لوگ اور لڑکیاں جو بے حد حسن رکھتی تھیں اسکے آفیس میں بھی تھیں۔۔۔ جبکہ اسکے ساتھ بھی کام کرتیں تھیں مگر کبھی کسی پر نگاہ نہیں ٹھہری تھی۔۔۔

لڑکی نے وہ فائلز سینے سے لگائی اور وہاں سے جانے لگی۔۔۔ کبیر ہوش م کی دنیا میں آیا۔۔۔ اور دروازے سے باہر نکلا۔۔۔ وہ اب کوریڈور میں نہیں تھی

کہاں رہتی ہے "اسنے پی ٹی کی پوکٹ سے۔۔ والٹ نکال کر اسکی ٹیبیل پر
پانچ ہزار کانوٹ رکھا۔ کلرک مسکرایا۔۔
صاحب۔۔ یہ تو مجھے نہیں پتہ مگر یہ اسکے ڈاکیومنٹس کی کاپی ہے بس "وہ بولا

کبیر نے جلدی سے وہ ڈاکیومنٹ اٹھا کر کھولے۔۔
نین عباس "اسنے نام پڑھا اور مسکرا دیا۔۔۔
ڈاکیومنٹس کی کاپی کو سختی سے تھام کر دوبارہ گانگز لگا کر وہ زین کی تلاش میں
نکلا۔۔۔ اور سامنے سے زین آتا دیکھائی دیا۔۔۔
کبیر نے اسکو گھورا۔۔۔

چلیں بھیا۔۔۔ "اسنے کہا۔۔۔
اب مسکرا ہٹ زرا الگ تھی۔۔
کبیر اسکے برائے گتے روم میں چلا گیا۔۔ جبکہ زین نے اسکے پیچھے سے سکھ کا
سانس لیا۔۔۔

ہاں اسکی ساری پوکٹ مانی تو ختم ہوگی تھی مگر جان بخشی ہوگی تھی۔۔۔
اسنے گھیرہ سانس کھینچا۔۔۔

اسلام: S [10/23, 7:29 PM] S

علیکم بڑی مامی "افان نے مسکرا کر مدیہا کو دیکھا۔۔۔
ارے تم آئے ہو تمھاری امی نہیں آئیں۔۔۔ کتنے دنوں سے یاد کر رہی تھی
میں "مدیہا نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔ اور اسنے مسکرا کر اب بکھر جانے
والے بالوں کو درست کیا۔۔۔

تائی امی پر اٹھا ہی بنا دیں "پیچھے سے آتی آواز پر وہ دونوں پلٹے کالج یونیفارم
میں۔۔۔ وہ گرمی سے گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔

بیٹا کھانا بن گیا ہے۔۔۔ میں بس دیتی ہوں تمھیں "مدیہا بولی۔۔۔ جاؤ
فان تم بھی ٹیبل پر بیٹھو میں کھانا لگاتی ہوں "مدیہا نے پیار سے اسکو دیکھا

اور تنزیلہ بھی تبھی داخل ہوئی۔۔۔ تھی افان نے انکو بھی سلام کیا اور ڈائینگ ٹیبل کی جانب گیا۔۔۔ پریشہ نے اسکو بس ایک نظر دیکھا تھا اور اسکے بعد وہ اپنے سیل فون میں مگن ہو گئی۔۔۔ یونیفارم بھی نہیں بدلہ تھا۔۔۔ افان اسکو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

عجیب مصیبت ہے پتہ نہیں کیوں منہ اٹھا کر اجاتا ہے "پریشہ سیل پر نگاہیں جمائے۔۔۔ غصے سے سوچ رہی تھی۔۔۔ جب بھی وہ آتا تھا اسی پر نگاہ جما کر بیٹھ جایا کرتا تھا۔۔۔

افان کو محسوس ہو رہا تھا کہ وہ چپڑ رہی تھی اس سے۔۔۔ ڈھٹائی سے مسکراتے ہوئے۔۔۔ اسنے سیل فون نکالا۔۔۔ اور پریشہ کی دو تین پیکس لے لیں "مقابل کا منہ ہی کھل گیا اسکی اس جرت پر۔۔۔

یہ یہ آپ نے میری تصویر کیوں لی ہے "وہ ایکدم بھڑکی۔۔۔۔۔ تم مصروف بننے کی ایکٹینگ کرتی اچھی لگ رہی تھی تو میں نے سوچا تصویر لے لوں "وہ بولا۔۔۔ اور آنکھ دبائی۔۔۔

پریشہ ماتھے پر بل ڈالے اسے گھورنے لگی۔۔
میری تصویر ڈیلیٹ کریں ابھی "وہ سیل فون ٹیبل پر پٹختی۔۔۔ بولی۔۔۔
نہ کروں تو" اسنے بھی اسی کے انداز میں کہا۔۔
تو زہر کھا کر مر جائیں "پریشہ نے دونوں پاؤں پٹختے اور وہاں سے واک
آؤٹ کر گئی۔۔۔
جانتی تھی۔۔ وہ اسے اور سلگائے گا۔۔۔ وہ کچن میں مدیحا اور تنزیلہ کے
پاس آگئی۔
تمہیں ہی کسی دن کھا کر مرو گا۔۔۔ ایسے۔۔۔ افان مرنے والا نہیں۔"
اسنے اسکی جانب رخ موڑتے ہوئے سوچا۔۔ اور ہنس دیا۔۔۔
سیل فون میں اسکی تصویریں دیکھیں یونیفارم میں وہ بے حد کیوٹ لگتی تھی
۔۔۔۔

افان نے گھیری سانس کھینچی اور نگاہ اٹھائی۔۔۔ زین لڑاکا عورتوں کی طرح
 --- دونوں ہاتھ کمر پر جمائے کھڑا تھا۔۔۔ افان نے جلدی سے سیل فون
 آف کیا۔۔۔

کیا مصیبت ہے جن کی طرح سوار ہو گئے ہو سر پر "آفان اٹھا
 اور ڈائینگ پر سے صوفوں کی طرف اگیا۔۔۔

مجھے سب پتہ چل رہا ہے۔۔۔ افان بھیا۔۔۔ یہ جو آپ اپنی کیمیسٹری بنا
 رہے ہیں بڑے بھیا کو بھنک بھی پڑ گی نہ بیٹے گئے کام سے "زین نے اسے
 وارن کیا۔۔۔

تم اپنا منہ بند رکھنا باقی کوئی بڑے بھیا تک کچھ نہیں پہنچائے گا "افان نے
 اسکو گھورا۔۔۔

منہ بند کرنے کی قیمت "زین نے ہاتھ اگئے کیے۔۔۔ آج جو وہ اپنی ساری
 پوکٹ منی پر وفیسروں کے دھڑاتار آیا تھا۔۔۔ تو اب یوں ہی اسے اپنا خرچہ
 پورا کرنا تھا۔۔۔

افان نے چپڑ کر جیب میں سے پانچ ہزار کانوٹ نکال کر اسکی ہتھیلی پر سجا دیا

--

ویری گڈ۔۔۔ "زین نے نوٹ کو چوما۔۔۔

بیٹھیں نہ کھڑے کیوں ہیں "اسنے عزت سے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔ افان

اسکی اداکاری پر خون کا گھونٹ بھر گیا

۔۔۔ سالار کی واپسی نہیں ہوئی "افان نے سالار کے بارے میں پوچھا۔۔۔

جو کہ اسکا دوست بھی تھا۔۔۔

آپکا دوست ہے اپکو پتہ ہوگا۔۔۔ ہمیں نہیں پتہ ہوتا انکا۔۔۔ بڑے بھیا کو پتہ

ہوتا ہے یہ اپکو۔۔۔ "زین نے سیل پر میسج ٹائپ کرتے ہوئے بتایا۔۔۔

میرا کیجلی اس سے کنٹیکٹ نہیں ہو رہا "افان نے بتایا۔۔۔

میرے خیال سے وہ شمالی علاقوں میں ہیں سگنل ایشو تھا بڑے بھیا کو بھی "

زین کو یاد آیا تو بتایا۔۔۔ افان نے سر ہلایا۔۔۔

ارے بچوں وہاں کیوں بیٹھ گئے "مدیہا نے ٹیبل پر سامان رکھا تنزیلہ نے بھی انکو ٹیبل پر آنے کا کہا۔۔

مما میں کھانا اپنے روم میں کھاؤ گی "پریشہ افان کو گھورتی ہوئی بولی۔۔
کیوں کیا مسئلہ ہے "تنزیلہ نے اسپر گھوری ڈالی۔۔۔۔ وہ اکثر اسپر سختی کرتی تھی کیونکہ صوفیہ اور مدیہا اسکی بہت حمایت کرتیں تھیں۔۔۔

مما میرا موڈ نہیں یہاں کھانا کھانے کا "اسنے منہ بسوارا۔۔۔
کیوں پریشہ تمہیں کسی سے دقت محسوس ہو رہی ہے "زین نے دانت نکالتے ہوئے پوچھا۔۔۔

بکواس بند کرو "پریشہ غرائی۔۔۔ آفان نے اپنی ہنسی روکی۔۔۔
پریشہ تمہیں تمیز ہے بھائی سے کیسے بات کر رہی وہ "تیزنزیلہ کو برا لگا۔۔۔
اس کو مت ڈانٹو اسکو ڈانٹو کیسے تمہارے غصہ کرنے پر دانت نکال رہا ہے
۔۔۔ "مدیہا نے زین کو گھورا۔۔۔

پریشے ادھر ہی بیٹھو بس "تزیلہ نے کہا۔۔۔ تو وہ پاؤں پٹختی پلیٹ اٹھا کر ان
دونوں سے دور بیٹھ گئی۔۔۔
تزیلہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔
"بہت ضدی ہو گئی ہے یہ لڑکی
عارض او بیٹا کھانا کھاؤ" مدیہا نے عارض کو باہر جاتے دیکھا تو روکا۔۔۔
نہیں کھانا مجھے "اسنے ٹکاسا جواب دیا۔۔۔
عارض "مدیہا نے پھر سے پکارا۔۔۔
مما مجھے کھانا ہی نہیں "وہ چیڑ کر بولا۔۔۔ اور باہر نکل گیا۔۔۔
غصے سے سر جھٹکا تھا۔ اتنا ہی میرا احساس اور خیال ہوتا تو۔۔۔ مجھ سے
گاڑی نہ چھینتے "وہ بڑ بڑایا۔۔۔ اور باہر جانے لگا کہ اسکی نگاہ۔۔۔ لون میں بیچ
پر بیٹھی آیت پر گئی۔۔۔

اور اسنے اسکی جانب قدم اٹھائے ایک بار پھر سے غصے کی لہر اٹھی تھی اور وجہ
ایک ہی نظر آئی تھی اور وہ تھی آیت۔۔ جس کی وجہ سے۔۔ انج اسپر ہر چیز
کی پابندی لگ گئی تھی۔۔۔

وہ اسکے پاس اکر رک گیا۔۔ آیت نے سراٹھایا۔۔۔
اور سانس حلق میں اتارا۔۔ عارض اسکو گھورتا رہا۔۔۔

یہاں دھوپ میں بیٹھ کر کیا کر رہی ہو کیا ثابت کرنا چاہتی ہو۔ سارے گھر
والوں پر "وہ بھڑک کر بولا۔۔۔

"م۔۔ میں اپنی مرضی سے بیٹھی ہوں۔۔

اچھا تو تمھاری بھی کوئی مرضی ہے آیت محترمہ۔۔۔ مجھے تو نہیں لگتا تمھاری
کوئی مرضی بلکہ روکو۔۔ تم بھی کچھ ہو کیا۔۔۔ "وہ طنزہ ہنسا۔۔۔

آیت جانتی تھی وہ اسپر طنز کر رہا تھا۔۔۔ نہ اسکے پاس اسکا باپ تھا اور نہ ہی
ماں۔۔۔ اسکی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔

میں آپکی شکایت بڑے بھیا سے لگا دوں گی" آیت ہمت کرتی سرخ نظروں سے اسکو دیکھ کر بولی۔۔ آج سیاہ شلوار قمیض میں۔۔ وہ نظر لگ جانے کی حد تک اپنے پر سوز حسن سے حسین لگ رہی تھی مگر سامنے کھڑے شخص کے دماغ میں نہ جانے ایسا کیا تھا کہ اسکا حسن بھی اسکے آگے دھندلا تھا۔۔

اچھا۔۔" عارض ضبط کرتا اسکے پاس بیٹھ گیا۔۔ آیت جلدی سے اٹھی۔۔ جبکہ عارض نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکو۔۔ دوبارہ کھینچ کر بیٹھالیا۔۔ کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑیں مجھے" آیت ایکدم بولی۔۔

ششش" عارض نے اسکے گلابی لبوں پر اپنی بھاری انگلی جمادی۔۔ آیت کا وجود سنسنا اٹھا۔۔۔

یہاں تک کے اسکے وجود کی کپکپاہٹ عارض کو بھی محسوس ہوئی۔۔۔ وہ طنزیہ مسکرایا۔۔۔

تمھاری حقیقت ہی تو یہ گھروالے بنانا چاہتے تھے جو تمھیں میرے سرچسپکا دیا۔۔ میں بھی دیکھو گا ان سب کے سامنے خود کو کیسے صاف کرو گی۔۔

یہ بچہ۔۔۔"اسکے کان کے قریب جھکتے ہوئے باہر وہ اسکی کان کی بالی سے کھیل رہا تھا مگر درحقیقت وہ اپنے وجود کا زہر اس میں منتقل کر دینا چاہ رہا تھا

۔۔۔

آیت نے آنسو سے بھری آنکھوں کو سختی سے بند کر لیا۔۔۔

اس بچے کا کیا بتاؤ گی"اسنے اسے دور جھٹکا۔۔۔

یہ آپکا ہے۔۔ آپ ہی۔ اسکو قبول کریں گے"وہ ہچکیاں بھرنے لگی۔۔۔
امم مممم"عارض مسکرایا۔۔۔۔۔ آیت نے جلتی آنکھوں میں اسکا عکس دیکھا

۔۔

تمہیں ایسا کیوں لگا۔۔۔۔۔"اسنے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

پلیز عارض"آیت رونے لگی۔۔۔۔

عارض ہنسنے لگا اور نفی میں سر ہلاتا اسکے پاس سے اٹھ گیا۔۔۔

پریشہ جو آیت کو بلانے باہر آئی تھی پھٹی پھٹی آنکھوں سے دونوں کو دیکھ رہی تھی شاید وہ انکی ساری باتیں سن چکی تھی آیت کی حالت ایسی تھی کہ ابھی زمین کھلے اور وہ اس میں سما جائے۔۔۔

جبکہ عارض نے مڑ کر آیت کو دیکھا جس کا رنگ لٹھے کی مانند سفید تھا۔۔ وہ ہنستا ہوا وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔۔

جبکہ آیت منہ پر ہاتھ رکھے اپنے آنسو ضبط کرنے لگی۔۔۔
پریشہ اسکی جانب بڑھی۔۔

ک۔۔۔ کیا یہ۔۔۔ یہ سچ ہے "اسکی اپنی آنکھیں بھی بھگنے لگیں تھیں۔۔۔۔۔
آیت کے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے۔۔۔
اور پریشہ نے اسکو ایک دم سینے سے جکڑ لیا۔۔۔۔۔

یہ یہ سب کیسے "وہ حیران تھی۔۔۔۔۔ جبکہ آیت یہ بھید کھلنے پر بے بسی سے سک اٹھی تھی۔۔۔۔۔

پریشہ نے اسکو آنسو صاف کیے۔۔۔۔۔ بھوک سیرے سے اڑ گئی تھی۔۔۔۔۔

سر یہ لڑکی نین عباس۔۔۔ ہے باپ ریٹائرڈ ٹیچر ہیں۔۔۔ دو بھائی ہیں اور دو
ہی بہنیں یہ سب۔۔۔ سے چھوٹی بہن ہے۔۔۔ خاندانی لوگ ہیں مگر بس
مناسب۔۔۔ سے "اسکے پی آئے نے نین عباس کی ڈیٹیل اسکے سامنے رکھی
اور اسکو بتانے لگا۔۔۔

کبیر اس فائلز کو دیکھ کر پڑھنے لگا جس میں اسکے گھر کا ڈریس بھی شامل تھا

اسنے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔ صورتحال کچھ ایسی تھی کہ۔۔۔ ایک نگاہ کے بعد
دوسری نگاہ دیکھنے کو دل بے چین سا تھا۔۔۔ ہاں یہ پہلی بار ہوا تھا۔۔۔ کتنی ہی
بار سب نے اسے فورس کیا تھا کہ شادی کر لو مگر وہ صاف انکار کر دیتا۔۔۔
وہ درحقیقت من پسند چیزوں کا قائل تھا۔۔۔ اور ایک وجود جس کے ساتھ
اسنے زندگی گزارنی تھی وہ کیا اسکی من پسند کانہ ہوتا۔۔۔ اسی سوچ کے تحت

اسنے ہمیشہ انکار ہی کیا تھا۔۔ مگر نین عباس۔۔ جو کہ تھرڈ آئیر کی سٹوڈنٹ تھی۔۔ یعنی بیس سالہ لڑکی اسکے دماغ اور عصاب پر کیسے اسمائی تھی۔۔ اسنے سر ہلا کر پی آئے کو جانے کا اشارہ کر دیا۔۔۔ اور تبھی مرتضیٰ اندر داخل ہوئے تو اسنے جلدی سے وہ فائلز نیچے ڈرا میں ڈال دی۔۔

یہ فائل ہے اسپر سائین کر دو۔۔ اور جتنا بھی مال بھیجنا ہے۔۔ شہاب کو بتا دینا۔۔ وہ آگے پہنچائے گا۔۔ "انھوں نے کہا۔۔۔ تو اسنے سر ہلایا۔۔۔ ٹھیک ہے بابا" وہ بولا۔۔۔

سالار اگیا "انھوں نے پھر سے پوچھا۔۔۔ میں اسکو کال کر رہا ہوں مگر وہ اٹھا نہیں رہا۔" کبیر نے فائل دیکھتے ہوئے بتایا۔۔۔۔

تو مرتضیٰ زرا غصے میں اگئے۔۔۔

خاندانی بیزنیس تو جھنم میں چلا جائے ان تینوں کی طرف سے۔۔۔" وہ
بھڑک کر عارض سالار اور زین پر بولے۔۔
کبیر نے انکی طرف دیکھا۔۔
آپ عارض کے ساتھ زیادہ سختی مت برتیں۔۔" کبیر بولا
۔۔

سختی وہ میری جوتیوں کے قابل ہے مجھ سے برداشت ہی نہیں ہوتا۔۔ وہ اس
انگریزنی پر میری حلال کمائی لگائے گا" وہ غصے سے پھنکارے۔۔
کبیر بھی خیر اسی بات پر سب سے زیادہ بھڑکا تھا۔۔۔۔
عارض کو۔۔ تم کہو کے وہ بیزنیس کو سمجھالے" مرتضیٰ بولے۔۔
ہمم ٹھیک ہے" وہ بولا۔۔
اور مرتضیٰ آٹھ کر چلے گئے۔۔۔
جبکہ کبیر فائٹنریڈ کرنے لگا۔۔

شوٹ سے فارغ ہو کر اسنے چمیر کا کین منہ سے لگا لیا۔۔۔

دو دن سے بے آرامی کے سبب وہ جاگ رہا تھا۔۔۔

اور اب اگر وہ سو جاتا تو یہ کٹلاک اور بھی لمبی ہو جاتی۔۔۔ جو وہ چاہتا نہیں تھا

جانتا تھا۔۔۔ کبیر اسے الٹا لٹکا دے گا۔۔۔ جبکہ بابا۔۔۔ تو شاید ہڈیوں کا کچو مر

ہی بنادیں۔۔۔ اسنے سر کو جھٹکا۔۔۔ اور کین کا دوسرا گھونٹ بھرا۔۔۔

سر شوٹ ریڈی ہے "اسنے سر ہلایا۔۔۔

اور سکریپٹ پر ایک نگاہ دوڑائی۔۔۔

اور ہزاروں کیمروں کے آگئے اکھڑا ہوا۔۔۔ بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔۔ سامنے

کھڑی ہیر وئن کو دیکھا۔۔۔ جس میں ایک پرسنٹ بھی دلچسپی پیدا نہیں ہوئی

تھی۔۔۔ اسنے سین فائل کیا۔۔۔ اور گھیرہ سانس لیا۔۔۔

مجھے آج رات ہی واپسی کے لیے نکلنا ہے "وہ بولا۔۔۔

تو گارڈ نے سر ہلایا۔۔۔

کچھ دن ہمارے ساتھ بھی ٹھرتے "وہ لڑکی بولی سالار نے اسکو دیکھا۔۔
سگنل فون کے آ نہیں رہے تھے۔۔ بتیر پینے کے باوجود دماغ نیند کا طلبگار تھا
۔۔ اور اوپر سے۔۔۔ سامنے کھڑی لڑکی۔۔۔

کیا کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔۔ دلفریب نظروں سے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔
اور مسکرا دیا۔۔

تمہیں اپنی عزت پیاری نہیں ہے "وہ بولا۔۔۔ اور پانی کا گلاس اٹھا لیا۔۔۔
تمہارے لیے کچھ بھی "اسکے بازوؤں سے چپٹے ہوئے وہ بولی۔۔۔
ہمم آئی لنک آٹ "سالار نے اسکے ریشمی بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔۔ اور
اسکے چہرے کو غور سے دیکھنے لگا۔۔۔

سر گاڑی ریڈی ہے "اس سے پہلے اس سے کوئی خطا ہوتی۔۔۔ اچانک گارڈ
کی آواز پر وہ اوپر دیکھنے لگا۔۔ گارڈ اسکی تیاریوں سے گھبرا کر۔۔ وہاں سے
ہٹ گیا۔۔

اوپس سوری ڈیر۔۔۔ میرادل تو تمہیں چکھ لینے کا ہے۔۔۔ مگر۔۔۔ تھکاوٹ
زرا بھی اجازت نہیں دے رہی "وہ بولا۔۔۔
میں اتار دوں گی "وہ لڑکی بولی۔۔۔۔
پھر کبھی "سالار نے سگریٹ کو منہ میں دبایا اور سر پر ہڈ ڈال کر وہ وہاں سے
۔۔۔ مضبوط چال چلتا۔۔۔ باہر نکل آیا۔۔۔ ڈائریکٹر سے فون پر بات کر لی تھی
اور آدھی رات کے سنئے وہ۔۔۔ اسلامہ آباد کے لیے نکل پڑا۔۔۔
گاڑی میں اسکے شوق کا سارا سامان موجود تھا۔۔۔ جس سے وہ شغف لیتا یہ
راستہ گزارنے والا تھا۔۔۔

ہو چکا : ♡♡♡♡♡ S [10/23, 7:32 PM]

ہے "کلرک کی بات سن کر نین نے اسکو حیرانگی سے دیکھا۔۔۔
کب ہوا "اسنے زرا غصے سے پوچھا۔۔۔

اس دن تو ایسے بحث کر رہے تھے جیسے۔۔۔ مجھ سے ذاتی بیر ہے "وہ کھا جانے کو دوڑی۔۔۔

دیکھو بی بی مجھ سے بحث مت کرو وہ صاحب کھڑے ہیں انھوں نے تمھارا اڈمیشن کرایا ہے اب جاؤ یہاں سے اور بھی سٹوڈنٹس ہیں "کلرک غصے سے بولا تو اسکی نگاہ اسکے بتائے گئے بندے پر گئی۔۔۔

سیاہ پیٹ کوٹ میں وہ جو بھی شخص تھا فون پر بات کر رہا تھا۔۔۔
نین نے اپنی فائلز اٹھائی اور اس آدمی کی جانب بڑھی۔۔۔

اور اچانک۔۔۔ جب من چاہا شخص آپکے سامنے اکھڑا ہوتا ہے تو آپکے جزبات کس قدر مشکل میں ہوتے ہیں بالکل ویسا ہی کبیر کے ساتھ ہوا تھا

اچانک وہ اسکے سامنے اگی تھی۔۔۔ فائلز کو سینے سے لگائے۔۔۔ گاؤن اور اسی طرح گاؤن کے اوپر دوپٹہ لیے۔۔۔ جس میں اسکے بالوں کی گولڈن لٹیں

نکل کر چہرے کو چھو رہیں تھیں بار بار۔۔۔ ہر قسم کے میکپ سے پاک چہرہ
چمکتا ہوا روشن۔۔۔ بس کھڑی ناک میں چھوٹا سا سفید نگ۔۔۔
حالانکہ اسکی عمر کے لحاظ سے یہ فیشن کچھ مناسب نہیں تھا
۔ مگر وہ نگ کبیر کے دل کا حال برا کر گیا تھا وہ سکوت میں کھڑا اس لڑکی کو
دیکھ رہا تھا جس کی نظریں سپاٹ تھیں۔۔۔
میرے اڈمیشن کے پیسے آپ نے بھرے ہیں "نین اسکے اس طرح دیکھنے پر
کچھ برہم نظر آرہی تھی۔۔۔۔
کبیر نے ارد گرد دیکھا۔۔۔ جیسے اپنا تلاسم توڑا ہو۔۔۔ اور موبائل کان پر سے
ہٹایا۔۔۔۔
ہممم ہاں "وہ بولا
۔۔
کس لیے "وہ بنا کسی لچک کے بولی تھی۔۔۔۔

کبیر کے پاس البتہ جواب نہیں تھا۔۔۔۔ وہ یوں ہی کھڑا رہا نظریں اس چاند کی چاندنی کی طرح کھلتے چہرے پر سے ہٹنے کا نام نہیں لے رہیں تھیں۔۔۔
نین نے اسے ٹکٹکی باندھے دیکھا اور غصے سے۔ اپنے ہاتھ کی مٹھی میں دبے پیسے۔۔ اسکی جانب بڑھا دیے۔۔۔

یہ لیں "اسنے کہا۔۔۔ کبیر نے۔۔ مٹھی میں دبے کی وجہ سے۔۔ کچھ خراب سے نوٹوں کو دیکھا۔ پھر اسکو دیکھا۔۔۔

اسکی ہتھیلی اسکے سامنے۔۔ تھی دل کیا چھو کر محسوس کر لے۔۔ مگر۔۔ وہ دل کی کبھی مانی نہیں تھی۔۔۔۔

ضرورت نہیں ہے اسکی "اسنے بس اتنا کہا۔۔۔۔

مگر مجھے ہے۔۔ مسٹر ایکس وائے زیڈ۔۔۔ میں خود کو کسی بھی مصیبت میں نہیں پڑوانا چاہتی "اسنے سرخ چہرے سے اسکی مضبوط ہتھیلی تھامی اور اس میں نوٹ پٹخ کر وہ ایک غصیلی نگاہ اسپر ڈال کر وہاں سے چلتی چلی گئی۔۔۔
کبیر نے اپنی ہتھیلی کو اور پھر جاتی ہوئی نین کو دیکھا۔۔۔۔

ہائیڈ اور سلیم۔۔۔ اوپر سے زرا نخریلی سی۔۔۔ وہ کبیر کی دھڑکنوں کے ساز پر بجنے لگی تھی۔۔۔۔

اسنے مسکرا کر وہ نوٹ مٹھی میں تھام لیے۔۔۔ اور وہاں سے باہر نکل گیا۔۔۔۔ صبح زین کے ساتھ وہاں پر وہ آیا تھا۔۔۔۔ مگر زین تو گدھے کے سر پر سے سینک کی طرح غائب ہو گیا تھا۔۔۔۔

البتہ اسے فرق نہیں پڑتا تھا وہ جس کام کے لیے آیا تھا وہ ہو گیا تھا۔۔۔۔

اسلام علیکم 'کافی' کا کپ ہاتھ میں تھامے وہ رف نائٹ ڈریس میں۔۔۔۔

لاونج کے صوفے پر دونوں ٹانگیں اوپر کیے بیٹھا تھا۔۔۔۔

دوپہر ہو چکی تھی۔۔۔ تبھی اسکی آنکھ کھلی تھی۔ اور وہ سیدھا نیچے اگیا تھا۔۔۔۔

مدیہا کو دیکھ کر اسنے سلام کیا۔۔۔۔

جبکہ مدیہا نے نظروں میں ہی اسکی نظر اتار دی تھی

وایسے تو اسکے چار ویٹے ہی بہت ہینڈ سم تھے۔۔۔ مگر سالار اپنی لوکس کو کچھ زیادہ مین ٹین رکھتا تھا۔۔۔ اور پھر اسکی اور زین کی آنکھوں کا ہیزل گیرے کلر اور بھی خوبصورت لگتا تھا جبکہ کبیر اور عارض کا ہونٹوں کے پاس۔۔۔ تل۔۔۔ اسکے بیٹے سب میں الگ ہی نمایاں ہوتے تھے۔۔۔ سالار کے پاس اگر اسکے بڑے بڑے بکھرے بالوں کو ماتھے پر سے ہٹا کر اسکی پیشانی کو چوماتا تھا۔

میرا نالائق بیٹا آخر کو گھر کو لوٹ کر آگیا "وہ اسکا اے سی بلینکٹ اٹھا کر بولیں۔۔۔ جو وہ ساتھ ہی لے آیا تھا۔۔۔"

سالار نے انکی جانب دیکھا اور منہ بنایا۔۔۔

"دنیا سے پوچھیں اپکا بیٹا نالائق ہے یہ نہیں

یہ تو میری جان آپکے بابا ہی بتائیں گے کہ اب کی بار آپ کس چیز کے لائق ہیں " وہ ہنسی۔۔۔ جبکہ سالار کو یاد آگیا پیچھلی بار جب ایک مہینے بعد وہ گھر لوٹا تھا تو مرتضیٰ نے جوتیوں سے اسکی تواضع کی تھی۔۔۔

بیٹا ہوں یار میں آپکا اور آپکے جلااد شوہر سے مجھے ڈر بھی لگتا ہے " وہ منمنایا

--

ہاں اتنے ہی آپ معصوم ہیں۔۔۔

" جتنا ہنگامہ آپ اور عارض مچاتے ہیں۔۔۔ اور تو کوئی نہیں کرتا اتنا خیر میں عارض کی طرح بیوقوف نہیں ہوں۔۔۔ " سالار نے شانے اچکائے

--

چھوٹا بھائی ہے آپکا سمجھایا کریں اسے " مدیحا اسکے پاس بیٹھ گئی۔۔۔ اسکی عقل سمجھنے کے لائق نہیں۔۔۔ دنیا جہان کی ضد ہے اس میں اسے کبیر ہی سیٹ کر سکتا ہے " سالار نے شانے اچکائے اور کپ صوفے پر ہی رکھ دیا

-- مدیہا نے گھور کر کپ اٹھالیا۔۔ جبکہ سالار مسکرا کر اپنا سیل فون دیکھنے لگا

اپنے بابا سے ملنے چلے جائیے گا آفس " مدیہا نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔
 نہ جی۔۔۔ کبیر آئے گا۔۔۔ پھر ہی میں کسی سے ملو گا۔۔۔ مجھ سے نہیں
 " ہینڈل ہوتے آپکے شوہر

شیٹ آپ سالار۔۔۔ بابا کہا کریں " مدیہا۔۔۔ نے گھورا۔۔
 ہاں وہی " وہ لا پرواہی سے بولا۔۔۔ جبکہ مدیہا نے نفی میں سر ہلایا۔۔
 بھیا گئے آپ " پریشے اور عمل ایکدم چیخیں کے سالار کے ہاتھ سے سیل
 گیر تا گیر تاجپا۔۔۔

جب میں نظر آ رہا ہوں تو۔ آگیا ہوں۔۔۔ یہ چیخنے کی کیا تک تھی " وہ دونوں کو
 گھور کر بولا۔۔۔

جبکہ وہ دونوں ہی ہنسنے لگیں۔۔۔

کیا لائیں ہیں آپ ہمارے لیے سب سے پہلے

یہ بتادیں "ہمیشہ کی طرح انھوں نے سوال کیا۔۔۔
سالار نے سہل فون سائیڈ پر رکھا۔۔۔
کیا مجھے کچھ لانا تھا "وہ پر سوچ ہوا۔۔۔۔
بھیا "وہ دونوں چیخیں۔۔۔۔۔
آرام سے آرام سے ابھی سوٹ کیس نہیں کھولا میں نے۔۔۔۔ "وہ ہنستے
ہوئے بولا۔۔۔۔۔
میں کھولوں گی "پریشہ جلدی سے اوپر بھاگی۔۔۔۔
آیت کو بھی لیتی آنا اور۔۔۔۔ بنا کھولے سوٹ کیس میرے پاس ہو "وہ
آنکھیں نکالتا وارن کرنے لگا۔۔۔
ہاں ہاں ٹھیک ہے "پریشہ نے سر جھٹکا۔۔۔
مجھے تو سامان سے مطلب ہے "وہ مزے سے بولی۔۔۔۔
میں آیت کو بلاتی ہوں "عمل نے کہا تو سالار نے سر ہلایا۔۔۔۔
تزیلہ افشین صوفیہ بھی اس سے ملیں تھیں۔۔۔

آیت اپنے لیے لایا گیا سامان دیکھ رہی تھی۔ سالار نے اسے اپنے پاس بیٹھایا
ہوا تھا۔ جبکہ سارا کام پریشے اور عمل کر رہیں تھیں۔۔
چندپیل کو وہ عارض کو اور اپنی حالت کو بھول بھال کر۔۔ اپنے ہاتھ میں موجود
بڑے سارے بھالو کو خوشی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔
تھینک یو بھیا" وہ خوشی سے بولی۔۔ مسکراہٹ نے اسکے چہرے کو۔۔ بے
پناہ حسن بخش دیا تھا۔۔۔ جبکہ۔۔ سالار نے مسکرا کر سر ہلایا۔۔ اور ایت
کی نگاہ عارض پر گئی جو۔۔۔ لاونج کے دروازے میں کھڑا اسی کی جانب دیکھ
رہا تھا۔۔۔۔
سر دسپاٹ نظریں۔۔ آیت کی مسکراہٹ سمٹی چلی گی۔۔۔
اسنے جلدی سے سر جھکا لیا۔۔۔
سالار نے اچانک دروازے کی جانب دیکھا۔۔۔

لو تمہارا زہنی مریض شوہرا گیا "اسنے آیت کے کان میں کہا۔۔ جبکہ آیت نے بس ایک نگاہ اسپر ڈالی۔۔۔ اور اٹھنے لگی سالار نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا

بیٹھو چپ چاپ۔۔ اسکی مجال نہیں ہے میرے سامنے تمہیں کچھ کہے اور فٹو سے بلا وجہ ڈرتی ہو تم "وہ بولا۔۔ جبکہ عارض کو انور کر دیا تھا۔۔

عارض اندر آیا۔۔ اور ڈائریکٹ آیت سے بولا۔۔

مجھے کچھ کھانے کو دو "وہ اکثر اسپر حکم جماتا تھا۔۔ مگر کبیر اور بابا کے سامنے دور ہی رہتا تھا۔۔

آیت سر ہلاتی اٹھی جبکہ سالار نے پھر اسے بیٹھا لیا۔۔

بھائی تمہارے ہاتھ پاؤں سلامت ہیں جا کر لے لو کچن سے "اسنے چیرانے والے انداز میں کہا۔۔ اور آیت کا سامان دیکھنے لگا۔۔۔

بھیا میں اپنی بیوی سے بات کر رہا ہوں "عارض سنجیدگی سے بولا۔۔ جبکہ

سالار نے اسکی جانب دیکھا۔۔ آیت کا بھی دل دھک سے رہ گیا تھا۔۔۔

پہلی بار اسنے یہ بات کی تھی۔۔۔

م۔ میں دے دیتی ہوں "آیت نے جلدی سے کہا۔۔ جبکہ سالار نے
شانے اچکائے۔۔

اسے کسی سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔ تبھی زیادہ بحث کیے بنا۔۔ وہ
پریشے اور عمل کی جانب متوجہ ہو گیا۔۔۔

جبکہ عارض آیت کے پیچھے کچن میں اگیا۔۔

بیٹا میں سنیکس لاہی رہی تھی۔۔ "تنزیلہ بولی۔۔۔

گھر میں چھل چھل سی ہوگی تھی تبھی وہ مسکرا رہیں تھیں آیت کو دیکھ کر
بولیں۔۔۔

چچی مگر مجھے سنیکس نہیں کھانے "عارض کی سرد آواز سنائی دی۔۔ تو تنزیلہ

نے اثبات میں سر ہلایا اور۔۔ خود سنیکس لے کر وہاں سے باہر اگی۔۔۔

آیت نے اسکی جانب دیکھا۔۔ جو۔۔ ہاتھ باندھے اسی کو گھور رہا تھا۔۔۔

ک۔۔۔ کیا کہیں گے آپ "اسکی گہر تی اٹھتی پلکوں کے رقص کو طنزیہ

مسکراہٹ سے دیکھتا ہوا۔۔ وہ چیخ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

"اگر تم پیش ہو جاؤ۔۔ تو رات اچھی گزر جائے گی

۔۔ ٹانگیں ٹیبل کے نیچے پھیلا کر وہ بے باکی سے بولا۔۔

آیت کی سانسیں۔ پھولنے لگیں۔۔۔۔

مگر بولنے کی ہمت نہیں ہوئی۔۔۔

ہممم ڈرامہ۔۔۔ تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے۔۔ میڈیم آیت۔۔ کے یہ بھولی

بننے کا ناطک کر کے تم۔۔۔ میرے دل میں جگہ بنا لو گی "اچانک چھری اٹھاتا

وہ اسکی جانب بڑھا۔ جبکہ آیت۔۔ کہ چیخ سی۔ نکلی۔ عارض نے چھری اسکی

جانب کی جبکہ آنکھیں نکال کر اسکو دیکھا گویا جتا یا ہو کہ آواز بند رکھو۔۔۔

ورنہ گلا کاٹ دوں گا۔۔۔

آیت نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔۔ جبکہ عارض کو سنائی دے رہا تھا۔ جیسے

کچن میں کوئی۔ آرہا ہو۔۔ اسنے آیت کا ہاتھ پکڑا۔۔ اور کچن کے ساتھ بنے

سٹور روم میں لے گیا جہاں۔۔۔ راشن لا کر رکھا جاتا تھا۔۔۔ آیت اپنا ہاتھ
چھڑانے لگی۔۔۔

زیادہ آواز نکالو گی۔۔۔ تو سب کو پتہ چل جائے گا۔۔۔ تو بہتر ہے۔۔۔ اپنی
آواز کا گلا گھونٹ دو ورنہ تمہارا گلا گھونٹنے میں مجھے بہت مزہ آتا ہے "وہ بالکل
اسکے نزدیک ہو گیا۔۔۔ جبکہ آیت کی پشت۔۔۔ الماری سے جا لگی۔۔۔
پلیز عارض۔۔۔ ایسی۔۔۔ ایسی حرکتیں کیوں کرتے ہیں آپ۔۔۔" وہ اسکی
آنکھوں میں دیکھتی بولی۔۔۔

صرف ایک بات کہو گا۔۔۔ اسکے بعد مجھے تم سے غرض نہیں۔ "اسکی گردن
میں ہاتھ ڈال کر وہ اسکا چہرہ بالکل اپنے نزدیک کرتا۔۔۔ ہلکی آواز میں بولا

آیت کے سرخ کانپتے لب۔۔۔ بھگی پلکیں۔ اسکو اسکی جانب متوجہ کر رہیں
تھیں۔ جبکہ وہ

۔۔۔ اسپر غصہ کر کے اپنی توجہ باٹ رہا تھا۔۔۔

پوچھو کیا "اسکا دوسرا ہاتھ بے ساختہ۔۔۔ اس کے گال کو سہلانے لگا۔۔۔
 آیت نے ایک پل کو آنکھیں بند کیں تھیں
 ک۔۔۔ کیا "وہ بولی۔۔۔
 بابا سے تم کہو گی۔۔۔ کہ عارض کو دوسری شادی کی اجازت دیں "وہ پھنکارہ
 ۔۔۔ آیت کا سانس ٹوٹ سا گیا۔۔۔
 عارض نے طنزیہ مسکراہٹ سے۔۔۔ اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھے
 ۔۔۔
 آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر عارض کی انگلی پر جا سجا جسے اس نے مسکراتے ہوئے
 ہونٹوں سے لگا لیا۔۔۔
 پھر میں تمہیں اور تمہارے اس بچے کو دونوں کو قبول کر لوں گا۔۔۔ ورنہ
 میری آخری سانس تک۔۔۔ تم بیاہی یہ کنواری۔۔۔ یہ ایک بچے کی ماں۔۔۔
 لوگوں کو سیسپینس میں ہی ڈالتی رہ جاؤ گی۔۔۔ سوچ لو۔۔۔ "وہ پیار سے
 مسکرایا۔۔۔ اس کی جان نکال کر کیسے بالکل مطمئن تھا۔۔۔

آیت کو رونا گیا۔۔۔ اسکی شرٹ دونوں مٹھیوں میں جکڑ۔۔۔ لی۔۔۔
 جبکہ عارض اسکے کانپتے لبوں سے مزید نگاہ نہیں ہٹا پایا۔۔۔ اور وہ اسکے
 چہرے پر اچانک ہی جھکتا اپنے لمس کی شدت سے اسے جھلسانے لگا
 جبکہ آیت کی سانسیں بند سی ہونے لگیں۔۔۔ مگر عارض خمار میں بھکتا چلا
 گیا۔۔۔ اپنی سانسوں کی فکر ہوئی تو اسنے اس سے علیحدگی برتی۔۔۔ اور اسکو
 سختی سے جکڑے وہ سانس بحال کرنے لگا۔۔۔
 آیت کی سانسوں کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔۔
 اسنے آیت کی گردن کو اور سختی سے جکڑا۔۔۔
 تمہارے پاس وقت کم ہے جتنی جلدی ہو۔۔۔ بابا سے بات کرو انھیں مناؤ یہ
 کچھ بھی کرو۔۔۔ سمجھی "اچانک اسے چھوڑ کر وہ دور ہوا۔۔۔
 اور اپنے لبوں پر سے معمولی سا لگا خون صاف کرنے لگا انگوٹھے پر خون دیکھ
 کر۔۔۔ اسنے وہ خون زمین میں بیٹھی آیت کے گال پر سجایا جس کے لبوں
 سے خود بھی خون نکل رہا تھا۔۔۔۔ عارض مسکرا دیا۔۔۔

یقین مانو۔۔۔ تم ساری بھوک ختم کر دیتی ہو" وہ اسکے کان میں بولا۔۔۔
 میں انتظار کروں گا۔۔۔" اسکا گال تھپتھپا کر وہ اسکے پاس سے اٹھا۔۔۔ اور
 کچن میں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔ باہر وہ سب سنیکس کھا رہے تھے۔
 "عارض بیٹا کھانا کھالیا
 مدیہا نے پوچھا۔۔۔
 جی ماما کھانا اچھا تھا" وہ مسکرا کر بولا۔۔۔ سب حیرانگی سے اسکی مسکراتی بو تھی
 دیکھنے لگے۔۔۔
 جبکہ ممانے مسکرا کر سر ہلایا۔۔۔
 کہاں جا رہے ہو اب تم" سالار نے مغرب کے بعد کا وقت دیکھا۔۔۔
 عارض نے بھی باہر دیکھا اور پلٹ کر
 ۔۔۔ اگیا۔۔۔ جانتا تھا وہ اسے نکلنے نہیں دے گا اور اگر وہ ضد کر کے گیا بھی تو
 ۔۔۔ کبیر اور بابا سے بلا وجہ جھاڑ پلاوا دے گا۔۔۔

یہ انسان کا بچہ کب بنا "سالار نے ماں کے کان میں کہا جنھوں نے اسکے شانے پر تھپڑا مارا بھائی ہے
"تمھارا۔۔"

پتہ ہے پتہ ہے "اسنے کہا۔۔۔"

اوہہ بھیا "اچانک سالار کی گردن میں بازو ڈالے زین اسپر چڑھا جوا بھی اٹھا
ہی تھا مشکلوں سے تو۔۔۔ وہ کچھ کرتا تھا۔۔۔ اور اب بھی فریش ہونے کے
لیے کہ بابت دیکھ کر۔۔۔ اسکو جھاڑ نہ پلا دیں۔۔۔ وہ جانے لگا کہ زین اسپر چڑھ
دوڑا۔۔۔

سالار مسکرا دیا۔۔۔ اور اسکا کان پکڑ کر اسکو اپنے سامنے کیا۔۔۔
ٹھہر کی آدمی کہاں تھے پورے دن سے تم اور یہ وقت ہے گھر آنے کا "اسنے
گھورا۔۔

یار پلیز بڑے بھیا کی ایکٹینگ مت کریں۔ "زین نے ہاتھ جوڑے۔۔۔
جبکہ سالار کی جان تھا زین اسنے ہنستے ہوئے اسے گلے سے لگایا۔۔

بیچ میں کوئی میٹینگ تو نہیں آئی تمھاری "وہ اسکے کان میں پوچھنے لگا۔
مت پوچھو یار بڑے بھیا کی وجہ سے کنگال ہوں میں "وہ منہ بسورنے لگا

جبکہ سالار ہنسا۔

بیچ تو گئے ہونہ "اسنے پوچھا۔ زین نے۔۔۔ سر ہلایا۔۔۔
میں سب سن رہا ہوں "عارض نے ان دونوں کی طرف دیکھا۔۔ جن کا چہرہ
ایکدم سنجیدہ ہو گیا تھا۔۔
ایسی باتیں بچے نہیں سنتے "سالار نے کہا۔۔
مگر بڑے بھیا ضرور سنتے ہیں "کبیر کو دیکھ کر۔۔ عارض ہنسا۔۔ سب اسکو
ہنستا مسکراتا دیکھ کر خوش ہوئے تھے۔۔
سب کی نگاہ کبیر پر گئی۔۔
البتہ سالار کی ہنسی سمٹ گئی۔۔
یار بابا تو نہیں ارہے ابھی "وہ ایکدم۔۔ اسکو دیکھتا بولا۔۔

گاڑی پارک کر کے ارہے ہیں "کبیر نے سنجیدگی سے کہا اور عارض کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔

آہ شیٹ "سالار جبکہ۔۔ بھاگتا تھا اپنے کمرے کی جانب۔۔ بابا کو سخت چپڑ تھی کہ ماں بہنوں کے بیچ کوئی بھی لڑکا اپنے نائٹ ڈریس میں بیٹھے جبکہ وہ کب سے یوں ہی بیٹھا تھا۔۔

وہ اوپر بھاگ گیا۔۔ جبکہ۔۔ کبیر بھی اٹھا عارض کچھ دیر تک میرے روم میں آو "اسنے کہا۔۔۔

جبکہ مدیہا جو عارض کے مسکرا نے پر خوش ہو رہی تھی اچانک جیسے اسے احساس ہوا کہ آیت یہاں موجود نہیں ہے

کبیر کے جانے کے بعد عارض بھی اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔ جبکہ مدیہا جلدی سے کچن میں گئی۔۔۔

مگر وہاں کوئی نہیں تھا اسنے سٹور روم چیک کیا وہاں بھی کوئی نہیں تھا۔۔

یا اللہ۔۔ اب اس معصوم لڑکی کا دل دکھا کر میرا بیٹا خوش نہ ہو رہا ہو" اس نے
دل سے دعا کی اور باہر گئی جہاں مرتضیٰ صاحب اگئے تھے سب نے انہیں
سلام کیا اور وہ وہیں سب کے بیچ بیٹھ گئے۔۔۔
مسکراتے چہرے۔۔۔ آنے والے وقت سے انجان رشتوں میں خوش تھے

بابا مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے" کبیر کو سٹیڈی میں داخل ہوتے دیکھ
انہوں نے کتاب بند کی۔۔

ہاں بولو" اپنے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہو بولے۔۔ یعنی اسکی جانب
متوجہ ہوئے۔۔۔

کبیر انکے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔

ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں۔۔۔ وہ یوں بھی کافی ہینڈ سم لگ رہا تھا۔۔۔

بابا شادی کا فیصلہ کیا ہے میں نے "وہ بولا۔۔۔ بنا جھجھکے۔۔۔

مر تضحیٰ مسکرا دیے

گڈ۔۔۔ میں تمہارے اسی فیصلے کے انتظار میں تھا۔۔۔ "وہ مسکرا کر دراز میں

سے کچھ تلاش کرنے لگے۔۔۔

میں چاہتا ہوں آپ۔۔۔ اس لڑکی کے گھر۔۔۔ ماما کے ساتھ جائیں۔۔۔ میرا

رشتہ لے کر "وہ بولا۔۔۔

کون لڑکی "تیوری ماتھے پر ڈالے وہ پوچھنے لگے۔۔۔

نین نام ہے اسکا۔۔۔ مجھ سے چھوٹی بھی ہے کافی مگر۔۔۔ مجھے پسند ہے "وہ

بولا۔۔۔ تو مر تضحیٰ تیش میں اسکی جانب دیکھنے لگے۔۔۔

دماغ خراب ہے یہ درست کروں تمہارا ہمارے خاندان میں کوئی غیر لڑکی

نہیں آئے گی۔۔۔

اور تم سمجھ رہے ہو جو افسین نے ضد میں اکر کر لیا تو اب اس گھر میں سب کی ضدیں مانی جائیں گی " وہ ٹیبل پر ہاتھ مارتے بولے جبکہ۔۔ کبیر نے سرخ نظروں سے انکی جانب دیکھا۔۔

میں آپ سے اپنی بات کر رہا ہوں۔۔ افسین چاچی کی نہیں " کبیر کے مزاج سے کون نہیں واقف تھا سا منے چمیر پر بیٹھے وہ بھی جانتے تھے۔۔

کبیر میں بحث نہیں کرنا چاہتا مگر تمہارے لیے۔۔ تمہاری ماما کی بہن کی بیٹی۔۔ کے بارے میں ہم نے کافی پہلے سے سوچا ہوا ہے خاندانی لوگ ہیں۔۔ " مرتضیٰ تحمل سے بولے۔۔

بابا۔۔ میں آپ سے۔۔۔ نین کی بات کر رہا ہوں " کبیر نے اپنے غصے کو دبانے کی ہر ممکن کوشش کی۔۔

کبیر بحث مت کرو جاؤ یہاں سے۔۔

ہم لوگ کل ہی انکے گھر رشتہ لے جائیں گے " وہ بولے اور دوبارہ کتاب اٹھا لی۔۔

اس وقت کبیر کے خون میں انگارے سے دوڑاٹھے تھے۔۔۔
شادی بھی پھر خود کر لینا "پاس پڑی کتابوں کو پھینکتا وہ اٹھا اور تن فن کرتا باہر
نکلا۔۔

تو سالار سامنے ہی سنجیدگی سے کھڑا تھا دونوں کی نظریں ملیں۔۔ کبیر کا لال
سرخ چہرہ تھا۔۔

وہ وہاں سے اپنے روم میں جانے لگا
کبیر بات سنو میری "سالار اسکے پیچھے دوڑا۔۔
مجھ سے کسی نے بکواس کی تو اپنا منہ ٹوٹوائے گا" وہ آدھی رات کو دھاڑا۔۔
جبکہ سالار دور ہٹ گیا۔۔۔

میں تم سے بکواس نہیں صرف بات کرنا چاہتا ہوں اور تم میرا منہ توڑو گے تو
میں تمہارا توڑ دوں گا بہتر ہے بات کر لو۔۔ ٹوٹے ہوئے منہ سے پھیرتے
"ہوئے دونوں اچھے نہیں لگیں گے"

وہ سکون سے بولا۔۔ کبیر نے غصے سے سانس کھینچا اور کمرے میں چلا گیا۔۔
 جبکہ سالار بھی اسکے پیچھے اندر چلا گیا۔۔ وہ نین نامی لڑکی کے بارے میں
 سب جاننا چاہتا تھا۔ جو اسکے بھائی کو پسند آگئی۔۔۔ یعنی اس ڈھیٹ انسان کو
 جو اپنے ساتھ ساتھ اسکی عمر بھی نکال رہا تھا۔۔ شادی کی

مما": ♡♡♡♡♡ S [10/23, 7:34 PM]

کبیر کی پکار پر وہ ایک دم پلٹی۔۔
 آجاؤ" مسکرا کر اسکو اندر آنے کا کہا۔۔۔ سالار نے جو نادور مشورہ رات اسکو
 دیا۔۔ تھا اسپر وہ خود حیران تھا کہ یہ اسکے بھائی کے اندر سے مشورہ نکلا ہے
 اسے تو اسنے جھڑک دیا۔۔ اور بھگا دیا۔۔۔
 اپنے باپ کو وہ اچھے سے جانتا تھا۔۔ مگر کرنی اسنے اپنی ہی تھی۔۔۔
 تبھی اسنے ماں کے پاس جانا مناسب سمجھا۔۔۔
 کیا ہوا۔۔۔" وہ اسکی پر سوچ نظروں کی جانب دیکھ کر ہنس دیں۔۔۔

کبیر مسکرایا۔۔۔

مجھے ایک لڑکی پسند آگئی ہے شادی کرنا چاہتا ہوں اس سے "اسنے کہا۔۔۔ تو مدیہازرا چونک سی گئیں۔۔۔ اپنی بہن کی بیٹی تو انھوں نے بھی کبیر کے لیے پسند کی ہوئی تھی بس اس انتظار میں تھی۔ کہ وہ کب شادی کے لیے مثبت جواب دے گا مگر بیٹے کی چمکتی آنکھیں دیکھ کر وہ مسکرا دیں۔۔۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔ میرے بیٹے کو لڑکی پسند آگئی ہے جلدی سے بتاؤ کون ہے اپنے بابا سے بات کی "انھوں نے پوچھا۔۔۔

انکے مسکرانے پر کبیر بھی ایک دم خوش دیکھائی دینے لگا۔۔۔

جی کی تھی بابا سے بات "اسنے صوفے پر سکون سے بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

پھر کیا جواب دیا انھوں نے "وہ انکا جواب جانتی تھیں پھر بھی انھوں نے پوچھ لیا۔

وہ ایمن اور میری شادی کی بات کر رہے تھے۔۔۔ اور یہ ممکن ہے۔۔۔ وہ لڑکی مجھے بالکل نہیں پسند۔۔۔ "کبیر نے ایمن کو سوچتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

بری بات۔۔ آپکی بھی بہنیں ہیں۔۔ "مدیہا نے ٹوکا
تو آپ یہ بات بابا کو سمجھائیں کہ میں کوئی چھوٹا بچہ نہیں ہوں۔۔۔ جو انکی
مرضی سے چلوگا" وہ سختی سے بولا۔۔ مدیہا حیران سی ہوئی۔۔
کبیر "وہ اسکے پاس اکر بیٹھی۔۔
میں آپکے بابا سے بات کرتی ہوں" وہ بولی۔۔
آپ آج ہی میرا رشتہ جہاں میں کہہ رہا ہوں وہاں لے جائیں میں ایک دن
بھی ضائع نہیں کرنا چاہتا" اسنے کہا۔۔ اور انھیں اڈریس بتا کر وہ وہاں سے
اٹھ گیا۔۔ مدیہا ہوں ہی بیٹھی رہی کئیں۔۔۔

دیکھ یار۔۔۔ زبردست لڑکی ہے "زین کی طرف موبائل بڑھاتے وہ بولا

زین نے موبائل کو تھام لیا۔۔۔ بے باک لباس میں وہ جو بھی لڑکی تھی کسی گانے پر ڈانس کر رہی تھی۔۔۔ زین تا دیر اسکو دیکھتا رہا جبکہ سب دوست ہنسنے لگے

یار ایسی چیز حقیقت میں نہیں ملتی "اسنے وڈیو ختم ہوتے ہی سرد آہ بھری۔۔۔ تو چل میں تجھے ایسی جگہ لے جاؤ گا۔۔۔ جہاں سے تیرا لوٹنے کا کبھی دل نہیں کرے گا" انکے گروپ میں نیا آنے والا لڑکا احتشام بولا۔۔۔

نہیں بھائی ہم ایسے دھندوں میں نہیں پڑتے "باقی دوستوں نے کہا۔۔۔

کیوں ہم بچے ہیں "زین نے انکو گھورا۔۔۔۔

زین ہوش کے ناخن لے۔۔۔ تیرے تین بھائی۔۔۔ وہ تجھے۔۔۔ رات گئے گھر سے نہیں نکلنے دیتے کہاں تو۔۔۔ ایسے مشاغل کو اٹھ کر سکتا ہے "ایک دوست نے کہا۔۔۔

یار۔۔۔ سالار بھیا گئے ہیں وہ سب سمجھال لیں گے بس تم لوگ چلنے کا پلین بناؤ" وہ بولا تو احتشام ہنسا۔۔

ایسا لگ رہا ہے برسوں سے بتائے بیٹھا تھا اپنی خواہش "احتشام نے۔۔ جواب دیا

۔۔۔

نہ پوچھ یار "زین نے قہقہہ لگایا تو سب ہنس دیے۔۔

اور تیری چشمش کا کیا ہوگا" دوسرے دوست نے پوچھا۔۔۔

کیا ہونا ہے وہ تو اپنی ہی ہے

۔ برو "زین نے آنکھ ماری۔۔ کافی دن ہو گئے تھے اسنے راستہ نہیں کاٹا تھا

اسکا۔۔۔ آنکھوں میں ایک دم اسکو سوچتے ہوئے۔۔۔ چمک سی ابھری۔۔

چل ٹھیک ہے آج رات کا ہی پلین بناتے ہیں "احتشام بولا۔۔۔

بھی میں شامل نہیں ہوں "ایک نے انکار کیا زین نے اسکو گھورا۔۔

ہم سب جائیں گے سمجھا۔۔ "اسنے جواب دیا۔۔ اور احتشام نے معنی خیز

مسکراہٹ کے ساتھ ایک نمبر ڈائل کیا۔۔ اور اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔۔

آتا ہوں میں "اسنے کہا اور ایک طرف وہ گیا۔۔۔
 ہاں سنیتہ بائی۔۔۔۔۔ اب اپنا مال تیار کر لینا۔۔۔ امیر لڑکے ہیں "احتشام نے
 دھیمی آواز میں کہا اور فون بند کر دیا۔۔۔ اور واپس انکے پاس۔ آگیا۔۔۔ جنھوں
 نے۔۔۔ آج کانج بنک کر دیا تھا۔۔۔ جبکہ صبح وہ پریشے اور عمل کے ساتھ کانج
 آیا تو تھا مگر دیوار پھلانگ کر وہ سب دور نکل گئے تھے۔۔۔

بھیا آج رات میں لیٹ گھراوگا۔ دوست کے گھر۔۔۔ سٹی کا پلین ہے "
 سالار اور کبیر اکھٹے ہی بیٹھے تھے۔۔۔۔۔ زین ایک دم آفس آیا
 دونوں نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔
 کس لیے "کبیر نے پین ایک طرف رکھ کر سخت نظروں سے اسکو دیکھا۔۔۔
 سالار بھی اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔
 گروپ سٹی کا پلین ہے "وہ منمنایا۔۔۔

بکواس ہے سب۔۔ وقت پر گھر پہنچ جاؤ "کبیر نے دو ٹوک بات کی جبکہ زین نے مسکینیت سے سالار کی طرف دیکھا۔۔

"جانے دو کیا مسئلہ ہے تمہیں

سالار بیچ میں بولا۔۔۔

اور تم اس کی شکل پر چلے جاؤ۔۔ کوئی نیک کار نامے نہیں ہیں تمہارے بھائی

کے دوستوں کے ساتھ۔۔ اڑتا پھیرے گا "کبیر خفا ہوا۔۔

کچھ نہیں ہوتا۔۔ "سالار بولا

-

اور زین صاحب یہ بس آج آج کے لیے۔۔ اور تم رات دس سے پہلے گھر ہو "اسنے کہا۔۔

بھو دس بس دس۔۔ دس تک تو ایک کام بھی پورا نہیں ہوگا "زین نے پاؤں پٹختے۔۔

میں تمہیں بتاتا ہوں۔۔ "کبیر ایک دم کرسی سے۔۔ اٹھا۔۔

زین سالار کے پیچھے چھپ گیا۔۔۔

میں بارہ بجے جاؤ گا "زین نے کہا۔۔ کبیر نے نفی کی۔

اچھا ایک منٹ ساڑھے گیارہ۔۔ اس سے زیادہ نہیں "سالار بولا۔۔

"یار آپ لوگ بھی تو گھومتے پھرتے ہو

شیٹ آپ زین "سالار نے گھورا۔۔ زین ایک دم چپ ہو گیا۔۔

سالار سے پنگے لینے کا مطلب تھا۔ کہ دوبارہ اسے ایسی عیاشی کا موقع کبھی نہیں ملتا۔۔

ٹھیک ہے "وہ منہ بنا کر بولا۔۔ گڈ "سالار ہنس دیا۔۔ اور خود بھی کبیر کے پاس سے اٹھا۔۔۔

چلو میں نے بھی گھر چلنا ہے "وہ بولا تو زین اور سالار دونوں ایک ساتھ باہر نکل گئے جبکہ کبیر یہ سوچ رہا تھا کہ کیا اسکی ماں چلی گی ہوگی۔۔ اسلئے ماں کو فون کال کی مگر نمبر انکا بیزی جا رہا تھا۔۔ اسنے سیل فون سائیڈ پر پٹخ دیا۔۔۔

اب کیا وہ ٹین ایجرز کی طرح اسکو دیکھنے کے لیے روز کالج جاتا
 - تو بہتر نہیں تھا سیدھے طریقے سے وہ اسکو اپنا لیتا۔۔۔ اسکو اپنا بنا لیتا۔۔
 جہاں وہ اسکی ہوتی بس۔۔۔۔

اچانک وہ اسکے خیالوں میں اتر گیا۔۔۔ شاداب چمکتا چہرہ آنکھوں کے
 سامنے لہرا سا گیا۔۔۔۔
 وہ مسکرا دیا۔۔۔۔

مے آئی کم ان سر "اچانک اسکی سیکٹری نے پوچھا تو اسنے چونکتے ہوئے سر
 اثبات میں ہلایا۔۔۔

سر آپکی میٹینگ تھی آج۔۔۔۔ اور ٹائم بھی ہو گیا ہے مرتضیٰ سر آپکا ویٹ
 کر رہے ہیں "وہ بولی تو اسے جیسے یاد آگیا وہ اپنی جگہ سے۔۔ اٹھا سیل فون اٹھایا
 اور۔۔ میٹینگ روم کی جانب چل دیا۔۔۔۔

منظبوط قدم اٹھا کر اسنے کانچ کے شیشے کو پریس کیا۔۔۔ اور اندر داخل ہو گیا
 ۔۔ مگر سمانے سمیر کو احمد صاحب کے ساتھ دیکھ کر

-- وہ حیران ہوا۔۔ اور پھر اسکے ماتھے پر لاتعداد شکنیں پڑی گئیں

--

دل تو کیا سیدھا سوال کر لے کس لیے آئے ہو۔۔۔ یہاں مگر وہ خاموش رہا

کیسے ہو کبیر بیٹا "احمد اپنی مکر و مسکراہٹ سے بولے۔۔

کبیر نے بس سر ہلا کر جواب دیا اور نگاہ موڑ لی۔۔۔

جبکہ سمیر نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔ لبوں پر مسکراہٹ تھی۔۔۔ جیسے اسکو

چیز اکر اور یہاں اکر حیران کر کے۔۔۔۔ وہ بہت خوش ہوا ہو۔۔۔

سمیر پہلے اسکا پاؤں رہا تھا مگر اپنی سیکٹری کے ساتھ اسکو زبردستی کرتے دیکھ

۔۔۔ کبیر نے سمیر کا کچھ نہیں چھوڑا تھا۔۔۔

اور اسکا پیسہ۔۔۔ اور اسکو اور اسکے باپ کو۔۔۔ اسنے دھکے دے کر نکال دیا

تھا۔۔

جبکہ اسکے جانے کے بعد سٹاف نے اسکی اور احمد کی شکایتیں بتا کر کبیر کا دماغ سمیر کی جانب سے۔۔ اور بھی خراب کر دیا۔۔

کہ وہ ہر لڑکی کی کمزوری کا فائدہ اٹھاتا رہا تھا۔۔ جبکہ کبیر روزی کی جگہ پر اسکی یہ نجاست دیکھ کر۔۔۔ بھنا اٹھا تھا۔۔۔

اسنے یہ بات مرتضیٰ کو یہ پھر کسی کو نہیں بتائی تھی۔۔ سوائے سالار کے اور سمیر کو نکالنے کی وجہ پوچھی تو اسنے کوئی بھانا بنا دیا۔۔۔ جبکہ دوبارہ اسنے کسی سے اس موزوں پر کوئی بات نہیں کی۔۔ کیونکہ سمیر کے شیر زڈالنے کا پلین بھی اسی کا تھا۔۔۔

سمیر نے اسکی طرف سے نگاہ ہٹالی۔۔ اور احمد صاحب مرتضیٰ سے ہاتھ ملا کر اٹھ کھڑے ہوئے۔۔ جبکہ مرتضیٰ مسکرا دیے۔۔۔

باقی بھائیو سے بھی انھوں نے ہاتھ ملایا اور جب کبیر سے ملانے لگے تو وہ وہاں سے اٹھ کر۔۔۔ مرتضیٰ کے پاس اگیا۔۔۔

احمد نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا۔۔ اور سمیر

نے نخوت سے اسکو دیکھا۔۔ اور وہاں سے باہر نکل گیا۔۔۔
کیوں آئے تھے یہ لوگ "کبیر نے بے تابی سے پوچھا۔۔۔
بتاتا ہوں گھر چلو۔ میٹینگ کل کر لینا" مرتضیٰ نے کہا اور خود بھی وہ سب اٹھ
کر گھر کے لیے نکل گئے۔۔۔

رات کے دوسرے پھر۔۔۔ سیگریٹ کی طلب محسوس کر کے وہ باہر نکل آیا
۔۔۔ مگر یہاں سیگریٹ پینا کسی عذاب سے کم نہیں تھا تبھی وہ پیچھے کی طرف ا
گیا۔۔۔ سکون سے سیگریٹ پیتے ہوئے۔۔۔ وہ واک کر رہا تھا۔۔۔ کہ اچانک
چیخوں کی آواز پر۔۔۔ وہ اس آواز پر متوجہ ہوا۔۔۔ سیگریٹ زمین پر پھینکی۔۔۔
اور عدیل کے کمرے کی جانب چل دیا۔۔۔
وہ جانتا تھا یہاں صرف عدیل کا کمرہ ہے۔۔۔

جبکہ اسکے آگے افشین کا پورشن تھا۔۔۔ وہ جیسے ہی اس طرف آیا۔۔۔ کوئی بھاگتا ہوا اسکے سینے سے لگا تھا۔۔۔

پلیز مجھے بچالیں پلیز۔۔۔ پلیز یہ یہ میرے با۔۔۔ بال کاٹ دیں گے۔۔۔ مجھے بچالیں "بری طرح سسکتے ہوئے۔۔۔ وہ لڑکی اس سے مدد طلب کر رہی تھی جبکہ عدیل ہاتھ میں کینچی اور چھری پکڑے۔۔۔ پیچھے اڑتا تھا۔۔۔

ا۔۔۔ ادھر اتو "وہ اپنی طوطی زبان میں بولا۔۔۔

سالار یہ منظر دیکھ کر حیران تھا یہ لڑکی اس پاگل کے پاس کہاں سے آئی۔۔۔ لڑکی عدیل کو دیکھ کر۔۔۔ جلدی سے سالار کے پیچھے چھپ گئی۔۔۔ جبکہ عدیل چلتا ہوا۔۔۔ اسکی طرف بڑھا۔۔۔

دور ہٹو "وہ ایکدم غصے سے بولا۔۔۔

عدیل سہم کر اسکو دیکھنے لگا۔۔۔

م۔۔۔ میں تمہیں بھی مارا دوں گا "وہ بولا۔۔۔

اچھا "سالار ایکدم اسکی جانب بڑھا۔۔۔ عدیل ایک قدم دور ہوا۔

جبکہ اپنی پشت پر وہ مدھم سسکیاں سن سکتا تھا۔
آئے یوشیٹ آپ "وہ ایکدم چیڑ کر پلٹا۔" اور غصے سے بولا تو زمیل کی آواز
کو بریک لگ گئی۔۔۔

کیا کر رہی ہو۔ تم اس پاگل کے کمرے میں "وہ سمجھ نہیں پارہا تھا یہ لڑکی
کون ہے

زمیل نے سرخ نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

جبکہ عدیل نے چیخنا شروع کر دیا۔۔۔۔

اف "سالار نے تپ کر اسکی چیخوں پکار سنی تھی۔۔۔

اس سے پہلے وہ اسکے منہ پر تھپڑ جڑ دیتا۔۔

افشین دوڑتی ہوئی ان تک پہنچی۔۔

ہائے میرا بچہ۔۔ "انھوں نے روتے ہوئے عدیل کو گلے سے لگایا۔ اور

زمیل کو پھاڑ کھانے والی نظروں سے دیکھا جو سالار کے پیچھے کھڑی تھی

-- ایکدم افشین کو دیکھ کر اسکا دم خشک ہوا۔۔۔ اور وہ اسکے پیچھے سے نکلی

--

تم یہاں کیا کر رہے ہو سالار "افشین نے سالار سے پوچھا۔۔۔ ا
پ اس پاگل کو پاگل خانے کیوں نہیں پہنچاتی " اور منہ پھٹ کی تو اسپر انتہا
تھی۔۔۔

سالار بیٹا ہے وہ میرا "افشین ایکدم تپتی۔۔۔
ہاں پتہ ہے مجھے اور یہ لڑکی کیوں تھی اسکے کمرے میں آپ جانتیں ہیں وہ
چھری سے اسکے بال کاٹنے والا تھا "سالار بولا۔۔۔
وہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے وہ اسکی بیوی ہے۔۔۔ جو مرضی کرے اسکے ساتھ "
افشین نے غصے سے کہا جبکہ۔۔۔
سالار تو حونک رہ گیا۔۔۔

اور تم۔۔۔ اندر جاؤ عدیل کو لے کر "زیمیل کو غصے سے دیکھ کر۔۔۔ وہ بولیں
۔۔۔

یک ایک منٹ "سالار نے بنا لحاظ کے زیمیل کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔
 زیمیل نے حیرانگی سے اسکو دیکھا۔۔۔ پہلی بار اس گھر کے کسی فرد کو دیکھا تھا

ورنہ جس ازیت میں وہ تھی کوئی جان بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔
 تم اسکی بیوی ہو "وہ بے حد حیران تھا۔۔۔ اس سے پوچھنے لگا۔۔
 سالار چھوڑا اسکا ہاتھ "افشین غصے سے تپی۔۔۔ جبکہ زیمیل نے اپنا ہاتھ اس
 سے چھڑایا۔۔ سالار کو دھچکا لگا تھا۔۔۔۔
 عدیل نے اچانک جھپٹ کر اسکے بال جکڑ لیے۔۔۔ سالار ایک دم اسکی جانب
 بڑھتا کے افشین بیچ میں حائل ہو گئی۔۔۔
 خرید کر الی ہوں میں اس لڑکی کو۔۔ تمہارا مسئلہ نہیں ہے یہ "افشین
 آنکھیں نکال کر بولی۔۔

مگر چچی انسان ہے وہ۔۔۔ "وہ تلملایا۔۔۔
 تمہارا مسئلہ نہیں جاؤ یہاں سے دوبارہ مت آنا یہاں "وہ بھڑکیں۔۔۔ جبکہ

--

سالار کی نظریں عدیل پر تھیں۔۔ جبکہ وہ لڑکی چپ تھی۔۔ عدیل اسکے بال کھینچ رہا تھا۔ لمبے لہراتے بال سالار نے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔ افسین بھی وہاں سے چلی گئی البتہ سالار اب بھی اس بند دروازے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی وہاں سے پلٹا اور اپنے گھر کی طرف آیا۔۔۔

تبھی زین بھی اندر داخل ہوا۔۔۔

سالار کی توجہ اسکے ڈمگاتے قدموں پر نہیں گئی۔۔ کیونکہ وہ بے حد حیرانگی اور شاک و کشتاکار تھا۔۔۔

وہ سیدھا ماما کے کمرے میں گیا تھا۔ جبکہ زین جلدی سے اپنے کمرے میں بھاگ گیا۔۔۔۔

آجاؤ میرے چاند وہاں کیوں کھڑے ہو "وہ دونوں ہی جاگ رہے تھے۔۔
مدیہا نے کہا۔۔

سوال کرنا ہے ایک "وہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔
بیٹے تمیز لحاظ بھی کوئی شے ہے۔۔ آؤ بیٹھو آرام سے بات کرو "مرتضیٰ نے
ٹوکا اور۔۔ سالار بیٹھ گیا۔۔

مما عدیل کی شادی کب ہوئی وہ بھی ایک باشعور لڑکی سے "وہ حیرانگی کی انتہا
پر تھا۔۔

جب محترم آپ ایک ماہ گھر سے دور رہے "مرتضیٰ نے طنز کیا۔۔
مگر اسکی شادی کیسے کرادیاپ لوگوں نے "سالار بھڑکا۔۔۔
یہ افیشین کی ضد تھی بیٹا ہم نے تو اس لڑکی کو آج تک دیکھا بھی نہیں "مدیہا
افسوس سے بولی۔۔۔

سالار نے مٹھیاں بند کر لیں۔۔ تبھی کبیر بھی کمرے میں آیا۔۔
مدیہا زرا اثر مندہ سی ہوگی جانتی تھی وہ کیا بات کرنے آیا ہے۔۔۔

کبیر اندر آیا۔۔۔ مدیہا کی طرف دیکھے بنا۔۔۔ وہ مرتضیٰ کی جانب متوجہ ہوا

--

آپ نے بتایا نہیں بابا سمیر کیوں آیا تھا۔۔۔

وہ خبیث کیا کرنے آیا تھا "سالار ایکدم بولا۔۔۔ غصہ تو اسے عدیل پر ہی بہت ا رہا تھا۔۔۔

اور سمیر کا نام سن کر تو اور بھی بھڑک گیا۔۔۔

تم دونوں کے ساتھ مسئلہ نہیں سمجھتا مجھے ابھی وہ تیسرا بھی پہنچ جائے گا
۔۔۔ بد بخت باپ سے بیر ڈالے بیٹھا ہے "وہ غصے سے بولے تو وہ سب چپ ہو گئے۔۔۔

پریشہ کا رشتہ لے کر آئے تھے وہ دونوں۔۔۔ مجھے اور شہاب کو تو سمیر بہت

پسند ہے سکندر نے بھی ہاں کر دی ہے۔۔۔ "وہ بولے تو کبیر نے اپنی

مٹھیاں بند کیں۔۔۔ ضبط سے چہرہ سرخ ہو گیا۔۔۔ جبکہ سالار ایکدم اٹھ کھڑا ہو گیا۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی آپ ایسا کیسے فیصلہ کر سکتے ہیں "وہ ایک چلایا۔
 نکلو کمرے سے جب تمہارے پاس باپ سے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے تو
 سامنے مت آنا" وہ سختی سے بولے مدیہا خاموش کھڑی تھی۔۔ سالار غصے
 سے نکل گیا مزید روکتا تو وہ۔ واقعی لحاظ بھول جاتا۔۔

البتہ کبیر۔۔۔ نے باپ کی طرف دیکھا۔۔
 ایسا نہیں ہو گا بابا۔۔ وہ لڑکا ہماری پریشی کے قابل نہیں ہے "وہ تحمل سے
 بولا۔۔۔

ہم فیصلہ کر چکیں ہیں ہمیں کوئی برائی نہیں لگتی "مر تضحیٰ بولے۔۔
 میں شہاب چاچو سے بات کر لو گا خود ہی "اسنے کہا اور وہاں سے اٹھ گیا

کل: ♡♡♡♡♡ S [10/23, 7:36 PM]

رات سے ہی وہ کافی ڈسٹرب تھا۔ مزاج خراب اور برہم سے تھے۔۔۔

وہ ناشتے کے لیے نیچے آیا۔۔۔ اور بابا کو۔۔۔ اپنے بھائیوں سمیت لاونج میں دیکھ کر۔۔۔ اسنے اپنی آنکھیں صاف کیں۔۔۔ کپڑے وہی حال تھا وہ نائٹ ڈریس میں تھا پاؤں پٹخ کر وہ دوبارہ کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

بار بار عدیل اور اس لڑکی کا خیال دماغ میں ا رہا تھا۔۔۔۔

کس قدر چپ ہیں افسین چاچی "اسنے نخوت سے سوچا۔۔۔ بستر پر اندھا لیٹا۔۔۔ وہ موبائل کو سکرو ل کرنے لگا۔۔۔ تبھی افان کا فون آیا۔۔۔ جسے اسنے پیک کیا۔۔۔

سالے تو ا گیا ہے اور مجھے بتایا بھی نہیں "اسنے بنا حال حوال کے شکواہ کیا تھا۔۔۔۔

میرے بھائی۔۔۔ تیری محبت کی قبر پر۔۔۔ مینار بن رہا ہے۔۔۔ فلحال اپنی پروہ کر "وہ سر جھٹک کر بولا۔۔۔

کیا مطلب "افان سمجھا نہیں۔۔۔۔

پتہ نہیں یار۔۔۔ بابا کے ساتھ مسئلہ کیا ہے۔۔۔ اب انسان بوڑھا ہو گیا ہے تو
مان ہی لے کے ہاں میں بوڑھا ہوں۔۔۔ نہیں سارے اٹے سیدھے فیصلے خود
ہی کرنے ہیں۔۔۔ "وہ برہم لگا۔۔۔"

تمیز۔۔۔ سے بھی۔۔۔ سن لیانہ کسی نے۔۔۔ لگ پتہ جائے گا "افان ہنسا

۔۔۔۔

پریشہ کارشتہ ہو رہا ہے سمیر نامی شخص سے۔۔۔ "سالار نے اسے حقیقت
سے آگاہ کیا۔۔۔"

کیا "افان اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔"

تمام افسور کرزا سکو حیرت سے دیکھنے لگے۔۔۔۔

کیا بکواس ہے یہ "وہ بولا۔۔۔ اور باہر نکل آیا۔۔۔"

میرے باپ کا فیصلہ ہے یہ "سالار نے سر جھٹکا۔۔۔"

سالار نے جبکہ سیل فون سائیڈ پر پھینک دیا۔۔۔
 آج سنڈے تھا تبھی سب گھر پر تھے۔۔۔۔
 وہ اٹھ کر۔۔ اپنے کمرے کی گلاس وال کے پاس۔ آکھڑا ہوا۔۔۔ جہاں سے
 پورے گھر کا نظارہ صاف دیکھائی دیتا تھا۔ اور تیسری منزل پر صرف اسی کا
 پورشن تھا جو ہر قسم کی آرائش اور لگژری سے آراستہ تھا۔۔
 سیگریٹ جلا کر لبوں سے لگانے کے بعد اسنے۔۔ گلاس وال پر سے پردے
 ہٹائے۔۔۔۔
 آج موسم کافی اچھا تھا۔۔ جگہ جگہ سفید بادلوں کے مرغولے ہلکے نیلے
 آسمان کی خوبصورتی کو بڑھا رہے تھے۔۔۔ جبکہ جھومتے درخت بتا رہے تھے
 کے ہوا بھی خوشگوار ہے۔۔۔ سیگریٹ کا دھواں شیشے کو دھندلا کرنے لگا
 ۔۔۔ تو اسنے اپنے ہاتھ سے اس دھند کو صاف کیا۔۔۔ اور نگاہ بالکل سامنے
 جاٹھری۔۔۔۔
 وہ اپنے بالوں کو پکڑے رو رہی تھی۔۔۔۔

سالار کے منہ سے سیگریٹ چھٹی اور فرش پر جا گیری۔۔۔
 کل رات جن بالوں کی خوبصورتی پر۔۔۔ وہ پل بھر کو ٹھٹھکا تھا۔۔۔ آج جگہ
 جگہ سے کٹے ہوئے الٹے سیدھے بالوں کو دیکھ کر اس کا دل جیسے مٹھی میں جکڑا
 گیا۔۔۔

خاموش ساکت نظروں سے اس نے یہ نظارہ دیکھا تھا۔۔۔
 وہ بیچ پر بیٹھی تھی۔۔۔ اور مسلسل رو رہی تھی۔۔۔ سالار نے اپنے چہرے پر
 ہاتھ پھیرے۔۔۔ دانتوں کو سختی سے۔۔۔ دانتوں پر جما کر۔۔۔ وہ اس شیشے پر
 بے چینی سے ہاتھ رکھتا۔۔۔ سامنے دیکھنے لگا۔۔۔
 جبکہ اس لڑکی کو جیسے کسی نے آواز دی تھی۔۔۔ آنسو جلدی سے صاف کر کے
 وہ یوں ہی اندر بھاگ گئی۔۔۔

سالار نے گلاس وال پر مکہ مارا۔۔۔
 اس بے حسی پر اس کا خون کھول اٹھا تھا اگر گلاس وال مضبوط نہ ہوتی تو ضرور
 ٹوٹ جاتی۔۔۔

وہ جلدی سے وہاں سے ہٹا اور فریش ہونے چلا گیا۔۔۔۔۔
 کچھ ہی دیر میں فریش ہو کر وہ۔۔ بلیک قمیض شلوار میں باہر نکلا۔۔ چہرے پر
 سختی تھی الجھن تھی۔۔ اسکا سیل فون بجنے لگا۔۔ اسنے بلوٹو تھ اٹیچ کی۔۔ اور
 اسکے پی آئے کی آواز ابھری۔۔

سراکبر انصاری مووی ڈائریکٹر آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ اسنے انفارم کیا

ٹھیک ہے "سالار نے جواب دیا۔۔
 سر میں آپکی گاڑی ریڈی کر چکا ہوں۔۔۔ پانچ منٹ میں اپکو پیک کرتا ہوں"
 وہ بولا تو اسنے بلوٹو تھ آف کر دی۔۔۔۔
 بال بنا کر وہ نیچے ا گیا۔۔۔

جہاں اب بھی سب چائے کا لطف لے رہے تھے۔۔
 کہاں جا رہے ہو تم "مر تضحیٰ سب سے پہلے بولے۔ کبیر بھی اسی وقت اپنے
 کمرے سے باہر نکلا تھا۔ جبکہ عارض موجود نہیں تھا اور زین کل ہوئی

واردات کے نشے میں سن بیٹھا تھا۔ البتہ پریشہ اور عمل کا ٹیپ ریکارڈر چل رہا تھا۔۔۔

جس پر سب مسکرا رہے تھے آیت بھی آج تو بیچ بیچ میں بول رہی تھی۔۔۔
کام سے جا رہا ہوں لیٹ ہو جاؤ گا" اسنے جواب دیا اور جانے لگا۔۔۔ یہ مہینے بعد تمھاری شکل گھر میں نظر آئی ہے پھر سے کام شروع ہو گئے تمھارے" وہ بولے تو سالار نے تپ کا رخ بدلا۔۔۔

تو کیا کرو۔۔۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاؤ۔۔۔ کام دھندا چھوڑ دوں۔۔۔۔۔
وہ ایک دم پھنکارا۔۔۔۔۔

یہ کس طرح بات کر رہے ہو تم" مرتضیٰ ہتھ کے احساس سے دھاڑے۔۔۔
ایک دم چاروں اطراف میں سناٹا چاہ گیا۔۔۔۔۔
میں۔۔۔

سالار" کبیر کی سخت آواز بیچ میں سنائی دی۔۔۔
ڈونٹ کروں یور لیمٹس" وہ گھور کر بولا۔

۔ تو انھیں بھی سمجھا دو۔۔۔۔۔ کام سے ہی جا رہا ہوں ہر چیز پر نگاہ رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔ کچھ اپنے گھر پر بھی نگاہ ڈال لیں۔۔۔ کیا کیا تماشہ لگایا ہوا ہے "وہ غصے سے پھنکار رہا تھا۔۔۔

بدترزیبی اکثر وہ کر جاتا تھا۔ مگر۔۔۔۔۔ کبھی ایسا رویہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔ سب ہی حیرانگی سے اسکو دیکھ رہے تھے۔

مرتضیٰ اپنی جگہ سے اٹھے اور اس تک آئے۔۔۔۔۔

عارض بھی شور کی آواز سن کر باہر نکل آیا۔۔۔۔۔ وہ جینی سے بات کر رہا تھا جس نے اسکو ویزہ لگ جانے کی خوشخبری دی تھی۔۔۔۔۔ کافی خوش دیکھائی دے رہا تھا مگر باہر۔۔۔۔۔ سے سالار بھیا کی آواز سن کر وہ باہر نکل آیا۔۔۔۔۔ کیا تماشہ لگایا ہوا ہے میں نے اس گھر میں "وہ سخت نظروں سے اس سے پوچھ رہے تھے۔۔۔۔۔

سالار نے بنا ڈرے اپنا رخ بالکل انکی جانب کر لیا۔۔۔۔۔

اپکو بہت شوق ہے بابا ہر چیز میں سیلینس رکھنے کا۔۔۔ کوئی چیز بھلے وہ اولاد ہی کیوں نہ ہو کوئی نقص نہ ہو اس میں۔۔۔ کہیں آپکے چار بیٹے کسی بری صحبت میں نہ پڑ جائیں۔۔۔ کہیں آپکے بھائی۔۔۔ کچھ غلط نہ کر دیں۔۔۔ جب زندگی میں اتنی مین ٹین ہے۔۔۔ تو کیسے آپ اس پاگل آلو کے پٹھے عدیل کے ساتھ باشعور لڑکی کو باندھ سکتے ہیں "وہ دھاڑا۔۔۔۔۔"

افشین تو بیٹے کے لیے یہ الفاظ سن کر۔۔۔ تلملایں سکندر کا بازو جھنجھوڑ دیا۔۔۔ بچپن سے اسکو میرے بیٹے سے بیر ہے مجھے مسئلہ سمجھ نہیں آتا اسکے ساتھ کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔۔ "وہ بیچ میں بولیں۔۔۔۔۔"

جبکہ مدیہا نے انکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔۔۔

بس کریں بھابھی آپکا یہ بیٹا۔۔۔ اسے پاگل پاگل کہہ کہہ کر مجھے تکلیف دیتا ہے میں جانتی ہوں میری اولاد میں نقص ہے۔۔۔ تو کیا میں اسکو خوش نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔

تو اسکو خوش کرنے کے لیے کسی کے ارمانوں کا گلا گھونٹنا ضروری ہے " وہ
ایکدم غصے سے بولا

-- کہ مرتضیٰ کا ہاتھ اسپر اٹھ گیا۔۔۔

بس چپ " وہ سختی سے بولے۔۔۔ سالارا نکلی جانب سرخ چہرے سے

دیکھنے لگا جبکہ کبیر ایکدم باپ اور اسکے بیچ میں آیا تھا

سب نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیے۔ ایسے عمل کی کسی کو
امید نہیں تھی۔۔۔

سالار بنا لحاظ کے انپر جھپٹا۔۔۔ جبکہ عارض دوڑ کر اس تک پہنچا تھا۔۔

کیا کر رہیں ہیں بھیا آپ " اسنے سالار کو دونوں بازو سے جکڑ لیا۔۔۔

باپ پر ہاتھ اٹھائے گا۔ یہ۔۔ چھوڑو اسے۔۔ میں بھی دیکھو یہ کیسے ہاتھ اٹھاتا

ہے۔۔ ایک۔۔ انجان لڑکی کے لیے۔۔ کیسے سامنے تنے گا " وہ چلائے۔۔

بابا کیا ہو گیا ہے اچکو۔۔۔۔۔ " کبیر نے انکو دور کیا۔۔۔۔۔

میری ایک بات سنیں جسے تکلیف ہے اسے پاگل کہنے سے تو وہ۔۔ کان کھول کر سنے وہ پاگل ہی ہے۔ اور اس پاگل کو ٹھکانے تو میں خود لگاؤں گا۔ اس کی وجہ سے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے نہ آپ نے "اس سے جیسے یہ بے عزتی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔"

سالار اپنی زبان کو لغام دو بیٹا ہے وہ میرا "سکندر انگلی اٹھا کر بولے۔۔۔ سالار نے عارض کو جھٹکا۔۔۔"

اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔

جو اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اسکے بعد اس کا یہ ریاکشن یقینی تھا۔۔ کس طرح وہ اپنے خراب ہوئے بالوں کو جکڑ کر رو رہی تھی اس کو لگ رہا تھا غصے سے دماغ کی رگیں ہی کہیں نہ پھٹ جائیں۔۔۔

پی آئے نے اس کے آگے جو س کا گلاس کیا۔۔۔ اس نے وہ تھام کر ایک سانس میں چڑھا لیا۔۔۔۔۔

بئیر دو مجھے "وہ بولا۔۔ تو پی آئے نے جلدی سے گاڑی کی ڈگی سے۔۔۔
سامان نکالا اور اسکے سامنے پیش کر دیا۔۔۔

مرتضیٰ صاحب بے حد غصے میں تھے جبکہ۔۔۔ انھوں نے دوبارہ سالار کا گھر
میں آنا بند کر دیا تھا کہ اب وہ دوبارہ گھر نہیں آئے گا۔۔۔
کبیر بار بار انکو ٹھنڈا کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔
دوسری طرف سکندر اور انشین نے ایک ہنگامہ مچایا ہوا۔۔۔ تھا۔۔۔
اور سب لڑکیاں سہمی ہوئی سی ایک کمرے میں بند تھیں۔۔۔ جبکہ زین کو اپنی
ہی فکر لگی ہوئی تھی پہلی بار اسنے شراب پی تھی۔۔۔ اور اب تک وہ اپنے
توازن میں نہیں تھا۔۔۔۔

تبھی زیادہ سے زیادہ وقت اسنے کمرے میں گزارنے کا سوچا تھا۔۔۔

وہ کمرے میں لیٹا لڑائی کے بارے میں سوچ رہا تھا تبھی احتشام کی فون کال آئی۔۔ اسنے پیک کی۔۔

کیا پلین ہے برو آج کا" اسنے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔

کچھ نہیں یار آج میں گھر سے نہیں نکل سکتا بابا گھر ہیں آج سنڈے ہے نہ" زین نے افسردگی سے کہا جبکہ ایک بار جو چسکا اسکو لگ گیا تھا بار بار وہاں جانے کے لیے دل اکسارہا تھا۔۔

اوو پاگل۔۔ تو کیوں ڈرتا ہے اپنے باپ بھيوں سے اتنا" احتشام بولا۔۔

یار تم نہیں جانتے ہمارے گھر کے ماحول کو" زین نے کہا۔۔۔

اچھا تو پھر کچھ کر آج رات میں جا رہا ہوں بہت زبردست ویڈیو ہے۔۔۔

احتشام نے لالچ دی جبکہ۔۔ زین ایکدم اٹھا۔۔

نیو آئی ہے کیا" وہ بولا۔۔ تو احتشام ہنس پڑا۔۔

"ہاں بھئی۔۔۔

اف پھر تو کچھ کرنا پڑے گا" اسنے ارد گرد دیکھا۔۔

مگر سالار بھیا گھر پر نہیں ہیں ورنہ نکلنا آسان ہو جاتا "زین بولا۔۔ تو ایسا کر
 --- چپکے سے بھاگ کر نکل جا۔۔ ایسے کے کسی کو شق نہ ہو تو کہاں ہے "
 احتشام بولا۔۔ تو زین وہ یہ بات کچھ مناسب لگی۔۔
 چل ٹھیک ہے ملتے ہیں پھر "وہ مسکرایا۔۔ اور جلدی سے۔۔ باہر نکل گیا۔۔
 باہر کوئی نہیں تھا۔ ماما بابا کے کمرے میں کبیر بھیا تھے۔۔ سکندر چاچو تھے
 اور باقی بڑے تھے۔۔ عارض بھی وہیں تھا۔۔
 اسنے وقت دیکھا شام ہونے میں کچھ ہی دیر تھی کسی کی توجہ اسپر نہیں جائے
 گی۔۔
 تھینکیو بھيو "اسنے بنا دیکھے سالار کا شکریہ ادا کیا کہ آج جب وہ بھاگے گا اور
 کسی کا دھیان اسپر نہیں جائے گا تو یہ سب بھی سالار کی وجہ سے ہی ہوگا

 جیسا وہ ہنگامہ مچا کر گیا تھا وہ جلدی سے دوبارہ اپنے
 کمرے میں چلا۔۔۔ گیا۔۔۔

عارض بہت دیر بعد تھک کر وہاں سے نکلا جانتا تھا اسکے باپ کو اپنی ضد سے کوئی نہیں ہٹا سکتا۔۔۔۔۔

تبھی اسنے وہاں سے اٹھنا ضروری سمجھا۔۔۔۔۔
کبیر نے کل ہی اسے آرڈر زدے دیے تھے کہ وہ کل سے آفس جوئن کرے گا۔۔۔ اور اسنے حامی بھی بھر کی تھی دس پندرہ دنوں میں ویسے بھی وہ یہاں سے فرار ہونے والا تھا۔۔۔۔۔

مگر اسے پیسے کی ضرورت تھی۔۔ اور وہ پیسہ اسے آیت دلا سکتی تھی۔۔۔
اسنے پورے گھر پر نگاہ دوڑائی وہ اسے کہیں نہیں ملی۔۔ اسنے میسج سینڈ کیا

سالار بھیا کے پورشن میں

تمہارا ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔ دو منٹ میں میرے پاس پہنچ جاؤ" میسج کر کے وہ خود تیسری منزل کی جانب چل دیا۔

آیت نے میسج پڑھا۔۔۔ اور پڑھتے ہی جیسے اسے گھبراہٹ ہونے لگی۔۔۔ پریشے نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔ آیت کی بھی نگاہ اسپر گئی۔۔۔ اور پریشے نے عمل کو باہر سے چائے لانے کا کہہ کر بھانے سے باہر نکلا۔۔۔ اور زبردستی آیت سے موبائل کھینچ کر اسنے وہ میسج ریڈ کیا۔۔۔

اس عارض کو تو میں چھتر بڑے بھیا سے پڑوا دوں گی" وہ ایک دم غصے سے بھڑکی

--

" پلیز پریشے۔۔۔۔ میرا سیل فون واپس دو ہو سکتا ہے کوئی ضروری بات ہو

کوئی رنج کر کوڑھ مغز ہو۔۔۔ اسے تم سے کیا کام پڑ گیا ہے۔۔۔ تم اپنے بارے میں سوچو خوف ارہا ہے مجھے اس حقیقت سے جس کے بارے میں کسی کو پتہ چلا یا تو کیا بنے گا کہیں نہیں جو گی تم بیٹھی رہوی ادھر ہی "وہ غصے سے بولی۔۔

پریشے "آیت منمنائی۔۔

شیٹ آپ "پریشے نے اسکو آنکھیں دیکھائی۔۔

یہ تمھاری بزدلی ہی ہے جو

۔۔ وہ یہاں تک پہنچ گیا۔۔ اور اسنے اتنی بڑی حرکت کر دی اسے کوئی

شرمندگی بھی نہیں و

اور کیسے وہ تمھیں ٹارچر کر رہا ہے "وہ چلا اٹھی تھی۔

آیت کی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔۔

وہ غصہ ہو گئے "وہ سرخ نظروں سے اسکو دیکھنے لگی۔۔

بھاڑ میں جائے "پریشے نے لا پرواہی سے کہا۔۔

میں اس لڑکی سے ملوں گی دیکھ لینا تم رات میں چلیں گے۔۔۔ عدیل کے پورشن کیطرف "پریشے نے جلدی سے کہا۔
پاگل لڑکی عدیل بہت شور کرتا ہے چچی کو بھنک بھی پڑگی۔۔۔ دلیہ بنا دیں گی

ہمارا کے ہم انکے بیٹے کا مزاق بنا رہے ہیں۔۔۔
عمل نے ٹوکا۔۔۔ خیر ہے دیکھا جائے گا "پریشے نے کہا۔۔۔ جبکہ آیت کا دماغ بار بار عارض کیطرف جارہا تھا۔۔۔ جس کو کوشش کر کے وہ ہٹانا چاہ رہی بھی

عارض بہت دیر تک انتظار کرتا رہا مگر آیت واپس نہیں لوٹی یہاں تک کے اب غصے سے اسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔ اسنے سیدھے قدم اسکے کمرے کی

جانب اٹھائے۔۔۔۔ چونکہ رات ہو چکی تھی سالار بھیا کا موضوع گرم تھا
 سب اپنے اپنے کمروں میں تھے وہ سیدھا آیت کے روم میں اگیا۔۔۔۔
 جو بستر پر تھی۔۔ پینک بلینکٹ کے نیچے کسی وجود کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔
 آج موسم اچھا تھا بارش کے امکان سے تھے۔۔۔۔ کمرے میں ملگجاسا
 ندھیرہ تھا۔۔۔ اسنے ڈور کو لوک کر دیا۔۔۔۔
 اگر جرت کی تھی تو بعد میں آنے والے اثرات سے تو خود کی حفاظت کرنی
 چاہیے تھی آیت۔۔۔ "اسنے افسوس سے سوچا اور ڈور کو لوک کر کے۔۔۔ وہ
 اسکے بیڈ کے پاس اگیا۔۔۔۔
 بلینکٹ سر تک تانا ہوا تھا۔۔۔ نیند میں ڈوبی سانسوں کا شور سنائی دے رہا تھا
 ۔۔۔ اسنے بلینکٹ اسکے چہرے پر سے اتار دیا۔۔۔۔
 تو ایک پل کو ٹھٹک کر خود ہی وہیں رک گیا۔۔۔
 سفید نائٹ ڈریس میں جس پر چھوٹی چھوٹی براؤن کلر کی ہیرن بنی تھی

-- وہ زرا لا پرواہی سے -- کے اسکے وجود کا حسن بھی واضح ہو رہا تھا --
سورہی تھی --

چہرے پر بلا کی معصومیت اور خوبصورتی تھی -- جبکہ اس سے جھجھکتی
پریشان سی آنکھیں بند تھیں -- ہلکی ہلکی سرخی میں ڈھلے گال اور تکیے پر
بکھرے بال -- عارض دوسرا سانس بھی بھال نہیں کر سکا --
بے اختیار وہ اسکے نزدیک ہوتا چلا گیا --

پہلے اسکا ہاتھ تھامہ -- اور پھر اسکے چہرے پر اپنی انگلیوں
سے سطر کھینچی --

ملائم جلد پر اسکی انگلی پھیلستے چلی گئی --
وہ رات آنکھوں کے سامنے گھوم گئی جب اسنے اسکی چیخوں کا آنسوؤں کا آہوں
کا گلہ گھونٹا تھا --

تب بھی اسکے انداز میں بے اختیاری نہیں تھی ضد تھی جنون تھا -- بس
اپنے باپ کو نیچا دیکھنے کی اکڑ تھی مگر آج -- کچھ الگ سا ہوا تھا --

اسنے اسکی گردن کی جانب دیکھا نگاہ نیچے پھسلتی جا رہی تھی۔۔۔

اسکی گردن کے اختتام پر ایک تل تھا۔۔۔۔۔ عارض حق سے جھکا اور اس تک ل کو۔۔۔ خود کے لمس سے روشناس کر دیا۔۔۔۔۔

اگلے لمبے میں ہی اسنے چہرہ اٹھا کر آیت کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ مگر وہ گھیری نیند میں تھی۔۔۔ وہ پھر جھکا اس بار اس تل پر ظلم ڈھاتا وہ شدت سے اسے اپنے لمس کا احساس دلارہا تھا یہاں تک کے سرخ نشان بن گیا۔ آیت بے چینی سے پٹ سے آنکھیں کھول گئی۔۔۔۔۔ عارض گویا اب مطمئن تھا۔۔۔

ہیلو آیت "اسنے آنکھوں کو لا جواب جنبش دے کر پوچھا۔۔۔

عارض "آیت کو یہ گویا اپنا خواب لگا تھا۔۔۔ وہ مسکراتا ہوا اسکے نزدیک کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔ نزدیک تھا تو مسکرا نہیں سکتا تھا صرف نفرت جتا سکتا تھا۔۔۔

نیند سے بو جھل ہوتی آنکھوں سے پکار کر اسنے اپنا ہاتھ عارض کے گال پر رکھا۔۔۔۔۔ عارض ششدر سا رہ گیا۔۔۔۔۔

آیت اسکی جانب دیکھتی رہی۔۔۔۔۔

محبت ہر نفرت ہر جزبوں سے بلا تر تھی۔۔ وہ کتنی نفرت اسے کر لیتا۔۔۔
 اس وقت اسکی آنکھوں میں موجود محبت سے جیسے وہ ساکت رہ گیا۔۔
 ایت نے نگاہ اسپر سے نہیں ہٹایا۔۔ جبکہ عارض یوں ہی اسکے چہرے پر جھک
 گیا۔۔۔۔۔

و

جبکہ وہ اسکو صرف سبق سیکھانے آیا تھا۔۔۔
 مگر وہ خود نہیں جانتا تھا وہ کیسے اتنا مدہوش ہونے لگا۔۔۔
 آیت اسکے لمس کو محسوس کر کے پٹ سے آنکھیں کھول گئی۔۔ جیسے ہوش
 میں آگئی ہو۔۔۔۔۔

اسنے اپنا چہرہ عارض سے دور کیا۔۔۔ ا
 ورنہ عارض کا تسلسل جو بہت نرمی لیے ہوئے تھا ٹوٹ گیا۔۔۔
 اسنے اب کہ آیت کی خوف زدہ نظروں کو دیکھا۔۔۔ اور اس سے دور ہوا۔۔
 چہرہ سنجیدہ ہو گیا۔۔ ماتھے پر کی بل ڈل گئے۔۔ آیت جلدی سے اٹھی۔۔۔

ملگے اندھیرے میں وہ انکے قد و قامت کے ساتھ منہ موڑے کھڑا تھا۔۔

جبکہ اب باہر بارش شروع ہو گئی تھی۔۔

آیت نے جلدی سے اپنا حلیہ درست کیا اور عارض کی جانب دیکھا۔۔

ک۔۔ کیا کر رہیں ہیں آپ آپ میرے کمرے میں "وہ ہمت کرتی بولی۔۔

وہ ایڑیوں کے بل پلٹا اور اسکے بال جھپٹ لیے۔۔ آیت کی چیخ نکلی جسے اسنے

دوسرے ہاتھ سے دبا دیا۔۔

تمھاری اتنی جرت کیسے ہوئی کہ تم میرے میسج کو اگنور کرو۔۔۔ "وہ

پھنکارہ۔۔ عارض "اسنے بولنا چاہا۔۔

منہ بند اگر تمھاری آواز نکلی تو اسی کھڑکی سے باہر پھینک دوں گا "وہ آنکھیں

نکال کر غرایا۔۔۔

آیت سہمی ہوئی نظروں سے اسکو دیکھنے لگی۔۔۔

عارض نے اسکے لبوں پر سے ہاتھ ہٹالیا۔۔

آیت سرخ نظروں اور آنسو سے بھیگتی آنکھوں سے۔۔۔ دروازے کی جانب تیزی سے بڑھی۔۔

میں شکایت لگاؤ گی آپکی تایا ابو سے۔۔۔ آپ مجھے تکلیف دینے آتے ہیں جب بھی آتے ہیں "وہ بری طرح روتی۔۔۔ بولی۔۔

اچھا" عارض نے اسکو دوبارہ کھینچا۔۔

بارش تیز ہونے لگی تھی کہ بارش کا شور انکی آوازوں سے کہیں زیادہ تھا۔

عارض چھوڑیں مجھے۔۔ "آیت کو بھی آج جیسے ضد چڑھ گئی تھی وہ کب تک۔۔ اس کے ہاتھوں زلیل ہوتی جبکہ عارض کو اسکی ضد سے ضد چڑھی تھی جو بات وہ کرنا چاہتا تھا وہ تو بھول بھال گیا تھا۔۔

اسنے آیت کو صوفے پر پھینکا

- آیت اچانک اپنا پیٹ تھام گئی۔۔۔

ایک آہ نکلی مگر اسے فرق نہیں پڑا۔

بابا کو بتاؤ گی۔۔ اس سے پہلے ہی تمھاری لاتیں کاٹ دوں گا میں "۔۔

کاٹ دیں۔۔۔ کاٹ دیں اپکو سکون مل جائے گا۔۔۔ کاش آپکی بھی کوئی بہن
"ہوتی اور اسکے ساتھ بھی ایسا ہی ہو
کھینچ کر منہ پر پڑنے والے تھپڑ سے اسکی زبان تالو سے جا لگی۔۔۔
آیت سن ہوئے کان اور گال سے۔۔۔ ساکت رہ گئی جبکہ عارض نے اسکے بال
جکڑ لیے۔۔۔

دوبارہ بولو کیا بد عادے رہی ہو۔۔۔۔۔
عارض آپکے بیٹی ہو "اسکا آنسو۔۔۔ ٹوٹ کر عارض کے ہاتھ پر گیر ہ۔۔۔
وہ چند لمہے اسکو دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔۔
نہ جانے کیا ہو گیا تھا۔۔۔ ایک دم ان لفظوں سے۔۔۔۔۔

وہ مسکرا : ❀❀❀❀❀❀ S [10/23, 7:38 PM]

کر اسکے سامنے ا۔ بیٹھی۔۔۔ جبکہ مقابل نے بیزاری سے اسکو دیکھا۔۔۔
جسے اسنے نے محسوس کر لیا۔۔۔

کیا ہوا" اسکے چہرے کے زاویے دیکھ کر وہ۔۔۔ پوچھنے لگی۔۔۔ چہرے پر سے
مسکراہٹ رفتہ رفتہ جانے لگی۔۔۔

کچھ نہیں ہوا۔۔۔ میں تمہیں بس یہ بتانے آیا ہوں نین کے۔۔۔ ہماری
شادی نہیں ہو سکتی" وہ کتنے آرام سے بول گیا تھا جبکہ نین کے چہرے کی
ساری شادابی ختم ہو گئی وہ سنجیدگی سے اسکو دیکھنے لگی آنکھوں میں اداسی سی ا
گئی۔۔۔

ک۔۔۔ کیا مطلب ایسا کیوں کہہ رہے ہوں" نین نے اسکا ہاتھ تھامہ۔۔۔
دیکھو یہ بات حقیقت ہے کہ ہمارے سٹیٹس میں بہت فرق ہے یار اور مجھے
اپنی ماما کی یہ بات سمجھ اگئی ہے۔۔۔۔۔ تو شادی کا خیال آپنے دماغ سے نکال
دو" وہ لا پرواہی سے بولا۔۔۔

مگر ہماری محبت" جیسے قدموں میں سے دم سائل رہا تھا رفتہ رفتہ۔۔۔
دیکھو۔۔۔ محبت۔۔۔" وہ مسکرایا۔۔۔

تم قابل محبت ہو۔۔۔ مگر۔۔۔ میں کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔ "وہ کہہ کر اٹھ گیا۔۔

نین اسکو دیکھنے لگی۔۔

چلتا ہوں۔۔۔ "اسنے کہا اور گلاسز لگا کر۔۔۔ اپنی گاڑی کی طرف بڑھا جوا بھی چند دن پہلے اسنے لی۔۔۔ تھی۔۔۔

جبکہ نین اسکو جاتا ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔

احمد کے ساتھ گزرا ایک لمہ اسکی آنکھوں کے اگے گھومنے لگا۔۔۔ بڑوں نے انکی منگنی کی تھی۔۔۔

اور احمد نے کیسے واضح کیا تھا وہ اس سے کتنی محبت کرتا ہے۔۔۔ اور اسکی اس محبت کی وجہ سے تو وہ اسکے قریب ہوتی چلی گی تھی۔۔۔ کے دل میں کب۔۔۔ اسکا نام گونجنے لگا پتہ ہی نہیں چلا اور آج وہ کتنے آرام سے کہہ گیا تھا کہ شادی "نہیں کرے گا سٹیٹس کی وجہ سے

اسنے اپنے آنسو صاف کیے۔۔ جو چاہ کر بھی رک نہیں رہے تھے۔۔ وہ اٹھی
۔۔ اور بیٹھک سے صحن میں اگی۔۔

احمد نے کیا بات کی ہے "اسکی ماں نے پوچھا۔۔

کچھ نہیں بس۔۔ کچھ نوٹس لینے آیا تھا۔۔ وہ وہیں رکھے تھے تو میں نے دے
دیے "نین نے کہا پھیکا سا مسکرائی

ہمم اچھی بات ہے بیٹا شادی سے پہلے اس طرح ملنا ملنا کہاں اچھا لگتا ہے ایک
عزت ہی تو ہے ہمارے پاس بیٹا۔۔

اسکو ہی سمجھاں سمجھاں کر چلنا ہے "اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر۔۔ وہ اسے کہہ
کر چلی گئیں جب کہ اسکی آنکھیں ایک بار پھر گیلی ہو گئی۔۔

اور وضو کر کے وہ۔۔ اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔

جہاں اسکے باقی بہنیں بھی تھیں۔۔ مگر کسی کی توجہ اسپر نہیں گی کیونکہ

۔۔ نماز تو۔۔ وہ ساری ہی پڑھتی تھی۔۔

اسکا سیل فون بج رہا تھا۔۔ جسے اسنے جھنجھلا کر اٹھایا۔
 نیند برباد کر دی آج ہی آفس میں اتنا کام کیا تھا۔۔
 پہلا دن جو تھا آفس میں اوپر سے کبیر نے تو گھنچکر ہی بنا دیا۔۔
 سیل فون چیک کیا۔۔ سالار کی کال تھی اسنے کال پیک کی۔۔
 جی بھیا۔۔ "وہ بولا۔۔
 یار۔۔ لون میں آؤ" اسنے بس اتنا کہا۔۔ اور فون بند کر دیا۔۔
 کیا مصیبت ہے۔۔ زین مر گیا ہے جو مجھے اٹھایا ہے "وہ بڑبڑاتا ہوا اٹھا جبکہ
 کوئی نہیں جانتا تھا کہ زین اپنے کمر میں ہے یہ کہاں ہے۔۔
 وہ لون میں آیا۔۔ تو اسکا۔۔ مشہور بھائی۔۔ جو فلموں ڈراموں میں کام کرتا
 تھا۔۔ دیوار پر چڑھا بیٹھا تھا۔۔
 عارض کو سب سمجھ اگی یہ اندر آنے کے ڈرامے تھے۔۔
 یار ہاتھ دو کیا منہ دیکھ رہے ہو "سالار نے کہا

۔ تو عارض نے آگے بڑھ کر اسکو ہاتھ دیا جس کا سہارا لے کر وہ اندر گھر میں داخل ہوا۔

ہمارے گھر میں دروازہ بھی ہے "عارض نے اسکو دیکھا۔
جس میں قدم رکھنے کا مطلب یہ تھا تمہارا باپ میری بوٹیاں کر دیتا "سالار
کپڑے جھاڑنے لگا۔۔

تو اپکو آنے کی کیا ضرورت تھی۔۔ کیا مجھے نہیں پتہ آپکے پاس فلیٹ بھی ہے
محترم "عارض نے انکھیں گھمائی

دیکھو بڑے بھائی پر نظر رکھنے کی ضرورت نہیں "سالار نے گھورا۔۔

تو بڑا بھائی میری مدد نہ لیتا "عارض نے بھی دو باد و جواب دیا۔۔۔

سالار نے اسکی گردن پر گھوما کر ہاتھ مارا۔۔ اور اندر جانے لگا۔۔

عارض بھی گردن رگڑتا اندر آگیا۔۔

ویسے ایک بات پوچھوں "وہ سالار کے پیچھے کچن میں آگیا جو ادھر ادھر

چیزیں پلٹتا کھانے کے لیے کچھ تلاش رہا تھا۔۔

ہمم پو چھو "کھانے کو جھوٹا کرتے ہوئے وہ بولا۔۔۔

ایسا کیا تھا اس لڑکی میں جو آپ اتنا بھڑک گئے۔۔ "عارض کی بات پر سالار نے اسکی جانب دیکھا۔۔

میں اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتا "سالار نے کہا اور فریزر کھولا۔۔۔

آپ نے بابا پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی ہے کیا لگتا ہے آپ کو عام بات ہے یہ "عارض نے جیسے اسے یاد دلایا۔۔

یہ ہی تو بات ہے تبھی تو یہاں واپس آگیا ہوں "اسنے ٹرائفل کھاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

ضرورت ہی کیا تھی ایسا کرنے کی "عارض نے شانے اچکائے۔۔

تم میرے باپ نہ بنو نکلویہاں سے میں نے تم سے اتنے سوال کر لیے نہ تو لگ پتہ جائے گا تمہیں "سالار نے اسکو گھورا۔۔

کر لیں۔۔ میں کون سا ڈرتا ہوں "عارض نے بھی لا پر واہی سے کہا۔۔

اچھا تو پھر کب کا ویزا لگا میرے بھائی کا "ایک آئی برو آچکا کروہ۔۔ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔

جبکہ عارض حونک رہ گیا۔۔۔۔

یہ اسنے کہاں سن لی تھی بات وہ تو اس وقت باہر تھا جب۔۔۔ وہ یہ بات کر کے اپنے روم سے نکلا تھا۔۔ عارض کی حیران شکل دیکھ کر۔۔ سالار ہنس دیا

--

تم اس مغالتے میں غلط ہو میرے بھائی کہ تمہیں میں یہ کبیر اس کے قبضے میں آنے دیں گے "اسکا شانہ تھپتھپا کر وہ وہاں سے چلا گیا جبکہ عارض نے مٹھیاں بھینچ لیں تھیں۔۔ یقیناً یہ بات۔۔ آیت نے نکالی ہو گی۔۔۔

جو وہ دوسری شادی کا زکرا اس سے کر کے آیا۔۔ تھا۔۔۔

اسکا سارا دھیان آیت کی جانب چلا گیا۔۔ وہ یوں ہی بھڑکتا ہوا اپنے کمرے میں آگیا۔۔۔

نئے سرے سے پریشانی لگ گئی تھی کہ۔۔ کبیر یہ بات جان گیا ہے تو۔۔۔
اسکی ساری کوشش بے کار تھی۔۔ اسنے مٹھی ہتھیلی پر ماری فی دبھک سے اڑ
گی من کیا آیت کا جا کر گلا دبا دے۔۔۔

عارض کو اسکے روم میں جاتے دیکھ کر۔۔ اسنے بابا کے کمرے کی جانب
دیکھا۔۔ لائٹ آف تھی وقت بھی تو کافی ہو گیا۔۔ تھا۔۔
وہ اپنے پورشن میں جانے لگا۔۔ سیڑھیاں چڑھ کر وہ باؤل سے یوں ہی کھاتا
۔۔ اوپر اگیا۔ اپنے روم کی لائٹ اون کی۔۔ تو گلاس وال پر نگاہ کی۔۔ وہ بے
اختیار ہی وہاں گلاس ولا کے نزدیک اگیا۔۔ اور پردے ہٹا دیے۔۔۔
ادھر ادھر دیکھتا رہا۔۔ اور اس سے پہلے وہ پلٹتا کہ نگاہ وہاں چلی گی جہاں وہ
دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ اسی بیچ پر بیٹھی۔۔ تھی سالار پیچھے پلٹا۔ ہاتھ میں باؤل پکڑے وہ۔۔ روم سے جلدی سے نکلا ارد گرد دیکھتا وہ عدیل کے پورشن کی جانب گیا۔۔ لائنس اس پورشن کی آف تھی یہ شاید جان بوجھ کر کی گئی تھی کہ کسی کی نگاہ اسپر نہ پڑے جو وہ باہر آئی ہوئی تھی۔۔۔

سالار بناؤرے اسکے سامنے جا کھڑا ہوا۔۔ اسے بالکل بھی پرواہ نہیں تھی کہ روشنی ہوتی ہے یہ نہیں۔۔۔

مقابل سٹپٹا ہی گئی۔ اسکو اپنے سامنے دیکھ کر وہ عجیب نظروں سے اسکو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

زیمیل کو سب سے پہلے اپنے بالوں کی فکر ہوئی۔۔ اسنے جلدی سے دوپٹے سے خود کو ڈھانپا اور وہاں سے جانے لگی۔۔

سالار نے وہ باؤل بیچ پر رکھا اور ہاتھ جھاڑ کر۔۔۔ پینٹ کی پوکٹس میں ہاتھ ڈال لیے۔۔۔۔

کیسے ہوئی ہے تمہاری شادی اس سے "اسنے سوال کیا لہجہ سنجیدہ تھا۔۔۔

زیمیل نے اسکو ایک نگاہ دیکھا اور اپنا چہرہ بھی چھپا لیا اسکے چہرے پر عدیل کی مار پٹائی کے کی نشان تھے تبھی اسنے اپنا چہرہ چھپا لیا جبکہ سالار کی نظر واقعی ان نشانوں پر نہیں گی تھی۔۔۔

اندھیرے میں اسے وہ نشان نظر بھی نہیں آنے تھے۔۔

اسکا سوال زیمیل کو بے معنی لگا تبھی وہ وہاں سے پھر سے جانے لگی۔۔۔

رک جاؤ۔۔۔" اسنے دوبارہ سے اسے ٹوکا۔۔ زیمیل کے قدم پھر سے رک گئے۔۔

جائیں جائیں آپ یہاں سے۔۔۔ میڈیم۔۔۔ مج۔۔۔ مجھے ماریں گی پھر۔۔۔ آپکی وجہ وجہ سے" وہ چہرہ موڑے بولی۔۔۔ سالار نے ایک قدم اسکی طرف اٹھایا

--

کون میڈیم" وہ حیرانگی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

زیمیل نے جواب نہیں دیا۔۔۔۔

افشین چاچی" وہ شذر پوچھنے لگا۔۔۔

زیمیل نے زراسارخ موڑ کر اسکو دیکھا۔۔۔ اور پھر سے جانے لگی۔۔

شیٹ آپ رک جاؤ وہیں "وہ ایکدم چیخا۔۔۔

"پلیز آواز مت نکالیں۔۔۔ وہ وہ مجھے ماریں گے۔۔۔

کون کون مارے گا تمہیں "سالار چیڑ کر اسکی نکل اتارنے لگا۔

عدیل "زیمیل نے جواب دیا۔۔

ہاں بڑا موداب اور باعزت ہے جس کا زکرا ایسے کر رہی ہو "سالار کو الجھن ہوئی۔۔۔

زیمیل پھر سے جانے لگی۔۔۔

سالار نے اچانک اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔ یہ بے اختیاری عمل تھا جو اس سے ہوا تھا

--

زیمیل کی آنکھیں حیرانگی سے جہاں پھیلیں وہیں سالار نے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا

برائے مہربانی یہاں دوبارہ مت آئیے گا" زمیل نے کہا۔۔۔ اور وہاں سے بنا روکے چلی گئی۔۔۔ سالار جبکہ اسکے گورے پاؤں جس جس طرح گھس پر رکھے جارہے تھے انھیں توجہ سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

کچھ دیر وہ وہاں کھڑا رہا دھر ادھر دیکھتا۔۔۔ رہا۔ عدیل کے لیے۔۔ وہاں
ایک جھولا بھی لگا تھا۔ افشین نے ہر چیز مہیا کی ہوئی تھی سالار اس جھولے
کے نزدیک گیا۔۔ اور اسکو اسکے ہینڈل سے نکال کر۔۔ اسکی سیٹ اپنے ہاتھ
میں لے کر اسنے وہ سیٹ درخت کے پیچھے چھپا دی۔۔

دروازے کی اوٹ میں سے زمیل یہ سارے نظارے دیکھ رہی تھی کہ وہ
جان بوجھ کر کیا حرکتیں کر رہا ہے۔۔

وہ اپنے کام سے مطمئن ہو کر گنگنا تا ہوا۔ اپنا باؤل اٹھا کر۔۔ ایک نظر اس بند کمرے کو دیکھ کر وہاں سے اگیا۔ البتہ افشین چاچی پر اسے غصہ بھی خوب آیا کہ وہ اپنے پاگل بیٹے کے لیے کسی لڑکی کو کیسے مار پیٹ کر سکتیں ہیں۔۔۔ اپنے روم میں آ کر وہ شاور لینے جاتا۔۔ کہ گلاس وال پر نگاہ گی۔۔۔ اندھیرے میں وہ حویلہ اسطرف تیزی سے بڑھاتا تھا جہاں۔۔۔ وہ سیٹینگ چھپا کر آیا۔۔ تھا اور جلدی سے وہ سیٹینگ نکال کر اسنے جھولے کو دوبارہ جوڑنے کی کوشش شروع کی۔۔ اور کافی تگ و دو کے بعد وہ سیٹینگ اس سے لگ ہی گی۔۔۔

سالار حیرانگی سے یہ دیکھ رہا تھا لگانے کے بعد وہ اندر چلی گی۔۔ سالار کے منہ سے بے ساختہ یہ لفظ نکلے تھے۔

" ڈر پھوک

صبح ناشتے کی ٹیبل پر دو دن سے خاموشی ہی تھی۔۔۔
کبیر عارض مرتضیٰ یہاں تک کہ سارے بھائی اور پریشے عمل سب ناشتہ کر رہے تھے۔

آیت اور سالار البتہ نہیں تھے۔۔۔

مما میں نے آپ سے کچھ کہا تھا "کبیر نے اچانک ہی بیچ میں بات ڈالی۔۔
اوہ ہاں۔۔ مدیہا میں نے تمہیں کہا تھا۔۔ تم ایمن اور کیطرف جاؤ۔۔ شگن کا
سامان لے کر کبیر اور عارض کی شادی کا ارادہ ہو رہا ہے میرا۔۔ آیت کی
رخصتی کا" مرتضیٰ تفصیلی بولے۔۔ مدیہا کے دل کو جیسے سکون سا ملا کہ
بلاخرانکے دل میں آیت کا خیال خود ہی اگیا جبکہ وہ۔۔ تو کب سے ہیلے بھانے
تلاش رہی تھی کہ۔۔ کیسے ان سے بات کرے۔۔۔

عارض کا نوالہ وہیں رک گیا جبکہ کبیر نے صبر سے ماں کی جانب دیکھا۔۔
بابا مجھے ابھی شادی نہیں کرنی "عارض نے سہولت سے کہا۔۔

کیوں بیٹے بھاگنے کا پلین بنا رہے ہو۔۔۔" مرتضیٰ سخت نظروں سے اسکو دیکھنے لگے۔ عارض نے کانٹا رکھا اور انکی طرف دیکھنے لگا۔۔۔

میں۔۔۔ آیت سے نہ ہی نکاح کرنا چاہتا تھا اور نہ ہی رخصتی کر کے اسے اپنے سر پر بیٹھانا چاہتا "وہ بنا لحاظ کے بولا۔۔۔

بد لحاظ "مرتضیٰ تو جیسے سالار کی بات پر بھرے بیٹھے تھے ایک دم اپنی جگہ سے اٹھے۔۔۔

کبیر نے انکو عارض تک پہنچنے سے روکا۔۔۔

سمجھ کیا رہے ہیں یہ دونوں "وہ ایک دم دھاڑے اور یہ ہی دھاڑ کسی کی نیند میں خلل ڈال گئی تھی اور اسے اندازا ہو گیا کہ اسکا وقت اگیا ہے۔۔۔

عارض چپ چاپ بیٹھا رہا۔۔۔

بابا پلیر آرام سے بیٹھیں پر سو بھی آپکی طبیعت خراب ہو گئی تھی اس سے اس موضوع پر میں خود بات کر لوں گا "کبیر نے انھیں مزید اشتعال میں آنے سے روکا۔۔۔

وہ بد بخت۔۔۔ نہ جانے کہاں مرا ہوا ہے دو دن سے گھر نہیں آیا۔۔ اور ایک یہ ہے۔۔ دونوں نے مل کر ناک میں دم دیا ہوا ہے۔۔ کہہ دو اسکو۔۔۔ جو میں نے کہہ دیا ہے وہ ہی ہو گا۔۔ "وہ انگلی اٹھا کر بولے۔۔ دوسری طرف خاموش بیٹھے زین کی نگاہ سالار پر گئی۔۔ جو کہ اشاروں میں اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔ کہ کیا معاملہ

ہے۔۔ سالار کو دیکھ کر زین کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔۔ وہ ان کچھ دنوں میں ویک بھی ہو گیا تھا اور کالج سے مسلسل بنک کرتا رہا تھا۔۔۔ زین کے سر جھکانے پر سالار ہمت کرتا نیچے آیا۔۔۔ اور سیڑھیوں سے اس شہزادے کو اترتے سب نے دیکھا تھا اور سر تھام لیے

کہ اب ضرور کوئی نیا ڈرامہ ہو گا۔۔ کبیر۔۔ نے اسکو گھورا کیوں کہ مرتضیٰ کی نگاہ اسپر ابھی نہیں گئی تھی۔۔

اور آنکھوں۔ آنکھوں میں اسے وہاں سے جانے کا۔۔۔ کہا۔۔ جس کو
 سالار نے ماننا ہی کب تھا۔۔ وہ سکون سے آیا۔۔
 اسلام علیکم بابا" اسنے تمیز سے سلام کیا۔۔ مرتضیٰ نے اسکی جانب دیکھا۔۔
 اور۔۔ مارے غصے سے۔۔ اپنا جوتا نکال کر کھینچ کر اسکو مارا۔۔ جس کو ڈھیٹ
 انسان نے۔۔ لپک کر کیچ کیا۔۔
 اور دانت نکالنے لگا۔۔
 یہ کیوں آیا ہے اس گھر میں وہ کبیر کی جانب دیکھ کر غصے سے بولے۔۔
 میں بتاتا ہوں کبیر سے کیوں پوچھ رہے ہیں "وہ انکے نزدیک آیا۔ اور اچانک
 انکے گلے میں بازو ڈال لیے۔۔
 مرتضیٰ نے غصے سے اسکو جھٹکا۔۔
 اچھا نہ سوری۔۔ اپکو پتہ ہے نہ غصے میں ہم چارو آپ پر ہی گئے ہیں "وہ بولا
 اور انکو جکڑ کر پیچھے سے پکڑے رکھا کہیں انکے ہاتھ چھوٹتے ہی۔۔ انکے
 ہاتھ اسکا منہ سو جا دیتے۔۔۔

جبکہ باقی سب مسکرا دیے تھے وہ بچپن سے ایسا ہی تھا اور انہوں ایسے ہی مناتا تھا۔۔۔

ہاں تم میرے ہی منہ کو آؤ گے مجھ پر ہاتھ اٹھاؤ گے "وہ خود کو چھڑانے کی کوشش کرنے لگے۔۔

نہیں نہیں لو ایسا ہو سکتا ہے میں تو۔۔ بس ایسے ہی کبھی کبھی "وہ ہنستا ہوا بولا۔۔۔

جبکہ انہوں نے خود کو چھڑوا ہی لیا۔۔ سالار جلدی سے کبیر کے پاس پہنچ گیا۔۔۔

یار کچھ کر میرے بھائی "وہ بولا۔۔ تو کبیر نے باپ کو پکڑ کر چئیپر بیٹھایا۔۔۔
سامنے آؤ "اسنے سختی سے۔۔ سالار کو دیکھا۔۔۔

تم سب کے کہنے سے پہلے ہی بتا دیتا ہوں۔۔۔ کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے اور میں بے حد شرمندہ ہوں "اسنے کہا جبکہ شکل سے ایسا کچھ نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ لیکن بھائی آپکی شکل تو نہیں بتا رہی "عارض نے بیچ میں لقمہ دیا۔۔۔

کھوتے چپ کر "سالار غرایا۔۔

بلکل صیجی کہہ رہا ہے وہ "مر تضيٰ بھڑ کے عارض نے ہنسی دبائی
یار بابا پلیر سوری۔۔ نہ۔۔ آپ کہیں تو سزا کے طور پر اپکا آفس جوائن کر
لوں بتائیں۔۔" وہ پوچھنے لگا جانتا تھا مر تضيٰ کی اولین خواہش تھی اسکے
سارے بیٹے کا روبرو سمجھالے۔۔

ہاں "وہ فوراً بولے۔۔

بڑے تیز ہیں آپ "سالار نے منہ موڑ لیا۔۔ جبکہ مر تضيٰ نے اسکی پیٹھ پر مکہ
جڑا۔۔

آہ آہ اور وہیں سالار کے ڈرامے شروع ہو گئے۔۔ مر تضيٰ خود بھی مسکرا
دیے۔

انھیں وہ چاروں ہی عزیز تھے۔ انکے مسکراتے ہی ماحول کی کثافت جاتی رہی

کبیر اور عارض آفس کے لیے اٹھ گئے۔۔۔

مما میں پیچ ٹائم میں گھراؤ گا "کبیر انکو کہہ کر چلا گیا۔۔ جبکہ باقی سب بھی رُفتہ رفتہ جانے لگے۔۔

تمہارے لیے ناشتہ لاؤ "سالار کو دیکھ کر مدیہا نے پوچھا۔۔
اوہ نو۔۔ ممّا مجھے سونا ہے آپکے شوہر کی وجہ سے اٹھا تھا بس "وہ انگڑائی لیتا بولا۔۔۔

جبکہ مدیہا نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔
وہ سدھر ہی نہیں سکتا تھا کبھی۔۔۔

Zubi Novels Zone

زین کالج پانچ دن بعد لوٹا تھا۔۔

سب سے مل کر وہ کوریڈور میں سے حرم کا ہاتھ پکڑ کر۔۔ اسے ایک روم میں لے آیا۔۔ حرم کی البتہ چیخیں نکل گئیں۔۔ اسکی اس جرت پر۔۔

جہاں اسنے پیچھلے پانچ دن گزارے تھے انھوں نے ہی اسے اتنی جرت دی تھی۔۔

کیسی ہوشمش "اسنے اسکی چوٹیاں میں سے کچھ نکلتی لٹوں کو۔۔۔
نرمی سے پکڑا۔۔

چھوڑ مجھے۔۔۔ میں تمھاری شکایت لگا دوں گی "حرم ڈرتی ڈرتی بولی۔۔
لگا دو۔۔۔ "وہ مسکرایا۔۔۔ اور بے تابی سے اسکا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔
جبکہ حرم اس سے دور سرکنے لگی۔۔۔
یار ڈرتی کیوں ہوا اتنا "زین ہنسا۔۔۔

دور رہو۔ مجھ سے میں سچ کہہ رہی ہو میں تمھاری شکایت لگا دوں گی "حرم
بولی۔۔۔ زین نے سر جھٹکا۔۔۔

کس کو لگاؤ گی "وہ ایک قدم دور ہوتا اوپر سے نیچے تک اسکو دیکھنے لگا۔۔۔
حرم کو اسکی نظروں میں پہلی سی نرمی نہیں دیکھائی دی۔۔۔ بلکہ اس وقت
اسکے دیکھنے کے انداز میں عجیب حوس پوشیدہ تھی۔۔

تبھی وہ کانپ سی اٹھی تھی۔۔۔

زین دوبارہ اسکے نزدیک ہوا۔۔ یہاں تک کے نزدیک تر۔۔۔

حرم رونے۔۔۔ لگی۔۔۔ "

کیا ہو گیا بیبی۔۔۔ جسٹ ریکس۔۔۔ "زین نے اسکے گال پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

ز۔۔۔ زین چھوڑو مجھے "اپنی کمر میں اسکا بازو رینگتا محسوس کر کے۔۔۔ حرم

چلائی۔ اور اسکے چلانے پر زین نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔

ادھر ادھر دیکھا۔۔۔ پیچھے احتشام کھڑا تھا۔۔۔ یہ نظارہ دیکھ رہا تھا۔۔۔

اور حرم نے ادھر ہی فائدہ اٹھایا اور وہاں سے بھاگ گئی۔۔۔

احتشام اسکے نزدیک آگیا۔۔۔

مال زبردست ہے "وہ بولا۔۔۔

وہ کوئی مال نہیں ہے مجھے پسند ہے "زین نے۔۔۔ لاپرواہی سے کہا۔۔۔

میرے بھائی اپنی پسند کے ساتھ ایسا نہیں کیا جاتا "احتشام ہنسا۔۔۔

زین بھی ہنس دیا۔۔۔۔

چل۔۔۔ کہیں پکڑتے ہیں اسکو" اسنے کہا۔۔

نہیں" زین نے نفی کی۔۔

چل نہ یار پہلا حق تو تیرا ہی ہے اسپر" احتشام نے اسکو بھلایا پھسلا یا۔۔
جس پر زین نے حامی بھر دی یہ بات بھول کر کہ وہ اسکی پسند تھی۔۔۔۔
اور دونوں نے آج رات ہونے والی کوالی میں اس لڑکی کو پکڑنے کا پلین بنالیا

۔۔

مگر احتشام نے اسکو روکا کہ یہ بات کسی کو نہیں بتانی۔۔۔
جس پر زین بھی متفق ہو گیا۔

مما آپ : ♡♡♡♡♡ S [10/23, 7:41 PM]

کو میں نے کہا تھا۔۔۔ آپ جائیں" کبیرا انکی جانب دیکھنے لگا۔۔۔
میرے بیٹے بہت ہنگامہ ہو جائے گا تم ایمن کو جانتے ہو۔۔ تمھاری جتنی ہی
ہے تمھاری زہنی متابقت اچھی ہو جائے گی اسکے ساتھ" انھوں نے اسکو
سمجھایا۔۔

مما پلینز۔۔۔۔" وہ انکا ہاتھ ہٹا کر بولا۔۔۔

میں نے آپ سے کبھی ضد نہیں کی کسی بھی بات یہ چیز پر۔۔۔ سالار ہر بات
 ضد پر منواتا رہا ہے۔۔۔ میں نے کبھی اسکی طرح نہیں کیا۔۔۔ آپکو میری بات
 ماننی چاہیے " وہ بولا تو مدیہا پھیکا سا ہنسی۔۔۔

اچھا تو ساری زندگی کی ضد تم اتنا ہم فیصلے پر نکالنا چاہتے ہوئے تم جانتے ہو
 " ایمن تمھاری ہی منتظر ہے

بس یار ایمن ایمن ایمن میں کیا ایمن کا اچار ڈالوں گا۔۔۔ جب وہ مجھے پسند ہی
 نہیں " وہ غصے سے بولا۔۔۔

مدیہا اسکو دیکھنے لگی۔۔۔

آپ اٹھیں بس۔۔۔ میں نے سامان منگوادیا ہے آپ۔۔۔ سیدھی سی بات
 کریں۔۔۔ ان سے جا کر " وہ عجلت میں بولا۔۔۔

مدیہا نے خاموشی سے سر ہلایا۔۔۔ کہ آیا وہ اسکو دیکھ کر تو آئے جس کے
 پیچھے اسکا بڑا بیٹا ایسا دیوانہ ہو رہا تھا۔۔۔

انکے اٹھنے پر وہ خوشی سے۔۔۔ پھولے نہیں سما یا۔۔۔

آپ ریڈی ہو جائیں میں۔۔۔ ڈرائیور کو سمجھاتا ہوں۔۔۔ اڈریس "وہ کہہ کر باہر نکل گیا جبکہ مدیحا۔۔۔ فریش ہونے چلی گئیں۔۔۔ وہ تیار ہو کر نیچے آئیں تو تنزیلہ انھیں دیکھ کر مسکرائے۔۔۔

"کہیں جا رہی ہیں بھابھی

ہاں تمہارے پاس ہی ارہی تھی میں۔۔۔ چلو میرے ساتھ زرافریش ہو جاؤ میں ویٹ کر رہی ہوں۔۔۔ وہ سنجیدگی سے بولی۔۔۔

مگر جانا کہاں ہے "تنزیلہ نے سوال کیا۔۔۔

جاؤ تم تیار ہو کر آؤ "انھوں نے کہا تو وہ تیار ہونے چلی گئی۔۔۔ جبکہ کبیر نے کچھ ہی دیر میں۔۔۔ سب اریخ کر کے۔۔۔ انھیں۔۔۔ سی آف کیا۔۔۔

اور خود مسکرا دیا۔۔۔ وہ جواب کا منتظر تھا چہرے پر ایکسائٹمنٹ تھی۔۔۔

اسنے گھیرہ سانس بھرا اور سیل فون پر نین کی تصویر دیکھ کر وہ کھل کر مسکرایا

--

میں میرا دل اور میرا کمرہ تمہارا منتظر ہے " دھیمے لہجے میں وہ اسکی تصویر سے

بولا

۔ اور سیل فون آف کر دیا۔۔۔ وہ انکی واپسی کا ابھی سے منتظر تھا۔۔۔

راستے میں تنزیلہ کو ساری بات سے آگاہ کر۔۔۔ کے وہ خاموش ہو گئی مگر
بھا بھی بڑے بھائی تو بے حد غصہ ہو جائیں۔ گے یہاں تک کے ہمارے
جانے پر بھی "تنزیلہ کو فکر ہوئی۔۔۔ جبکہ مدھیانے بھی سر ہلایا ٹھیک کہہ رہی
ہو۔۔۔ مگر اسکی ضد کے آگے۔۔۔ کیا کر سکتی ہوں میں " انھوں نے سرد سانس
کھینچی اور۔۔۔ راستہ دیکھنے لگی انکی بلیک بڑی ساری گاڑی۔۔۔ تنگ چھوٹی گلیوں
میں داخل ہوئی لوگ اس گاڑی کی چمک دھمک کو حیرانگی سے دیکھ رہے تھے

یہاں تک کے احمد نے بھی اس گاڑی کو غور سے دیکھا۔۔ کیونکہ وہ محلے میں سب سے بڑے گھر کا اور گاڑی کا مالک تھا۔۔۔

گاڑی دروازے کے آگے رکی۔۔ تو مدیہا اور تنزیلہ گاڑی سے اتری۔۔ محلے کے لوگ اب کے ان دونوں کو رک کر دیکھ رہے تھے۔۔ مگر دونوں کو ہی اپنی۔۔ حشیت سے فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔

وہ دونوں۔ خاموش کھڑیں تھیں کے ڈرائیور نے دروازہ بجایا۔۔۔

اور نین نے دروازہ کھولا۔۔ سامنے گاڑی اور دو عورتوں کو دیکھ کر وہ ایک دم ٹھٹھکی جبکہ پورا محلہ پیچھے سے دیکھ رہا تھا وہ دیکھ سکتی تھی۔۔

آسلام علیکم بیٹا میں مدیہا مرتضیٰ ہوں۔۔ آپکی امی سے مل سکتی ہوں"

انہوں نے آگے بڑھ کر اسکی حیران صورت کو دیکھ کر کہا۔۔۔

ج۔۔۔ جی اندر آئیں" نین بولی۔۔۔ اور وہ دونوں عورتیں اندر آ گئیں جبکہ

۔۔ ڈرائیور نے سارا سامان اٹھا اٹھا کر اندر رکھا۔۔ نین نے حیرت سے سامان کو دیکھا۔۔۔

تذیلہ نے مسکرا کر مدیہا کو دیکھا۔۔۔

بہت پیاری ہے بھابھی یہ بچی تو "وہ بولیں مگر اواز دھیمی تھی۔۔۔۔
مجھے تو یہ ہی لڑکی نین لگ رہی ہے" مدیہا بھی مسکرائی اور دونوں ہی صحن
میں کھڑی ہو گئیں۔۔ نین نے دروازہ بند کیا۔۔
ان دونوں کو دیکھا۔۔

آئی آپ اندر جائیں "وہ بولی اور کمرے کا دروازہ کھولا تو مدیہا اور تذیلہ اندر
بیٹھ گئیں۔۔۔

تبھی وہاں نین کی والدہ بھی آگئیں۔۔ وہ اپنے گھر میں عام سے گھر میں۔۔۔
اتنے قیمتی مہمان دیکھ کر حیران تھی۔۔۔

کیسی ہیں آپ "مدیہا مسکرا کر بولی تو۔۔ انھوں نے بھی مسکرا کر جواب دیا
البتہ حیران نظریں تھیں۔۔

جاؤ میں پانی لے کر آؤ "اسکی ماں نے کہا تو۔۔ وہ۔۔ سیاہ لباس میں وہ اس گھر
چھوٹے سے گھر میں نگنیے کی مانند لگ رہی تھی۔۔ سر ہلا کر پلٹ گئی۔۔

ماشاء اللہ آپکی بیٹی بہت پیاری ہے کیا نام ہے اسکا "تزیلہ نے پوچھا۔
تو وہ مسکرا دیں۔۔

نین۔۔ نام ہے بڑی بیٹی ہے میری "وہ بولیں تو دونوں نے سر ہلایا۔۔
ہم درحقیقت آپکی بیٹی کا رشتہ لائے ہیں آپنے بیٹے کبیر کے لیے
"۔ میرا بڑا بیٹا ہے کبیر۔۔ مرتضیٰ ماشاء اللہ سے اسٹیبلشمنٹ ہے
مدیحا بولیں۔۔ تو اندر پانی لاتی ہوئی نین وہیں رک گئی۔
جبکہ اسکی والدہ نے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔

میں آپ لوگوں کی بہت قدر کرتی ہوں آپ لوگ آئے۔۔ مگر۔ معافی
چاہتی ہوں میری بیٹی کا رشتہ تو اسکی پھوپھو کے گھر ہوا ہوا ہے۔ بلکہ کچھ ہی
عرصے میں شادی بھی ہے۔۔ اور دوسری اہم بات ہمارے ہاں باہر کے
لوگوں سے رشتے نہیں کرتے "وہ بولیں تو مدیحا اور تزیلہ کا چہرہ سا اتر گیا
دونوں کچھ کہنے قابل نہیں رہیں۔۔

چلیں ٹھیک ہے معذرت چاہتی ہوں بہن معلوم نہیں تھا ہمیں "مدیہانے
کہا تو وہ مسکرا دیں۔۔۔۔۔ تو وہ دونوں اٹھ گئیں۔۔
نین باہر پانی لیے کھڑی تھی۔۔

مدیہانے اسکے سر پر ہاتھ رکھا اور باہر چلتی گئیں۔ جبکہ سارا سامان یوں ہی
صحن میں تو نین کی والدہ نے کہا بھی۔۔۔۔۔ کے یہ سامان تو انھوں نے نین کے
سر پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔۔۔ مسکرا دیں۔۔

کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ ہم آتے تو کچھ لے کر ہی آتے "کہہ کر وہ سہولت سے
چلی گئی۔۔۔ جبکہ وہ دونوں ماں بیٹی حیران کھڑیں تھیں۔۔۔ پیچھے۔۔۔ جبکہ
نین سوچنے کے کوشش کر رہی تھی کہ یہ کبیر مرتضیٰ کون ہے۔۔۔۔۔

کبیر آفس سے جلدی واپس لوٹ آیا۔۔۔ اور جلدی سے۔۔۔ باپ سے چھپ
کر ماں کے پاس گیا۔۔۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد مرتضیٰ تھوڑی دیر سٹڈی میں ہوتے تھے۔۔
مدیہا نے اسکو ساری بات بتادی۔۔ جبکہ کبیر۔۔۔ کے چہرے پر سختی در آئی
۔۔

کون سی منگنی کیسی شادی سب بکو اس ہے آپ کل دوبارہ جائیں گی۔۔ اور
اسکے ہاتھ میں یہ انگوٹھی پہنا دینا "وہ کڑک لہجے میں بولتا۔۔ انکے پاس سے
اٹھ گیا۔۔

پاگل ہو گئے ہو کبیر "مدیہا کو اب اس سے خوف آنے لگا۔
ہاں ہو گیا ہوں "وہ بھڑکا۔۔۔

مجھے نین چاہیے ممایہ مزاق نہیں ہے کہ کبیر۔۔۔ کو اپنے لیے کوئی پسند آ
جائے اور وہ اسکو ایسے ہی کسی اور کا ہونے دیے۔۔۔
یہ تو آپ اسے سیدھے طریقے سے لے آئیں ورنہ میرے آپس طریقے اور
بھی ہیں "وہ دھمکانے لگا۔۔

اور باپ کا کیا کرو گے اپنے۔۔۔ کیسے انکو سمجھا لو گے۔۔۔ کیسے "وہ بھی غصے سے بولی۔ وہ ایک بات سمجھ ہی نہیں رہا تھا کیسے وہ لڑکی وہ اس کے لیے لاسکتی تھیں جس کی منگنی ہو چکی تھی اور شادی ہونے والی تھی۔۔۔ یہ پھر کیسے وہ اپنے ساتھ منسلک ایمن سے دامن بچا سکتا تھا۔۔۔۔

مجھے پرواہ نہیں ماما "کبیر انکی آنکھوں میں دیکھتا۔۔۔ بولا۔۔۔۔ آنکھوں میں سرخ ڈورے شدید غصے کا پتہ دے رہے تھے۔۔

"کبیر بات سمجھو

"میں کچھ نہیں سمجھوں گا ماما آپ جانیں کل

کبیر بولا۔۔

میں نہیں جاؤ گی "مدیہا نے صاف جواب دیا

کبیر ایک پل کو رک کر۔۔۔ انکی جانب دیکھنے لگا۔۔۔

ٹھیک ہے پھر آگے جو بھی ہو گا اسکی ذمہ دار آپ ہوں گی "وہ انکی آنکھوں میں دیکھتا بے لچک لہجے میں بولا۔۔۔

کبیر ہوش کے ناخن لو "ایکدم مدیھا اسکے پیچھے لپکیں جو انکے کمرے سے تیزی سے نکلا تھا۔۔۔۔

بہت اچھا ہے مجھ سے سالار اسے جو کرنا ہوتا ہے کر گزرتا ہے نہ کسی سے پوچھتا ہے نہ کسی کو جواب دیتا ہے۔۔ اور آج یہ بات مجھے محسوس ہو گئی ہے " وہ تیز قدم بھرتا نیچے اترنے لگا۔۔

کبیر ان لوگوں نے انکار کر دیا ہے تو کیسے میں دوبارہ ایک ہی بات لے کر جا سکتیں ہوں "مدیھا نے اسکا ہاتھ پکڑا جسے اسنے جھٹکے سے چھڑوا لیا۔۔۔ کیوں "وہ دھاڑا کیسے انکار کر دیا انھوں نے۔۔ کس کا رشتہ گیا تھا انکے گھر۔۔۔ ماما کبیر مرتضیٰ کا گیا تھا۔۔ اور آپ بس انکے اس فالتو سے انکار پر ہار مان گئیں "لاونج میں اسکی دھاڑ گونجی۔۔۔

کبیر یہ فضول کی ضد چھوڑ دو خود سوچو۔ وہ لوگ ہمیں جانتے تک نہیں۔۔۔ "ایمن میں آخر کیا کمی ہے۔۔۔

مجھے نین چاہیے ماما "وہ انکے دونوں بازو جھنجھوڑ کر بولا۔۔۔۔

اور اس تک پہنچنے کے لیے مجھے یہ فالتوں ہلے بھانے نہیں روک سکتے۔۔۔"

چہرے کی شادابی میں سرخی سی مل گئی۔ اسکی اونچی آواز سن کر ہی سب۔۔

لاونج میں جمع ہونے لگے۔ یہاں تک کے مرتضیٰ بھی باہر نکل آئے۔۔ البتہ

سالار کا پورشن چونکہ تیسری منزل پر اسکا پورشن تھا تبھی اس تک آواز نہیں

گئی تھی اور زین کی آج کو الی نائٹ تھی تبھی وہ شام سے ہی گھر سے باہر تھا

چڑھ گیا تمھاری اولاد پر ایک اور باردورہ "مرتضیٰ بولے۔۔ جبکہ کبیر نے

باہر قدم اٹھائے وہ کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا۔۔ تھا۔۔

رک جاؤ کہاں جا رہے ہو "پیچھے مرتضیٰ بولے تو کبیر ایک پل کو رکا۔۔

"خود جا رہا ہوں میں

کبیر "مدیھا حیران رہ گئی۔۔۔۔

یہ سب کیا ڈرامہ ہے کون ہے وہ لڑکی کیسے لوگ ہیں آخر جو اس کا اتنا دماغ
" خراب ہو چکا ہے

کبیر بنا جواب دیے جانے لگا۔۔۔۔

میں جاؤ گی کبیر۔۔ کل جاؤ گی پھر سے رک جاؤ میرے بیٹے " مدیہا ہارمانتی
بولیں

" یہ کیا بول رہی ہیں آپ

" نہیں میں اپنے بیٹے کی خوشیاں برباد کیسے ہونے دوں۔۔

ہر غلط فیصلے پر ساتھ دینے مت کھڑی ہو جایا کریں " مرتضیٰ غصے سے بولے
کبیر نے انھیں اگنور کر دیا

آپ سچ کہہ رہی ہیں دوبارہ جائیں گی " کبیر یقین دہانی کرنے لگا۔۔۔ جبکہ

انھوں نے۔۔۔۔ اثبات میں سر ہلایا۔۔ وہ معمولی سا مسکرا دیا۔۔

جیسے اندر تک سکون اتر گیا ہو۔۔ اور کسی کی طرف دیکھے وہ وہاں سے اپنے روم
میں۔ چلا گیا

وہ بری طرح گھبراہٹ کا شکار گھر میں داخل ہوا۔۔۔ اور بھاگتا ہوا اپنے کمرے میں جانے لگا کہ عمل سے ٹکرایا جس کی ساری نینداڑ گئی تھی۔۔ اور وہ چھناکے سے گہرے والے پانی کے گلاس کو اور کبھی زین کو دیکھ رہی تھی زین کا وجود کانپ رہا تھا۔۔۔

ک۔۔ کیا ہوا زین "عمل کو اسکو دیکھ کر پریشانی ہوئی۔۔۔

کچھ نہیں "وہ اچانک ہی چیخا۔۔۔

عمل ایک قدم دور ہوئی۔۔۔۔

اور زین اپنے کمرے میں بھاگتا بند ہو گیا۔۔۔ کمرے کا دروازہ بند کرتے ہی

۔۔ وہ۔۔۔ جلدی سے بیڈ کے پیچھے چھپا تھا۔۔۔۔

نہیں نہیں وہ زندہ ہے میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ میں نے نہیں مارا ہی نہیں "

وہ کانپتے لہجے میں اپنے ہاتھوں کو دیکھتا بار بار ایک ہی لفظ دہرا رہا تھا۔۔۔

عمل اور پریشہ دونوں ہی کوالی میں نہیں گئیں تھیں۔۔۔۔

جبکہ زین اکیلا گیا۔۔۔ تھا۔۔۔

بن ٹھن کر وہ گاڑی لے کر پہلے احتشام کو پیک کرنے گیا۔۔ تب تک اسکے

دماغ میں کہیں بھی حرم کی بات نہیں تھی۔۔۔

جبکہ احتشام نے اسکی دوبارہ سے برین واشنگ کر کے اسے ایک دووڈیوز

دیکھائی جو اسنے سہولت سے دیکھی۔۔۔ اور اسکے بعد جیسے۔۔ کوالی میں

۔۔ ایک گھنٹہ زین کا گزار نامشکل ہو گیا۔۔۔

احتشام نے اسکی توجہ حرم کی جانب کرائی جو اپنی دوستوں کے ساتھ آئی تھی

۔۔ وہ غرارہ شرٹ میں بے حد حسین لگ رہی تھی زین کی آنکھوں کی چمک

میں اضافہ ہو گیا۔۔۔ اور اسنے مسکرا کر حرم کو دیکھا حرم کی بھی نگاہ اس سے

ملی۔۔۔ اور اسنے نگاہ جلدی سے پھیر لی۔۔۔

وہ اپنی دوستوں کے ساتھ بیٹھی تھی تبھی اسکے پاس ایک ملازم آیا جس نے

اسکو کولڈ ڈرنک سرو کی اور وہ اسکے کپڑوں پر گیر گئی۔۔۔

حرم نے وہاں ایک سیوز کیا۔ اور وہ وہاں سے اٹھ کر۔۔۔ واشروم کی طرف اگی۔
 -- تبھی۔۔۔ احتشام بھی اٹھا اور اس نے زین کو اپنے پیچھے آنے کا کہا۔۔۔
 زین احتشام کو روکنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر عجیب دماغی حالت ہو گئی تھی وہ غلیظ
 وڈیو دیکھ کر۔۔۔ کہ شیطان اسپر بری طرح سوار ہو گیا۔۔۔ اور وہ دونوں حرم
 کے پیچھے چل دیے۔۔۔

حرم نے جیسے ہی ان دونوں کو اپنے پیچھے محسوس کیا وہ بھاگنے لگی کہ احتشام
 نے اسکو جکڑ لیا

--
 زین زین بچاؤ مجھے زین پلیز تم ایسا نہیں کر سکتے "حرم کو زین کے سوا کوئی
 نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔ احتشام کے بارے میں وہ اکثر سنتی رہی تھی کہ وہ اچھا
 انسان نہیں تھا۔۔۔

احتشام چھوڑا اسے "زین نے سختی سے کہا۔۔۔

اوپاگل۔۔۔ ہاتھ لگا موقع ضائع نہیں کرتے۔۔۔ دروازہ کھول۔۔۔ کلاس روم کا "وہ بولا۔۔۔۔۔

زین نے اسے آزاد کرانے کی کوشش کی۔۔۔ مگر احتشام نے ایک نہ مانی اور اسے لے کر وہ زین کو دھکادے کر کلاس روم میں بند ہو گیا۔۔۔ توپاگل ہے یہ زندگی کا مزاح ہے۔۔۔ بیوقوف میں اسکا دماغ سیٹ کرتا ہوں۔۔۔ تورک "احتشام نے اسکو کہا۔۔۔ زین۔۔۔ کادل ڈوب سار ہاتھا۔۔۔ جیسے کچھ غلط ہونے جا رہا ہو۔۔۔

نہیں احتشام میں ایسا کچھ نہیں کروں گا "اسنے دروازہ بند ہونے سے پہلے ہی ہاتھ اندر دے دیا۔۔۔

حرم کی آس بھری نظریں۔ اسکا دل کاٹ رہی تھیں۔۔۔ وہ تو اسکی پسند تھی وہ اپنی پسند کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ احتشام نے غصے میں زین کو دھکا دیا۔۔۔

زین دور جا گیرہ

۔ جبکہ اسنے دروازہ بند کر لیا۔۔

احتشام "زین دھاڑا۔۔۔ا

وراسنے دروازہ کھولنے کی کوشش کی۔۔۔ کوالی کاشور اتنا تھا کہ کسی کو آواز نہیں گی۔۔۔۔

زین پیچھے مدد کے لیے بھاگا۔۔۔

مگر حرم کی چیخوں نے اسکے قدم جکڑ لیے

۔۔ وہ دوبارہ۔۔۔ چلانے لگا۔۔

احتشام سالے دروازہ کھول "زین دھاڑا۔۔۔۔

اسنے اینٹ اٹھا کر لکڑی کے دروازے پر ماری۔۔۔ دروازہ تھوڑا سا ٹوٹ گیا

۔۔

پسینے میں شرابور زین اس تاک میں سے اندر کا منظر دیکھ کر دھل گیا۔۔۔ا

احتشام "وہ دھاڑا سنے دروازہ کھولنے کی جان توڑ کوشش کی۔۔۔ مگر دروازہ
نہیں کھلا جبکہ احتشام کی حوس اسکی آنکھوں کے سامنے ایک معصوم لڑکی
سے سب چھین گئی۔۔۔۔

حرم کی چیخیں رک گئیں تھیں۔۔۔ زین آنکھیں پھاڑے یہ منظر دیکھ رہا تھا
۔۔۔۔

جبکہ احتشام اپنا کام کر کے۔۔۔ مسکراتا ہوا
باہر نکلا۔۔۔

حرم "زین احتشام کو بھولے حرم کی جانب دوڑا۔۔۔
وہ نیم بے ہوشی میں تھی۔۔۔۔

حلیہ سارا برباد ہو گیا تھا۔۔۔ زین کا ہاتھ اسکی ناک سے نکلتے خون سے لگا
۔۔۔۔

حرم "اسکا دل پھٹنے کے قریب تھا۔۔۔ دل کی دھڑکنوں کا شور کانوں میں
سنائی دے رہا تھا۔۔۔۔

تم۔۔۔۔۔ قاتل۔۔۔۔۔ ہو۔۔۔۔۔ میرے "ٹوٹے پھوٹے

لہجے میں یہ چند لفظ حرم کے منہ سے نکلے۔۔۔

ت۔۔۔ مھیں۔۔ احتشام "وہ غرایا۔۔ اور احتشام کے پیچھے بھاگا۔۔۔

احتشام کو بیچ راستے میں ہی پکڑ کر اسنے بری طرح مارا جبکہ احتشام نے اسکا

زیادہ حشر بگاڑ دیا۔

سالے تو نے کسی کو بتانے کی کوشش کی تو تیری بہت وڈیوز ہیں میرے پاس

۔۔ جو میں تیرے گھر والوں کو دیکھاؤ گا "احتشام نے اسکی گردن دباتے

ہوئے کہا۔۔۔

جبکہ اسی اثنا میں دھڑام کی آواز پر دونوں نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔

اور دونوں کی آنکھیں گویا پھیل گئیں۔۔

حرم کی لاش اوندھی منہ کے بل زمین پر پڑی تھی۔۔۔

حرم "زین کی چلانے کی آواز پر احتشام ایکدم اس سے دور ہوا۔۔۔ اور پیچھے
ہٹ گیا وہ خود بھی حونک تھا حرم نے اس بیلڈینگ میں سے چھلانگ لگادی
تھی۔۔۔

زین دوڑ کر حرم کے پاس آیا

تو قاتل ہے اسکا تو "احتشام کے منہ سے جاتے جاتے یہ الفاظ زین سن کے
۔۔۔ بھکلا سا گیا۔۔۔ اور پلٹ کر وہ خود بھی اپنے گھر کی طرف بھاگا تھا۔۔۔

Zubi Novels Zone

پورے : ♡♡♡♡♡ S [10/23, 7:43 PM]

کالج میں آگ کی طرح یہ خبر پھیل گئی تھی۔۔۔ پریشہ اور عمل کو بھی پتہ چلا
دکھ سے وہ واپس کالج سے لوٹ آئیں۔۔۔ پولیس کی وجہ سے کالج میں

سٹوڈنٹس کو نہیں آنے دے رہے تھے صرف وہ ہی سٹوڈنٹس تھے جو کہ کل رات کو الی میں موجود تھے۔۔۔۔

وہ دونوں واپس گھر آگئیں تھیں عمل خاموش سی تھی۔۔ رات کے مناظر اسکی آنکھوں میں گھوم رہے تھے جس طرح اسنے زین کو بھکلا یا ہوا دیکھا تھا۔۔ مگر وہ کوئی بات نہیں کر رہی تھی۔۔

مجھے بہت دکھ ہو رہا ہے "پریشہ بھگے لہجے میں بولی۔۔
سنا ہے کسی نے اسکے ساتھ غلط کیا تھا۔ "وہ بولی تو عمل نے اسکی جانب دیکھا۔۔ دونوں ہی اداس سی تھیں۔۔

ہیلو گلز کیا ہوا یہ منہ کیوں تمہارے لٹکے ہوئے ہیں "سالارا ان دونوں کے پاس آگیا جواب تک کالج یونیفارم میں تھیں اور ایسا لگ رہا تھا ابھی رو دیں گی۔۔

ہمارے کالج کی ایک لڑکی حرم نے خود کشی کر لی بھیا "پریشہ تو باقاعدہ رونے لگی۔۔ اور ایسا ہی حال عمل کا بھی تھا۔۔

سالار ایک دم سنجیدہ ہوا۔۔ مدیہا تنزیلہ صوفیہ بھی وہیں آگئیں۔۔
 ارے "مدیہا نے ان دونوں کو سینے سے لگایا۔۔
 کیوں کی اسنے۔۔ کتنی غلط بات ہے۔۔ ایسی لڑکیوں کو ماں باپ کا بھی لحاظ
 نہیں ہوتا" مدیہا بولی جبکہ عمل اسکے سینے سے الگ ہوئی۔۔
 اسکے ساتھ زیادتی ہوئی تھی تائی امی۔۔ کسی لڑکے نے اسکے ساتھ زیادتی
 کی تھی۔۔ وہ کسی کو کیا منہ دیکھاتی تبھی اسنے موت کو گلے لگانا مناسب
 سمجھا "وہ ایک دم غصے سے بولی اور اٹھ کر چلی گی جبکہ مدیہا اپنی ہی بات پر
 شرمندہ ہو گئی۔۔
 میں معافی چاہتی ہوں مجھے پتہ نہیں تھا"۔۔ وہ بولیں تو۔۔ سالار نے
 گھیرہ سانس بھرا۔۔
 اچھا آپ کیوں شرمندہ ہو رہیں ہیں۔۔ چلو پریشے بس آنسو پونچھو۔۔ ہم
 دکھ کر سکتے ہیں۔۔ اسکے لیے اسکے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔۔ "سالار
 نے کہا۔۔

پریشے نے انصاف کیے۔۔

مگر بھیا وہ بہت پیاری تھی۔ زین کی ہی کلاس میٹ تھی "پریشے کے منہ سے نکلا۔۔

زین کہاں ہے "سالار ایکدم چوکنا ہوا۔۔

وہ تو اپنے روم میں ہے۔۔۔ "مدیہا نے کہا۔۔۔

اور تم لوگ واپس کیوں آئے ہو کالج سے "وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔

وہ کسی اور سٹوڈنٹ کو اندر آنے نہیں دے رہے تھے صرف انکو ہی جو کل رات کوالی میں شامل تھے وہ ہی اندر تھے پولیس انوسٹیگیشن میں "پریشے نے بتایا۔۔

رات تو زین بھی کوالی میں شامل تھا۔۔ سالار منہ میں بڑبڑایا اور زین کے کمرے کی طرف بھاگتا اسکو دیکھ رہے تھے اسنے اسکے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا سیدھی نظر بیڈ پر گئی۔۔۔ وہ وہاں نہیں تھا۔۔۔

جبکہ بیڈ کے دوسری طرف وہ ساکت بیٹھا کھڑکی سے باہر جھولتے درخت کو دیکھ رہا تھا۔۔

سالار کے ماتھے پر کی بل ڈلے وہ اندر آیا اور دروازہ پیچھے بند کر دیا۔۔
زین "بیڈ پر اسکے نزدیک بیٹھتے ہوئے وہ بولا۔۔
جبکہ زین ایک دم چونک گیا۔۔

ج۔

۔۔ جی بھیا "وہ سیدھا ہوا۔۔
خیر ہے ٹھیک ہو "سالار نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔

جی "زین پھیکا سا مسکرایا۔۔

مجھے پتہ چلا ہے تمہاری کلاس میٹ نے سو سائیڈ کر لی اس سید۔۔ تم جانتے
تھے اسکو "سالار نے پوچھا۔۔ زین کا دل ڈوب سا گیا۔۔

ن۔۔۔ نہیں بھیا۔۔۔ بس دیکھا تھا آئی مین ساتھ پڑھتی تھی میں تو نہیں جانتا
اسکو "اسنے صاف انکار کیا۔۔۔"

سالار مسکرا دیا۔۔۔

پھر کیوں پریشان ہو "اسنے اسکو فرش پر سے اٹھا کر۔۔۔ اپنے پاس بیٹھا لیا۔۔۔
رات میں بھی شامل تھا۔۔۔ مجھے ٹنشن ہو رہی ہے۔۔۔ ابھی سکندر کا فون آیا
تھا۔۔۔ وہ بتا رہا تھا۔۔۔ کہ سب یونیورسٹی میں ہیں پولیس انوسٹیگیشن ہو رہی
ہے اور مجھے بھی وہاں پہنچنا ہے ورنہ وہ ریڈ پڑ وادیں گے۔۔۔
اور اگر میں گیا تو۔۔۔ بڑے بھیا۔۔۔۔۔ "وہ رک گیا۔۔۔۔۔"

یار یہ بھی کوی ٹنشن کی بات ہے۔۔۔ تم جاؤ کبیر کو میں دیکھ لوں گا۔۔۔ بلکہ
ایک کام کرتے ہیں۔۔۔ میں چلتا ہوں تمہارے ساتھ اٹھو شباش۔۔۔ یہ
لڑکیوں کی طرح منہ نہیں اتارتے باہر وہ دونوں رو رہی ہیں اندر تم ماتم کر لو
۔۔۔ ہمارا کیا تعلق ہے کسی کے ساتھ کچھ ہوا ہے تو۔۔۔۔۔ "سالار کہتا ہوا
اٹھ گیا

اور اگر میرا واسطہ ہوا تو "بے ساختہ اسکے منہ سے نکلا۔۔۔
سالار نے پل بھر کو رک کر اسکو دیکھا۔۔۔ چہرے پر سنجیدگی در آئی۔۔۔
وہ اسکے نزدیک آیا۔۔۔

مجھے یقین ہے۔۔۔ تم ایسا کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔ تم اپنے خاندان کی عزت
کو داؤ پر نہیں لگا سکتے۔۔۔ "اسکا گال تھپتھا کر وہ باہر چلا گیا جبکہ جاتے جاتے
اسے ریڈی ہونے کا بھی کہہ دیا۔۔۔ جبکہ دوسری طرف زین کی آنکھوں سے
آنسو نکلنے لگے۔۔۔

اسنے کھینچ کر مکہ دیوار پر مارا۔۔۔ اپنی چیخوں کا گلا گھونٹ کر وہ وہیں بیٹھتا چلا
گیا۔۔۔۔۔

سالار اور زین کچھ دیر تک کالج چلے گئے جبکہ۔۔۔ انکے جانے کے بعد مدیہا
تزیلہ اور آج صوفیہ کو بھی لے گئے تھے۔۔۔ نین کے گھر یہ سب کبیر کی ضد

پر ہو رہا تھا۔۔ جبکہ مرتضیٰ کل سے ہی مدیحا سے بات نہیں کر رہے تھے وہ
 جانتی تھی وہ اس سے ناراض ہیں۔۔۔ مگر پھر بھی وہ اپنے بیٹے کی خوشی کے
 لیے سب کرنے کو تیار تھیں جبکہ دوسری طرف گھر میں عمل اور پریشہ
 تھیں۔۔۔ اور عارض بھی۔ جبکہ آیت کو آج اپنی طبعیت کچھ عجیب سی لگ
 رہی تھی اسے چکر سے ارہے تھے تبھی اسنے اٹھنے کی کوشش کی اور تائی امی
 کے پاس جانے کے ارادے سے۔۔ وہ کمرے سے باہر نکلی اسنے کل رات
 سے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔ حالانکہ تائی امی بلکہ باقی سب ہی اسکا خیال
 رکھتے تھے۔۔ مگر کل رات۔۔۔ کبیر کی وجہ سے وہ اسکے پاس نہیں آسکیں
 ۔۔ اور آیت کو بھی جیسے ضد سی ہو گئی تھی۔۔۔ اب نہ اسے اس بچے کی پرواہ
 خص اسکو کچھ سمجھتا ہی نہیں تھا تو وہ کیوں ش تھی اور نہ خود کی۔۔۔ جب وہ
 پرواہ کرتی کسی کی۔۔۔ وہ روم سے باہر نکلی اور تائی امی کے کمرے کی جانب
 دیکھنے لگی۔۔ جو کہ نیچلی منزل پر تھا۔۔۔

اسے چکر سے ارہے تھے اور وہ چکر اکرا یکدم نیچے بیٹھ گئی آنکھ سے آنسو نکلنے لگے۔۔۔۔

عارض نے اپنے روم کا دروازہ کھولا۔۔۔

وہ جینی سے بات کر رہا تھا۔۔ مگر بیچ میں ہی کبیر کا فون آگیا کہ وہ آفس کیوں نہیں آیا اب تک وہ برا سامنہ بنا کر روم سے نکلا مگر سامنے ہی۔۔ آیت کو

زمین پر بیٹھا دیکھ کر وہ بے ساختہ اسکی طرف بڑھا۔۔۔

آیت "اسنے اسکا بازو ہلایا آیت کی آنکھیں بند تھیں اسکی آواز سن کر آیت نے آنکھیں کھول کر اسکی جانب دیکھا۔۔۔

اور اسکا ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔ اگر وہ اپنے ہوش میں ہوتی تو ایسا کبھی نہ کرتی مگر اس وقت۔۔۔ اسکی طبیعت دماغی طور پر اسے عجیب کیفیت کا شکار کر گئی تھی۔۔۔۔

عارض نے اسے جھٹکنے کو محسوس کیا۔۔

کیا ہوا ہے تمہیں "اسنے تیوری چڑھا کر پوچھا۔۔۔

چلے جائیں یہاں سے "آیت بس اتنا ہی بولی اور دوبارہ آنکھیں بند کر لیں
ہو کیا رہا ہے تمہیں بتاؤ گی " وہ غصے سے بولا۔۔۔
مر رہی ہوں میں۔۔ نہیں اٹھایا جا رہا مجھ سے آپکا یہ بوجھ۔۔۔ آزاد کرائیں
مجھے اس سے "وہ ایک دم چلائی۔۔ آنکھوں سے زار و زار آنسو بہنے لگے۔۔۔
عارض کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔۔۔۔
کیا بکواس کر رہی ہو " وہ حیران تھا اسکی یہ بات سن کر۔۔۔
جبکہ آیت کی آنکھیں بند ہو رہیں تھیں۔۔ اور ایک دم وہ ایک طرف لڑھک
گی۔۔
عارض نے پریشانی سے آیت کے بے ہوش وجود کو دیکھا۔ اور اسکو اپنے
بازؤں میں بھر لیا۔۔۔
اپنے کمرے کی طرف لے جاتے ہوئے اسکے پاؤں میں تیزی تھی وہ جلدی
سے اسے بستر پر ڈال کر۔۔ سیل فون پر کال کرنے لگا۔۔۔

سب سے پہلے اسنے اپنے فیملی ڈاکٹر کو کال کی۔۔ جس کا نمبر سب کے پاس ہی ہوتا تھا کسی ایمر جنسی کے لیے۔۔۔

انھیں کال کر کے۔۔ اسنے ایک پل کو آیت کے وجود کو اپنے بستر میں دیکھا۔۔ اور پھر کبیر کو کال کی۔

یار تمھارے ساتھ مسئلہ کیا ہے کب سے میں تمھارا ویٹ کر رہا ہوں "وہ چلا یا۔۔ بڑے بھیا آیت کی طبیعت خراب ہو گئی ہے میں۔۔۔ نے ڈاکٹر کو

کال کی ہے میں آپکے پاس آدھے گھنٹے تک پہنچتا ہوں "وہ بولا

۔ جانتا تھا آیت کے نام پر وہ اسے آفس آنے کا بھی نہیں کہیں گے۔۔

کیا ہوا ہے آیت کو "وہ پریشانی سے بولے۔۔۔

معلوم نہیں "اسنے صاف انکار کر دیا۔۔۔

مما کہاں ہیں "کبیر نے پھر سے پوچھا۔۔

وہ اور دونوں آنٹیاں کہیں گئیں ہیں میں نہیں جانتا کہاں "وہ بولا تو کبیر کو

جیسے یاد آگیا۔۔

آیت کے پاس رہو میں مینیج کر لوں گا" عارض کے حسب توقع بات ہوئی اور اس نے سر ہلا کر سیل آف کر دیا۔۔۔ تبھی ڈاکٹر بھی پہنچ گیا۔۔۔ ملازم اسے عارض کے روم تک لے آیا۔۔۔

عارض نے آیت کے وجود پر اپنا بلینکٹ ڈالا اور ڈاکٹر خاموشی سے چیکپ کرنے لگا۔۔۔۔۔

شی از پر یگنینٹ "ڈاکٹر حیرت سے بولا۔۔۔ جی معلوم ہے مجھے بیوی ہیں یہ میری" عارض نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔ تو ڈاکٹر کا سانس بھال ہوا۔۔۔

اس نے آیت کو انجیکشن لگایا۔۔۔ آگروہ ہوش میں ہوتی تو شاید وہ سوئی کو اپنے گرد بھی پھٹکنے نہ دیتی۔۔۔

انہوں نے کچھ کھایا نہیں شاید۔۔۔ کافی وقت سے تبھی انہیں چکر آئیں ہیں

آپ انکی ڈائٹیٹ کا خیال رکھیں۔۔۔ اور پروپر چیکپ کرائیں "ڈاکٹر میڈیسنز لکھتے ہوئے بولا۔۔

عارض نے اسکی طرف دیکھا۔۔

انھیں ہوش کب آئے گا۔۔ "اسنے مطلب کی بات پوچھی۔

انجیکشن میں نے لگا دیا ہے۔۔ آجائے گا ہوش مگر ہوش میں آتے ہی۔۔

انھیں۔۔ سب سے پہلے۔۔ کچھ ہلکا سا کھانے کے لیے دیں "ڈاکٹر نے کہا۔۔

اور عارض کے ہاتھ میں میڈیسنز کا پرچہ تھما کر وہ۔۔ وہاں سے چلا گیا جبکہ۔۔

عارض وہ پرچہ ایک طرف پھینک کر اب آیت کو دیکھ رہا تھا۔۔

ابھی وہ کچھ سوچتا کہ جینی کی کال دوبارہ آگئی۔۔

اسنے مسکرا کر کال اٹینڈ کی اور صوفے پر بیٹھ گیا آیت پر سے سارا دھیان ہٹ

گیا۔۔۔ تھا۔۔

اسنے کال اٹینڈ کی اور اپنی باتوں میں مگن ہو گیا۔۔ کچھ دیر ہی گزری تھی کہ

۔۔۔ آیت نے چہرے کا رخ اسکی جانب موڑ لیا۔۔۔

معصوم چہرے پر آنسوؤں کی لکیریں تھیں۔۔ عارض کی توجہ بھٹکاسی گئی۔۔
 کیا دیکھ رہے ہو تم "جینی انگلش میں بولی۔۔
 نتھینگ "اسنے مسکرا کر جواب دیا۔۔
 کیا کوئی اور بھی ہے "اسے جیسے تسلی نہیں ہوئی۔۔
 یار میرے روم میں اور کون ہوگا "عارض نے ساری توجہ اسکی طرف کر دی
 ۔۔ اور تبھی آیت نے آنکھیں کھول لیں۔۔ اپنے سامنے عارض کو مسکراتا
 دیکھ۔۔ اسکا دل کیا دوبارہ آنکھیں بند کر لے۔۔
 اسکو شدید نقاہت ہو رہی تھی۔۔ اور اچانک اسے متلی سی ہوئی۔۔ اور
 منہ پر ہاتھ رکھ کر وہ اٹھی۔۔ عارض کی توجہ اسپر گئی۔۔ تو ہاتھ سے موبائل
 ایکدم چھوٹ گیا۔۔
 آیت "اسکے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔
 آیت نے عارض کا ہاتھ ہٹایا اور اسکے اٹیچ باتھ کی طرف بھاگی۔۔۔
 جبکہ وہ باہر پریشانی سے کھڑا تھا۔۔

آیت کو شدید رونا رہا تھا۔۔ دل کر رہا تھا چیخیں مار کر روئے۔۔
تم ٹھیک ہو "عارض نے اسے جلدی سے تھام لیا۔۔ اس کے آنسو بے ساختہ
اسنے صاف کیے تھے۔۔

م۔۔ مجھے میرے کمرے میں چھوڑ دیں "وہ نقاہت سے بولی۔۔
کچھ کھایا کیوں نہیں تم نے "وہ غصے سے بولا اور اسکا ہاتھ کھینچ کر دوبارہ اسے
بیڈ پر دھکیل دیا۔۔

کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ چاہتے کیا ہیں آپ "آیت بے بسی سے بولی۔۔
کچھ نہیں چاہتا۔۔ میں تم سے "عارض نے اسے گھور کر کہا اور۔۔ کمرے
سے باہر نکل گیا۔۔ کچن سے اس کے لیے کچھ کھانے کو وہ دس منٹ میں لے آیا
۔۔ آیت اس کے تکیوں میں منہ دیے رونے میں مصروف تھی۔۔

" اتنا نہ تو زیادتی نہیں کی میں نے کوئی تمہارے ساتھ
عارض نے اسکی جانب دیکھا۔۔ اور ڈش ایک طرف پٹخ کر اسنے آیت کا بازو
کھینچا۔۔

یہ زیادتی ہی تھی۔۔۔ بلکہ گناہ "آیت آنسو سے سرخ آنکھوں سے اسکو دیکھنے لگی۔۔۔

بکو اس ہے تم میرے نکاح میں ہو "عارض نے گھور کر اسکو دیکھا۔۔۔
نکاح میں ہوں تو جب چاہے گا کچھ بھی کریں گے "اسنے دکھے دل سے کہا
۔۔۔

اور کب کب کیا میں نے تمہارے ساتھ کچھ "وہ غصے سے بولا۔۔۔
رہنے دیں آپ۔۔۔ جس دن مجھے موقع ملے گا میں کبیر بھیا کوتایا ابو کو
سب بتا دوں گی۔۔۔ سب دیکھیں آپکی اصلیت "اسنے سر جھٹکا۔۔۔
اتنی جرت ہے تو یہ بتا کر آؤ جسے لے کر گھوم رہی ہو اور چھپانے کی کوشش
کر رہی ہو "عارض نے جیسے اسکی دکھتی رگ پر پاؤں رکھ دیا۔۔۔
آیت نے آنکھوں سے بے بسی سے آنسو صاف کیے۔۔۔
وہ انسان دل نہیں رکھتا تھا یہ شاید اسکے لیے نہیں رکھتا تھا۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آتا۔ تمہارے منہ پر ہر وقت بارہ ہی کیوں بچے رہتے ہیں"
کچھ دیر بعد اس نے اپنا بلنکٹ سائیڈ پر کیا اور تکیوں کو اس سے دور کر کے بیچ
میں ٹرے رکھی۔۔۔

آیت سسکیاں بھر رہی تھی۔۔
ہاں اسے بھوک بھی لگی تھی۔۔ وہ سر جھکائے بیٹھی رہی۔۔
"کھاؤ"

عارض نے اسکی جانب دیکھ کر کہا۔۔
نہیں کھانا "وہ ضدی لہجے میں بولی۔۔
عارض نے گھیرہ سانس بھرا۔۔
جس سے باتیں کر رہے تھے آپ۔۔ اس سے ہی کریں "وہ غصے سے بولی اور
عارض نے اسکے منہ میں بریڈ دے دیا۔۔۔
آیت نے بائیٹ کی۔۔ اور پھر سے رونے لگی۔۔

عارض نے اس کے بال پیچھے کیے۔۔۔۔ آیت نے اس کی طرف دیکھا پھر اس کے
موبائل کی طرف۔۔۔۔

عارض نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

وہ آیت کو کھلاتا رہا جبکہ آیت خاموشی سے کھاتی رہی۔۔۔

ہممم خوش تو ہو گی تم میرے ہاتھوں سے کھانا نصیب ہو رہا ہے "طنز یہ
مسکراہٹ سے اس کی آنسو سے صاف آنکھوں کو دیکھ کر وہ بولا۔۔ آیت نے
حیرانگی سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔

نہیں مجھے خوشی نہیں ہو رہی۔۔۔ "آیت نے فوراً جواب دیا۔۔۔

یہ سب آپ نہ جانے کس کے لیے کر رہے ہیں۔۔ کیونکہ اس بچے کی تو آپ کو
پر واہ نہیں ہے اور میرے لیے آپ کچھ کر نہیں سکتے "آیت کے جواب پر
عارض کا ہاتھ رک گیا۔۔۔۔

اور اس نے بریڈ نیچے رکھ کر ایک دم آیت کا چہرہ جھپٹ کر پکڑا۔۔۔

"کافی بکواس کرنے کی عادت ہو گئی ہے۔۔ تمہیں

چھوڑیں مجھے "آیت کو اسکی انگلیاں اپنے گال میں چبھتی ہوئی محسوس ہوئی

میں تمہیں اچھے سے سمجھاتا ہوں کہ یہ زبان جو کینچی کی طرح چل رہی ہے کیسے کٹ سکتی ہے

مجھے مار دیں سکون مل جائے گا "آیت نے اس سے خود کو چھڑوانا چاہا۔۔۔
تبھی دروازہ ایک دم کھلا۔۔۔ اور مدیحا جو کچھ دیر پہلے گھر آئیں تھیں آیت کے خیال سے اسکے روم میں گئیں اسکو وہاں نہ پا کر وہ فوراً عارض کے کمرے میں آئیں تھیں دوڑ کر اندر آئیں۔۔۔

چھوڑو اسے "مگر عارض نے۔۔۔۔ آیت کو نہیں چھوڑا اور چار نچار مدیحا کو عارض کے منہ پر تھپڑ مارنا پڑا۔۔۔ یہ دوسرا تھپڑ تھا۔۔۔ جو اسے آیت کی وجہ سے پڑا تھا۔۔۔

بہت بد لحاظ ہو گئے ہو سب "وہ غصے سے چیخیں۔۔۔۔

عارض بھڑکتا ہوا آیت کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

جبکہ مدیہا نے آیت کو وہاں سے اٹھایا۔۔۔

اور اسے باہر لے آئیں۔۔۔۔

وہ اب سوچ چکیں تھیں۔۔۔ کہ انھوں نے کیا کرنا ہے آج جو وہ وہاں سے

اس لڑکی کے منہ سے اقرار لے آئیں تھیں۔۔۔

نین کے منہ پر پڑنے والا تھپڑ اسکے حسین چہرے پر نشان چھوڑ گیا۔۔۔

یہ عزت چھوڑی ہے تم نے میرے اور اپنے باپ کی۔۔۔ یار بنالیا تم نے کوئی
باہر۔۔۔ اور خود اقرار کر رہی ہو "وہ بھڑکیں۔۔۔ نین کے گلے میں آنسوؤں

کی گٹھلی سی پھنس گئی مگر وہ ایک لفظ بھی نہیں بولی تھی خاموشی سے سر
جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔

میں کہہ رہی ہوں علی کے ابو اس نے ہماری عزت دو ٹکے کی بھی نہیں

چھوڑی۔۔۔۔

اس کے دو بول پڑھوائیں اور فارغ کریں اسے میرے گھر سے "وہ اشتعال میں بولیں جبکہ۔۔ نین کو حیرانگی سے دیکھ رہے تھے۔۔ وہ۔۔۔

آپکا بھانجا مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔۔ بہت اونچا سٹیٹس ہو گیا ہے اسکا۔۔۔ تو میں کیوں انتظار کروں۔۔۔ بہت اونچے لوگوں سے آیا ہے میرا بھی رشتہ۔۔ اور میں بھی اونچے لوگوں میں شادی کروں گی "مدھم آواز میں وہ انھیں حقیقت بتانے لگی۔۔۔۔

یہ لو سن لو اسکی بکواس باپ کے سامنے کیسے بول رہی ہے نین۔۔ تو نے میری تربیت کو آگ لگادی۔ اتنی حوس تھی تجھے پیسے کی "وہ پھر سے اسپر جھپٹیں۔۔

ہٹ جاؤ "وہ بولے تو نین نے انکی جانب دیکھا باقی بہن بھائی سہمے ہوئے کھڑے تھے۔۔۔

اگر کوئی بات تھی۔۔ تو مجھے بتاتی۔۔ تھوڑی عزت ہی رکھ لیتیں میری " دھیمے لہجے میں سختی لیے وہ بولے۔۔ تو نین بری طرح رو دی۔۔

کیا بتاتی وہ انکو اسکے دل کا خون ہو چکا تھا۔۔ پھر چاہے وہ کسی سے بھی شادی کرے کیا فرق پڑتا تھا۔۔ اس شخص نے جس کی محبت کا وہ دم بھرنے لگی تھی اسکی حثیت کو پیسے میں تو لاتھا تو وہ۔۔ اسکو دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

"کہ کس کی حثیت کتنی ہے

وہ چپ چاپ وہاں سے اٹھ گی

یہ لوگ کبھی اسکو نہ سمجھتے اپنے ہی منگیتر سے محبت بھی عیب بنا دیتے۔۔۔ نکاح پڑھوا کر اسکی شکل ہمیشہ کے لیے دور کر دو ہماری نظروں سے "اپنے باپ کے سخت الفاظ سن کر اسکی سسکی نکلی تھی۔۔۔

سالار نے اپنے سوسر سے۔۔۔ تھوڑی بہت انوسٹیگیشن کے بعد زین کو ان معاملات سے الگ کر دیا تھا۔۔۔

وہ نارملی گھر لوٹا تھا مگر زین خاموش تھا۔۔ وہ چہچہاہٹ ختم ہو چکی تھی جو اسکی شخصیت کا خاصا تھی۔۔۔

سالار نے بھی وقتی صدمہ سمجھ کر۔۔ اسکو اسکے حال پر چھوڑ دیا اور وہ دونوں گھر میں داخل ہوئے زین اپنے کمرے کی جانب جانے لگا۔۔ کہ اپنے ہی ہوش میں وہ ایک بار پھر سے عمل سے ٹکرا گیا۔۔۔

مگر عمل کا ریاکشن دیکھ کر جیسے وہ صدمے میں چلا گیا۔۔۔۔۔
دور رہو مجھ سے "وہ ایک دم پھاڑ کھانے کو دوڑی

زین نے ارد گرد دیکھا۔۔۔۔ اور پھر اسکی جانب۔۔۔۔

کیا ہوا ہے تمہیں وہ سنجیدگی سے بولا

۔۔ میں

۔ میں جانتی ہوں۔۔ حرم کی موت کا تم سے کوئی لنک ہے۔۔۔۔ تم تم نے جو کپڑے دھونے کے لیے میڈ کو دیے اسپر خون لگا تھا۔۔ اور کل رات تم

میں نے نہیں مارا" وہ دھاڑا۔۔۔ جبکہ حرم نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے

۔۔۔۔

نہیں مارا میں نے۔۔۔ "وہ اسے یقین دلانے لگا

-

ہاتھ مت لگاؤ مجھے "زین نے پھر سے اس کے شانوں کو پکڑا جبکہ عمل نے زور سے اسے دور دھکیل دیا۔۔۔۔

دوبارہ میرے سامن مت آنا۔۔۔۔ تم نے مارا نہیں تو تم نے اسے ساتھ وہ "کیا جو۔۔۔ اسے خود کشی کی ہے

بکواس بند کرو اپنی "زین نے اسے پیچھے دھکا دیا۔۔۔۔ اور اچانک دروازہ کھلا

۔۔۔

کبیر کو دروازے پر دیکھ کر۔۔۔ دونوں کے رنگ اڑ گئے تھے۔۔۔

وہ حیرانگی سے۔۔۔ کبیر کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

کیا ہو رہا ہے یہ "اسنے کڑک لہجے میں پوچھا۔۔۔

میں۔۔۔ بھیا" زین ہکلا گیا۔۔

بھیا میں زین سے نوٹس لینے آئی تھی اور یہ مجھ سے لڑ رہا تھا۔ کہ میں نہیں

دوں گا" عمل سر جھکا کر بولی۔۔۔

کوشش کیا کرو۔۔ کہ یہ لڑائی جھگڑے باہر ہوں۔۔ "وہ ذو معنی انھیں

جتا گیا۔۔

سوری بھیا" عمل نے جلدی سے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔۔

کبیر نے ایک نگاہ زین پر ڈالی اور وہ باہر نکل گیا۔

یہاں سے گزرتے ہوئے اسنے ان دونوں کی آوازیں سنی تھی بات تو سمجھ

نہیں آئی البتہ احساس ہو گیا کہ اندر وہ دونوں ہیں تبھی وہ اندر آیا تھا۔۔

سالار کے پورشن میں جانے کا ارادہ تھا۔ مگر ارادہ بدل کر وہ ماما کے پاس گیا

۔۔۔

کیسی ہیں آپ "اسنے پوچھا۔۔

ٹھیک ہوں۔۔۔ کبیر میں چاہتی ہوں آیت کی رخصتی ہو جائے۔۔۔ رشتے
 خراب ہوتے ہیں بیٹا ایسے۔۔۔ اتنا لمبا عرصہ ان دونوں کے نکاح کو نہیں ہونا
 "چاہیے۔۔۔"

مدد بھاتا تو جیسے تیار بیٹھیں تھیں۔۔۔۔

آپ ٹھیک ہیں "وہ انکی سنجیدگی پر حیران ہوا۔۔

ہاں بیٹا۔۔۔ تم۔۔۔ نے اپنی زندگی کا فیصلہ خود لے لیا۔۔۔ اور وہ لڑکی بھی
 راضی ہے اپنی ماں کے انکار کے بعد اسنے خود اقرار کیا ہے۔۔۔

اپنے بابا سے بات کر لو۔۔۔ جتنی جلدی ہو یہ فریضہ انجام اتنا بہتر ہے "وہ
 کپڑوں کو طے لگاتیں بولیں۔۔۔

مما "کبیر نے اگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔ ایک پل کو وہ شکوہ ہوا تھا کہ
 نین نے خود اقرار کیا تھا مگر اپنی فیملنگز چھپا کر اسنے۔۔۔

آگے بڑھ کر اپنی ماں کا ہاتھ تھامہ۔۔۔

خفا ہیں مجھ سے "وہ پوچھنے لگا۔۔۔

نہیں۔۔ میں کیوں ہوں گی بس آیت کے لیے پریشان ہوں "وہ بیڈ پر بیٹھ گئیں۔۔

ہمم آیت کی طبعیت بھی ٹھیک نہیں تھی عارض نے بتایا تھا "کبیر نے بتایا

مدیہا کو عارض پر سخت غصہ تھا مگر دبا گئیں۔۔۔۔

جاؤ تم میں ریسٹ کرنا چاہتی ہوں "مدیہا نے کہا تو۔۔۔ سالار بے دھڑک اندر داخل ہوا۔

بنادر وازہ بجائے۔۔۔

تمیز شعور تم میں نہیں ہے "کبیر خفگی سے بولا۔۔۔

اوو بھائی۔۔ اپنی ماں کے کمرے میں آیا ہوں میں "وہ اترا کر بیڈ پر لیٹا بولا

مدیہا اسکو دیکھ کر مسکرا دیں۔۔۔

مبارک ہو شہزادے۔۔۔ تمہارے دو بھائیوں کی شادی ہونے جا رہی ہے "مدیہا نے اس کے بال سنوارے
نہیں ماما میری شادی کروائیں یہ بہت غلط بات ہے عارض مجھ سے چھوٹا
ہے " وہ اداکاری کرنے لگا جبکہ وہ دونوں ہنس دیے

--

زین بھی وہیں آگیا۔۔۔ اور مدیہا کی گود میں سر رکھ لیا۔
اس ویران اداس اتما کو پیار کر لیں " سالار نے ہنس کر زین کے بال کھینچے

بھیا آپکی سب پر سختی ہے زرا ان پر بھی دیکھا لیا کریں " زین نے کبیر کو دیکھا

اوہ میں ڈرتا نہیں ہوں تمہارے اس بھائی سے " سالار نے کالرا کڑائے۔۔
ہاں معلوم ہے مجھے تم۔۔۔ سے بڑا ڈھیٹ کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔ " کبیر نے ا
سکو گھورا۔۔۔ جبکہ اسنے دانت نکال کر شکر یہ ادا کیا۔۔۔۔

تادیر وہ تینوں وہاں بیٹھے باتیں کرتے رہے عارض نہیں آیا تھا۔ اور مدیہا
فلحال اسکو دیکھنا بھی نہیں چاہتی تھی

کبیر کے مسکراتے چہرے کو دیکھ کر انھوں نے اسے آگے بڑھ کر پیار کیا۔
گھبراؤ نہیں ناراض نہیں ہوں میں تم سے "وہ بولیں تو وہ اور بھی خوش
دیکھائی دینے لگا۔۔۔۔۔
"تھینکیو ماما

بس اپنے بابا کو سمجھا لیں "وہ بولیں تو کبیر نے سر ہلایا۔۔۔۔۔

ساری : ♡♡♡♡♡ S [10/23, 7:44 PM]

رات اسنے یہ سوچنے میں گزار دی کہ نین نے آخر اقرار کیسے کیا تھا کیا وہ اسے
جانتی تھی۔ کیا وہ اسے پہچان گی تھی۔۔۔۔۔ کی سوال تھے جن کا جواب
بس وہ ہی دے سکتی تھی مگر وہ جواب لینا نہیں چاہتا تھا وہ بے حد خوش تھا۔۔

صرف بابا تھے بیچ میں ورنہ وہیل کی چوتھائی میں اسے اپنے اس کمرے میں
لے آتا۔۔۔

وہ آفس جانے کے لیے ریڈی ہو کر باہر نکلا۔۔۔ تو روز کی طرح سب ٹیبل پر
موجود تھے سوائے سالار کے۔۔۔

عارض اور آیت کی شادی کے بارے میں گفتگو کی جارہی تھی جبکہ عارض
بے چینی سے پہلو بدل رہا تھا۔۔۔ اس سے پہلے وہ۔۔۔ اٹھ کر کوئی بد لحاظی کرتا
کبیر اسکے پاس آکر بیٹھ گیا۔۔۔

صرف سنجیدگی سے اسکو دیکھا۔۔۔

بھیا میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتا "عارض نے اپنا مد عار کھا۔
اگر تم مجھے اب بھی جینے دو گے تو یہیں بیٹھے بیٹھے۔۔۔ میں تمہارا ڈر پھاڑ دوں
گا" وہ حد درجے سنجیدہ تھا۔۔۔۔

ان دونوں کی گفتگو پر سب ان کی طرف متوجہ ہوئے
اب کیا ارشاد فرما رہے ہیں یہ محترم "مرتضیٰ نے پوچھا۔۔۔

عارض کچھ نہیں بولا۔۔۔

کچھ نہیں بابا شادی کی ڈیٹ فیکس کر لیتے ہیں اگر آفتاب چاچو آنا چاہتے ہیں تو
" انھیں بلا لیں

وہ کبھی آیا ہے اس بچی کا تاپتہ بھی لینے۔۔۔ " وہ ناگواری سے بولے۔۔۔۔
مگر آفتاب ہی آیت کا سربراہ ہے بھائی جان اس سے بات کرنا ضروری ہے "
شہاب بولے تو مرتضیٰ نے سر ہلایا۔۔۔

تم کال کر کے بلا لینا بلکہ انوائٹ کر لینا سکو اور اسکی فیملی کو۔۔۔
اور میرے خیال سے شادی کی تیاریاں شروع کر لیں آپ لوگ " مرتضیٰ
نے مدیحا کی طرف دیکھا۔۔ جو اس گفتگو سے گویا ہلکی پھلکی ہو گئیں تھیں

عارض نے ناشتے کی پلٹ میں کانٹا پٹخا۔۔۔۔
جتنی زبردستی آپ لوگوں نے کرنی تھی بس کر

کبیر نے اسکا گریبان جھٹک دیا۔۔۔

بابا شادی صرف میری ہوگی۔۔۔۔۔ اگر آفتاب ابو کو بلانا چاہتے ہیں تو بلا لیں۔۔۔۔

وہ اپنا فیصلہ سنا کر وہاں سے اپنا موبائل اٹھا کر بننا ناشتہ کیے چلا گیا۔ جبکہ مرتضیٰ نے عارض کو سخت گھور کر دیکھا۔۔ عارض بھی وہاں سے چلا گیا مگر دماغ عجیب کیفیت کا شکار تھا اور چند لمحوں میں اسنے سر جھٹک دیا۔۔۔۔ جبکہ مدیحانے سر تھام لیا تھا۔۔۔۔

آپ گئیں تھیں اس لڑکی کے گھر "مرتضیٰ نے اب کے مدیحاکو گھورا۔۔۔۔۔ تو وہ خاموشی سے سر جھکا گئیں۔۔۔ تنزیلہ اور صوفیہ کا بھی یہ ہی حال تھا جبکہ افسین کے چہرے پر طنزیہ مسکان تھی۔۔۔۔

رفتہ رفتہ سب اٹھ کر چلے گئے اور پیچھے موضوع عارض کا رہ گیا۔۔۔۔۔ آیت دوبارہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔ اور پریشے اسکے روم میں آگئی۔۔۔۔

بات سنو میری یہ رونادھونا جو تم نے ڈالا ہے نہ اب مجھے روتی ہوئی نظر مت آنا" پریشے نے اسکو گھور کر دیکھا اور۔۔ اسکے آنسو صاف کیے۔۔۔

آیت سے کچھ بولا ہی نہیں گیا۔۔۔۔

دیکھو آیت انسان میں کچھ کچھ تھوڑی سی توسیلف رجسپیکٹ ہونی چاہیے۔۔

ایک تو اسنے اتنا بڑا دھرنا کیا ہوا ہے۔۔ دوسرا وہ ہاتھ دینے کے لیے تیار ہی

نہیں" پریشے نے بچے کے بارے میں کہا۔۔ آیت نے اسکو دیکھا اور ہاتھ

تھام لیا۔۔۔

میری بات سنو پلینز کسی کو کچھ مت بتانا میں میں یہ بچہ۔۔ نہیں چاہتی۔۔۔ تم

خود سوچو پریشے جب وہ مجھ سے شادی ہی نہیں کر رہا تو یہ بچہ میں کیا بتاؤں گی

ہر دن گزرنے کے ساتھ۔۔ میرا دل ڈوب رہا ہے میری ہمت جواب دے

رہی ہے" وہ اسکے ہاتھوں پر سر رکھتی بری طرح رو دی جبکہ پریشے کی بھی

آنکھوں میں آنسو آگئے۔۔۔۔

آیت یہ یہ تم کیا کہہ رہی ہو اس بچے کا کیا قصور ہے" پریشے خوف زدہ تھی

میرا کیا قصور ہے "آیت کے سوال پر پریشے نے نگاہیں جھکا لیں۔۔۔

تم میرا ساتھ دو گی "اسنے اسکی جانب آس سے دیکھا۔۔۔

میں مجھے سمجھ نہیں آرہا "پریشے پریشانی سے بولی۔۔۔

ہم شام میں ڈاکٹر کے پاس جائیں گے۔۔ "آیت نے حتمی فیصلہ کیا۔۔

جبکہ پریشے نے نفی کی۔۔

یہ ظلم ہے تم ایسا کچھ نہیں کرو گی "اسنے سختی سے کہا۔۔ جبکہ آیت پھر سے

رونے لگی۔۔۔

اور اچانک دروازہ بجا دونوں نے گھبرا کر دروازے کو دیکھا۔۔

ہیلو لیڈیز "سالار نے سر اندر ڈالا۔۔۔

اور آیت کو روتا دیکھ اسکے ماتھے پر بل سے ڈلے۔

کیا ہوا ہے پھر سے اس کھوتے نے کچھ کہا ہے "وہ سنجیدگی سے

اندر آیا۔۔ نہیں نہیں تو بس ایسے ہی بابا کی یاد آرہی تھی "آیت نے آنسو

صاف کیے۔۔۔

اگر اسنے کچھ کہا تو بتاؤ مجھے "سالار کے چہرے کی سنجیدگی سے دونوں کو اور بھی ڈر لگنے لگا جبکہ وہ پہچاننا چاہ رہیں تھیں کیا وہ انکی باتیں سن چکا ہے مگر اسکے چہرے سے ایسا لگ نہیں رہا تھا۔۔۔

میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔

میں بتاتی ہوں آپکو سچ "پریشہ جلدی سے بیٹھی آیت نے اسکا ہاتھ سختی سے جکڑا۔۔۔

کیا عزت رہ جائے گی اسکی کہیں گڑھ کر مر جائے گی وہ اگر گھر کے مردوں کو یہ علم ہوا کہ وہ ماں بننے والی ہے جبکہ صرف نکاح ہوا ہے اسکا۔۔۔

ہاں بتاؤ "سالار متوجہ ہوا۔۔۔

بڑے بھیا کی شادی فائنل ہو رہی ہے۔۔۔ اب دیکھیں بھیا ہمارے گھر میں " پہلی شادی ہے۔۔۔ تو کیا ہم اسی گھر میں شادی کریں گے

تو تم نے خلا میں جا کر اپنے بڑے بھیا کو دولہا بنانا ہے "سالار اس بکو اس ہر بد مزہ ہوا۔

آف ہو۔ بھیا میں کہہ رہی ہوں گاؤں چلتے ہیں نانی کے پاس۔۔ وہیں شادی کریں گے بڑے بھیا کی ڈسپینیشن ویڈینگ "پریشے ایکسٹینڈ تھی۔۔۔ سالار نے اسکی شکل دیکھی۔۔۔

وہاں۔۔ پر ایمن بھی ہوگی "سالار نے اسے یاد دلایا۔۔

تو پھر۔۔۔ شادی تو کسی اور سے ہو رہی ہے نہ "پریشے نے سر جھٹکا۔

کیا تم جانا چاہتی ہو گاؤں "سالار نے آیت کی طرف دیکھا جب سے وہ آیا تھا وہ چپ چپ ہی رہتی تھی زیادہ تر کمرے میں یہ پھر روتی ہوئی پائی جاتی تھی

ج۔۔ جی "اسنے مدھم مسکان کے ساتھ کہا۔۔ تو سالار سرد سانس کھینچ کر اٹھا۔۔

او کے لیڈیز مگر شرط ہے اور وہ یہ کہ۔۔۔ دونوں بہنیں اٹھو۔۔۔ اور زبردست سا کھانا بناؤ۔۔ "اسنے ان دونوں کو کام پر لگایا۔۔ آیت تو فوراً مان گئی جبکہ پریشے کی جان سی نکل گئی۔۔

شرم کرو تم نے اگلے گھر نہیں جانا "سالار پیچھے سے۔۔۔ اس کے منہ بنانے پر
بولا۔۔۔

میرے اگلے گھر میں ملازم ہوں گے بہت سارے "پریشے بھی کم نہیں تھی
۔۔۔

وہ دونوں کچن میں چلی گئیں جبکہ افان پر بس اچھٹی ایک نگاہ ڈالی سالار کی بھی
اسپر نگاہ گئی۔۔

مگر میرے گھر تو نوکر نہیں "افان نے جیسے کہا سالار بری طرح ہنس دیا۔۔
تو انتظامات کر لو کافی ناک چڑھی ہے۔۔۔ "اسنے کان میں کہا۔۔ افان نے
سرد سانس کھینچی

مجھے خبر ملی ہے بڑے بھیا کی شادی کی "افان نے حیرانگی سے۔۔ سالار کو
دیکھا۔ مجھے بھی ابھی پتہ چلا ہے "اسنے شانے اچکائے۔۔

اور چانک دونوں متوجہ ہوئے۔

چیخوں کی آوازوں پر۔۔۔۔۔

یہ آواز "دونوں نے لون کی طرف دوڑ لگائی۔۔۔۔۔
اور پیچھلی طرف آگئے جہاں عدیل کا پورشن تھا۔۔۔۔۔
وہ چیخوں کی آوازیں زیمیل کی تھیں۔۔۔۔۔
عدیل ٹیریس پر کھڑا تھا جبکہ۔۔۔۔۔ چھلانگ لگانے کے لیے بے تاب تھا
۔۔۔۔۔ افشین چاچی اس وقت گھر نہیں تھیں تبھی وہ یہاں نہیں آ۔۔۔۔۔ سکیں۔۔۔۔۔
سالار نے زیمیل کو روتے ہوئے دیکھا۔۔۔۔۔
مدھم نرم لہجے میں وہ ایک ہی بات کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔
عدیل میں آپ سے پیار کرتی ہوں پلیز نیچے آجائیں "سالار نے ایک آئی برو
اٹھائی۔۔۔۔۔
جبکہ افان تو اس لڑکی کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔۔۔۔۔ اسنے سالار کی شکل دیکھی جو
سنجیدہ تھا۔۔۔۔۔
زیمیل کو بھی اپنے پیچھے احساس ہوا۔۔۔۔۔
وہ دوڑ کر ان تک آئی۔

وہ وہ چھلانگ لگا دیں گے پلیز انھیں نیچے اتاریں "زیمیل نے سالار کی جانب دیکھا۔۔۔

اچھا ہے جان چھٹے گی تمھاری۔۔ بیٹھ جاؤ شوانجوائے کرو "سالار نے شانے اچکائے تو۔۔ افان نے اسکی کمر پر مکہ مارا اور۔۔ زیمیل کی آنکھیں حیرت سے کھلیں تھیں۔۔۔۔

وہ پھر سے عدیل کو پکارنے لگی۔۔ مگر عدیل چھلانگ لگانے کے لیے بے تاب تھا۔۔۔

اوائے پاگل اوپر کیوں چڑھا ہے "سالار نے غصے سے پوچھا۔۔
تم تم جاؤ یہاں سے کیوں آئے ہو۔۔۔ یہ مجھ سے پیار نہیں کرتی میں یہاں سے کو دجاؤ گا

اپنی شکل دیکھ وہ تم سے کیوں پیار کرے گی۔۔ چل دل پر نہ لے میرے
"بھائی نیچے آ جا

سالار بکواس بند کرو۔۔ افشین مامی تمھاری گردن اڑا دیں گی اگر انھوں نے
"یہ فضولیات سن لی تو۔۔"

ہاں ڈرتا نہیں ہوں کسی سے میں "سالار نے سر جھٹکا۔۔"

میں کوئی مدد نہیں کر رہا چھاپے کود کے مرے۔۔ جان چھٹے لوگوں کی "
اسنے زمیل کودیکھا جو بلا وجہ اسکے نزدیک رو رہی تھی۔۔

کوئی تم سے بڑا ڈھیٹ پیدا نہیں ہوا "افان نے غصے سے کہا اور۔۔ خود جلدی
سے اندر داخل ہوا تاکہ ٹیرس میں جاسکے۔۔۔"

جبکہ سالار نے زمیل کی جانب دیکھا۔۔ جو عدیل کودیکھ رہی تھی۔۔ اسنے
آج اپنا چہرہ نہیں چھپایا تھا۔۔ اور اسکے چہرے پر چوٹوں کے نشان بڑے
واضح تھے جب جب وہ یہ منظر دیکھتا تھا اسکا خون سا کھول جاتا تھا۔۔۔

وہ دو قدم آگے ہو کر زمیل کے ساتھ آکھڑا ہوا۔۔

اور اسنے زمیل کے نازک شانے پر ہاتھ پھیلا لیا۔۔۔

زیمیل چونک کر اسکو دیکھنے لگی جبکہ عدیل ان دونوں کو دیکھ کر آگے بڑھنے لگا۔۔۔۔

سالار کے منہ پر مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

عدیل رک جاؤ "پچھے سے افان چیخا۔۔

زیمیل خود کو بچانے کے لیے۔۔ اپنا آپ چھڑانے لگی۔۔

اویے پاگل جانتا ہے یہ کس سے پیار کرتی ہے "سالار اس پل کیا کرنے جا رہا تھا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔۔

چھوڑیں پلیز یہ کیا کر رہے ہیں آپ "زیمیل اسکی سخت گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش میں ہلکان ہونے لگی۔۔۔۔

جبکہ عدیل افان کے روکنے کے باوجود یہ منظر دیکھ کر آگے بڑھنے لگا۔۔۔۔
عدیل "افان چلایا۔۔۔۔

جبکہ۔۔ سالار نے بھی ایک دم زیمیل کو چھوڑا۔۔۔۔

اسکا بلاوجہ کامزاق مہنگا پڑنے والا تھا۔۔

عدیل پیچھے ہٹو "سالار چلایا۔۔۔

یہ تجھ سے پیار کرتی ہے "عدیل نے اپنے بال مٹھیوں میں جکڑ لیا جبکہ وہ
۔۔۔ بے حد نزدیک تھا کہ کسی بھی وقت اسکا پاؤں پھسیلے اور وہ دو منزلوں
سے نیچے آ پڑے۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ تم پیچھے ہٹو "سالار سنجیدہ ہو گیا۔۔۔

عدیل پلینز پیچھے ہٹ جائیں "زیمیل۔۔۔ رونے لگی۔۔۔
تم تو چپ کرو۔ "سالار اسپر چلایا۔۔۔

جس کی بڑی بڑی آنکھوں میں اسکے لیے خوف سا سما گیا۔۔۔
کیا دھرنا ہے یہ "وہ زچ ہوا۔۔۔

افان پکڑو اسے "سالار چلایا اور افان اس سے پہلے عدیل کا ہاتھ پکڑتا۔۔۔
عدیل کو وہیں دورے پڑنے لگے۔۔۔ جس کی وجہ سے اسکا بیلینس خراب ہوا
اور وہ نیچے آ پڑا۔۔۔۔۔

یہ سب چند لمہوں میں ہوا تھا۔۔۔ زیمیل کی چیخ نکلی۔۔۔ اور وہ اس کے
نزدیک دوڑی۔۔۔ سالار بھی عدیل کے نزدیک آیا۔۔۔
جبکہ افان نیچے بھاگا تھا۔۔۔

عدیل "سالار نے اسے بازوؤں میں اٹھالیا سانسیں چل رہیں تھیں مگر۔۔۔
سر سے خون نہیں نکل رہا تھا جو خطرے کی بات تھی وہ دونوں بنا کچھ دیکھے
وہاں سے اسکو لے کر۔۔۔ بھاگے۔۔۔ زیمیل منہ پر ہاتھ رکھے۔۔۔ یہ منظر
دیکھنے لگی۔۔۔

ان دونوں کو بھاگتا دیکھ مدیحانے دیکھ لیا تھا وہ بھی پہلی بار وہاں آئی تھی اس
پورشن میں۔۔۔ اور بے پناہ حسین نازک سی لڑکی کو دیکھ کر۔۔۔ چند پل
حیران ہوئے اور پھر اسے روتا دیکھ۔۔۔ وہ اس کے نزدیک آئی۔۔۔
بیٹا میرے ساتھ آؤ کیا ہوا ہے عدیل کو "مدیحانے سوال کیا۔۔۔
"بچ۔۔۔ چھت سے چھلانگ لگا لگا دی۔۔۔ وہ وہ مر تو نہیں جائیں گے
اللہ نہ کرے کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔ تنزیلہ۔۔۔ پانی لاؤ زرا "مدیحا بولی۔۔۔

تو آیت اور پریشے بھی باہر نکل آئیں عمل بھی ابھی سوکراٹھی تھی سب
 زیمیل کو حیرت اور اشتیاق سے دیکھ رہے تھے۔۔
 یار تم اس پاگل کے لیے رو رہی ہو۔۔ جسے اپنا بھی نہیں پتہ "پریشے بولی تو۔۔
 زیمیل کو احساس ہوا یہ سلاار کی ہی بہن ہوگی۔۔ جسے بولنے کی بھی تمیز
 نہیں۔

زیمیل نے کوئی جواب نہیں دیا جبکہ تنزیلہ نے اسکو سخت گھورا تو وہ زبان
 دانتوں میں دبا گئی۔۔۔
 دوسری طرف افشین بھی آگئی تھی۔۔ وہ دوڑتی ہوئی۔۔ زیمیل تک آئی اور
 بنا لحاظ کے اسکا منہ تھپڑوں سے سو جھادیا۔۔
 کہاں ہے میرا بیٹا کیا کیا ہے تو نے اسکے ساتھ۔۔ مارنا چاہتی تھی نہ اسکو تو "وہ
 اسکے بال کھینچتے بولیں۔۔۔

سب حیران تھے جلدی سے آگے بڑھ کر افشین کو اس سے دور کیا۔۔
 زیمیل بے آواز رونے لگی۔۔

سالار "کبیر نے اسکا ہاتھ جکڑا اور افان کو اشارہ کر کے باہر لے آیا۔۔۔۔۔
 ان تینوں کے پیچھے عارض بھی آگیا۔۔۔۔۔
 بھیا آپکا تو کوئی عمل دخل نہیں "عارض نے سب سے پہلے سوال کیا۔۔
 یار میں کیا کروں گا جو مجھے مشق سمجھ رہے ہو۔۔
 سالار چڑا۔۔

ہم جانتے ہیں تمہیں جتنی چڑ ہے اس سے "کبیر نے سختی سے کہا۔۔
 مجھے اس سے نہیں۔۔۔ اس کے پاگل پن سے ہے۔۔۔ جب وہ پاگل ہے تو
 پاگل کھانے پہنچاؤ ایک لڑکی کو وہ بھی پوری عقل شعور رکھنے والی کو اس کے
 ساتھ بندھنا ضروری ہے۔۔ میرا مسئلہ بس یہ ہے "سالار نے کہا۔۔
 تم وہیں تھے افان مجھے بتاؤ کیا ہوا تھا "کبیر نے افان سے پوچھا۔۔
 سالار نے افان کو گھورا مگر افان سب بتا گیا۔۔۔۔۔
 سالار تمہیں شرم آتی ہے "کبیر بھڑکا۔۔۔
 میں نے نہیں کہا تھا میں تو بس بتا رہا تھا "وہ منمنایا۔۔۔

"بکواس بند کرو۔۔۔۔۔ بچے ہو جو چیرا رہے تھے
میں نے نہیں کہا تھا کو دجاؤ۔۔۔۔۔ عدیل "سالار بھی بھڑکا۔۔۔
دعا کرو وہ زندہ بچ جائے۔۔۔۔۔ سر سے خون نہ نکلنے کی وجہ سے ڈاکٹر خطرے کا
"شبہ دے رہے ہیں

اگر مارنا ہوتا تو یہاں نہ لاتا۔۔ جو بھی ہو گا وہ سب اسکے پاگل پن ہے میرا مسئلہ نہیں اور ویسے بھی ڈاکٹر نے بتایا ہے اسکو دوری پڑا تھا جس کی وجہ سے وہ گیرا "سالار نے آنکھیں نکال کر سچ بتایا اور وہاں سے چلا گیا جبکہ وہ تینوں ایک دوسرے کی شکل دیکھنے لگے۔۔۔۔۔

اور سب دوبارہ کاریڈور میں جمع ہو گئے۔۔۔ کچھ گھنٹے مزید انتظار کے بعد ڈاکٹر زباہر نکلے۔۔۔ اور عدیل کی موت کی خبر نے جیسے ان سب کو ہلا کر رکھ دیا۔۔۔

افشین کی چیخوں نے پورا ہسپتال سرپراٹھا لیا تھا۔ جبکہ سارے بھائیوں نے سکندر کو دلا سہ دیا۔

سالار چند پل وہاں رکا اور پھر وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔
جبکہ باقی سب۔۔ سکندر اور افشین کے غم میں شامل تھے۔۔

عدیل کا جنازہ اٹھا تو۔۔ افشین نے سب عورتوں کے سامنے زمیل کو بری طرح مارنا شروع کر دیا۔۔

اس نے مارا ہے میرے بیٹے کو۔۔۔ یہ ہے میرے بیٹے کی قاتل "مدیحا
تزیلہ اور صوفیہ نے اسکو بہت روکنا چاہا مگر وہ تو کسی کے ہاتھ نہیں آرہی تھی

جبکہ پریش نے زمیل کو پیچھے کھینچ لیا۔۔۔۔
اور آیت اور پریش نے زمیل وہ اپنے ساتھ لے گئیں۔۔۔۔
ہوش کرو افشین

مدیحا نے غصے سے کہا ساری عورتوں کے سامنے تماشہ بن گیا تھا۔۔۔۔

اسکو نکالیں بھا بھی یہاں سے "وہ چلائی۔۔۔

ٹھیک ہے نکلا دیں گے تم ہوش کے ناخن لو کچھ "تزیلہ نے کہا۔۔ اور انشین اپنا ہاتھ چھڑا کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔ سب نے رمشہ کو بھی دلا سہ دیا

جبکہ اوپر زیمیل جو مسلسل رو رہی تھی۔۔ پریشہ نے اسکے چہرے پر پڑے میلوں پر دوائی لگانی چاہی

پلیز آپ مت کریں وہ ٹھیک کہہ رہی ہیں میں پیٹنے کی حق دار ہوں۔۔۔
میں نے ہی لا پرواہی کی تھی "وہ بولی اور رونے لگی جبکہ پریشہ نے سر تھام لیا

--

بس کرو اب بیوقوف لڑکی "وہ غصے سے بولی۔۔

آیت نے حیرانگی سے اسکو دیکھا۔۔۔

ایک پاگل کے لیے روئے جا رہی ہے "پریشہ بولی تو زیمیل۔۔ کو اس میں اس شخص کی جھلک دیکھائی دی جو حقیقت تھی بے پناہ حسین تھا۔۔ مگر نہ جانے الٹی سیدھی حرکات کیوں کرتا تھا۔۔۔

عدیل: ♡♡♡♡♡ [10/23, 7:45 PM] S

کی وفات کو دو دن گزر گئے مگر گھر کا ہنگامہ ختم نہیں ہو رہا تھا۔۔
افشین زیمیل کو ایک پل بھی اپنے سامنے برداشت نہیں کر پار ہی تھی۔۔
اور جب آج صبح اسے پھر اسے ناشتے پر دیکھا۔۔۔ جبکہ وہ پریشہ اور آیت کے ساتھ ہی تھی مگر پھر بھی اس کا خون کھول گیا۔۔
میرے بیٹے کے قاتل کے ساتھ بیٹھ کر کھا رہی ہو تم دونوں میری تکلیف کا کوئی اندازا ہی نہیں "آیت اور پریشہ پر وہ ایک دم چڑھ دوڑیں جنھوں نے زیمیل کی وجہ سے لیٹ ناشتے کا پروگرام بنایا تھا۔۔۔
آیت نے تو ایک دم ہاتھ کھینچ لیا۔۔۔ کہ وہ افشین کے تیور دیکھ کر ہی ڈر گئی تھی۔۔۔ جبکہ۔۔ پریشہ نے غصے سے انکی طرف دیکھا۔۔

بس کریں چچی اسنے دودن سے کچھ نہیں کھایا جب کھانے بیٹھتی ہے آپ ا
جاتیں ہیں۔۔۔۔" پریشے بولی تو افشین نے اسے حیرت سے دیکھا۔
تم اس کے لیے۔۔۔ مجھ سے بد لگامی کر رہی ہو۔۔ اس کے لیے "اچانک ہی
خاموش بیٹھی زیمیل کو انھوں نے تھپڑ مار دیا۔۔۔۔

جبکہ وہ تو حیران کن لڑکی تھی ایک لفظ بھی منہ سے ادا نہیں کرتی تھی
۔۔۔۔

"افشین یہ کیا حرکت ہے۔۔۔
بھا بھی اس کو باہر نکالیں آپ لوگوں کو سمجھ کیوں نہیں آرہی میں اسکو
یہاں دیکھنا ہی نہیں۔ چاہتی "افشین چلائی جبکہ سب خاموش سے رہ
گئے۔۔ زیمیل نے لقمہ یوں ہی چھوڑا۔۔۔ اور اٹھی۔۔۔

کہیں نہیں جاؤ گی تم۔۔۔۔" پریشے نے جلدی سے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔
تذلیلہ اپنی بیٹی کو لگام ڈالو۔۔۔ ایسا نہ ہو کہ۔۔۔ کچھ زیادہ غلط ہو
جائے۔۔۔

یہ جاہل بھوکے فقیر لوگوں کی حمایت کرنا بند کرے۔۔۔ اس لڑکی کا تعلق میرے بیٹے سے تھا۔۔۔ اسے تو اس نے مار دیا اب کیا سمجھ رہی ہے کہ سب کی ہمدردیاں اکٹھے کر کے یہاں سے پیسے بٹورے گی تو میں اسکے عزائم سمیت اسے بھی آگ لگا دوں گی " وہ غصے سے چلائیں۔۔۔۔

تذلیلہ نے پریشے کو گھورا جو کہ ماں کی اس حرکت پر اور بھی تپ گئی۔۔۔۔
 نکلوا اس گھر سے " افسین۔۔۔۔ پھر سے زیمیل کو دھک مار کر بولی۔۔۔۔
 جس کے وجود میں ہمت جیسے نہ ہونے کے برابر تھی۔۔۔۔

اس گھر میں سکون ملے گا یہ نہیں " اچانک ان سب کو پیچھے سے کسی کے دھاڑنے کی آواز آئی۔۔۔۔ اور سڑھیوں میں نائٹ ڈریس میں بے ترتیب سا۔۔۔ وہ مندی مندی آنکھوں سے۔۔۔ اور الجھے بکھرے بالوں اور بے پناہ لاپرواہ و جاہت سے وہ ان سب کو دیکھ رہا تھا جبکہ۔۔۔ نیند کے برباد ہونے پر وہ دھاڑا تھا۔

سب نے ہی اسکو دیکھا۔۔۔ زیمیل نے بھی ایک پل کو مڑ کر دیکھا۔۔۔۔۔

اور اس کی سرخ نظریں دیکھنی تھی کہ سالار کی مندی مندی آنکھیں پوری کھل گئیں۔۔۔۔

افشین نے اسے نوٹس نہیں لیا۔۔۔۔

چل نکل یہاں سے۔۔۔ اب یہاں کھڑی ہو کر اسکی بھی حمایت وصول کرے گی "افشین نیچلے لہجے میں زمیل کے کان میں غرائی وہ چاہتی ہی نہیں تھی کہ سالار اس معاملے میں انٹرفائر کرے۔۔۔

زمیل چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی۔۔۔ وہاں سے جانے لگی کہ سالار نے آدھی سڑھیوں سے ہی جمپ لگادی۔۔۔

کہاں جارہی ہو تم "وہ پیچھے سے بولا۔۔۔ مگر زمیل نہیں رکی۔۔ جبکہ افشین نے مسکرا کر طنزیہ سالار کی جانب دیکھا۔۔۔

اور گویا اسکو آگ ہی لگ گئی۔۔ ایسا نہیں تھا۔۔ کہ وہ پہلے سے بدلا حظی سے ان کے ساتھ پیش آتا تھا۔۔ یہ پھر وہ اس طرح اسکے ساتھ رویہ رکھتی

تھیں۔۔ بلکہ عدیل کی زندگی میں زیمیل کے آنے کے بعد سے اس طرح ہو رہا تھا۔۔۔

سالار غصے سے زیمیل تک پہنچتا کہ مدیہا نے سالار کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔
 رک جاؤ۔۔۔ مت جاؤ افسین مزید خفا ہوگی۔۔ اور اچھا ہے وہ بچی اپنے ماں
 باپ کے پاس چلی جائے "مدیہا مدھم آواز میں بولی زیمیل وہاں سے نکل
 چکی تھی جبکہ سالار حیرانگی سے اپنی ماں کو دیکھنے لگا۔۔۔
 صرف چچی کی فضول ضد کی وجہ سے آپ لوگ اس لڑکی کو اس گھر سے نکال
 رہے ہیں۔۔۔" وہ سرخ چہرہ لیے غصے سے بولا

سالار۔۔۔ اسے آزاد رہنا چاہیے۔۔۔ افسین۔۔۔ اسے یہاں سکون سے رہ
 نے نہیں دے گی۔۔۔ "مدیہا بولی جبکہ وہ۔۔۔ خاموش ہو گیا۔۔۔ وہ سیدھی
 چلتی جا رہی تھی یہاں تک کہ وہ سب وہاں سے کھڑے اسے اس گھر سے
 جاتے ہوئے دیکھتے رہے۔۔۔

کچھ کھانے تو دیتیں چچی آپ اسے "پریشے کو یہ بات برداشت نہیں ہو رہی تھی بیچ میں ہی بولی۔

بس چپکی رہو۔۔ یہاں کھانا پینا حرام ہو گیا ہے۔۔ اور اپنے بیٹے کی موت پر اس ڈائن کو کھلاتی پھیر و "افشین نے فوراً جھاڑ دیا۔۔۔

سالار کے وجود میں اور بھی بے چینی سی بھر گئی مدیہا نے اسکا ہاتھ نہیں چھوڑا وہ نہیں چاہتی تھی وہ افشین سے بد تمیزی کرے جبکہ سالار کو دیکھ کر افشین کے لبوں پر مسکان آئی اور اسکے بعد وہ وہاں سے اپنے روم میں چلی گئی جبکہ۔۔۔ زئیل۔ وہاں سے جا چکی تھی مدیہا نے سالار کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔

" جاؤ چیخ کر لو۔۔ میں ناشتہ بنا دیتی ہوں

نہیں کھانا بھوک نہیں ہے " اکھڑے ہوئے لہجے میں بولتا وہ واپس پلٹ گیا

--

سالار " مدیہا کو عجیب سا خدشہ سا ہو رہا تھا۔۔

تبھی اسنے اسکو روکا۔۔ سالار رک گیا مگر مڑا نہیں۔۔۔

میں یہ وعدہ سمجھوں کے تم اس لڑکی کے پیچھے نہیں جاؤ گے " مدیہا کا سنجیدہ
چہرہ ایک دم پلٹ کر اسنے دیکھا۔۔۔۔۔
اور چند لمہے ماں کو دیکھتا رہا۔۔۔۔۔
اور پھر بنا کچھ کہے اوپر چلا گیا۔۔۔ جبکہ مدیہا کے دل میں ڈر سا بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

ہفتہ گزر گیا تھا مگر دوبارہ وہ لوگ نہیں آئے تھے۔۔۔ اپنے ہی گھر والوں
کے سامنے بے عزت ہو کر رہ گئی تھی وہ۔۔۔۔۔
وہ نہیں جانتی تھی کبیر مرتضیٰ کون ہے کیا کرتا ہے کہاں رہتا ہے دیکھتا کیسا
ہے۔۔۔ بس اتنا جانتی تھی وہ بہت امیر ہے۔۔۔۔۔
اور جس شخص نے اسکی محبت کی تذلیل کر دی۔۔۔ اس سے کہیں زیادہ اونچا
سٹیٹس رکھتا ہے۔ مگر ان لوگوں کا دوبارہ نہ آنا۔۔۔ اسکو مزاق بنا گیا تھا۔۔۔

ابو کچھ بولتے نہیں تھے جبکہ امی کے تانوں نے اسکا سکون برباد کر دیا تھا
 -- دوسری طرف پھوپھو بھی بھائی سے ملنے کے لیے ---
 اسپر ساری بات ڈال گئیں تھیں اور انکا بیٹا بھی اپنی حرکت چھاپا گیا تھا --
 گویا وہ اپنوں میں ہی تنگ ہو کر رہ گئی تھی عجیب مزاق سا بن گیا تھا --
 وہ کمزور نہیں تھی -- مگر --- کمزور ہو رہی تھی ---
 رات کی تاریکی میں اکیلی چھت پر بیٹھی -- وہ اسی متعلق سوچ رہی تھی

 کہ پیچھے آہٹ کا احساس ہوا --
 اسنے پلٹ کر دیکھا -- جیسے برسوں بعد اسکو دیکھا تھا ---
 وہ چند پل دیکھتی رہ گئی -- اسکے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ تھی -- نین نے فوراً
 اپنا چہرہ موڑ لیا --
 کیا ہوا -- وہ لوگ آئے نہیں -- مجھے لگتا ہے نقلی جالی لوگ تھے تمہیں
 چونالگا گئے "وہ قہقہہ لگا کر ہنسا --

جبکہ نین کے گلے میں آنسو کا پھندہ لگ گیا۔۔ مگر وہ بولی کچھ نہیں نہ ہی اپنے
اٹڈنے والے آنسو سے دیکھائے۔۔۔۔

بلو جہ تم میرا مقابلہ کرنے چل نکلی ہو نین "اسنے آگے بڑھ کر اسکے شانے پر
ہاتھ رکھا ہی تھا کہ۔۔۔ نین نے فوراً ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔۔

دور رہو مجھ سے "نہ چاہتے ہوئے بھی گالوں پر آنسو لڑھک گئے۔۔

ارے ارے تم تو رونے لگی "وہ پھر ہنسنے لگا۔۔

تم لڑکیوں کا بھی عجیب ہے ضد پرا کر مقابلہ کرنے چل پڑتی ہو مرد سے پھر
منہ کی کھا کر رونے لگتی ہو "اسنے سر جھٹکا۔۔

نین پھر بھی کچھ نہیں بولی۔۔۔

میرا ایک جاننے والا ہے تمہارے ساتھ سوٹ کرے گا مجھ جیتنا تو امیر نہیں
ہے مگر۔۔ تم لوگوں سے بہت بہتر ہے۔۔ کہو تو بات چلاؤ ادھر "وہ کمینگی

سے بولا۔۔

نین کو لگا وہ ابھی۔۔ زمین میں دھنس جائے گی۔۔۔

آنسو سے لبریز آنکھوں سے اسکو دیکھنے لگی۔۔۔ یہ وہ ہی لب تھے جو۔۔ اسکی تعریف۔۔ کرتے نہیں تھکتے تھے یہ وہ ہی چہرہ تھا جس کی مسکراہٹ میں اسکو دیکھ کر دو گنا اضافہ ہو جاتا تھا۔۔۔۔

اور پیسے نے ہر چہرے پر زے نقاب سا اتار دیا۔۔۔۔۔ کیا وہ کسی پر یقین کرنے قابل رہی تھی۔۔۔۔۔ بے بسی سے وہ سسک سی گئی۔۔۔۔

جبکہ مقابل کا چہرہ مسکان چھپانہ سکا۔۔۔۔۔ رومت جس تیزی سے۔۔۔ تم رشتوں کو ہاں کر رہی ہو جلد تمہاری شادی ہو جائے گی۔۔۔ مگر افسوس واقعی تمہیں تمہارے میعار جتنا شخص ہی ملے گا۔۔۔۔۔ "اسکور و تادیکھ وہ بولا۔۔۔۔۔

چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔ "نین نے ہمت کر کے آنسو صاف کیے۔۔۔۔۔ ارے چلا جاتا ہوں۔۔۔۔۔ "وہ ہنستے ہوئے سیڑھیاں اتر گیا چہرے پر فتح تھی۔۔۔۔۔

اگر اسکی وہ نو کری نہ لگتی۔۔۔ جو چند ماہ پہلے لگی۔۔ جس سے۔۔۔ وہ خود کو
بہت کچھ سمجھنے لگ گیا۔۔ تو وہ بھی تو اسکے جتنی ہی حشیت رکھتا تھا
اسکا بس نہیں چلا چنچیں مار مار کر روئے اتار روئے۔۔۔ کہ اپنے دل سے اس
ذلیل انسان کی ایک بات نکال دئے۔۔۔

گڈ ایوننگ سر "پی آئے کی کال ریسیو کر کے اسنے سپیکر پر ڈال دی جبکہ خود
تیار ہونے لگا۔۔۔
ایوننگ "سنجیدگی سے بولا۔۔۔
سر آپ نے جس لڑکی کا کہا تھا۔۔۔ وہ لڑکی ایدھی فاؤنڈیشن میں رہ رہی ہے
تین دن سے "پی آئے کے الفاظ تھے۔۔۔ یہ تیزاب اسے تیزاب کی مانند
ہی لگے۔۔۔
اسنے ٹائی جو باندھی تھی۔۔۔ کھول کر ایک طرف پھینک دی۔۔۔

اس لڑکی کو وہاں سے اٹھاؤ۔۔۔ اور میرے فلیٹ میں پہنچاؤ "شیشے میں اپنے
ہی عکس کو گھورتے ہوئے وہ بولا۔۔۔

جی جیسا آپ چاہیں "پی آئے نے کہا اور کال ڈسکنیکٹ ہو گئی۔۔۔
جبکہ سالار تیار ہو کر نیچے اگیا۔۔۔

آج ایک ڈائریکٹر کے ساتھ اسکی میٹنگ تھی۔۔۔
تبھی وہ شام میں گھر سے نکلنے کے لیے۔۔۔ اپنے پورشن سے اترے۔۔۔
زین کے کمرے کی طرف نگاہ کی۔۔۔۔

تو ماتھے پر کی بل سے پڑے وہ سمجھ نہیں پارہا تھا اس ایک لڑکی کا غم اسکا بھائی
کیوں بنا رہا تھا۔۔۔۔

بر حال اس سے بعد میں بات کرنے کا سوچ کر۔۔۔ وہ ہال میں اگیا۔۔۔
عارض اور کبیر ابھی ابھی آئے تھے۔۔۔۔۔

جبکہ مرتضیٰ شہاب سکندر اور وجاہت بھی وہاں موجود تھے۔۔۔
کہاں جارہے ہو "وہ جانتا تھا مرتضیٰ صاحب سوال ضرور کریں گے۔۔۔

ڈائریکٹر سے میٹینگ ہے "اسنے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔
 یہ مراسیوں والا شوق کس دن پورا ہوگا تمہارا "وہ زرا سختی سے بولے۔۔
 سالار نے کبیر کی طرف دیکھا جیسے ضبط کی انتہا پر ہو۔۔۔ گویا وہ ابھی اٹھانچ کر
 دے گا۔۔۔

بابا کیا ہو گیا ہے۔۔۔ اسکا پرفیشن ہے "کبیر نے اسکی شکل دیکھ کر فوراً القمہ
 دیا۔۔

ہاں تو سمجھا داسے۔۔ بزنس میں آئے۔۔ یہ کیا چونچلے ہیں۔۔ اسکے
 رشتوں کو جانیں گے تو یہ بتائیں گے کے بیٹا ناچتا گاتا ہے "وہ بولے جبکہ
 عارض نے اپنی ہنسی دبائی سالار کا چہرہ سرخ تھا۔۔۔ جیسے ابھی وہ پھٹ
 پڑے گا۔۔۔

مگر اپنی عادت کے برخلاف وہ یوں ہی کھڑا رہا۔۔۔۔
 کبیر نے گھیرہ سانس بھرا۔۔

میرے رشتے کے لیے آپکو ہلکان ہونے کی ضرورت نہیں مجھے جو پسند ہے
گی میں شادی کر لوں گا" اسنے سرد مہری سے کہا اور سب کو حونک چھوڑ کر وہ
منظبوط قدم اٹھاتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

جبکہ پیچھے سب ایک دوسرے کی شکلیں دیکھنے لگے۔۔۔۔
کبیر بھی اپنی جگہ سے اٹھ گیا جبکہ عارض نے اپنی کھنچائی سے پہلے جانا
مناسب سمجھا۔۔۔۔ اس دن کے بعد بابا تو اس سے بات کر ہی نہیں رہے
تھے اور کبیر بھی صرف کام کی حد تک۔۔۔۔

ڈائریکٹر سے میٹینگ کر کے نہ جانے کیوں اسکا ڈرنک کاموڈ ہو گیا۔۔۔۔ اور
وہ اپنے فلیٹ میں آ گیا۔۔۔۔

جبکہ وہ یہ بھول گیا تھا کہ جزبات میں اکروہ پی آئے کو کیا کہہ چکا ہے۔۔۔
بابا کی باتوں پر خون ہی کھول رہا تھا۔۔۔۔

جدید طرز کا بنایہ فلیٹ بے حد خوبصورت تھا۔ تقریباً پورا گھر ہی کانچ کا تھا گویا۔۔۔

رومزدو تھے اور دونوں ہی ٹرانسپیرنٹ سے لگتے تھے شیشے کی دیواروں کی وجہ سے۔۔ اندر کا باہر والوں کو سب نظر آتا تھا۔۔۔

جبکہ کچن تو اوپن ہی تھا اور وہ لاونج میں بیٹھا۔۔ ابھی بوتل کھول ہی رہا تھا۔۔ کہ کلک کی آواز سے فلیٹ کا دروازہ کھلا۔۔۔ اور پی آئے۔۔ ایک لڑکی کو اندر زبردستی گھسیٹ لایا۔۔۔

سالار خاموشی سے یہ منظر دیکھ رہا تھا۔ نہ وہ حیران ہوا اور نہ ہی پریشان۔۔۔ اسنے گلاس میں ڈرنک ڈالی اور اس لڑکی کو دیکھنے لگا جس کی آنکھوں پر پٹی تھی اور۔۔۔ وہ بے حد گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔۔

گڈایوننگ سر" پی آئے نے سالار کو دیکھ کر کہا۔۔۔ جس نے سر ہلایا۔۔ جاؤ تم" اسنے بس اتنا ہی کہا۔۔۔

زیمیل آواز پر چونک کر آواز کی سمت دیکھنے لگی جبکہ آنکھوں پر سیاہ پٹی تھی

--

سالار اسکی پہچان پر مسکرا دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

اٹھ قدم چل کر وہ اسکے مقابل اگیا۔۔۔

اور نرمی سے اسکی آنکھوں پر سے پٹی ہٹادی

-- زیمیل اس خوب رو مرد کو اپنے سامنے دیکھ رہی تھی۔۔ جس کے ہاتھ میں

شراب کا گلاس تھا۔۔ اور وہ چہرے پر مدھم مسکان لیے کھڑا۔۔ تھا۔۔

اچانک اسکے وجود میں خوف کے ساتھ ساتھ نفرت سی دوڑ گئی

-- اور پھر وہ ہوا جو ہونا تو نہیں چاہیے تھا مگر بے اختیاری میں۔۔۔ زیمیل

سے یہ عمل ہو گیا۔۔۔

اسکا ہاتھ اٹھا اور سالار کے گال پر کھینچ کر تھپڑ لگا۔۔۔

سالار اس افتاد کے لیے بالکل تیار نہیں تھا۔۔۔

اور نہ ہی وہ کچھ ایسا سوچ رہا تھا وہ زیمیل کو ایک دبوسی لڑکی سمجھ رہا تھا۔
 جس کو لے کر اسکے دل میں کوئی خاص قسم کے جذبات نہیں تھے ہاں
 ۔۔ مگر اسے اپنے گھر والوں کا رویہ اسکے ساتھ سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔
 اور پھر اسکا اپنے گھر جانے کے بجائے ایدھی فاؤنڈیشن چلے جانا۔۔ سالار کو
 کافی غصے میں مبتلا کر گیا تھا اور اسکا ارادہ بھی اس حد تک تھا کہ۔۔۔۔ اس
 لڑکی کو اس فلیٹ میں رہنے کی اجازت دے گا۔۔۔
 مگر کھیل سارا پلٹ گیا تھا۔۔ دوسری طرف زیمیل اس طرح اٹھانے اور
 اسکے فلیٹ میں یوں لانے اور پھر اسکے ہاتھ میں شراب کا گلاس اور اکیلے گھر
 میں اسکے ساتھ تنہائی دیکھ کر سارے مطلب غلط اخذ کرتی گی جس کی وجہ
 سے اسکا ہاتھ اٹھا تھا
 آپکا بھائی بھلے پاگل ہی تھا مگر اسکی بیوہ ہوں میں۔۔۔۔۔ عدت بھی ختم نہیں
 ہوئی میری ابھی۔۔۔ اور آپ نے اتنی پیچ حرکت کی۔۔۔۔۔

یہاں مجھے اٹھوا کر لانے کا کیا مقصد تھا آپ کا کیا سمجھ رہے ہیں اگر
میرے والی وارث نہیں کوئی۔۔۔ تو آپ میرا فائدہ اٹھائیں گے۔۔۔ لعنت
بھیجتی ہوں آپ پر اور آپ کی اس سوچ پر میں "زیمیل غصے سے تلملا اٹھی جبکہ
سالار کے ہاتھ کی گرفت شراب کے گلاس پر اتنی سخت ہوتی چلی گئی۔ کہ
اس خاموش فلیٹ میں چھنا کے کی آواز کے ساتھ گلاس اسکے ہاتھ میں ہی
پھٹ گیا۔۔۔ جس کے ایوز کانچ کا بڑا ٹکڑا اسکی ہتھیلی میں کھڑا ہو گیا۔۔۔
زیمیل یہ منظر دیکھ کر ایک دم چلا اٹھی۔۔۔
سالار نے سرخ نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔۔۔
ہاتھ میں کیا ہوا تھا وہ اپنے اندھے غصے میں بالکل نہیں دیکھ سکا۔۔۔۔۔
اسنے زیمیل کی طرف جن نظروں سے دیکھا زیمیل اپنی گزشتہ ہمت پر کانپ
سی گئی۔۔۔۔۔
تھپڑ کیوں مارا تم نے "سرد ٹھنڈے بے لچک بے رحم لہجے میں اسنے۔۔۔
سوال کیا۔۔۔

آپ آپ کا ہاتھ "زیمیل کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔۔۔
 جبکہ سالار نے اسکے پاس سے اپنا ہاتھ دور کر لیا۔۔۔ اور ہتھیلی میں کانچ دیکھ
 کر اسنے ایک جھٹکے سے کانچ کو ہتھیلی سے نکالا اور دور پھینک کر اسی خون آلود
 ہاتھ سے اسنے زیمیل کا چہرہ جکڑ لیا۔۔۔

تیزی سے خون ہاتھ سے بہتا زیمیل کے چہرے پر لگ رہا تھا۔۔۔
 میں پوچھ رہا ہوں تھپڑ کیوں مارا "وہ دھاڑا۔۔۔

گویا تھپڑ تو زور سے نہیں لگا تھا
 مگر اسکی انا کے بلند معیار پر۔۔۔ بڑی زور سے لگا تھا۔۔۔۔۔
 "مجھ۔۔۔ مجھ

بکو اس بند کرو صرف اتنا بتاؤ جتنا پوچھا ہے تم نے تھپڑ کیسے مارا مجھے "وہ اسے
 گھسیٹ کر دیوار سے چپکا چکا تھا۔۔۔ زیمیل کانپ سی گئی۔۔۔
 سمجھ نہیں آیا کیا جواب دے۔۔۔۔۔

سالار نے اسکو اس سختی سے جکڑا تھا کہ۔۔۔ زیمیل کے آنسو بہنے لگے۔۔۔۔۔ وہ ان آنسو کو دیکھ کر۔۔۔ غصے سے دوڑ ہٹا۔۔۔ اور زور سے مکہ دیوار میں دے مارا۔۔۔ ساری باتوں نے اکھٹے ہو کر۔۔۔ اس کے اندر جیسے آگ سی جلادی تھی۔۔۔۔۔

زیمیل ایک بار پھر سے کانپ گئی۔۔۔ وہ حیران نظروں سے۔۔۔ اس کے عمل کو دیکھ رہی تھی جو۔۔۔۔۔ جیسے بے چین ہو گیا تھا۔۔۔ بار بار اسی ہاتھ پر ہٹ کر رہا تھا۔۔۔۔۔ زیمیل کی حیران نظریں اسپر تھیں۔۔۔ گالوں میں چبھی اس کی انگلیوں کا دکھ نہیں تھا درد نہیں تھا فشین اور عدیل سے وہ اتنا پیٹی تھی کہ اب اسے تکلیف نہیں ہوتی تھی مگر۔۔۔۔۔

سامنے والے کی انار پر ایک تھپڑ کتنی زور سے لگا تھا کہ وہ پاگل سا ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ نکلویہاں سے "اچانک اس نے زیمیل کی طرف دیکھا زیمیل جو بہت غور سے اسکو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ بھکلا سی گئی۔۔۔

میں نے کہا ہے دفع ہو جاؤ "وہ پھر سے دھاڑا۔۔۔
آپکا ہاتھ "زیمیل رونے لگی۔۔۔۔
جبکہ سالار کا دماغ اسکے رونے سے۔۔۔ اور بھی خراب ہو گیا۔۔۔ اس سے
پہلے وہ اٹھتا زیمیل ڈر کر دروازے کی جانب بھاگی۔۔۔
سالار اسے نظروں سے ہی مار دینا چاہتا تھا۔۔۔ اسنے دروازہ کھولا بار بار اسکے
ہاتھ سے بہتے خون پر نگاہ جارہی تھی۔۔۔
اور جب اسکے تاثرات میں کمی نہیں آئی تو وہ۔۔۔ خاموشی سے باہر نکل گئی۔۔
باہر وہی آدمی کھڑا تھا جو اسے یہاں لایا تھا۔۔۔۔
اسنے غصے سے اور نفرت سے اسکی طرف دیکھا۔۔
میڈیم آپ کہاں جارہی ہیں "پی آئے اسکے پیچھے پیچھے آیا۔۔۔
تم سے مطلب۔۔۔ "زیمیل تڑخ کر بولی۔۔
آپ نہیں جاسکتی "پی آئے نے نفی کی۔۔

تمہارے سر۔ نے ہی مجھے دفع ہونے کا کہا ہے "زیمیل کو رونا بھی اربا تھا
ساتھ کے ساتھ غصہ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا یہ کیسی زندگی ہے جو ہر کچھ
دنوں بعد ایک امتحان لینے کھڑی ہو جاتی ہے۔۔۔۔

میڈیم جب تک سر مجھے آرڈر نہیں دیں گے اپ کہیں نہیں جاسکتی۔۔۔
آپ کچھ دیر یہاں ویٹ کریں ابھی سر یہاں سے چلے جائیں گے۔۔۔ اور سر
نے مجھے یہ ہی آرڈر دیا تھا کہ آپ کو یہاں لے آؤ آپ ایدھی فاؤنڈیشن میں
نہیں رہیں گی "پی آئے نے تفصیل سے بتایا۔۔۔
تمہیں یہ تمہارے سر کو۔۔ میرے کہیں رہنے یہ نہ رہنے سے فرق فرق
۔۔۔۔ اسکی زبان تھلا گئی۔۔

پی آئے نے بحث کے بجائے گن نکال کر اسکی پیشانی پر رکھ دی۔ زیمیل لرز
سی گئی۔۔۔

پلیز میڈیم آپ خاموش رہیں "وہ بس اتنا بولا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔
زیمیل میں اگلا لفظ بولنے کی جرت نہیں ہوئی۔۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد دھاڑ سے دروازہ کھلا اور وہ ان دونوں کے سامنے
بگڑے تاثرات لیے وہاں سے گزر کر چلا گیا۔۔۔
پی آئے خون میں لت پت اسکا ہاتھ دیکھ کر بھکلا یا۔۔
" میڈیم آپ اندر جائیں۔

نہیں میں نہیں جاؤ گی جانے دو مجھے "زیمیل نے مزاحمت کی مگر وہ اسے اندر
زبردستی دھکیل کر

۔۔۔ اور باہر سے لوک کر کے سالار کے پیچھے دوڑا تھا۔۔۔

دو ہفتے : ♡♡♡♡♡ S [10/23, 7:48 PM]

بعد کی شادی کی وجہ سے گھر میں۔۔۔ سما ہی الگ بندھ گیا۔۔۔ افسین نے
سب سے بائے کاٹ کر لیا تھا۔۔۔

کبیر بس مسکرا کر پلٹ گیا وہ اپنی خوشی کا اظہار اسی شخص کے سامنے کرنا چاہتا
تھا جس کو وہ پانے جا رہا تھا۔۔۔ جبکہ دوسری طرف سالار۔۔۔ نے سب کچھ

اریخ کرنی کی ٹھان لی تھی۔۔ اور عارض بھی اس بار اسکے ساتھ تھا کیوں کے
بڑے بھیا کے لیے اسے نین بہت پسند آئی تھی اور سب سے زیادہ نین کی
تعریفیں وہ ہی کیے جا رہا تھا۔۔۔

زین بھی اپنے غم سے نکل کر اب۔۔ ان سب کے ساتھ موجود تھا۔
یار پریشے ڈھولکی منگا و سب سے پہلے "عمل نے کہا۔۔

لوجی ساری چڑیلیں شروع ہو جائیں گی گانا گانے صرف سالار بھیا گائے گے
۔۔ "زین نے کہا۔۔ تو عمل نے اسکو ناگواری سے اگنور کر دیا۔۔ البتہ
پریشے جان چھوڑ دینے والوں میں سے بالکل نہیں تھی اٹھ کر زین کے دو مکے
رکھ دیے۔۔ سالار اور عارض دل کھول کر ہنسنے۔۔۔۔

یار یہ بڑے بھیا کو بھی پکڑ کر لاؤ۔۔ زین "عارض نے کہا۔۔ کیونکہ وہ سب
۔۔ محفل لگائے بیٹھے تھے سب خواتین کپڑوں کے بارے میں گفتگو کر رہیں
تھیں جبکہ بابا ہمیشہ کی طرح ناراض سٹڈی میں بند تھے اور باقی سب فنکشنز کی
چیزیں اریخ کر رہے تھے۔۔۔

نہ بھی۔۔ کبھی مجھے شوٹ نہ کر دیں "زین نے فوراً انکار کیا۔۔
 یار جاؤ بلا کر لاؤ "سالار نے اسکو دھکا دیا تو زین برا سا منہ بناتا وہاں سے۔۔ چلا
 گیا۔۔۔۔

اور کبیر کے روم کا دروازہ بجایا۔۔ سب اسی کو دیکھ رہے تھے جو بے حد ڈر رہا
 تھا۔۔ یہ ہی سالار کا روم ہوتا تو وہ اندر کب کا گھس چکا ہوتا مگر کبیر کے روم
 میں انٹری سے پہلے دستک ضروری تھی۔۔۔۔

یس کم ان "کبیر کی آواز پر زین اندر داخل ہوا۔۔
 ہاں بولو "کبیر نے اسکو دیکھا۔۔

وہ بڑے بھیا سالار بھیا کہہ رہے ہیں آپ بھی باہر آ جائیں "زین نے ملبا
 سالار پر ڈالا۔۔

میرا موڈ نہیں جاؤ دروازہ بند کر دینا "کبیر نے کہا زین توفٹ سے باہر نکلنے لگا
 اور پیچھے سے سالار خور ہی اٹھ کر آ گیا۔۔ اسکے ہاتھوں سے کتاب کھینچ لی۔۔
 سالار "کبیر نے غصے سے دیکھا۔۔

اپنے دل کی گد گدی کو غصے میں چھپاؤ یا خوش ہو تو خوشی ظاہر کرو ہم نے
کون سا تمھاری ٹانگیں کھینچنی ہیں "وہ آرام سے بولا

--

شیٹ آپ

تمھاری وجہ سے یہ سب بگڑ رہے ہیں "کبیر بولا۔۔۔

کیا واقعی "سالار نے خوب اداکاری کی اور کبیر کو گھسیٹ کر باہر لے آیا۔۔

تبھی افان بھی یہ خبر سن کر پہنچ گیا تھا۔ اور کبیر کو بیچ میں کھڑا کر کے پھر

سب لڑکوں نے بھنگڑا ڈالا۔۔۔ اس کے ارد گرد جبکہ لڑکیوں نے تالیاں بجانا

شروع کر دی۔۔ عارض کو پہلی بار اتنا خوش دیکھ رہی تھی آیت۔۔۔

اس نے سالار کے پاؤں میں ٹانگ اڑا کر ایک پاؤں سے بھنگڑا ڈالنا شروع کر دیا

جبکہ گانا سالار گارہا تھا اور بلاشبہ اسکی آواز بے حد۔۔۔ زبردست تھی۔۔۔

اسی میں افان اور زین بھی شامل ہو گئے جب کے کبیر اپنے اوتھے بھائیوں کی

حرکتوں پر مسکراہٹ دبا گیا۔۔۔

سانس پھولنے پر وہ سب صوفے پر بیٹھ گئے۔۔

پانی "سالار نے آیت کی طرف دیکھا۔۔ اور وہ جی جی کرتی اٹھ گئی۔۔

زین سب سے برا تم نے ڈالا ہے "پریشے نے کہا۔۔

میں پیدائشی بھنگڑے ڈالنے والے ہوں کیا "زین نے منہ بنایا۔۔۔

جبکہ سالار لمبے سانس بھرتا۔۔ اسکی کمر پر مکہ مار گیا۔۔

جوان ہوش میں آگئے ہو "پانی کا گلاس بھرتے ہوئے وہ بولا تو۔۔ زین مسکرا دیا۔۔ لاشعوری طور پر عمل سے نگاہ ملی جو اسکی کیطرف دیکھ رہی تھی

آنکھوں میں غصہ ناگواری سب تھا۔۔۔

زین نے نگاہ پھیر لی۔۔۔

مجھے بھی دے دو کچھ لگتا یوں میں بھی تمہارا "آیت نے افان کو جب پانی دیا تو عارض چپڑ کر بولا۔۔۔

آیت نے گلاس ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔

عارض اس بے عزتی پر حیران رہ گیا سب کے سامنے۔۔۔

جبکہ سالار اور افان کے قہقہوں میں زین کا بھی شامل ہو گیا تھا کبیر البتہ مسکرا رہا تھا۔۔۔

جیو میری بہنا ایسے ہی چھکے مارتی رہو۔۔۔" سالار نے داد دی۔۔۔
جس دن وکٹ اڑ گئی نہ لگ پتہ جائے گا" عارض نے گھور کر جواب دیا۔۔۔
اور تیس مار خان بکواس پیٹ میں ہی رکھ۔۔۔ اس کے بھائی بیٹھیں ہیں سمجھا
"سالار نے گھور کر اسکو دیکھا۔۔۔

میں نے تو کچھ نہیں کہا۔۔۔" عارض نے صاف انکار کیا۔۔۔
ویسے کبیر یہ آیت کی شاپنگ عارض کو کرانی چاہیے رائٹ "سالار کسی کے
معاملے میں ٹانگیں اڑائے بنا باز آسکتا تھا۔۔۔ آیت۔۔۔ زرا خفیف سی ہوگی
۔۔۔۔۔

عارض کا پانی باہر کو نکل آیا۔۔۔ جینی کو منانے کے لیے وہ تو اپنے سارے پیسے
اسے بھیج چکا تھا۔۔۔ اب تو اس کے پاس اتنے ہی تھے کہ وہ۔۔۔ اپنے چھوٹے
موٹے خرچے کر لیتا کہاں۔۔۔ پوری شادی کی تیاریاں کرانا۔۔۔۔۔

لو میں کیوں کراؤ "عارض نے نفی کی۔۔

تمیز سے عارض "کبیر نے کہا تو عارض منہ بنانے لگا۔۔

کل ہی

تمہارے اکاؤنٹ میں بیس لاکھ ٹرانسفر ہوئے ہیں۔۔۔ تمہاری بیوی کو

شاپنگ تم ہی کراؤ گے "کبیر نے فیصلہ سنایا تو عارض سالار کو گھورنے لگا جو

اپنی ہنسی پانی کے گلاس کے پیچھے دبا رہا تھا۔۔۔

عارض کا بس نہیں چلا کچا چبا جائے۔۔۔ یہ بڑے بھائی بھی کسی مصیبت سے

کم نہیں ہوتے اسے آج محسوس ہو رہا تھا

۔۔۔ آگے سمجھ "کبیر نے اپنی بات پر زور دیا۔۔

جی بڑے بھیا "عارض نے کہا اور آیت کو دیکھا جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔

لمبی سیاہ گھنی پلکیں جھکی ہوئی تھیں۔۔۔

اسنے اس خوبصورت مجسمے سے نگاہ ہٹالی۔۔

دن بدن وہ ایسی ہوتی جا رہی تھی کہ عارض اس کے چہرے سے نگاہ ہی نہیں ہٹا پاتا تھا۔۔

وہ سب کافی دیر وہاں بیٹھے باتیں کرتے رہے اور جب رات زیادہ وہ گئی تو مرتضیٰ صاحب کو ہی باہر نکل کر سب پر برسنا پڑا تو۔۔ سب جلدی جلدی اپنے کمروں میں بھاگ اٹھے۔۔۔۔۔

اگلی صبح سے ہی کام شروع ہو گئے۔۔۔ کبیر نے مرتضیٰ صاحب کو ہر ممکن طریقے سے منانے کی کوشش کی۔۔ اور وہ زیادہ نہیں تو کچھ کچھ تومان ہی گئے تھے اور فلحال کبیر کے لیے اتنا ہی بہت تھا۔۔۔

کبیر اور عارض آفس چلے گئے۔۔ جبکہ زین کالج جانے کے لیے تیار ہی تھا تبھی سالار نیچے آگیا۔۔ وہ اپنے نائٹ ڈریس میں تھا۔۔۔ جب مرتضیٰ چلے جاتے تھے تبھی وہ نیچے اس طرح اترتا تھا۔۔۔۔۔

کہاں جارہے ہو "سالار آرام سے۔۔۔ چمیر گھسیٹ کر بیٹھا۔۔
دوبارہ کالج "زین نے بتایا۔۔
گولی مارو کالج کو۔۔ "سالار نے منہ بنا کر کہا۔۔
کیا واقعی "زین ایکدم خوش ہوا۔۔
افکورس میرے بھائی گولی مار دو کالج کو۔۔ جب تک کبیر کی شادی نہیں
ہوتی "وہ بولا تو زین نے گھیری سانس بھری۔۔
اور بڑے بھیا "زین کو اسی کی فکر تھی۔۔
اسے بھی گولی مار دو "سالار نے ہلکی آواز میں کہا اور دونوں ہنس پڑے۔۔
لڑکیوں تم بھی کالج کو خیر باد کہہ دو۔۔ آرام سے شادی کے بعد جانا "عمل
اور پریشے سے بھی کہا سب ہی خوش ہو گئے جبکہ مدیحانے نفی میں سر ہلایا
۔۔
"کبیر سے خود نیٹنا پھر۔۔

وائے نوٹ مائے موم فلحال کافی کاکپ دیں تاکہ میں ہوش میں آؤ عارض
نے میسج کیا تھا بابا نے میرے لیے لیسٹ ریڈی کر دی ہے "وہ منہ بنا کر بولا
تو۔۔ مدیحا اسکے لیے کافی بنانے چلی گی۔۔

لڑکیاں اپنے کپڑے ڈسائیڈ کرنے لگی۔۔ زین تم لے جانا انکو "سالار نے کہا
۔۔

مجھے نہیں جانا اسکے ساتھ "عمل ایکدم بولی۔۔ سب نے حیرت سے اسکو
دیکھا۔۔۔

کیوں بد تمیزی کر رہی ہو عمل "تنزیلہ نے گھور زین البتہ۔۔ غصہ قابو کر رہا
تھا اب یہ لڑکی زیادہ کر رہی تھی جو اسنے نہیں کیا اسکی سزا دینے کی کوشش
کر رہی تھی۔۔۔

عمل وہاں سے چلی گی جبکہ سالار نے زین کو دیکھا جس نے شانے آچکا دیے
۔۔۔ اور دوبارہ ناشتہ کرنے لگا۔۔۔

گڈایوننگ سر "پی آئے کی کال اسنے پیک کی۔۔۔
گڈایوننگ "ا

وہ گھر سے نکل ہی رہا تھا۔۔۔ اور ابھی وہ فون کرتا اسکی خود ہی کال آگئی۔۔
اچھا کیا تم نے فون کر لیا۔۔ مجھے مارکیٹ جانا ہے۔۔ "اسنے کہا تو پی آئے
نے ابھی پہنچنے کا کہا۔۔

سالار نے دس منٹ اسکا ویٹ کیا اور۔۔۔ وہ پہنچ گیا۔۔ ڈرایوننگ کے
دوران اسنے دوبارہ اسے بلا یا۔۔

ہاں بولو "وہ بولا۔

سر آپ نے میڈیم کے بارے میں کوئی آرڈر نہیں دیے اس دن کے بعد "
پی آئے بولا تو۔۔ سالار نے اسکی طرف دیکھا۔۔
وہ دن یاد آگیا۔۔ ہاتھ کی چوٹ اب بھی ہری تھی۔۔
کفر ٹیبل ہے "اسنے بس اتنا پوچھا۔۔

یس سر۔۔ اب کچھ کمفرٹبل ہیں شاید انھیں یقین ہو گیا ہے کہ آپ نہیں آئیں گے اب "اسنے کہا۔۔ تو سالار نے سر ہلایا۔۔۔۔۔
"گڈ۔۔۔"

یہ عدت کب ختم ہوتی ہے تمھیں کچھ پتہ ہے "سالار نے موبائل ایک طرف رکھ کر پوچھا۔۔۔۔۔"

سر۔۔۔ میرے خیال سے انکی عدت کچھ دنوں تک ختم ہو جائے گی "پی آئے نے بتایا۔۔۔۔۔"

سالار نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

تو وہ اسے سمجھانے لگا کہ چار مہینے دس دن کا عرصہ اور سب باتیں بتائیں
۔۔۔۔۔

لگتا ہے مولوی رہے ہو تم میرے پرسنل اسسٹنٹ سے پہلے "سالار ہنسا۔۔۔
نہیں سریہ کو من بات ہے "پی آئے نے مسکرا کر کہا۔۔۔
اچھا مجھے نہیں پتہ تھی۔۔۔۔۔"

"خیر جس دن ختم ہو جائے اس دن اسکے بارے میں بات کرنا
سرایک سوال کروں" پی آئے نے پوچھا تو سالار جو دوبارہ موبائل اٹھا چکا تھا
-- مصروف سے انداز میں بولا--

ہمم پوچھو "اسنے کہا--
سر آپ عدت ختم ہونے کے بعد کیا کریں گے "اسنے کچھ جھجھکتے ہوئے
پوچھا--

جائز طریقے سے عزت لوٹنی ہے اسکی "سالار نے عام سے لہجے میں کہا--
جبکہ وہ ایک دم گاڑی روک گیا--

سر "وہ حیرانگی سے دیکھنے لگا-- جبکہ سالار نے اسکو گھور کر دیکھا--
سالے اتنی بھی تمیز نہیں میرے مطلب ہی سمجھ جائے--

"شادی کروں گا--

"لیکن سر

"بھی تمہیں کیا مسئلہ ہے

سر آپکو ماہی میڈیم یاد ہیں کیا "پی آئے" نے بتایا تو سالار جیسے تھم گلیا۔۔۔
 جب وہ بینک اک میں شوٹ کے لیے گیا تھا ماہی تب اسکے ساتھ کافی سیٹ ہو
 گئی تھی۔۔۔ اور سالار سے شادی کی خواہش مند تھی۔۔۔ جبکہ سالار نے بھی
 ہامی بھری مگر اناؤنسر نہیں کیا تھا خیر وہ تو اسکی منتظر تھی
 سالار نے گھیری سانس کھینچی۔۔۔

تمہیں سچ بتاؤ تو مجھے کسی میں دلچسپی نہیں۔۔۔
 اس لڑکی وہ صرف اسکے تھپڑ کی سزا سالار کے روپ میں ملے گی۔۔۔
 "مگر سر۔۔۔ آپکو برا نہ لگے تو ایک بات کہو
 کب سے بولے جارہے ہو "سالار نے گھورا۔۔۔
 پی آئے خاموش ہو گیا۔۔۔

اب بولو بھی "اسنے جاننا چاہا۔۔۔
 پی آئے نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔

سر آئی تھینک وہ میڈیم الریڈی مطلب کافی کچھ سہ چکیں ہیں "وہ بولا
 لفظوں کو سنبھالنے کی کوشش کی۔۔۔۔
 یار تمہیں میں سائیکو لگتا ہوں۔۔۔۔ بس مجھے لگتا ہے وہ شادی میٹرل ہے
 " اب مجھ سے مزید سوال نہیں کرنا
 سر آپکو واقعی دلچسپی نہیں ان میں "اسنے آخری سوال کیا۔۔
 نہیں "سالار نے صاف جواب دیا۔۔۔۔
 اور وہ خاموش ہو گیا وہ تو سمجھا تھا کہ سالار کو محبت ہو گی ہے جو اسنے۔۔ اس
 لڑکی کو اٹھوا کر اپنے فلیٹ میں رہنے کی جگہ دی تھی مگر یہاں تو کہانی ہی الگ
 تھی۔۔۔۔
 اور اسے حیرت ہوئی کہ یہ شخص کافی عجیب ہے۔۔۔۔
 اسے خود بھی نہیں پتہ ہوتا کہ اسنے آخر کرنا کیا کیا ہے۔۔۔
 بر حال ماہی تو اسکے لیے سیریس تھی۔۔۔ یہ بات وہ باخوبی جانتا تھا جبکہ جس
 نے سیریس کیا تھا وہ بھولا بیٹھا تھا۔۔

شادی کی تیاریوں کا جوش ہی الگ تھا۔۔۔ ہفتہ کیسے گزرا پتہ ہی نہیں چلا
گھر میں شاپنگ مسلسل جاری تھی مدیحا کو تو کسی کے لیے بھی وقت نہیں مل
رہا تھا نانی بھی گاؤں سے آگئیں تھیں سب کے ساتھ۔۔ جبکہ ایمن بھی آئی
تھی۔۔ وہ دیکھنا چاہتی تھی جس کے لیے کبیر نے اسے ٹھکرایا ہے وہ کون
ہے۔۔۔

گھر مہمانوں سے بھر گیا فشنین اب بھی ٹھیک نہیں ہوئی تھی۔۔ اور سالار
کو تو اس دن کے بعد فرصت ہی نہیں ملی سر کھجانے کی۔۔
مرتضیٰ نے ہر کام کی ذمہ داری اسپر ڈال دی تھی۔۔
زین اپنی مستی میں مگن تھا آنے والے وقت سے انجان۔۔
جبکہ عارض کو آیت کے کپڑوں کی فکر تھی۔۔

کیونکہ کبیر اس سے بار بار یہ ہی پوچھ رہا تھا کہ تم نے آیت کو شاپنگ کر دی۔۔۔۔

عارض نے کمپنی کے اکاؤنٹس سے۔۔ کسی کو بتائے بنا۔۔۔ پیسے نکلوا لیے۔۔

کیونکہ شادی کی وجہ سے کسی کا دھیان نہیں تھا اس طرف۔۔ وہ آیت کے روم میں آیا۔۔ آیت بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی کمرے میں اندھیرہ تھا۔۔

حالانکہ سب باہر تھے پھر وہ یہاں کیوں تھی۔۔۔ اسنے روم کا دور لوک کیا۔۔۔ اور اندر آگیا۔۔۔

اسے شاید احساس نہیں ہوا تھا تبھی وہ یوں ہی لیٹی رہی۔۔۔ عارض کو اسکے گلابی لب اور چہرے کا نیلا حصہ نظر آ رہا تھا۔۔۔ آیت نے اچانک ہی آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹایا۔۔ تو سامنے اسکو پایا۔۔۔

دونوں کی نگاہ ایک دوسرے میں الجھ کر رہ گئی۔۔۔۔

آیت نے نگاہ پھیر کر اٹھنا چاہا۔۔۔

جبکہ عارض نے پیسے دوسری طرف بیڈ پر پھینک کر۔۔۔ اس کے سامنے بیٹھ گیا

۔۔۔۔

آیت کا دل بری طرح دھڑکا۔۔۔

ک۔۔ کیوں آئے ہیں "وہ پوچھنے لگی۔۔

یہاں کیوں بند ہو "عارض نے سوال کیا اسکی آنکھوں کے پردے پھولے

ہوئے تھے۔۔۔

عارض کے سوال پر آیت کی آنکھیں تیزی سے بھیگی اور اسکی آنکھوں سے

بے ساختہ آنسو نکلنے لگے۔۔

عارض نے بے زاری سے اسکو دیکھا۔۔

لازمی وہی مرغی کی ایک ٹانگ۔۔۔ جو وہ کبھی کرے گا نہیں اسی کا غم منایا

جار ہا تھا۔۔۔۔

مگر آیت نے آنسو صاف کر لیے اسکے چہرے پر بے زاری دیکھ کر۔۔۔
میں حیران ہوں تمہاری ڈھٹائی پر۔۔۔۔ "عارض نے۔۔۔ ایک آئی برو
آچکا کر دیکھا۔۔۔

آیت کو لگا اسکی دم گھٹ جائے گا اس شخص کی نفرت ختم ہی نہیں ہو رہی تھی
دن بدن عجیب ہو رہی تھی خود ہی اسکے پاس آتا اور خود ہی طنز کرتا۔۔۔ اسی
حالت میں وہ کیا کر سکتی تھی۔۔۔
میری ادا اسی اور کسی بھی غم کا عارض آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے "آیت
نے کہا اور چادر ہٹا کر اٹھنے لگی۔۔۔
عارض کو ہنسی آگئی۔۔۔

کیا واقعی۔۔۔۔ تم اس کمرے میں بند یہ نہیں سوچ رہی کہ نانی نے تمہاری
آنکھوں سے اور تمہارے وجود سے سب پہچان لیا تو "وہ وہی بات کرنے لگا
جس کا خوف اسے چین نہیں لینے دے رہا تھا۔۔۔

اگر کوئی پہچان بھی گیا تو۔۔۔ میں بالکل نہیں کہو گی یہ بچہ آپکا ہے۔۔۔ فکر نہ کریں "آیت نے ازیت کی انتہا پر پہنچتے سرخ نظروں سے اسکو دیکھا۔۔۔ عارض کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔۔۔ تو کس کا ہے یہ بچہ "وہ سنگین لہجے میں اسکا بازو جکڑ گیا۔۔۔ کسی کا بھی ہو سکتا ہے مگر عارض آپکا نہیں ہے آیت نے گناہ کیا ہے اور وہ اسے چھپاتی پھیر رہی ہے۔۔۔ کوئی بھی پہچان لے مجھے پرواہ نہیں "وہ اچانک اسے دور دھکیلتی چلائی جبکہ عارض کا ہاتھ اسپر اٹھا اور۔۔۔ اسکا چہرہ سرخ کر گیا۔۔۔

مجھے اور میرے بچے کو گالی دے رہی ہو "وہ دھاڑا۔۔۔ آپے سے باہر ہی لگا۔۔۔ کوئی سن لے گا

۔ پھر کیا جواب دیں۔۔۔ دیں گے "وہ سسکنے لگی۔۔۔ اتنی تکلیفیں نہ دیں مجھے کہ اسکے نشانات چھپانے مشکل ہو جائیں۔۔۔ اب اس تھپڑ کے نشان کو کیسے چھپاؤں گی "وہ جیسے خود اذیت کا شکار لگی۔۔۔

عارض کے دل پر لگی تھی آج پہلی بار اسکی حرکات۔۔۔
یہ بچہ میرا ہے۔۔ جائز ہے۔۔ اور مجھے پرواہ نہیں یہ بات کھولتی ہے یہ
اں میں

اچھی بات ہے مجھے بھی پرواہ نہیں "میک اپ سے تھپڑ کے نشان کو چھپاتی وہ
بولی۔۔

یہ سب کیا کر رہی ہو تم "عارض کی برداشت سے باہر ہوا اور اسنے اسکے ہاتھ
سے سامان لے کر دور اچھا ل دیا۔۔

دفع ہو جائیں آپ میرے کمرے میں سے ورنہ باہر نکل کر آپکا اتنا تماشہ لگاؤ
گی کہ یہاں موجود سب سوچیں گے کیا یہ آیت ہے "وہ بھی بنا لحاظ کے
چلائی۔۔۔

تمہاری اس چونچ پر قدم رکھنے مجھے آتے ہیں آیت "اسنے اسکا منہ جکڑ کر کہا
۔۔۔ اور اسکو دور دھکیل کر باہر نکل گیا

-

دھڑ دھڑ سڑھیاں اترتا وہ کی لوگوں کی نظروں میں آیا تھا۔۔۔
وہ بے حد ہینڈ سم تھا ہینڈ سم تو مدیحا کے چارویٹے ہی تھے۔۔۔ اور یہ بات تو
سب ہی کہتے تھے۔۔۔ وہ ماما کے کمرے میں پہنچا تو وہاں بھی مہمان تھے نانی
بھی تھیں۔۔۔

دیکھو لڑکے کو کیسے سرخ چہرہ لیے منہ اٹھائے پھیر رہا ہے "نانی نے جھڑک
دیا۔۔۔

ماما کچھ دیر بعد کر سکتا ہوں "عارض ضبط سے بولا۔۔۔

ہاں بولو بیٹے! مدیحا نے پوچھا۔۔۔

اکیلے میں "وہ کہہ کر باہر نکل گیا۔۔۔

ارے دیکھ لو مدیحا ہم سے بھی پردہ داری ہونے لگ گئی "نامی نے برا منایا

۔۔۔

مدیحا شرمندہ سی باہر نکل گئی۔۔۔

اور عارض کے پاس آئی۔۔۔

رخصتی چاہیے مجھے آیت کی۔۔ وہ بھی کل ہی۔۔۔ بڑے بھیا کی مہندی پر "
وہ بولا۔۔ جبرے تنے ہوئے تھے چہرے پر پسینہ سا تھا۔۔
کیا کیا ہے تم نے آیت کے ساتھ۔ "مدیحانے اسکا شاننا پکڑا۔۔
اسے آیت کی فکر ہونے لگی

میں آپکو فیصلہ سنا چکا ہوں "عارض بول کر وہاں سے نکل گیا مدیحانے سر
تھام لیا۔۔

یہ سب کیا ہو رہا تھا "وہ اندر آئی۔۔ تو اسکے چہرے پر پریشانی تھی۔۔
کیا ہوا مدیحا "پھر سے نانی نے پوچھا۔۔

کچھ نہیں "وہ مسکرائیں اور سالار کا نمبر ڈائل کیا۔۔

بیٹے زرا اوپر آو "انھوں نے کہا۔۔

اور فون بند کر دیا۔۔

تھکاوٹ سے اسکا برا حال تھا موڈ الگ خراب تھا کہ نیند پوری نہیں ہو رہی تھی۔۔

نہ جانے کس نوعیت کے سکون کی تلاش تھی سرخ آنکھوں اور سرخ ناک سے جو یہ پتہ دے رہی تھی کہ وہ بیمار پڑ گیا ہے۔۔ کام کے برڈن کے باعث وہ اندر آیا۔۔

جی ماما "اسنے بنا کسی کو دیکھے پوچھا تو ایمن تو اسکو دیکھتی رہ گئی۔۔۔
کبیر تو شاید سو برس لگتا تھا۔۔ مگر سالار کیا پرسنلٹی تھی وہ وہیں حونک نظروں سے دیکھتی رہی۔۔

بڑی بڑی آنکھوں میں بلا کی ناگواری تھی ہر چیز کے لیے۔۔۔

بیٹا نانی سے سلام نہیں کیا " مدیحا نے کہا۔۔ تو اسنے نانی کے آگے سر جھکایا پھر
 مامی کے آگے اور پھر ایمن کو ایک نگاہ دیکھ کر وہ مدیحا کی طرف متوجہ ہوا

باہر آؤ زرا " مدیحا مسکرا کر بولی۔۔۔

سالار باہر نکل گیا۔۔ جبکہ ایمن کے لبوں پر اسکو دیکھ کر عجیب مسکان آگئی۔۔
 امی جی کبیر نے تو من مانی کر لی سالار کے لیے ایمن کی بات چلائیں " مامی
 بولیں تو نانی۔۔ جو پان کھا رہیں تھیں ہوش میں آئیں۔۔

ہاں یہ تو تم نے ٹھیک کہا ہے۔۔۔ مگر

" زرا اٹھڑے دماغ کا ہے

نانی بولیں کیونکہ سالار کے بارے میں مدیحا سے سن چکیں تھیں۔۔۔

نانی کیا فرق پڑتا ہے میں مینیج کر لوں گی " ایمن نے کہا تو انھوں نے اسکے سر
 پر پیار کیا۔۔

اگر تجھے پسند ہے تو پھر کر لیتی ہوں بات پکی۔۔۔" انھوں نے کہا تو ایمن مسکرا دی۔۔۔ جبکہ دوسری طرف۔۔۔ مدیہا نے سالار کو ساری بات بتادی۔۔۔

میں منہ توڑ دوں گا اسکا" وہ غرایا۔۔

آرام سے بات کرو۔۔ سالار اور میں بھی یہ ہی چاہتی تھی کہ آیت کی رخصتی ہو جائے جتنی جلدی ہو اتنا بہتر ہے" مدیہا بولیں۔۔۔

بھئی یہ کونلوں پر کیوں کھڑے ہو رہیں ہیں کبیر کے بعد ہو جائے گی رخصتی یہ کل ہی کرنے کی کسی ضد ہے" سالار نے غصے سے کہا۔۔

تمہیں میں کہہ رہی ہوں سب سمجھا لو۔۔ میں ایسا ہی چاہتی ہوں" مدیہا آیت کے خیال سے ہی کہہ رہی تھی۔۔

ٹھیک ہے" سالار نے کہا اور انھیں بگڑے تیروں سے وہاں سے گزر گیا۔۔ مجھے لگتا ہے اسکی طبعیت نہیں ٹھیک" مدیہا بڑبڑاتی ہوئی اندر آئیں

جاایمن بچے کو دودھ میں ہلدی دے آساری تھکاوٹ اتر جائے گی "نانی نے
کہا تو ایمن جلدی سے اٹھی

-

امی جی پریشے دے دے گی "مدیھا بولی
چپ رہ بس۔ "انہوں نے کہا تو وہ چپ ہو گئیں جبکہ ایمن نے سالار کو اوپر
جاتے دیکھا تو مسکرا کر کچن میں آگئی۔ دودھ اور ہلدی بنا کر وہ۔۔۔ اوپر
جانے لگی۔۔۔

اوپر کا پورشن بے حد حسین تھا یونیک چیزیں مہنگی طرز کا وہ سکون دہ جگہ تھی
۔۔۔

ایمن اندر آگئی سالار اندھا بستر پر لیٹا تھا۔۔۔۔
ایمن زرا سے کھانسی سالار جھٹکا کھا کر مڑا۔۔۔
ایمن کو دیکھ کر پیل بھر کے لیے حیران ہوا۔۔۔۔
آپ یہاں "اسنے کہا۔۔

آپ تھک گئے ہیں یہ دودھ ہلدی لے لیں ٹھیک ہو جائیں گے "ایمن بولی تو سالار نے گھیری سانس بھری۔۔

میں یہ سب نہیں لیتا۔۔۔" اسنے کہا اور اسکے جانے کا انتظار کرنے لگا۔۔

" پھر آپکے شانے دبا دو۔۔۔ نانی کہتی ہیں تھکاوٹ اتر جائے گی

نانی نے یہ نہیں بتایا کہ کسی وارہ لڑکے کے کمرے میں جا کر اسے دعوت

نہیں دینی چاہیے "سالار نے گھورا ایمن ہنس دی۔۔۔

اور دوپٹے کو مزید گردن سے چیپکا لیا۔۔ اسے سمجھ آگئی تھی کہ کبیر ایمن

سے شادی پر کبھی کیوں نہیں راضی ہوا۔۔

" نانی تو بہت کچھ بتاتی ہیں بتائیں آپکی خدمت کیسے کرو

رہنے دو لے لی میں نے تمہاری خدمت تو باقی پیچھے کچھ نہیں رہے گا

تمہارے پاس "سالار اٹھ گیا۔۔ کہ شاید وہ اٹھ کر چلی جائے۔۔

روکیں تو۔۔۔" ایمن اسکے پیچھے آئی۔۔

یار جاؤ تم میرا دماغ خراب مت کرو "سالار نے اسکو دوردھکیلا۔۔۔

جبکہ ایمن کو کوئی خاص فرق نہیں پڑا۔۔

میں ماما کو بلالوں گا۔۔

کیوں ڈر گئے ایک آوارہ لڑکا لڑکی سے ڈر گیا

ایمن بولی تو سالار نے غصے سے اس کے بال جکڑ لیے۔۔

اس سے پہلے وہ واقعی اسکی خواہش پوری کر دیتا۔۔ اسے جسٹ ٹائم پاس

سمجھ کر۔۔ دماغ میں زہیل کا چہرہ اتر آیا۔۔

وہ ایک دم جھٹکا لگا کر اس سے دور ہوا۔۔

پیشانی پر پسینہ اتر آیا۔۔ وہ سمجھ نہیں سکا اسکا چہرہ کیوں زہین کی سکریں پر

آیا اور وہ ایسے کیوں دور ہوا۔۔۔

جبکہ ایمن کو اسکی ماں نے پکار لیا مگر وہ تو سالار پر مر ہی مٹی تھی۔۔

عجیب جنگلی سا آدمی تھا اور اسے ہر قیمت پر سالار ہی چاہیے تھا۔۔

سب : ❤️❤️❤️❤️❤️ [10/23, 7:49 PM] S

میں آیت کی رخصتی کی بات پھیل گئی مرقضی نے اس بات پر خفگی کا اظہار کیا

مگر مدیحا کی ضد کے آگے چپ سے ہو گئے سب ہی حیران تھے کے مدیحا اتنا
ضد پر کیوں اڑی ہوئی ہے گویا وہ عارض کے اسی اچانک فیصلے کی منتظر تھی

سب میں آیت کی رخصتی کی خبر کیا پھیلی۔۔۔۔۔ سب اسکو چھیڑنے لگے جو
سن سی بیٹھی تھی اسکی اندرونی کیفیت سے تو پریشہ ہی آگاہ تھی۔۔۔۔۔
دیکھو رخصتی ہو رہی ہے تمھاری اور منہ تم نے من بھر کا بنایا ہوا ہے "ایمن
نے زرا ناگواری سے کہا۔۔ آیت کچھ نہیں بولی جبکہ پریشہ نے ضبط سے اسکو
دیکھا

"ایمن جب انسان کچھ نہ جانتا ہو تو چپ رہنا چاہیے
ہائے کیا بات ہے ایسی کسی اور کو پسند کرتی ہو" وہ ہنس کر پوچھنے لگی جس پر
آیت اور پریشہ ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئیں اسکے بعد دونوں ہی کچھ نہ
بولیں جبکہ۔۔ ایمن کافی دیر بولتی رہی۔۔۔۔۔
عمل اسکے لیے او بٹن لے کر اندر داخل ہوئے۔۔

تاہم امی نے کہا ہے ابٹن لگالو "عمل نے مسکرا کر کہا اور ایکسائٹڈ سی۔۔ اس کے پاس آگئی۔۔۔

سب عورتیں بھی ابھی آتی ہوں گی۔۔ "عمل نے جلدی سے کہا۔۔۔۔۔
تو آیت گھبرا گئی۔۔

پریشہ مجھے یہ سب نہیں کرنا "اسنے ہمت کر کے کہا۔۔

"آیت تماشہ نہ بناؤ اپنا

پریشہ میری شادی پر میرا باپ موجود نہیں ہے کیا یہ ازیت کم ہے "وہ آنسو سے لبریز آنکھوں سے اسکو دیکھتی مدھم لہجے میں بولی۔۔

تب تک سب عورتیں بھی اندر آ گئیں اور اس طرح۔۔ آیت کی رسم ہونے لگی۔۔۔۔

نانی نے تو۔۔ اسے پورا پورا ابٹن میں نہلا دیا۔۔۔

آئے لڑکی اب تو نے لباس نہیں بدلنا "انھوں نے حکم دیا۔۔ اور عمل نے ڈھولکی بجانا شروع کر دی۔۔

شغل میلہ لگتا رہا۔۔۔

آیت کافی سنجیدہ تھی اور پریشے بار بار اسے سمجھا رہی تھی۔۔۔
رات گئے۔۔ مرتضیٰ صاحب کے حکم پر محفل ختم ہوئی۔۔ کیونکہ کل بڑا
دن تھا۔۔ کبیر کی مہندی اور عارض کی رخصتی تھی۔۔۔

اگلا دن بے حد مصروف تھا۔۔۔ سالار کو شدید بخار ہو گیا تھا۔۔ آنکھیں
سرخ تھیں۔۔۔ مگر وہ۔۔۔ سب سمجھا رہا تھا۔۔۔
عارض کا موڈ سخت خراب تھا وہ کسی ایک بھی فرد کو اپنے نزدیک برداشت
نہیں کر رہا تھا۔۔۔ جبکہ۔۔۔ کبیر۔۔۔ بے حد خوش تھا۔ سالار کے ساتھ اسنے
پوری پوری مدد بھی کرائی تھی جبکہ زین بھی لگا ہوا تھا۔۔۔
تمہارے سے زیادہ ایکساٹئیڈ دولہا نہیں دیکھا میں نے "سالار نے ٹشو سے
ناک صاف کر کے۔۔۔ زین کے ہاتھ میں تھما دیا اور کبیر کو کہا۔۔۔

جس نے اسے مصنوعی گھوری سے نوازا جبکہ زین تلملا گیا سالار کی اس حرکت پر۔۔۔۔

بھیار آپ صبح سے ایسا ہی کر رہے ہیں۔۔۔" زین نے ٹشوز مین پر پھینکا۔۔۔

کاش یہاں میرا پی آئے۔۔ ہوتا تو کم از کم نخرے تو نہ دیکھتا ایک تم ہو "سالار نے گھورا جبکہ زین نے منہ بنا لیا۔۔۔

ویسے بڑے بھیا۔ اس لڑی کو جوڑ دیں آپکے سسرالی اسی لڑی کے نیچے بیٹھیں گے لائٹیں پوری پڑنی چاہیے "افان کے شوشے پر زین سالار اور فان تینوں ہنسنے لگے۔۔ جبکہ کبیر نے اسکی کمر پر مکہ مارا۔۔

اب سارا کام تم خود ہی کرو گے۔ گدھوں "کبیر بھڑکا کر کہتا پلٹ گیا۔۔
لوسن لو گدھے بھی ہم ہیں مہراج کی شادی نہیں پتہ نہیں کیا ہو رہا ہے ویسے افان تجھے لگتا ہے ہماری شادی ہوگی "سالار نے ٹھنڈی ابھری۔۔۔
میری شادی تو تو ہی کراے گا "افان نے دانت نکالے۔۔۔

یہ بہت ہی غلط ہے۔۔ اس عارض کی رخصتی کا شوشہ وہ تو سالار باپ کو سمجھالے گا۔۔ کبیر کی شادی ہو۔۔ تو سالار تیاری کرے گا۔۔ افان صاحب شادی پوری کی پوری میرے اوپر ڈالے بیٹھے ہو۔۔ تم لوگوں کو میں مرد نہیں لگتا میرے اندر جذبات نہیں ہیں۔۔۔۔ "وہ آنکھیں نکالتا چلا یا جبکہ زین اور افان خوب ہنسنے لگے۔۔۔

بند کرو اپنے منہ "وہ لائٹوں کی لڑیاں پھینکتا چمیر پر بیٹھ گیا۔۔۔ جبکہ افان اور زین لڑیاں لگانے لگے۔۔۔۔

تقریباً تیاریاں ہو گئیں تھیں۔۔۔۔ بس کچھ ہی دیر میں فنکشن شروع ہو جاتا۔۔۔۔ پہلے مہندی کی رسم ادا کی جاتی اور اسکے بعد رخصتی۔۔۔ سالار موبائل سکرولنگ کر رہا تھا۔۔

پینٹ کے پائچے فولڈ کیے سفید پاؤں میں چپلیں پہنے اور بلیک ٹی شرٹ پہنے جس میں اسکے مسلز واضح ہو رہے تھے وہ لاہر واہ سا ایک ایک کی نگاہ کا مرکز بن رہا تھا۔ ایمن نے اسکا سر سے پاؤں تک تجزیہ کیا اور اسے اندازا ہوا کہ وہ

کبیر سے کہیں زیادہ ہینڈ سم اور ڈیشنگ ہے اسپر وہ کتنا جنگلی سا ہے اسکا دل
گد گدا سا گیا۔۔۔

اور گنگناتی ہوئی وہ پلٹی۔۔ اور تیار ہونے لگی۔
آیت کو پریشے اور عمل پالر لے گئیں تھیں اسنے جانے سے انکار کر دیا۔۔ وہ
تو سالار کو دیکھنا چاہتی تھی اچھے سے۔۔۔

مہندی کا فنکشن شروع ہو گیا تھا۔۔۔ کبیر کو سیٹج پر بیٹھایا گیا۔۔ تو سب دیکھ
کر حیران رہ گئے کہ اسکے سسرالی کتنے کم تھے بس چھ بندے تھے۔۔۔
تین بچے اور تین ہی بڑے سب نے اس بات کو محسوس کیا مگر خوشی کے
موقعے پر کوئی کچھ نہیں بولا وہ لوگ رسم کر کے ایک طرف بیٹھ گئے۔۔ جبکہ
سالار جو کھانے کی طرف متوجہ تھا مر تضحی کے ڈانٹنے پر کپڑے چینج کرنے
بھاگا۔۔ افان اور زین تو کبیر کے ساتھ پہلے سے ہی تھے موجود جبکہ پریشے اور

عمل بھی۔۔ پریشے پر سے تو افان کی نگاہ ہی نہیں ہٹ رہی تھی جبکہ زین بھی نہ جانے بار بار عمل کو دیکھنے سے خود کو روک نہیں پارہا تھا۔۔ جبکہ اسکے انداز میں زین کے اس طرح دیکھنے سے خوب ناگواری تھی۔۔۔ دوسری طرف پریشے بھی افان کو گھور رہی تھی مگر وہ تو نگاہ ہٹا ہی نہیں رہا تھا۔۔۔۔

اور بڑے بھیا۔۔ مسکرا رہے تھے مدیحانے اسکی بلائیں لے ڈالیں۔۔۔ ایمن بھی تیار تھی غرارے میں وہ۔۔ سالار کی نگاہ کامرکز بننا چاہتی تھی۔۔۔۔

تبھی وہ بھی سیٹج پر آگئی

جبکہ آنکھیں سالار کی منتظر تھیں۔۔۔

بلیک کرتا شلوار میں وہ تیار ہو کر نکلا۔۔ جبکہ گلے میں یلو پرنا ڈالا ہوا تھا تو ایک دم اسکی نگاہ عارض پر گئی جو کسی سے بات کر رہا تھا۔۔۔

اوو و بھائی۔۔۔ تو یہاں کیوں ہیں "سالار نے کہا تو عارض نے ایک دم فون بند کر دیا۔۔۔

میں آرہا ہوں بھیا آپ چلیں "وہ بولا۔۔۔

کس سے بات کر رہے تھے "سالار نے سنجیدگی سے اسکو دیکھا۔۔۔

ک۔۔۔ کسی سے نہیں "اسنے کہا اور سیل فون جیب میں ڈال لیا۔۔۔

سفید کرتا شلوار میں۔۔۔ ریڈ ویسکوٹ پہنے وہ بھی بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا۔۔۔

سالار کچھ لمھے اسکو دیکھتا رہا۔۔۔

کبھی بھی عورت سے بدلا نہیں لینا چاہیے۔۔۔ میرے نزدیک جو مرد عورت

سے اپنی محرومی کا بدلہ لیتا ہے۔۔۔۔۔ وہ بے حد کمزور ہوتا ہے۔۔۔۔۔ مرد کو

شیوا دیتا ہے کہ وہ اپنے ہی جیسے کسی مرد سے۔۔۔۔۔ بدلے کے جزبات رکھے

۔۔۔ ہمیشہ عورت کو پروٹیکٹ کرنا چاہیے۔۔۔ کسی بھی رشتے میں۔۔۔

پھر وہ تمھاری بہن ہو۔۔۔۔۔ یہ بیوی۔۔۔۔۔ یہ محبت۔۔۔ "اسکے شانے پر ہاتھ

رکھتا وہ بول رہا تھا جبکہ عارض چپ چاپ اسے سن رہا تھا۔۔۔۔۔ اسے

عجیب سالگ رہا تھا وہ ایسی سوچ رکھتا ہے لگتا بھی نہیں تھا۔

عارض نے بس سر ہلا دیا۔

چلو "سالار نے کہا اور وہاں سے دونوں نکل کر باہر آ گئے لون میں شام ڈھل آئی تھی۔۔

چار و طرف لائٹوں نے لون کو عجب کشش بخش دی تھی۔

کبیر کی رسم اب فیملی کے لوگ کر رہے تھے سالار اور عارض دونوں آ گئے ایمن جو بور کھڑی تھی ایک دم الرٹ ہوئی سالار کی بھی نگاہ اسپر اٹھی تھی مگر سر سری سی وہ کبیر کے نزدیک آ گیا۔

آیار مجھ سے بھی پیلا پیلا ہو جا "اسنے دونوں ہاتھوں میں ابٹن ملا اور کبیر کے پورے منہ پر مل دیا۔ جبکہ کبیر اسکو ہٹاتا رہ گیا۔ ایک دم شور سا اٹھا تھا۔۔ اور سب ہنسنے لگے۔

سالار میں تمہیں بخشو گا نہیں "کبیر چلایا۔

یہ جو دو لہے ہوتے ہیں نہ بیٹا ان کی چونچ۔۔۔ بند ہی رہتی ہے کیسے کیسے مسنے
سے لگتے ہیں "سالار ہنسا۔۔۔۔

ہاں تمہیں دیکھ لوں گا میں تمہاری شادی پر "کبیر نے اپنے منہ پر سے صاف
کیا۔۔۔

"ہاں دیکھنا۔۔۔ مجھ سے زیادہ ہینڈ سم دو لہا دنیا میں ہو گا ہی نہیں
بس کرو شو خاہر وقت تعریفیں اپنی "کبیر نے جھڑکا۔۔۔

سب ہنس رہے تھے محفل گرم تھی عارض نے بھی کبیر کو مہندی لگائے
۔۔۔ اور اسپر بھی کافی ہو ٹینگ ہوئی۔۔۔

اور پھر سب لڑکوں نے مل کر۔۔۔ کبیر کو نیچ میں کھڑا کر کے بھنگڑے ڈالے
۔۔۔

کافی دیر تک سالار کے سانس پھول گئے۔۔۔۔
تو ایمن جلدی سے اسے پانی دینے لگی۔۔۔۔

سالار نے چونک کر دیکھا۔۔۔ اور پانی کا گلاس لے لیا۔۔۔ ایمن تو پھولے
 نہیں سمائی۔۔۔ کچھ ہی دیر بعد آیت کو بھی سیٹج پر لایا گیا۔۔۔
 اور پھر۔۔۔ کبیر نے چہرہ صاف کر لیا۔۔۔ کپڑے چنچ کر کے وہ اب ایک بھائی
 لگ رہا تھا۔۔۔ جبکہ سالار زین اور افان نے بھی اپنے پیلے پر نے اتار دیے۔۔۔
 وہ سب آیت کے بھائی لگ رہے تھے سنجیدہ سے۔۔۔
 عارض خوف ناک خاموشی لیے سیٹج پر بیٹھا تھا اسکے ساتھ آیت کو بھی بیٹھا دیا
 گیا جو۔۔۔ دنیا کی سب سے خوبصورت دلہن لگ رہی تھی۔۔۔
 خاموش سچی سچی۔۔۔ پور پور عارض کے لیے سجائے۔۔۔
 وہ دلکشی کی انتہا پر تھی۔۔۔
 کھانا کھلا سب نے کھانا کھایا
 ۔۔۔ اور اسکے بعد۔۔۔ پریشے اور عمل نے دودھ پلائی کی۔۔۔
 عارض ان چونچلوں کے لیے بالکل تیار نہیں تھا۔۔۔ جبکہ سالار نے ان
 دونوں کی خواہش پوری کی اور کبیر سے الگ انھوں نے پیسے لیے تھے۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد رخصتی کا شور ہوا تو۔۔ آیت نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لیں

آج اسے شدت سے اپنے باپ کی یاد آئی تھی جس کو بلایا گیا تھا مگر وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھنے بھی نہیں آیا تھا۔۔ آیت کا جیسے سانس سارکنے لگا۔۔ وہ ایک بار تو آتے ایک بار تو وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتے یہ احساس دیتے کہ وہ اس کی بیٹی ہے۔۔ مگر کچھ نہیں ہوا تھا۔۔

جب اسے اٹھایا گیا تو اس کی بند مٹھیوں پر عارض کی نگاہ گی۔۔۔ اور بے اختیار اس نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔

آیت کی بند مٹھی اس کے ہاتھ میں چھپ گئی۔۔۔ اس وقت وہ جو محسوس کر رہی تھی عارض کی اس حرکت پر وہ جیسے اس کے اندر اٹھتا طوفان ایک دم ٹھہر گیا

--

جیسے لاشعوری طور پر وہ اسے احساس دلا گیا تھا کہ وہ تنہا نہیں ہے۔۔ آیت کو اس وقت محسوس ہوا اسکی ساری تکلیفوں پر یہ لا پر واہ ہاتھ مر حم رکھ گیا ہے۔۔

عارض اسکا ہاتھ تھا مے۔۔۔۔۔ لون سے گھر میں داخل ہوا۔۔ سالار کبیر یہاں تک کے سب بڑوں کے چہروں پر اسکی اس حرکت پر مسکان ٹھہر گئی۔۔ اور۔۔ عارض آیت کو لے کر اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔

پریشے اور عمل کے ساتھ زین افان اور سالار نے بھی۔۔۔ سمیں شروع کر دیں۔۔

چل بھی نکال پیسے "سالار نے کہا۔۔۔۔۔

جبکہ اسکے پیچھے ایمن بھی آگئی۔۔

یار بھیا۔۔ پیسے دینا آپکا کام ہے میرا نہیں "عارض نے صاف انکار کیا۔۔

اب تم لوگ بس کرو گے رات اتر آئے ہے تماشے نہیں ختم ہو رہے "
 مرتضیٰ بھڑ کے تو۔۔۔ سالار منہ بنانے لگا جبکہ عارض نے شکر کا سانس بھرا

--

چلو جاؤ اپنے کمرے میں۔۔۔ پہنچاؤ انھیں " انھوں نے مدیحا کو کہا۔۔
 یہ کیا یہ اتنی آرام سے پہنچ جائے گا کمرے میں " افان سالار کے کان میں
 گھسا۔۔۔

کوئی اور آپشن نہیں۔۔۔ میرا باپ گبر ہے وہ
 ہم سب کو کھا جائے گا۔۔۔ چپ رہ فلحال " سالار نے کہا۔۔۔ جبکہ خواتین
 آیت کو اسکے کمرے میں پہنچانے لگیں۔۔۔
 اور عارض۔۔۔ وہاں سے باہر ہی نکل گیا۔
 کدھر کمرے میں جاؤ تم بھی " کبیر نے گھورا تو چار نگار اسے بھی کمرے میں
 جانے لگا۔۔۔

آیت اسکے کمرے میں آج حق سے بیٹھی تھی۔۔
 خاموش پلکیں جھکائے۔۔ سب باہر چلے گئے تھے عارض بھی اندر موجود
 تھے۔ ایسا نہیں تھا کہ وہ پہلی بار دونوں تنہا تھے۔۔۔
 مگر آج سے وہ بس اسکی ہو گئی تھی۔۔
 اٹھو اور کپڑے چینج کر اپنے میرے لیے اس طرح بیٹھ کر وقت ضائع مت
 کرو "عارض نے دو ٹوک بات کی آیت نے اسکی جانب دیکھا۔۔
 کچھ بھی کہنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔۔ وہ اٹھی۔۔ اور ڈریسنگ ٹیبل کی طرف آ
 گئی۔۔ اور آہستہ آہستہ اپنی چیزیں اتارنے لگی۔۔ عارض کو بالکل نظر انداز
 کر دیا تھا۔۔ جبکہ عارض اسکی چھوڑی ہوئی جگہ پر بیٹھ گیا۔۔ تقریباً لیٹ کر وہ
 موبائل استعمال کرنے لگا کمرے کی خاموش فضا میں اسکی چوڑیوں کی کھنک
 کھن تھی۔۔۔

عارض ہر ممکن طریقے سے اسکو اگنور کرنا چاہ رہا تھا۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہو پا رہا تھا جس طرح وہ خود کو قابو کر رہا تھا اسکے حسین چہرے سے نگاہ چرانے کی کوشش میں تھا۔ ہر ہر بہ جاتا رہا تھا۔ اور جب اسنے۔۔ خود پر سے دوپٹہ ہٹایا۔ تو عارض ایک پل کو ساکت رہ گیا۔۔

لہنگے کے گھیرے گلے نے اسے اپنی جانب اپیل کیا۔ تھا وہ جینی کے میسج کا جواب چھوڑ کر اٹھا۔۔۔

مگر رک گیا۔ آیت کی بلکل بھی توجہ اسپر نہیں تھی۔۔۔
اپنی ویسکوٹ کھول کر۔۔ وہ۔۔۔ غصے سے واشروم میں چلا گیا۔۔۔
جبکہ آیت نے بیڈ پر پڑی ویسکوٹ دیکھی اور پھر اپنے ایئر رنگز اتارنے لگی۔۔
تھکاوٹ اسے واقعی ہو رہی تھی اور پھر بھوک بھی لگی تھی۔۔۔
جسے وہ برداشت کرنے کی کوشش میں تھی۔۔۔

مگر اسنے سوچ لیا تھا چینیج کر کے وہ کھانا کھانے باہر چلی جائے گی۔۔

اسنے اپنے گلے سے سیٹ نکالنا چاہا مگر اتنا سب کچھ اتار کر تو تھکاوٹ اور بھی بڑھ گئی تھی وہ تھک کر صوفے پر بیٹھ گئی۔۔

بالوں سے پینے کھینچ کر اسنے لمبے بال کھول دیے تھے جو پہلے ڈیزائنز کی صورت بندھے ہوئے تھے۔۔۔

عارض باہر نکلا۔۔۔

تو وہ صوفے پر بیٹھی تھی۔۔

کھلے بال۔۔۔ گلے میں سیٹ۔۔ جبکہ ناک کی نتھ جو ہونٹوں پر گیر کر ایک

ادھم مچا رہی تھی۔۔ اسکے اندر جذبات کی توڑ پھوڑ شروع ہو گئی۔۔۔

وہ بنا جھجھکے اسکے نزدیک گیا۔۔۔

اور اسکے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔

بیوی تو تھی نہ وہ اسکی۔۔۔ "اسنے دل میں سوچا۔۔۔۔

مگر وہ اسے بالکل پسند نہیں کرتا۔۔ اور جو بھی اسنے اسکے ساتھ پہلے کیا تھا وہ

سب غصہ اور ضد تھی اور آج وہ

کس طرح اسے متاثر کر رہی تھی۔۔۔
آیت ایکدم اسکے بیٹھنے پر اٹھ گئی۔۔
حیرانگی سے اسکو دیکھنے لگی۔۔
عارض اپنی اس حرکت پر سر تھام گیا۔۔
آیت نے جلدی سے سیٹ اپنی گردن سے جدا کرنا چاہا۔۔ تو عارض نے
سیٹ کی ڈوری۔۔ کو تھام لیا۔۔
آیت تھم گئی۔۔۔
اسکو دیکھنے لگی۔۔۔
جس کی نگاہ اسکی شفاف گردن سے شانے پر سرکنے لگی تھی۔۔۔
عارض نے۔۔۔ جذبات سے بو جھل لمس اسکے ہاتھوں پر بکھیر دیا۔۔
آیت کا دل بری طرح دھڑکنے لگا
جبکہ عارض اپنی عقل شعور اپنی ضد اپنی پسند اپنا غصہ سب ایک طرف رکھ چکا
تھا۔۔۔

آیت کے سیٹ کی ڈوری ڈھیلی کر کے اسنے اسکی گردن سے وہ سیٹ جدا کر دیا۔۔۔۔

آیت پھر بھی یوں ہی کھڑی رہی۔۔ جبکہ اب عارض کا لمس وہ اپنے شانے اور گردن پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

کیا یہ بس اسکے جسم کی دلکشی تھی جس سے وہ متاثر ہوا تھا۔۔۔۔

کیا وہ اپنی بات پر اتنا بھی قائم نہیں رہ سکا تھا۔۔۔

کیا اسکے دل میں آیت کے لیے کوئی جذبہ تھا۔۔

کیا اسنے اپنے بچے کو اپنانے کا سوچ لیا تھا۔۔

کی سوال تھے آیت کے دل میں۔۔ عارض نے۔۔۔ کھینچ کر اسکا رخ بدلا

۔۔۔

اور اسکی نتھ دیکھنے لگا۔۔۔

اسکی نتھ پر ہی اپنا پر حدت لمس رکھ کر وہ۔۔ آنکھیں بند کر گیا۔۔۔

جیسے یہاں اسے دنیا جہان کا سکون میسر آیا تھا۔۔۔۔

دونوں کی بے ترتیب سانسیں۔۔۔ بھجنے لگیں تھیں۔۔۔

عارض نے اسکے ریشمی بالوں میں ہاتھ پھنسا لیا۔۔۔ اور اسے اور بھی

نزدیک کر کے وہ جذبات پر قابو نہ رکھ سکا۔۔۔

بہکتا چلا گیا۔۔۔

کیا آپ نے بھی وقت ضائع کرنے کا سوچ لیا ہے "آیت مدھم لہجے میں بولی

۔۔۔

جبکہ عارض کو کوئی کھینچ کر حقیقی زندگی میں لایا تھا۔۔۔

اسنے آنکھیں کھول کر آیت کی طرف دیکھا۔ جس کی لیپسٹک پھیل سی گئی

تھی۔۔۔ اسکے شدید لمس کی گواہ تھی۔۔۔

تمہارا بولنا ضروری تھا۔۔۔ "وہ بگڑے تیوروں میں بولا۔

کیوں حقیقت میں آگئے میرے بولنے سے یہ میرے چہرے میں کسی اور کا

چہرہ تلاش کر رہے تھے "آیت نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

عارض نے اسکو خود سے دور جھٹک دیا۔۔۔

"آپکی بھیک میں دی گی قربت نہیں چاہیے۔۔ عارض مجھے
 اپنی بکواس کو منہ کے اندر رکھو۔۔۔۔" وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا بولا۔۔۔۔
 کیوں۔۔۔ آپکو برا لگ رہا ہے کہ آپکے حقوق کے بیچ میں حائل ہوگی میں
 ۔۔۔۔" وہ مسکرا کر اسکو چڑا رہی تھی۔۔۔۔
 آیت میں کہہ رہا ہوں مجھے مزید کچھ نہیں سننا" وہ چلایا۔۔۔۔
 چلائیں مت عارض۔۔۔ باہر آواز جائے گی۔۔ میں نے اپنے نام سے بہت
 "تکلیف برداشت کی ہے میں بھولی کچھ نہیں
 میں نے کہا منہ بند کرو سمجھ کر کیا رہی ہوا اپنے آپ کو۔۔ بہت حور پری ہو جس
 کو دیکھ کر میں اپنی بات سے پھیر جاؤ گا" اسکا منہ جکڑ کر۔۔۔۔ وہ بولا۔۔۔۔
 تو نہ پھیریں نہ اپنی بات سے نہ ثابت کریں مجھ پر کہ آپ۔۔ مجھ سے اپنی
 "حوس۔۔
 شیٹ آپ" وہ دھاڑا۔۔۔۔
 بیوی ہو تم میری" اسنے بتایا۔۔۔۔

بیوی کے ساتھ یہ سلوک نہیں ہوتا عارض کے میں۔۔ رخصتی سے پہلے ماں
" بننے والی

اسکے منہ پر پڑنے والے تھپڑ نے اسکی زبان روک دی وہ نیچے بیٹھتی چلی گئی

بار بار یہ تانا مارنا ضروری ہے مجھے۔۔ تم میری بیوی ہو۔۔ بھلے مجھے تم پسند
نہیں ہو مگر جب اور جس وقت مجھے تمہاری ضرورت ہوگی میں پوری
کروں گا اور یہ بات یاد رکھو مجھے تم روک نہیں سکتی " وہ آنکھیں نکالتا غرایا

آیت سسکنے لگی۔۔

منہ بند کرو اپنا اور چہنچ کرو " وہ اٹھ گیا اسکے پاس سے۔۔

میں آپکی کسی بھی پنچ حرکت کا نشانہ نہیں بنو گی اب " وہ روتے میں بولی

اچھا واقعی چلو تمھیں دیکھاتا ہوں۔۔ میں کتنا بچ ہوں "اسکا بازو گھسیٹ کر
اسنے اسے بیڈ پر پھینکا۔۔ اور اپنا کرتا اتارنے لگا۔۔
عارض "آیت سہم سی گی۔۔

کیا ہوا۔۔ آیت۔۔۔۔ "وہ خباثت سے مسکرایا۔۔
آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے "وہ روتے میں اسے روکنے لگی۔۔
چاہو تو روک لو۔۔ "اپنا کرتا صوفے پر پھینک کر وہ اسکے پاس۔۔۔ ہی بیڈ
پر بیٹھ گیا اور اسے کھینچ کر اپنے پاس کر لیا۔ اسکی سرخ آنکھوں سے لبریز
آنکھوں میں آنسو۔۔ تسکین کا باعث تھے۔۔
اسکی ناک سے نتھ پھر بھی اسنے احتیاط سے اتاری۔۔
سمجھو وہ خود بھی نہیں پارہا تھا کہ۔۔ وہ چاہ کر بھی اسکے ساتھ بے رحم کیوں
نہیں ہو رہا

کیوں اسکے وجود میں اتنی کشش تھی۔۔

آیت کے سانسوں کو اپنی قیدی کر کے وہ۔۔ جیسے مگن سا ہو گیا۔۔ آیت
پھڑپھڑا سی گی۔۔۔

مگر عارض بالکل اسپر حاوی ہو گیا۔۔ تکیے پر اسے دھکیل کر وہ اپنے کام میں
شدت لے آیا تھا۔۔

شششش "آیت کی مزاحمت پر آنکھیں نکالتا وہ بولا۔۔۔۔

آیت کو وہ شب یاد آ گی۔۔ جو اسنے تکلیف میں گزار ی تھی۔۔ جس میں بھی
اسنے اسکے لبوں پر انگلی رکھ کر اسے چپ رہنے کا کہا تھا۔۔۔۔
اور پھر جیسے وہ بے بس ہو گی۔۔۔

نہ وہ کچھ کر سکی۔۔ اور نہ آیت روک پائی۔۔۔۔

اور ایک بار پھر۔۔۔ وہ اسکے حقوق نہ چاہتے ہوئے بھی پورے کرنے لگی۔

جبکہ عارض۔۔۔۔ دنیا جہان کی شدتیں اسپر لوٹا رہا تھا۔۔۔

یہ جانے بنا کہ وہ اس سے سخت نفرت کرتا ہے۔۔

اسکے انداز میں۔۔۔۔ جنون نہیں تھا۔۔۔۔

عجب مسروریت تھی۔۔۔ جس سے آیت بھی جلد ہی سب بھول گئی۔۔۔

وہ : ♥♥♥♥♥♥ [10/23, 7:50 PM] S

عارض کے اٹھنے سے پہلے اٹھ کر فریش ہوئی اور جلدی سے روم سے باہر نکل گئی۔۔۔

اسکے باہر نکلنے پر۔۔۔ مدیحانے سب سے پہلے اسکو طرف دیکھا۔۔

اسپر انوکھا ہی روپ چڑھا تھا۔۔۔ مدیحا اسکی طرف بڑھی۔۔

جبکہ آیت ایکدم کچھ خفیف سی ہو گئی۔۔۔

پگلی اپنے شوہر کے ساتھ باہر آنا تھا تمھیں اور مجھے پتہ ہے وہ نواب تو اٹھا بھی

نہیں ہوگا "مدیحانے مسکرا کر اسکا ماتھا چوما۔۔۔

جبکہ آیت انکی طرف دیکھنے لگی۔۔ کتنا مان تھا انھیں اپنے بیٹے پر جبکہ انکا بیٹا کیا

تھا۔۔۔۔

وہ چاہ کر بھی کچھ کہہ نہیں سکی انکے چہرے کی مسکراہٹ کو اسنے برقرار
رہنے دینے کا سوچا۔۔۔۔۔

جاؤ ابھی نانی کی نظر تم پر نہیں گی ورنہ نہ جانے کیا کیا سنا دیں جاؤ عارض کے
ساتھ باہر آنا "مدیحانے پیار سے کہا۔۔

مگر تائی امی۔۔ مجھے بھوک لگ رہی ہے "وہ بے چارگی سے بولی تو مدیحانہنس
دی۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں بھی جواتی ہوں کھانے کے لیے کچھ۔۔۔۔ اور اسکو اٹھاؤ
تاکہ جلدی ناشتہ کر سکو "مدیحانے کہا تو آیت کو چار نگار واپس پلٹنا پڑا۔۔ وہ
کمرے میں دوبارہ آئی۔۔ مرجھائے ہوئے پھولوں کی خوشبو اسکی ناک سے
ٹکرائی اور اسنے۔۔۔ بیڈ پر عارض کی جانب دیکھا۔۔۔

وائٹ کرتا شلوار میں وہ۔۔ تکیوں کو سینے میں بھینچے۔۔۔ بے خبر سو رہا تھا

وہ کچھ پل اسے دیکھتی رہی کیا ہی اچھا ہو کہ وہ شخص صرف اسکا ہو جائے۔۔
 اتر جائے اسکے دماغ سے ہر کسی کا فتور اور۔۔ وہ اسکی محبت کو محسوس
 کرے۔۔ تو شاید آیت خود کو خوش قسمت تصور کرے گی۔۔۔
 اسکے چہرے کے نقوش کو دیکھتے وہ کافی دیر سوچتی رہی۔ جبکہ اچانک بجنے
 والے دروازے پر۔۔ وہ اچھل پڑی دوسری طرف عارض جو سکون سے
 سو رہا تھا وہ بھی۔۔ نیند میں جیسے ڈسٹرب سا ہوا اور اسنے کروٹ بدل لی۔۔
 آیت نے احتیاط سے اپنے کھانے کا سامان ملازمہ سے لیا جو کہ اسکو معنی خیز
 نظروں سے دیکھ کر شرمسار ہی تھی مگر آیت کا شرمانے کا کوئی موڈ نہیں تھا
 رات سے بھوک سے وہ پاگل ہو رہی تھی۔۔۔
 اور تائی امی نے بی اچھا ناشتہ بھیجا تھا دیکھ کر منہ میں پانی آنے لگا۔۔ اسنے
 ٹرے لی۔۔ اور صوفے پر رکھ دی۔۔۔
 جبکہ دروازہ دوبارہ بند کر کے وہ سب بھول کر۔۔ اب ناشتہ کرنے میں
 مگن ہو گئی تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر گزری تھی کہ عارض کی نگاہ بھی کھل گئی۔۔۔
اسنے ارد گرد دیکھا بیڈ پر وہ نہیں تھی۔۔ اور سامنے صوفے پر نظر گئی تو
وہ۔۔۔

دودھ کے گلاس کو منہ لگائے
۔۔ بہت سپیڈ سے پینے کی کوشش میں تھی عارض چپ چاپ اسکو دیکھنے لگا
۔۔

بھیکے بال گزشتہ شب کا نکھار چہرے پر سجائے۔۔۔ وہ لا پرواہی سے ناشتہ کر
رہی تھی۔۔ عارض اٹھا۔۔ تو آیت کی نظر اسپر گئی۔۔۔
توپوری کا لقمہ یوں ہی رہ گیا۔۔۔۔

عارض اسکو اگنور کر کے اٹھا اور واشروم میں بند ہو گیا۔۔۔
جبکہ اسکے واشروم میں جاتے ہی۔۔ اسکا سیل فون بجنے لگا۔۔ آیت خاموشی
سے ناشتہ کرتی رہی اسکے سیل فون کو اگنور کر کے مگر کال کرنے والا بھی

شاید بہت ڈھیٹ تھا جب وہ باہر نہیں آیا اور کال پھر بھی آتی رہی تو آیت خود ہی اٹھی اور سائیڈ ٹیبل پر سے اسکا سیل فون اٹھایا۔۔۔

جینی کا نام شوہر ہا تھا۔۔ وہ اس نام کو تا دیر گھورتی رہی یہ وہ نام تھا جو اسکی زندگی میں سکون میسر نہیں ہونے دے رہا تھا۔۔۔

اسنے پلٹ کر واشروم کے بند دروازے کو دیکھا۔۔

کیا اسے یہ فون کال اٹھانی چاہیے "وہ ابھی اسی سوچ میں تھی کہ اسکے پیچھے سے کسی نے سیلفون اچک لیا۔۔۔

عارض کی نظروں میں سخت غصہ تھا۔۔ اسکے گیلے بال اور گلے میں پڑا ٹاول پتہ دے رہا تھا وہ شاور لے کر نکلا ہے۔۔۔۔

آیت واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔۔

ہیلو ہنی "عارض کی خوش باش آواز کمرے میں گونجی۔۔

ہم شاور لینے گیا تھا "شاید دیر سے فون اٹھانے کی وجہ پوچھیں گی تھی۔۔

آیت چپ رہی۔۔ اپنے دل میں اٹھتی توڑ پھوڑ کو۔۔ وہ آنکھوں کے
 ذریعے بہہ کر نکلنے سے روکتی خاموشی سے۔۔ ناشتہ کر رہی تھی مگر دل تھا
 کہ ہر چیز سے اچاٹ سا ہو گیا تھا اب کھانے میں بھی کہاں دل لگنا تھا اس سے
 پہلے وہ ناشتہ چھوڑتی عارض اسکے پاس آ بیٹھا۔۔۔
 آیت کایوں بھی کھانا اب مشکل تھا وہ اٹھنے لگی تو عارض نے سر دہاتھوں سے
 اسکا آدھ جکڑ لیا اور آنکھوں سے ناشتہ کرنے کا اشارہ کرنے لگا۔۔۔
 آیت اسکو گھورنے لگی باتیں میٹھی میٹھی کسی اور سے ہو رہیں تھیں ساتھ کے
 ساتھ حکم اسپر لازمی جمانا تھا۔۔۔
 غصہ اسکے چہرے کو سرخ کر گیا۔۔۔
 افکورس ہنی آئی مس یو سو میچ "وہ بولا۔۔۔ اور اسکی جانب دیکھتا لبوں پر طنزیہ
 مسکان سجائے۔۔ خود بھی ناشتہ کرنے لگا۔۔
 ہمہم بریک فاسٹ کر رہا ہوں "وہ انگلش میں بولا۔۔۔

جبکہ آیت ہاتھ روکے بیٹھی تھی آنکھیں چھلکنے کو بے تاب تھیں۔۔ عارض نے آیت کا ہاتھ پھر سے ہلایا اور۔۔۔ دوبارہ سے ناشتہ کرنے کا کہا جبکہ آیت کا ضبط جواب دے گیا۔۔۔

جب مجھے ناشتہ نہیں کرنا تو مجھے کیوں فورس کر رہیں ہیں "وہ ایک دم بلند آواز میں چیخنی کے فون پر موجود شخص بآسانی سن سکتا تھا۔۔۔ عارض کو ایک دم کھانسی چڑھ گئی اُس نے فوراً سپیکر پر ہاتھ رکھا۔۔۔ کیا بکواس ہے یہ "وہ دبا دبا غرایا۔۔۔

ڈر نہیں لگتا مجھے آپکی اس بندریا سے "وہ غصے سے چیختی۔۔ اٹھی اور بلا وجہ ڈریسنگ چینج کرنے کے لیے کپڑے تلاش کرنے لگی۔۔ عارض کا بس نہیں چلا۔۔ کچا ہی چبا جائے مگر جینی۔۔۔۔ کی طرف متوجہ ہوا۔۔

کس کی آواز تھی یہ "یہ تو شکر تھا جینی کو اردو سمجھ نہیں آتی تھی۔۔ نہیں کسی کی آواز نہیں تھی "عارض نے جھوٹ بولا نہیں ابھی لڑکی بولی تھی "جینی نے کہا۔۔۔

پہلے بھی تم نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا تمہارے بیوی تھی نہ یہ۔۔ آیت
تمہارے کمرے میں کیا کر رہی ہے عارض "جینی غصے سے بولی جبکہ عارض
نے سر تھام لیا۔۔۔

تم میرے ساتھ ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہو۔۔ شاید اب تم مجھ سے محبت کرتے
ہی نہیں "وہ بھڑک کر بولتی کال کاٹ گی۔۔ جبکہ۔۔ آیت نے اسے کان
سے فون

ہٹاتے دیکھ جلدی سے۔۔ ڈریسنگ میں گھس جانا مناسب سمجھا۔۔
عارض نے ٹھنڈی سانس بھر کر اپنے غصے کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی
اسے بیس منٹ ہو چکے تھے عارض تیار ہو چکا تھا آیت ڈر کے مارے اب تک
نہیں نکلی تھی باہر۔۔۔۔

اس نے جینی کو میسیجز کر کے اسے ہینڈل کرنے کی کوشش کی اور آیت جو
دروازے سے کان لگائے کھڑی تھی۔۔ جب کمرے میں سے اٹھانچ کی آواز
کم ہوئی تو اس نے باہر نکلنے کا سوچا شاید وہ چلا گیا ہو۔۔۔

مگر جب وہ باہر آئی وہ۔۔ صوفے پر بیٹھا ٹائپنگ کر رہا تھا کیونکہ جینی فون نہیں اٹھا رہی تھی عارض نے سرخ جوڑے میں اسکو دیکھا۔۔ جس کا حسن اس لباس میں دوگنا زیادہ ہی ہو گیا تھا۔۔

آیت جلدی سے اسے اسکی لودیتی نظروں کو انگور کرتی ڈریسنگ کے پاس چلی گئی۔۔ اور بال سنوارنے لگی۔۔

عارض اسکو یوں ہی گھورتا رہا۔۔۔۔

آیت سے مشکل ہو گیا تھا۔۔ کچھ بھی چہرے پر لگانا وہ اٹھا اور اسکے پیچھے آکھڑا ہوا۔۔

لگاؤ لپسٹک "اسنے حکم دیا۔۔

نہیں لگانی مجھے "وہ کافی ضدی ہو رہی تھی۔۔۔

عارض نے غصے سے اسکے بال مٹھی میں جکڑے۔۔۔ اور اسکا چہرہ کھینچ کر اپنے مقابل لے آیا۔۔۔

اس دن تو اتنی تیز لگائے تھی جیسے۔۔ بھا بھی سے ملنے نہیں کسی۔۔۔

میں آپکی جیسی نہیں ہوں" آیت نے بیچ میں سے ہی اسکی بات کاٹ دی۔۔۔

آیت تم مجھے صرف غصہ دلارہی ہوا تنی بکو اس کر کے۔۔
اسکے علاوہ آپکو آتا ہی کیا ہے" آیت نے خود کو اس سے چھڑانا چاہا مگر بے سود۔۔۔ عارض نے لیسٹک اٹھائی۔۔۔ اور سرخ لیسٹک سے۔۔۔ اسکے ہونٹوں کو سرخ کرنے لگا۔۔۔

آیت سٹپٹا ہی گی۔۔۔ آنکھوں میں حیرانگی لیے اسکو دیکھنے لگی جس کی توجہ اسکی لیسٹک پر تھی۔۔۔

اور جب وہ اپنے بقول لیسٹک لگا چکا تھا۔۔۔۔۔ آیت کو چھوڑا۔۔۔ آیت نے اپنا چہرہ دیکھا شرم سی آگئی۔۔۔ اتنے سارے لوگوں میں وکیس ایسے نکلے گی۔۔۔

یہ بہت تیز ہے" وہ دھڑکتے دل سے۔۔۔۔۔ بولی۔۔۔
قریب آجاؤ کم کر دیتا ہوں" عارض نے گھور کر اسکو دیکھا۔۔۔

وہ نگاہیں جھکا گی۔۔۔۔۔

جبکہ عارض چوڑیاں اسکے ہاتھوں میں ڈالنے لگا۔۔

عارض ان چیزوں کی ضرورت نہیں "آیت کے گال سرخ پڑنے لگے۔۔

باہر والے لوگوں کا خیال اسے زیادہ تھا۔۔۔۔۔

شیٹ آپ "عارض بولا۔۔۔ اور دونوں ہاتھوں میں چوڑیاں سجا کر اسنے

اسکے کانوں میں ایئر رینگز ڈالے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ وہ اسکے چہرے کو غور سے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

اور پھر لمبا سانس کھینچ کر وہ اس سے دور ہٹا۔۔۔۔۔

آیت جبکہ اسکے اس طرح دور ہٹنے پر اسے بھیگی نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

عجیب ضد سی عجیب بات تھی۔۔۔۔۔ کیسے وہ اسکو انور کرتا تھا صرف اس

لڑکی کے لیے۔۔۔ آیت غصے سے۔۔۔ اسکے پاس سے دور ہٹ گئی۔۔۔۔۔

اور سر پر دوپٹہ لے لیا۔۔۔۔۔

عارض بھی اسکے پیچھے تھا۔۔۔ دونوں ایک ساتھ کمرے سے باہر نکلے۔۔۔۔۔

تو تقریباً سب ہی جاگ چکے تھے

--

آیت کا چہرہ لال ٹماٹر ہو رہا تھا۔۔۔

آج کبیر کی برات بھی تھی۔۔۔

سب نے ان دونوں کو پیار کیا۔۔ اور دونوں نے سب کے ساتھ دوبارہ

ناشتہ کیا

جبکہ اسکے بعد آیت عارض کے سامنے نہیں آئی وہ پریشہ اور عمل کے ساتھ

چلی گئی تھی۔ جبکہ عارض بھی ساری دلچسپی ایک طرف اٹھا کر۔۔ افان اور

زین کے ساتھ کاموں میں لگ گیا۔۔۔

سالار کو تیز بخار تھا۔۔ تبھی وہ مدہوش سویا ہوا تھا۔۔

ارے اس لڑکے کو بھی کوئی اٹھالے شام ڈھل آئی ہے کسی کو اسکی فکر میں "

نانی غصے سے بولیں۔۔

نانی میں جا کر اٹھاؤ "ایمن بولی۔۔

ارے چھوری تو کیوں جائے گی چپ کر بیٹھ بس "انھوں نے جھڑک دیا

تو ایمن نے منہ بنا لیا۔۔۔

مدیھا جانچے کو اٹھا "وہ بولیں تو مدیحا پریشے کو تلاشنے لگی۔۔۔

لڑکیاں تو شاید۔۔۔ پالر جا چکیں ہیں "وہ منہ میں بڑبڑائیں۔۔۔

امم خالہ کیا میں جاؤ "ایمن بولی تو مدیحا کام کی جلدی میں سر ہلا گئیں اور ایمن

جس نے خود بھی پالر جانا تھا بس سالار کی وجہ سے نہ جاسکی۔۔۔ وہ جلدی سے

اوپرائی تو نیچے کی نسبت یہاں سکون تھا۔۔۔

وہ بے ہوش سویا ہوا تھا

۔۔۔ کمرے میں اندھیرا تھا۔۔۔ جبکہ ایسے ماحول سے۔۔۔ اور اسکی موجودگی

سے ایمن کو جھر جھری سی آئی وہ مسکرا کر اسکو دیکھنے لگی وہ شرٹ لیس تھا

وہ آنکھیں جھپک جھپک کر اسکو دیکھنے لگی۔۔۔۔

زیمیل "اچانک یہ نام اسکے منہ سے سن کر ایمن جیسے متوجہ ہوئے۔۔۔

اسکے قریب ہوئی وہ بڑ بڑا رہا تھا شاید اب بھی تبھی وہ اسکے بالکل نزدیک چلی گئی۔۔

اور دوسری طرف کسی کو اپنے نزدیک محسوس کر کے سالار نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں۔۔۔

ایمن کان اسکے منہ کے قریب لگائے ہوئے تھی۔۔ سالار نے اچانک اسکی گردن پکڑی اور اسکا چہرہ اپنی طرف کر لیا۔۔

سرخ نظریں۔۔ خاموشی ملگجاند ہیرہ ایمن ڈر گئی۔۔۔

جبکہ ایمن کی شکل دیکھ کر اسنے اسے دور جھٹکا اور وہ۔۔۔ فرش پر جا گیری

۔۔۔۔

یہاں کیا کر رہی ہو "سالار نے گھومتے سر کو سنبھالا۔۔۔

تم ابھی کسی کو پکار رہے تھے "ایمن سب چھوڑ کر اسکو بتانے لگی۔۔ سالار

نے حیرت سے اسکو دیکھا۔۔

کس کو "سرد لہجے میں پوچھا۔۔۔

کسی زیمیل کو "ایمن نے بتایا جبکہ سالار نے ناگواری سے اسکی جانب دیکھا

--

ہوگی بکواس نکلو اب یہاں سے کس لیے آئی ہو تم یہاں " وہ ایک دم بھڑکا۔
ارے مجھے تمہاری ممانے بھیجا ہے تمہیں اٹھانے "ایمن اسکے بھڑکنے پر
بتانے لگی۔۔۔

جبکہ سالار نے اسکا ہاتھ جکڑا۔ اور اسے روم سے باہر دھکا دے دیا۔۔۔
بد تمیز "ایمن منہ میں بولی۔۔۔

جبکہ وہ دروازہ دھاڑ سے بند کر کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر سوچنے لگا۔ کہ
اسنے زیمیل کا نام کیوں پکارا۔۔۔۔

بکواس کر رہی ہے "خود کو جھڑک کر اسنے وقت دیکھا۔۔ چھنج رہے تھے
۔۔ اوہ شیٹ "جلدی سے ٹراؤزر شرٹ پہن کر۔۔ اسنے میڈیسن کوئی بھی
لیے بنا ہی۔۔ نیچے جانا ضروری سمجھا وہ دوڑتا ہوا نیچے آیا۔۔۔
اور بنا کسی کو دیکھے باہر نکل گیا۔۔۔

لو آندھی طوفان ہے یہ لڑکاتو "نانی نے لقمہ دیا ایمن منہ بنائے بیٹھی رہی

جبکہ۔۔۔۔

مدیہا مسکرا دی۔۔۔۔

-

کبیر کی بارات جب اس محلے میں پہنچی جہاں پر صرف ایک چھوٹے سے گھر
میں انتظام تھا۔۔ کوئی سجاوٹ کچھ نہیں تھا۔۔ محلے والے۔۔ آنکھیں پھاڑ
پھاڑ کر بڑی بڑی گاڑیوں کو دیکھ رہے تھے۔۔

جبکہ۔۔۔ وہ سب ایک دوسرے کو۔۔ کہ یہ سب کیا ہے۔۔۔ کبیر نے
سالار کے کان میں کہا کہ۔۔ سب کو واپس لے جاؤ۔۔ کیونکہ گھر میں جگہ
نہیں تھی۔۔۔ جبکہ۔۔۔ بس بڑے بڑے اندر آ گئے۔۔

اس وقت کبیر کے چہرے پر بلا کی سختی تھی محلے والے۔۔۔ نین کی قسمت پر
 رشک کر رہے تھے سالار سب کو لے کر دوبارہ حویلی کی راہ چل پڑا۔۔۔
 جبکہ کبیر اندر آیا۔۔۔

تو وہ ایک سادی سی دولہن بنی ہوئی تھی۔۔۔ اسکے بھیجے گئے بھاری لباس میں
 بس لپسٹک چہرے پر لگائے وہ آنکھیں جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔ ہاں وہ اس
 طرح بھی بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔۔

ان دونوں کا نکاح ہوا۔۔۔ اور دونوں ایک دوسرے کے عمر بھر کے ساتھی
 ہو گئے۔۔۔ احمد اس شہر میں موجود نہیں تھا۔۔۔ جبکہ پھوپھو نے ہر ممکن
 کوشش کر کے وہاں موجود مہمانوں سے بات کرنے کی کوشش کی مگر کسی کو
 دلچسپی نہیں تھی۔۔۔

نکاح ہو جانے کے بعد کبیر پل بھر بھی رکنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔
 اس نے مرتضیٰ کو دیکھا جن کا چہرہ غصے سے سرخ تھا۔۔۔ اور وہ ضبط سے بیٹھے
 تھے جبکہ۔۔۔ وہاں موجود لوگ۔۔۔ کچھ کھانے کے لیے لا رہے تھے۔۔۔

بابا کا چہرہ دیکھ کر کبیر نے سر پر پہنا کلا اتارا اور بالوں میں ہاتھ پھیرا وہ خود ڈپریس ہو گیا تھا کہ یہ کس قسم کی حرکت ہے۔۔۔

اور اچانک سالار آگیا۔۔ کبیر نے گھیری سانس بھری سفید شلوار سوٹ میں وہ دوڑتا ہوا اندر آیا۔۔ کبیر نے شکر کا سانس کھینچا وہ اب سمجھا لے گا سب۔۔۔

وہاں سب ایسے خاموش بیٹھے تھے جیسے شادی نہیں نہ جانے کیا ہو رہا ہو۔۔۔ جبکہ نین کی فیملی میں سے بس اسکی ماں۔۔ بیٹھی تھی جو بے حد کنفیوز لگ رہی تھی۔۔۔ سالار نے یہ سب دیکھا۔۔

بابا گاڑیاں آگئیں ہیں چلتے ہیں بس "بلکل خاموشی میں اسکی آواز ابھری۔۔ مرتضیٰ تو اسی انتظار میں تھے گویا۔۔ اٹھے اور سر ہلا کر باہر نکل گئے۔۔ جی بہن بس چلتے ہیں ہم "مدیحانے کہا۔۔

کچھ کھا کر جاتے "وہ بولیں شرمندہ سی۔۔۔

نہیں بس بچی لینے آئے تھے "مدیحانے کہا اور۔۔۔ یوں رفتہ رفتہ سب جانے لگے۔۔۔ کبیر بھی پہلے ہی نکل گیا۔۔۔

نین کو مدیحا تنزیلہ اور صوفیہ لے کر جا رہیں تھیں یہ تو شکر تھا۔۔۔ کہ ایمن مامی اور نانی کو بھی سالار حویلی پہنچا چکا تھا اور نہ زیادہ تماشا ہوتا۔۔۔۔۔

نین ماں باپ کو دیکھنے لگی آنکھوں میں آنسو لیے۔۔۔

ابو نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا اور وہاں سے چلے گئے جبکہ امی۔۔۔ ایک دم رو دیں۔۔۔۔۔

نین کا بھی ضبط ٹوٹ گیا تھا۔۔۔ وہ بھی انکے سینے سے لگی رونے لگی۔۔۔

پھوپھو نے تو۔۔۔ جلتے مارے کچھ بھی نہیں کہا اور یوں وہ رخصت ہو گئی۔۔۔۔۔

ارے ارے یہ کیا "سالار بیچ میں ٹپک پڑا۔۔۔

مما آپ اپنے دولہے کو سنبھالیں بھابھی کبیر کے ساتھ جائیں گی" اسنے کہا
 --- جبکہ مدیحا ہنس پڑیں ---

ٹھیک ہے۔۔ "انھوں نے کہا اور سالار نے نین کو۔۔ دوسری طرف آنے کا
 کہا وہ بھاری لہنگا اٹھاتی۔۔ اسکے پیچھے چلنے لگی۔۔
 سفید گاڑی جو پھولوں سے سچی تھی۔۔ اسکی منتظر تھی۔۔
 محلے کے لوگ اسکی قسمت پر رشک کر رہے تھے۔۔
 آپ اندر بیٹھیں "سالار نے اسکے لیے دروازہ کھولا۔۔
 نین نے ایک نظر اس لڑکے کو دیکھا اور حیران رہ گئی۔۔
 وہ تو ایک بڑا تھا۔۔ اسکو تو وہ اکثر ٹی وی پر دیکھتی تھی۔۔
 سالار اسکی آنکھوں کو سمجھ کر ہنس دیا۔۔

بروتیری دولہن تجھ سے زیادہ مجھے دیکھ کر حیران ہوئی ہے "جھک کر وہ کبیر
 کے کان میں بولا۔۔ جس کا غصہ ناک پر تھا۔۔

اچھا یاد غصہ کر کے دن سپوئل نہ کر اپنا۔ بی ایزی "سالار نے کہا مگر کبیر
کچھ نہیں بولا۔۔ نین فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔
اور دروازہ بند کیا۔۔

میں بھی آؤ "سالار دانت نکال کر بولا۔۔

ہاں آ جاؤ "کبیر ایکدم غرایا۔۔۔

نین نے لہنگے کو سختی سے جکڑ لیا۔۔

لو۔۔ شکل اچھی نہ ہو تو انسان دو لہانہ بنے "وہ بولا۔۔۔

نین کی پھر سے نگاہ اسپر گئی۔

بائے بھا بھی "سالار نے اسکو ویو کیا۔۔۔ اور انکے پاس سے ہٹ گیا۔۔۔

جبکہ گاڑی چلتے ہی نین نے پلٹ کر اپنے گھر والوں کو دیکھا تھا۔۔

اسکا دل بھر آیا۔۔ آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔

کبیر اس گلی میں سے جلدی سے گاڑی آگے نکال لایا۔۔۔

اور وہ گاڑی کافی سپیڈ سے چلا رہا تھا۔۔ نین کو ڈر لگنے لگا۔۔

وہ کبھی گاڑی میں بیٹھی بھی نہیں تھی کیونکہ احمد اسے اپنی گاڑی کے شان
شان نہیں سمجھتا تھا۔۔۔

پلیز آہستہ چلائیں "وہ آنکھیں جھکائے ہی بولی۔۔۔

کبیر کو دیکھا بھی نہیں تھا اب تک۔۔

کبیر نے لہنگے پر اسکی سخت گرفت دیکھ کر۔۔ گاڑی کی سپیڈ میں مزید اضافہ
کیا۔۔

اس سے پہلے اسکی چیخ نکلتی اسنے نین کا وہی ہاتھ اپنے ہاتھ میں جکڑ لیا۔۔
اور جیسے طوفان تھم سا گیا۔۔

نین نے اسکی طرف پہلی بار نظر اٹھائی۔۔

کبیر نے بھی اسکو دیکھا۔۔

آپ "اسکے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔

کبیر مرتضیٰ "کبیر نے اپنا تعارف کرایا۔۔

لبوں کی تراش میں مسکراہٹ تھی غصہ تھم گیا تھا اسکے حیران ہونے پر۔۔۔

نین شاکڈ کی کیفیت میں۔۔۔ بیٹھی تھی بار بار اسکی طرف دیکھتی۔۔
کبیر کو اسکی حرکت پر ہنسی آرہی تھی۔۔۔۔
حویلی جانے کا موڈ تو نہیں تھا مگر وہ سالار سے درگت نہیں بنوانا چاہتا تھا۔۔
تبھی حویلی کے آگے گاڑی روکی۔۔۔
تو ساری بہنیں باہر نکل آئیں آیت بھی تھی۔۔
نین کے لیے کافی ایکسائٹڈ تھی کبیر نے دروازہ نہیں کھولا۔۔
نین شرمندہ ہونے لگی۔۔
ہاتھ چھوڑیں "وہ بولی۔۔
کیا چھوڑنے کے لیے پکڑا ہے "وہ جھک کر اسکے کان کے نزدیک بولا۔۔
نین کے تور ونگٹھے ہی کھڑے ہو گئے۔۔۔
کبیر نے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔ ہنسی بھی آئی۔۔۔
اور گاڑی سے باہر نکلے۔۔ دونوں کی جوڑی پر سب اش اش کراٹھے۔۔
اور نین اتنے بڑے گھر میں داخل ہوئی

یہ قسمت کا ہی کھیل تھا۔۔۔ کہ جس شخص نے جس پیسے کے لیے اسے
ٹھکرایا اسکی محبت کو ٹھکرایا آج وہ۔۔۔ کتنے امیر اور دولت مند لوگوں کے گھر
اتری تھی۔۔۔۔

اسکا دل دھڑک رہا تھا۔۔۔

کبیر پیچھے رہ گیا تھا۔۔۔

بے حد رسمیں ہوئیں۔۔۔ شرارتیں ہوئیں۔۔۔۔

اور حسب عادت مرتضیٰ کو ہی جھڑکنا پڑا تو وہ سب وہاں سے ہٹے ورنہ سالار
نے تو سوچ لیا تھا کبیر کی بینڈ بجانے کے بارے میں مگر گھر آکر اسکا بھی موڈ
اچھا ہو گیا تھا۔۔۔۔

نین کو

کمرے میں پہنچا دیا گیا تو سالار نے کبیر کو جکڑ لیا۔۔۔

چل برو۔۔۔۔ آج میرے ساتھ میرا بھائی سوئے گا "وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر بولا

--

شیٹ آپ "کبیر نے جھڑک دیا۔۔۔
دفع ہو جاؤ۔۔۔ لڑکے۔۔۔ میری بھی شادی ہو گئی۔۔۔ تم لوگوں کو کیا لگتا ہے
میں کنوارہ مروگا" وہ منہ بنا کر بولا۔۔۔
کبیر نے اسکو پکڑا بھائی جزبات کو قابو میں رکھ "وہ دونوں اپنی حرکتوں پر
خوب ہنسے۔۔۔ جبکہ کبیر اپنے روم میں چلا گیا۔۔۔ عارض بھی کیونکہ جینی کا
فون آ رہا تھا۔۔۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔ تو اسکا کمرہ تو اسنے اب دیکھا تھا کافی
خوبصورت ڈیکوریٹ ہو ا ہوا تھا۔ اور یہ کارنامہ سالار کا ہی تھا۔۔ گھیری
سانس بھر کر۔۔ وہ نین کے پاس بیٹھا۔۔۔۔
جو نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔۔ کبیر نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔۔۔
تو اسکا ہاتھ کانپ رہا تھا۔۔۔۔

ریلکس "کبیر نے اسکے گال پر ہاتھ پھیرا۔۔۔۔۔

جبکہ دوسری طرف نین کا دل جیسے اندر ہی اندر پھٹنے کو تھا۔۔۔۔۔

ویسے ایسا نہیں ہوتا جیسے ہم سوچتے ہیں ویسا ہوا سنے جس شخص کے لیے اپنے
جزبات سمجھالے آج اسکے علاوہ کوئی اور شخص اسکے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

اور اگر اس انسان کو یہ پتہ چل جائے کہ نین نے شادی صرف اسکے پیسوں
کی وجہ سے اس سے کی۔۔۔ تو۔۔۔ تب "وہ اندر ہی اندر خوف کا شکار ہونے
لگی۔۔۔۔۔

جبکہ کبیر نے اسکی دونوں ہتھیلیوں پر اپنا لمس چھوڑا تو جیسے نین ہوش میں
آئی۔۔۔۔۔

"تم نے مہندی نہیں لگائی

کبیر کے اندر بھی بہت سوال تھے مگر اسنے ایک بھی سوال نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔

وقت وقت ہی نہیں تھا "نین بولی کمر ٹوٹنے کو تھی۔۔۔۔۔

کبیر کو اسکی تھکاوٹ کا احساس ہوا اور اسنے آگے بڑھ کر اسکی کمر کے پیچھے تکیے لگا دیے۔۔۔ اور نین۔۔۔ کو کسی گڑیا کی طرح تقریباً پیچھے لیٹا دیا کہ وہ آدھی بیٹھی تھی اور آدھی لیٹی تھی۔۔۔

اور خود اور بھی اسکے قریب ہو گیا۔۔۔

تیار بھی نہیں ہوئی ٹھیک سے "کبیر ایک ہاتھ اسکے ایک طرف رکھتا اب اسکے چہرے پر جھکا ہوا تھا۔۔۔

نین کا گھبراہٹ سے دم گٹھنے لگا۔۔۔

کیا یہ سب برداشت کرنا آسان تھا۔۔۔ کبیر اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جبکہ وہ کسی اور سمت۔۔۔

اور اس سوال پر پلکیں جھکا گئی۔۔۔ سمجھ نہیں آیا کیا جواب دے۔۔۔

کبیر نے آہستگی سے۔۔۔ اچانک اسکی سانسوں پر پردت لمس چھوڑا۔۔۔

نین اسکا کرتا ہتھیلی میں جکڑ گئی۔۔۔

بے ساختہ سانس پھول گئی تھی۔۔۔

یہ سب اچانک تھا۔۔۔ وہ خود کو تیار نہیں کر پار ہی تھی۔۔۔۔۔ مگر انکار نہیں
کر سکتی تھی جھٹک نہیں سکتی تھی اسکو کیا وجہ دیتی کیا ریزن پیش کرتی۔۔۔۔
دوسری طرف کبیر کے جذبات بہکا رہے تھے اسکو۔۔۔۔
وہ اس سے دور ہوا۔۔۔ نین نے اسکا کرتا چھوڑ دیا۔۔۔
کبیر نے اسکا زیور اتارا۔۔۔

نین : ♡♡♡♡♡ [10/23, 7:52 PM] S
سائنس رو کے اسکی جانب دیکھتی رہی۔۔۔ لبوں پر چپ کا کفل ڈال لیا تھا

میں نہیں جانتا تمہیں دیکھ کر۔۔۔ میرے خاموش دل میں اس طرح حل
چل کیسے ہو گی "وہ اسکا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھتا بولا۔۔۔۔
نین کو اپنی ہتھیلی پر اسکے دل کی دھڑکن محسوس ہوئی۔۔۔

اسنے سانس کھینچا۔ اور اپنا ہاتھ ہٹانا چاہا مگر کبیر کو یہ منظور نہیں تھا۔۔۔۔
وہ یوں ہی اسکا ہاتھ تھامے ایک بار پھر سے اسکے چہرے پر جھک آیا۔۔۔ اسکی
سانسوں کو قید کر لیا۔۔۔

جبکہ پر حدت لمس میں شدت تھی۔۔۔
نین پھر سے اسکا کرتا جکڑ گئی۔۔۔

کبیر کی شدت کا دورانیہ بھڑنے لگا۔۔۔
کتنے آرام سے اسکی محبت اسکو ملی تھی۔۔۔ یہ بات اسکے لیے بہت تھی۔۔۔
وہ اسپر اپنے سارے جزبے لوٹا دینا چاہتا تھا

۔۔۔
اسنے ایک جھٹکے سے نین کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکو اپنے ساتھ کھینچ کر بیٹھا
لیا۔۔۔

نین کے لیے البتہ یہ قربت قابل قبول نہیں تھی اسکی آنکھوں میں نمی بھر
گئی۔۔۔ جسے اسنے۔۔۔

آنکھیں سختی سے بند کر کے اندر اتار لیا۔۔

جب دل میں کوئی اور ہو تو کسی اور کی قربت کیسے سکون کا باعث بن سکتا ہے

۔۔ وہ اپنی مرضی سے اس سے جدا ہوا۔۔۔

اور اسکو دیکھنے لگا۔۔ نین میں بالکل اسکو دیکھنے کی ہمت نہیں تھی اگر وہ اسکی

جانب نگاہ اٹھاتی تو اسے علم ہو جاتا کہ اسکی آنکھوں میں کسی اور کا عکس ہے

۔۔۔۔۔

وہ نظریں جھکا گئی۔۔ کبیر مسکرا دیا

۔

اسکے چہرے پر ہاتھ رکھ کر گال تھپتھپایا۔۔

بھوک لگی ہے "وہ مسکرا کر پوچھنے لگا۔

نہیں "نین بولی۔۔

اوہ ہو کھانا تو کھانا چاہیے۔۔۔ ویسے لگتا نہیں تمہاری فیملی تمہیں کچھ کھلاتی

"بھی تھی

وہ اٹھا۔۔۔

طنز کر رہے ہیں "اسنے اسکی جانب دیکھا جبکہ کبیر نے چونک کر اسکو دیکھا۔۔۔
مجھے تم ٹیپیکل مت سمجھنا میں بلکل ان باتوں پر وقت ضائع نہیں کرتا۔۔۔ جو
بے مقصد ہوں "اسنے کہا اور ٹیبل پر لگا کھانا اٹھانے لگا۔۔۔

ایسا کرو تم ادھر اجاؤ۔۔۔ "اسنے نین کو اپنے پاس بلا یا خود صوفے پر بیٹھ گیا
۔۔۔

نین اٹھ کر اسکے پاس آگئی۔۔۔

کیا یہ لہنگا تنگ کر رہا ہے "اسنے سوال کیا اور اسکا ہاتھ تھام کر بلکل اپنے
نزدیک بیٹھا لیا۔۔۔

نہیں "نین جلدی سے بولی۔۔۔ کبیر نے جھک کر اسکے ہاتھ پر پیار کیا اور۔۔۔
اسکو اپنے ہاتھ سے کھلانے لگا۔۔۔

تم پر کوئی پابندی نہیں ہے۔۔۔ میں مانتا ہوں ہمارا ایجنڈا فرانس بہت ہے۔۔۔
مگر۔۔۔ پھر بھی تمہارے لیے سارے راستے کھلیں ہیں تم جیسے چاہو زندگی

گزار سکتی ہو۔۔ بس ایک بات کا خیال رکھنا "اسکے منہ میں لقمے دیتے ہوئے وہ مدھم لہجے میں بول رہا تھا۔۔ نین نے واقعی ہی کچھ نہیں کھایا تھا تبھی وہ چپ چاپ کھانے لگی۔۔

کون سی بات "وہ پوچھنے لگی۔۔۔

جب تم میری ہو۔۔ تو صرف میرے بارے میں سوچنا۔۔ اپنے اس دل میں صرف میرا خیال رکھنا۔۔ اپنی ان آنکھوں میں صرف مجھے دیکھنے کی خواہش رکھنا۔۔۔

اپنے جذبوں کو صرف میرے لیے کھرا رکھنا۔۔۔

ہم چار و بھائی ہی اس کے بارے میں کافی ضدی رہے ہیں۔۔۔ بس جو چیز ہماری ہوتی تھی وہ ہم کسی سے شئیر نہیں کرتے تھے۔۔۔

اور یہ عادت ہم چار و میں آج تک ہے۔۔۔

اور مجھ میں بھی۔۔۔ میں نے تمہیں بہت آسانی سے پایا ہے۔۔۔" وہ مسکرایا جبکہ نین کا ایک ایک لقمہ بھاری ہو گیا حلق سے کچھ بھی نیچے نہیں اتر رہا تھا۔۔۔

میں چاہتا ہوں ا

ہم ایک آئیڈیل لائف گزاریں نہ کہ ہماری اتج ڈیفرنس لوگوں کو ہم پر باتیں بنانے کا موقع دے۔۔۔ میری طرف سے تم پر کسی چیز کی پابندی نہیں ہے۔۔۔

تم جہاں چاہے وہاں جاسکتی ہو۔۔۔ مگر اطلاع دے دیا کرنا مناسب سمجھو تو بندہ پریشان بھی ہو سکتا ہے اور وہ بھی وہ۔۔۔ جو اپنی بیوی پر مرتا ہو "وہ اس کے چہرے کے نزدیک آیا۔۔۔ اور سہولت سے جسارت کر دی۔۔۔

نین سر جھکا گی۔۔۔

کچھ نہیں کہو گی "کبیر مسکرا کر پوچھنے لگا۔۔۔

تو نین نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔

کیوں "کبیر پوچھنے لگا۔۔۔۔

میں نے کھالیا ہے "وہ اب مزید نہیں کھا سکتی تھی تبھی اسکا ہاتھ روک دیا۔۔
یار تمھاری چڑیا سی جان ہے کیسے "وہ معنی خیزی سے رکا۔۔ نین نے چہرے
کارخ موڑ لیا اسکا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔

کبیر نے ہنسی دبائی۔۔ شاید ہی وہ زندگی میں اتنا ہنسا ہو۔۔۔۔۔

"میرے گھر والے مجھ سے ناراض ہیں۔۔۔۔۔

کیوں "کبیر نے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔۔

معلوم نہیں میں صرف انھیں منانا چاہتی ہوں۔۔ بس اس میں میری مدد

کیجیے گا۔۔۔ باقی جیسا آپ چاہیں گے ویسا ہی ہوگا "نین نے کہا

۔۔ اور کچھ کنفیوز سی دیکھائی دینے لگی کبھی وہ یہ ہی نہ پوچھ لے گھر والے

بھی تمھارے ناراض اور تم جانتی بھی نہیں کیوں ناراض ہیں۔۔۔۔۔

کبیر اسکی طرف دیکھتا رہا جو رو دینے کو تیار تھی اور پھر ہاتھ بڑھا کر اسکو اپنے

سینے سے لگا لیا۔۔۔۔

او کے "اسنے بس اتنا ہی کہا۔۔۔
نین نے گھیرہ سانس کھینچا۔۔۔
کبیر اسکے چہرے کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔
جبکہ نین اس پریشانی میں تھی کیا وہ اسکا چہرہ پڑھ رہا ہے۔۔۔
وہ کسمسا کر اس سے الگ ہوئی۔۔۔
میری منہ دیکھائی "اسنے جان بوجھ کر یہ زکر چھیڑا۔۔ کہ وہ زیادہ توجہ نہ
دے۔۔۔
اوہ "کبیر نے ماتھے پر ہاتھ مارا۔۔ نین زبردستی مسکرائی۔۔۔
دل تو عجیب دھائیاں دے رہا تھا۔۔۔
وہ جلدی سے اٹھا اور بیڈ کے سائیڈ کے دراز سے ایک بکس نکال لایا۔۔۔
نین اسکی طرف دیکھنے لگی۔۔۔
وہ اسکے پاس آکر بیٹھ گیا۔۔۔

اور ایک بریسلٹ جو کہ کافی مہنگا دکھ رہا تھا۔ نکال کر۔۔۔ اسنے اسکی کلائی
میں پہنا دیا۔۔ اسکی سفید کلائی میں بریسلٹ بے حد حسین لگ رہا تھا۔۔۔
اور کبیر فداسا ہوا اسکی کلائی پر جھک کر پیار کر گیا۔۔۔
نہیں اتنے مہنگے تحفے کو دیکھ کر سوچنے لگی۔۔۔
کہ اسکو ٹھکرانے والے نے اسکی محبت کی قیمت پیسوں میں تولی تھی اور آج
۔۔۔ اسکے ہاتھ میں کتنی قیمتی شے تھی۔۔۔

اچھا لگا" وہ پوچھنے لگا۔۔
جی" وہ بولی۔۔ اور کبیر نے اسے اچانک ہی صوفے سے اٹھالیا۔۔
اپنے بازوؤں میں قید کیے وہ اسے۔ دوبارہ بیڈ پر لے آیا۔۔ نہیں کا وجود کانپ
سا گیا گویا وہ لمھے۔ گئے جن میں اسے برداشت کی انتہا پر جانا تھا۔۔
کبیر نے روم کی لائٹس آف کر دیں۔۔۔
نہیں کی آنکھ سے آنسو ٹوٹا۔۔ کاش وہ اسے چیخ کر بتا سکتی کہ۔۔

اگلی صبح روشن تھی۔۔۔۔۔ کبیر کے لیے خاص طور پر۔۔۔۔۔
نین اسکی بانہوں میں تھی۔۔۔
وہ جانتا تھا وہ۔۔۔ جوش میں کچھ زیادہ ہی اگیا تھا۔۔۔ جبکہ وہ تو اسکی وجہ سے
ایک لفظ بھی نہیں بولی۔۔۔ اسنے نین کے چہرے پر سے بال ہٹائے۔۔۔ اور
اسکے گال پر پیار کیا۔۔۔
اچانک اسکے موبائل کی بیل بجی۔۔۔
اسے لگایہ ضرور سالار ہوگا۔۔۔۔۔
مگر میسج دیکھ کر وہ بھی ان نون نمبر سے وہ اس طرف متوجہ ہوا۔۔۔
اور جب اسنے وڈیوز کھولیں۔۔۔۔۔ تو ایک دم دماغ سپارک ہوا تھا۔۔۔
یہ وڈیوز زین کی تھیں
۔۔۔
جو کوٹھے میں کسی لڑکی کے ساتھ تھا۔۔۔

اور بے حد چپ حرکت کر رہا تھا۔۔۔۔
کبیر سر تھا مے وہ وڈیوز دیکھنے لگا۔۔۔۔
جبکہ نین کو یوں ہی چھوڑے اپنی جگہ سے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔۔ نین نے
اسکی بانہوں کے حصار سے نکلتے کروٹ بدل لی۔۔۔۔
مگر وہ اب بھی نیند میں تھی۔۔۔
دوسری طرف کبیر تو سر سے پاؤں تک آگ کی طرح بھڑک اٹھا تھا۔
دوسری وڈیو اسنے کھولی
اس میں زین ایک لڑکی کو دیوار سے چپکائے کھڑا تھا۔ اور اچانک اسے
خیال آیا یہ وہ لڑکی تھی جس نے ابھی سوسائٹیڈ کی ہے۔۔۔
تیسری وڈیو میں۔۔ ایک لڑکی کے ساتھ زبردستی کی جارہی تھی مگر وہ اتنی
اندھیرے میں تھی معلوم نہیں ہو پایا کہ کون ہے۔۔۔ زین یہ پھر کوئی اور
۔۔۔۔

اگر چاہتے ہو کہ یہ سب۔۔ پولیس کو نہ دوں تو ایک کروڑ روپے دے
دو۔۔ "نیچے میسج لکھا تھا۔۔۔

کبیر نے سرخ چہرے سے سراٹھایا۔۔ آنکھوں میں خون سا اتر گیا تھا۔۔
وہ اٹھا اور موبائل پھینک کر واشروم میں چلا گیا۔۔۔۔

اس اٹھاپٹک پر نین کی آنکھ کھل گئی۔۔ اسے واشروم کی جانب دیکھا اور
ایک دم اٹھ بیٹھی۔۔۔۔

اور خود سے ہی شرمندہ ہو گئی۔۔۔۔

بلنکیٹ خود پر کھینچ کر اسے جلدی سے ڈریسنگ کی طرف جانا مناسب سمجھا۔۔
تھا۔۔ وہ لباس تبدیل کر کے واشروم جانے کے لیے نکلی تو کبیر۔۔ آئینے کے
سامنے کھڑا تھا۔۔۔۔

چہرے پر رات کے جیسی نرمی غائب تھی۔۔۔۔

جبکہ اتنی سختی تھی وہ ایک دم گھبرا گئی۔۔۔۔

کبیر نے اسکی حیران پریشان نظروں کو دیکھا اور اسکے پاس آیا۔۔ چاہ کر بھی اپنے غصے کو اندر چھپا نہیں پارہا تھا۔۔۔

انکی عزت کو داغدار کر دیا تھا زین نے۔۔ اسکے وجود میں شعلے سے جل اٹھے تھے اور کس کی ہمت تھی اسے دھمکی دیتا۔

وہ نین کے پاس آیا۔۔ اور اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھام لیا۔۔

آپ ٹھیک ہیں "نین نے سوال کیا چہرے پر پریشانی سی تھی۔۔

ہممم "کبیر زبردستی مسکرایا۔۔ اور اسکی پیشانی پر لب رکھے۔۔۔

"تم فریش ہو جاؤ۔۔۔ میں زرا باہر جا رہا ہوں۔۔۔

گھر سے "وہ پریشانی سے پوچھنے لگی۔۔۔

کبیر نے اسکی طرف دیکھا۔۔ مدھم سا مسکرا دیا۔۔

نہیں کمرے سے "وہ بولا اور سیل فون اٹھا کر باہر نکل آیا۔۔۔

نین جبکہ واشروم میں چلی گئی۔۔۔۔

کبیر سالار کے پورشن میں اگیا۔۔۔ جبکہ زین کے کمرے کے پاس سے
گزرتے ہوئے اسنے زین کے کمرے کا دروازہ آندھی طوفان کی طرح بجایا تھا

--

مدد بھا پریشان ہو گئی۔۔۔

کیا ہو گیا کبیر "اپنے بیٹے کو آگ شعلے اگتے ہوئے وہ شادی کی پہلی صبح دیکھ کر
حیران تھیں نانی خالامی ایمن بھی جاگ رہے تھے۔۔۔۔
جبکہ مرتضیٰ بھی۔۔۔

کچھ نہیں "اسنے صاف جواب دیا۔۔۔۔

اور زین نے دروازہ کھولا۔۔

بڑے بھیا آپ "وہ بولا نیندوں میں کبیر کا بس نہیں چلا یہیں اسکا منہ
تھپڑوں سے سرخ کر دے

کبیر نے اسکا ہاتھ جکڑا۔۔۔ اور اسے کھینچتا ہوا اوپر لے آیا۔۔

مدیہا بھی پیچھے بھاگیں تھے جبکہ مرتضیٰ سمیت۔۔ باقی لوگ بھی تجسس کے مارے۔۔ اٹھے مگر تنزیلہ اور صوفیہ نے انہیں سمجھا لیا۔۔۔

عارض جو رات سے گھر میں داخل ہی نہیں ہوا تھا۔۔ وہ ابھی آیا تھا اور سب کو اوپر بھاگتا دیکھ وہ ایک دم اوپر کی جانب بڑھا کہ کیا ہو گیا ہے۔۔

سالار کے کمرے کا دروازہ دھاڑ سے کھول کر کبیر نے زین کو کھینچ کر اندر پھینکا تھا وہ فرش پر جا گیرہ۔۔

سالار کی آنکھ کھلی تو زین کو فرش پر دیکھ کر وہ تلملا کر سیدھا ہوا۔۔

کبیر۔۔۔ عارض مدیہا مرتضیٰ سب تھے اسکے کمرے میں۔۔۔

وہ سمجھ نہیں سکا یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔۔

کہاں تھے تم پیچھلے دنوں "کبیر نے چیئر کھینچی اور زین کے پاس رکھ کر وہ جھک کر سنجیدگی سے اس سے سوال کرنے لگا۔

زین کا رنگ سفید پڑ گیا۔۔

یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا "سالار کا دماغ کبیر کی حرکت پر خراب ہو گیا

--

شیٹ آپ "کبیر کی دھاڑنے۔۔۔ گویا سب کو سانپ سنگھادیا۔۔
تمہارے کمرے میں اس لیے لایا ہوں۔۔ کہ یہ سب تمہاری دی۔ ہوئی
چھوٹیں ہیں۔۔ میری بات کے بیچ میں مت بولنا سالار ورنہ اچھا نہیں ہوگا"
کبیر انگلی اٹھا کر آنکھیں نکالتا غرایا۔۔

کبیر جب نہیں آیا تو نین کو خود ہی باہر آنا پڑا باہر کا ماحول تو خوفناک سا تھا۔

سب اوپر سے آنے والی آوازیں سن رہے تھے۔۔

جبکہ اسنے تین لڑکیوں کو دیکھا۔ جن کے نام وہ بھول گئی تھی وہ سہمی
کھڑی۔ تھیں۔۔

کیا ہوا ہے "وہ انکے پاس آکر پوچھنے لگی۔۔

بڑے بھیا" عمل رونے لگی وہ جان گی تھی زین کا بھانڈا کھل چکا ہے۔۔۔ اور کبیر کا غصہ تو اسی نوعیت کا تھا۔۔ وہ کچھ نہیں دیکھتا تھا حالات واقعات کیا ہیں بس وہ ریاکشن دیتا تھا۔۔۔

کبیر کی بات کر رہی ہو" نین نے پوچھا تو عمل نے سر ہلایا۔۔۔
"وہ کہاں ہیں

اوپر" آیت بھی رو دینے کو تھی۔۔۔

کیا ہم اوپر جاسکتے ہیں" اسنے ان سب کو روتے دیکھا تو سوال کیا۔۔

ہم چلتے ہیں مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے" پریشہ بولی۔۔۔

تو وہ چارو بھی اوپر چڑھنے لگی جہاں سب لوگ موجود تھے۔۔ شہاب سکندر افسین و جاہت۔۔ جو آج خاموش کھڑے تھے۔۔

سالار کے ہاتھ میں موبائل تھا۔۔ جبکہ مرتضیٰ سر تھا مے سالار کے بستر پر بیٹھے تھے مدیھا۔۔ مسلسل رو رہیں تھیں۔۔

زین میں پوچھ رہا ہوں۔۔۔ تم پیچھلے دنوں میں کہاں تھے" کبیر دھاڑا۔۔۔

نہیں تو اچھل ہی اٹھی کیا یہ وہی مرد تھا جو رات۔۔۔ اتنی نرمی سے اس سے
مخاطب تھا کہ۔۔۔ اگر اسکے دل میں چور نہ ہوتا تو شاید وہ خود کو خوش
قسمت تصور کرتی۔۔۔

بھیا۔۔۔ بڑے بھیا میں۔۔۔ یہ سب۔۔۔ اچانک ہوا یہ سب۔۔۔ احتشام
نے کیا ہے "زین گھبرا یا ہوا سا بولا۔۔۔

جبکہ کبیر کا ہاتھ اٹھا اور زین کے منہ پر کھینچ کر تھپڑ لگا۔۔۔
جتنا پوچھ رہا ہوں اتنا جواب دو۔۔۔ "کبیر حلق کے بل چلایا۔۔۔
جبکہ زین کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔

سالار موبائل ہاتھ میں تھا مے ضبط سے کھڑا تھا۔۔۔
یہ سب زین نے کیا تھا۔۔۔ اسے اول تو یقین کرنا مشکل تھا دوسرا۔۔۔
اسکی جان کو کبیر نے دھن کر رکھ دیا تھا دانتوں پر دانت چڑھائے وہ کھڑا تھا

احتشام کے ساتھ سب سے جھوٹ بول کر۔۔ کوٹھے پر جاتا تھا "زین نے پھولتی سانسوں میں سچ بتایا۔۔۔

سب عورتوں نے منہ پر ہاتھ رکھ لیے کہ وڈیو تو صرف مرتضیٰ اور سالار نے دیکھی تھی۔۔

عارض نے بھی سر تھام لیا جبکہ وہ۔۔ بے چین بھی دیکھا۔۔

نین تو سفید پڑ گئی تھی۔۔ کبیر کا غصہ دیکھ کر کبیر نے زین کے بال جکڑ لیے۔۔۔

کس نے تمہیں اتنی جرت دی۔۔ کہ تم۔۔ کوٹھے پر جا کر۔۔۔ ہمارے خاندان کا نام اچھا لو "وہ پھنکارہ۔۔۔

بھیا مجھے معاف کر دیں "زین رونے لگا۔۔۔

سالار خاموشی سے ہاتھ باندھ گیا۔۔۔

معاف کر دوں۔۔۔۔۔ تمہیں معاف کروں۔۔۔۔۔ میں تمہیں جان سے مار دوں گا زین "وہ غرایا اور زین کے چہرے پر بنار کے تھپڑ برسا دیے۔۔

سب ضبط سے کھڑے تھے کوئی بیچ میں نہیں آسکتا تھا جانتا تھا۔۔۔ جو بیچ میں
آیا کبیر اسپر بھی ہاتھ چھوڑ دے گا بنا دیکھے۔۔
مرتضیٰ وہاں سے اٹھ کر چلے گئے جبکہ انکے بھائی مرتضیٰ کے پیچھے گئے

کبیر نے اسکا چہرہ نیلا کر دیا۔۔۔
اس لڑکی کا رپ کیا تھا تم نے "اسنے زین کی گردن جکڑتے ہوئے پوچھا۔
" نہیں میں نے نہیں کیا میں سچ کہہ رہا ہوں
زین روتے ہوئے بولا۔۔۔ کبیر سے تو پہلے ہی اسکی جان نکلتی تھی۔۔
جھوٹ بول رہے ہو بکو اس کر رہے ہو۔۔۔ "کبیر نے چپل پاؤں سے نکالی
اور اس سے پہلے وہ زین کو چپل سے بھن دیتا سالار۔۔۔ نے اسکی چپل جکڑ لی
۔۔

عارض بھی سالار کے آتے ہی بیچ میں آیا۔۔ جبکہ زین نے روتے ہوئے
سالار کے پاؤں پکڑے اور کبیر سے دور ہو گیا۔۔

سالار "کبیر آنکھیں نکالتا غرایا۔۔۔۔

بس "سالار ضبط سے بولا۔۔۔۔۔

یہ سب تمہارا کیا دھرا ہے۔۔۔۔ یہ جھوٹ بول بول کر ہماری آنکھوں میں
دھول جھونک کر۔۔ یہ ہماری عزت اچھالتا رہا۔۔ اور تم اب بھی اس کے
لیے کھڑے ہو گے۔۔ "عارض جس نے کبیر کا ہاتھ جکڑا تھا۔۔ کبیر اس کا
ہاتھ جھٹکتے ہوئے بولا۔۔۔۔

یہ بات ہم بعد میں کریں گے "سالار نے ضبط سے کہا۔۔
یہ بات بعد میں نہیں ہوگی۔۔۔

یہ ابھی اور اسی وقت اس گھر سے نکلے گا اور جو بلیک میل کر کے ایک کروڑ
مانگ رہا ہے نہ مجھ سے۔۔۔۔ یہ اس کو ایک کروڑ دے گا۔ تاکہ۔۔۔ پولیس
اس کو اٹھا کر نہ لے کر جائے سمجھے تم "وہ بولا۔۔ غصے سے چہرہ سرخ تھا۔۔۔
یقین تو کسی کو نہیں رہا تھا زین کی اس حرکت کا۔۔۔۔

اینڈ ڈونٹ سے۔۔۔ کہ تم اسکی زرا بھی حمایت کرو گے اگر تم نے ایسا سوچا
بھی۔۔۔۔

تو۔۔۔ میں اسکی جان لے لوں گا "زین کو روتے دیکھ وہ پھنکارہ۔۔۔۔
سالار چپ چاپ اسکی بات سنتا رہا۔۔۔
جبکہ زین اسکے بازو سے لگے رو رہا تھا۔۔۔

آج پہلی بار اسے بے بسی محسوس ہوئی تھی اپنے کسی رشتے کے لیے اسنے
کبھی بے بسی محسوس نہیں کی تھی۔۔۔

اس سالے نے مارا ہے اس لڑکی کو جرت تو دیکھو اسکی "کبیر پھر سے جھپٹا۔۔
اور زین کے تھپڑ دے مارا۔۔۔۔

میں نے نہیں مارا میں سچ کہہ رہا ہوں "زین بولا۔۔۔ جبکہ رونے میں اور
تیزی آگئی تھی۔۔۔

سب لڑکیاں اس سے دور رہیں گی۔۔ یہ غلیظ انسان گھر میں رہنے قابل نہیں ہے جاؤ اب سب یہاں سے "کبیر نے پریشہ آیت اور عمل کو کہا۔۔۔ تو وہ جی بڑے بھیا کہہ کر وہاں سے نیچے چلی گئیں۔۔۔

نین نے بھی جانے کی کوشش کی مگر پاؤں میں چلنے کی ہمت نہیں ہوئی۔۔۔

کچھ بولو گے اب تم "کبیر سالار پر غصہ ہوا۔۔۔

یار یہ سب کیا ہے "سالار بے یقینی سے پوچھنے لگا۔۔۔

جبکہ زین اس کے اعتبار کو توڑنے پر بری طرح رو دیا۔۔۔

کبیر نے بھی ضبط سے دانت بھینچے سالار کی ایٹچمنٹ تو وہ جانتا تھا زین کے لیے۔

اے اگر غصہ تھا تو سالار کو تکلیف ہوئی تھی وہ جانتا تھا۔۔

پلیز بھیا آپ پانی پی لیں "عارض نے پانی کا گلاس دیا۔۔

تم دیکھ نہیں رہے عارض اس نے تماشہ بنوا دیا۔۔۔

یار ہمارے گھر کی سیٹیاں پھر تو اس سے دور رہیں یہ تو اس قابل ہی نہیں اسے رکھا جائے گھر پر کوٹھے پر جانا پسند کرے گا عورتوں کے ساتھ راتیں رنگین کرے گا تو ماں بہنوں کو کن نظروں سے دیکھے گا "کبیر بولا۔۔۔
تو عارض چپ سا ہو گیا۔۔۔

کبیر نے پانی جھٹک دیا۔۔۔۔۔ عارض نے ماں کی جانب دیکھا۔۔۔
نین بھی خاموشی سے یہ سب دیکھ رہی تھی شادی اور خوشیوں سے کھلکھلاتا یہ گھراچانک کیا ہو گیا تھا۔۔۔ مدیہا چپ چاپ پلٹ گئیں۔۔۔۔۔
جبکہ عارض نے نین کو دیکھا۔۔۔ وہ ہمت کرتی آگئے آئی۔۔۔
پانی پی لیں "وہ بولی۔۔۔۔۔ کبیر نے گلاس کو دور اچھال دیا۔۔۔۔۔
اور عارض کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔
بھا بھی آپ جائیں "عارض کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔۔۔
نین پیچھے پلٹ گئی جبکہ عارض نے دروازہ بند کر دیا۔۔۔
"کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے

بھیا مجھے معاف کر دیں میری غلطی کو ٹھٹھے تک ہے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔
 زین اسکے قدموں میں بیٹھ گیا۔۔۔
 کبیر اسے اس گھر سے نکالو۔۔ جتنی عیاشی کرنی ہے یہ کر لے "سالار نے کہا
 اور موبائل دور اچھال دیا۔۔۔
 جبکہ زین روتے ہوئے نفی کرنے لگا۔۔۔
 اس وقت وہ چار و پہلی بار اکیلے۔۔۔ پریشان بیٹھتے تھے۔۔۔
 بہت دیر یوں ہی خاموشی کی نظر ہو گئی۔۔۔
 اسکو ہو سٹل شیفت کر دو۔۔۔ "کبیر اٹھتے ہوئے بولا۔۔۔
 اگر اس میں غیرت ہے تو اسے اپنی غلطی کا احساس ہو گا۔۔۔
 ورنہ یہ ہو سٹل میں بھی جو دل کرے کرتا جائے۔۔ مگر دوبارہ اس گھر میں
 کبھی نہیں آئے گا نہ مجھے اسپرانچ بھر بھی بھروسہ "وہ بولا اور باہر نکل گیا

 عارض اسے لے جاؤ یہاں سے "سالار نے سرخ چہرے سے کہا۔۔۔

زین نے سالار کی جانب دیکھا اسکے چہرے پر نیلے نشان پڑ گئے تھے۔۔۔
عارض نے زین کو اٹھایا۔۔

پلیز بھیا "زین نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔
اور سالار اٹھ کر واشروم میں چلا گیا۔۔۔

زین نے عارض کی جانب دیکھا۔۔۔ جو خود منہ بگاڑے ہوئے تھا۔۔
جاؤ زین "وہ بولا۔۔۔

زین اٹھ گیا۔۔۔ جب سالار ہی اسکے ساتھ نہیں تھا تو اور کون ہوتا۔۔۔ اور
ٹھیک ہوا تھا شاید اسکے ساتھ وہ سمجھ رہا تھا اسکی کسی بات کی پکڑ نہیں ہوگی

اور جب ہوئی تو اسکے قیمتی رشتے اس سے خفا ہو گئے۔۔۔ عارض بھی اسکے پاس
سے گزر کر اپنے روم میں اگیا۔۔۔

جبکہ زین اپنے کمرے میں سب کے سامنے گیا اور سب نے اسکا نیلا چہرہ دیکھا
تھا پورے گھر میں خاموشی چھا گئی تھی مرتضیٰ الگ غمگین سے تھے۔۔۔۔

ملازم کچھ دیر بعد زین کے کمرے میں آیا۔۔ اور اسکو۔۔ ٹکٹ تھما دی۔ ا
اسلامہ آباد کی۔۔

زین اس ٹکٹ کو دیکھنے لگا۔۔

ایک لمبے میں اسے وہ لوگ دور کر دینا چاہتے تھے۔۔ "وہ اٹھا خود پر اتنا غصہ تھا
کہ سامان سمیٹ کر وہ بنا کسی سے ملے پل میں وہاں سے نکل کر چلا گیا۔۔
جبکہ پیچھے۔۔۔۔۔ سے وہ سب کی آنکھوں میں انسو چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔۔

ولیمے کا فنکشن ضروری تھا اسی لیے کر دیا گیا۔۔ مگر وہ تینوں زین کے بنا۔۔
ایسے ہو رہے تھے۔۔ جیسے۔۔۔۔۔ لوٹ سے گئے ہیں جیسے ادھورے ہو گئے
ہوں۔۔۔۔۔ سب سے زیادہ سالار۔۔

بلکل خاموش۔۔۔۔۔ پھیر رہا تھا

۔ آپکو سالار سے زیادہ محبت ہے "نین مسکرا دی کبیرا سکیطرف دیکھنے لگا۔

" زین سے زیادہ سالار کی فکر ہے

وہ گھر کی رونق ہے تمہیں جلد پتہ چلے گا۔۔ وہ چپ ہو جاتا ہے ماما بابا بھی

" اداس ہو جاتے ہیں اور جو۔۔ گدھا گیا ہے۔۔ اسکی بھی جان جاتی ہے۔۔۔

اوہ اچھا۔۔ تو پھر آپ زین کو واپس بلا لیں۔۔ وہ خوش ہو جائیں گے "نین

نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

کوئی فائدہ نہیں۔۔۔۔

سالار ہی بلائیں گے کیا "نین کو حیرت ہوئی۔۔ اس شخص کی کتنی اہمیت تھی

اس گھر میں۔۔۔

ہممم وہ آئے گا بھی اسکے بلانے سے ہی اور ٹکٹ بھی اسکے پاس۔۔ اسی نے

بھیجوائی تھی۔۔ میں کیوں چاہو گا وہ جائے یہاں سے۔۔۔ بھائی ہے میرا وہ

۔۔ "کبیر نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے زرا منظر نبی لہجے میں کہا

" آپکو برانہ لگے کیا میں سالار سے بات کروں

نین بولی۔۔۔

"تم بات کر لو گی"

"ہمم میں کر لوں گی۔۔۔"

اور وہ سن لے گا۔۔۔ "وہ مسکرایا۔۔۔"

آپ اچھے لگتے ہیں سائیل کرتے ہوئے "نین بولی۔۔۔"

کبیر نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

میں چاہتی ہوں۔۔۔ سب ٹھیک ہو جائے آپ مجھے ایک موقع دیں میں
کوشش کر لوں اگر آپ انکار کریں گے۔۔۔ تو میں فورس نہیں کروں گی مگر
اگر آپ اجازت دے دیں گے۔۔۔ تو مجھے لگے گا آپ مجھے اس فیملی کا حصہ
سمجھتے ہیں "وہ بول رہی تھی جبکہ کبیر اسکے ہلتے لبوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔"

اچانک اسکے بالوں میں ہاتھ ڈال کر اسنے اسکے لفظوں پر پیار کیا۔۔۔

نین کچھ گھبرا سی گی۔۔۔۔

جاؤ آیت کو لیتی جاندا۔۔ اس کو دیکھ کر غصہ کم کرتا ہے مگر اگر تم کامیاب نہیں ہوئی تو سزا کی حق دار بن جاؤ گی " وہ آنکھیں گھماتا بولا۔۔ میں کبھی ہارتی نہیں " نین نے کو نفیڈینس سے کہا۔۔ کبیر مسکرایا۔۔ اور بیڈ پر پیچھے کو گیر گیا۔۔ جبکہ نین باہر آگئی۔۔

اب آیت کا روم کونسا تھا وہ نہیں جانتی تھی بر حال ملازمہ کی ہیلپ سے اسنے دروازہ بجایا۔۔

عارض نے کھولا۔۔

بھا بھی آپ اندر جائیں " وہ بولا۔۔

نہیں آپکی بیوی کی ضرورت ہے کیا کچھ دیر کے لیے لے جاؤ " وہ بولی عارض مسکرا دیا۔۔

یعنی بڑے بھیا نے۔۔ سالار بھیا کو منانے کے لیے آپ لوگوں کا انتخاب کیا ہے۔۔

میری بیوی تو پہلے ہی ڈھیلی ہے میں چلتا ہوں "عارض باہر اگیا۔۔
 میں بھی چلو گی "آیت بولی عارض نے مڑ کر دیکھا۔۔ اور نین نے اسکا ہاتھ
 پکڑ کر باہر نکال لیا۔۔
 آپ نے آنا ہے تو آئیں منع نہیں کیا مگر میرے شوہر نے بس اسکو لے جانے
 کی اجازت دی ہے "وہ شانے آچکا کر۔۔ بولی۔۔
 جبکہ عارض ہنس دیا۔۔ اور تینوں اوپر اگئے۔۔
 پورے پورشن میں اندھیرہ تھا۔۔
 کچھ زیادہ ہی حساس ہیں آپکے یہ بھائی۔۔
 نہیں حساس نہیں ہیں۔۔۔ ٹھہرے ہیں بس "عارض بولا۔۔۔ تو نین اور
 عارض دونوں ہنس دیے۔
 آپ دونوں میرے بھیا کی برائی کرنا بند کریں "آیت نے گھورا۔۔
 چلو بجاؤ اب دروازہ "عارض نے آیت کو آگے کیا۔۔
 یار اسکو ہی بجانے دیں "نین کچھ بولتی کہ عارض نے اسے پیچھے آنے کا کہا۔۔

آیت نے دروازہ بجایا۔۔

آجاؤ "سالار نے اندر سے کہا۔

تو آیت نے دروازہ کھولا۔۔ وہ دروازے کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔۔

لیپ ٹاپ گود میں رکھے بسترے میں دباوہ اچھے موسم میں اے سی چلائے

۔۔ بیٹھا تھا اتنی ٹھنڈ تھی کمرے میں کہ ان تینوں کو جھر جھری آئی۔۔

کس لیے آئے ہو تم "عارض کو دیکھ کر۔۔ سالار غصے سے بولا۔۔

بھیا بھا بھی بھی ہیں "عارض نے کہا تو سالار سیدھا ہو گیا۔۔

نین اندراگی اُسے یہ بات بہت اچھی لگی وہ سب لوگ ایک دوسرے کو بہت

ریسپیکٹ دیتے تھے۔۔

اور ان سب کے رشتوں میں کتنا خلوص تھا۔۔ پیسے کی طلب نہیں تھی پھر

بھی سب کے پاس تھا پیسہ۔۔

سالار فوراً اٹھا اور انکے لیے چمیر کھینچ کر لے آیا۔۔
 تھینکیو نین نے کہا۔۔ اور بیٹھ گئی جبکہ آیت۔۔ دوسری طرف سے گھوم
 کر سالار کے پاس بیٹھ گئی۔۔
 اور عارض کھڑا تھا۔۔
 وہ آیت کی بھیگی بھیگی پلکوں کو غور سے دیکھ رہا تھا۔۔ جواب کچھ ہی لمہوں۔
 میں رو دینے کو بے تاب تھیں۔۔۔
 یار تمہیں کیا ہو گیا ہے۔۔ "سالار نے آیت کو دیکھا۔
 بھیا پلینز غصہ نہ کریں "آیت بولی تو عارض نے ہنسی کنٹرول کی۔۔
 میں کب کر رہا ہوں غصہ "سالار حیران ہوا۔۔
 بھابھی میری بیوی ہی یہ کام کر دے گی فکر نہ کریں "اسنے سکون سے نین کو
 کہا۔۔ آیت انوسینٹ تھی۔۔ کافی اسنے محسوس کیا تھا۔۔
 "آپ زین کو بلا لیں
 گڑیا اسنے جو کیا ہے اسکی سزا مل رہی ہے اسکو بس "سالار سنجیدہ ہو گیا۔۔

معافی بھی تو مل سکتی ہے "نین نے کہا۔۔
سالار خاموشی ہو گیا۔۔۔
ہو سکتا ہے وہ ایسا نہیں کرنا چاہتا ہو "نین بولی۔۔
آپ وڈیو دیکھ لیں آپکے ہی شوہر کے موبائل میں ہے "وہ بگڑے تیوروں
میں بولا۔۔

"یعنی آپکو برا لگا زین کو کبیر نے مارا
تو بات بھی برا لگنے کی تھی "وہ بولا۔۔
جب ایسی بات تھی ٹکٹ کیوں بھیجی پھر اسکے پاس "نین بولی تو۔۔ سالار
نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

عارض نے بھی سالار کو دیکھا سب کو لگا۔۔ کہ کبیر نے بھیجی ہے۔۔۔
سالار کچھ نہیں بولا۔۔۔ پھر سے خاموش ہو گیا۔۔۔
جوا سننے کیا۔۔۔ وہ غلطی ہے اور غلطی کو معاف کر دینا چاہیے۔۔۔

کیوں کہ وہ چھوٹا ہے۔۔۔ اور وہ جس لڑکے کا نام لے رہا تھا پکڑا سکی ہوئی
چاہیے۔۔۔۔ نہ کہ اسکی جو اپنی غلطی قبول کر چکا ہو۔۔۔ اور سزا بھی بھگتنے کو
تیار ہو۔۔

یہ تو وہ۔۔ اپنی غلطی پر ڈھٹائی کر کے آپ لوگوں نے آگے تن کر کھڑا ہو جاتا
۔۔ پھر۔۔۔ وہ اس رویے کو ڈیزر و کرتا تھا "نین کی بات وہ تینوں خاموشی
سے سن رہے تھے۔۔۔۔

نین بھی چپ ہو گئی۔۔۔۔
پلیز میری سپیچ ضائع ہو جائے گی "وہ اچانک ہی تو سالار کو ایک دم ہنسی اگی
۔۔۔ جبکہ باہر کھڑا کبیر بھی ہنس دیا۔۔ یہ ہی حال عارض اور آیت کا بھی تھا
۔۔۔

ویسے آپ نے کچھ نیا نہیں کہا۔۔ آپکو مزید اپنی سپیچ کو بہتر کرنا چاہیے "سالار
بولا۔۔۔

چلیں سر جیتی کی ہے اتنی تو ایکسیپٹ کر لیں "نین بولی تو سالار مسکرا کر سر ہلانے لگا۔۔

"بٹ ایک کام کیجیے گا۔ وہ لڑکا وہ رکی۔

احتشام "عارض نے بتایا۔۔

ہاں۔۔۔ احتشام۔۔ اس کے ہاتھ پاؤں ٹانگیں وانگیں توڑ دیجیے گا۔۔ تاکہ وہ کبھی زندگی میں کسی کو بہکانہ سکے "نین بولی

کافی انتقامی جذبے ہیں برو بھا بھی میں "سالار کبیر کو دیکھ چکا تھا۔۔۔ نین مڑ کر کبیر کو دیکھنے لگی جو مسکرا رہا تھا۔۔۔

اٹھو اب ماما بابا کے پاس چلیں "کبیر نے کہا۔۔ تو سالار سب چھوڑ چھاڑیوں ہی اٹھ گیا۔۔۔

جبکہ کبیر نے نفی میں سر ہلاتے اے سی بند کیا۔۔۔

نین اس کے ساتھ ہی رک گئی۔۔۔

کبیر نے ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔
واقعی کافی انتقامی جذبے ہیں تم میں "وہ بولا۔۔۔
نہیں مسکرا دی۔۔۔
" یہ جگہ نہیں ورنہ اس مسکراہٹ پر پیار بنتا ہے
وہ بولا تو نین نے اس سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا۔۔ اور نیچے چلی گئی۔۔ جبکہ کبیر بھی
نیچے اگیا۔۔۔

اگلی صبح : ♡♡♡♡♡ S [10/23, 7:54 PM]
ہی سالار چلا گیا تھا۔۔۔ جبکہ۔۔۔ گھر کے ماحول کے تناؤ میں کمی۔ آگئی تھی
۔۔ مگر نانی کی باتیں شروع ہو گئیں تھیں۔۔
ہیں واقعی مدد بھائیہ اپنا زین کوٹھے پر جاتا رہا ہے "وہ بولیں تو مدد بھائیہ مندرہ سی
ہو گئی۔۔۔

"امی جی۔۔۔ اب ٹھیک ہو جائے گا سب
اے لو بھلا کون دے گا ایسے چھو کرے کو۔۔۔ لڑکی مطلب اتنا آوارہ
۔۔۔" انھوں نے کانوں کو ہاتھ لگایا می بھی بیچ بیچ میں لقمے دینے لگیں جبکہ
مدیہا خاموش ہو گئی۔۔۔۔
سمجھ نہیں آیا کیا جواب دے۔۔
اسلام علیکم "نین کو آج دوسرا دن تھا۔۔ مگر دولہن والی کوئی سچویشن نہیں
تھی اس میں۔۔۔۔
اسکے سلام۔۔۔۔ پر سب نے جواب دیا۔۔۔
میں تو یہ سوچ رہی ہوں۔۔۔ مدیہا تیرے تو بیٹے سارے ہی ایسے نکلے
۔۔۔ بڑا پسند کی چھو کری لے آیا۔۔۔۔
جن کا نہ گھر بار ہمارے معیار کا۔۔۔۔
اور چھوٹا۔۔۔۔ کوٹھے پر جاتا ہے۔۔۔ جبکہ عارض کی تو مت ہی پوچھو۔۔
"بس سالار ہی کچھ درست لگتا ہے

نین نے انکی گفتگو غور سے سنی تھی جو کہ اسکو دیکھ شروع ہو گئیں تھی تبھی وہاں پر آیت بھی اگی۔۔۔۔۔

جس نے بھی یہ سب سنا تھا نانی اسے بہت غور سے دیکھ رہیں تھیں۔۔ جبکہ وہ نگاہ چرار ہی تھی۔۔۔

آپ کبیر کی نانی ہیں تو میری بھی نانی ہی ہیں۔۔۔ بس آپکو یہ کہنا چاہو گی معیار پیسے سے نہیں ہوتا۔۔۔ جو جتنی حشیت رکھتا ہے۔۔۔ وہ اتنا ہی کام کرتا ہے۔۔۔ اور غلطیاں تو سب سے ہی ہوتی ہیں۔۔۔ زین ابھی چھوٹے ہیں۔۔۔ انکی غلطی کو گناہ نہیں کہا جاسکتا نانی جان آپ بہتر سمجھتی ہیں "سنجیدگی سے جواب دیتی وہ سب کو حیران کر گی جبکہ آیت اور مدیہا یہاں تک کے تنزیلہ اور صوفیہ بھی اسکو حیران کن نظروں سے دیکھ رہیں تھیں۔۔۔

آئی میں آپکی کچھ مدد کروں "اسنے زیادہ نوٹس نہیں لیا اور مدیہا سے پوچھا ۔۔۔ جو سرنفی میں ہلا گی۔۔۔ نانی جان کی زبان تالو سے لگ گی۔۔۔

ابھی تو تمہارا ہاتھ میٹھے میں بھی نہیں ڈالا "مدیہا نے کہا

تو میں میٹھا بنا لیتی ہوں "نین بولی تو مدیہا مسکرا دی۔۔

اے بہو۔۔ یہ رسم پورے اطوار سے ہوتی ہے۔ اس طرح نہیں ہوگا۔۔ یہ آیت چھو کری اور تجھ سے۔۔ ایک ساتھ ہی۔۔ یہ رسم کرائی جائے گی۔۔ تو صبر رکھ "وہ بولیں چہرے پر ناگواری تھی۔۔

جی بہتر "نین نے کہا۔۔ اور وہیں بیٹھ گئی۔۔ جبکہ مامی کی کھسر پھسر ساس کے کان میں جاری تھی۔۔

بہت تیز ہے امی جی۔۔ لڑکی۔۔ میں تو کہتی ہوں جلد ہی ایمن کی بات چلا لو "وہ بولیں تو۔۔ انھوں نے سر ہال دیا۔۔

مدیہا رکھی سے ضروری بات کرنی ہے فارغ ہو کر کمرے میں آ "وہ کہہ کر خالا اور مامی کا سہارا لے کر۔۔

کمرے میں چلی گئیں۔۔

بھابھی سپر لگیں آپ تو "پریشے جو نانی سے چھپی ہوئی تھی۔۔

اچانک سامنے آئی۔۔۔ اور بولیں۔۔۔ توایت بھی ہنس دی۔۔
 بری بات بیٹا ایسے نہیں بولتے بڑوں کے آگے۔۔ مدیھانے کہا۔۔
 سوری آنٹی۔۔ آئندہ خیال رکھو گی "نین نے فوراً کہا تو وہ مسکرا کر اسکے سر
 پر ہاتھ رکھ کر چلی گی جبکہ پیچھے سے۔۔ پریشے اور۔۔ آیت دونوں ہنس دیں

کیوں ہنسا جا رہا ہے "اچانک کبیر کی آواز پر سب کی ہنسی کو بریک لگا۔۔۔
 نین نے کبیر کی طرف دیکھا جو اسکی جانب دیکھ کر مسکرایا تھا مگر نین مسکرا
 نہیں سکی۔۔۔ وہ جگہ چھوڑ کر اٹھی۔۔

بیٹھ جاو یہ میری جگہ نہیں ہے "کبیر نے کہا اور فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔۔
 جبکہ اخبار منہ کے آگے کر لیا۔۔۔

بھابھی جان دیکھ رہی ہیں آپ اپنے شوہر کے کام شادی کے تیسرے دن
 آفس جا رہے ہیں "پریشے کو کھلبلی ہوئی۔۔
 تو کیا ہوا اچھی بات ہے کام پر جائیں "نین سمجھی نہیں۔۔

اف ہو۔۔ ہنی مون پر نہیں جانا" وہ آہستہ بولی نین کا چہرہ سرخ ہوا۔۔
 جبکہ آیت نے اسے تھپڑ لگایا۔۔۔
 تمہیں شرم بھی نہیں آتی ایسی باتیں کرتی ہو۔۔
 ہاں تو تم نے بھی تو جانا ہے "اسنے آیت کا شاننا ہلایا۔۔ انداز شرارتی تھا۔۔۔
 بہت بد تنیز ہو "آیت نے غصے سے کہا۔۔
 سناشتہ کرو باتیں کم کرو "کبیر کو انکے بولنے سے زراال لچھن ہوئی تبھی وہ بولا

 آیت اور پریشے نے منہ بنا لیا۔۔۔ نین نے کبیر کا اخبار ہٹایا۔۔
 اور اگر ہمارا بات کا موڈ ہو تو "اسنے پوچھا۔۔۔۔
 کبیر مسکرا دیا جبکہ۔۔۔ پریشے نے منہ میں انڈا رکھتے ہوئے ہنسی روکی اور
 آیت نے دودھ کا گلاس منہ سے لگالیا۔۔۔ جبکہ عمل بھی اگی تھی۔۔۔
 تو ناشتہ نہ کر کے بات کر لینا باتوں سے روکا تو نہیں "کبیر نے جواب دیا۔۔

عارض بھی جلدی سے ریڈی ہو کر نیچے ٹیبل پر اگیا اور آیت کی طرف دیکھا جو اس سے نگاہ نہیں ملارہی تھی۔۔۔

آپ نے تو منہ کو اخبار لگا لیا اب ہم بولیں بھی نہیں یہ تو غلط بات ہے بلکہ آپ بھی اخبار رکھ کر ہماری باتوں میں شامل ہوں " تحمل سے بولتی وہ سب کا فیور کرتی کبیر کو اپنی طرف مائل کر گئی تھی۔۔

جبکہ اسنے اخبار فولڈ کر کے رکھ دیا تھا۔۔

مبارک ہو بھابھی "عارض نے ہاتھ اسکے آگے کیا۔

نین نہ سمجھی سے اسکو دیکھنے لگی۔

عارض کوئی بکواس ہوئی تو پیٹو گے "کبیر جانتا تھا وہ کوئی چٹکلا ہی چھوڑے گا

--

ارے اب کیا۔۔ ڈر بڑے بھیا۔۔ بھابھی کے ایک حکم۔ پر آپ نے اخبار سٹائیڈ پر رکھ دیا وہ اخبار جو کہ آپ بابا کے ڈانٹنے پر بھی نہ چھوڑیں تبدیلی تو آگئی

ہے۔۔ مگر آپکی جرت کو سلام "اسنے کہا۔۔ تو نین۔ ناشتہ کرنے لگی۔۔ وہ
ان سب کی بونڈینگ سے کافی ایمپریس ہوئی تھی۔۔۔۔
سب کے چہروں پر مسکان تھی۔۔۔۔
تمہیں جو فائل دی تھی وہ ریڈی کی "کبیر نے عارض سے پوچھا۔۔
جی کرلی "وہ دونوں آفس کی بات کرنے لگے جبکہ سب لڑکیاں کانوں میں
لگی ہوئیں تھیں یہ پہلی بار تھا کہ وہ ناشتہ کرتے ہوئے بول رہا تھا۔۔ اور اخبار
نہیں پڑھ رہا تھا۔۔ یہاں اسکے بیٹھے ہوئے سب لوگ اتنا ایزلی ناشتہ کے
دوران بات چیت کر رہے تھے۔۔

سالار وہاں پہنچا۔۔۔ زین کو دیکھا۔۔۔ اور اسکو۔۔ پہلے تو اسنے گلے سے لگالیا

زین بھی اسکے گلے لگ گیا۔۔ فیملی میں رہنے والا وہ لڑکا تنہائی کو بہت زیادہ ہی
محسوس کر رہا تھا اور سالار کا منتظر بھی تھا
۔۔ اسکو دیکھ کر وہ رو دیا۔۔

سالار نے اسکو چپ کرایا۔۔ اور اسکے بعد کھینچ کر مکہ اسکے منہ پر مارا۔
آہ بھیا "زین بیڈ پر جا کر گیرہ اور چلایا۔
سالے مجھے بتانے کی توفیق نہیں ہوئی تھے "سالار نے اسکی کمر پر کی مکے
رکھے۔۔

زین بیڈ تار ہا اور پھر اسکا سانس پھول گیا تو اسکے ساتھ ہی لیٹ گیا۔۔۔
سوری بھیا "زین نے سالار کو دیکھا۔۔

چل اب کیا لڑکیوں کی طرح روئے جارہا ہے "اسنے بگڑے تیوروں میں کہا
۔۔۔
زین مسکرا دیا۔۔

بیٹے باپ کو سنبھالنا ہے اب۔۔۔ اور تمہیں پتہ ہے مسٹر مرتضیٰ شکاری بنے
تمہاری بوٹیاں نوچنے کو تیار ہیں "وہ اٹھا۔۔
زین بھی اٹھ گیا۔۔

مجھے پتہ ہے آپ بچالیں گے "زین نے منہ بنا کر کمر سہلای
ہیر واپنی زندگی میں اپنے لیے سٹینڈ لینا چاہیے۔۔۔
" دوسروں کے کندھوں کا سہارا نہیں لینا چاہیے
وہ بولا تو زین بھی اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔
مگر خاموش تھا۔۔۔

تمہاری یونیورسٹی کے پیپر ز ہونے والے ہیں آگے کیا سوچا ہے "سالار نے
پوچھا۔۔۔

سوچا تھا پولیس جوائن کروں گا۔۔ "زین بولا۔۔۔
سالار نے سر ہلایا۔۔

میں پہلے کم۔ زلیل ہوتا ہوں مرتضیٰ سے جو تم نے بھی اپنی ٹانگیں توڑ وناے
کا سوچا ہے "سالار بولا۔۔ جبکہ زین ہنسا۔۔

"یار بابا کیوں نہیں کہا جاتا آپ سے
کہتا تو ہوں انکے سامنے "سالار بولا۔۔ تو زین کھل کر ہنسا۔ سالار بھی ہنس دیا

مگر میں نے طے کر لیا ہے بھیا "زین باضد ہوا۔
گڈ۔ ڈٹے رہنا باقی میں دیکھ لوں گا "وہ بولا۔۔ تو زین مسکرا کر اٹھا۔
اور خود بھی اٹھ گیا۔۔

اب مجھے بتاؤ احتشام کہاں ہے کون ہے۔ "سالار نے جاننا چاہا۔۔
میں نہیں جانتا وہ بس ہمارے گروپ میں شامل ہو گیا تھا۔ اور ہماری دوستی
" ہوگی "

تمہاری یہ سب کی "سالار نے سوال کیا۔۔

میری "زین بولا۔۔

ہممم چلو اٹھاو سامان سامان تو ایسے لائے تھے جیسے واپس نہیں آنا گدھے " اسنے گھور کر کہا اور خود گا گلز لگاتا باہر نکل گیا۔۔

بارش تیز ہو رہی تھی اسپر کی لوگوں کی نظریں اٹھیں۔۔۔ اور وہ گاڑی میں سوار ہو گیا۔۔۔

چند گھنٹوں میں وہ اسلامہ آباد کا سفر طے کر کے۔۔۔ واپس اپنے شہر آگئے تھے

۔۔ گھر نہیں جانا "زین بولا۔۔

پہلے احتشام کو دیکھنا ہے مجھے " وہ بولا۔۔۔ اور زین ایک بار اسکے گھر کی طرف۔۔۔ گیا تھا اسے وہ ہی راستہ یاد تھا۔۔۔

تبھی اسنے اسے وہ راستہ بتایا مگر وہاں جا کر علم ہوا کہ۔۔۔ وہ تو یہاں کرایہ دار تھا۔۔

کوٹھے کے بارے میں جانتے ہو " سالار کے سوال پر زین نے حیرانگی سے دیکھا۔۔۔

جواب دو "سالار سنجیدہ تھا اور زین اسے اڈریس بتانے لگا۔
اس علاقے میں اکر۔۔۔ وہ گاڑی سے باہر نکلے تو کون تھا جو انھیں نہیں دیکھ
رہا تھا۔۔

زین اسے۔۔ ایک بنگلے میں لے آیا۔۔
جہاں بازار گرم تھا
وہ سب کو انور کرتا۔۔ آگے چل رہا تھا جبکہ زین بھی اسکے پیچھے تھا۔
دونوں اتنے ہینڈ سم لگ رہے تھے کہ وہاں کھڑی لڑکیاں انکے قریب آنے
کے لیے مچنے لگی۔۔

سالار ایک بڑے سے حال میں پہنچ گیا۔۔
یہاں جوتی لانا منع ہے "ایک آدمی سامنے آیا۔۔ جس نے اپنا حلیہ
۔۔۔ عورتوں والا کیا ہوا تھا اٹھلا کر بولا۔۔۔

احتشام رہتا ہے یہاں "سالار نے سنجیدگی سے سوال کیا۔۔
ہاں یہیں رہتا ہے "وہ آدمی بولا

۔ لڑکیوں کی چہل پھل بھڑنے لگی اور سنیتہ بائی اپنے بھاری وجود کے ساتھ
اس حال میں اگی جہاں۔۔۔ روز ناچنا گانا ہوتا تھا۔۔۔
بلاؤ اسے "سالار نے کہا

۔۔
یہاں لوگ عورتوں کو بلاتے ہیں باؤ تم عجیب ہو مرد کو بلارہے ہو "سنیتہ بائی
اپنے تخت پر بیٹھتی پان منہ میں ڈالتیں بولیں۔۔۔
سالار نے ایک نظر زین کو دیکھا۔
جو چپ چاپ کھڑا تھا مگر چہرے پر کوئی ڈر خوف نہیں تھا۔
سالار مسکرا دیا۔۔۔

ایکجلی یہاں کی عورتوں میں بات نہیں۔۔۔ کوئی "اسنے مسکرا کر شانے آچکا
۔۔۔

بھیا یہ فری ہونے کا کیا مقصد ہے "زین نے اس کے کان میں گھس کر سوال کیا
۔۔

میری جان۔۔۔ تھوڑا مزہ مجھے بھی کرنے دے۔۔۔ اور خبردار جو۔۔۔ کسی
کے آگے بکواس کی "وہ آنکھیں نکالتا بولا۔۔۔
زین نفی میں سر ہالا کر دور ہو گیا۔۔۔
ارے۔۔۔ تو تو بتانہ باؤ تجھے کیسی عورت چاہیے ایک سے بڑھ کر ایک ہے"
۔۔۔ "اف" سالار نے گھیری سانس کھینچی۔۔۔
وہ کافی چیپ تھی دل اچاٹ سا ہو گیا اسکا۔۔۔
اور اتنی دیر میں احتشام آگیا۔۔۔
سالار نے احتشام کو دیکھا جو کہ زین کو دیکھ کر ایک دم وہاں بھگانے لگا تھا مگر
سالار نے اسے آگے بڑھ کر جکڑ لیا۔۔۔
احتشام مدد کو چلانے لگا۔۔۔
سب ایک دم وہاں جمع ہونے لگے۔۔۔ جبکہ سالار نے اسے گریبان سے پکڑ کر
بیچ میں پھینکا۔۔۔

احتشام اٹھا۔۔۔ اور دوبارہ بھاگنے لگا جبکہ دوسری طرف سے زین نے اسکو جکڑ لیا۔۔۔

اگر تم نے اسکو زندہ چھوڑ دیا تو تم نہیں بچو گے مجھ سے "سالار نے زین کو دیکھا جو کہ احتشام کو دیکھ کر اگ بغولہ ہو گیا تھا اسنے اپنے کیے کی سزا بھگت لی تھی اب اسے کسی چیز کا خوف نہیں تھا جبکہ۔۔۔ احتشام کو دیکھ کر حرم یاد آگئی۔۔۔ کیسے بے بسی سے اس نے اسکو اپنی درندگی کا نشانہ بنایا تھا اور زین بنا سوچے سمجھے۔۔۔ احتشام کو بری طرح پیٹنے لگا۔۔۔ اسکے اندر کا غصہ واضح پتہ چل رہا تھا۔۔۔ جبکہ سالار نے احتشام کا موبائل اٹھایا۔۔۔ اور اسکو زمین پر پھینک کر مارا۔۔۔ یعنی سارے ثبوت مٹا دیے احتشام چلایا۔۔۔ وہاں کھڑے لوگوں میں کسی میں جرت نہیں ہوئی کہ وہ ان دونوں کو روک سکیں۔۔۔

زین نے اسے بری طرح مارا تھا۔۔۔ سالار آگے بڑھا اور اسکے بال جکڑے۔۔۔

تو تم نے اس لڑکی کا رپ کیا تھا" وہ آنکھیں نکالتا بولا۔۔۔

ن۔۔۔ نہیں تمہارے بھائی نے کیا تھا اور میں پولیس کو سب۔۔۔ "سالار کا

مکہ اسکے منہ پر پڑا جبکہ دوسری طرف سے زین کا۔۔۔

سچ بول "زین چلایا۔۔۔

احتشام کچھ نہیں بولا۔۔۔

سالار نے جیب سے سیل فون نکالا اور پولیس کو کال کی۔۔۔

آج تمہارا یہ دہندہ بند ہو کر رہے گا۔۔۔ "اسنے کہا۔۔۔

جبکہ سنیتہ بائی ایکدم اسکے پاس آئی۔۔۔

اوائے کم بخت بھونک بھی کے تو نے ہی کیا تھا کیوں میرے دہندے کو آگ

لگاتا ہے "وہ احتشام کو مارتی بولیں۔۔۔ جس نے چیختے ہوئے ہامی بھر لی کہ

۔۔۔ حرم کے ساتھ زیادتی اسی نے کی سالار نے اسکی بات ریکارڈ کر لی اور

زین نے ایکدم پھر سے غصے سے۔۔۔ اسکو پیٹنا شروع کر دیا

غلطی میری ہے تجھے میں نے دوست سمجھا۔۔ تیری باتوں پر عمل کرتا رہا "وہ چلایا۔۔۔

جبکہ سالار نے اسے وہاں سے اٹھایا اور زین نے اسے آخری ٹھوکری۔۔
دونوں وہاں سے نکلتے چلے گئے جبکہ پیچھے احتشام کا قیمہ بن گیا تھا۔۔۔

وہ دونوں گھر لوٹے تو۔۔۔ سالار کے پی آئے کی کال آگئی۔۔۔
اسنے وہ کال پیک کی۔۔۔

سر میڈیم کی طبیعت نہیں ٹھیک لگ رہی "وہ بولا۔۔۔
تو دو ای دو "اسنے بس اتنا ہی کہا۔۔۔

سر وہ دروازہ نہیں کھولتی "پی آئے بے بسی سے بولا۔۔۔
سالار نے زین کو اندر جانے کا اشارہ کیا جس نے نفی کی۔۔۔

بابا اور بڑے بھیا گھور گھور کر مار دیں گے "وہ بولا تو سالار کو فون بند کرنا پڑا اور اسکے ساتھ اندر آیا۔۔

ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی مدیھا تو ایسے زین سے ملی جیسے وہ حج کر کے آیا ہو۔۔ اور رونے لگی۔۔۔

جبکہ سب زین سے ملے اور مرتضیٰ جانے لگے کہ زین نے جلدی سے انکا ہاتھ تھام لیا۔۔

پلیز بابا مجھے معاف کر دیں میں اگلی بار آپکو شکایت کا موقع نہیں دوں گا "وہ بولا تو مرتضیٰ کچھ تردد کے بعد مان گئے اور ایک بار پھر گھر میں خوشی کی فضا سی گونج اٹھی سالار پی آئے کے فون کو بھول کر کھانے میں مشغول ہو گیا

جبکہ۔۔۔ سب کے بیچ بیٹھے عارض کا فون رنگ ہوا۔۔ ایک نئے طوفان کے ساتھ

جینی کی کال دیکھ کر وہ۔۔۔ ایک دم ان سب کے بیچ سے اٹھ گیا۔۔۔

آیت نے اسکی جانب دیکھا۔۔ اور دل جیسے افسردہ ہو گیا۔۔ لگتا ہی نہیں تھا وہ شخص کبھی اسکا ہو گا بھی
نین نے بھی یہ نوٹس لیا۔۔

اور آیت کی ادا سی کی وجہ جاننے کے لیے وہ بے تاب سی ہو گئی۔۔
آیت تھی ہی اتنی انوسینٹ کے سب اسکی طرف متوجہ ہوتے۔۔
زین کی نگاہ عمل سے ملی تھی۔۔
جس نے اسے مکمل انکور کیا تھا۔۔

میرے : ♡♡♡♡♡ [10/23, 7:56 PM] S

پاس واپس آ جاو عارض "انگریزی میں جینی بولی۔۔ جبکہ۔۔ عارض اپنے
روم میں اگیا۔۔۔

وٹس دامیٹر "عارض نے پریشانی سے پوچھا۔۔

بس میں نہیں جانتی تم نے مجھ سے چار مہینے پہلے یہ کہا تھا کہ تم یہاں اجاؤ گے
میرے پاس اور ہم ساتھ رہے گے۔۔ "جینی غصے سے بولی۔۔

جینی ہوا کیا ہے اچانک "وہ بولا۔۔۔ فکر مندی سے
 میرے فادر میری شادی کر رہے ہیں کسی اور سے تو بتادو اگر تم اپنی منکوحہ
 کے ساتھ سیٹل ہو گئے ہو تو "وہ بھڑک کر بولی۔۔
 واٹ کس لیے کیوں۔۔ ایسا میرا مطلب۔۔۔ "عارض رک گیا۔۔
 اگر میں باہر رہتی ہوں تو میرا ریلیجن تم سے ہی ملتا ہے اور میرے ماں باپ
 میری شادی کر رہے ہیں اس میں حیرانگی کی ہوئی بات نہیں "جینی بولی تو
 عارض نے سر تھام لیا۔۔۔
 تم ایسا کچھ نہیں کرو گی "عارض غصے سے بولا۔۔۔
 میں نہیں جانتی تم میرے پاس اجاؤر نہ میں پاکستان اجاؤ گی "جینی بولی۔۔
 عارض نے سانس کھینچا پریشانی و نفخہ کی لکیریں اس کے ماتھے پر سج گئیں۔۔۔
 اور اس نے فون بند کر دیا جینی کو تسلی دے کر۔۔ وہ ایک دم اٹھا اور کمرے میں
 ٹھلنے لگا۔۔

اب کیا کرنا تھا آگے کیا کرنا تھا وہ نہیں جانتا تھا یہاں سے نکلنے کی کوئی صورت
نہیں تھی۔۔۔۔

اسنے بالوں میں ہاتھ پھیرہ جینی کتنی مشکل میں تھی اس۔۔ احساس نے
بھڑک سی ڈال دی۔۔۔

اور اچانک آیت کا جھپکا سا دماغ میں ہوا۔۔۔
اور جیسے اسکے دماغ میں ساری پلینگ ہو گئی۔۔۔۔
وہ ٹیرس میں چلا گیا شاید پہلی بار اسنے اسکا شدت سے انتظار کیا تھا۔۔

وہ سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے
۔۔ جبکہ آیت بھی اپنے روم میں آئی تو روم۔ میں اندھیرہ تھا۔۔۔ اسنے۔۔۔
ٹیرس میں اسکا عکس دیکھا۔۔۔ اور لائٹ جلانے کی کوشش کی۔۔۔
لائٹ مت جلانا "عارض کی آواز ابھری۔۔

آیت کا ہاتھ سوچ کر سے ہٹا۔۔۔

اور وہ ڈریسنگ روم میں جانے لگی کہ اس اندھیرے میں عارض کا ہاتھ اسکے
شانے پر ٹھہرا۔۔۔

خوشگوار موسم کی ٹھنڈی میٹھی ہوائے۔۔۔۔۔ اسکو چھو لیا تھا۔۔۔
آیت ٹھہر گئی۔۔

جبکہ عارض نے اسکا ہاتھ۔۔۔ اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔۔۔
اسکا لمس اسکے پورے بازو سے ہوتا ہاتھ پر ٹھہر گیا۔۔۔
آیت نے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

وہ اسکے انداز میں اتنی دلکشی کو برداشت نہیں کر پائی اور اسنے آنکھیں بند کر
لیں۔۔

عارض نے اسکو اپنی طرف موڑا۔۔۔ چاند کی روشنی اسکے آدھے چہرے پر
تھی۔۔۔ اسکے گال اور لب چاند سے روشن تھے جب بند آنکھیں اندھیرے
میں تھی۔۔۔

اس وقت وہ عارض کو عجب انداز میں اپیل کر گئی۔۔۔ وہ جھکا اور نرمی سے۔۔۔
اس دلکشی کو خود میں جذب کیا۔۔۔
آیت۔۔۔ کا وجود ایک دم سے سنا سنا گیا۔۔۔۔۔
جبکہ عارض اس سے دور ہوا۔۔۔
آیت نے آنکھیں کھولیں۔۔۔
اور عارض نے اسکا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔ اسکو صوفے پر بیٹھنے کا کہا۔۔
آیت کا دل جو کچھ وقت پہلے اداسی میں قید تھا۔۔ ایک دم دھڑکنے لگا بے ہنگم
سامسور سا۔۔ اور وہ جیسے کہتا گیا
۔۔ وہ ویسے کرنے لگی۔۔ اس کے حکم پر صوفے پر بیٹھ گئی۔۔
آنکھوں میں محبتوں کا جہان لیے وہ اسے حسرت سے دیکھنے لگی۔۔
عارض اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔
اس کے چہرے کی چمک سے نگاہیں چرائیں۔۔۔

وہ جو سمجھ رہی تھی ویسا کچھ نہیں تھا۔۔۔ اور جو وہ اسے کہنے جا رہا تھا نہ جانے کیوں گھبرا رہا تھا حالانکہ کہ کبھی بھی اسے آیت کو کچھ کہتے ہوئے سوچا نہیں

آیت کا سر پکڑ کر اسے اپنے سینے پر رکھ لیا۔۔۔ آیت کے لب آپ ہی آپ مسکرا دیے۔۔۔ اسے عارض کے شانے پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔

دونوں کے بیچ بے نام سی خاموشی تھی جیسے آج کوئی کچھ کہنا نہیں چاہتا بس۔۔۔ سننا چاہتے

ہوں جزبوں کی گہرائی کو۔۔۔ عارض کا ہاتھ اسکے بالوں میں چل رہا تھا آیت کے لیے یہ لمحے قیمتی ترین تھے۔۔۔

جو میں تم سے کہنے جا رہا ہوں۔۔۔ وہ سنجیدگی سے سننا۔۔۔۔۔ "وہ بولنے لگا۔۔۔ آیت نے سر اٹھانا چاہا مگر عارض نے اسکو سر اٹھانے نہیں دیا۔۔۔۔۔ آیت کا دل اچانک ہی بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

میں یہاں سے جانا چاہتا ہوں۔۔۔ میرا پاسپورٹ بڑے بھیا کے پاس ہے

میں یہاں سے امریکہ جانا چاہتا ہوں۔۔۔ مگر تم جانتی ہو۔۔۔ یہاں سے مجھے
کوئی نہیں جانے دے گا۔۔۔ کیوں وجہ بھی تم جانتی ہوں۔۔۔۔۔

لیکن میں ہر صورت میں یہاں سے جانا چاہتا ہوں۔۔۔

میں نہیں چاہتا میری محبت کسی اور کے پہلو میں سوئے۔۔

بتاؤ مجھے بھلہ یہ سب کوئی برداشت کرتا ہے۔۔۔۔۔ "جیسے بہت اونچائی

سے۔۔۔ کانچ کے بڑے بڑے ٹکڑوں کو پھینک دیا جائے۔۔۔ تو کتنی

کرچیوں میں بدل جائے گا۔۔۔ آیت کو لگا اسکا وجود اسی طرح۔۔۔

کرچیوں میں تقسیم ہو گیا تھا۔۔۔ وہ ساکت رہ گئی۔۔۔

سن۔۔۔ جیسے گویائی سلب ہو گئی ہو۔۔۔۔۔

میں جینی کے پاس جانا چاہتا ہوں۔۔۔۔ اور میں ہمیشہ کے لیے وہیں سیٹل ہوں گا۔۔۔ میں تمہاری بات نہیں کر رہا۔۔۔ "اسنے آیت کو سیدھا کیا۔۔ جو بے جان وجود کی طرح اسکے سیدھا کرنے پر اسکے سامنے آگئی۔۔۔ عارض نے ہاتھ پکڑ لیے اسکے۔۔۔

تم بہت اچھی ہو اور واجب المحبت ہو۔۔ مگر تمہارے لیے میں نہیں ہوں آیت۔ دیکھو۔۔ ہماری شادی بھی ہوگی مگر پھر بھی میں تمہارے لیے اپنے دل میں کوئی جزبہ محسوس نہیں کر پایا۔۔۔۔۔ میرے لیے تم بس میری ایک کزن تھی اور غصے میں اگر میں نے تمہارے ساتھ۔۔ بہت زیادتی کی۔۔۔ کہ تم۔۔۔ "وہ رک گیا۔۔ اشارہ اپنے بچے کی طرف تھا۔

غصے میں کی بار تمہیں بہت کچھ کہا مارا بھی۔۔ مگر مجھے کبھی اچھا محسوس نہیں ہوا۔۔۔۔ اور میں چاہتا ہوں اب یہ ڈھونگ ختم ہو جائے۔ دیکھو سمجھو

جینی کے بھی جذبات۔۔۔۔ تم بھی تو لڑکی ہو۔۔۔ اسکی کیفیت سمجھو۔۔ کیا
اسکی شادی کسی اور سے ہو جائے تو وہ رہ سکے گی۔۔۔
بلکل اسی طرح جیسے میں تمہارے ساتھ نہیں رہ پا رہا۔۔۔۔
میں جانتا ہوں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے مگر میں تمہارے لیے پھر بھی کچھ
نہیں کر سکتا۔۔۔۔

اور اگر تم اس بچے سے جان چھڑانا چاہتی ہو تو بھی میں تمہارے لیے آسانی
کروں گا۔۔۔ ہم کل ہی۔۔۔

چار مہینے۔۔ کا ہے آپکا بچہ "سر جھکائے وہ بس اتنا ہی بولی۔۔
تو کیا فرق پڑتا ہے دنیا میں تو نہیں آیا" عارض نے لا پرواہی سے کہا۔۔
آیت نے سر نہیں اٹھایا۔۔۔

آیت میں بس اتنا چاہتا ہوں کہ تم بڑے بھیا سے میرا پاسپورٹ لے
لو۔۔۔

اور ہم یہ شو کریں گے کہ ہم ہنی مون پر جا رہے ہیں۔۔۔ اور تم امریکہ کو
ڈسائیڈ کر لینا۔۔۔

وہاں جا کر میں تمہیں واپس بھیج دوں گا۔۔۔۔ اور خود وہاں سٹے کروں گا
۔۔۔۔

واپس آ کر بھلے تم سب کچھ بتا دینا سب کو "عارض نے بات کا اختتام کیا۔۔۔
آیت بلکل خاموششش ایسے بیٹھی تھی جیسے دنیا میں مزید اسکے لیے کچھ بولنے
کے لیے نہیں۔۔ اور اگر وہ بولی تو۔۔ شاید وہ اتنا روئے گی۔۔ کے دیکھنے
والے کا سینہ پھٹ جائے گا۔۔۔۔

پلیز کچھ بولو "عارض بولا۔۔۔

ٹھیک ہے "وہ بس اتنا ہی بولی عارض کی طرف دیکھا۔۔

آیت کی آنکھیں بے حد سرخ تھیں۔۔۔۔ آنسو نکلنے کے لیے بے تاب تھے
۔۔۔۔

عارض نے اسکی جانب دیکھا۔۔ اور اسکی حالت دیکھ کر۔۔ اسکا دل جیسے۔۔۔
بے قرار سا ہو گیا۔۔۔۔۔

وہ اپنے جذبات کو اس کے لئے سمجھ نہیں سکا۔۔ اسے لگا وہ روے گی اس سے
لڑ کے گی۔۔۔

ہمیشہ کی طرح ان دونوں کی بحث ہو گی وہ ضد کرے گی۔۔ مگر وہ مان گئی تھی
۔۔ اور آنکھوں میں ایسی ٹوٹ پھوٹ تھی کہ۔۔ عارض کو اپنا بھی دم گھٹتا
محسوس ہوا۔۔ بول وہ گیا تھا مگر خود بھی سمجھ نہیں رہا تھا۔۔۔
وہ جس کو چھوڑنے کی بات کر رہا ہے آگے جا کر اسی کے لئے اسکی حالت کیا
ہو گی۔۔۔

عارض اسی کی طرف دیکھا رہا تھا
ٹھیک ہے جیسا آپ کہیں گے میں بالکل ویسا ہی کروں گی "اسنے اپنے آنسو
صاف کیے اور مسکرا دی۔۔۔۔۔

تم اس کے علاوہ کچھ نہیں کہو گی "عارض نے حیرانگی سے پوچھا۔۔

شاید میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔۔۔۔" وہ پھیکا سا ہنسی۔۔

" آیت میں

عارض شاید مجھے احساس ہو گیا ہے۔۔ کہ آپکا اور میرا ساتھ کبھی نہیں تھا۔۔

میری ضد نے ہمارا ساتھ یہ میری محبت نے ہمارا ساتھ ایک کر دیا۔۔

لیکن۔۔ میری محبت میں اثر نہیں تھا مگر اس میں خطا آپکی نہیں۔۔۔۔ باقی

۔۔ میں کل ہی بڑے بھیا سے بات کرتی ہوں۔۔ یہ پھر ابھی چلی جاؤ" وہ

اٹھتے ہوئے بولی۔۔

سوال کرنے لگی۔۔

عارض اسکو ہی دیکھ رہا تھا۔۔ بار بار اپنے آنسو صاف کرتی وہ مضبوط لہجے میں

بولنا چاہ رہی تھی۔۔۔

کل چلی جانا" وہ بولا اور آیت نے سر ہلایا۔۔ اور ڈریسنگ روم میں چلی گئی

۔۔۔

عارض جبکہ۔۔ بستر پر لیٹ گیا۔۔

سب ٹھیک ہو گیا تھا پھر دماغ پر کوئی پریشانی تھی۔۔ دل میں کیسی فکر تھی

کیوں تھے ایسے احساسات جیسے کچھ چھوٹ رہا ہے جیسے کھوسا گیا ہے۔۔

پانچ منٹ لگے تھے آیت اپنا آرام دہ لباس پہن کر باہر آگئی۔۔

عارض جیسے بے تابی سے اسکو دیکھنے لگا۔۔

عارض کو دیکھے بنا آیت۔۔ اپنی جگہ پر آئی۔۔ اور اپنی سائیڈ پر اسکی طرف سے کروٹ لے کر لیٹ گئی۔۔ کمبل کو۔۔ اپنی بانہوں میں زور سے قید کر لیا۔۔

عارض نے خود پر سے کل

کمبل کو کھینچا ہوا دیکھا اور اسے محسوس ہوا آیت کانپ رہی ہے۔۔ اسنے آیت کے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔ وہ واقعی کانپ رہی تھی۔۔

تم ٹھیک ہو "وہ پوچھنے لگا۔۔

جی ٹھیک ہوں "آیت نے جواب دیا پلٹی نہیں۔۔

عارض نے اسکو کھینچ کر اپنے نزدیک کرنا چاہا۔۔۔
جبکہ آیت اٹھ بیٹھی۔۔۔ لمبے بال کمر
پر بکھر گئے۔۔۔

میں۔۔۔۔۔ مزید۔۔۔۔۔ شاید۔۔۔۔۔ خود۔۔۔۔۔ میں ہمت
۔۔۔ نہیں پاتی۔۔۔ کہ

آپ۔۔۔ آپ کے حقوق پورے کر۔۔۔ کر سکوں۔۔۔ اور۔۔۔ ویسے۔۔۔ بھی
۔۔۔

اسکی ضرورت نہیں رہی۔۔۔ اگر تو آپ۔۔۔ اپنی جیت کا جشن۔۔۔ مجھ
پر منانا چاہتے ہیں۔۔۔ تو رحم کریں عارض۔۔۔ آیت مر جائے گی۔۔۔
وہ سسکی عارض بھی اٹھ بیٹھا۔۔۔ "

اسکے یہ الفاظ جیسے سینے میں موجود دل کو کاٹ سے گئے تھے۔۔۔
میں تمہیں "وہ کچھ بولتا۔۔۔ کہ آیت نے آنسو صاف کیے اور مسکرا دی۔۔۔

آپ مجھے اپنے لمس سے تسلی نہ دیں۔۔۔ نہ مجھ پر اپنا آخری لمس چھوڑیں۔۔۔
 دیکھیں یہ زیادتی ہے نہ۔۔۔۔ میں نے آپ کے آخری لمس کو محفوظ کر لیا
 ہے۔۔۔ وہ میرے وجود میں ہے۔۔۔ اب ان سب کی ضرورت نہیں۔۔۔
 آپ جارہے ہیں۔۔۔ اور جانتے ہیں۔۔۔ شاید میں خوش ہوں۔۔۔۔
 آپ کے فیصلے سے۔۔۔ ہاں شاید۔۔۔ کیونکہ۔۔۔ میں نے کبھی یہ نہیں چاہا میں
 آپ کو اپنے ساتھ باندھ لوں۔۔۔ محبت میں وسعت ہوتی ہے۔۔۔ آج میں نے
 جانا ہے عارض۔۔۔ اور میں نے اپنا دل چیر لیا ہے۔۔۔ ہم دونوں میں سے
 کوئی تو خوش رہے گا۔۔۔۔
 کسی کو تو اسکی محبت ملے گی۔۔۔
 آپ کو پتہ ہے عارض "وہ اسکی طرف رخ کر کے بیٹھی اور پہلی بار خود سے اس کے
 ہاتھ تھام لیے۔۔۔
 عارض بس اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

جس کے گال آنسو سے تر تھے اور وہ بہادی دیکھانے میں صبر و برداشت کے آخری مقام پر تھی۔۔۔

مجھے لگتا تھا آپ ایسے ہی بس۔۔ کسی کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔۔۔۔
وہ ہنسی آنسو ٹوٹ کر گال پر بکھر گیا۔۔ "

کیسے آپ کو کسی انگریز سے محبت ہو سکتی ہے جبکہ آپ کبھی اس سے فیس ٹو فیس نہیں ملے۔۔ کیسے بس فیس بک کی چاٹ یہ وڈیو کال سے محبت ہو جاتی ہے۔۔۔۔ یہ پھر ساری ساری رات باتوں سے۔۔ کسی انسان کے بارے میں جانے بنا محبت ہو جاتی ہے دیکھیں میری بیوقوفی میں نے بس اپنی محبت کو محبت سمجھا اور آپ کی محبت کو سمجھا ہی نہیں "وہ بولی۔۔
عارض چپ سارہ گیا۔۔۔۔

اس میں اتنی ہمت نہیں تھی۔۔ کہ اپنے دل کی سنتا۔۔ جو اسے کہہ رہا تھا
سب چھوڑ کر اسے سینے میں جکڑ لے مگر کیوں۔۔ وہ کسی اور سے محبت کرتا
تھا اور آیت کو ہمیشہ ایک طوق سمجھا تھا۔۔۔

مگر اب سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔" اسنے اسکے ہاتھ چھوڑ دیے۔۔۔
مسکرا کر دوبارہ اس سے فاصلے پر لیٹ گئی۔۔۔
عارض جبکہ یوں ہی بیٹھا رہ گیا۔۔۔ اور وہ رات دونوں نے آنکھوں میں
کاٹ دی۔۔۔

وہ وقفے وقفے سے اسکی سسکیاں سنتا رہا تھا۔۔۔

اگلی صبح عارض تو سو رہا تھا جبکہ آیت۔۔۔ کی آنکھیں لگی ہی نہیں تھیں۔۔۔
اسنے شاور لیا۔

اور تادیر لیتی رہی۔۔۔ آنکھوں کی سو جن ٹھنڈا پانی پڑنے سے کچھ کم سی ہوئی
۔۔۔ اور وہ فریش ہو کر باہر آ گئی۔۔۔

کبیر کے جانے سے پہلے اس سے ملنا چاہتی تھی۔۔۔ وہ نیچے آئی تو۔۔۔ جینی
اور کبیر کو دیکھ کر۔۔۔ چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔۔۔

کبیر نے نین کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا جبکہ وہ اسے کچھ کہہ رہا تھا اور نین نفی کر رہی تھی۔۔۔۔

آیت کو دیکھ کر دونوں مسکرائے۔۔۔

اسلام علیکم بڑے بھیا "آیت نے کہا۔۔

کبیر اور نین دونوں نے جواب دیا۔۔

آیت دیکھو میں کہہ رہا ہوں تمہاری بھابی کو کہ ایک دن میرے ساتھ آفس چل لے میرے سارے ورکرز ملنا چاہتے ہیں۔۔ مگر مان کہ ہی نہیں دے رہی لڑکی "کبیر کچھ خفا سا لگا۔۔۔

نین نے اسکی جانب دیکھا۔۔

ایسے اچھا نہیں لگتا میں بس اس لیے کہہ رہی ہوں "نین البتہ سنجیدہ تھی۔۔

بھابی۔۔ بھیا کی بات ماننی چاہیے آپکو "آیت نے کہا۔۔۔

بھیا اتنے پیار سے کہہ رہے ہیں "آیت نے کہا اور مسکراہٹ چھپائی۔۔

تم میں بھی پریشے کی روح اگی ہے "نین بولی۔۔ جبکہ وہاں رفتہ رفتہ سب
آنے لگے سوائے عارض اور سالار کے۔۔۔۔
بھیا وہ مجھے آپ سے بات کرنی تھی "آیت بولی۔۔ سب ہی آیت کی طرف
متوجہ ہوئے مگر وہ کنفیوز ہو گئی۔۔۔
ہاں بولو "کبیر متوجہ ہوا۔۔۔۔
وہ بھیا "آیت کنفیوز سی ہوئی۔۔
لڑکی بول بھی چکو "نانی سے زیادہ دیر سسپینس برداشت نہ ہوا۔۔۔
تو سب ہنس پڑے
۔
وہ میں کہہ رہی تھی میں زربینک پر جانا چاہتی ہوں آپکو برا نہ لگے تو "اسکا
چہرہ سرخ ہو گیا۔۔۔
سب منہ کھولے آیت کو دیکھنے لگے۔۔ جو سر جھکا گئی۔۔

کیا ہو گیا بھی سب کو۔۔۔ اس میں کیا بڑی بات ہے اچھی بات ہے تم جاؤ
گھومو پھیرو "کبیر نے کہا اور مسکرا کر کپ لبوں سے لگایا۔
عمل نین اور پریشے تو لقمہ منہ تک لے بھی نہیں جاسکیں۔۔۔
کہاں جانا ہے ویسے "مر تضحی صاحب سمیت سارے بھائی بھی خوش ہوئے
تھے کبیر نے سوال کیا۔۔

امریکہ "وہ بولی۔۔
انہی اٹھ کے میرے پاس ہے پاسپورٹ عارض کا نین میری الماری میں ہوگا
نکال کر دے دینا۔۔ اپنا بھی بنوالو "کبیر بولا اور اٹھ گیا۔
شکریہ بھیا "آیت نے آنسوؤں کا پھندا حلق میں اتار کر کہا جبکہ کبیر اسکے سر
پر پیار کر کے نین کو باہر آنے کا اشارہ کرنے لگا جبکہ نین شرمندگی کے
مارے جا نہیں سکی۔۔۔ جبکہ کبیر نے گھورا۔۔
اٹھ بھی چلو اب "جب وہ نہیں اٹھی تو کبیر بولا۔۔۔
مگر "نین کی پھر سے وہی ضد

چلی جاؤ بیٹا اور کر زپوچھ رہے تھے "مر تضحیٰ سنجیدگی سے بولے تو نین کو مزید
ضد کرنا بے کار لگا جبکہ کبیر تو بہت خوش ہوا
اور اس طرح نین بھی چادر لے کر اسکے پیچھے ہوئی۔۔۔۔۔

جبکہ آیت بھی اٹھ گئی۔۔۔ پریشے اور عمل اسکے پیچھے گئیں۔۔۔۔۔
مجھے اس لڑکی کے طور زرا درست نہیں لگ رہے مدیہا۔۔۔ ڈاکٹر سے
چیکپ کراؤ۔۔۔ "نانی کی بات پر۔۔۔ سب نے انکی طرف دیکھا۔۔۔ جو
تذبذب کا شکار تھیں۔۔۔ کیا وہ موٹی ہو گئی تھی۔۔۔ مگر عجیب سی حالت تھی
اسکی وہ سمجھ نہیں پائیں شادی کو تو کچھ دن ہوئے ہیں مگر اسکے طور انھیں
پہلے سے ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔۔۔۔۔
مدیہا نے مسکرا کر سر ہلایا۔۔۔ جبکہ زین اچھل پڑا۔۔۔
"کیا مطلب

چپکے رہو ایسی باتوں میں نہیں بولتے "مر تضحیٰ نے جھڑکا تو۔۔۔۔۔ زین چپ ہو گیا سب کے چہروں پر مسکراہٹ تھی مگر نانی سنجیدہ تھیں۔۔۔

اتنی ضد کا فائدہ کیا ہو جبکہ میرے ساتھ ہی آنا تھا "کبیر ہنسا۔۔
ہنسے مت مجھے شرمندگی ہو رہی ہے اس طرح بھی ہوتا ہے "نین نے کہا اور
باہر دیکھنے لگی۔۔

اوکے ٹیک اٹ ایزی آئندہ نہیں لے جاؤ گا "کبیر نے اسکا ہاتھ تھام کر ہاتھ پر
پیار کیا جبکہ نین نے کسمسا کر ہاتھ اسکے ہاتھ سے الگ کر لیا۔۔
کچھ ہی دیر میں دونوں آفس پہنچ گئے۔۔۔

اور جیسے ہی اسنے آفس میں قدم رکھا سارے ورکرز اپنی جگہ سے اٹھ گئے

--

نین شرمندہ ہو گئی۔۔۔

گڈ مارنگ سر "سب نے کہا۔۔۔

اور نین کو بھی میڈیم کہا تو اسکو عجیب سا احساس ہوا۔۔ وہ سب سے مسکرا کر ملنے لگی۔۔۔ اور سب بھی بہت خوش نظر۔ آرہے تھے۔

ایکجلی ہم نے شادی پر آپکو دیکھا تھا میڈیم مگر۔۔۔ بات نہیں و
ہو سکی تھی آپکو ملنے کے لیے بلا لیا۔۔۔ پلیز اپ رکیں ایک ور کر کیک لینے گیا
ہے ہماری خوشی کے لیے پلیز کیک کٹ کریں "لڑکی بولی تو نین مسکرا دی
۔۔ اور سر ہلا دیا۔۔

سب اس سے مختلف سوال کر رہے تھے۔۔

ویسے۔۔ میم ہمارے سر روڈ ہیں کافی مگر آج آپکی وجہ سے انھیں مسکراتے
ہوئے پہلی بار دیکھا ہے "دوسرے ور کرنے کہا تو۔۔۔ کبیر نے مصنوعی گھورا
جبکہ نین بھی مسکرا دی باقی سب ہنس پڑے تب تک کیک بھی اگیا۔۔
یار تو کہاں چلا گیا تھا میم کب سے آئی ہوئی ہیں "انکے گرد کافی رش تھے
دوسرے ور کرنے کہا۔۔

سوری یار میم کے شیان شان کیک بنوا کر لایا ہوں " اسنے جواب دیا اور کیک کھول کر ٹرے میں رکھ کر وہ۔۔ مواد ب سا۔۔ بھیڑ کو چیرتا۔۔ کبیر تک پہنچا۔۔

گڈ مارنگ سر۔۔ "نین کی پشت تھی مگر آواز کو وہ پہچان گی تھی۔۔ ایسا لگا آفس کی چھت اسپر اگیری ہو۔۔۔۔ وہ پلٹی۔۔ آنکھوں میں حیرانگی سموئے۔۔ احمد کو اپنے سامنے کیک تھا مے دیکھ۔۔ جیسے اپنے قدموں پر ہی لڑکھڑا گی۔۔ اور اس سے کہیں گناہ زیادہ برا حال احمد کا تھا اپنے سامنے نین کو اپنے بوس کی بیوی کے روپ میں دیکھ کر۔۔

وہ بوس جس کی کمپنی میں آنے کے بعد اسکے طور ہی بدل گئے تھے۔ اور اسنے نین اور نین کی محبت کو کچرے کی طرح اٹھا کر پھینک دیا تھا۔۔ وہ آنکھیں پھاڑے نین کو دیکھ رہا تھا۔۔ مسٹر احمد "کبیر بولا۔۔ تو وہ سٹپٹا کر سیدھا۔۔

گڈ گڈ مار نیگ م۔۔۔ میم "آواز لڑ کھڑا گی۔۔۔
نین البتہ ساکت تھی۔۔۔ دل کی دھڑکنیں ٹھہر ہی گئیں۔۔۔۔
کبیر نے نین کا ہاتھ پکڑا اور مسکرایا۔۔۔
مو۔۔ مورنگ "نین نے کہا۔۔۔ اور احمد نے اسکے آگے کیک رکھا۔۔۔
کبیر اور نین نے کیک کٹ کیا اور کبیر نے نین کے منہ میں کیک دیا۔۔۔
نین نے ایک لمبی سانس کھینچی تھی۔۔۔
دنیا گول ہے "اسنے زیر لب کہا۔۔۔ اور اسکے بعد اسکے چہرے پر مسکراہٹ
بکھر گئی۔۔۔
ایسا لگا۔۔۔ اسکے زخموں پر مرحم رکھا گیا ہو۔۔۔۔
اسنے کبیر کے منہ میں کیک دیا اور خود بھی مسکرا کر تالیاں بجانے لگی۔۔۔
اب آپ لوگ کام کریں "کبیر نے کہا اور نین کا ہاتھ پکڑ کر اپنے روم میں
لے آیا۔۔۔۔
نین نے احمد کی طرف نہیں دیکھا۔۔۔

نہ ہی اسنے چاہا ایسا۔۔ کہ وہ اسکو دیکھے۔ کبیر اسے اپنا آفس دیکھا رہا تھا جسے وہ
دیکھنے لگی۔۔ کی بار وہ اسکے آگے سے گزری۔۔ مگر نگاہ بھی اسپر نہیں ڈالی

پاسپورٹ عارض کے آگے رکھ کر۔۔ وہ اٹھی۔ جبکہ عارض نے ہاتھ پکڑا

جسے آیت نے جلدی سے چھڑوا لیا۔۔۔

اور بھی کچھ چاہیے کیا "اسنے پوچھا۔۔۔

آیت کا انداز عارض کو برا لگا مگر کہا کچھ نہیں۔۔۔

میں تمہارا بھی ویزا بنوا لیتا ہوں "وہ بولا۔۔ اور وہ سر ہلا کر۔۔ باہر نکل گئی

جبکہ۔۔۔ اسکا ادھورا عشق۔۔۔ دہائیاں دینے لگا

کبیر کے : ♡♡♡♡♡ S [10/23, 7:57 PM]

سور سزپر پاسپورٹ جلد بن گیا تھا صرف دو دن کے انتظار کے بعد آیت کا بھی پاسپورٹ بن گیا۔۔ جبکہ عارض نے دونوں کی ٹکٹ بک کرا لی۔۔ گھر میں سب ایکدم کافی خوش ہو گئے تھے جبکہ نانی نے ضد لگالی کہ اس لڑکی کے جانے سے پہلے ڈاکٹر سے اسکا چیک اپ کراؤ۔۔ آیت ایکدم پریشان ہو گئی جبکہ مدیحانے اس بات کو سنبھالا۔۔ اور کہا کہ وہ خود لے جائے گی۔۔ نین نے بھی جانے کی بات کی تو مدیحانے اسے بھی چلنے کا کہہ دیا۔۔ اور اس طرح وہ لوگ۔۔۔ ہو اسپتال چلے گئے۔۔۔

مگر ہو اسپتال میں نین کو مدیحانے اندر ڈاکٹر کے روم میں ضد کے باوجود بھی آنے نہیں دیا وہ چاہتی تھی اس بات کا جتنا ہو سکتا ہے اتنا ہی پردہ رہے جبکہ آیت۔۔ جو بے حد کنفیوز ہو چکی تھی اسکو بھی نین کے اندر نہ آنے سے تھوڑی تسلی ہوئی۔۔۔

اب تو زندگی اسی بچے کے لیے گزارنی تھی۔۔۔ ڈاکٹر نے۔۔۔ اسکا چیکپ کیا

--

اچھی ڈائٹ لو بیٹی تمھاری کمزور ہے "ڈاکٹر نے کہا جبکہ آیت نے ایکدم ڈاکٹر کی طرف دیکھا۔۔

بیٹی ہے "اسکے منہ سے بے ساختہ نکلا جبکہ مدیہا نے تو جیسے بہت شکر ادا کیا۔۔۔ اسکو بیٹی کی جتنی خواہش تھی اب اس طرح پوری ہوئی تھی۔۔۔ جبکہ آیت سن ہی رہ گئی۔۔

کیا بیٹیوں کی پرورش باپ کے بنا ہو سکتی ہے "آیت کا دل اتنی تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔ گویا۔۔۔ کانوں میں اسکی دھڑکنوں کی آواز گونج رہی تھی یعنی اسکی بیٹی بھی اسکے جیسی قسمت لے کر دنیا میں آئے گی۔۔ جسے اپنے سگوں کا پیار نہیں ملے گا۔۔۔ جبکہ دوسرے اس سے محبت کریں گے اسے بھی اسکے باپ کا پیار نہیں ملے گا۔۔۔

بے ساختہ اسکے آنسوؤں سے لڑی بہہ گئی۔۔ جبکہ مدیہا نے اسے پیار کیا۔۔۔

وہ کیا جانتی تھیں کہ وہ کس قیامت سے گزر رہی ہے۔۔۔۔
 ڈاکٹر نے اسکو اچھی ڈائٹ دی۔۔۔ اور ہر منٹہ چیکپ کا بھی کہا جس پر مدیہا
 نے اثبات میں سر ہلایا۔۔ اور وہ دونوں باہر آئین تو آیت تو خاموش تھی مگر
 مدیہا کے چہرے کی خوشی سے ایکدم نین جوش میں آئی اور اسنے۔۔۔ آیت
 کو جلدی سے گلے لگا لیا۔۔۔

آئی جلدی بتائی جو میں نے پہچانا ہے کیا وہ ہی سچ ہے "نین بولی تو مدیہا نے
 اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ وہ کافی خوش نظر آرہی تھی۔۔۔
 آف میں بہت خوش ہوں تمہارے لیے "آیت کو پیار کر کے وہ بولی۔۔۔
 اور آیت پھیکا سا ہنس دی۔۔۔

اب گھر چلو "مدیہا نے کہا تو تینوں ڈرائیور کے ساتھ گھر آ گئیں۔۔۔
 گھر میں یہ خبر آگ کی طرح پھیلی تھی سب نے اپنی اپنی مرضی سے خوشی کا
 اظہار کیا۔

-- کافی جلدی ہوگی بیٹا تم تو "مامی نے ٹوکا۔۔ جبکہ آیت کے گال سرخ ہو گئے۔۔۔

مگر سب نے انکی بات کو اگنور کیا۔۔۔ اور یہ خوشی مردوں میں سب سے پہلے سالار کو ملی۔۔۔

اسنے آیت کی طرف دیکھا۔۔ آیت تو جیسے۔۔ زمین میں گڑھنے والی ہو رہی تھی شرمندگی سے۔۔۔ جبکہ سالار کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔ اسنے آیت کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔ اور اسے کافی ساری دعائیں دیں۔۔۔ اور آہستہ آہستہ یہ خبر سب مردوں میں پھیل گئی۔۔۔ جبکہ وہ لوگ رات کو آئے۔ مرتضیٰ کافی خوش اور مطمئن لگے۔۔۔ جبکہ کبیر نے بھی اسے دعائیں دیں۔۔۔ زین تو۔۔۔۔ نام سوچنے بیٹھ گیا تھا جبکہ لڑکا ہو گا یہ لڑکی پریشہ اور اسکی جنگ جاری تھی عمل تو اس واقعے کے بعد سے اسے اوائیڈ ہی کرتی تھی۔۔۔

جبکہ سالار نے عارض کو زچ کر دیا تھا۔۔۔

بہت تیز نکلے بھی تم تو" وہ اس کے کان میں بولا۔۔
عارض نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔
چند دنوں میں اتنا بڑا کارنامہ "اسنے گھورا۔۔
"ایسے گھور رہے ہیں بھیا جیسے۔۔۔
اور کھوتے آواز نیچی رکھ "سالار نے اس کی گردن میں ہاتھ ڈالا۔۔۔۔۔ یار
ویسے اب میری عزت میں اضافہ آجانا چاہیے "عارض نے۔۔ کہا۔۔۔
تو سالار نے اس کی گردن سے ہاتھ نکالا۔۔ اور دوبارہ گیم کھیلنے میں مصروف ہو
گیا۔۔۔
ہاں ابو جو بن گئے ہو۔۔۔۔ "وہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔۔۔
ہاں تو برا کیا ہے "عارض نے اس کو گھورا۔۔۔
عمر دیکھو اپنی۔۔۔ "سالار نے گیم کھیلتے ہوئے۔۔۔ پھر سے اسے تانا مارا
۔۔۔
تو شادی نہ کرتے "اسنے جیسے جواب دیا۔۔ سالار نے اس کے کوہنی ماری

آف "عارض پیٹ پکڑ کر رہ گیا۔۔۔

اور کم ہو بہن ہے میری وہ۔۔۔ جس سے تیری شادی ہوئی ہے۔۔۔ بلکہ
تجھے تو۔۔۔ مر مٹنا چاہیے اسکے قدموں میں "وہ بولا جبکہ عارض نے نفی
میں سر ہلایا۔۔۔

مجھے آپکے پاس بیٹھنا ہی نہیں ہے "وہ کہہ کر وہاں سے اٹھ گیا۔۔۔
جبکہ سالار نے زین کو بولا لیا وہ دونوں آپ گیم کھیلنے میں مصروف ہو گئے۔۔۔
عارض کل کے سفر کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔ جبکہ کبیر۔۔۔ بڑوں سے
باتوں میں مصروف تھا لڑکیاں الگ ایک ہوئی بیٹھیں تھیں۔۔۔
کل کے بعد یہ سب بدل جائے گا۔۔۔
ان لوگوں کے بیچ وہ نہیں رہے گا۔۔۔

یہ لوگ اس سے یوں محبت نہیں کریں گے۔۔۔ مان ٹوٹ جائے گا۔۔۔ بکھر
جائے گا سب۔۔۔ "وہ سب لوگوں کو باری باری دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔
اور پھر اٹھ کر وہ۔۔۔۔۔ وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

جینی کی کال آرہی تھی اسنے روم میں آکر کال اٹینڈ کی۔۔

اور اس سے بات کرنے لگا۔۔

ہاں میں کل آرہا ہوں تمہارے پاس ہمیشہ کے لیے "وہ بولا تو جینی ایکدم

اچھل پڑی

کیا واقعی "وہ بولی تو عارض نے مسکرا کر اسے۔۔۔ بتانا شروع کیا۔۔

میں تمہیں ایئر پورٹ سے پیک کرو گی۔۔ "وہ جوش میں بولی۔۔

جبکہ عارض نے اپنی فلائٹ کا ٹائم بتایا۔۔۔

وہ تادیر اس سے باتیں کرتا رہا۔۔ آگے کے بارے میں جینی اسے سب

بتانے لگی جبکہ اسے اچھی خاصی رقم لانے کے لیے بھی کہا۔۔۔

وقت کب گزرا اسے پتہ ہی نہیں چلا وہ کب کمرے میں آئی۔۔ اور آکر لیٹ

بھی گئی اسے یہ احساس بھی نہیں ہوا

۔۔ جینی نے فون بند کیا تو وہ۔۔ کمرے میں آیا۔۔ وہ کمبل کو مٹھیوں میں

تھامے لیٹی ہوئی تھی ایک ہاتھ سے آنکھیں ڈھکی ہوئی تھیں۔۔۔

وہ یوں ہی کھڑا اسے دیکھتا رہا۔۔

اگر کسی کو ضبط کرتے کبھی دیکھا تھا تو۔۔ وہ آیت کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

نہ جانے اسکے ضبط کرنے تھے عارض کو کیوں تکلیف محسوس ہو رہی تھی
اسنے وقت دیکھا۔۔ ڈیڈنچ رہا تھا کل کی انکی فلائیٹ تھی اس بات کے سب
کو پتہ چلنے کے بعد نانی نے اسے روکا کہ آیت کہیں نہیں جائے گی اس حالت
میں عورت کا خیال رکھنا پڑتا ہے وہ چار پانچ مہینے سے کہاں خیال رکھا جا رہا تھا
بلکہ اسکی تکلیفوں میں اضافہ ہی کر رہا تھا۔۔۔

مگر کبیر کے کہنے پر۔۔ سب چپ ہو گئے جبکہ کبیر نے عارض کو ہدایات
بھی دیں کہ جتنا ہو سکے خیال رکھے اسکا۔۔۔

جس پر مانتے ہوئے آیت کی نظریں اسے عجیب سی لگی۔۔
اسکے پہلو میں لیٹ کر۔۔ وہ اسکو غور سے دیکھنے لگا۔۔

یہ سب جز بات پہلے نہیں تھے۔۔۔

نہ جانے اچانک یہ سب کچھ کیوں ہو رہا تھا عارض نے گھیرہ سانس بھرا۔۔

مجھے پرواہ نہیں کرنی چاہیے میں جتنا سوچوں گا۔۔ اتنا ہی ڈسٹرب ہوں گا۔
اسنے دل میں سوچا اور خود بھی سونے کے لیے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔

اگلی صبح سب ہی جلدی سے اٹھ گئے تھے ان سے ملنے کے لیے۔۔
آیت نے وائٹ سوٹ پہنا تھا۔۔۔ چکن کا جو کہ اسپر بے حد خوبصورت
لگ رہی اتھا۔۔ اور سب اسکی تعریف کر رہے تھے مدیہا نے تو اسکی نظر بھی
اتاری۔۔

عارض نے بھی اسکو چند پل ٹھہر کر دیکھا۔۔
تھا اور وہ وائٹ شرٹ اور جینز میں ان دونوں کا
کیپل مکمل لگ رہا تھا مگر ادھور اپن تو آیت ہی جانتی تھی۔۔

سب سے مل کر اور دعاؤں میں وہ دونوں گھر سے رخصت ہو گئے۔۔ اور
 جیسے ہی آیت گاڑی میں بیٹھی۔۔۔
 اسے لگا۔۔ اسکو متلی ہو رہی ہے دل کی دھڑکنوں میں بھی اضافہ ہو گیا
 اسنے دل تھام لیا عارض نے اسکی جانب دیکھا۔۔
 ٹھیک ہو "اسنے آیت کا ہاتھ پکڑا مگر آیت نے اپنا ہاتھ اس سے چھوڑا لیا۔۔
 پلیز گاڑی روکیں "وہ بولی۔۔۔۔
 تو۔۔ عارض نے جلدی سے ایک طرف گاڑی روک لی۔۔
 آیت گاڑی سے باہر نکلی۔۔ اور ایک درخت کے پاس چلی گئی۔۔
 عارض جبکہ پانی کی بوتل لے کر باہر نکلا۔۔ اور اسکو پانی بڑھایا کانپتے ہاتھوں
 سے اسنے پانی تھامہ۔۔۔
 تم نے ناشتہ بھی نہیں کیا۔۔ اور ماما سے جھوٹ بھی بولا "عارض نے کہا
 کیونکہ مدیہا نے ناشتہ کا کہا۔۔ تو اسنے۔۔ کہہ دی کہ وہ عارض کے ساتھ
 کر چکی ہے۔۔۔۔

آپ کو ان باتوں سے فرق نہیں پڑنا چاہیے "اسنے منہ صاف کرتے ہوئے
 عارض کو دیکھا۔۔ اور چلتی ہوئی گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔
 جبکہ اسکے دو بار قدم لڑ کھڑائے مگر عارض کا سہارا نہیں لیا۔۔
 عارض گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔
 جبکہ آیت۔۔ باہر دیکھنے لگی۔۔
 کچھ کھالو "اسے اسکی فکر ہونے لگی۔۔
 بھوک نہیں ہے "آیت نے کہا۔۔۔
 تھوڑا بہت کھالو گی تو ہاتھوں کی کپکپاہٹ ختم ہو جائے گی "عارض دیکھ رہا تھا
 اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے مگر وہ ضدی ہو رہی تھی۔۔
 آیت نے جواب نہیں دیا جبکہ عارض کو غصہ آنے لگا اور اسنے گاڑی کی سپیڈ
 بڑھالی۔۔۔
 انھوں نے سب کو خود ہی ایئر پورٹ آنے سے منع کیا تھا۔۔ دونوں
 ایئر پورٹ پہنچے تو آیت اپنا بیگ اٹھانے لگی۔۔

میں اٹھالیتا ہوں۔۔۔" عارض نے بیگ اٹھایا۔۔ بلیک سن گلاسز لگائے۔۔ وہ بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا۔۔۔

رہنے دیں آگے جا کر اپنی بیٹی کا بوجھ بھی تو مجھے ہی اٹھانا ہے تو پھر یہ۔۔ تو بہت ہلکا ہے وزن "اسکے الفاظ عارض کو جیسے اپنی جگہ سے ہلا گئے۔۔ ہاتھ وہیں ساکت رہ گئے۔۔ جبکہ وہ آیت کو دیکھتا ہی رہ گیا۔۔

آیت نے اسکی جانب دیکھا۔۔ اور پھر مسکرا دی۔۔ پریشان نہ ہوں۔۔ دعا تو میری کسی کو لگی نہیں۔۔ بدعالمگ کی" وہ جانتا تھا وہ اس دن کا تانا دے رہی تھی جب اسنے اسے کہا کہ عارض آپکے بیٹی ہو آیت بیگ اٹھا کر۔۔ ایک طرف ہو گی جبکہ عارض کے چہرے پر پسینہ سا پھیل گیا۔۔

اسنے۔۔ اپنا کھلا منہ بند کیا۔۔ سانس حلق میں اتاری اور پانا بیگ اٹھا کر وہ۔۔ دونوں اندر چل دیے۔۔۔۔۔

وہ جہاز میں بیٹھی تو سر بری طرح گھوم رہا تھا۔۔۔

عارض اسکا خیال رکھنا چاہ رہا تھا مگر آیت کی آنکھوں کے سوال سے ٹھٹک سا جاتا۔۔۔

رک جاتا۔۔۔ اور خود سے بی پوچھتا۔۔۔ کیوں ایسا کیوں ہو رہا تھا اسکے ساتھ۔۔۔

کیوں جذبات میں بھونچال سا مچ گیا تھا۔۔۔ کیوں اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا چھوڑ کر جانا اسے۔۔۔

جبکہ اپنی بیٹی کا ذکر سن کر کیوں۔۔۔ دل بری طرح تڑپ سا گیا۔۔۔

وہ نارمل کیوں نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

اسے خوش ہونا چاہیے تھا نارمل ہونا چاہیے تھا مگر وہ نارمل نہیں تھا۔۔۔

آیت کا پہلا سفر تھا جہاز کا وہ گھبرا کر اسکے اڑنے کی منتظر تھی۔۔
 ہاتھ پکڑ لو ڈر نہیں لگے گا" عارض نے اسکے سامنے ہتھیلی پھیلائی۔۔
 میں جانتی ہوں مجھے ڈر لگے گا۔۔۔ آپکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔ تو لگے گا۔۔ ساری
 عمر کے لیے یہ ہاتھ میرا ہے۔۔۔ رہنے دیں۔۔۔ مجھے ڈر نے ہی دیں۔۔۔
 آگے جا کر نہ جانے کہاں کہاں ڈر لگے۔۔ اب ہر جگہ آپ کا ہاتھ تو نہیں
 آئے گا نہ "وہ پھیکا سا ہنس دی۔۔ اور جہاز نے پرواز بھر لی اسنے سیٹ کو سختی
 سے جکڑے رکھا مگر عارض کا پھیلا ہاتھ نہیں پکڑا۔
 عارض اسکی باتوں پر ہاتھ دور کر گیا۔۔۔
 دونوں کے بیچ اسکے بعد خاموشی ہی رہی۔۔۔
 عارض نے اسکے لیے کھانا منگوایا کچھ دیر بعد۔۔
 آیت طبعیت خراب ہو جائے گی" اسکی ضد پر وہ اب بھڑکا۔۔۔
 آپ مجھ پر غصہ نہ کریں۔۔۔ آخری یادوں میں بھی غصہ چھوڑ جائیں
 گے" وہ ایسے بولی گویا عارض کو لگا اسکا دم ہی نہ پھٹ جائے

مجھے سکون سے جینے دو آیت۔۔ بند کرو یہ باتیں "وہ ایک دم غصے سے بولا

مجھے معاف کر دیں میں آپکو تنگ نہیں کرنا چاہتی تھی "وہ بھیگی پلکوں کو

جھپکتی بولی۔۔ جبکہ عارض نے سیٹ پر مکہ مارا۔۔

وہ اپنی اندرونی توڑ پھوڑ سے زیادہ پریشان تھا۔۔

اسکے بعد وہ کچھ نہیں بولا آیت بھی کچھ نہیں بولی۔۔۔

اور کچھ گھنٹوں بعد آیت پر عارض کی نظر گئی۔۔ تو وہ سوچکی تھی۔۔

وہ اسکی طرف رخ کر کے غور سے اسکو دیکھنے لگا۔۔

وہ بہت معصوم تھی "آج اسے احساس ہوا تھا۔۔

اسکا ہاتھ بے ساختہ اٹھا اور آیت کے گال پر گیا۔۔۔

جبکہ ہاتھ کے وزن پڑتے ہی آیت کا سر۔۔ عارض کے کندھے پر ڈھلک گیا

--

اندر کی توڑ پھوڑ میں سکون سا اتر گیا۔۔۔

اسنے اپنے اور اسکے اوپر کی لائٹ کو آف کیا۔۔۔

اور آیت کو بالکل اپنے نزدیک کر لیا۔۔۔۔

لبوں پر خود بخود مسکراہٹ اتر گئی۔۔

کیسا حساس تھا۔ وقت ہی بتانے والے تھا۔۔۔

لندن ایئر پورٹ پر وہ لوگ اترے تو آیت حیرانگی سے سب کو دیکھ رہی تھی

ارد گرد۔۔ عارض۔۔ تو بے حد خوش تھا۔۔ اب چہرے پر سنجیدگی نہیں

تھی آیت البتہ کنفیوز تھی۔۔

انھوں نے اپنا سامان لیا۔۔ آیت کو آگے جانا بے مقصد لگا وہ کیا کرے گی اس

ملک میں۔۔ کیا کرنا تھا اسے۔۔۔ یہاں۔۔

کیا آپ مجھے دوبارہ بھیج سکتے ہیں۔۔ "آیت بولی۔۔

کیوں کیا تم جینی سے ملنا نہیں چاہتی "وہ مسکرا کر پوچھنے لگا۔۔۔
آیت نے دکھ سے اسکو دیکھا۔۔۔ جس کے چہرے کی مسکراہٹ خوبصورت
تو تھی مگر اتنی ہی ظالم تھی۔۔۔

کیا آپ ایسا چاہتے ہیں میں اس سے ملوں "وہ پوچھنے لگی نہ جانے اپنے ضبط
آزمایہ ہی تھی یہ اسکی دی ہوئی تکلیف کی آخری انتہا دیکھنا چاہتی تھی
انمم ہاں میں چاہتا ہوں تم اس سے ملو۔۔۔" عارض نے شانے اچکائے۔۔۔
آیت سر جھکا گئی۔۔۔۔

عارض اسکو دیکھنے لگا۔۔۔۔
وہ جیسے ابھی رو دینے کو تیار تھی۔۔۔۔

عارض کے لب پھر بھی مسکرا رہے تھے۔۔۔۔
جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔۔

آیت نے اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔

ٹھیک ہے "وہ بس اتنا بولی اور۔۔۔ اسکی طرف دیکھنے لگی۔۔ جو آگے نہیں
چل رہا تھا۔۔۔

کافی رش ہے آگے نہ جانے وہ کہاں ہے اس رش میں "عارض نے کہا
۔۔

تو آیت نے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔۔

عارض کی طرف دیکھا اسے دیکھ کر وہ اب بھی مسکرا رہا تھا۔۔۔
آپ کافی خوش ہیں "آیت بولی۔۔ شاید انکے بیچ یہ آخری بات چیت ہو اور
آگے سے وہ کبھی ایک دوسرے کو نہ ملیں۔۔۔۔
ہاں میں بہت خوش ہوں۔۔ اور تم جانتی ہو۔۔ میں اپنی خوشی کا اظہار کرنا
چاہتا ہوں "وہ جوش میں بولا۔۔۔

آیت کا دل کٹ سا گیا اسکے ساتھ وہ کبھی بھی اتنا خوش نہیں رہا۔۔۔
کیسے "آیت نے پوچھا۔۔۔ لبوں پر زبردستی مسکان سجالی

امم بتاتا ہوں میں ایک اناؤنسمنٹ کروں گا۔۔۔ جس سے۔۔ تمہیں پتہ
چل جائے گا میں بہت خوش ہوں اور ہمیں جینی کو اس بھیڑ میں ڈھونڈنا بھی
نہیں پڑے گا" اسنے سامان اسکے ہاتھ میں تھمایا۔۔۔ اور آیت کو بند دیکھے۔۔
وہ بھاگتا چلا گیا۔۔۔۔۔

اور جتنا دور وہ اس سے جا رہا تھا آیت کے آنسو اسی روانگی سے بہنے لگے
۔۔۔۔۔

اور سسک سی گئی۔۔۔۔۔
مگر لوگ اسکی طرف متوجہ ہوتے اسنے۔۔۔۔۔ نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے
آنسو کو بند باندھا۔۔۔۔۔

اچانک مائیک کی ٹوں ں کی کافی تیز سی آواز آئی۔۔۔

آیت کا دل بیٹھنے لگا اب وہ۔۔ جینی سے اپنی محبت کا اظہار سرے عام کرے گا۔۔ اور جینی دوڑتی ہوئی ادھر آجائے گی۔۔ اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے گلے لگ جائیں گے اور۔۔ پھر جینی اسے اپنے ساتھ لے جائے گی۔۔

اور آیت یہیں کھڑی رہ جائے گی۔۔

کیا اسے یاد آئے گا۔۔ کیا عارض کو یاد رہے گا جینی کے سامنے کے آیت اسکے ساتھ آئی تھی۔۔۔

وہ بے یار و مددگار کھڑی تھی جیسے انسان لوٹ جائے اور بھیڑ میں تنہا ہو جائے۔۔۔

گڈ مارنگ لیڈ ریز اینڈ ڈینٹل مین "اسکی آواز ابھری لوگ اسکی طرف متوجہ ہونے لگے۔۔۔

ایم سوری میں آپ لوگوں کا وقت لے رہا ہوں مگر شاید یہ ضروری تھا۔
اگر میں یہ بات کسی کے سامنے صرف عام لفظوں میں کرتا تو۔۔ شاید میری
محبت۔۔ کو میرا یقین نہیں آتا۔۔ "وہ انگلیوں میں بول رہا تھا۔۔
آیت کا دل پھڑک ہی گیا۔۔ جیسا اس نے سوچا تھا ویسا ہی ہو رہا تھا۔
وہ لگج کو سختی سے جکڑ گئی۔۔

لوگوں میں چماگولیاں کر رہیں تھیں
۔ مگر متوجہ بھی سب تھے۔۔

اسکا اظہار محبت منفرد سا تھا۔۔

میں آپ لوگوں کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔۔۔ بس۔۔۔ میں یہاں کھڑی
ایک لیڈی کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ شی از ماہ والف۔۔۔ انوائٹ
ڈریس "دھک۔۔

دھک۔۔ دھک

تین بار بڑی گھیری سی ہارٹ بیٹ ہوئی تھی۔۔ لوگوں نے اپنے ارد گرد دیکھا۔۔۔

ازدیس گرل؟ لوگوں نے اسکو دیکھنا شروع کر دیا۔۔ عارض "آیت نے گھبرا کر لبوں میں اسکا نام پکارا۔۔۔

ہاں اسی لڑکی نے سفید سوٹ پہنا ہے۔۔۔ اسی کا شوہر بول رہا ہے۔۔۔
"لوگ انگلش میں گفتگو کرنے لگے وہ۔۔۔ کنفیوز تھی بہت۔۔۔
یس شئی از مائی وائف۔۔۔۔

اینڈ۔۔۔۔ میں اپنی بیوی سے محبت کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔
میں اسے بتانا چاہتا ہوں کہ۔۔۔ گزشتہ چوبیس گھنٹے۔۔۔ میں نے یہ جانا ہے کہ۔۔۔ درحقیقت۔۔۔ مجھے صرف آیت سے محبت ہے۔۔۔
آیت کے وجود میں چھپے اپنے بچے سے محبت ہے۔۔۔
"باقی سب محبتیں عارضی ہیں۔۔۔۔

وہ مضبوط لہجے میں بولا۔۔۔۔ آیت تو زمین میں بیٹھتی چلی گئی۔۔۔

ہے گرل ڈونٹ بی سیڈ پلینز "وہ شاید اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔
 لوگوں نے۔۔۔ ہنس کرتالیاں بجانے شروع کر دیں
 اوہ شی از ٹو لکی "لوگوں کے ریمارکس تھے۔۔۔
 جبکہ آیت کو لگا وہ ساکت ہو گئی ہے۔۔۔ وہ گھیرے شکڈ میں تھی۔۔۔۔
 آئی نو میں نے تمہیں بہت تکلیفیں دیں ہیں۔۔۔ مگر تم سے جدا کا جب سے
 ارادہ کیا۔۔۔ تب سے دو گناہ تکلیف میں رہنے لگا تھا۔۔۔ میں نہیں جانتا تھا میں
 زندگی میں تم سے کبھی۔۔۔ اس طرح اظہار کروں گا۔۔۔۔
 مگر شاید۔۔۔ ہم لوگوں سے بہتر پلیننگ اللہ کرتا ہے۔۔۔۔
 میرا ہر پلین۔۔۔۔ ختم ہو گیا بے کار گیا۔۔۔ ضائع ہو گیا۔۔۔
 تم نے کہا تمہاری محبت میں وہ اثر نہیں تھا۔۔۔۔
 مگر میں تمہیں بس ایک بات کہو گا۔۔۔۔

محبت کے لیے ایک لمحہ ہی کافی ہوتا ہے۔۔۔ اور میرے لیے۔۔۔ پیچھلے
دو دن کافی تھے۔۔۔ شاید یہ محبت چھپی ہوئی تھی یہ واضح تھی میں اپنی
دھن میں سمجھا نہیں۔۔۔

مگر میں تمہارا ہاتھ کبھی نہیں چھوڑو گا آیت۔۔۔

نہ تمہیں کبھی ڈر لگنے دوں گا۔۔۔ کیا تم میری محبت پر یقین کرو گی
؟؟؟؟

آیت کے پاس الفاظ نہیں تھے بولتی بھی تو کیا۔۔۔

ام م تھینکیو۔۔۔ آئی تھینک میری بیوی زیادہ ہی شکد میں چلی گی ہے "وہ ہنسا
دلکشی سے۔۔۔

آیت کو سنائی دیا تھا۔۔۔ اور اسکے بعد۔۔۔ لوگ اسکے گرد سے ہٹنے لگ
گئے۔۔۔۔

مگر کچھ لوگ ابھی تک اس شخص کے باہر نکلنے کا انتظار کر رہے تھے جو کہ
۔۔۔ بول رہا تھا۔۔۔

عارض دوڑتا ہوا باہر آیا۔۔۔ تو لوگوں نے اسکو دیکھ کر تالیاں بجائی۔۔

عارض مسکراتا ہوا آیت تک پہنچا۔۔۔۔۔

وہ زمین میں بیٹھی تھی۔۔۔ آنکھیں ساکت تھیں

-

آیت۔۔۔ "اسنے اسکے پاس بیٹھ کر اسکو پکارا ہی تھا کہ۔۔۔ آیت نے تھپڑ

اسکے منہ پر مار دیا۔۔۔۔۔

اوہہہہہ "ایکدم وہاں قہقہے اٹھے تھے۔۔۔

جبکہ عارض۔۔۔ کا منہ اوو کی شکل میں بدل گیا۔۔۔۔۔

آیت اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

یوڈیزرو "وہ بولی۔۔

آئی ڈیزرو "عارض نے ڈھٹائی سے آنکھ ماری۔۔

آہہہہ یہ سب اتنا آسان نہیں تھا "وہ بھیگے لہجے میں بولی۔۔

اچھا یہاں سے اٹھو۔۔۔۔۔ "عارض نے کہا تو وہ اسکا ہاتھ جھٹکتے اٹھی۔۔

برو آئی تھینک۔۔ تمہیں اور محنت کرنی ہوگی "ایک لڑکی انگلش میں بولی تو
 عارض نے بے چارگی سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔
 اور آیت کے قدموں میں تو اتنی جان نہ جانے کہاں سے آگئی تھی وہ سامان
 سارا وہیں پھینک کر۔۔ وہاں سے جانے لگی باہر کیطرف جبکہ عارض نے
 سامان سمیٹا اور اسکی طرف بھاگا۔۔۔۔
 "یار بات تو سن لو۔۔
 میری جان دو دن سے۔۔۔ موت پر تھی "وہ چلائی۔۔۔۔
 آ۔۔ آیت کم ڈاؤن پلیز "عارض نے کہا۔۔۔۔
 جبکہ آیت نے اسکو جھٹک دیا۔۔۔۔
 اور ہاتھ بندھ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔
 نہ جانے کیسے عجیب سا احساس تھا وہ سمجھ نہیں پارہی تھی خوش ہو۔۔۔۔ یہ
 روئے۔۔
 ہنسے یہ۔۔۔ اس کے سینے سے لگ جائے۔۔

اسپر غصہ کرے۔۔ یہ ہر گزرے لمہے کی تکلیف سے اسے آگاہ کر کے روئے
۔۔ وہ کرے کیا آخر ایک دم وہ اسکا ہو گیا تھا بلکل اچانک۔۔۔
یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

وہ منہ موڑے کھڑی تھی۔۔۔
آپ مسٹر عارض مرتضیٰ ہیں "اچانک ایک لڑکی کی آواز پر دونوں پلٹے۔۔
جینی اسکو دیکھ رہی تھی مسکرا کر۔۔۔
آیت جبکہ جینی کو دیکھ کر حیران ہوئی۔۔۔۔
عارض البتہ ابھی کچھ بولتا کہ۔۔ جینی اسکے گلے سے لگنے لگی اور آیت نے
اسکو دور جھٹکا۔۔۔

یہ میرے شوہر ہیں "وہ پھاڑ کھانے کو دوڑی۔۔۔۔
واٹ "جینی نے عارض کی طرف دیکھا۔۔۔
ویسے میں انکا ہی شوہر ہوں "وہ معصومیت سے بتانے لگا۔۔ نہ جانے کیوں
اتنی خوشی اسے بھی ہو رہی تھی۔۔۔۔

اور "جینی بولتی کہ آیت نے ہاتھ اٹھایا۔۔۔۔۔
تمہیں میں اتنی مار ماروں گی کہ نانی دادی یاد آجائے گی سمجھی۔۔۔۔۔
تمہاری وجہ سے بہت تکلیف اٹھائی ہے میں نے۔۔۔۔۔ کالی بندری "وہ اسپر
جھپٹی۔۔ کہ عارض نے اسے جلدی سے پکڑ لیا۔۔۔۔۔
"آیت۔۔۔۔۔

میں بات کروں گی "وہ گھور کر بولی۔۔۔
اس میں کچھ دیر پہلے آواز بھی نہیں تھی "عارض نے دل میں سوچا اور شانے
آچکا کر۔۔ ایک طرف ہو گیا۔۔۔۔۔
"جب تمہارا دل بھر جائے۔۔۔ تو اجانا
کیا اب بھی یہاں کھڑی ہو گی۔۔ "آیت بولی۔۔۔
"یو چیپ پاکستانی گرل

ہاں میں چیپ ہوں۔۔ اور وہ شخص ماہا چیپ ہے۔۔ تمہارا کوئی گزرا نہیں ہو
گا اسکے ساتھ سمجھا سائیکو ہے راتوں میں مارتا بھی ہے "اپنی ہنسی دباتے

عارض نے۔۔۔ وہ سب بکواس سنی تھی۔۔ نہ جانے اسے پرواہ نہیں ہوئی
تھی۔۔۔ کیوں۔۔۔

شاید تب سے جب سے جینی نے اسے۔۔ بیس کروڑ سا تھلانے کا کہا تھا
۔۔

وہ اس وقت سے سوچ میں پڑ گیا کہ اسے میری ضرورت ہے کہ پیسے کی
۔۔۔۔

ہاں وہ پہلے بھی منگاتی رہی تھی مگر۔۔۔ عارض سے کبھی اتنی بڑی رقم کا
مطالبہ نہیں کیا اور آخری بات میں اسنے یہ کہا کہ جب اسکے پاس یہ پیسے ہوں
گے تبھی وہ اس سے شادی کرے گی۔۔۔۔

عارض "جینی اسکی طرف بڑھتی۔۔۔ کہ۔۔ آیت نے اسکے بال جکڑ لیے۔۔
کیسی ڈھیٹ تھی یہ لڑکی۔۔۔

عارض جلدی سے اسکے پاس بھاگا۔۔

بیوقوف لڑکی۔۔ پولیس میں پھنسو گی آتے ساتھ ہی "اسنے اس سے الگ کیا۔۔۔

تو اس سے کہیں یہ آج کے بعد کبھی آپکے پاس نہیں آئے گی "وہ بھیگے لہجے میں اسکی طرف اس بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔۔

عارض نے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں پکڑ لیا۔۔۔۔

اب مجھے کوئی نہیں ہلا سکتا۔۔۔ کوئی نہیں مطلب کوئی نہیں "اسنے اسے یقین دلایا۔۔۔۔

اور جینی کی طرف دیکھا۔۔۔

سوری "بس اتنا کہہ کر وہ آیت کے شانے پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔ اور سامان لے کر وہاں سے گاڑی میں سوار ہو گیا۔۔۔

جبکہ اسکے وہاں سے جاتے ہی جینی نے مکہ ہتھیلی پر مارا اور اپنے بال درست کیے۔۔۔

نکل گیا ہاتھ سے اچھے بھلے پیسے آتے رہتے تھے "وہ سر جھٹک کر بولی۔۔۔۔

اور خود بھی وہاں سے چلی گی۔۔۔

نین : ♡♡♡♡♡ [10/23, 7:58 PM] S

الماری میں کپڑے کی لگا رہی تھی۔۔۔ کہ پیچھے سے کبیر کی خوشبو اپنی پشت پر محسوس ہوئی تو وہ پلٹی۔۔۔۔

کبیر کو دیکھنے لگی۔۔۔۔ جو کہ اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔
کیا ہوا آپ تو افس گئے تھے "نین نے خود ہی سوال کر لیے جبکہ کبیر نے
اسکی کمرے میں ہاتھ ڈالا اور اپنے نزدیک کر کے۔۔ خود سے لگا لیا۔۔
نین اس افتاد پر گھبرا سی گی۔۔۔۔
اسکی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

تمہارے لیے ایک سر پرانز ہے "کبیر نے اس کے کان کی بالی کو انگلی سے چھو
ا۔۔۔ جبکہ نین اس کے لمس پر آنکھیں بند کر گی۔۔۔۔

روز وہ اسکی قربت میں یہ ہی سوچتی رہی تھی کیا یہ ہمیشگی کی تکلیف ملی ہے اسکو
کہ دل میں کسی اور کو بسا کر
۔۔۔ وہ کسی اور کی قربت میں تھی۔۔۔

کیوں اسکو اتنی بڑی تکلیف ملی وہ۔۔۔ احمد کے ساتھ رہنے کا سہنا سجا چکی
تھی۔۔۔ اسکی آنکھوں میں تو احمد کا عکس تھا۔۔۔ مگر۔۔۔ جب سے وہ آفس
سے آئی تھی۔۔۔

اور وہاں احمد کو ملازم اور خود کو مالک دیکھا تھا۔۔۔

جیسے اسکے احساسات میں تبدیلی آئی تھی۔۔

وہ احساسات کبیر کے حق میں جانے سے لگے تھے۔۔۔

ایسا لگا جیسے اسکے زخموں پر اللہ نے مرحم رکھا ہو۔۔ اسکی حثیت۔۔ اسکی

وقعہ اسکی۔۔ کیا ویو تھی آج۔۔ یہ احمد کو دیکھا کر۔۔

اسکے صبر کا پھل دیا ہو۔۔ اور کل رات۔۔ سے وہ یہ سوچ رہی تھی کہ وہ۔۔

کبیر کے ساتھ کیوں بے ایمانی کرے۔۔۔۔۔

اسکے دل میں اسکے لیے محبت کے جذبات نہیں تھے۔۔۔۔
مگر۔۔۔ گزشتہ جذبات بھی نہیں رہے تھے۔۔۔
وہ کوشش کرتی تو کبیر کے ساتھ جو کہ اب ساری زندگی گزارنی تھی۔۔۔ وہ
اسکے لیے اچھا سوچ سکتی تھی
وہ ایک کھلے دماغ اچھی سوچ۔۔۔ اچھے مزاج اور سب سے خاص اسکو چاہنے
والا مرد تھا۔۔۔۔
جس کو اسنے چاہا۔۔۔ اسنے اسکی حثیت کو پیسوں میں تولاتھا۔۔۔ اور جو اسکو
چاہتا تھا اتنے اونچے معیار کا ہونے کے باوجود اسکے ماں باپ کے اتنے برے
روپے کو مسکرا کر برداشت کر گیا تھا۔۔۔ یہ اسکی اعلیٰ سوچ اور تربیت تھی وہ
رشتوں میں کندھا انسان تھا۔۔
اور نین نے یہ سوچ لیا تھا کہ۔۔۔ وہ صدق دل سے اسکے ساتھ نبھانے کی
کوشش کرے گی۔۔۔۔

اگر اسے کبیر سے محبت نہیں بھی ہوگی۔۔ تب بھی وہ اسکا ساتھ کبھی نہیں
چھوڑے گی۔۔۔

مگر احمد کے لیے۔۔۔ تو جیسے دل میں چبھن سی تھی۔۔۔
مگر اپنے صبر کا پھل

پاکر سکون تھا۔۔ اب وہ گزشتہ سوچوں سے آزادی چاہتی تھی۔۔
اسنے آنکھیں کھولیں اسکا ہینڈ سم چہرہ اسکے سامنے تھا۔
نین مسکرا دی۔۔۔

کبیر نے زرا غور اسے اسکو دیکھا۔۔
پہلی بار تمھیں اپنے نزدیک مسکراتا دیکھ رہا ہوں "وہ بول گیا نین نے اسکو
پھر سے دیکھا۔۔

یعنی وہ سب نوٹس کرتا ہے۔۔ مگر کہتا کچھ نہیں۔۔ نین گھبرائی۔۔ کیا وہ اسکی
آنکھوں کے راز بھی جانتا تھا مگر بتاتا نہیں تھا۔۔ وہ سوچ میں پڑ کر پریشان
سی دیکھائی دینے لگی۔۔

کبیر نے اسکے چہرے پر اپنے ہاتھ کی پشت پھیری۔۔
نین نے اسکو پھر سے دیکھا۔۔۔
میں چاہتا ہوں تم جب جب میرے نزدیک رہو بے حد خوش رہو "کبیر نے
کہا اور اسکی پیشانی پر پیار کیا۔۔
نین نے اسکی شرٹ جکڑ لی۔۔ ہر روز کی طرح۔۔
تم جانتی ہو تم میری شرٹ میں شکن ڈالتی ہو "وہ خفگی سے بولا۔۔
آپ بے وقت حملے کرتے ہیں "نین شر مندہ سی ہوگی اسکی شرٹ واقعی
خراب ہوگی تھی۔۔۔
اسے حملہ تو نہیں کہتے یہ تو۔۔ نرم سامس تھا بس "کبیر نے کہا۔۔۔ تو نین
نے اس کی شرٹ پر کوٹ کو آگے کر دیا۔۔
یہ اب ٹھیک دکھ رہا ہے "وہ بولی۔۔۔
ہممم "کبیر نے۔۔ ہنکارہ بھرا۔۔
اچھا سوری میں۔۔ پریس کر دیتی ہوں "وہ بولی۔۔۔

جبکہ کبیر تو واقعی مائینڈ کر گیا تھا اسنے۔۔۔ اپنا کوٹ اتار اور پھر اپنی شرٹ
 نین نظریں جھکائے کھڑی رہی۔۔
 کبیر اسکو مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔۔۔
 اسکے ہاتھ میں شرٹ تھما دی۔۔۔
 نین نے غصے سے لی۔۔۔

اب تمہیں غصہ کیوں آیا ہے "وہ اسکے پیچھے آیا۔۔ جوڈریسنگ روم میں آگئی

مروت ہی نہیں ہے آپ میں تو۔۔ اتار کر تھما ہی دی ہاتھ میں اس طرح
 بھی کرتے ہیں۔۔۔ "وہ شرٹ کو زور سے استری سٹینڈ پر پٹخ کر۔۔۔
 استری اسپر چلانے لگی کہ۔۔۔ شرٹ کا بٹن ہی ٹوٹ گیا بازو سے۔۔۔
 استری اتنی زور سے اسپر اڑی۔۔۔

دونوں نے بیک وقت اس ٹوٹے ہوئے بٹن کو دیکھا۔۔۔۔
 نین کا چہرہ شر مندگی سے لال سرخ ہو گیا جبکہ کبیر۔۔۔۔

اسکی جانب دیکھنے لگا۔۔۔۔۔
س۔۔۔۔۔ سوری "وہ بولی۔۔۔۔۔
کبیر پھر بھی خاموش رہا اسکو دیکھتا رہا۔۔۔۔۔
بٹن لگانے کا کہا تو۔۔۔۔۔ کچھ اور کردو گی زلزلے میں۔۔۔۔۔ اب اسکو چھوڑو اور
نیو شرٹ نکالو "کبیر نے سنجیدگی سے کہا اور۔۔۔۔۔ شرٹ لے لی۔۔۔۔۔
مگر مجھے غصہ نہیں تھا۔۔۔۔۔ "نین صفائی دینے لگی۔۔۔۔۔
وہ تو دیکھ رہا ہے مجھے "کبیر نے ترچھی نظروں سے اسکو دیکھا۔۔۔۔۔
آپ سنجیدہ ہو گئے ہیں "وہ پوچھنے لگی۔۔۔۔۔
کبیر نے اپنی ہنسی دبائی۔۔۔۔۔ بولا کچھ نہیں
میرے پاس اس کا ہل ہے "نین کے دماغ میں گویا بتی جلی۔۔۔۔۔
کبیر نے اسکو باہر بھاگتے ہوئے دیکھا۔۔۔۔۔
خود بھی اسکے پیچھے روم میں آیا۔۔۔۔۔
وہ اسکی سٹیڈی ٹیبل پر کچھ ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔۔۔

اور اچانک اسے اسکی مطلوبہ چیز مل گئی۔۔۔
شرٹ پہنیں "وہ جلدی سے بولی۔۔۔
یہ بٹن ٹوٹا ہوا ہے اس میں شکن بھی ہے "کبیر جیسے بے زار ہوا۔۔
آف ہو۔۔ کبیر صاحب پہن لیں بس "وہ آنکھیں گھوما کر بولی۔۔
کبیر کو بہت پیاری لگی۔۔۔۔۔ گویا سپر حکم۔ چلا رہی ہو۔۔۔۔
کبیر نے جی حضوری کرتے ہوئے شرٹ پہن لی۔۔۔
اور اسکے بٹن بند کرنے لگا۔۔۔
اب وہ نین کو دیکھ رہا تھا۔۔ جس نے۔۔۔۔۔ سٹیپلر ایک طرف رکھا۔۔۔
اور اسکی شرٹ کا بازو پکڑا۔۔۔۔
کبیر اسکو توجہ سے دیکھ رہا تھا کیونکہ اسنے کبھی ایسا دماغ نہیں چلایا تھا۔۔
نین نے اسکی کف پر تین سٹیپلر اندر کی طرف سے لگائے۔۔۔۔
اور کف کو فولڈ کر دیا کہ سٹیپلر نظر نہیں آرہے تھے اور کف بھی فولڈ ہو
چکی تھی۔۔۔۔

کبیر منہ کھولے اسکو دیکھنے لگا۔۔۔
 نین اپنے کام پر بہت خوش ہوئی۔
 دیکھا۔۔ اسکو کہتے ہیں شورٹ ٹرک۔۔۔ "وہ چٹکی بجا کر بولی۔۔۔
 اسپر بٹن بھی لگ سکتا تھا مجھے لگامیری بیوی۔۔ تھوڑا رو مینس کے موڈ میں
 ہے۔۔۔۔

اپنے دانتوں سے دھاگا توڑے گی میں اسکو اپنی طرف کھینچو۔۔۔ گا
 بس بس کبیر۔۔ خوابوں سے باہر آئیں۔۔۔۔ جلدی شاباش۔۔۔۔"
 وہ اسکی ہمت باندھتی شانا تھپتھپا کر بولی۔۔۔۔
 یہ پیٹنے کام تھا تمھارا۔۔ "کبیر نے کف سیدھی کرنی چاہی۔۔
 کبیر یہ کیا کر رہے ہیں "نین نے جلدی سے پکڑا۔۔
 تم پاگل ہو گئی ہو میں یوں جاؤ گا۔۔ میں پھٹا ہوا لباس اور ٹوٹی ہوئی چیز استعمال
 نہیں کرتا "کبیر نے کہا۔۔۔۔ اور شرٹ اتارنے لگا۔۔
 نین نے خفگی سے اسکو دیکھا۔۔

"پہن کر جائیں گے تو یہ ہی ورنہ۔۔۔۔۔"

ورنہ "کبیر نے اسکے لفظوں کو ہی جکڑ لیا۔۔۔"

یہ اچانک حملہ تھا۔۔۔

نین کی آنکھیں پھٹ گئیں۔۔۔

اسکا لمس نرم تھا۔۔۔۔۔ مسرور تھا۔۔۔۔۔ وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔ نین جیسے مدہوش سی ہوئی اور پھر اسکے دور ہوتے ہوش میں آئی۔۔۔۔۔

ورنہ "کبیر نے اسکے گالوں کو چھوا۔۔۔"

ک

ک۔۔۔ کچھ نہیں "وہ ہکلائی۔۔۔۔۔"

کبیر ہنس دیا۔۔۔

چلیں جی محترمہ۔۔۔ آپکی آمد سے اپنے اصول بھی توڑ دیے۔۔۔

ویسے۔۔۔ یہ مزے دار تھی "اسنے ابھی ہونے والے عمل کی جانب اشارہ کیا نین سرخ پڑ گئی۔۔۔"

لیپسٹک کا ٹیسٹ بھی زرا ڈیفرنٹ تھا "وہ اسے اور تنگ کرنے لگا۔
جبکہ نین جلدی سے وہاں سے ہٹی کبیر ہنسنے لگا اور نین باہر نکل گئی۔۔۔۔
الماری لوک ہے۔۔ آپ یہ ہی پہن کر باہر آئیں گے "جاتے جاتے وہ کہنے لگی۔۔

نہ کرویار "کبیر کا ارادہ پھر بھی چینج کا تھا۔۔
نین نے شانے اچکائے اور جلدی سے چلی گئی جبکہ کبیر۔۔ نے اسی کو مینیج کیا۔۔

اور کف کو بازو تک فولڈ کر لیا۔۔۔
سٹیپلر کھولتے ہوئے اسے ہنسی الگ ارہی تھی۔۔
دماغ کیسے چلایا تھا اسنے۔۔
کل کو پھٹے ہوئے کپڑوں کو ٹیپ سے نہ جوڑنے لگ جائے "وہ کھل کر خود ہی
ہنسا اور کوٹ پہن کر بازوؤں کو کھونی تک چڑھا لیا۔۔۔۔ وہ کبھی بھی ایسا
نہیں کرتا تھا

باہر آیا تو چہرے پر مسکان الگ تھی۔۔۔
جبکہ اسکا سٹائل دیکھ کر۔۔۔
سالار کی تو آنکھیں پھیلی اسنے وقت دیکھا۔۔۔۔
اس وقت تو گھر پر کوئی نہیں تھا اور یہ نواب کہاں سے نکلا تھا۔۔۔
وہ کبیر کو بری طرح گھورنے لگا۔۔
کبیر نے پہلے تو اسکو اگنور کیا پھر غصے سے اسکو دیکھا۔۔
"کیا مصیبت ہے۔۔۔"
اسنے چیڑ کر پوچھا۔۔۔۔
یہ تو تم بتاؤ گے۔۔ یہ بدلے بدلے کیوں لگ رہے ہو۔۔۔۔
ہیر و کی طرح۔۔۔۔۔ ہاں
لبوں پر مسکان بھی الگ ہے جبکہ تمہارا منہ تو ہر وقت باسی اخبار جیسا رہتا
ہے۔۔۔ "وہ اٹھ کر اسکے گرد چکر لگانے لگا۔۔ جبکہ نین نے اپنی ہنسی روکی
۔۔۔۔

کبیر نے نین کو گھورا وہ ٹیبل کے پاس ہی کھڑی تھی۔۔۔
 بھابھی آپ میری بات سے متفق ہیں یہ نہیں "اسنے نین کو بھی پکڑا۔۔۔
 ہاں ہوں "نین نے کہا۔۔

کیا بات ہے تالی ماریں "اسنے ہاتھ آگے کیا۔۔
 نین نے جھجھکتے ہوئے تالی ماریں۔۔۔۔

ہو گیا تم دونوں کا "کبیر نے دونوں کو بھڑک کر دیکھا۔۔
 فیشل تو نہیں کرایا۔۔ تم نے۔۔۔ یہ تم روز بروز نکھرتے جا رہے ہو۔۔ ہو
 کیا رہا ہے اس گھر میں۔۔ مجھ کنوارے کے جزبات کا بلکل احترام نہیں ہے
 ۔۔ ماما مجھے فلفور شادی کرنی ہے "اسنے مدیہا کے آگے پاؤں پٹختے مدیہا اسکے
 ڈراموں پر ہنسنے لگی جبکہ نین کے لبوں پر بھی مسکان تھی نانی بھی وہیں اگئیں
 ۔۔ جبکہ ماما اور خالا جاچکیں تھیں البتہ ایمن اپنی ضد پر رکی ہوئی تھی ابھی

۔۔۔۔

ایمن تو شرمای گئی۔۔ اور نانی اسپر صدقے واری ہوئیں۔۔۔۔

کیوں نہیں میرے چاند تمھاری بھی شادی ہونی چاہیے۔۔۔

یہ مواتھار باب ہی نہیں سوچ رہا "وہ بولیں تو۔۔۔۔۔ سالار نے اور بھی مسکین شکل بنالی۔۔۔

جبکہ کبیر نے اسکی کمر پر مکہ جڑا۔۔۔۔

اور لبوں پر مسکان سجالی۔۔۔ وہ اسکے کان میں جھکا۔۔

نانی کے سامنے اور۔۔ مظلوم بنونانی کے پاس صرف ایک بکری ہے جس کا شکار انشاء اللہ میرے بھائی اگلا تو ہے "وہ اسکا شاننا تھپتھپا کر مدھم آواز میں بولا اور وہاں سے چلا گیا۔۔

سالے تیری ایسی کی تیری "سالار چلایا اور اسکے پیچھے بھاگا۔۔۔ جیسے اسکی بکواس پر تملایا گیا ہو

جبکہ کبیر آگے بھاگا۔۔۔ اور پورچ میں نکل گیا۔۔۔

تیری ہمت کیسے ہوئی۔۔ اس چھپکلی کو میرے ساتھ جوڑنے کی "وہ دونوں گاڑی کے ارد گرد گھوم رہے تھے۔۔۔

مجھے لگا تیرے ساتھ بچے گی "کبیر نے بھی اسکو جلانے پر کمر باندھ لی تھی

سالار کا تو میٹر ہی گھوم گیا۔۔۔

جس دن کبیر مرتضیٰ میرے ہاتھ لگ گیا۔۔۔

بھائی اسکی ٹانگیں توڑ دوں گا۔۔۔ معافی چاہتا ہوں۔۔۔ کوئی اوپشن نہیں "وہ

نین کو دیکھ کر۔۔۔ بولا

--

مگر انھوں نے ایسا کہا کیا ہے "وہ جاننے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

جبکہ کبیر نے دانت نکالے۔۔۔

بتاؤ بتاؤ "وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔

کبیر تم گنجے ہو گے۔۔۔ لکھ لواج "وہ پتتا ہوا بولا۔۔۔

پلیز گنجے نہیں۔۔۔ "نین نے جلدی سے کہا۔۔۔

سالار کا قہقہہ اٹھا۔۔۔

لنگڑے کے ساتھ گزارا کر لیں گی بھابھی۔۔ گنجے کے ساتھ نہیں "وہ
مزے سے ہنس رہا تھا۔۔

نین بھی ہنس کر سر ہلانے لگی۔۔

ویسے کوئی میری پرواہ نہیں تمہیں "کبیر نے۔۔ افسوس سے نین کو دیکھا
۔۔

اسکے ساتھ مل کر شوہر کے بے عزتی پر ہنس رہی ہو "وہ خفا ہوا
ہے تو سہی وہ گنجا نہیں کریں گے آپکو "وہ شرارت سے اسکو دیکھنے لگی۔۔
کبیر آنکھوں آنکھوں میں وارن کرنے لگا۔۔

اوو بھائی چل اب جا اپنے کام دھندے پر "سالار بیچ میں کباب میں ہڈی بننے
لگا۔۔

جار ہا ہوں "کبیر نے کہا اور گاڑی میں سوار ہوا۔۔

نین اور سالار ایک ساتھ کھڑے تھے کبیر نے گاڑی سٹارٹ کی۔۔

اور پلینرز رادیر سے آنا "سالار نے خالص زنانہ آواز میں کہا۔۔ تو نین کا
ایک دم قہقہہ ابھرا جس پر۔۔۔ اس نے جلدی سے منہ پر ہاتھ رکھا سالار الگ
ہنس رہا تھا۔۔۔

جبکہ کبیر تپ کر اسکو دیکھ رہا تھا۔۔

بہت برداشت کر رہا ہوں میں تمہیں۔۔۔ "کبیر نے انگلی اٹھائی۔

سالار نے لا پرواہی سے۔۔ شانے اچکائے۔۔

خیال سے جائیے گا۔ "نین نے گاڑی موڑتے ہوئے اسے کہا۔۔

جس پر وہ مسکرا کر باہر گاڑی نکال لے گیا۔۔

اوہ تو یہ کہنا تھا "سالار نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

آپ بے حد تیز ہیں "نین نے نفی میں سر ہلاتے مسکراہٹ روکی۔۔

کہاں بھا بھی جی۔۔ میں تو اس قدر معصوم ہوں کہ بس ایک عدد بیوی چاہتا

ہوں "مدیہا کے شانے پر ہاتھ رکھتا وہ بولا۔۔

اے دیکھ لو اس لڑکے کو شادی کی کتنی جلدی ہے "نانی مسکرائیں۔۔

نانی آپکی مسکراہٹ میں تو خطرہ ناچ رہا ہے۔۔
 بزرگو مجھے تو ڈر لگ رہا ہے مت مسکراؤ "وہ ڈھٹائی سے بولا۔۔ جبکہ مدیہا نے
 اسکے سر پر تھپڑ لگایا۔۔

بد تمیز ہو تم بہت "مدیہا بولیں نانی کی تو واقعی مسکراہٹ رک گئی۔۔۔
 سالار کو خوا مخواہ ہنسی آنے لگی اور۔۔ نین کا اپنی ہنسی روکنا مشکل ہو گیا۔۔
 دونوں ایک دوسرے کی شکل دیکھ کر ادھر ادھر ہو گئے۔۔
 کیونکہ نانی کے ہنسنے سے زیادہ اس سنجیدہ شکل کو دیکھ کر اور ہنسی ارہی تھی

اماں پلیز برانہ منائیں گا وہ آپ جانتی ہیں زرا منہ پھٹ ہے "مدیہا نے انکے
 شانے پر ہاتھ رکھا۔۔

ہاں مدیہا پتہ ہے۔ خیر بچہ ہے چھوڑو مجھے تم سے بات کرنی ہے جا ایمن تو جا
 یہاں سے "ساتھ ہی انھوں نے ایمن کو کہا جو۔۔ سالار کی حرکتوں پر مسکرا

رہی تھی وہ بات سمجھتی جلدی سے اٹھ کر وہاں سے بھاگی اور چھپ کر نانی کی باتیں سننے لگی۔۔۔۔

جی اماں "مدیہا نے پوچھا۔۔۔

"میں چاہتی ہوں۔۔ کہ سالار اور ایمن کی منگنی کر دی جائے وہ بولیں تو مدیہا تو حیران رہ گئی۔

جی اماں۔ مگر ایسی تو کوئی بات نہیں تھی "وہ حیرت کم کرتیں بولی۔۔
تو کہہ تو رہی ہوں بس ہو جائے گی بات بھی "وہ بولیں تو۔۔ مدیہا۔۔۔۔ تو سالار کا سوچنے لگی۔۔

وہ تو تنگ کر کے رکھ دیتا اسکو اگر وہ پوچھ بھی لیتی بالفرض اس بارے میں

وہ پریشانی سے ماں کو دیکھنے لگی۔۔

مدیہا کبیر کی باری بھی تو نے میری بچی کا دل دکھایا تھا۔۔۔ بس سالار کے
باپ سے بات کر لے۔۔۔ "وہ بولیں تو۔۔۔ مدیہا بس سر ہلا گی کہتی بھی کیا
ماں تمہیں وہ اسکی۔۔۔

نانی خوش ہو گئیں جبکہ ایمن کا دل بھی تیزی سے دھڑکا

۔۔۔ وہ سیب کھاتے ہوئے فون یوز کر رہا تھا کہ نظر ایمن پر پڑی جو چھپ کر
باہر کو جھانک رہی تھی۔۔۔

ہیلو جاسوس ایمن کس کی جاسوسی ہو رہی ہے اوہ ہونانی کی۔۔۔

وہ تو تمہاری ہی ٹیم کی ہیں محترمہ "وہ اسی کی طرح باہر جھنکتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

ایمن دل پر ہاتھ رکھے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

جبکہ اسے رتی بھی فرق نہیں پڑا۔۔۔۔۔

پاگل ہو۔۔۔" سالار نے اسکی حرکت پر پوچھنا ضروری سمجھا پھر وہ شرمانے لگی۔۔

بلکل نہیں" اسنے کہا

ہاں مجھے پتہ ہے پوری چیز ہو خیر بھابھی کو دیکھا ہے غائب ہی ہو گئیں" سالار ادھر ادھر دیکھتے بولا۔۔۔ ایمن نے اسکی طرف دیکھنا گواری سے اسکے پاس سے توجانے کی جلدی کرتا تھا۔۔۔

کچن میں ہیں ویسے ایک بات ہے" کہتے ساتھ ہی وہ بولی سالار نے کچن کی طرف قدم بڑھائے
کیا" سوال بھی کیا

آپکو اپنی بھابھی سے زرا فاصلہ رکھنا چاہیے" وہ دونوں چلتے ہوئے کچن کے نزدیک آگئے سالار نے رک کر اسکو دیکھا۔۔
وہ کیوں" وہ شانے اچکا کر پوچھتا اندرا گیا۔۔۔

ایمن اسکے اندر جاتے ہی خاموش ہو گئی۔۔۔ جبکہ سالار نے اسکو چھوڑنا نہیں تھا اب۔۔

بتاؤ بھی وہ کیوں "اسنے شیف پر بیٹھتے کھیر اٹھا کر کھاتے پوچھا۔۔
کیا ہوا "نین سلاد کاٹ رہی تھی صوفیہ اور تنزیلہ کی دونوں کی ہی طبیعت
ٹھیک نہیں تھی جبکہ افشین کو کینگ کرتی ہی نہیں تھی۔۔ تبھی اسنے سوچا
وہ خود کر لے۔۔۔

یہ کہہ رہی ہے مجھے آپ سے فاصلہ رکھنا چاہیے "سالار نے لا پرواہی سے کہا
۔۔۔

وہ کیوں "نین اسکی شکل دیکھ کر ہنسی۔۔
ایمن سرنفی میں ہلاتی نکل گئی۔۔

ہممم باندری "سالار نے نخوت سے کہا اسکی ذہانت تو سمجھ گیا تھا۔۔
خیر چھوڑیں آپ کچھ لوگوں میں سینس نہیں ہوتی "نین نے اسکو زرا غصے
میں دیکھا تو کہا۔۔۔

ہمم ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ۔ خیر میں آپکی ہیلپ کرتا ہوں آج کو کینگ
میں ہٹیں زرا" اسنے سالن میں چنچ چلا کر چکھا۔
اوہ اس میں تو مرچی ہی نہیں تھوڑی ڈال دیتا وہ۔ آپکے شوہر کو بہت پسند
ہے" وہ شرارتی لہجے میں بولا اور نین ابھی کچھ کہتی کے بھر بھر کے چنچ ڈال
دیے۔۔

نین کا منہ کھل گیا۔۔ سالار جبکہ مطمئن ہوا۔۔۔ دونوں جانتے تھے کبیر
مرچوں والا کھانا نہیں کھاتا۔۔
یہ کیا کیا آپ نے کھانا تو۔۔۔" وہ رک گئی۔۔۔
یار اب یہ مزے دار ہو گیا ہے" سالار نے وکٹری کا نشان دیکھا یا اور ہنسنے لگا
۔۔

آپکی بیوی بہت تنگ رہے گی" وہ پھر سے کھیرہ کھانے لگا۔
یار نظر تو آئے۔۔۔ میں شریف ہو جاؤ گا پکا۔۔۔ ویسے بھی اب تو میں کل
سے جا رہا ہوں یہاں سے اب میرا اور بابا کا دن گلے گا۔۔ اکھاڑے میں دو

۔۔۔ پہلوان لڑیں گے۔۔۔ اور آپکا دیور جیت جائے گا۔۔۔ "وہ فخر سے کالرا کڑا کر بولائیں نے ہنسی روکی ہر بات ہی ایسے کرتا تھا کہ ہنسی اجائے وہ کیوں کہاں جا رہے ہیں آپ "اسنے پوچھا۔۔۔۔۔

اور سالن کو چیک کرنے لگی جس میں مرچیں کافی تیکھی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ اسنے افسوس سے۔۔۔ اس سالن کو صیجی کرنے کی کوشش کی۔۔۔

یار میں نالائق نہیں ہوں۔۔۔ ایک دنیا کے دلوں کی دھڑکن ہوں۔۔۔ اب مجھے انکی دھڑکنیں بڑھانی ہیں اور اپنا بینک بیلنس بھی بڑھانا ہے تو۔۔۔ دوبارہ "کام پر جانا ہے

ہر بات کا الٹا جواب ہے آپ سیدھی طرح بتائیں۔۔۔ آپ کی شوٹنگ ہے "نین نے کہا تو۔۔۔ سالار نے سر ہلایا۔۔۔

ہاں وہ ہی "وہ میٹھا چکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

نین نے اسکے ہاتھ سے باول لے کر پیالی میں ڈال کر اسکو دیا۔۔۔

تھینکیو۔۔۔ سسٹر "وہ بولا۔۔۔۔۔

تو آپ گھر نہیں آیا کریں گے "نین نے اسکی طرف دیکھا جو بہت ہینڈ سم تھا
 اپنی لاپرواہ شخصیت کی وجہ سے اور بھی دلچسپ لگتا تھا۔۔۔
 جی۔۔ ایکجلی۔۔ جہاں ڈائریکٹر شوٹینگ کرتا ہے وہیں جانا پڑتا ہے خیر فلحال تو
 ۔۔۔ ریمپ شو ہے "اسنے بتایا۔۔۔
 اچھا "نین بولی۔۔۔ تو سالار نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔
 یا راپنی جیسی ہی کوئی ڈھونڈ دیں "وہ اور میٹھا لیتے ہوئے بولا۔۔۔
 میری جیسی "نین ہنسی۔۔۔
 تنگ اجائے گی آپ سے۔۔ "نین نے اسے صیح طرح نکال کر دیا۔۔
 نہیں میں بہت نیک انسان ہوں آپ اسے بتائیے گا یہ میں لے جا رہا ہوں
 ۔۔ آپکا شوہر آئے گا پھر ملیں گے "وہ اسے بائے کہتا اپنے روم میں چلا گیا
 جبکہ نین بس مسکرا دی۔۔۔ اور کھانا بنانے لگی

عارض اپنی شرٹ میں آیت کو دیکھ کر بس اسی کی جانب دیکھتا رہا۔۔۔۔۔
اسکے پاس تو سب تھا وہ سیراب کے پیچھے دوڑا۔۔۔۔۔
یہ شکر تھا اس نے دیر نہیں کی لوٹنے پر۔۔۔۔۔ اگر وہ کر دیتا تو شاید وہ ساری زندگی
پشیمان رہتا۔۔۔۔۔

اس نے اسکے بال سنوارے جبکہ آیت نے الجھن سے اس کی طرف سے کروٹ
لے لی۔۔۔۔۔ ایک دن میں وہ تو عارض سے تنگ آگئی تھی
جبکہ عارض نے شرٹ کا کلر کھینچا اور اس کی گردن پر۔۔۔۔۔ لمس رکھا۔۔۔۔۔
آیت نے بیڈ شیٹ کو۔۔۔۔۔ سختی سے مٹھی میں جکڑ لیا۔۔۔۔۔
اس لمس کی شدت کو وہ۔۔۔۔۔ کل رات سے ہی برداشت نہیں کر پار ہی تھی
۔۔۔۔۔

بھاگ چلو میرے ساتھ "وہ اسکے کان کے قریب بولا جبکہ ٹھوڑی اسکے
شانے پر رکھی۔۔۔۔۔

بڑے بھیا آپکو درست کر دیں گے "آیت نے رخ سیدھا کرنا چاہا۔۔۔ لبوں کی مسکان پتہ دے رہی تھی وہ کتنی پرسکون ہے اور خوشی محسوس کر رہی ہے

"ہاں مجھے کیا پتہ تھا میں۔۔۔ اتنے بھائیوں کی بہن میں پھنس جاؤ گا عارض نے اس کے گال پر پیار کیا۔۔

"عارض میں ہم باہر کب گھومنے جائیں گے کون کافر یہاں سے ہلے گا۔۔۔ سوئیٹ ہارٹ "وہ اسکو خود پر کھینچتا بولا

Zubi Novels Zone

عارض "آیت اسکی حملے پر گھبرا سی گئی۔۔۔

مجھے باہر : ♡♡♡♡♡ S [10/23, 7:59 PM]

جانا ہے اب بس آپ یہ سب بند کریں "آیت خود کو اس سے الگ کرتی بولی

یار باہر جا کر کیا کرو گی جو کرنے آئیں ہیں وہ تو کر لیں "عارض نے اسکا ہاتھ جکڑا۔۔۔۔

اب آپ زیادہ فری ہو رہے ہیں میں نے آپ سے صلہ کب کی ہے جو آپ پھیل رہے ہیں "آیت نے اس سے اپنا ہاتھ چھڑایا۔۔ اور جلدی سے اٹھی۔۔۔۔

عارض نے اسکو سر سے پاؤں تک دیکھا۔۔ آیت بھی شرماسی گی جبکہ عارض نے اپنے ہاتھ سر کے نیچے تکیہ کی صورت بنا لیے۔۔ اور اسکو اور کنفیوز کرنے لگا۔۔

خود کو آئینے میں دیکھو۔۔۔۔ کافی گھیری جنگ کے آثار نظر آرہے ہیں "وہ آنکھ مارتا بولا جبکہ آیت نے تکیہ اسکے منہ پر دے مارا۔۔۔

کس قدر بد تمیز ہیں آپ "وہ سرخ چہرہ لیے جلدی سے واشروم میں بھاگ۔۔ اٹھی جبکہ عارض کا قہقہہ کمرے میں گونج گیا۔۔۔

اچانک اسکا سیل فون بجنے لگا۔۔۔۔

سالار کی کال تھی۔۔ اسنے کال پیک کی۔۔
 سلام دعا حال چال پوچھا۔۔۔
 واپسی کب ہے تمھاری "اسکے سوال پر عارض نے فون کو گھورا۔۔ گویا۔۔
 شادی تو اسکی اب شروع ہوئی تھی اور لوگوں کو تکلیف بھی شروع ہو گئی
 تھی۔۔۔ اور اس آدمی کو تو چین تھا ہی نہیں۔۔۔
 یار بھیا۔۔۔ ابھی دو دن ہی تو ہوئے ہیں "عارض نے فٹ سے کہا۔۔
 کھوتے۔۔۔ تیرے بہت پر نکل آئے ہیں "سالار نے جھڑکا۔۔
 میرا تو کوئی لحاظ ہی نہیں ہے آپکو "عارض نے برا مناتے ہوئے۔۔ منہ بنایا
 ہاں تو تیرے جیسے انسان کا کیا بھروسہ جو۔۔۔ "وہ رک گیا۔۔ عارض تو
 اسکے مطلب سمجھ گیا تھا۔۔۔
 ویسے بھیا بندہ تھوڑی حیا کھالیتا ہے "عارض نے زرا خفیف ہو کر۔۔ کہا وہ
 اسکے بچے کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔۔

ایکجلی ایسی بات نہیں ہے میرے پاس شرم کا سٹاک نہیں ہے بٹ جب مجھے ملی تو۔۔ تم نے اور کبیر نے چھین لی۔۔ باقی آدھی میرا شوپر پھٹ گیا تو۔۔ نیچے گیر گئی۔۔

اب تم بتاؤ میرا کیا قصور ہے "سالار مزے سے بولا۔۔۔ جبکہ عارض نے سر تھام لیا۔۔

آپ سے کوئی مقابلہ نہیں میرا "عارض نے ہار مانی۔۔ یہ بھی بات ہے خیر تم نے فون اٹھایا ہی کیوں ہے تمہارے منہ نہیں لگنا تھا۔۔ آیت کو بلاؤ کہاں ہے وہ "سالار نے پوچھا۔۔

عارض نے۔۔ واٹر روم کی طرف دیکھا وہ شاہور لے رہی تھی اور یہ الفاظ عارض پر بھاری تھے بتانا۔۔ وہ اسکی ٹانگیں کھینچ لیتا اور شاید اسکی آخری سانس تک وہ اسے دم نہ لینے دیتا۔۔ جیسے۔۔۔

بچے کی بات پر اسنے اسکا خون پی لیا تھا۔۔ وہ وہ۔۔۔ "عارض نے بہانہ تلاش

کہاں ہے یہ ہی پوچھ رہا ہوں "سالار نے پھر سے پوچھا۔۔۔
بھیاوہ۔۔۔ ناشتہ کر رہی ہے "عارض نے کہا جانتا تھا وہ ٹلے گا نہیں۔۔۔
تو "سالار نے ناگواری سے کہا۔۔۔
"میرا مطلب وہ روم میں نہیں ہے
"خبیث انسان بیوی روم میں نہیں ہے تم یہاں پڑے مستار ہے ہو
یا اللہ آپ کی شادی کوئی کیوں نہیں کرتا قسم سے۔۔ آپ تو میری ساس بن
"گئے ہیں
بیٹے شکر کرو مجھ میں زنانہ کو اسٹیکیز نہیں ہیں ورنہ۔۔ تمہاری تو بوٹیاں میں
نے کر دینی تھی آیت کو فون دو بکواس بند کر کے "وہ سنجیدہ تھا۔۔
عارض نے گھیرہ سانس بھرا جب وہ نہیں ٹل رہا تھا تو اب اسے سچ بتانا ہی تھا
۔۔۔
سالار منتظر تھا۔۔

وہ واشروم میں شاور لے رہی ہے "اسنے جلدی سے کہہ دیا۔۔ دوسری طرف سناٹا چاہ گیا۔۔۔

اس سے پہلے سالار اس پر بم باری کرتا۔۔۔ عارض نے جلدی سے فون کاٹ دیا۔۔۔۔

اسکی توسانسیں ہی پھول گئیں تھیں جبکہ شرمندگی الگ ہوئی۔۔۔ تبھی آیت بھی باہر آگئی۔۔

وہ لباس تبدیل کر کے نکھری نکھری بے حد حسین لگ رہی تھی گیلے بال بھی اسکے حسن میں اضافہ کر گئے تھے۔۔

عارض کی جانب اسنے حیرت سے دیکھا۔۔۔۔ کیا ہوا "آیت کو پریشانی ہوئی کہیں جینی نے پھر تو کچھ نہیں کر دیا۔۔ وہ یہ سوچتی اسکے نزدیک آگئی اور یہ ہی اسکی خطا ہو گئی۔۔۔

آیت کے نزدیک آتے ہی عارض نے ایک بار پھر۔۔ اسکو۔۔ اپنی جانب کھینچ لیا۔۔

آیت کی گھٹی گھٹی آواز بھی اس پر اثر نہیں کر سکی۔۔ جبکہ جلد ہی وہ۔۔ اسکو بھی اپنے ساتھ ساتھ پاگل کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔

محبت نے اسپر گھیرہ ایسا تنگ کیا تھا کہ اسکے بنا پیل بھر بھی عارض جو برداشت نہیں تھا۔۔۔۔۔

وہ ناراض تھی منہ بسورے ہوئے تھی۔۔ عارض بار بار اسکی جانب دیکھتا اور ہنس دیتا۔۔ پھر اپنی ہنسی روک کر اسکے سرخ چہرے کو دیکھتا۔۔ پھر سر جھکا لیتا۔۔ جبکہ اب اسنے اپنے ہاتھ میں بلیک راڈو ڈالی اور۔۔ پرفیوم سپرے کرنے لگا۔۔ تو اپنا پرفیوم آیت پر بھی چھڑک دیا۔۔ وہ چاہتا تھا اس میں سے بس اسی کی خوشبو آئے۔۔۔۔۔

مجھے مت لگائیں "آیت تو پھاڑ کھانے کو دوڑی۔ عارض نے سپرے پیچھے کر دیا۔۔۔۔۔

اس معصوم کا کیا قصور ہے "وہ انجان بنا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔ رات ڈھل
 آئی تھی وہ صبح سے بھوک تھی۔۔۔ اسکی خواہشات کو پورا کر رہی تھی اسکی
 شدتوں کو سہہ رہی تھی ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

آپ نے ایک لفظ بھی کچھ کہا عارض تو۔۔۔ "وہ غصے سے رک گئی۔۔
 تو" عارض نے مصومیت سے پوچھا۔۔۔۔۔

میں اپنے بھائیوں کو فون کر کے بتا دوں گی آپ مجھے کچھ نہیں کھلاتے "اسنے
 بڑی تنگڑی دھمکی
 دی تھی۔۔۔

ہاں ڈرتا ہوں نہ جیسے تمہارے نمونے بھائیوں سے میں تو "عارض نے سر
 جھٹکا۔۔۔

اچھا واقعی "آیت نے اسکے کو نفیڈینس پر داد دی۔۔۔ عارض نے بھی داد
 وصول کی جبکہ آیت نے فون اٹھاتے ہی نمبر ڈائیل کیا اور عارض تو اچھل پڑا
 ایک جست میں اسکے نزدیک آیا۔۔۔۔۔

اور اس سے سیل فون چھین لیا۔۔۔
خدا کو مانو بیوی۔۔ مرواؤ گی کیا۔۔ ہنی مون۔۔۔۔۔ میرا ہنی مون نہیں رہے
گا۔۔ مون ہنی بن جائے گا "وہ جلدی سے بولا۔۔ آیت کو ہنسی آئی۔۔
اور آنکھوں کو دلکش جنبش دے کر وہ۔۔۔۔ پیچھے ہوئی۔۔۔
بہت تیز ہو تم ویسے "عارض نے سیل فون پاکٹ میں ڈالا۔۔۔۔
آپ سے کم ہی "آیت نے فٹ جواب دیا۔۔
موٹی "عارض نے بھی۔۔۔ گھور کر اسکو دیکھا۔۔۔
میں موٹی بلکل نہیں ہوں "آیت تو آریوں کے بل مڑی۔۔
ہاں ایسا ہی ہے "وہ سر ہلانے لگا۔۔۔۔
سچ بتائیں "آیت کو فکر ہوئی۔۔
میں موٹا۔۔۔۔ اب ٹھیک ہے "وہ ہار مانتا بولا۔۔۔۔۔
آیت مسکرا دی۔۔
کچھ کچھ "وہ ہنسی تو

عارض نے اسکی پیشانی پر پیار کیا۔۔۔ آیت نے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔
تمھاری ہونٹوں کی یہ ہنسی۔۔۔۔ میں اپنی آخری سانس تک یوں ہی دیکھنا
چاہتا ہوں "اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھا مے وہ بولا۔۔۔۔

میں چاہتا ہوں یہ لب یوں ہی مسکراتے رہیں ہنستے رہیں خوش رہیں "اسنے
ہلکی سی جسارت کی

آیت شرمای گی۔۔۔

عارض نے پھر سے مسکرا کر۔۔۔ اسکو پیار کیا اور اسکی

کمر میں ہاتھ ڈال کر وہ۔۔۔ دونوں روم سے باہر آ گئے۔۔۔

یار تم واقعی موٹی ہو گی ہو۔۔۔ "عارض نے پھر سے چھیڑا جبکہ۔۔۔ آیت نے

اسکو گھورا۔۔۔ تو وہ زبان دانتوں تلے دبا گیا۔۔۔۔

جبکہ ہنسی دونوں کے لبوں پر تھی۔۔۔۔

افشین ایدھی فاؤنڈیشن پہنچی اور وہاں۔۔۔ زیمیل نامی لڑکی کے بارے میں پوچھنے لگی جہاں سے اسے پتہ چلا کہ ایسی کوئی بھی لڑکی یہاں پر نہیں ہے۔۔۔ تو وہ غصے سے بھڑکی۔۔۔

پاگل ہو گئے ہو تم دوبارہ چیک کرو "وہ اس لڑکے پر چیخنی۔۔۔
میڈیم جب میں کہہ رہا ہوں کہ۔۔۔ یہاں ایسی کوئی بھی لڑکی موجود نہیں ہے۔۔۔ تو آپ کیوں ضد کر رہیں ہیں "لڑکے نے غصے سے کہا۔۔۔
اور جب میں بھی کہہ رہی ہوں اس لڑکی کو ڈھونڈو اسکا ملنا ضروری ہے وہ یہیں آئی تھی "افشین بولی۔۔۔ تو لڑکے نے اسکی ضد پر ایک بار پھر سے تلاش شروع کی جس کا ریزلٹ پہلے جیسے ہی تھا مگر وہ ایک جگہ رک گیا۔۔۔
میڈیم زیمیل نامی لڑکی آج سے چار ماہ پہلے یہاں موجود تھی اور تین دن بعد ہی وہ یہاں سے غائب ہو گئی۔۔۔ "لڑکے نے بتایا۔۔۔
کہاں گی "افشین ایک دم اسکو گھورنے لگی۔۔۔

مجھے نہیں پتہ یہاں میں جاسوسی نہیں کرتا "لڑکا تک آکر بولا افسین نے غصے سے اسکو دیکھا۔۔

کچھ بتا کر نہیں گی "وہ اب کے زرا نرمی سے بولی۔۔

میڈیم میں آپکو بتا رہا ہوں وہ یہاں اب نہیں ہے "لڑکا ضبط سے بولا تو افسین وہاں سے ہٹ گئی۔

دراصل عدیل کے کمرے کی صفائی کراتے ہوئے آج۔۔ اسے تجوری یاد آئی جہاں۔۔ زیمیل کے زیورات تھے۔۔ اور وہ سب اتنے مہنگے تھے کہ

اگر زیمیل

کو ایک بھی انگوٹھی مل جاتی تو زندگی سنور جاتی۔۔۔

جبکہ اس تجوری کا تالہ اس طرح آٹومیٹک تھا کہ کوئی میکینیک نہیں کھول پایا جب تک اسکا کوڈ نہ ملے تبھی وہ زیمیل کی تلاش میں تھی اور یہاں آ

کر تو اسے یہ پتہ چلا کہ زیمیل یہاں نہیں ہے۔۔ غصے سے دماغ ہی گھوم گیا

اسنے فون اٹھایا۔۔

ہاں۔۔ پتہ کرو وہ کہاں ہے ڈھونڈو اسے شاید اپنے ماں باپ کے ہاں گئی ہے

۔۔۔۔ "وہ بولے لگی۔۔۔

کہیں انھوں نے تو نہیں بیچ دیا "افشین نے پوچھا۔

تو پھر ڈھونڈو اسے "وہ چیخی اور فون بند کر دیا۔۔۔۔

وہ زیورات قیمتی تھے وہ اگنور نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

تبھی اسے دھکڑ پکڑ لگ گئی تھی۔۔۔۔

سر آپکو ایک انفارمیشن دینی ہے "پی آئے کے فون پر۔۔ اسنے سامنے چلتی

ایل آئی ڈی کی آواز کم کی۔۔

کیا" وہ بے زاری سے بولا۔۔ ٹھیک ہے کل سے وہ کام پر جائے گا۔۔۔ تو سارے معاملات دیکھ لے گا۔۔۔ آج کا دن تو سکون سے منانے دیتا وہ اسے

بولو بھی" سالار نے کہا تو پی آئے اسکو بتانے لگا۔۔۔
سرافشین میڈیم زیمیل میڈیم کاپتہ نگوار ہیں ہیں"۔ پی آئے بولا۔۔۔
تو اسے ایک پل لگا تھا سوچنے میں کہ زیمیل کون ہے۔۔ اور اچانک جیسے جھپکا
ہوا۔۔ تو وہ اپنی عقل پر دنگ رہ گیا۔۔
ایک لڑکی چار ماہ سے اسکے فلیٹ میں تھی۔۔۔
اور اسے یاد تک نہیں تھی یہ بات۔۔۔
اسکی خاموشی پر پی آئے نے اسکو دوبارہ پکارا۔۔
اسے کیا تکلیف ہو گئی ہے" سالار کونا گوار گزرا۔۔۔
وہ زیمیل کی تلاش میں ہیں سر" پی اے نے پھر سے بتایا۔۔۔

وہ عورت اس تک نہ پہنچے "سالار سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔ اس کے لہجے میں
اچانک گویا۔۔۔ سنگینی سی اتری تھی۔۔
میں نہیں جانتا وہ اس تک کیوں پہنچنا چاہتی ہے۔۔۔۔
مگر میں نہیں چاہتا وہ۔۔۔ عورت اسکو کوئی تکلیف دے "اس کے منہ سے نکلنے
والے الفاظ پر۔۔۔ دوسری طرف۔۔۔ جیسے خاموشی ہو گئی۔۔۔۔
سر عدت ختم ہو گئی ہے۔۔۔ میڈیم کی "وہ بولا۔۔۔۔
سالار نے گھیرہ سانس بھرا اور فون بند کر دیا۔۔۔۔
اچانک اسکی آنکھوں میں وہ عکس اتر گیا۔۔۔۔
لبے بال۔۔۔۔ معصوم چہرہ ڈرا سہا انداز۔۔۔۔ اس نے گھیرہ سانس بھرا

اور آنکھیں کھولیں

اسکا زہن جیسے خاموش سا تھا۔۔۔۔

روز : [10/23, 8:01 PM] S 💖💖💖💖💖💖

ایک ہی بات کرتے تم تھکتے نہیں "سمیر کو دیکھتے وہ بولے۔۔۔ جبکہ
اس دن کے بعد ان۔ میں سے کسی نے بھی انکو نہیں بلایا تھا۔۔۔ اور یہ
بات سمیر کو لگ ہی نہیں رہی تھی بے عزتی تھی۔۔۔۔
مجھے توڑنا ہے اس گھر کو۔۔۔۔۔ بکھیر کے رکھنا ہے اس گھر کو۔۔۔۔۔ میری
عزت۔۔۔ دو کوڑی کی کر کے وہ لوگ خوشیاں نہیں بنا سکتے۔۔۔ یہ بات سن
لیں آپ۔۔۔۔۔ "سمیر بپھر ا۔۔۔۔۔ جبکہ۔۔۔۔۔ اسکے باپ نے اسکی طرف
دیکھا۔۔۔۔۔ جو جیسے چین ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ اتنے عرصے میں وہ
ہزار بار اسے سمجھا چکے تھے مگر دوسری طرف فرق نہیں پڑا رہا تھا وہ وہیں کا
وہیں کھڑا تھا۔۔۔۔۔

تم اس بات کو بھول جاؤ۔۔۔۔۔ اور اپنی زندگی شروع کرو میں جانتا ہوں
تمہیں اس لڑکی میں دلچسپی نہیں "وہ پریشے کے متعلق بولے جبکہ سمیر
مسکرا دیا۔۔۔۔۔

سیگریٹ کا گھیرہ کش لیا۔۔۔۔۔

لڑکیوں میں کس کو دلچسپی نہیں ہوتی۔۔۔۔۔ یار۔۔۔۔۔ آپ کو تو حد سے زیادہ ہے "وہ ہنساتا اسکا باپ بھی اسکے ساتھ ہنسنے لگا۔۔۔۔۔

مگر وہ آخری لڑکی نہیں ہے دنیا کی اور میں نہیں چاہتا۔۔۔۔۔ کہ وہ گھر تو بکھرے "نہیں البتہ وہ لوگ مل کر تمہیں کہیں کانہ چھوڑیں۔۔۔۔۔

وہ پریشان ہوئے

ان لوگوں کو لگتا ہے۔۔۔۔۔ میں کچی گولیاں کھیل رہا ہوں۔۔۔۔۔ میرے پاس ایسی بات ہے جو آگ ہے آگ۔۔۔۔۔ بم سمجھو۔۔۔۔۔ جس دن یہ بات سالار تک پہنچ گئی۔۔۔۔۔ اس دن۔۔۔۔۔ مرتضیٰ اینڈ سنز۔۔۔۔۔

شووووو

ریت کی مانند یہ مضبوط عمارت ٹوٹے گی۔۔۔۔۔ اور اس دن دنیا انھیں ٹوٹتا دیکھے گی۔۔۔۔۔ اور میں بھی دیکھو۔۔۔۔۔ گا۔ "سمیر کی بات سے سامنے والے کی آنکھوں میں دلچسپی ناچ سی گئی۔۔۔۔۔

کیا پتہ ہے تمہیں ایسا" وہ جلدی سے شراب کا گھیرہ گھونٹ بھرتے بولے

جبکہ سمیر کا قہقہہ نکلا۔۔۔۔۔

اور اسنے سانس اندر کھینچا۔۔۔۔۔

یہ تو کہانی۔۔۔۔۔ مزے دار ہوگی۔۔۔۔۔ آپکو انتظار کی ضرورت ہے سب سے پہلے تو آپ ایک بار پھر جائیں وہاں رشتہ لے کر۔" سمیر نے کہا اور خود بھی بوتل سے وہ حرام شے گلاس میں ڈالنے لگا۔۔۔۔۔

جبکہ اسکا باپ۔۔۔۔۔ خاموش ہو گیا تھا وہ جانتا تھا وہ۔۔۔۔۔ اپنی بے عزتی کو کبھی نہیں بھولا ہے۔۔۔۔۔ اور نہ ہی وہ۔۔۔۔۔ کبیر کا اسکو نکالنا بھولے گا۔۔۔۔۔

سمیر نے گلاس اٹھا کر باپ کی طرف بڑھایا اور مزے سے چیرز کر کے وہ مسکراتا ہوا دور ہو گیا۔۔۔۔۔ اور آہستہ آہستہ پر سوچ نظروں سے۔۔۔۔۔ وہ آنے والے وقت کو سوچنے لگا جس نے اسکا دل گد گدا دیا تھا۔۔۔۔۔

وہ آفس سے گھر۔۔۔ کسی کام سے آیا تھا۔۔۔ عجلت میں تھا۔۔۔ عارض چوڑی مکہ
یہاں نہیں تھا۔۔۔ اسی لیے۔۔۔ وہ خود گھرا گیا۔۔۔ اور جلدی سے روم
میں آیا۔۔۔۔۔

تو اچانک ٹھٹھک کر رہ گیا۔۔۔۔۔

سامنے کا منظر ہی ایسا تھا کہ اسے ہر صورت تھمنا پڑا۔۔۔۔۔
دروازے میں وہ یوں ہی پھنسا کھڑا تھا جبکہ۔۔۔۔۔ مدیہا۔۔۔۔۔ نے نین کی
ساڑھی کا پلو۔۔۔۔۔ اسکے بازو پر ڈالا۔۔۔۔۔ اور کٹینگ سے تراشیدہ بالوں کو۔۔۔
سمیٹ کر ایک شانے پر کر دیا۔۔۔۔۔
اور مسکرا کر اسکو آئینے میں دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

ماشاء اللہ "مدیہا نے کہا تو۔۔۔۔۔ نین کنفیوز سی ہوتی سر جھکا۔۔۔۔۔ گی دونوں
نے ہی پیچھے بت بنے کھڑے کبیر کو نہیں دیکھا۔۔۔۔۔

ویسے تمھاری ہائیٹ ساڑھی کے لیے پرفیکٹ ہے "مدیھانے۔۔۔۔ اس کے
 گالوں پر مزید لالی بکھیر دی۔۔ جبکہ بلش نے گالوں کو سرخ کر دیا۔۔۔ حقیقتاً
 وہ خود بھی شرماتے سے سرخ سی رہ گئی۔۔۔ تھی۔۔۔
 نین کچھ نہیں بولی۔۔۔ البتہ دل میں شور سا اٹھ گیا تھا۔۔۔۔
 اس نے اس عجیب سے شور کو۔۔۔ دبا دیا۔۔۔ کیونکہ اکثر احمد اسے کہتا تھا کہ اس کی
 ہائیٹ اور احمد کی ہائیٹ پرفیکٹ ہے۔۔۔ وہ دونوں ساتھ کھڑے ایک
 دوسرے کے لیے بنے ہوئے لگتے ہیں۔۔۔
 اور آج مدیھا کی بات پر وہ۔۔۔ ایک دم پیچھے چلی گئی۔۔۔
 اور کافی دقت سے اس نے اپنے آپ کو۔۔۔ گھسیٹ کر دوبارہ آگے بلایا تھا
 ۔۔۔ وہ پھیکا سا ہنسی۔۔۔
 میں بھی ریڈی ہو جاتی ہوں۔۔۔۔ عمل اور پریشے تو دیکھو لگتا ہے تیار ہی ہو
 گئیں ہیں "مدیھانے مسکرا کر کہا۔۔۔

آج وہ لوگ۔۔۔ مدیہا کی فرینڈ کے ہاں جا رہے تھے۔۔۔ زین کے ساتھ۔۔۔
زین اپنے روم میں تھا جبکہ۔۔۔ باقی سب تیار ہو رہے تھے جن میں ایمن
بھی شامل تھی۔۔۔ نانی کی طبیعت البتہ بالکل اچھی نہیں تھی تبھی وہ نہیں جا
رہیں تھیں۔۔۔۔

نین نے سر ہلایا۔۔۔ اور مدیہا پلٹی تو بیٹے کو بت بنا دیکھ۔۔۔ اسکی ہنسی نکل
گئی۔۔۔

آپ یہاں کب سے کھڑے ہیں۔۔۔ اور ہمیں احساس بھی نہیں رہا "وہ کبیر
کے پاس آئی۔۔۔۔
کبیر جیسے ہوش میں آیا۔۔۔

جی وہ میں کچھ فائلز لینے آیا تھا رات وہ ساری رات ہی ان فائلز سے سر کھپاتا
رہا تھا۔۔۔۔

اور آج صبح یہ منظر دیکھ کر تو۔۔۔ گھوم ہی گیا دماغ۔۔۔ وہ خود کو کمپوز کرتا
اندر آیا۔۔۔۔

اور اپنی مطلوبہ جگہ پر فائل کو تلاشنے لگا جبکہ فائل تو اوپر ہی پڑی تھی۔۔
 نین ایکدم آگے بڑھی۔۔ کبیر کی ناک کے نتھنوں سے۔۔ خوشبو ٹکرائی
 ۔۔۔ اسنے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں۔۔ جزبات کی توڑ پھوڑ لاگ ہو رہی تھی
 یہ رہی آپکی فائلز آپ ایسے ہی چیزیں الٹا رہے ہیں "نین نے کچھ بھی نہ
 سمجھتے ہوئے کہا اور۔۔۔ سنجیدگی سے۔۔ فائلز اسکو تھما کر وہ اسکی ٹیبل
 درست کرنے لگی جبکہ کبیر کے حلق میں تو نین اڑ ہی چکی تھی ماں پیچھے
 کھڑی ہنس رہی تھی۔۔۔۔
 کبیر نے اوہاں کہہ کر فائل کو ہاتھ میں تھاما۔۔ اور جیسے اپنے پاؤں کو
 گھسیٹنے لگا۔۔
 مدیہا اب بھی وہیں کھڑی تھی شاید بیٹے کی حالت سمجھتے جان بوجھ کر اسے
 تنگ کر رہی تھی جبکہ۔۔ اسکی بیوی تک تو اسکے اندر کے سگنلز پہنچ ہی نہیں پا
 رہے تھے۔۔۔۔۔
 کیا ہوا کبیر بیٹے جانا نہیں "مدیہا نے پھر سے پوچھا۔۔۔

ج۔۔۔ جی ماما میں جا رہا ہوں۔۔۔ بس فائلز تو مل ہی گئی۔۔۔ "وہ دانت کچکا
کرا ایک نظر نین پر ڈالتا بولا۔۔۔۔

اوہ۔۔۔ ہاں۔۔۔ "نین کو ایک دم جیسے کچھ یاد آیا۔۔۔

کبیر کے جاتے ہوئے قدم رک گئے۔۔۔۔۔ جیسے وہ یہ ہی چاہتا ہو
یہ بھی بھول گئے تھے آپ صبح جلد بازی میں میں نے سمجھا کر رکھ لی تھی
"نین نے فلیش اٹھا کر اسکو دی۔۔۔ اسے یاد آیا۔۔۔ یہ اسنے لیپ ٹاپ کے
بیگ میں نہیں ڈالی تھی۔۔۔ مگر وہ۔۔۔۔۔ کچھ دیر اس بات کو پیٹ میں بھی
دبا سکتی تھی تاکہ ماما کے سامنے کوئی بھانا تو ہوتا وہاں کھڑے ہونے کا تھوڑی
"دیر ڈھونڈ تو سکتی تھی۔۔۔۔۔ مگر نہیں۔۔۔۔۔ عجب نالائق لڑکی تھی
کبیر سوچنے لگا۔۔۔ اوکے ہاتھ سے فلیش جھپٹنے والے انداز میں چھینی۔۔۔
نین نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

مگر وہ بولی کچھ نہیں جبکہ مدیھا۔۔۔۔۔ باہر نکل گئی۔۔۔۔۔
آجائیں کبیر آپکے بابا غصہ کریں گے "جاتے جاتے بھی وہ

--- کہہ گی تھی۔۔

جی جا رہا ہوں "کبیر نے کہا اور انکے پیچھے پیچھے نکلا۔۔۔ اور جیسے ہی مدیہا اپنے کمرے میں بند ہوئی۔ ویسے ہی کبیر نے اپنے کمرے کا دروازہ بند کیا اور فائلز دور اچھال کر۔ وہ ایک جست میں نین تک پہنچا۔۔ جس کی ایک دم چیخ نکلی اور وہ۔۔ اس سے دور ہوتی کے کبیر نے اسکو۔۔۔ پکڑ کر۔۔ بستر پر پھینکا۔۔۔ نین کے لیے یہ سب غیر متوقع تھا۔۔۔

وہ بستر پر۔۔ ایک دم گہرے سے بکھر سی گئی۔۔۔۔ حلیہ خراب ہو گیا اسکا پلو نیچے کو سرک گیا جبکہ۔۔۔۔ بال بستر پر پھیل گئے۔۔۔۔ کبیر نے ایک ہاتھ اسکے ایک طرف رکھا۔۔۔ اور وہ اسپر جھکا۔۔۔۔ نین کو لگا دھڑکنوں کا شور چاروں جانب گونجنے لگا ہو۔۔۔۔ سانسوں کے آنے جانے میں دقت سی آگئی۔۔۔

اسکا ہینڈ سم چہرہ۔۔۔۔ اسکے گہرائے ہوئے چہرے کے نزدیک۔ تھا

تمہیں مجھ سے پیار تو بالکل نہیں ہے مجھے ایک بات تو پتہ چل گئی ہے "کبیر
نے اس کے چہرے سے گردن تک کا سفر انگلی کے ذریعے طے کیا۔۔۔
لہجہ گھمبیر تھا۔ انداز مخمار تھا۔۔۔۔۔

دل کی دھک دھک۔۔۔ تھی جبکہ۔۔۔ تنہائی پر لطف تھی۔۔۔۔
نین البتہ اس کے لفظوں سے۔۔۔۔۔ اسکی جانب دیکھنے لگی۔۔۔۔
کبیر نے اسکی پلکوں کو اپنا لمس دیا۔۔۔

نین نے پھر سے اسکی شرٹ کو مٹھی میں جکڑ لیا۔۔۔۔
جبکہ کبیر اسی سچویشن میں تھا مگر اسکی اس طرح شرٹ پکڑنے پر
۔ اچانک وہ غصے میں آگیا۔۔۔

اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اوپر بستر کو لگا دیے۔۔۔
ایم۔۔ ایم سوری "نین نے شر مندگی سے۔۔۔ شکن زدہ شرٹ کو دیکھا
۔۔۔۔۔

یہ ضروری ہے تمہارا کرنا "وہ سختی سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔

نین نے ایک بات محسوس کی تھی۔۔۔ اس کے لباس میں شکن اجاتی تھی تو وہ عجیب جزباتی ہو جاتا تھا۔۔۔۔۔

نین نے پلکیں گیرا لیں۔۔

میری طرف دیکھو۔۔۔ جرم کر کے۔۔۔ نگاہیں جھکا لیتی ہو "کبیر نے کہا۔
نین لب کاٹنے لگی مگر اس کے آگے مزاحمت نہیں کی۔۔۔ خود کو اس سے
چھڑانے کی کوشش نہیں کی۔۔۔ خود کو جیسے اس کے حوالے۔۔۔ کر دیا

۔۔۔۔۔

یہ جرم تو نہیں ہے۔۔۔ اپ تو۔۔۔ شرٹ پکڑنے پر غصہ ایسے کرتے ہیں
جیسے میں نے نہ جانے کیا کر دیا ہو۔۔۔ "نین کو بھی غصہ ایس بندہ کسی اچھی
بات پر ہی غصہ کر لے۔۔۔۔۔

خود ایسی حرکتیں کرتا تھا۔۔۔ اور جب وہ گھبرا کر اسی کا سہارا لینا چاہتی تھی تو
غصہ کرتا تھا۔۔۔۔۔

"میں نے تمہیں بتایا ہے کہ مجھے شکن نہیں پسند

تو اپنے جذبات کو قابو میں رکھا کریں "نین نے اب کے مزاحمت کی اپنے ہاتھ اس سے چھڑوا لیے۔۔۔۔ اور اسے خود پر سے دور کرنے لگی۔۔ انداز میں خفگی سما گئی۔۔۔۔۔

کبیر نے گھیرہ سانس لیا۔۔۔۔ وہ اس معاملے میں مجبور تھا۔۔۔۔ وہ نین کی کوشش کے باوجود بھی اس پر سے نہیں ہٹا۔۔۔ اور اپنا ہاتھ اسے اسکی گردن میں حائل کیا۔۔۔۔ اور اس کے چہرے پر جھک گیا۔۔۔۔ اس کے غصے کو سانسوں کے ذریعے خود میں اتارنے لگا۔۔۔۔ نین نے پھر سے اسکی شرٹ مٹھی میں گھبرا کر جکڑ لی۔۔۔۔ جبکہ کبیر۔۔۔۔ نوٹس تو کر چکا تھا۔۔۔۔ مگر فلحال جذبات اتنے بے قابو تھے کہ وہ پیچھے نہیں ہٹا۔۔۔۔ مگر سزا سی دے ڈالی۔۔۔ ہمیشہ نرمی برتنے والا انسان۔۔۔ آج اسکو جس شدت سے لمس کی حرارت دے رہا تھا۔۔۔۔ نین مچل سی گئی۔۔۔ پھڑ پھڑا کر خود کو اسکی گرفت سے نکالنے کی کوشش کرنے لگی مگر کبیر نے اسکی سانسوں کی جان بخشی کرتے ساتھ۔۔۔ پلو کو مٹھی

میں جکڑ کر دور کیا۔۔۔ اور جا بجا۔۔۔ لمس کی شدت چھوڑتا گیا۔۔۔
جس نے واضح دلیل دے دی کہ اب نین اس ساڑھی کو پہننے کی سچویشن میں
نہیں رہی تھی۔۔۔۔

اسکی سانسیں پھول گئی تھیں۔۔۔ لبوں کو دانتوں میں سختی سے دبائے اسنے
یہ سب برداشت کیا۔۔۔

اور جب تک اسکا دل کیا وہ یہ برداشت کرتی رہی۔۔۔
اور پل سرکتے سے چلے گئے۔۔۔

وہ اس میں مدہوش ہو گیا تھا۔۔۔ نین نے اسے۔۔۔ ہٹانے کی ایک بار
کوشش کی مگر۔۔۔ اسے اندازا ہوا۔۔۔ کہ اس وقت وہ بے حد سنجیدہ ہے
۔۔۔ تبھی اسکے ہاتھوں نے دم توڑ دیا۔۔۔ اور وہ۔۔۔ انکھیں بند کر گئی

۔۔۔۔

حیا اسکے جسم میں سسر اسی گئی۔۔۔

اسنے اسکی شرٹ کو مٹھیوں سے چھوڑا اور۔۔۔ بیڈ شیٹ کو جکڑ لیا۔۔۔

کبیر اپنی مرضی سے دور ہوا۔۔۔۔۔

نین کی بکھری ہوئی حالت دیکھنے لگا۔۔۔

نین اسکے اٹھتے ہی آنکھیں کھول گئی۔۔۔۔

جس نے۔۔ اپنی اوپری دو بٹن اس دوران کھول لیے تھے۔۔۔

وہ سنجیدہ نظروں سے مطمئن سا اسے دیکھ رہا تھا۔۔

باقی کا حساب رات کو ہو گا۔۔ تاکہ تمہیں عقل آئے کہ میں کس وقت کیا محسوس کرتا ہوں۔۔ اور ایک اور بات۔۔ میری شرٹ میں دوبارہ شکن نہ ڈالنا ورنہ سزا اس سے بھی زیادہ سخت ہو گی۔۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔۔ اور کوٹ اتار کر شرٹ اتارنے لگا

۔۔ وہ اب ٹی شرٹ پہنے کا ارادہ رکھتا تھا کیونکہ نین کے جوتیوں پر وہ یہ تو بالکل نہیں بتا رہے تھے کہ نین اٹھ کر اسکی شرٹ استری کرے گی۔۔۔۔

نین نے اپنی ساڑھی کا پلو خود پر کھینچا۔۔۔ اور اٹھی۔۔۔ جیسے ہی وہ آئینے کے سامنے آئی اپنا حولیہ دیکھ کر دنگ رہ گئی۔۔

اسکے لبوں پر لیپسٹک کا نام و نشان نہیں تھا۔
جبکہ اسکا مسکارا بھی پھیل گیا تھا۔۔۔۔ اور جا بجا اسکی شدتوں کے نشان

۔۔۔۔

نین تو تپ ہی گئی۔۔۔
میں آپکی ساری شرٹس میں آگ لگا دوں گی کبیر "وہ پہلی بار اس طرح غصے
سے بھڑکی تھی۔۔

کبیر ٹی شرٹ پہن کر۔۔۔ باہر آیا۔۔ لبوں کی تراش میں مسکراہٹ چھپاتا
۔۔۔ وہ اس تک آنے لگا کہ نین دور ہوئی۔۔۔
"چلو آگ لگا دینا غصہ تو کم کرو

آپ جائیں یہاں سے۔۔ اور آپ لے کر دیکھائیں مجھ سے حساب اسکا
حساب تو میں آپ سے لوں گی۔۔ "اسنے بھڑک کر کہا۔۔
جبکہ بالوں کو جوڑے کی قید میں کیا۔۔۔

کبیر کو اپنے پاس بھی نہیں آنے دے رہی تھی جہاں وہ جاتا وہاں سے پلٹ جاتی۔۔۔۔۔

"تو سمجھا کرو نہ میری آنکھوں کے تیور

جی آج تو اچھے سے سمجھ گئی ہوں میں۔۔" نین نے چیزیں پھینکی۔۔۔

"ویسے ساڑھی۔ میں تم۔۔۔۔۔

وہ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف جاتی پلٹی خون خوار شیرنی کی طرح آنکھیں نکال کر اسکو دیکھنے لگی۔۔ کبیر نے۔۔ زبان دانتوں تلے دبالی۔۔

میں تو بس یہ کہہ رہا ہوں۔۔۔ رات میں بھی پہنا کر وبہت اچھا اور آسان لباس ہے" وہ آنکھ دبا کر بولا۔۔۔۔۔

نین کی حالت ایسی تھی ابھی پھٹ جائے گی۔۔ جبکہ کبیر کو اپنی ماں کی آواز آئی۔۔ تو وہ جلدی سے وہاں سے۔۔۔ نکل گیا۔۔ جبکہ نین خود گھبرا کر ڈریسنگ روم میں بند ہو گئی۔۔۔ وہ اسکی طرف دیکھ کر اسکے بارے میں کیا سوچتی۔۔۔ تبھی وہ ڈریسنگ روم میں بند ہو گئی۔۔۔۔۔

سالار اس وقت اپنے فلیٹ کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

لبوں میں سیگریٹ دبی تھی جو کہ وہ گھر کے باہر ہی پینے کا شوق پورا کرتا تھا

۔۔۔ مگر اسکا پورشن اتنا سیپریٹ تھا کہ وہ پی سکتا تھا آرام سے۔

پی آئے بھی خاموش کھڑا تھا۔۔۔۔۔

سالار نے سیگریٹ کو لبوں سے نکالا۔۔۔ اور دھواں باہر نکال کر۔۔۔ وہ

ابھی دروازہ کھولتا ہی کہ اسکی آواز پر رکا۔۔۔۔۔

مڑ کر دیکھا۔۔۔

سر سیگریٹ یہیں پھینک جائیں "پی آئے کی بات پر اسنے ایک آئی برواچکائی

۔۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔۔ "وہ دروازہ چھوڑا۔۔۔ اسکی جانب مڑ گیا۔۔۔۔۔

میرا مطلب۔۔۔ میم پہلے بھی غلط سمجھ گئی تھی۔۔۔ "وہ سنجیدگی سے بولا

تیری "سالار نے اسکے پیٹ میں مکہ مارنے کی ایک دم کوشش کی مگر مجال ہے دوسرے پر فرق بھی پڑا ہو وہ اپنی جگہ سے بھی نہیں ہلا ساکت منہ لیے کھڑا رہا۔۔۔۔

یہ جو تم مجھ سے ڈرتے نہیں ہو۔۔۔ مجھے بہت برا لگتا ہے "وہ بولا۔۔۔ اور پیٹ موڑ کر اسنے۔۔۔ دوسری سیگریٹ لبوں میں دبالی۔۔۔ گویا بھرپور چڑایا تھا۔۔۔ مگر پھر بھی جب اسپر اثر نہیں پڑا تو۔۔۔ وہ اسے بھاڑ میں پھینکتا۔۔۔ دروازہ کھول کر اندر آ گیا۔۔۔۔

فلیٹ تو ایسے چمک رہا تھا جیسے۔۔۔۔

ہر چیز فی ہو۔۔۔۔

مگر وہاں تو کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔ وہ بنا آواز کے کچن کی طرف آیا۔۔۔

وہاں پر بھی کچھ نہیں تھا مگر۔۔۔۔

کھانا پلیٹ میں سجا ہوا تھا۔۔۔ جس کو دیکھ کر۔۔۔ وہ اس طرف آیا۔۔۔ اور
میر روال سے کمرے میں جھنکتا۔۔۔ وہ۔۔۔ پلیٹ سے۔۔۔
چکن اٹھا اٹھا کر کھانے لگا۔۔۔

یہ تو مزے دار ہے "اسنے۔۔۔ سوچا اور وہ پلیٹ ہی ہاتھ میں اٹھالی۔۔۔
انکی آخری ملاقات کافی خطرناک تھی جبکہ اسے تو یہ یاد بھی نہیں تھا اس
ملاقات کے بارے میں وہ روم میں آیا۔۔۔ تو بیڈ پر اسکا لیڈر سامان دیکھ کر
اسکی آنکھیں گھومیں۔۔۔۔۔

جبکہ اب اسے اندازا ہو گیا وہ واش روم میں ہے۔۔۔
مگر یہ سامان کہاں سے آیا۔۔۔ "وہ اٹھا کر دور پھینکتا بستر پر لیٹ گیا۔۔۔
یہ جانے بنا کہ اسے تو شرم چھو کر نہیں گزرتی باہر نکلنے والی کا کیا حال ہوگا
۔۔۔۔۔

یہ چالاک میر اپنی آئے تو نہیں کر رہا۔۔۔ بہت خبیث آدمی ہے "وہ بھڑکا
۔۔۔۔۔

سالار کے اینگل میں البتہ کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی وہ تو

- اپنی جگہ جم ہی گیا۔۔۔۔

زیمیل دوبارہ واشروم میں گھس گئی۔۔۔۔

سالار نے آنکھوں کو جھپکا۔۔۔۔ چہرہ تپ اٹھا۔۔

سیگریٹ کو ایک نظر دیکھا۔۔۔۔

جو تقریباً جل چکی تھی کیونکہ وہ شعلے کو بھجانا لائٹر کو بھجانا بھول گیا تھا۔۔

اسنے وہ سیگریٹ۔۔۔۔

وہیں پھینک دی۔۔ صاف ستھرے۔۔ گھر میں گند مچ گیا تھا۔۔ مگر اسکی

سانسوں کا بھاری پن۔۔ جیسے بیان کر رہا تھا۔۔ وہ حواسوں میں نہیں ہے

یہ۔۔۔ یہ کیا حرکت ہے آپجائیں یہاں سے کیسے آسکتے ہیں آپ

اسطرح زیمیل کی آواز ابھری جیسے ابھی رو دے گی

میں کیوں جاؤ محترمہ تم ہی میرے گھر میں ٹاول میں گھوم رہی ہو۔۔۔۔۔
کیسی ہو تم تمہیں شرم نہیں آتی "وہ جیسے سانسیں بھال کرتا اب دوبارہ اپنی
ٹون میں آگیا تھا۔۔۔۔۔

زمیل کا مقام ایسا تھا کہ زمین میں گرٹھ جائے گی۔۔۔۔۔
آپ۔۔۔ "وہ سمجھ نہیں سکی کہ کیا کہے۔۔۔۔۔ شرمندگی سے۔۔۔۔۔
اسکا سر ہی جھک چکا تھا۔۔۔۔۔
ویسے میں نے دیکھ لیا "وہ دروازے کے پاس آگیا۔۔۔۔۔ اپنی ہنسی روکتا بولا
۔۔۔۔۔

اندر سے بالکل خاموشی چھا گئی۔۔۔۔۔
اور کچھ دیر بعد۔۔۔۔۔ اندر سے اٹھنے والی سسکیوں سے۔۔۔۔۔ جیسے اسے وہ دن
یاد آیا۔۔۔۔۔ جب۔۔۔۔۔ اسنے اپنے پورشن میں سے اسے سسکتے ہوئے دیکھا تھا
۔۔۔۔۔ اسے اچھا نہیں لگا کہ وہ اسکے تنگ کرنے سے روئے۔۔۔۔۔

ہے ریلکس یار۔۔ میں نے کچھ نہیں دیکھا۔۔۔۔۔ ریلکس۔۔ اوکے رومت "
وہ دروازے کو چھوتا بولا۔۔۔۔۔

آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔ "زیمیل کی بھیگی آواز ابھری۔۔۔۔۔
خیر یہ تو سچ ہے میں جھوٹ بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ "وہ بڑبڑایا۔۔۔۔۔
نہیں مجھے کچھ یاد نہیں۔ کہ میں نے کیا دیکھا۔۔۔ "وہ بولا تو زیمیل اسکی بات
سمجھتی اور رودی۔۔۔۔۔

سالار اسکی آواز پر بے چین ہوا۔۔۔۔۔
میرا مطلب غلطی میری ہے مجھے ایسے نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔۔ اب رونا بند
کرو "وہ حکم دینے لگا۔۔۔۔۔
باہر آؤ "اسنے کہا۔۔۔۔۔

نہیں اوگی آپ جائیں یہاں سے "زیمیل آنسو صاف کرتی بولی۔۔۔۔۔

سالار نے اسکے سامان کو دیکھا جسے وہ پھینک چکا تھا۔۔۔ اور وہاں سے باہر نکلا۔۔۔ چونکہ۔۔۔ میر روال کی دیواریں تھیں تبھی وہ گھر سے باہر ہی نکل گیا۔۔۔

باہر پی آئے صاحب۔۔۔ کھڑے تھے اسنے دروازہ بند کیا۔۔۔ آپ نے۔۔۔ پھر ہرٹ کیا "وہ پوچھنے لگا۔۔۔

پہلے تو مجھے یہ بتا۔۔۔ تو میرا پی آئے ہے یہ اسکا چمچا "سالار آنکھیں نکالتا غرایا۔۔۔۔

انکا بھائی "پی آئے کے الفاظ پر سالار۔۔۔ حیرانگی سے اسکو دیکھنے لگا۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ تم دونوں میلے میں گم ہوئے بہن بھائی ہو کیا۔۔۔ "وہ آنکھیں پھاڑ کر بولا۔۔۔۔۔

پی آئے نے گھیری سانس بھری۔۔۔۔۔ آپ نہیں سمجھیں گے۔۔۔ "پی آئے نے نفی میں گردن ہلاتے رخ موڑ لیا۔۔۔

سالے صاحب سمجھاو گے تو سمجھ آئے گی نہ "وہ دانت نکالتا
-- اسکے شانے پر ہاتھ رکھتا بولا----

پی آئے ابھی کچھ بولتا کہ ---- سالار کے سیل پر افان کی کال آنے لگی

میں تو تم پر فاتحہ پڑھ چکا تھا "فون اٹھا کر وہ بولا-----

میں نے بھی پڑھ دی تھی "افان نے بھی الٹا جواب دیا--

تجھے فاتحہ آتی بھی ہے "سالار نے-- گرج کر کہا--

"مجھے تو آتی ہے---- الحمد للہ-- تیرا پتہ نہیں

اوو بھائی مجھے بھی آتی ہے سمجھا---- وہ پاگل مرا تو پورے تین بار پڑھیں

تھی میں نے "سالار بولا جبکہ افان سمیت اسکے پی آئے نے بھی نفی میں سر

ہلایا--

عدیل تھا نام اسکا "افان بولا--

ہاں وہی "سالار نے کہا اور پھر سے سیکریٹ جلالی-----

"خیر کیسے یاد کیا۔۔۔"

وہ دونوں اپنی باتوں میں مگن ہو گئے۔۔۔

جب زمیل۔ کو یقین ہو گیا کہ وہ اب باہر نہیں ہے اسنے دروازہ کھولا اور

کمرے میں جھانکا۔۔۔ کمرہ خالی تھا۔۔۔ وہ باہر نکلی۔۔۔

تو سامنے اپنے سامان کو دیکھ کر اسکے اندر ہمت نہیں ہوئی وہاں تک پہنچ سکے

۔۔۔ کانپتے قدموں سے وہ جلدہ سے وہاں تک پہنچی۔۔۔ اور جلدہ سے کپڑے

لے کر واشروم میں گھس گئی۔۔۔

شاید آج کے بعد وہ اس شخص کا کبھی سامنا نہیں کر پاتی۔۔۔

جو آج اسے اندازا ہو گیا تھا حد درجے بد تمیز اور بد تہذیب تھا لڑکیوں کے

کمرے میں منہ اٹھا کر تو نہیں آیا جاتا" وہ خود سے بولی۔۔۔

یہ اسی کا گھر ہے "اچانک دل نے کہا۔۔۔

وہ خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔

اور اپنے بال سلجھانے لگی جو بہت تیزی سے بڑھ چکے تھے۔۔ لمبے بال اسے بہت تنگ کرتے تھے اسنے پورے گھر میں کینچی ڈھونڈی تھی بس کینچی ہی نہیں ملی تھی۔۔۔۔۔

بال بھاری اور لمبے تھے اسے پسند بھی تھے جب عدیل نے جنگلیوں کی طرح کاٹے تھے تو۔۔ اسے دکھ ہوا تھا۔۔ وہ روئی۔ بھی تھی۔۔ ہمیشہ سے دوسروں کو دیکھ کر دل میں خواہش ہوتی تھی اچھی سی کٹینگ کرانے کی مگر اس طرح نہیں جس طرح عدیل نے کھینچ کر کاٹ دیے۔۔۔۔۔

عدیل کا سوچ کر جسم میں جھرجھری سے لگی۔ اور اسنے اسکی مغفرت کے لیے فوراً دعا کی۔۔

وہ تو شاید خود کچھ سمجھتا بھی نہیں تھا۔۔

اسنے گھیرہ سانس بھرا اور واشر روم سے باہر آ گئی۔۔ بال پوری کمر پر پھیلے ہوئے تھے۔ اسنے اپنے کھانے کو جھوٹا دیکھا۔۔ تو اسے رونا۔ آنے لگا۔۔۔

وہ اتنے دل سے بنا کر شاور لینے آئی تھی۔۔۔ اور وہ ان مینیر ڈانسان۔۔۔ بنا
پوچھے کھا چکا تھا۔۔۔۔

اسنے وہ پلیٹ اٹھائی اور سیگریٹ کا گند صاف کیا۔۔۔ بیڈ کی شکن دور کی
اور باہر اگئی۔۔۔۔

اسنے اپنے لیے پھر سے کھانا بنایا۔۔۔ اسے لگا وہ جا چکا ہے۔۔۔ مگر دروازہ
لوک نہیں تھا۔۔۔۔ اسکا پی آئے اکثر آتا تھا۔۔۔ اور جب سے اسنے اسکو اپنی
بہن کہا تھا۔۔۔ زیمیل بہت خوشی محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔
اور وہ ہمیشہ اسکے ساتھ بہت دھیمے

ے اور نرم لہجے میں پیش آتا تھا۔۔۔ اسکو ساری چیزیں مہیا کر کے دیتا تھا۔۔۔
اور جاتے ہوئے ہمیشہ لوک کر دیتا تھا۔۔۔ زیمیل لوک کرنے کے لیے جانے
لگی کہ۔۔۔ دروازہ کھلا اور سالار پھر سے اندر آیا۔۔۔ زیمیل اسے دیکھتے ہی
کیبنیٹ کے پیچھے چھپ گئی۔۔۔۔
سالار نے یہ منظر دیکھا ماتھے پر بل ڈلے۔۔۔

اسکے قدموں کی چاپ قریب ارہی تھی۔۔۔

آپ پ میرے سامنے مت آئیے گا "زیمیل جیسے ہی بولی سالار ناگواری سے۔۔ اس جگہ کو گھورنے لگا۔۔ چہرہ سنجیدہ ہو گیا۔۔۔۔۔

قدم رک گئے۔۔۔

کیوں "وہ بولا۔۔۔۔۔

م۔۔ میں نہیں دیکھنا چاہتی آپ کو "زیمیل نے کہا۔۔۔۔۔ اسنے تو۔۔۔

شرمندگی کی وجہ سے کہا۔۔۔ تھا کہ وہ اسکا سامنا کیسے کرے گی اب۔۔۔

جبکہ۔۔۔ سالار کی یہ بات سر پر لگی اور تلوں پر جا بھی۔۔۔۔۔

دانتوں پر دانت چڑھا کر۔۔۔۔۔ اسنے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔۔۔

یہ دوسری بار تھا جو اس لڑکی نے اسکی بے عزتی کی تھی۔۔ ایک پل کے لیے دل کیا۔۔۔ کھینچ کر باہر نکالے اور دو چار چماٹ مار دے۔۔۔ اور بتائے کہ سالار مرتضیٰ میں برداشت بالکل نہیں ہے اور نہ ہی وہ اپنی بے عزتی برداشت کر سکتا ہے۔۔۔۔۔

مگر۔۔۔ وہ گھیرہ سانس لے کر خود پر ضبط کرتا وہاں سے پلٹ گیا۔۔۔۔۔
کیونکہ اسکے دماغ نے لمہوں میں فیصلہ کیا تھا۔۔۔۔۔
کہ اب وہ کس طرح اسکے سامنے آئے گا۔۔
پانچ منٹ میں وہ دوبارہ باہر نکلا تو۔۔ بھڑکا ہوا تھا۔ اسنے افان کو دوبارہ کال
کی۔۔۔

میں نکاح کر رہا ہوں آنا ہے تو اجاؤ" کہہ کر فون بند کر دیا۔۔۔۔۔
پی آئے ایکدم خوش ہوا سالار نے اسکے منہ پر پہلی بار مسکراہٹ دیکھی تھی
۔۔۔ جوپل میں مفقود ہوئی۔۔۔۔۔

جاؤ۔۔۔ انتظام کرو۔۔۔ اور جس مرضی کو گواہ بنانا ہے۔۔۔ انکو بھی پکڑ
لاؤ" سالار نے کہا۔۔ اور خود گلاسز لگا کر۔۔۔ گاڑی میں بیٹھ گیا
۔۔۔

پی آئے نے دروازہ لوک کیا اور۔۔۔ انتظام کرنے بھاگا۔۔۔

زیمیل نے سکھ کا سانس لیا۔۔ لگتا نہیں تھا اتنا سیدھا اسکے ایک بار کہنے پر چلا
ہی گیا۔۔ مگر وہ مطمئن ہوئی۔۔۔

اور دوسری طرف افان طوفان کی طرح سالار کے بتایے گئے اڈریس تک پہنچا
تھا۔۔ سالار نے زین کو بھی کال کر دی۔۔۔ جو۔۔۔ خود گولی کی رفتار سے
۔۔۔ اسکے اڈریس تک پہنچا تھا۔۔۔۔

یہ دوہی۔۔۔ اسکے ہر جرم کے ساتھی تھے تبھی اسنے ان دونوں کو شامل
کرنا ضروری سمجھا

Zubi Novels Zone

افان : ♡♡♡♡♡ [10/23, 8:03 PM] S

حیرانگی سے سالار کی جانب دیکھ رہا تھا جبکہ زین اب تک نہیں آیا تھا۔۔۔
یہ تم کیا کر رہے ہو تم جانتے ہو تمہارے اس فیصلے سے کیسا طوفان آئے گا
"وہ سنجیدگی سے۔۔۔۔ بولا۔۔۔۔"

سالار نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

شاید وہ مجھے پسند ہے "وہ سگریٹ لبوں سے نکلتا۔۔۔۔۔ گاڑی میں لائٹ سا انگلش میوزک چلاتا بولا۔۔۔۔۔

اور یہ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ شاید وہ تمہیں پسند ہے "افان نے غصے سے پوچھا۔۔۔

کوئی شاید بھی پسند آ جاتا ہے۔۔۔۔۔ "افان نے اسے گھورا۔۔۔۔۔

جب کوئی پسند آتا ہے۔۔۔۔۔ تو۔۔۔۔۔ اس سے محبت ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔ تو کیا تمہیں اس سے محبت ہے یہ محبت پر بھی شاید ہی کہو گے۔۔۔۔۔ "افان نے اسے آرام ریلکس بیٹھے دیکھ سوال کیا۔۔۔۔۔

یار تو آم کھا گو ٹھلیاں کیوں گن رہا ہے "سالار نے لا پرواہی سے کہا۔۔۔۔۔

"ام میں نے نہیں تو نے کھانا ہے سمجھا۔۔۔۔۔

واقعی "دانت نکالتا وہ آنکھ مار کر بولا۔۔۔۔۔ جبکہ۔۔۔۔۔ افان نے اسکے شانے پر تھپڑ مارا۔۔۔۔۔ جسے سہلا کر رہ گیا۔۔۔۔۔

سالار تم اپنی زندگی کے اتنا بڑا فیصلہ لینے جا رہے ہو۔۔۔ اور اسپر تم اتنے غیر
 سنجیدہ ہو کہ شاید وہ تمہیں پسند ہے تو تم اس سے شادی کر رہے ہو۔۔ جبکہ
 وہ تمہارے کزن کی بیوی رہی ہے۔۔ افسین آنٹی اس سے کتنی نفرت کرتی
 ہیں۔۔ حتیٰ کہ وہ۔۔۔ وہ لڑکی ہے۔۔ جس کے چلے جانے سے بھی۔۔ ہم
 اتنے نرم دل لوگوں کو فرق بھی نہیں پڑا۔۔ یعنی وہ اتنی غیر اہم اور غیر
 " ضروری ہے۔۔۔۔۔

میں تو اہم ہوں نہ۔۔۔۔ اور میرے ساتھ جوڑنے کے بعد اسکا ہمیت اک
 انداز اتم بھی نہیں لگا سکتے۔۔۔۔

ویسے اکیلی در حقیقت۔۔۔ مجھے اس لڑکی۔۔۔ کو۔۔ سب کی نظروں میں
 اپ گریڈ کرنا ہے۔۔ جب سے میں نے اسے دیکھا ہے اسکو میں نے۔۔۔
 دوسروں کی نظروں میں۔۔۔ غیر اہم ہی پایا ہے۔۔۔۔

مگر جو بھی ہے میری نظر میں اسکی اہمیت ہے اور وقت رہتے سب کو انداز اہو
 جائے گا

۔۔۔ کہ اہمیت کسے کہتے ہیں "وہ اسکی طرف رخ کرتا اسے اصل وجہ بتانے لگا۔۔۔

تمہارے دل کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں "افان کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اسکے نزدیک شادی کی وجہ کیا تھا۔۔۔۔۔

ارینج میرج بھی تو ہوتی ہے۔۔۔ اینڈ آئی تھینک اٹس انٹر سٹیڈ۔۔۔ "وہ بتانے لگا۔۔۔۔۔

جبکہ افان نے سر تھام لیا۔۔۔۔۔

وہ فیملی کی پسند سے ہوتی ہے "افان نے بحث جاری رکھی۔۔۔

"تم میرا سر نہ کھاؤ ابابنے کے لیے نہیں بلایا میں نے تمہیں

کیا وہ تم میں انٹر سٹیڈ ہے "افان کو زمیل کا خیال آیا۔۔۔

شاید نہیں "سالار نے گاڑی سے باہر سیگریٹ اچھا دی۔۔۔۔۔

یہ شادی دنیا کی بہترین شادی ہونے والی ہے "افان زرا شدید غصے میں آیا اور

چینتا ہوا باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

سالار بھی گاڑی سے باہر آگیا۔۔۔

یہ دیکھو مجھے غور سے دیکھو۔۔۔ تمہیں لگتا ہے میں کسی بھی لڑکی کی چوائس نہیں ہو سکتا۔۔۔ لڑکیاں مرتیں ہیں مجھ پر۔۔۔

میرا نام میرا سٹیٹس میری فیملی میرا باپ۔۔۔

کیا کمی ہے مجھ میں۔ سب تو ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ وہ کیوں ریجیکٹ کرے گی "وہ اسکے نزدیک آتا۔۔۔ آنکھوں میں زندگی سے بھرپور چمک لیتے بولا۔۔۔ جبکہ

آنے والے وقت سے انجان تھا۔

افان نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔ کیونکہ پیچھے سے۔۔۔ اسکے پی آئے نے اسکو پکار لیا تھا۔۔۔۔۔

وہ خود ہی مڑ گیا۔۔۔ اور گھیری سانس لی۔۔۔۔۔

چلو اب "افان نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

وہ افان کو دیکھنے لگا۔۔۔ جو اسکے چہرے پر کچھ تذبذب دیکھ کر مسکرا دیا۔۔۔

میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔ اگر تم سوچتے ہو تو یہ فیصلہ تمہارے لیے
 اچھا ثابت ہوگا" وہ دھیمی آواز میں بولا تو سالار نے سر ہلایا اور خود سب اندر
 کی جانب چل پڑے۔۔۔
 اسنے سب کو باہر روکا اور خود پہلے اندر داخل ہوا تاکہ دیکھ سکے کہ وہ کیا کر
 رہی ہے۔۔۔



وہ اندر آیا تو زمیل۔۔۔ لاونج میں ہی صوفے پر بیٹھی تھی اسکو دیکھ کر ایک دم
 کھڑی ہو گئی۔۔۔ سالار نے محسوس کیا اسکے چہرے پر سرخیوں سی پھیلی تھی
 ۔۔۔ جبکہ اسنے گلاسز لگائے ہوئے تھے۔۔۔ تبھی اسکی آنکھیں چھپ گئیں
 تھیں اور زمیل کو پہلے سے قدرے بہتر لگا۔۔۔ کم از کم
 وہ اپنی بے باک آنکھوں سے۔۔۔ اسکا ایکسرے تو نہیں کر رہا تھا۔۔۔

زیمیل وہاں سے جاری تھی کہ سالار کے پکارنے پر رک گئی۔۔۔۔۔
 گھوما پھیرہ کر میں بات نہیں کرتا۔۔۔۔۔ مجھے جو کرنا ہوتا ہے کر جاتا ہوں
 ۔۔۔ اور فلحال میں نے فیصلہ کیا ہے میں تم سے نکاح کر لو "سالار کے الفاظ
 تھے کہ ہم وہ ایکدم پلٹی۔۔۔۔۔ تو دوپٹہ جو سر پر تھا شانوں پر ڈھلک آیا۔۔
 گیلے ہلکے سنہری بال۔۔۔۔۔ لٹوں کی صورت میں آگے آگئے۔۔
 اس وقت یہ منظر اتنا دلچسپ اور بھرپور تھا کہ سالار نگاہ چرا گیا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ یہ کیا بات کر رہے ہیں آپ "زیمیل حیران رہ گئی۔۔۔۔۔
 وہی جو تم سن رہی ہو "سالار نے سیدھے لفظوں میں کہا۔۔
 م۔۔۔۔۔ مگر ایسا نہیں ہو سکتا "زیمیل بھکائی ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔
 کیوں۔۔۔۔۔ تم لڑکی ہو میں لڑکا ہوں
 ۔۔۔۔۔ اور جہاں تک میری نالیج ہے۔۔۔۔۔ ایک انجان لڑکا اور لڑکی میں۔۔۔۔۔ سب
 سے بہتر ریلیشن شادی کا ہی ہوتا ہے "وہ اپنی تھیوری اسے بتانے لگا۔۔۔۔۔

م۔۔ مگر میں شادی نہیں کرنا چاہتی "زیمیل پیچھے ہٹنے لگی۔۔۔
 سالار کے تیور بگڑے اب تک وہ بالکل صحیحی موڈ میں تھا مگر زیمیل بار بار سکی
 انسلٹ کرتی تھی جبکہ یہ بات صرف وہ محسوس کرتا تھا۔ کیا وہ ایسی چیز تھا کہ
 کوئی اسکی انسلٹ کرتا۔۔۔

مجھ سے نہیں کرنا چاہتی یہ عدیل تمہیں اتنا پیارا تھا۔۔۔ کہ کسی سے نہیں
 کرو گی "وہ قدم بھرتا اسکے پاس آیا۔۔۔ جبکہ زیمیل پیچھے ہوتی چلی گی۔۔۔
 اسنے اپنی آنکھوں پر سے۔۔۔ گلاسز اتار دیے تھے زیمیل سے اسکی جانب
 دیکھنا مشکل ہو گیا جبکہ وہ۔۔۔ خراب تیوروں میں اسکو دیکھ رہا تھا۔۔۔
 زیمیل ایکدم صوفے سے ٹکرائی اور صوفے پر اچانک ہی بیٹھ گی۔۔۔ سالار
 البتہ اسکے بالکل سامنے آ گیا۔۔۔

یہاں تک کے اسنے زیمیل کو ایک ہاتھ سے شانے پر دباؤ ڈال کر پیچھے کیا
 ۔۔۔ اور خود جھک کر اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔ وہ اسکے جواب کا منتظر تھا

۔۔۔۔

م۔۔۔ مجھے آپ۔۔۔ آپ سے شادی ن۔۔۔ نہیں کرنی "زیمیل دونوں ہاتھ
 سینے پر جوڑے۔۔۔ ایک ایک لفظ اسکے خود سے بمشکل بولی۔۔۔
 سالار غور سے اسکی جانب دیکھتا رہا۔۔۔

کیوں "بے عزتی کا احساس۔۔۔۔۔ انکاروں کی طرح لگا۔۔۔۔۔
 ک۔۔۔ کوئی وجہ۔۔۔ وجہ نہیں۔۔۔ مجھے نہیں کرنی۔۔۔ آپ آپ۔۔۔ مجھے
 فورس کیسے۔۔۔ کیسے کر سکتے ہیں پلینز دور ہوئیں مجھ سے "وہ اسکی آنکھوں کی
 گھوری برداشت ہی نہیں کر پار ہی تھی۔۔۔ ادھر ادھر دیکھتی حلق تر کرتی
 بولی۔۔۔۔۔
 سالار اس سے دور ہوا۔۔۔

باہر نکاح خواں اور گواہ موجود ہیں۔۔۔ "سالار نے اطلاع دی۔۔۔۔۔
 آپ مجھ سے زب۔۔۔ زبردستی کریں گے "وہ حیران تھی وہ انکار کر چکی تھی
 پھر وہ کیوں کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔

زب۔۔ زبردستی جو ہوتی ہے نہ اسکو نہیں کہتے۔۔۔۔ اور دل تو کر رہا ہے
 دوبار چماٹ لگا کر دماغ ٹھکانے لگاؤ۔۔ بٹ۔۔ میں سالار مرتضی ہوں
 ۔۔ اور مجھے بھی تم سے شادی کا کوئی شوق نہیں۔۔ اوکے "گلاسز اسکے منہ
 پر پھینک کر۔۔ وہ لمبے ڈنگ بھرتا باہر نکل گیا۔۔ زیمیل کے ماتھے پر گلاسز
 بجے تھے۔۔ وہ غصہ نکال کر گیا تھا۔۔ بار بار وہ اسکی انسلٹ جو کر دیتی تھی
 ۔۔ جبکہ وہ خود سمجھ نہیں پایا تھا کہ اسے ایسا کیا کہے۔۔۔۔
 تبھی باہر نکل گیا لا پر واہ بن کر۔۔ اور وہ لا پر واہ ہی تھا۔۔۔۔
 زیمیل ماتھے پر ہاتھ رکھے۔۔ بیٹھی اپنی دھڑکنوں کو سمجھا رہی تھی۔۔
 جبکہ اسنے پیشانی پر سے ہاتھ ہٹایا۔۔۔۔ تو خون کی دو بوندیں انگلی کی پور پر
 لگیں۔۔۔۔

وہ اس خون کو ہی دیکھ رہی تھی اندر۔۔ اسکا پی آئے داخل ہوا۔۔۔۔
 یہ سب کیا ہے بھائی "زیمیل اسکو ایسی طرح کہتی تھی۔۔۔۔
 آپکو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا" وہ کچھ فاصلے پر رک گیا۔۔۔۔

" مگر میں ایسا نہیں چاہتی

اپکے محسن ہیں وہ۔۔۔ اور مجھے لگتا ہے آپکی بھلائی اسی میں ہے۔۔۔ انکے
دماغ کا کوئی اندازا نہیں۔۔۔ آپکو یہاں سے نکال دیا انھوں نے تو کہاں جائیں
گی۔۔

دار لاماں۔۔۔ جہاں۔۔۔ عورتوں کا کوئی محافظ نہیں۔۔۔ جہاں نا جانے ان
سے کیا کیا کام لیے جاتے ہیں۔۔۔۔۔ یہ وقت آپکی تکلیفوں کو گھٹانے کا تھا
نہ کہ اضافے کا باعث تھا۔۔۔ "پی آئے کالج اس وقت اپنے بوس کی
حمایت میں للکار رہا تھا زمیل
۔۔۔۔۔ کا وجود ڈھیلا پڑ گیا۔۔۔۔۔

میں آپکو صرف انکے بارے میں ایک ہی بات بتاؤ گی۔۔۔۔
وہ انھیں لوگوں کی پرواہ اور پیار کرتے ہیں جو انھیں عزت دیتے ہیں

۔۔۔۔۔

اور آپکی یہ بات۔۔۔ بالفرض انھیں بھڑکا گئی۔۔۔ تو آپکے پاس یہ چھت نہیں رہے گی۔۔۔ اور افشین میڈیم آپکی منتظر ہیں باہر جبکہ آپکے سوتیلے باپ کو انھوں نے آپکو ڈھونڈنے پر لگایا ہوا ہے

۔۔۔ وہ ہر روز کی طرح آپکو کسی کو بھی بیچ دے گا۔۔۔ اور آپ جانتی ہیں کہ عدیل سے پہلے آپ کہاں تھیں "زیمیل کو وہ یہ سب کہنا نہیں چاہتا تھا اسے دکھ بھی ہوا اسکے کانپتے ہاتھ دیکھتے ہوئے۔۔۔

م۔۔۔ مجھے مجھے یہاں سے کہیں نہیں جانا "وہ ایکدم بولی۔۔۔۔۔
بڑے بڑے آنسو۔۔۔ آنکھوں میں پھیل گئے۔۔۔ جبکہ بہہ کر نیچے گیرے
۔۔۔۔۔

میں بھی یہ ہی چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ اس سب میں آپکی بھلائی ہے۔۔۔۔۔ اور مجھے یقین ہے اب خاموشی سے جو بھی ہو گا آپ پوری رضامندی کا اظہار کریں گی اسپر "وہ سخت لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔۔ زیمیل کا سر جھک گیا تھا۔۔۔ وہ

خود کو کٹ پتلی کی طرح تصور کر رہی تھی جس کو جہاں بھی موڑا جاتا وہ مڑ جاتی

اسنے سر ہلا دیا۔۔۔۔۔

جبکہ وہ آگے بڑھا۔۔ اسے احساس تھا وہ اسے خوف زدہ کر گیا ہے۔۔۔۔۔

اسکا سوتیلا باپ تھا ہی اتنی گھٹیا یہ تو افشین اگر اسے نہ لے جاتی تو وہ اسے

ایک آدمی کو بیچ دیتا جو

۔ کہ اس سے گھٹیا کام کراتا۔۔۔۔۔ اور یہ تصور بھی زیمیل کی جان سوکھا

دیتا تھا اکثر عدیل کو دیکھ کر وہ شکر ادا کرتی۔۔۔۔۔ کہ چلو جیسا بھی تھا۔۔۔

وہ اسکو اس گندگی سے بچا چکا تھا۔۔۔۔۔

پی آئے نے آگے بڑھ کر اسکے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔۔

میں یقین دلاتا ہوں اپنی زندگی کے خوبصورت دنوں کی ابتدا ہے یہ دن۔۔۔"

وہ کہہ کر باہر نکل گیا جبکہ زیمیل۔۔۔۔۔ وہیں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

اور دونوں ہاتھ۔۔۔۔۔ چہرے پر رکھ کر۔۔۔۔۔ وہ رودی۔۔۔۔۔

اور جیسے ہی پندرہ منٹ بعد دروازہ بجا۔۔ اسنے سر پر دوپٹہ لیا اور اپنا چہرہ بھی جھکا لیا۔۔۔۔

اسکے ساتھ آکر وہ بیٹھ گیا تھا۔۔ مگر اس سے فاصلہ بنا کر۔۔۔ انداز میں۔۔۔ آنا تھی۔۔ مغروریت تھی۔۔۔ جسے زیمیل محسوس کر رہی تھی۔۔ جبکہ دیکھنے والوں کو۔۔ وہ سنجیدہ لگ رہا تھا اپنی عادت کے برخلاف۔۔۔۔

مولوی نے دونوں سے ایک دوسرے کے لیے قبول ہے کھلوا یا تو دونوں ہی۔۔ اس اقرار پر۔۔ زرا چونکے گئے۔۔۔۔

سالار۔۔۔ نے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور پیپر پر سائین کیا۔۔ اور پیپر کو اسکی طرف کھسکا دیا۔۔۔۔

زیمیل پین اٹھانا چاہتی تھی۔۔۔

اسکی مدہم سی سسکی ابھری۔۔ سالار نے دانتوں میں لب سختی سے دبا کر۔۔۔ اپنے پی آئے کو دیکھا۔۔۔۔

پارہ ہائی ہوا۔۔۔۔۔

اگر زبردستی کرنی ہوتی تو وہ خود کر لیتا۔۔ جبکہ پی آئے نے سر جھکا
لیا۔۔ سالار بے چین ہو گیا۔۔ وہ نہیں جانتا تھا اسکے رونے کا اتنا اثر وہ خود
کیوں لیتا ہے۔۔ اسنے۔۔۔۔۔ افان کی طرف دیکھا جس نے اسکے شانے پر ہاتھ
رکھا۔۔۔۔۔

زیمیل کے ہاتھ سے بار بار پین پھسل رہا تھا۔۔۔۔۔
اگر تم نکاح نہیں کرنا چاہتی تو۔۔۔۔۔ رہنے دو "سالار کی آواز ابھری۔۔۔۔۔
سب سالار کو دیکھنے لگے۔۔۔۔۔

زیمیل کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔ اسنے۔۔۔۔۔ پھر سے پین پکڑا۔۔۔۔۔
مگر ہاتھوں کی کپکپاہٹ پر قابو نہیں پاسکی۔۔۔۔۔
اور یہ ہی سب سالار دیکھ کر اس سے پہلے بھڑکتا۔۔۔ کہ زیمیل نے سالار
کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

م۔۔۔ میں کرنا۔۔ کرنا چاہتی ہوں۔۔ م۔۔۔ مگر مجھ سے۔۔۔

پین۔۔ پین نہیں پکڑا جا رہا "بھگی معصوم لہجہ۔۔۔ ایک پل کو سالار حیران رہ گیا۔۔ جبکہ باقی سب یہاں تک کے مولوی بھی مسکرا دیا تھا۔۔

سالار نے اسکے دوپٹے میں سے۔۔ انسوؤں سے لبریز آنکھیں دیکھی افان نے اپنی ہنسی کو۔۔۔ حلق میں اتارا۔۔۔

جبکہ سالار جو اٹھنے کے لیے پر طول رہا تھا۔۔۔

اور اس سے فاصلہ بنائے ہوئے تھے۔۔ وہ اسکے نزدیک ہوا اور اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔ وہی ہاتھ جس سے اسنے سائین کرنے تھے۔۔۔

زیمیل کو بلکل اپنے نزدیک کر کے اسنے اسکے ہاتھ پر گریپ کی۔۔۔ زیمیل کا سارا فوکس۔۔۔ پین پر تھا اور وہ انداز ہی نہیں کر سکی کہ وہ کس طرح اسکے ہاتھ کے حصار میں آگئی تھی۔۔۔

سالار نے بس اسکے کانپتے ہاتھوں پر گریپ کی اور زیمیل نے پین پکڑ کر۔۔۔ سائین کر دیے۔۔۔

زین عجلت میں تھا۔۔۔۔ اور اسکی اس وقت سب سے بڑی غلطی یہ ہوئی کہ وہ گھر آگیا کیونکہ اسکے کپڑوں پر۔۔۔ کوک گرگی تھی۔۔۔ وہ جلدی سے اپنے کمرے میں بھاگا۔۔۔ مرتضیٰ صاحب جو طبعیت خرابی کے باعث پانچ بجے ہی گھر لوٹ آئے تھے اسے بھاگتے ہوئے حیرانگی سے دیکھا۔۔۔ اور دوبارہ اپنی چائے کی جانب متوجہ ہوئے وہ کچھ دیر بعد دوبارہ تیار ہو کر نکلا تو انکی نگاہ اسپر پھر سے گئی۔۔۔۔

کہاں جا رہے ہو جو اتنی جلدی میں ہو۔۔۔ "انھوں نے پوچھا تو زین کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔۔

سالار بھیا کے پاس "اور ایک دم زبان دانتوں تلے دبا گیا۔۔۔۔

وہ دل میں دعا گو تھا کہ وہ مڑ کر کچھ نہ پوچھیں۔۔۔

اسنے تمھیں کیوں بلایا ہے وہ۔۔ تو اپنے کام پر نہیں گیا تھا آج "مرتضیٰ نے چونک کر پوچھا۔۔

آف یہ بابا اتنے تیز ہیں کیوں "زین نے جھنجھلا کر سوچا۔۔۔

وہ شاید کوئی کام ہو "زین سے کوئی بات ہی نہ بن پڑی۔۔۔

کیا مطلب۔۔ اتنے اسکے ملازم اور پی آئے وہ چمچا سا تھلے کر گھومتا ہے پھر بھی کام کے لیے تمھیں بلایا ہے اور تمھارے تو پیپر ز نہیں ہونے والے "وہ گھور کر بولے۔۔

بابا آ کر تیاری کر لوں گا ابھی تو جانے دیں "وہ بے چارگی سے بولا۔۔

گھر پر کوئی بھی نہیں ہے پورا گھر خالی ہے ایک تم آئے ہو وہ بھی جا رہے ہو "مرتضیٰ بولے۔۔

نہیں نانی گھر پر ہیں "زین نے بتایا۔۔ جلدی سے اور باہر نکلنے لگا۔۔

روکو۔۔ میں بھی ساتھ چلتا ہوں آخر دیکھوں زرا یہ آوارہ کرتا کیا پھیرتا ہے "وہ ہاتھ جھاڑتے اٹھے۔۔

ب۔۔ب بابا کیوں "زین چیخا۔۔

مر تھی کو گڑ بڑ کا احساس ہوا آئی برو آچکا کر اسکو گھورا۔۔۔

چلو۔۔۔ زیادہ نہ بولو "انھوں نے اسکے ہاتھوں سے چابی لی اور خود پہلے باہر نکلے۔۔۔

سالار بھيو۔۔۔ کیا آپ پر مجھے فاتحہ پڑھ دینی چاہیے۔۔۔

ہاں یہ ہی بہتر ہے "وہ بولا اور سر جھکاتا انکے پیچھے ہولیا۔۔۔

زیمیل اٹھ کر اندر چلی گئی تھی۔۔ مگر باہر اور اندر کے مناظر صاف دیکھائی

دے رہے تھے۔۔۔ اس سے گویا بیٹھا ہی نہیں جا رہا تھا۔۔۔

وہ اٹھ کر واشروم میں بند ہو گئی جبکہ وہ باہر کھڑا کسی لڑکے سے بات کر رہا تھا

اسے انکی آواز نہیں آرہی تھی۔۔ مگر۔۔ وہ وہاں بیٹھ نہیں سکی اور واشروم میں بند ہو گئی۔۔

کیسا گھر بنوایا تھا۔۔ کسی چیز کا کوئی پردہ نہیں وہ اپنی گھبراہٹ۔۔ اپنا خوف۔۔ کہاں چھپاتی۔۔۔۔

زنج بھی کر دیا تھا اور سانس آخری سانس بھی نہیں بھرنے دے رہا تھا۔۔ وہ سوچنے لگی۔۔۔ اسکی باتوں کو۔۔۔

ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا اسکا پی آئے۔۔۔

کیا اسکے پاس کوئی چھت تھی۔۔۔۔ کوئی ٹھکانہ تھا۔۔۔

نہیں کوئی نہیں تھا۔۔ اور انشین بیگم اسکو کیوں تلاش رہیں تھیں کیا وہ جانتی تھیں وہ یہاں ہے۔۔۔

یہ پھر اسکا سوتیلا باپ۔۔۔۔

وہ گھٹیا انسان اگر اس تک پہنچ جاتا۔۔ تو۔۔۔

کتنی بار

اسے اسکی عزت۔۔۔۔
اسنے مٹھیاں بھیج اور نیچے بیٹھتی چلی گئی۔۔۔
سمجھ نہیں آیا کیا کرے۔۔۔ خوف سے وہ زرد ہو رہی تھی۔۔۔
کیا اسکی زندگی کا واقعی خوبصورت سفر شروع ہو گیا ہے۔۔۔
کیا وہ اسے سب سے بچالے۔۔۔ مگر
وہ اپنے کانٹے ہاتھوں کو پھر سے دیکھتی اپنی جھولی میں چھپ کر
سیمٹ سی گئی۔۔۔۔

افان کو فارغ کر کے۔۔۔ وہ کمرے میں آیا تو کمرہ خالی تھا اسے اندازا ہو گیا کہ
اس لڑکی کی فیورٹ جگہ واشروم ہے۔۔۔۔
وہ پہلے کھڑا رہا۔۔۔ انتظار کرتا رہا۔۔۔
اور جب وہ باہر نہیں آئی تو۔۔۔ وہ بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔
انتظار اتنا کوفت زدہ تھا۔۔۔ اسے غصہ آنے لگا۔۔۔
اپنا سیل فون نکال کر۔۔۔ وہ۔۔۔ اپنی ایڈریس دیکھنے لگا۔
جبکہ آہستگی سے دروازہ کھلا۔۔۔
سالار کی نظریں دروازے پر ہی تھیں۔۔۔۔
زیمیل باہر نکلی سامنے ہی اسکو دیکھ کر۔۔۔ اس سے پہلے وہ دوبارہ ہاتھ روم
میں گھس جاتی سالار کی بات پر قدم رک گئے۔۔
نارملی انسانوں کو ہاتھ روم اتنے پسند نہیں ہوتے جتنے تمہیں پسند ہیں
۔۔۔" اسنے طنز کیا تھا وہ جان گی تھی۔۔
شرمندگی سے۔۔۔ وہ اندر بھی نہیں جاسکی۔۔۔
ادھر آؤ" ایک دم اسکے کہنے پر دل بے ہنگم ہوا اٹھا۔۔۔۔
دھڑکنوں کا شور چاروں جانب گونج اٹھا۔۔۔
سالار اسکے سرخ ہوئے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ وہاں سے اٹھ گیا۔۔۔

بیڈ سے زرا فاصلے پر ہو کر۔۔۔ وہ کھڑا ہو گیا۔۔۔
 کوشش کرو تم چل سکتی ہو "پھر سے طنز اچھل کر۔۔۔ زیمیل کے چہرے پر آ
 پڑا۔۔۔ وہ دوسری طرف جا کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔ سالار جہاں۔۔۔ کھڑا تھا اس
 طرف نہیں بیٹھی تھی۔۔۔

ادھر آ کر بیٹھو "اسنے پھر سے حکم دیا۔۔۔ انداز سنجیدہ تھا جبکہ چہرے پر بھی
 سنجیدگی تھی یہ نہیں زیمیل کی آنکھیں اٹھتی تو دیکھ پاتیں۔۔۔
 زیمیل اٹھی۔۔۔ سالار نے دیکھا اسکے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔۔۔
 اپنی شرٹ مٹھی میں جکڑ کر وہ۔۔۔ اسکی بتائی گی جگہ پر بیٹھ گئی۔۔۔ سر بالکل
 جھکا ہوا تھا۔۔۔

سالار نے لائٹس آف کر دیں۔۔۔
 زیمیل ایکدم کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔
 یہ۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہیں آپ "اسکے منہ سے نکلا۔۔۔
 سالار نے یو لائٹس اون کیں۔۔۔ اور اسکی طرف دیکھا۔۔۔

وہ کیا سمجھ تھی۔۔ اسکی آنکھوں میں شرارت ناچ گئی۔۔۔
امم مجھے نہیں لگتا جو تم سمجھی ہو۔۔ وہ سب کرنے کا ابھی وقت ہے "وہ بے
باکی سے بولا۔۔۔

زیمیل کے وجود میں سرد لہر سر سر اسی گئی۔۔۔
وہ دوبارہ بیٹھ گئی۔۔۔

ہمیں جواب دے گئیں۔۔۔ جبکہ سالار دوسری طرف آیا۔۔۔
اسکی کمر کے پیچھے سے ایک تکیہ نکالا۔۔۔ اور اسکو اپنے بازو کے نیچے فولڈ کر
کے۔۔۔ وہ۔۔۔ لیٹنے والے انداز میں بیٹھ گیا اس طرح کے اسکا چہرہ جھکا ہوا ہونے
کے باجود بھی اسے دیکھائے دے رہا تھا۔۔۔

شاید آج وہ اسے توجہ سے دیکھ رہا تھا یہ اختیار سے دیکھ رہا تھا۔۔۔
ملائی سارنگ۔۔۔ پتلی سی ناک۔۔ بڑی بڑی خوف زدہ آنکھوں پر گھنی
پلکوں کا سایہ۔۔۔ جبکہ گلابی لب سختی سے ایک دوسرے میں پیوست تھے

~~~~~





زیمیل تو رونے والی ہو گئی۔۔

سالار مسکرا دیا۔۔

اور اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔ اسکی انگلیوں کو دیکھنے لگا۔۔

کہنے کے لیے واقعی ہی اسکے پاس کچھ نہیں تھا۔۔

اوہ مجھے یاد آیا "وہ ایک دم اٹھ کر بیٹھا زیمیل ڈر ہی گئی۔۔

بال دیکھا واپس "اسنے اسکا دوپٹہ کھینچا سنہری بال بکھر گئے۔۔

سالار لمبے سنہری بالوں کو۔۔ دیکھنے لگا جواتنے تو نہیں۔۔

البتہ۔۔ کافی اب بڑھ گئے تھے۔۔

زیمیل کا گھبراہٹ سے بے ہوش ہو جانے والا مقام تھا۔ وہ تو۔۔ درمیان

کوئی فاصلہ ہی نہیں رکھ سکا۔۔

اسکے ریشمی بالوں کو ہاتھوں میں بھر لیا۔۔۔

زیمیل کی نظریں جھکی ہوئیں تھیں۔۔۔

سالار اسکو دیکھتا رہا۔۔۔۔

بولا کچھ نہیں۔۔۔۔

م۔۔۔ میں مجھے۔۔۔ پ۔۔۔ پانی پینا ہے "زیمیل وہاں سے اٹھنے کا بھانہ  
تلاشنے لگی جھکی جھکی نظروں سے بولی۔۔۔

کیوں "سالار نے اسکا چہرہ اپنی جانب موڑ لیا۔۔۔

نکاح کے حق نے اور اسکے کھل کر سامنے آنے والے حسن نے سالار کے  
جزبات میں آگ سی بھڑکادی تھی۔۔۔۔

زیمیل نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

پیاس لگی ہے "لمبی لمبی تیز تیز سانسیں لیتی وہ بولی۔۔۔

سالار اس سے پہلے اسکی پیاس۔۔۔ کو اپنے انداز میں بھجاتا۔۔۔۔

دروازہ دھڑ دھڑ بجنے پر ایک دم چونک گیا جبکہ زیمیل ڈر کر اس سے دور ہوئی  
چہرے پر پسینہ پھیلنے لگا۔۔۔

سالار نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔

نرم سانسوں میں دھنکی سی تھی۔۔۔۔ وہ مسرور سا ہوا۔۔۔

ہمیشہ بولڈ لڑکیوں سے اسکا واسطہ پڑا تھا شاید پروفیشن ہی اسکا ایسا تھا۔۔۔  
اسکی شرم و حیا اور گھبراہٹ کو محسوس کر کے۔۔۔  
اسکا دل گد گد اسا گیا۔۔  
کھوتے کو میں نے منع کیا تھا۔۔۔ "وہ افان کے بارے میں سوچ کر اٹھا۔۔۔  
زیمیل بھی اٹھ گی۔۔۔۔  
سالار باہر نکلا زیمیل بھی اسکے پیچھے نکلی اور کچن میں چلی گی۔۔۔۔  
سالار نے مڑ کر اسکو دیکھا۔۔۔۔  
وہ گلاس میں پانی ڈال کر اپنے لبوں تک لے کر گی تھی کے اسکی طرف۔۔۔ نگاہ  
اٹھی۔۔۔ جو آئی برو آچکا۔ کر اسکو گھور رہا تھا۔۔۔  
جبکہ انگلی سے اشارہ کر رہا تھا کہ گلاس واپس۔۔۔۔ رکھ دو۔۔۔۔  
پانی بھی نہیں پینے دے رہا تھا۔۔۔۔ زیمیل کو اس شخص سے خطرہ محسوس  
ہونے لگا۔۔۔۔  
اپنے آپ ہی گلاس اسنے نیچے رکھ دیا۔۔۔

سالار مسکرا کر اسکو آنکھ مارتا۔ دروازے تک آیا جو دوبارہ دھڑ دھڑ بج رہا تھا

--

کھول رہا ہوں۔۔ کیوں موت آگئی "وہ چیخا۔۔۔ اور دروازہ کھول دیا۔۔۔  
اور جیسے سامنے کھڑے مرتضیٰ صاحب کو دیکھ کر۔۔ اسکا منہ پورا کھل گیا

---

آنکھوں میں حیرانگی حونک پن تھا۔ اس کے پیچھے سے زین۔۔ برآمد  
ہوا۔۔۔

جو کہ رونے والا ہوا ہوا تھا۔

مرتضیٰ صاحب۔۔ کی آنکھوں میں شعلے سے تھے۔۔

سالار کا شوخ سانس جو وہ ارادہ بنا گیا تھا۔۔

اس ڈر پھوک کی سانسوں۔ میں حائل کر دے گا۔۔

اس وقت تو۔۔ جیسے۔۔ بند ہی ہو گیا تھا۔۔

اسے لگاموت کافرشتہ اسکے باپ کی شکل میں سامنے آگیا ہو۔۔۔ اور ابھی  
چھتر لگا کر اسکی روح قبض کر کے اپنے سنگ لے جائے گا جبکہ وہ تو یہ بھی  
نہیں بتا سکے گا کہ اسکی تو ابھی شادی ہوئی تھی۔۔۔

ب

۔۔۔ "با" لہجہ لڑکھڑا گیا۔۔۔

مر ترضی خاموشی سے اسے دھکیلتے اندر آگئے سامنے زیمیل کودیکھ کر۔۔۔ انپر  
جیسے فلیٹ کی چھت گیری تھی۔۔۔ سالار نے پھاڑ کھانے والی نظروں سے  
۔۔۔ زین کودیکھا۔۔۔

بھائی۔۔۔ تھپڑ لگا ہے مجھے "وہ منہ بسور ابولا۔۔۔

تجھے تو میں اچھے سے دیکھ لوں گا "سالار نے کہا۔۔۔ اور باپ کے پیچھے آیا۔۔۔  
جسے سکتا ہو گیا تھا زیمیل کودیکھ کر۔۔۔

تو اس سے تمہارا نکاح ہے آج بیٹے باپ کو بھی انوائٹ کر لیتے "مر ترضی  
مڑے۔۔۔ اور شعلہ بارنگاہوں سے اسکو دیکھنے لگا۔۔۔

ب۔۔ بابا میں پسند کرتا ہوں۔ "سالار کو لگا آج اسکی ساری ڈھٹائی ہوا ہو چکی ہے ساری بے شرمی پانی میں مل گئی ہے

بہت خوب جب بچے ہو جاتے مجھے اور وہ تمھاری ماں۔۔۔ اسکو تب بتاتے۔۔۔ جو تمھاری لیے اپنی بھانجی کو پسند کیے بیٹھی ہے۔۔۔ سالار صاحب اوقات ہی اتنی دی آپ نے ہمیں۔۔۔ چلو وہ بڑا۔۔۔ بد بخت۔۔۔ ضد پر منوا گیا تھا اپنی بات۔۔۔ تم نے تو میری جان زبردست کیا۔۔۔ نہ بتانے کی زحمت کی

بابا "وہ بیچ میں بولا۔۔۔ کہ مرتضیٰ اس سے پہلے اسکے منہ پر تھپڑ مارتے۔۔۔ وہ ایک دم جھکا اور انکا ہاتھ ہو میں لہرا گیا۔۔۔

جبکہ وہ تو پاگل سے ہوئے اپنی جوتی اتاری بابا اللہ کی قسم ابھی شادی ہوئی ہے میری۔۔۔ ہوئی عزت نہیں بچے گی میری "وہ بھاگا۔۔۔ جیسے بچہ ہو چھوٹا سا۔۔۔

اگر تم گھر میں گھسے نہ سالار۔۔۔ تو میں تمہارا قتل کر دوں گا" وہ وارن کرتے دھاڑے۔۔۔

"بابا

کیا بابا بابا" وہ چلائے۔۔۔۔

سالار کچھ بول نہیں سکا۔

مر تضحیٰ زمیل کی جانب مڑے۔۔۔

جس کے ہاتھ لگنے سے گلاس زمین بوس ہوا۔

ابھی ہوا ہے نکاح" وہ سخت تیوروں میں اسکو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

زمیل نے فوراً سر ہلا دیا جبکہ آنکھوں میں بڑے بڑے آنسو بھر گئے۔۔۔

زبردستی کیا ہے اس نے" وہ اس کے نزدیک آئے جو سسکنے لگی تھی۔۔ خوف

سے اسکا دم خشک وہ گیا تھا۔۔۔

زمیل کی نظریں سالار کی جانب اٹھیں۔۔۔۔

پوچھ رہا ہوں کچھ اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے جواب دو "وہ  
 بھڑکے تو۔۔ زیمیل نفی میں سر ہلانا چاہتی تھی مگر اثبات میں سر ہل گیا۔۔  
 مرتضیٰ جو ہاتھ میں چپل لیے ہوئے تھے۔۔ سالار کی کمر میں بجائی۔۔۔  
 جبکہ سالار کا تو منہ ہی کھل گیا۔۔۔  
 چلو میرے ساتھ تم "مرتضیٰ نے زیمیل کو باہر نکلنے کا اشارہ کیا۔۔  
 سالار اس سے پہلے کچھ کہنے کو آگے بڑھتا مرتضیٰ نے اسکو گھور کر دیکھا۔۔  
 اپنی شکل لے کر چلو بھر پانی میں ڈوب مروا فشین نے اس بچی پر کمظلم کیے  
 تھے جو تم نے شروع کر دیے "وہ بے حد غصے سے بولے۔۔۔  
 سالار تو زیمیل پر حیران ہی تھا بازی تو ساری پلٹ گئی۔۔ اسکا باپ اسی کی بیوی  
 کے حق میں کھڑا ہو گیا تھا۔۔  
 بہت خوب زیمیل میڈیم "دل میں اسے کچا چبا جانے کے جذبات لیے وہ  
 چپ رہ گیا۔۔



اچھا ہی تھا۔۔۔ کہ ان پر یہ ہی ثابت ہوا۔۔۔ ایک طرح سے اس نے سوچا اور  
میسنی سی شکل بنالی۔۔۔

لے کر چلو زین اسکو "زیمیل کو زین کی طرف کر کے۔۔۔ مرتضیٰ وہیں رک  
گئے۔۔۔ جبکہ زیمیل نے ایک نظر سالار کو دیکھا۔۔۔

سالار نے اسکو ایسے دیکھا۔۔۔۔۔  
جیسے کہہ رہا ہوں جو تم نے کیا ہے اسکی خطرناک سزا کے لیے تیار رہنا۔۔۔  
زیمیل جلدی سے باہر نکل گی اور سالار مرتضیٰ کے ارمان دھندے رہ گئے

Zubi Novels Zone

۔۔۔۔۔ اس نے اپنے باپ کو دیکھا۔۔۔۔۔

چور چور نظروں سے۔۔۔۔۔

مرتضیٰ اس کے قریب آئے جبکہ وہ ڈر کر پیچھے ہوا۔۔۔۔۔

جس دن تک وہ لڑکی خود نہیں چاہے گی۔۔ تمھاری شادی نہیں ہوگی۔۔  
بھلے آدھے شادی شدہ اور آدھے کنوارے رہو۔۔ ساری زندگی۔۔  
کسی کا باپ اتنا ظالم نہیں ہوتا "وہ بے چارگی سے بولا۔۔  
کسی کی اولاد اتنی نافرمان بھی نہیں ہوگی "مرتضیٰ بولے اور بمشکل اپنا غصہ  
دباتے باہر نکلے۔۔

یار بابا۔۔ "سالار بھی پیچھے بھاگا جبکہ پی آئے نے پیچھے سے گھر لوک کیا

---

-----

Zubi Novels Zone

کبیر سمیر کے پرپوزل کو مرتضیٰ سے انکار کر اچکا تھا۔۔۔  
جبکہ۔۔۔ اسے بہت غصہ بھی تھا اسی غصے میں وہ گھر آ گیا۔۔۔

لاونج میں بیٹھا وہ۔۔۔ پریشے اور عمل کی باتیں سن رہا تھا جو بتا رہیں تھیں کہ  
نین کی کتنی تعریفیں ہوئی تھیں وہاں مگر وہ غائب دماغی سے سن رہا تھا اس نے  
ایک نظر پریشے کو دیکھا۔۔۔۔

جو ہر وقت ہنستی کھلکھلاہتی رہتی تھی۔۔ اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔ پریشے  
ایک دم ساکت ہوئی۔۔۔۔

خوش رہو "مسکرا کر اس نے کہا۔۔ تو پریشے حیرانگی سے اس کو دیکھنے لگی۔۔  
بڑے بھیا مجھے تو نہیں کہتے آپ "عمل نے فوراً۔۔ خفگی سے کہا۔۔  
کبیر ہنس دیا۔۔۔

ہاں تم بھی "وہ اس کا گال تھپتھپا کر نین کو دیکھنے لگا جو اس کو مضطرب سا محسوس  
کر رہی تھی۔۔۔۔

اگر ڈسٹرب نہ ہو تو کافی کا ایک کپ دے دو "اس نے کہا تو نین سر ہلا کر کچن  
میں چلی گئی۔۔۔

ابھی وہ ان سے باتیں کر رہا تھا کہ۔۔۔

سامنے سے مرتضیٰ صاحب بڑے زلزلے میں اندر آئے۔۔  
انکے پیچھے زین تھا جبکہ اس سے پیچھے زیمیل تھی۔۔ وہ اس گھر میں دوبارہ آتی  
کانپ رہی تھی۔۔۔

جبکہ سالار کو تو انھوں نے چوکیدار کے ساتھ بیٹھا دیا تھا۔۔۔۔۔

وہ : [10/23, 8:04 PM] S 🍷🍷🍷🍷🍷🍷

دونوں لمبی سٹریٹ پر کون کھاتے ادھر ادھر دیکھتے لطف اندوز ہو رہے تھے  
۔۔۔ کہ آیت نے گھیرہ سانس بھر کر اسکی طرف دیکھا۔۔ وہ بے حد خوش  
تھی۔۔۔ اسنے عارض سے کوئی شکایت نہیں کی تھی اور اسے اس سے کوئی  
شکایت تھی بھی نہیں جو بھی اسنے کیا۔۔۔ آیت کی محبت نے سب بھلا دیا  
۔۔۔ آج وہ اسکے ساتھ تھا اسکے ہمقدم تھا وہ کسی بھی قسم کی انارکھ کران  
لمہوں کو خود پر تنگ نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔ بار بار دل میں اللہ کا شکر ادا کرتی  
۔۔۔ وہ بس اسکا ساتھ پوری زندگی کے لیے مانگتی وہ نہیں جانتی تھی عارض

اسکے بارے میں کیا سوچتا ہے مگر اسکی آنکھیں اسکی توجہ اسکا لمس۔۔ اسکی شدتیں۔۔ جیسے بیان کرتیں تھیں۔۔ کہ اسکے دل میں آیت کے لیے پوشیدہ جزبات کھل کر سامنے آرہے ہیں۔۔۔۔۔

اسنے مسکرا کر عارض کیطرف دیکھا جو لونگ کوٹ میں۔۔۔ بار اگر جھک کر اسکی کون۔۔۔ سے آنسکر یم لیتا اور لبوں پر زبان پھیر کر اسکو صاف کر کے ادھر ادھر دیکھتا جبکہ اسکا ایک ہاتھ آیت کے شانے پر تھا۔۔ اور دوسری کوٹ کی پوکٹ میں۔۔۔

رنگ برنگی لائٹیں اور خاموشیاں مدھم مدھم لوگوں کی آواز۔۔۔ اور ڈھنڈی خوشگوار تیز ہوا۔۔ یہ منظر مکمل تھا وہ اتنی خوش تھی کہ اپنی خوشی وہ بیان کرنے کے لیے لفظ کم لگ رہے تھے۔۔۔

عارض میں تھک گی ہوں اب "حالانکہ وہ تھکی نہیں تھی مگر پھر بھی اسنے چہرے پر معصومیت تاری کی بھلا اسکے ساتھ ہوتے ہوئے بھی وہ تھک سکتی تھی جان بوجھ کر کہا۔۔ کہ دیکھ سکے کہ وہ اسکے لیے کیا کرتا ہے۔۔۔

عارض نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

اوہ۔۔۔ بیچ پر بیٹھ جاتے ہیں "عارض نے بیچ کی طرف اشارہ کیا۔۔۔  
مگر مجھے چلنا بھی ہے" آیت نے خفگی سے کہا۔۔۔ یہ کیا بات ہوئی بیچ پر بیٹھ

جاتے ہیں۔۔۔۔۔ اسنے کچھ اور کیوں نہیں سوچا۔۔۔

آیت رک کر اب اسکی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی جب تھک گی ہو تو بیٹھ جاؤ "عارض سمجھ نہیں سکا اسکی  
چالاکی۔۔۔

میں نے کہا نہ مجھے چلنا بھی ہے اور میں تھک بھی گئی ہوں اور اب مجھے یہ  
آسکریم بھی نہیں کھانی۔۔۔۔

مجھے اب کچھ اور کھانا ہے "وہ بیچ میں بیٹھ کر ضد پر اڑ گئی۔۔۔

عارض چند لمے اسکی طرف دیکھتا رہا۔۔۔۔۔ آیت منہ پھلائے اسے دیکھ رہی  
تھی۔۔۔

ایسا کرتے ہیں واپس ہوٹل چلتے ہیں۔۔۔ یقیناً تمہیں کافی آرام ملے گا" وہ  
اسکے نزدیک ہوا اپنی ہنسی دباتا بولا۔۔۔۔

نونو۔۔۔ ہوٹل تو مجھے بالکل نہیں جانا" عارض کے سینے پر انگلی رکھ کر۔۔۔ وہ  
سرنفی میں ہلاتی بولی۔۔۔

ایک بار وہ ہوٹل چلے جاتے اسکا مطلب تھا کہ عارض کے اندر کا بھوت جاگ  
گیا۔۔۔ اور پھر آیت مشکل میں پھنس جاتی تھی۔۔۔ عارض اسکے گھبرانے پر  
کھل کر ہنسا۔۔۔۔

عارض" آیت نے اسکے شانے پر ہاتھ مارا۔۔۔

۔۔۔ جان عارض" اسنے اسکے اسی ہاتھ کو لبوں سے چھوا۔۔۔

آیت شرماسی گی اتنے لوگوں میں اسنے کتنی آرام سے اسکے ہاتھ پر لمس کی  
حدت چھوڑی تھی۔۔۔۔

آیت اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ اس سے پہلے نکالتی کہ۔۔۔ عارض نے جھک کر  
اسکو اپنے بازوؤں میں بھر لیا۔۔ اور ایک دم اسے اٹھا لیا وہ اسکے بازوؤں میں  
سمائی اور آیت کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا۔۔۔۔۔  
پلکے گہرے گہرے اٹھنے لگی۔۔۔۔۔  
عارض اس دلکش منظر کو۔۔۔۔ دیکھنے لگا۔۔

۔۔ عارض لوگ دیکھ رہے ہیں "وہ اترنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔  
اگر میں  
۔۔ تمہیں۔۔۔۔ یہاں پر سنل اٹیک بھی کرتا ہوں تب بھی ان لوگوں کو  
فرق نہیں پڑے گا" وہ مدھم گھمبیر لہجے میں اسکے کان میں بولا۔۔۔۔۔ آیت  
نے گھور کر اسکو دیکھا۔۔۔۔۔  
مگر عارض پر کوئی فرق نہیں پڑا۔۔۔۔۔  
تو میڈیم آیت۔۔۔ آپ کی ایک خواہش تو پوری کر دی۔۔۔۔۔



اب دوسری۔۔۔ یہ ہے کہ آپکو۔۔۔ کچھ اور کھانا ہے۔۔۔ ہمہممم "وہ ارد گرد دیکھنے لگا۔۔۔

عارض مجھے بہت شرمندگی محسوس ہو رہی ہے آیت اپنا چہرہ اسکے سینے میں چھپاتی بولی جبکہ عارض ہنس دیا اور۔۔۔ ایک اور سٹال کی جانب چلنے لگا۔۔۔ جبکہ آیت بھکلا گی وہ اندھیرے سے روشنیوں میں آرہے تھے۔۔۔۔۔ عارض نے اسکے لیے۔۔۔۔۔ کاٹن کینڈی لی۔۔۔۔۔ جبکہ آیت اب بھی اسکے بازوؤں میں ہی تھی۔۔۔ شرمندگی سے وہ آنکھیں بھی نہیں اٹھا پارہی تھی جبکہ۔۔۔۔۔ لوگ انکو دیکھ کر دبا دبا ہنس رہے تھے۔۔۔۔۔ وہ وہاں سے۔۔۔۔۔ گھوما اور دوبارہ اسی راہ پر چلنے لگا جبکہ اب زرا کچھ زیادہ اندھیرے میں آگئے تھے۔۔۔

آپ اتار دیں میں چل لوں گی "آیت نے پھر سے کہا۔۔۔۔۔ اب چپ چاپ کھاؤ اور مجھے بھی کھلاؤ ورنہ اسی سمندر میں پھینک دوں گا زیادہ نکھرے دیکھائے تو "عارض نے اسکو گھورا۔۔۔۔۔

جبکہ آیت خاموش ہو گئی۔۔۔ اور تھوڑا سا توڑ کر اسکے منہ میں دیا۔۔۔  
 غصہ تو ناک پر بیٹھا رہتا ہے جن کے "وہ منہ میں منمنائی۔۔۔۔۔  
 مجھے سب سنائی دے رہا ہے۔۔ آیت عارض۔۔۔۔۔ بہرہ نہیں ہوں"  
 عارض نے بلند آواز میں کہا تو۔۔ آیت زبان دانتوں تلے دبا گئی۔۔۔  
 جبکہ وہ یوں ہی اسے کافی دیر تک لیے چلتا رہا۔۔۔۔۔  
 آیت کے لیے یہ حسین لمبے تھے۔۔۔۔۔  
 ایک بات پوچھوں "اسنے عارض کے منہ میں توڑ کر پھر سے کنڈی دی۔۔۔  
 ہممم" عارض بولا۔۔۔ اور کچھ فاصلے پر پڑے بیچ پر بیٹھ گیا۔۔۔ جبکہ آیت  
 اسکی گود میں تھی۔۔۔۔۔ یہاں دور دور تک کوئی نہیں تھا۔۔۔۔۔  
 آیت کا چہرہ عارض سے کافی نزدیک تھا۔۔۔۔۔  
 جبکہ عارض کی نگاہ بار بار گردن کے پوشیدہ تل پر ٹھہر جاتی جسے وہ اس دوران  
 بار بار تنگ کر دیتا تھا۔۔۔۔۔

یہاں تک کہ وہ اب اس سے چھپ کر۔۔۔ اسکی شرٹ کے اندر سے  
جھانک کر اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

آپ کو مجھ سے واقعی محبت ہے "وہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی  
۔ عارض نے اس شرارتی تل پر سے نگاہ ہٹا کر اسکی خمار نگاہوں کو دیکھا۔۔۔  
جن میں اسکے لیے چاہت ہی چاہت تھی۔۔۔۔

تمہیں ایسا کیوں لگا کہ کوئی جھوٹ میں بھی محبت جیتا سکتا ہے "اسنے بلا آخر  
اسکی نیک کے گرد گھوما ہوا مفلر۔۔ ہٹایا۔۔۔

آیت نے اسکی جناب دیکھا۔۔۔

جبکہ عارض نے اسے تھوڑا اور آگے آنے کا اشارہ کیا۔۔

آیت مسکرا ہٹ چھپاتی نفی کرنے لگی۔۔

عارض نے گھورا۔۔ جسے آیت نے کھاتے میں نہیں لانا تھا مگر مقابل

عارض تھا۔۔ آیت کی شرارت پر اسنے ایک دم آیت کو بیچ پر پٹھا اور خود

جست لگا کر اب اسکے سامنے آگیا۔۔

آیت کا منہ کھل گیا

۔ یہ کیا ایک دم وہ نیچے آگئی تھی۔۔۔ بیچ پر ٹھنڈا بیچ اسکے گرم پناہوں کی  
نسبت ظالم سالک رہا تھا۔۔۔

آیت نے۔۔۔ منہ بسورا۔۔۔

تو مجھے وہ کرنے دو جو

۔۔ میں چاہتا ہوں "عارض نے اپنا مدعا بیان کیا۔۔۔

پہلے میری بات کا جواب دیں "آیت نے اسکے لبوں پر اپنی انگلی رکھ دی۔۔

عارض کے وجود میں جزبات بھڑک اٹھے۔۔۔۔

وہ بے قابو سا اسکی طرف بڑھا۔۔۔ مگر آیت نے خود کو اس سے بچا لیا۔۔۔

آیت "عارض جھنجھلایا۔۔

پہلے میرا جواب "آیت نے کہا۔۔۔

ہاں بھی کرتا ہوں نہ پیار۔۔

بہت پیار کرتا ہوں۔۔۔ کب کہاں کیسے۔۔۔ کیوں معلوم نہیں۔۔۔ شاید  
نفرت کرتے کرتے تم سے پیار کرنے لگا۔۔۔ اور خود بھی نہیں جان پایا

----

کہ تم کتنی اہم ہو میرے لیے۔۔۔۔  
مدھم مدھم آواز میں بولتا وہ اس تل کے بالکل نزدیک پہنچ۔۔۔ گیا۔۔۔ آیت  
کے لی اسکا ایک ایک لفظ موتی تھا۔۔۔  
تو وہ اسکی خواہش کو پورا کیوں نہ کرتی۔۔۔ اسکی گردن میں بازو حائل کر کے  
۔۔۔ اسنے اپنی گردن کو زرا سا خم دیا۔۔۔  
لبوں کی تراش میں حیا سے لبریز مسکان تھی۔۔۔ عارض فدا سا ہو گیا۔۔۔  
اسکا مفلرا سکی گردن سے کھینچ کر نکلا۔۔۔۔  
اور اس تل کو۔۔۔ اب اسنے طنزیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔  
کہ وہ کس طرح چھپنے کی کاوش میں تھا۔۔۔ اور۔۔۔ آیت نے اسکے لیے اسکو  
سرعام کر دیا تھا۔۔۔

عارض کا بھی

ہہکا بہکا لمس۔۔۔ اس کے تل کے گرد تھا۔۔۔ نرمی سے چھوتے چھوتے  
شدت سے۔۔۔ بکھرنے لگا۔۔۔ پھسل کر کبھی ایک جانب تو کبھی دوسری  
جانب کا سفر طے کرنے لگا۔۔

آیت دیوانی سی ہونے لگی۔۔۔

اسکی قربت دلکش تھی۔۔۔ مسروریت سے بھرپور تھی۔۔ اور اس سے  
بے پناہ محبت کرتی تھی۔ ہمیشہ اسکی منتظر رہی۔۔۔

عارض نے اسکی گردن پر اپنی شدت کے نشان دیکھے۔۔۔

جو واضح تھے۔۔ آیت نے آنکھیں کھول کر اسکو دیکھا وہ اپنی بنائی گئی  
ڈرائیونگ سے کافی مطمئن لگ رہا تھا۔۔

میں نہیں ہوں گی اب یہ "آیت نے نروٹھے لہجے میں کہا۔۔

وہ جان بوجھ کر ایسی حرکت کرتا تھا۔۔ جو آیت برداشت کر جاتی تھی۔۔

اپنی محبت میں مجبور ہو کر چور ہو کر۔۔۔

مگر مجھے یہ خوبصورت لگتے ہیں تمہاری گردن پر سبجے "وہ ان کو چھوتے ہوئے بولا۔۔

آیت نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔۔۔۔

"شرم کریں۔۔ آپ ہوٹل سے باہر ہیں مگر باز نہیں آتے دیکھو یہ زیادتی ہے تم نے خود مجھے آفر کی تھی "عارض کمر پر ہاتھ رکھتا۔۔ اسپرالزم ڈالنے لگا

۔ کیا میں نے کی تھی۔۔۔ کس قدر جھوٹے ہیں عارض آپ "آیت بیچ پر کھڑی۔۔ لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پر ہاتھ رکھتی اسے گھورنے لگی۔۔ عارض اسکے انداز پر کھل کر ہنسا اور اسے یوں ہی اٹھالیا۔۔۔

اور گول گول گھمانے لگا۔۔ آیت کی ہنسی کا جلت رنگ رات کی خاموشی میں چاروسو پھیل گیا۔۔۔۔۔

جبکہ

۔۔ عارض نے ایک بھر پور شدت بھری جسارت کی۔۔

بس ہوٹل چلو اب۔۔۔۔ مجھ سے مزید دیری نہیں برداشت ہو رہی "وہ  
معنی خیزی سے بولا۔۔۔

عارض "آیت رو دینے کو تھی۔۔

میری جان یہاں آنے کا مقصد یہ ہی تھا۔۔۔ اب۔۔۔ تمہیں رونا دھونا  
نہیں ڈالنا چاہیے "وہ اسکے ہنستے ہوئے بال سنوارتے بولا۔۔۔  
آیت چپ ہو گئی۔۔

کتنے چیپ ہیں آپ "جتنا وہ کہہ سکتی تھی کہہ گئی۔۔۔  
تھینکیو۔۔۔" عارض نے کندہ پیشانی سے کہا اور گاڑی کی جانب چلنے لگا

۔۔۔۔

آیت نے اسکے شانے پر سر ٹکا دیا۔۔۔

عارض اب ہمارے بیچ کوئی نہیں آئے گا نہ "وہ گاڑی میں بیٹھتے ہی پوچھنے  
لگی۔۔۔



عارض نے اسکی صورت کو دیکھا۔۔ اور اسکے معصوم چہرے پر شدت سے  
لمس بکھرتا اسکی سانسوں کو اپنی سانسوں میں الجھا کر بھاری کر گیا۔۔۔  
اسکے عمل میں جنون تھا۔۔ واضح دلیل تھی کہ۔۔ دوبارہ ویسا نہیں ہوگا

----

کیا تمہیں مجھ پر یقین نہیں "وہ بولا۔۔ آیت اسکی جانب دیکھنے لگی۔۔ عارض  
نے لب بھینچ لیے۔۔۔  
گویا وہ اسپر یقین نہیں رکھتی تھی۔۔  
آیت چاہ کر بھی اسے یہ نہیں کہہ سکی کہ اسے یقین ہے اسپر۔۔۔  
عارض مسکرا دیا اور اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

اسکے ہاتھ پر بھی پیار کرتا وہ گاڑی ڈرائیو کرنے لگا آج اسے اندازا ہوا تھا۔۔  
آیت کس کس طرح اسکے رویے سے ہرٹ ہوتی تھی۔۔  
اسے اسپر یقین نہیں تھا۔۔ اور عارض۔۔ کو یہ بات بہت چھ رہی تھی

---

مر تفضی صاحب کا غصہ۔۔۔ بے حد تھا۔۔۔ جبکہ انھیں یہ بات برداشت نہیں ہو رہی تھی کہ زیمیل کے ساتھ سالار نے زبردستی کی تھی۔۔۔ وہ غصے سے مدیہا کو جھڑک گئے۔۔۔

یہ تربیت ہے تمھاری۔۔۔ کہ تمھاری اولاد یہ کارنامے کر رہی ہے۔۔۔ پہلے اس معصوم کو افسین نے کم زلیل کیا تھا۔۔۔ جو یہ نواب زادہ بھی۔۔۔ "وہ بھڑکے۔۔۔ مدیہا۔۔۔ تو سر ہی تھام گئیں۔۔۔ جبکہ نانی کا منہ کھل گیا۔۔۔۔۔ مر تفضی کی بات سن کر۔۔۔۔۔ اور دوسری طرف۔۔۔ کبیر وہ خود سن ہو گیا تھا سالار کی حرکت پر جبکہ اگر کوئی وہاں خوش پر جوش۔۔۔ تھا تو وہ پریشہ تھی جس نے سب سے پہلے زیمیل کا ہاتھ تھامہ تھا۔۔۔

آف میں تو بہت خوش ہوں "وہ اسکے کان میں بولی جو کہ رونے کا شغل جاری رکھے ہوئے تھی۔۔۔۔۔

مرتضیٰ سالار وہ اندر نہیں آنے دے رہے تھے جبکہ وہ۔۔ اب رات ڈھلنے لگی تھی وہیں بیٹھا تھا۔۔۔

یار بابو تمہارا بھی کوئی باپ تو ہو گا۔۔ کیا ایسا ہی تھا۔۔ ظالم جابر۔۔۔۔۔  
چھوٹے چھوٹے معصوم لوگوں کے ارمانوں کا خون کر دینے والا۔۔ لوگوں کے رومینس کی دیوار۔۔۔

یقین مانو ابھی تو کچھ کیا بھی نہیں تھا "وہ۔۔۔۔۔ ادا سی سے بولا۔۔۔  
جبکہ بابو کافی عمر رسیدہ تھا۔۔ بچپن سے اسکو ایسا ہی دیکھتا آیا تھا اسکی باتوں پر ہنس دیا۔۔۔

صاحب امارا ابا۔۔۔ تو۔۔۔ سوٹے سے چھینٹ دیتا تھا۔۔۔۔۔  
اگر کو کسی لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا بھی لیتا تھا۔۔۔۔۔ "بابو اپنا قصہ بتانے لگا

۔۔۔۔۔  
سالار نے اسکی طرف ہمدردی سے دیکھا۔۔۔

مگر مجھے یقین ہے بابو تم میں میری جیسی صلاحیتیں نہیں ہوں گی۔۔۔" وہ ہاتھ جھاڑتا۔۔۔ فخر سے مسکراتا اٹھا۔۔۔ بابو بھی اٹھ گیا۔۔۔

تم تو بیٹھو۔۔۔۔۔ میں دیکھتا ہوں اپنے باپ کو۔۔۔۔۔ اکیچلی مجھے چھترول کھانے کا بہت شوق ہے "وہ بابو کا شانہ تھپتھاپتا۔۔۔ بلاخر اندر کی جانب چل دیا۔۔۔۔۔

اور ایک دم پیکر کے پیچھے چھپ گیا۔۔۔ کیونکہ مرتضیٰ باہر ہی دیکھ رہے تھے جبکہ بابو کا ایک دم قہقہہ نکلا۔۔۔ سالار نے اسکو گھورا۔۔۔۔۔

اور دوبارہ اندر جھانکا۔۔۔ سب عدالت میں اب بھی کھڑے تھے۔۔۔ اگر وہ اندر جاتا تو۔۔۔ اسے زنج کر دیا جاتا کوئی بعید نہیں تھی۔۔۔ اسکی نئی بیوی کے سامنے۔۔۔ اسکی عزت ہی نہ رہتی۔۔۔ وہ یوں ہی اندر کے حالات دیکھتا رہا۔۔۔

نانی کے بولنے کی آوازیں آرہیں تھیں۔۔۔۔

یہ تو نے اچھا نہیں کیا مدیہا۔۔۔ تیرے بیٹے سب کے سب آوارہ ہیں ایک

۔۔۔ نے میری ایمن پر اس چھو کری کو فوقیت دی دوسرا تو بھاگا کر لے آیا

۔۔۔ "نانی چیخی جبکہ۔۔۔ زیمیل کا سر جھک گیا۔۔۔۔

سالار نے یہ منظر دیکھا۔۔۔ تو اسکے ماتھے پر کی بل ڈلے۔۔۔

وہ سیدھا بنا لحاظ کے اندر آ گیا۔۔۔

سب نے اسکی جانب دیکھا اور۔۔۔ وہ زیمیل کے سامنے آکھڑا ہوا۔ عزت

نفس اور اکڑ تو اس میں ان سب سے زیادہ تھی جبکہ ڈرامے بازی بھی کوٹ

کر بھری تھی۔۔۔ مگر یہ بھی حقیقت تھی اسے ڈر کسی سے نہیں لگتا تھا۔۔۔

زیمیل نے اسکی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔۔۔

تم سالار مرتضیٰ کی بیوی ہو۔۔۔ تم پر بالکل یہ بات نہیں چھتی کہ تم سر جھکا کر

کسی کی بھی کوئی الٹی سیدھی بات سنو۔۔۔ "وہ سب کے سامنے اس سے بولا

۔۔۔۔

کبیر نے گھیری سانس ابھری نانی تو آنکھوں سے آنسو صاف کرنے لگی جبکہ  
ایمن کے سارے خواب جیسے ٹوٹ ہی گئے۔۔ جو اسنے ڈالر کے متعلق سوچ  
لیے تھے۔۔۔۔

ایک تو تم نے غلط حرکت کی ہے اسپر سینہ زوری کر رہے ہو "مرتضیٰ بھڑکتا  
اور اسکا ہاتھ پکڑ کر زیمیل سے دور کیا۔۔

غلط حرکت میں نے کی ہے۔۔ اس میں زیمیل کا کوئی قصور نہیں ہے "وہ انکی  
آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سنجیدگی سے بولا

تمہیں اندر آنے ہی کس نے دیا ہے۔۔۔۔ میں تمہیں کہہ چکا ہوں جب  
"تک یہ لڑکی نہیں چاہے گی۔۔ تم اس کے اس پاس بھی مت بھٹکنا  
" بابا یہ سارے ظلم مجھ پر ہی توڑنے ہیں کیا

کھوتے کی اولاد "مرتضیٰ نے پھر سے جوتی اتاری۔۔ جبکہ سلار تو بھاگ کر  
مدیھا۔۔۔۔ کے پاس کھڑا ہو گیا۔۔۔۔  
مدیھا نے گھور کر سلار کو دیکھا۔۔۔۔

جبکہ سالار نے گھیری سانس کھینچی۔۔۔

اور چپ ہو گیا معاملہ سنگین تھا۔۔۔

مجھے اب اس گھر میں نہیں رہنا۔۔۔ تو میری ٹکٹ کرادے مرتضیٰ مجھے نہیں

رہنا تیرے اس گھر میں جب تیری اولاد ہی تیرے بس میں نہیں "نانی بے

حد دیکھی تھیں اور ایمن تو اس سے بھی زیادہ۔۔۔۔

سالار دور ہی کھڑا رہا۔۔۔ وہ کچھ بولتا تو۔۔۔ ایک اور چیل پڑتی تبھی چپ

رہا۔۔

کبیر بھی خاموش تھا کہ وہ بھی اس زلزلے کی زد میں آ جاتا۔۔۔

جبکہ زین نے چونچ دہالی کہ انکا اگلا ڈار گیٹ کہیں وہ ہی نہ بن جائے۔۔۔۔۔

نانی ایمن کا ہاتھ پکڑ کر کمرے میں چلیں گئیں۔۔۔ جبکہ مدیہا ماں کے پیچھے

بھاگی۔۔

" امی جی میری بات سنیں

مر تفضی نے کھا جانے والی نظروں سے۔۔۔ سالار کو دیکھا جو لیول کا میسنا بنا  
کھڑا تھا۔۔۔۔

تم اپنی یہ شکل میری نظروں کے سامنے سے گم کر لو "وہ دھاڑے۔۔۔  
سالار۔۔۔ چپ چاپ اوپر چلا گیا۔۔۔

جبکہ۔۔۔ مر تفضی بھی نانی کے کمرے میں چلے گئے ابھی افشین اور سکندر کو  
یہ بات نہیں پتہ چلی تھی۔۔۔ جبکہ سب تو خود حیران و پریشان تھے  
۔۔۔ سالار جو بے حد لاوا بالی تھا وہ کیسے اتنا بڑا قدم اٹھا گیا کسی کے وہم و گمان  
میں بھی نہیں تھا۔۔۔

نین نے کبیر کو سالار کے پورشن میں اور زین کو اپنے کمرے میں جاتے دیکھا  
تو خود زیمیل کے پاس آگئی۔۔۔

جس کی اب دبی دبی سسکاریاں اٹھ رہیں تھیں۔۔۔۔

نین کو اسپر کافی ترس آیا۔۔۔۔

اور وہ زیمیل پریشے اور عمل تینوں پریشے کے



کمرے کی جانب چل دیں۔۔۔ پریشے اس سب میں بے حد خوش تھی۔۔۔

-----

یہ سب کیا ہے سالار "کبیر کی آنکھوں میں خفگی تھی۔۔

یار تمہیں مجھے سپورٹ کرنا چاہیے "وہ لا پرواہی سے بولا۔۔

سپورٹ وہاں کی جاسکتی ہے جہاں کوئی سپورٹ کرنے والی بات ہو تم جانتے

وہ عدیل کی بیوی رہ چکی

کبیر "وہ آنکھیں نکالتا غرایا۔۔۔

کبیر چپ رہ گیا۔۔۔

اس وقت اسکی حقیقت یہ ہے کہ وہ سالار مرتضیٰ کی بیوی ہے اور مجھے بالکل

غرض نہیں کے اسکا ماضی کیا تھا۔۔۔

مگر اسکا ماضی حقیقت ہے۔۔۔ کبیر نے احساس دلایا۔۔

ہاں ہو گا۔۔۔ مگر میں کہہ چکا ہوں مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔

تمہیں پڑنا چاہیے سالار۔۔ تم ینگ ہو۔۔۔ تم ایک ایسی لڑکی۔۔  
کبیر تم یہاں سے چلے جاؤ میری برداشت مت آزماؤ "سالار کو پتنگے لگے

---

کبیر اس کو کچھ دیر دیکھتا رہا۔۔  
تم میرے بھائی ہی نہیں ہو۔۔۔ "سالار نے ناگواری سے اسے دور جھٹکا

---

کبیر کے دل پر لگی تھی یہ بات اور اسے اپنی غلطی کا احساس فوراً ہو گیا۔۔  
کہ سالار نے نین کے معاملے میں اسکی ہر طرح سے سپورٹ کی تھی۔۔  
ایم سوری "وہ جلدی سے اسکا ہاتھ پکڑتا بولا۔۔۔

شیٹ آپ "سالار نے ہاتھ جھٹکا۔۔

یار اچھا سوری میں بس فضول سوچنے لگ گیا تھا۔۔ "کبیر کو اسکی ناراضگی  
برداشت ہی کب تھی۔۔

سالار پھر بھی اکڑ کر کھڑا رہا۔۔

سوری پلینز "کبیر ہنسا۔۔۔

سالار نے اسے۔۔۔ دھکا دیا۔۔۔ اور اسپر چڑھ گیا۔۔۔۔

تم نے آئندہ میری بیوی کے متعلق ایک لفظ بھی بکواس کی تو۔۔۔ گردن تن

سے الگ کر دوں گا۔۔۔" وہ اسپر چڑھا گریبان جکڑتا بولا تھا۔۔۔

اوکے اوکے ٹیک اٹ ایزی۔۔۔" کبیر اپنا بچاؤ کرتا بولا۔۔۔ تو سالار اسپر

احسان کرتا اٹھ گیا۔۔۔

سالار اسپر سے ہٹ کر واشروم میں شاور لینے جانے لگا۔۔۔

جبکہ کبیر بستر پر بیٹھ گیا۔۔۔

بات سنو واقعی اسے محبت کرتے ہو "کبیر نے جاننا چاہا۔۔۔

ہاں شاید۔۔۔" اسنے شانے اچکائے۔۔۔

کیا یہ شاید کیا ہے "وہ ایک دم اٹھا۔۔۔

شاید "سالار نے قہقہہ لگایا۔۔۔ اور باتھروم میں گھس گیا۔۔۔

اس شاید پر اس نے تین مکے جڑ دیے جب محبت ہوگی تو بندے لگ پتہ جائے گا "وہ ہنستا ہوا۔۔ نیچے اتر گیا۔۔

اسکی ہنسی کو تب بریک لگا جب مرتضیٰ نے پھاڑ کھانے والی نظروں سے اسے دیکھا وہ جلدی سے اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔

یہ سب کیا تماشہ ہے "افشین چیخنے لگی۔۔ جبکہ سکندر نے اسکو آواز نیچی رکھنے کو کہا۔۔

میں تو اس لڑکی کو اس گھر میں برداشت ہی نہیں کروں گی میرے بیٹے کی قاتلہ کو بیاہ کر لے آیا یہ۔۔ "افشین کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکلی۔۔۔ اور دند ناتی ہوئی وہ۔۔۔ سیدھا مرتضیٰ کے کمرے تک پہنچی تھی جو۔۔۔ بمشکل سوئے تھے دروازہ بجنے پر ایک دم اٹھ گئے۔۔۔۔۔ مرتضیٰ نے بے ساختہ دل پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔ مد بھاڑ گی۔۔۔

نہیں مجھے کچھ نہیں ہو رہا" مرتضیٰ نے کہا۔  
 نہیں آپ کا چہرہ زرد کورہا ہے۔۔۔ مرتضیٰ "مدیہا کالہجہ بھیگ گیا۔۔  
 بس اس ہاتھ میں درد سا ہو رہا ہے" مرتضیٰ نے سیدھے ہاتھ کی طرف دیکھا

---

یا اللہ "مدیہا جلدی سے اٹھی اور باہر بھاگیں۔۔۔ افسین کچھ بولتی کے۔۔۔  
 مدیہا نے کبیر کا دروازہ بجایا۔۔۔  
 کبیر تمہارے باب کی طبیعت خراب ہو رہی ہے "مدیہا چیخی۔۔۔ کبیر پل  
 میں باہر نکلا تھا۔۔  
 جبکہ۔۔۔ زین بھی اس چیخوں پکار پر نکلا۔۔۔ اور حالت دیکھ کر وہ سالار  
 کی طرف بھاگا

سکندر۔۔۔ بھی اندر بھاگے۔۔۔ مرتضیٰ بے دم سے ہو رہے تھے۔۔۔ کبیر نے  
 باپ کا چہرہ تھپتھپایا جو ریسپوں سے نہیں کر رہا تھا۔۔۔  
 اور اچانک اس بھیڑ کو چیرتا سالار۔۔۔ اندر داخل ہوا۔۔

اسنے کبیر کو پیچھے کیا۔۔۔۔۔

تم گاڑی نکالو "سالار نے کہا۔۔ اور باپ کو۔۔ اپنے مضبوط بازوؤں میں اٹھا  
لیا اور وہ باہر لے کر انکو دوڑا اس وقت۔۔ انکے چہروں پر۔۔ کچھ چھین  
جانے کا خوف تھا۔۔۔

تینوں بیٹے۔۔ اور بھائی۔۔ مرتضیٰ کے لیے  
۔۔ ہسپتال پہنچے تھے جبکہ سکندر نے افشین کو غصے سے دیکھا۔  
اگر میرے بھائی کو کچھ ہوا تو زمرہ دار تم ہوگی اور میں تمہیں چھوڑوگا نہیں"  
وہ کہہ کر نکل گئے جبکہ۔۔ افشین نے سب کی طرف دیکھا کوئی اسکی طرف  
متوجہ نہیں تھا۔۔۔  
سب مدیحا کو چپ کر رہے تھے۔۔ جو مسلسل رو رہی تھی۔۔

ہسپتال : ❤️❤️❤️❤️❤️ [10/23, 8:53 PM] S

کے کاریڈور میں وہ سب پریشان کھڑے تھے سب کے چہروں پر پریشانی تھی

جبکہ سالار تو اندر جانے کے لیے بے تاب تھا۔ اس کے پاؤں جیسے جل اٹھے تھے کے اسکی اس حرکت کو اس کے باپ نے اتنا دل پر لے لیا۔۔۔ کہ اسکو کچھ ہو گیا یہ ہو جائے تو وہ۔۔۔ کیسے زندہ رہے گا۔۔۔ جبکہ سکندر اپنی جگہ شرمندہ کھڑا تھا کیونکہ۔۔۔ اسکی بیوی کی وجہ سے یہ ہو رہا تھا۔۔۔ کچھ دیر بعد ڈاکٹر باہر آئے۔۔۔ اور سالار فوراً انکی طرف بڑھا کبیر اور زین بھی۔۔۔

برخوردار پریشان مت ہو۔۔۔ وہ ٹھیک ہے۔۔۔ بس۔۔۔ اسکی ڈائٹ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ تھوڑا پریشاں ہو گیا ہے۔۔۔ اور نیند میں شور برپا ہونے سے بعض اوقات انسان کا دل پریشاں میں آ جاتا ہے جب وہ گھیری نیند میں ہو تو بس وہ ہی ہوا ہے باقی تمہارے والد بالکل ٹھیک ہیں "وہ مسکرا کر بولے تو۔۔۔ سالار نے سانس بھال کیا۔۔۔ کیا میں مل سکتا ہوں "وہ بولا۔۔۔

تم ہی نہیں تم سب مل سکتے ہو "ڈاکٹر کہہ کر وہاں سے چلا گیا جبکہ وہ سب اندرا گئے۔۔

مر ترضی ہوش میں تھے ان سب کو دیکھ کر مسکرائے جوانکی بات پر اتنا ناراض ہو چکے تھے ان سے۔۔۔

یہ سب کیا ہے یار۔۔ اتنا بھی ڈھیلا کون ہوتا ہے۔۔۔۔ یہ تو وہ بات ہو گی۔۔۔ غبارے میں سے ہوا نکلی تو پھیس ہو گیا غبارہ "سالار بولتا ہوا۔۔۔ سٹول کھینچ کر بیٹھ گیا بالکل انکے پاس۔۔۔

توپینے کے لیے ہی پیدا ہوا ہے "مر ترضی ہنس دیے۔۔۔ جبکہ اسنے انکا ہاتھ پکڑ لیا لبوں کی مسکراہٹ سنجیدگی میں بدل گئی۔۔۔ آپکو کچھ ہو جاتا میرا کیا ہوتا۔۔۔

دیکھیں۔۔۔ اسے۔۔۔ وہ سب سے بڑا ہے۔۔۔ وہ سب کو سمجھال لے گا سوائے میرے۔۔۔ اور یہ سب سے چھوٹا ہے اسکو میں سمجھال لوں گا۔۔۔ عارض کے لئے ہم دونوں مل کر بھی کافی ہیں۔۔۔ مگر۔۔۔ سالار کے لیے۔۔۔



ان میں سے کوئی بھی نہیں ہے۔۔۔ سالار کو صرف مرتضیٰ صاحب  
چاہیے۔۔۔ ہیں وہ ہی اسکو سمجھا ل سکتے ہیں سمجھ رہیں ہیں نہ آپ۔۔۔ بس  
آپ میرے ساتھ رہیں گے۔۔۔ کہیں نہیں جائیں گے "وہ جزباتی لہجے  
میں بولا جبکہ مرتضیٰ اسکی آنکھوں میں دیکھتے رہے۔۔۔ جو کبھی کبھی سنجیدہ  
ہوتا تھا۔۔۔

اور اسکے دل میں اپنی حشیت جان کر۔۔۔ انکا دل جیسے خوشی سے۔۔۔ ایکدم  
بلکل ٹھیک ہو گیا۔۔۔  
انھوں نے اسکے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرے۔۔۔  
شیر ہے میرا بیٹا۔۔۔ "اسکی بڑھی بڑھ کو پیار سے چھوتے وہ بولے۔۔۔  
مگر اسکا مطلب بلکل یہ نہیں ہے کہ تم مجھے اپنی بیوی کے لیے پٹالو گے "  
انھوں نے زرا گھوری لگائی۔۔۔

اف۔۔۔ میں تو واقعی پٹار ہا تھا یار "وہ قہقہہ لگا کر ایکدم اٹھا۔۔۔  
جبکہ سب ہنسنے لگے۔۔۔

کبیر۔۔ مرتضیٰ کے پاس آیا اور اپنے باپ کا۔۔ ہاتھ چوم لیا۔۔  
آپ بہتر محسوس کر رہے ہیں "اسنے پوچھا تو وہ مسکرا کر سر ہلانے لگے

----

بس بھوک لگی ہے آدھی رات کو تمھاری ماں کے ہاتھ کا بنا کچھ مل جائے تو  
اچھا ہوگا "مرتضیٰ بولے تو۔۔ کبیر مسکرا دیا۔۔ میں ماما کو فون کر کے کہہ دیتا  
ہوں۔۔۔۔ "اسنے کہا۔۔

اور سالار نے زین کو دھکا دیا۔۔

جو۔۔ باپ کے سینے سے لگ گیا۔۔

اوہ میرا بیٹا۔۔ "مرتضیٰ ان سب کی محبتوں پر نازاں تھے ہنسنے لگے۔

یار بابا اس طرح تو نہیں ڈراتے۔۔ "زین نے خفگی سے کہا۔۔

چلو چلو میرا پتر ٹھیک ہوں میں "وہ اسکا گال تھپتھپا کر بولے۔۔

میں اس عارض۔۔ کو فون کر کے کہتا ہوں۔ سالہ اور کتنے دن۔۔ ہنی مون

منائے گا "سالار نے پاؤں پٹخا۔

تمہارے اندر کی تکلیف ختم نہیں ہوگی کبھی خبردار جو اسے تنگ کیا۔ میری بیٹی نے پہلی بار کوئی فرمائش کی تھی انھیں وہیں رہنے دو جب دل کرے گا جائیں۔ گے "مر تضحیٰ نے ڈپٹا۔"

ٹھیک ہے بابا۔ آپ دیکھیے گا میرے بیس بچے بھی ہو جائیں گے میں پھر بھی ہنی مون پر جاؤ گا اور آپ روک کر تو دیکھاؤ "وہ انکھیں نکالتا بولا جبکہ سب بیس بچوں پر ہنسنے لگے۔"

میں سچ کہہ رہا ہوں "وہ ناراضگی سے بولا  
آج شادی ہوئی ہے آج بیس بچوں کے سپنے۔۔ بھائی کوئی لحاظ کریں "زین نے کہا تو اسے زین کو گھورا

"تم تو اپنی شکل گم کرو میں کبھی تمہارا بھیجا پھوڑ دوں  
شیٹ آپ سالار "مر تضحیٰ گھور کر بولے۔۔"

بس مجھے ہی ڈانٹتے رہیں گے "وہ خفگی کا اظہار کرتا باہر نکلنے لگا۔  
میں تم سے اب بھی ناراض ہو سمجھے "مر تضحیٰ نے پیچھے سے کہا۔"

جبکہ سالار سر ہلاتا باہر نکل گیا۔۔

تم گھر چلو میں لے کر آتا ہوں بابا کو" کبیر نے کہا تو وہ وہاں سے نکلنے لگے۔۔  
 جبکہ فون پر زین اور شاداب چاچو کو آنے کا کہا کیونکہ گاڑی میں جگہ پھر کم  
 رہتی۔۔ وہ دونوں اگئے تو۔۔ وہ تینوں پہلے اور مرتضیٰ سکندر کبیر اور وجاہت  
 ۔۔ وہ چار و بعد میں آئے۔۔ تھے۔۔ گھر آتے ہی سب مرتضیٰ کے گرد جمع  
 ہو گئے۔۔ جبکہ مرتضیٰ سب کو سمجھاتے رہے کہ وہ ٹھیک ہیں۔۔  
 افشین بھی شرمندہ سی اگی۔۔

" بھائی صاحب معافی چاہتی ہوں میری وجہ سے۔۔ ہو ایہ سب  
 افشین نے کہا۔ جبکہ کبیر سالار اور زین نے بھڑک کر اسکو دیکھا۔۔۔۔  
 مرتضیٰ نے نفی کی۔۔

کچھ نہیں ہوتا۔" انھوں نے کہا۔

بابا اپکو ریسٹ کی ضرورت ہے" کبیر نے کہا تو مرتضیٰ اٹھے۔

نہیں کچھ بنادو بابا کے لیے "وہ جاتے جاتے بولا تو نہیں۔۔ کچن میں اگی۔ ماما بھی روم میں آ گئیں۔۔۔

نہیں نے ہلکا پھلکا سا کھانا بنایا۔۔ اور کمرے میں داخل ہوئی تو وہ تینوں بھائی مرتضیٰ اور مدیہا تھے وہ کچھ گھبرائی اور پھر اگے بڑھ کر انکے آگے کھانا رکھ دیا۔۔

مرتضیٰ نے چپ چاپ کھانا شروع کیا۔۔۔

نہیں جانے کے لیے پر تو لنے لگی۔۔

ایک منٹ بھی "سالار کو پھر سے کھلبلی ہوئی۔۔۔

اب تم نے کوئی نیا شوشہ آدھی رات کو چھوڑا تو اچھا نہیں ہوگا "مرتضیٰ نے بھڑک کر کہا۔

میں کیا کرو میرا نام سالار غلط رکھا ہے شوشہ رکھ دینا چاہیے تھا وہ بھی ڈھیٹ

"رومنٹک شوشہ

کبیر اس کے لئے ایک خاص چھتر بنوا لو۔۔۔" مرتضیٰ اپنی ہنسی دباتے ہوئے  
 -- سب کے چہروں پر مسکراہٹ تھی  
 کہنا مجھے یہ ہے۔۔ بھابھی نے فرسٹ ٹائم آپکو کچھ کھلایا ہے جیب ہلکی کریں  
 فوراً "سالار نین کے پاس اگیا جبکہ نین گھبراگی۔۔  
 نہیں اسکی ضرورت نہیں۔۔ وہ میرے بھی بابا ہیں "نین نے کچھ جھجھکتے  
 ہوئے کہا پورے گھر میں مرتضیٰ ہی اس سے سب سے کم بولتے تھے۔  
 ہاں تو۔۔۔" سالار نے شانے آچکائے۔۔  
 سالار "کبیر نے ٹوکا۔۔۔  
 مدیہا مسکرا دیں۔۔۔ جبکہ زین بھی سالار کے ساتھ مل گیا۔۔  
 مجھے پتہ ہے۔۔۔ ادھر آؤ بیٹا "مرتضیٰ نے اسکو بلایا انھوں نے محسوس کیا تھا  
 وہ ان سے زرا دور ہی رہتی ہے۔۔  
 نین نے کبیر کو دیکھا جس نے انکھ سے انکے پاس آنے کا اشارہ کیا۔۔  
 نین انکے پاس آئی اور انھوں نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔

یہ لو "ننگ اسکے ہاتھ پر رکھا۔۔

اس کی کیا ضرورت ہے "نین نے کہا۔۔

بیٹا یہ تو محبت ہوتی ہے۔۔ رکھ لو اور سوپ اچھا بننا ہے اپنی ساس کو بھی سیکھا

دو "وہ شرارتی لہجے میں بولے تو ایک دم سب ہنس دیے۔۔

بابا کتنا اچھا لگے اگر میری بیوی کو بھی میرے سامن اپ ننگ دیں "سالار

نے ٹھنڈی آہ بھری۔

بیٹا جی ننگ تو اسے مل جائے گا۔۔ مگر تم اور تمہارے سامنے۔۔۔ ایسا تو

کبھی نہیں "مرتضیٰ سوپ پیتے سنجیدگی سے

بولے۔۔۔

ظالم ہے ماما آپکا شوہر "سالار نے ماں کو دیکھا۔۔۔

ڈرامے باز "مرتضیٰ اور سالار بیک وقت بولے

اس بات پر تو میں بھی آپ سے خفا ہوں "مدیہا نے کہا تو سالار نے گھیری

سانس بھری۔۔۔

کبیر کو گھور کر دیکھا مجال ہو وہ بے وفا آدمی ایک لفظ بھی منہ سے اس کے حق میں جھاڑ لیتا۔۔۔

وہ بائے بائے کرتا وہاں سے نکل گیا جبکہ باہر نکلتے ہی کبیر کو گالیوں سے بھرپور ایک میسج سینڈ کر دیا۔۔۔

کچھ دیر بعد مرتضیٰ کے آرام کے احساس سے سب ہی باہر نکل گئے۔۔۔

کبیر کمرے میں داخل ہوا تو نین کمرے میں اس نوٹ کو بیٹھی دیکھ رہی تھی

کبیر اس کے پاس آیا تو۔۔ وہ اس کی جانب دیکھنے لگی۔۔  
خوشی اس کے چہرے سے ایاں تھی۔

کبیر میں بے حد خوش ہوں "وہ ہاتھ کو کھول کر بولی جبکہ کبیر نے اپنی ہنسی روکی۔۔



صرف پانچ ہزار کے نوٹ پر میری بیوی اگر اتنا خوش ہوتی ہے تو دن رات دے دیتا ہوں میں "وہ اسکو اپنی طرف کھینچ کر بولا جبکہ نین نے۔۔ اس کے شانے پر تھپڑ مارا کبیر نے اسکو گھورا جس کا اسنے رتی بھی اثر نہیں لیا۔۔ میں اس لیے خوش ہوں کہ میرے ماں باپ نہ صیحی آپکے بابا تو مجھ سے راضی ہو گئے ہیں "ایک دم کہتے ہی اسکی آنکھیں بھیگ سی گئیں

--

کبیر نے اس کے آنسو خود میں چن لیے۔۔۔ پر حدت لمس سے۔۔ نین حسب عادت حرکت کر گئی۔۔۔

اس کے سفید کرتے میں شکنیں ڈال گی کبیر نے گھیری سانس بھری۔۔۔ یاد ہے میں نے تمہیں کہا تھا میرے پاس تمہارے لیے سر پرانز ہے "کبیر بولا۔۔۔ تو نین نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

اور اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

تم نے مجھ سے پوچھا ہی نہیں کہ وہ کیا سر پرانز ہے "کبیر نے کہا۔۔۔

کیا سر پر اترے "نین نے سوال کیا۔۔

آآ کچھ لو اور کچھ دو کا اصول ہے میری جان۔۔۔ اب میں تمہارے پیرنٹس کے بارے میں تمہیں کچھ بتاؤں گا تو اس سے پہلے تمہیں مجھے کچھ دینا ہوگا "کبیر نے اس کے بالوں کو کیچر کی گرفت سے آزاد کیا۔۔

نین نے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔

آپ کیا جانتے ہیں ایسا "نین کچھ خوفزدہ بھی تھی۔۔

میں تمہیں بتاؤں گا تو تمہیں مجھے کچھ دینا پڑے گا "کبیر نے مسکراہٹ روکی

---

آف ہو کیا چاہیے اچکوا بھی میرے پاس پانچ ہزار آئیں ہیں اور آپکی نظر بھی بیٹھ گی انپر "نین اسکی پناہوں سے نکلتی بولی۔ اور اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

ویسے یہ چیپ جوک تھا "کبیر بالوں میں ہاتھ پھیرتا اٹھا۔۔

نین کھلکھلا کر ہنسی۔۔۔

بتادیں نہ ایسے ہی میں جانتی ہوں آپ مشکل میں ہی ڈالیں گے مجھے "نین نے کہا۔۔

مائے لو۔۔ کچھ پانے کے لیے کچھ مشکل تو اٹھانی پڑتی ہے نہ یہ تو اصول ہے " کبیر نے اسکے گال پر جھک کر پیار کیا۔

اچھا ٹھیک ہے جو آپ کہیں گے میں کروں گی "وہ پلکیں بار بار جھپکاتی بولی

---

جبکہ کبیر کو اسپرٹوٹ کر پیار آیا۔۔۔۔

تم جانتی ہو۔۔ دن بدن تم میرے لیے کتنی ضروری ہو گئی ہو "وہ اسے اپنے نزدیک کھینچتا بولا۔۔۔

کتنی "نین نے جاننا چاہا۔۔ اس وقت وہ سب کو بھلائے بس اسکے محبت بھرے لمس کو اپنی گردن سے سرکٹا محسوس کر رہی تھی۔۔

جتنا۔۔۔۔ پیاسے کے لیے کنواں جتنا محبت لکھنے کے لیے م "وہ کہتے ساتھ اسکی بھاری سانسوں میں اپنی سانسیں الجھائے۔۔ بیڈ پر اسکو دھکیلتا چلا گیا۔۔

تادیر اسکے لمس سے ہلکان ہونے کے بعد وہ اپنی مرضی سے جیسے ہی ہٹا۔۔۔  
اس سے پہلے وہ۔۔ اپنی مدہوشی میں بھکتا نین نے اسکا چہرہ تھام لیا۔۔  
کبیر اسکو مخمار نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔  
وہ کیسبات ہے کیا سر پر اتر ہے "نین نے بے چینی سے پوچھا۔۔  
کل ہم تمہارے پیرنٹس کے ہاں چلیں گے انہوں نے بلایا ہے "کبیر نے  
اسکے گال کو نرم پوروں سے چھوا۔۔  
نین حیران رہ گئی۔۔۔  
وا۔۔ واقعی "خوشی سے چہرہ چمک اٹھا۔۔  
کبیر نے اثبات میں سر ہلایا۔۔  
مگر ک۔۔۔ کیسے "نین نے سب جاننا چاہا جبکہ اسے دوبارہ۔۔ اسکے کام سے  
ہٹایا تھا کبیر اب کے سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا۔۔  
نین کو غلطی کا احساس ہوا۔۔

یہ باتیں کل کریں گے "وہ بولا۔۔ اور اسکی گردن میں سے دوپٹہ جدا کیا

----

جبکہ ہاتھ مار کر لیمپ بھی بھجا دیا۔۔

نین نے حسب عادت اسکا کرتا۔۔ سختی سے جکڑا تھا۔۔

اب تم اپنی خیر مناؤ "کبیر اسکے کان میں سختی سے بولا۔۔

نین گھبرا اٹھی۔۔

"سوری نہ

مگرا تنے میں ہی کبیر اسپر حاوی ہو گیا۔۔

اسے اپنی محبت اور چاہت کی بارش میں بھگیو تا دیوانہ کرنے لگا۔۔

-----

زیمیل پریشے کا ہاتھ پکڑے سونے کی کوشش کر رہی تھی ابھی وہ نیند میں جاتی ہی کہ۔۔ اسے احساس ہوا جیسے اسکے نزدیک کوئی موجود ہے۔۔۔۔۔

اچانک اس احساس کے تحت اسکی آنکھ کھل گئی۔۔۔۔۔

اور اپنے سامنے ہاتھ پر ہاتھ جمائے سینے پر باندھے۔۔۔ سالار مرتضیٰ کھڑا تھا چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی۔۔۔۔۔

اسکی اس سے پہلے چیخ نکلتی سالار نے اسے گھورا۔۔۔۔۔

کہ زیمیل کی چیخ بھی حلق میں رہ گئی جبکہ اسکا ہاتھ جو پریشے کے ہاتھ میں تھا کانپنے لگا اسے یقین نہیں تھا سالار یہاں آئے گا۔۔۔۔۔

پریشے میری بہنا۔۔۔۔۔ بس بہت ڈرامہ ہو گیا۔۔۔۔۔

دس منٹ میں اپنی بھابھی کو میرے کمرے میں بھیج دو ورنہ وہ سارے پیسے واپس لے لوں گا جو تم نے مجھ سے لیے ہیں" وہ جھڑک کر بولا جبکہ پریشے نے ایک آنکھ کھول کر اسکو دیکھا۔۔۔۔۔

میں نے بھیو آپ سے کہا تھا۔ آپکا کام کل کروں گی آپ سے تو انتظار ہی نہیں ہوتا۔" پریشہ ایکدم اٹھ کر بولی جبکہ زیمیل منہ کھولے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی یہ سب کیا تھا۔۔

چونٹی تمھیں نہ میں بتا بھی دوں گا میرے ساتھ بے ایمانی نہیں چلے گی۔ آج کی ہی مکی تھی ہم دنوں میں اور۔۔ آج ہی تمھیں یہ کرنا ہو گا ورنہ کل صبح ہونے سے پہلے تم دنیا سے رخصت ہو جاؤ گی "وہ آنکھیں نکالتا غرایا۔۔ اچھا بھی۔۔ چند پیسے دے کر ہیر و بن رہے ہیں" پریشہ منمنائی۔۔ اومیڈیم سلار مرتضیٰ ہیر وہی ہے۔۔ گوگل کر لینا۔۔ "اسنے۔۔ زرافخر سے کہا۔۔

مگر آج کی رات تمھاری بھابی کے لیے ویلن بننے والا ہے "وہ بنا شرم کے زیمیل کی طرف جھک کر مدھم آواز میں بولا گویا پریشہ تو سمجھنے کی کوشش میں اپنی سماعتوں کو کھنگالتی رہ گئی۔۔ زیمیل جو حونک تھی ایکدم دل تھام گئی۔۔

میں جارہا ہوں۔۔ اور ہاں دس منٹ "اسنے پھر سے یاد دلایا۔۔

ٹھیک ہے بھئیو" پریشے نے وکڑی کا سائین بنایا۔۔

جبکہ سالار وہاں سے چلا گیا

زیمیل نے پریشے کی جانب دیکھا۔۔۔۔

جبکہ پریشے نے ایک دم اسکے آگے ہاتھ جوڑ دیے۔۔

دیکھو زیمیل۔۔ سمجھو مجھے یہ آدمی تمہارے ساتھ پھر بھی رائیت برت دے گا مگر مجھے تو الٹا لٹکا دے گا۔ ہو سکتا ہے جان سے ہی مار دے پلیز پلیز

۔۔ میری جان اپنی چھوٹی سی نند کی زندگی کی خاطر تم اسکے پاس چلی جاؤ

"پریشے کا ڈرامہ بھی سیم ٹو سیم سالار کے جیسا تھا۔۔

تم نے ان سے پیسے لیے ہیں اس کام کے "زیمیل حیران تھی

ہاں یار کالج میں ضرورت پڑتی ہے پوکٹ منی تو ختم ہوگی تھی اور کبیر بھیا

سے کون مانگے اتنے سوال کرتے ہیں تبھی میں نے سالار بھیا سے مانگے اور

انہوں نے۔۔۔ پھر مجھے۔۔۔ یہ کرنے کو کہا۔۔



وہ معصومیت سے بولی۔۔

زیمیل نے اسکا ہاتھ چھوڑا

میں عمل کے پاس سو جاؤ گی بلکل آنٹی مجھے بلکل ٹھیک کہہ رہیں تھیں کہ  
آیت کے کمرے میں چلی جاؤ میں غلط تمہارے پاس آئی "زیمیل برا مناتے  
اٹھ گی۔۔

یار زیمیل ایک بار جو انھوں نے سوچ لیا وہ کر کے رہیں گے۔۔۔  
تم کہیں بھی چلی جاؤ۔۔۔ وہ تمہارے پاس پہنچ جائیں گے انھیں غصہ  
دلانے سے بہتر ہے انکے پاس چلی جاؤ "پریشہ اب سنجیدگی سے بولی۔۔۔  
پریشہ۔۔۔ مجھے بلکل یقین نہیں ارہا تم کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔ میں انکے  
پاس جانا ہی نہیں چاہتی۔۔۔ اور تم افسوس ہے مجھے میں کیوں تمہارے پاس  
رکی۔۔۔ "زیمیل نے خفگی سے کہا اور روم سے نکل گی۔۔۔۔  
جبکہ پریشہ نے سر دسانس کھینچی۔۔۔  
اور شانے آچکا دیے۔۔

اسن سیل فون اٹھایا۔۔۔

زیمیل بھا بھی کافی غصے میں تھیں دو چار باتیں مجھے سنا کر جا چکیں ہیں یہ تو آیت کے روم میں یہ عمل کے روم میں گئیں ہیں اور جتنے آپ نے پیسے دیے تھے اتنے میں۔ میں اتنی ہی کوشش کر سکتی تھی۔۔ گڈ نائٹ بھیا اب میں سو رہی ہوں باقی آپ جانیں یہ آپکی بیوی "اسنے سینڈ کر کے روم لوک کیا

۔۔۔

اور سیل پاور آف کر کے وہ۔۔۔ سو گئی۔۔۔ جبکہ دوسری طرف یہ میسج اسنے سنجیدگی سے پڑھا تھا۔۔۔

نہ جانے نکاح ہونے کے بعد دل کیوں اس بات پر مچل رہا تھا کہ وہ چند لمہ اس سے باتیں کرے۔۔۔

اسکی پہلے سے خوف زدہ آنکھوں کو اور ڈرائے۔۔۔

مگر وہ لڑکی ہر بار اسکی بے عزتی کر کے گزر جاتی تھی اسنے بے حد غصے سے سیل فون سائیڈ پر پھینک دیا۔۔۔

اور بستر میں لیٹ گیا۔۔

دل جو بلا وجہ مچل رہا تھا اسے خفگی سے ڈپٹ کر وہ لیٹ گیا۔۔۔ اگر اسے اس سے اتنی ہی پرواہ تھی تو سالار مرتضیٰ بھی کوئی مرا نہیں جا رہا تھا۔۔۔ بھلے اسکا دل مر جائے وہ دوبارہ کوئی کوشش نہیں کرے گا۔ البتہ اسے ان چیزوں کی سزا ضرور ملے گی۔۔۔

-----

زیمیل۔ کو افسوس ہو رہا تھا وہ پریشی سے کیسے بول کر آئی ہے۔۔۔ وہ دکھی دل سے آیت کے روم میں بیٹھی تھی نیند تو اسے بالکل نہیں آرہی تھی اس خوف سے کہیں وہ ابی نہ جائے تبھی۔۔۔ اسنے روم کی لائٹس اون کی ہونیں تھیں اور۔۔۔ خود وہ۔۔۔ بیٹھی تھی۔۔۔ اچانک اسکے کمرے کا لوک کھلا۔۔۔ وہ کھڑی ہو گئی۔۔۔

کوئی دروازہ کھول رہا تھا اسے ڈر لگنے لگا وہ آدمی واقعی اتنا خراب تھا۔۔ کہ  
اسکے ساتھ ایسی حرکت کرنے پر وہ اس حد تک پہنچ جاتا۔۔۔۔  
دروازہ دھڑ سے کھلا۔۔۔ اور افشین کو سامنے دیکھ کر زیمیل کی روح جیسے فنا  
ہو گئی۔۔۔

وہ حق و دق اسے دیکھنے لگی۔۔۔  
جس کے چہرے پر سنگینی تھی افشین نے دروازہ بند کیا۔۔ اور اندر آگئی۔۔۔  
زیمیل پتے کی طرح کانپنے لگی۔۔۔  
تو تجھے لگتا ہے میں تجھے اس گھر میں ٹکنے دوں گی مہارانی میرے بیٹے کو مار کر  
تو اچھی زندگی گزارے گی۔۔ تو نے سوچا بھی کیسے "افشین نے بنا لحاظ کے  
اسکے تھپڑ منہ پر مار دیا "زیمیل جس کا چہرہ خوف سے پہلے ہی سفید وہ گیا تھا  
ایک دم نیچے جا گیری۔۔۔۔

میڈیم۔۔۔ میں "وہ کچھ بولتی کے افشین نے اسکے بال مٹھی میں جکڑے

---

تیرے ٹکڑے کر کے وحشیوں کے آگے ڈال دوں گی تیری اصلیت کیا ہے  
 --- تو نہیں جانتی۔۔۔ جس جگہ سے تو بچ کر آئی ہے وہی جگہ تیرا مستقل  
 ٹھکانہ بنا دوں گی۔۔۔ میں چڑیل تجھے صرف میرے بیٹے کی ملازمہ رکھا تھا  
 میں نے اور اب تو۔۔۔ یہاں راج کرے گی جبکہ میرا بیٹا تو مر گیا "وہ لاتوں  
 سے تھپڑوں سے اسے مارتی بولیں۔۔۔

چپ بلکل چپ "وہ چلائی آواز البتہ نیچی تھی۔۔۔  
 زیمیل جو اسکے مارنے پر تکلیف سے رونے لگی تھی۔۔۔  
 خوف سے اپنی سسکیاں دبائے لگی۔۔۔

افشین نے اسکا منہ سختی سے پکڑا جس پر اسکے تھپڑوں کے نشان واضح تھے  
 --

تو اس گھر سے نکلنے کی تیاریاں کرے گی بس۔۔۔ اور اگر تو نے یہ بات کسی کو  
 بتائی۔۔۔ تو تیرا منہ توڑ دوں گی۔۔۔

قاتلا۔۔ تجھے جیل پہنچا دوں گی۔۔ یہ مت سمجھ کہ تو سالار کی بیوی بن گئی ہے  
تو۔۔ بہت کوئی توپ چیز بن گئی ہے وہ مرد ہے تجھ پر الزام لگوا کر اسی کے  
ہاتھوں زلیل کر وادوں گی۔۔۔۔۔

تو میرے بیٹے کی ہی تھی سمجھی۔۔ وہ مر گیا تو تجھے بھی مر جانے کا حق ہے  
۔۔ اور نہیں مرنا تو اس گھر سے دفع ہو جا۔۔ "وہ آخری تھپڑ مارتیں اپنے دل  
کی بھڑاس نکالتیں وہاں سے چلیں گئیں۔۔ گویا وہ اپنے پاگل پن کا ثبوت  
دے کر گئیں تھیں۔۔۔۔۔

زیمیل یوں ہی بیٹھی رہ گئی۔۔۔۔۔  
انکے مارے گئے۔۔۔ زخم تو پہلے بھی اسکے وجود پر موجود تھے جس سے گھبرا  
کر سالار کو قریب نہیں آنے دیا تھا۔۔ جن زخموں کے ہونے سے وہ ڈر  
رہی تھی کہ وہ دیکھ کر کیا سوچے گا۔۔۔۔۔  
وہ کانپتی ٹانگوں سے اٹھ گئی۔۔۔  
دل تو تھا بھاگ کر اسکے پاس پہنچ جائے اسکی پناہوں میں چھپ جائے۔۔۔

مگر ایسا کچھ نہیں کر سکتی تھی وہ۔۔۔ تبھی وضو کرنے خود اذیت کا شکار ہوتی وہ  
۔۔۔ چلی گی۔۔۔

-----

۔ عارض اسکو غور سے دیکھ رہا تھا جو رات بھر الٹیاں کرتی رہی تھی اور اب رو  
رہی تھی۔۔۔

یار رونا تو بند کرو" اسنے اسکی پیشانی پر لب رکھے محبت و چاہت سے۔۔۔  
یہ سب اپکا قصور ہے" آیت اور بھی رودی

عارض نے اسکو بازوؤں میں بھرا اور روم میں لے آیا۔۔ بیڈ پر بیٹھا کر اسے  
لٹایا۔۔۔

بہت خوب بیوی سارے قصور میرے نکال لو" وہ خفگی سے بولا۔۔۔  
تو آپ ہی بد تمیز ہیں میں تو نہیں ہوں" اسنے معصومیت سے کہا۔۔  
جبکہ عارض نے اسکی جانب دیکھا۔۔

میں بد تمیز ہوں نہ "اسکے ارادے خو نخواستار ہوئے۔۔

عارض عارض نہیں آپ بہت اچھے ہیں "آیت جلدی سے خود کو اس سے

چھپاتی بولی۔۔ جبکہ عارض ہنس دیا۔۔

اسکے ہاتھوں پر پیار کیا۔۔

میں ابھی اچھا سا کھانا ارڈر کرتا ہوں "وہ اسکے بال سنوارتے بولا اسکی شرٹ

میں وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

نہیں مجھے آپکے ہاتھ کا بنا کھانا کھانا ہے "وہ فرمائش کرنے لگی۔۔

عارض کا منہ کھل گیا۔۔

مگر مجھے تو بنانا آتا ہی نہیں "وہ شانے آچکا کر بولا۔۔

تو سیکھ لیں۔ لوگ تو چاند تارے لے آتے ہیں محبت میں آپ صرف کھانا

نہیں بنا سکتے "وہ خفگی سے بولی۔۔

کیوں نہیں میری جان ملازم ہوں شوہر تو نہیں ہوں تمھارا "وہ چیرتا بولا

---



واہ عارض جب بیوی خدمت کرے تو ملازمہ ہوتی ہے "آیت نے گھورا۔  
میں تمہارے ساتھ لڑنا ہی نہیں چاہتا چالاک لومڑی "عارض نے کہا جبکہ  
آیت کا تو منہ کھل گیا۔۔

میں لومڑی ہوں "وہ حیران تھی۔۔ تکیے کو سختی سے جکڑا۔  
ہاں "عارض کا قہقہہ نکلا۔۔

اب میرے پاس آنا اب لومڑی کے پاس بھی آنا آپ "وہ اسپر تکیہ پھینکتی  
غصے سے بولی جبکہ عارض نے زبردستی اسکے دونوں گالوں پر پیار کیا۔  
اور اسکو مسکرا کر دیکھنے لگا۔۔

میں کیا کروں تمہارے پاس آئے بنا گزارا نہیں "وہ بے بسی سے بولا۔۔۔  
جبکہ آیت شرمائی۔۔

"جائیں اب۔۔ کچھ بنائیں میرے لیے

او کے مائے لو "اسنے کہا۔۔

میں بھی او "آیت بولی۔۔

اجاؤ "عارض کچن میں سے بولا۔۔۔

آیت اٹھ کر۔۔ روم سے باہر نکلی اور کچن میں اگی ویسے ہی۔۔۔

عارض نے اسکو بانہوں میں قید کر کے شلف پر بیٹھا دیا اور اسکے ہاتھ میں ریڈ سٹو بریز دے دیں۔۔

آپ جب تک یہ کھائیں۔۔۔ آپکے لیے کھانا یہ ناچیز بناتا ہے " وہ بولا تو آیت کھلکھلا دی۔۔۔

میں نے کبھی سوچا نہیں تھا آپکو ایسے بھی دیکھوں گی " وہ پاؤں جھلاتی بولی۔۔  
اکثر جو ہم سوچتے نہیں وہ ہی ہوتا ہے " وہ بولا۔۔۔ مصروف سا  
جبکہ آیت اسکی بات سے سمت تھی

پورے : ♡♡♡♡♡ S [10/23, 8:56 PM]

گھر میں۔۔۔ ہنگامہ مچا ہوا تھا۔۔۔ صبح سات بجے سالار کی فلائیٹ تھی مدیحا  
اسے چھ بار اٹھا چکیں تھیں مگر وہ پھر بھی سوتار ہا اور اب اچانک۔۔۔ جب بس

آدھا گھنٹہ رہ گیا۔۔ تو وہ بھاگتا ہوا نیچے آیا تھا۔۔ ٹائی بھی بنا باندھے ہاتھ میں لیے کھڑا تھا۔۔

یار ماما مجھے وقت پر اٹھانا تھا نہ۔۔۔ "وہ جھنجھلایا۔۔۔

بیٹا جی آپکو چھ بار اٹھا چکیں ہوں جب آپکی نیند ہی نہ پوری ہوتی ہو تو اس میں میرا کوئی قصور نہیں اور ناشتہ آرام سے کرو سالار "مدیہا کو اسکی یہ جلد بازی بری لگی۔۔۔

صبح کے وقت سب ہی ٹیبل پر موجود تھے نین۔۔۔ صوفیہ اور تنزیلہ سب کے آگے ناشتہ لگا رہے تھے۔۔۔ جبکہ کبیر شاداب سے بات کر رہا تھا مرتضیٰ اخبار میں مصروف تھے۔۔۔

اور پریشہ عمل اور زین کے پیپرز چل رہے تھے تبھی وہ لوگ بھی ناشتہ کر کے جانے کے لیے تیار تھے۔۔۔

البتہ اس خاموش ماحول میں سالار نے ا۔ کرواویلا مچا دیا تھا۔۔۔

ممداس منٹ ایئر پورٹ جاتے لگیں گے اور دس منٹ یہاں سے۔۔۔ نکلتے  
میرا آدھا گھنٹہ ختم۔۔۔ "وہ کافی کا گرم گرم کپ لبوں سے لگا گیا۔۔  
سالار "مر تضحیٰ نے اسکو گھورا۔۔

یار یہ بلیک میلنگ نہ کیا کریں "وہ سر جھٹکتا۔۔ چسیر کھینچ کر بیٹھ گیا۔۔  
زیمیل کہاں ہے۔۔۔ اس بچی سے بھی کہیں کے ناشتہ کرے اگر۔۔۔"  
مر تضحیٰ کو ہی اسکا خیال آیا۔۔ جبکہ سالار نے کوئی ریسپوں س نہیں دیا البتہ  
اسکی طرف سب نے دیکھا ضرور تھا۔۔۔

وہ ٹیکسٹ سینڈ کرتا اب بھی عجلت میں تھا۔۔۔  
پریشہ اٹھی اور۔۔۔ زیمیل کو لینے چلی گئی۔۔۔  
سالار تم واپس شام کی فلائیٹ سے گھراؤ گے۔۔ کہیں نہیں رکنا اب تم نے  
"۔۔۔ کہ مہینہ مہینہ شکل نہ دیکھاؤ

بابا بہت مشکل ہے۔۔۔ یہاں سے کراچی کا سفر چھ گھنٹے ہے۔۔ میں تو مارا  
جاؤں گا اس آنے جانے میں۔۔۔ "وہ بولا

بلکل ٹھیک کہہ رہے ہیں تمہارے بابا۔۔۔ بھولو مت کسی سے نکاح کیے بیٹھو ہو۔۔۔۔" مدیہا کو احساس تھا کہ وہ تو اپنے نکاح کو بھی بھول جانے والا انسان ہے۔۔۔ تبھی اسے یاد دلا یا۔۔

ارے واہ واقعی۔۔ اور ظالم سماج آپ لوگ۔ جیسا۔۔ میرے اور میری بیوی کے بیچ حائل ہے۔۔ اسکا کیا" وہ جان بوجھ کر اپنے مزاج کے مطابق بولا جبکہ زیمیل کو تو اگنور کرنے کی قسم کھالی تھی۔۔

بہت ہی بے شرم ہیں بیٹا جی آپ" مدیہا۔۔ نے نفی میں سر ہلایا سب کے لب مسکرا رہے تھے۔۔

تمہیں جو میں نے کہا ہے وہ ہی کرنا" مرتضیٰ نے تنبیہ کی۔۔

" اچھا بھی ٹھیک ہے ہر وقت ہلا کو خان بنے رہتے ہیں

سالار" مرتضیٰ نے بھڑک کر چیخ اٹھائی جبکہ وہ زبان دانتوں تلے دبا کر کان پکڑ گیا۔۔۔

تھوڑا تو لحاظ کیا کریں میرا۔۔ میں دوسرے نمبر پر آتا ہوں اس گھر میں "وہ معصومیت سے بولا۔۔

اپنی زبان کا خیال بھی رکھا کرو "مر تضحیٰ نے چائے پیتے ہوئے کہا۔۔۔  
تبھی زیمیل اور پریشے بھی اگئیں۔۔۔۔

زیمیل کافی گھبرا رہی تھی ان سب کے سامنے آنے سے۔۔

اسنے سب کو سلام کیا۔۔ تو سب نے ہی خوش دلی سے جواب دیا۔۔۔  
افشین یہاں موجود نہیں تھی زیمیل نے ایک نگاہ پوری ٹیبل پر ڈالی اور سکھ کا سانس لیا۔۔۔۔

سالار نے سیل فون نیچے رکھا اور زیمیل کی طرف دیکھا۔۔۔

اسکے خوبصورت معصوم چہرے پر۔۔۔ چمک ہی الگ تھی جبکہ اسکی نگاہ

پھسلتی ہوئی اس نشان پر ٹھہر گئی جو کے نیلا سا تھا۔۔۔

سالار نے فوراً کپ رکھا اور اسکے سامنے سے ٹیبل بجائی۔۔

وہ واقعی بناشرم ولاحافظ کا انسان تھا۔۔ کبیر اور نین سب کے سامنے۔۔۔  
کافی ڈیسنٹ رہتے تھے۔۔ جبکہ سالار صاحب کو روک کون سکتا تھا۔۔۔  
زیمیل نے اسکیطرف دیکھا۔۔

کیا ہوا ہے تمہارے چہرے پر "سب کے سامنے اسکا ایسے اسکیطرف متوجہ  
ہونا زیمیل کے چہرے پر اچانک سرخی پھیل گئی۔۔۔  
دل جبکہ دھڑکنے لگا۔۔۔۔

وہ گھبرائی ہوئی سی اسکیطرف دیکھ رہی تھی۔۔  
ہاں تم سے پوچھ رہا ہوں کیا ہوا ہے تمہارے گال پر "وہ  
سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔۔ سب اسکیطرف متوجہ تھے۔۔  
وہ میں۔۔ گیر گئی تھی واشروم میں "زیمیل انگلیاں چٹختی بولی۔  
جھوٹ "سالار تیوری چڑھا کر بولا۔۔۔

میں سچ بول رہی ہوں۔۔ "زیمیل کا سانس خشک ہوا۔۔  
سالار چنیر پیچھے کرتا اٹھا۔۔

تم سچ بتا رہی ہو۔۔۔۔۔ یہ نہیں "وہ بے حد غصے میں لگا۔۔۔ ارد گرد بیٹھے  
لوگوں کا بھی لحاظ نہیں تھا۔۔

زیمیل پریشانی سے اسکو دیکھنے لگی  
سالار جب وہ کہہ رہی ہے تو سچ ہی بول رہی ہوگی "مر ترضی بیچ میں بولے  
۔۔۔

اسنے مر ترضی کو ایک نظر دیکھا اور دوسری نظر بھر پور ضبط کا مظاہرہ کرتے  
ہوئے۔۔۔ زیمیل پر ڈالی۔۔

میں سچ کہہ رہی ہوں "زیمیل نے اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں بے اعتباری  
تھی۔۔

وہ بنا کچھ بولے اپنا سیل فون اٹھا کر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔  
سب اچانک سنجیدہ ہو گئے تھے۔۔

زیمیل شرمندہ سی ہو گئی۔۔۔ جیسے یہ قصور اسکا ہو۔۔۔ اسنے ان سب کے  
چہرے کی مسکراہٹ۔۔۔ ختم کر دی تھی۔۔



وہ بھی آنسو پیتی اٹھی۔۔ مگر۔۔ نین نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔  
تم بالکل آیت جیسی ہو چھوٹی چھوٹی باتوں پر گھبرا جاتی ہو" وہ۔۔ مسکرا کر بولی  
۔۔

چلو بیٹھو ناشتہ کرو اب "نین نے کہا۔۔ تو سب مسکرا دیے۔۔  
بیٹھ جاؤ بیٹا" مرتضیٰ تو آہستہ آہستہ اسکے فیور میں اتر رہے تھے۔۔  
اور اسکی فکر مت کرنا کبھی پانی اور کبھی آگ کی طرح کامزاج ہے اسکا اپنے  
آپ ٹھیک ہو جائے گا" مرتضیٰ نے مسکرا کر کہا۔۔ تو زمیل بیٹھ گئی۔۔  
سب کے ساتھ۔۔  
اور پھر رفتہ رفتہ سب۔۔ اپنے اپنے کام پر نکل گئے۔۔

دوپہر کا کھانا سنے اور زمیل نے بنایا تھا جبکہ صوفیہ تنزیلہ اور مدیہا۔۔ کو  
زبردستی ریسٹ کا کہا۔۔۔

پریشے اور عمل بھی کالج سے اکٹیں جبکہ زین۔۔ کہیں چلا گیا تھا باقی گھر میں  
 افشن اپنے وپرن میں تھی۔۔ وہ صبح سے ہی ادھر نہیں آئی تھی۔۔۔  
 نین۔۔۔ کو گرمی کا شدید احساس ہوا تو۔۔۔ اسنے شاور لینے کا سوچا۔۔۔  
 اچانک اسکی نگاہ اپنے ہاتھ میں موجود بریسلٹ پر گئی۔۔  
 وہ قیمتی تھا۔۔ اسکی شادی کا تحفہ تھا۔۔ اسکی گوری کلائی میں جچتا بھی خوب تھا  
 وہ خوش تھی وہ محسوس کر رہی تھی۔۔ وہ خوش رہنے لگی ہے۔۔۔  
 جب سے شادی ہوئی تھی۔۔ اسکے بعد سے اب تک۔۔۔ اس نے اپنے  
 اندر کبیر کے لیے جزبات میں بے حد تبدیلی محسوس کی تھی۔۔۔  
 وہ اکثر اب اسکو یاد آنے لگا تھا۔۔۔  
 اسنے کبھی اسے میسج یہ کال نہیں کی تھی مگر آج سامنے موبائل دیکھ کر اسکا  
 دل کیا وہ اسے کال کرے اس سے پوچھے وہ کیسا ہے۔۔۔۔ دل میں عجیب  
 سے احساس جنم لے رہے تھے۔۔۔  
 وہ سر جھٹک گئی۔۔۔

کنٹرول کرونین "اسنے کہا اور۔۔۔ واشروم میں چلی گئی۔۔

پندرہ منٹ بعد وہ واشروم سے باہر نکلی۔۔۔

گیلے بالوں کو ابھی وہ ڈرائیر سے سکھا ہی رہی تھی کہ اسکا سیل فون بجنے لگا

۔۔۔

یہ پہلی کال تھی جس کی تھی وہ جانتی نہیں تھی۔۔

کبیر نے یہ فون دیا تھا۔ اس میں کس کے نمبر تھے وہ نہیں جانتی تھی۔۔

سیل فون کی سکرین پر کبیر مرتضی جاتا نام جگمگا رہا تھا۔ وہ مسکرا دی اور کال اٹینڈ کی۔۔

سلام کیا۔۔ اور اسکے بولنے کی منتظر ہوئی۔۔

میں تمہیں مس کر رہا تھا سوچا تم تو مجھے یاد نہیں کرو گی میں ہی کر لوں "وہ بولا۔۔ جبکہ نین کو محسوس ہوا وہ ساتھ ساتھ کوئی کام بھی کر رہا ہے۔۔۔

نین کو ایسے شرم آئی جیسے۔۔۔ وہ سامنے کھڑا ہوا اپنی گھیری نظروں سے

اسے دیکھ رہا ہو۔۔۔۔

آپکو اپنے کام میں دل لگانا چاہیے " وہ اپنی مسکراہٹ دباتی بولی۔۔  
آئینے میں اپنے خوش باش عکس کو دیکھا۔۔۔  
کیا کروں روز۔۔۔ یہ سات آٹھ گھنٹے۔۔۔ مجھ پر بھاری ہوتے ہیں " کبیر بے  
چارگی سے بولا تو نین کھلکھلا دی۔۔  
کبیر بھی ہنس دیا۔۔

" اچھا۔۔ لڑکی زیادہ مت ہنسو تمہیں کام کی بات بتانی ہے  
وہ کچھ دیر بعد بولا۔۔  
جی " نین نے پوچھا۔۔۔  
تم ریڈی ہو جاؤ دس منٹ میں تمہیں لیتا ہوں میں " وہ بولا اور گھیری سانس  
لی۔

وہ کیوں " نین کو یاد نہیں رہا۔۔  
لگتا تو نہیں تم اتنی بھلکڑ ہو " کبیر نے مسکرا کر طنز کیا۔۔  
نین خاموش رہی۔۔

ہمیں تمہارے پیرنٹس سے ملنے جانا تھا بیوقوف لڑکی "کبیر نے کہا تو نین  
ایک دم اچھلی۔۔

اوہ ہاں۔۔۔ ٹھیک ہے ٹھیک ہے ہم کب جائیں گے کیا انھوں نے خود بلایا  
ہے۔۔۔ جلدی بتائیں آپ کب آرہے ہیں میں ابھی بس ابھی ریڈی ہو جاتی  
ہوں "وہ ایک سانس میں۔ بولی۔۔ کبیر اسکے خوش ہونے پر مسکرایا۔۔  
اوکے میں آتا ہوں "اسنے کہا تو نین سیل کی سکریں کو دیکھنے لگی۔۔۔  
کیا واقعی مجھے معاف کر دیا ہے انھوں نے "بھگی آنکھوں سے وہ سوچنے لگی  
اور پھر پلٹ کر۔۔ وہ جلدی جلدی تیار ہونے لگی۔۔  
لباس جو سادہ سا نکالا تھا اسے بدل کر مختلف نکال لیا۔۔۔  
وہ تیار ہو کر باہر آگئی۔۔

واہ بھابھی کہاں جا رہی ہیں "پریش نے اسکو دیکھ کر۔۔ آنکھ ماری۔۔ تو نین  
سر تھام گئی۔۔ تمہارا کیا بنے گا لڑکی تم شرمندہ کر دیتی ہو سب کو "نین بولی  
تو وہ ہنسنے لگی۔۔ زیمیل۔۔ نے بھی اسکو دیکھا۔۔ اور مسکرا نے لگی وہ بہتر

محسوس کر رہی تھی۔۔۔ کیونکہ نہ سالار تھا اور نہ افشین اور باقی سب اسکا بہت خیال رکھ رہے تھے۔۔۔

بتائیں نہ کہاں جا رہی ہیں "عمل بے چینی سے بولی۔۔

میں اپنے پیرنٹس کے گھر "نین نے مسکرا کر بتایا اور مدیہا کی طرف دیکھا۔۔

کیا میں چلی جاؤ۔۔۔ ماما "وہ بولی تو مدیہا کو اسپر پیار آیا۔۔۔ اسے اچھا آ لگانین نے اس سے پوچھا۔۔۔

بیٹا تمہارے ماں باپ کا گھر ہے اس میں پوچھنے والی کیا بات ہے "وہ مسکرائیں تو نین بیٹھ گئی۔۔

کبیر لینے آئے گا "صوفیہ نے پوچھا تو وہ سر ہلا گئی۔۔

چلو خیر سے جاؤ "وہ بولیں۔۔۔ اور سب ہلکی پھلکی باتیں کرنے لگے۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں گارڈ نے کبیر کے آنے کا بتایا تو وہ۔۔۔ باہر آ گئی۔۔۔ اسے بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔۔ ایسا لگ رہا تھا وہ اپنے ماں باپ سے۔۔۔ صدیوں بعد ملنے جا رہی ہے۔۔۔ قدم ہواؤں میں تھے۔۔۔

وہ گاڑی میں بیٹھی۔۔۔ کبھی میرے لیے بھی اتنے دل سے تیار ہو جایا کرو  
"کبیر اسکو دیکھتا گا گلزار تارتا بولا۔۔۔"

آپ ساری تیاری خراب کر دیتیں ہیں۔۔۔ "نین نے بے ساختہ کہا جبکہ  
کبیر نے اسکو دلکشی سے دیکھا۔۔۔

اچھا بس بس۔۔۔ فلحال ہم وہاں جا رہے ہیں اور آپ مجھ سے کوئی ڈیمانڈ  
نہیں کریں گے "نین نے فوراً سکی آنکھوں پر ہاتھ رکھا۔۔۔  
تھوڑی سی چھوٹی سی "کبیر بولا۔۔۔  
تو نین ہنسنے لگی۔

کبیر بچوں والی حرکتیں نہ کریں "نین نے اسکو گھورا۔۔۔  
کبیر نے منہ بنایا اور منہ پھیر لیا۔۔۔۔۔

اور گاڑی سٹارٹ کر لی۔۔۔

نین چپ چاپ بیٹھی رہی کبیر نے گلاسز لگا لیے۔۔۔ وہ محسوس کر رہی تھی  
کبیر ایک دم خاموش ہو گیا تھا۔۔۔ لیکن وہ کیوں ہوا تھا۔۔۔ کیا وہ سوچ رہا تھا کہ

نین اسکے ساتھ اسی طرح کرتی ہے مگر جب اسے چاہا کبھی نین نے اسکو روکا نہیں۔۔۔۔

بھلے اسکے اندر کوئی بھی حالات ہوں مگر یہ بھی حقیقت تھی اسکی بے پناہ محبت اور چاہت کا جواب بھی وہ اس عرصے میں اسے نہیں دے سکی تھی۔۔۔ نین کو شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔۔

وہ کبھی خود سے اسکے نزدیک نہیں گئی تھی۔۔۔

شاید خیال نہیں رہا۔۔۔

لیکن محبت میں محبوب کا خیال نہ رہے۔۔۔ حیران کن تھا۔۔۔ لیکن اسے محبت بھی نہیں تھی۔۔

کیا اب بھی اسکے دل میں احمد تھا۔۔

کیا اسکی گھٹیا سوچ جانے کے بعد۔۔ بھی وہ کبیر کی محبت سے۔۔ دستبردار

ہونا چاہتی تھی وہ اچانک بے ساختہ کی سوچوں میں الجھ گئی۔۔

انکا گھر آیا تو کبیر نے۔۔ اس سے بنا بولے ہارن بجا دیا۔۔۔



نین ہوش میں آئی۔۔  
اور جلدی سے باہر نکلی۔۔  
آپ بھی انہیں گے نہ "اسنے پوچھا۔۔  
اسکی بڑی ساری گاڑی کو محلے کے لوگ۔۔ حیرانگی سے دیکھ رہے تھے جبکہ  
نین کی قسمت پر۔۔ رشک کر رہے تھے۔۔  
نین پر کی عورتوں کی نگاہ گی۔۔ کی نے کوشش کی اس سے بات کریں۔۔ مگر  
کبیر کے اترتے ہی سب ہی پیچھے ہٹ گئیں۔۔  
وہ گھر میں داخل ہوئے تو۔۔ امی نے نین کو سینے میں بھینچ لیا۔۔  
اور پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔۔  
جبکہ نین۔ کا بھی یہ ہی حال تھا۔۔  
اسکے والد کبیر سے ملے کبیر آج تک سمجھ نہیں سکا تھا وہ کیوں اس سے  
ناراض تھے اسنے کبھی نین سے پوچھا بھی نہیں تھا۔

کبیر خاموشی سے کھڑا رہا یہاں تک کہ نین اپنے ابو کے گلے لگی اور بری طرح رو دی۔۔

ابو پلینز مجھ سے خفانہ ہوں "وہ بولنے لگی۔۔

نہیں میری بچی میں کیوں خفا ہوں گا بلکہ تم ہمیں معاف کر دو "وہ بولے تو نین نے جلدی سے انکے ہاتھ پکڑے۔۔

کبیر اب بھی خاموش کھڑا تھا۔۔ وہ دوبار یہاں آیا تھا۔۔

نین کے پیچھے سے۔۔ اور اسنے۔۔ ان سے وجہ جانی چاہی تھی مگر کسی نے نہیں بتائی تھی اور پھر جب تیسری بار وہ آیا تو انکے انداز بدل گئے تھے وہ اس تبدیلی پر حیران تھا مگر زیادہ نہیں سوچا کیونکہ وہ صرف نین کی خوشی چاہتا تھا۔۔

اور آج۔۔ نین کے چہرے پر وہ خوشی دیکھ کر وہ بھی خوش ہو گیا جو اسنے اپنے گھر میں اسکے چہرے پر نہیں دیکھی تھی۔۔

کبیر اور اسکے والد تو ایک کمرے میں بیٹھ گئے نین بھی انکے پاس تھیں امی  
نے کھانے کا انتظام کیا تھا۔۔ بہت مزے دار کھانے بنائے تھے۔۔۔  
نین وہاں سے اٹھ کر امی کے پاس آگئیں۔۔  
میں لگا دیتی نہ کھانا تم کیوں اگی" وہ بولیں۔  
میں آپکی مدد کر دیتی ہوں" نین نے کہا۔۔۔  
امی نے نین کی طرف دیکھا۔۔۔  
نین تم خوش ہو" وہ پوچھنے لگیں۔۔  
جی امی بہت" آج وہ بتا نہیں سکتی تھی کتنی خوش تھی اور کبیر کی قدر اسکی  
نظروں میں کتنی بڑھ گئی تھی۔۔۔۔  
اور آج اسے محسوس ہوا تھا وہ واجب المحبت تھا۔۔۔۔  
وہ مسکرا دی۔۔۔

نین تیری پھوپھو نے اپنی اصلیت دیکھا دی بیٹا" امی کا لہجہ بھیگ گیا۔۔۔

وہ اور احمد تیرے ابو کے ساتھ اتنی بد تمیزی کر کے گئے جبکہ احمد نے کہا کہ وہ تیری کبیر سے طلاق کرادے گا۔۔۔ اسکو سچ بتا کر کے تو۔۔۔ "امی رک گئیں۔۔۔"

نین کے ہاتھ سے چھری چھوٹ کر زمین پر جا گیری۔۔۔  
ام۔۔۔ امی "اسکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔"

امی میرا کوئی قصور نہیں ہے "نین ہلکی آواز میں بولی۔۔۔  
میں جانتی ہوں میری بچی "امی نے اسے گلے سے لگا دیا۔۔۔"

میں نے تجھے بہت سخت الفاظ کہے مجھے معاف کر دے نین میں ماں ہو کر تیری تکلیف نہیں سمجھ سکی "وہ اسکو سینے سے لگائے بول رہیں تھیں۔۔۔  
جبکہ نین کو تو صرف احمد کی فکر تھی۔۔۔"

چل زیادہ نہ سوچ۔۔۔ ہم دیکھ لیں گے اسے۔۔۔ تو سٹور میں سے نیا سیٹ نکال لا "امی نے کہا تو نین سر ہلاتی سٹور میں اگی۔۔۔  
جبکہ اسے محسوس ہوا۔۔۔ باہر کوئی آیا ہے۔۔۔"

احمد اور پھوپھو کی آواز سن کر وہ سن سی ہو گئی۔۔  
باہر گاڑی دیکھ کر وہ لوگ اگئے تھے۔۔۔  
نین آئی ہے "پھوپھو بولیں۔۔۔۔  
آج تو میں بھی ملوں گا نین کے شوہر سے "احمد بولا۔۔۔  
نین کا دل بیٹھنے لگا۔۔ وہ فوراً وہاں سے باہر نکلی۔۔ اور اسے احساس بھی نہیں  
ہوا اسکے ہاتھ سے بریسلٹ ایکدم کھل کر گر گیا۔۔۔۔۔  
وہ باہر آئی۔۔۔ اور پھوپھو کو دیکھا۔  
جو مکرو مسکراہٹ لیے اسے ہی دیکھ رہیں تھیں اسکا دل کیا کہہ دے چلی  
جائیں یہاں سے مگر کبیر کی وجہ سے کچھ نہیں بولی۔۔  
کبیر اور ابو بھی باہر اگئے۔۔  
کبیر نے احمد کو چونک کر دیکھا۔۔  
اسلام علیکم میں نین کا کزن ہوں "احمد نے کبیر کی جانب ہاتھ بڑھایا۔۔

کبیر حیران تھا۔۔۔۔۔ مگر تا دیر نہیں وہ اسکا اور کرتھا ایک عام معمولی سا۔۔۔  
 اسنے مسکرا کر اس سے ہاتھ ملا لیا۔۔۔۔۔ جبکہ احمد اس وقت کبیر کو صرف نین  
 کے شوہر کی حیثیت سے ٹریٹ کر رہا تھا۔۔۔  
 نین کھڑے کھڑے کانپ رہی تھی۔۔۔۔۔  
 اندر چلتے ہیں کبیر صاحب۔۔۔ "احمد بولا تو کبیر شانے آچکا کر اندر چلا گیا۔۔۔  
 اور پھوپھو بھی۔۔۔  
 نین پیلی پڑ گئی۔۔۔  
 امی اگر اسنے کچھ کہہ دیا تو۔۔۔۔۔ "وہ ہول رہی تھی۔۔۔  
 جاتو اندر جا۔۔۔ "امی خود پریشان تھیں اور یہ ہی حالت ابو کی بھی تھی۔۔۔۔۔  
 کبیر نے نین کو اندر آتے دیکھا۔۔۔۔۔ اور اسکو اپنے ساتھ بیٹھنے کا اشارہ کیا  
 ۔۔۔۔۔  
 نین اسکے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔۔۔  
 بیٹا کیا کرتے ہو "پھوپھو نے پوچھا۔۔۔۔۔ کبیر کو ہنسی آ گئی۔۔۔۔۔

آپکے بیٹے کا بوس ہوں۔۔۔" وہ بولا۔۔۔ تو نین نے ایک دم اسکو دیکھا۔۔۔  
 پھوپھو اور احمد کا منہ اتر گیا جبکہ کبیر کے لبوں پر مسکراہٹ اب بھی تھی۔۔۔  
 آسکے اگے کسی کے بولنے کی ہمت نہیں ہوئی۔۔۔ تو امی نے کھانا لگا دیا۔۔۔  
 کھانا کافی اچھا تھا۔۔۔ کبیر نے تعریف کر دی۔۔۔  
 آنٹی نین بھی آپکے جیسا کھانا بناتی ہے کافی لڑیز ہے" وہ بولا۔۔۔  
 تو پھوپھو ہنسنے لگی۔۔۔

ارے بیٹا نین نے تو ساری کو کینگ۔ سیکھی ہی احمد کے لیے تھی" وہ بولیں  
 نین کا لقمہ یوں ہی رہ گیا احمد بھی ہنس دیا۔۔۔ جبکہ کبیر۔۔۔ نے انکی طرف دیکھا  
 ---

اچھی بات ہے آنٹی۔۔۔ بہنوں کو بھائیوں کا خیال رکھنا چاہیے۔۔۔ میری بھی دو  
 بہنیں ہیں۔۔۔ اور بالکل ایسی ہی ہیں۔۔۔۔۔" اسنے مسکرا کر کہا تو پھوپھو کا  
 ایک بار پھر منہ سا اتر گیا۔۔۔۔۔  
 احمد آج تم چھٹی پر تھے" کبیر نے احمد کی طرف دیکھا۔۔۔

احمد کی ساری ہوا ایکدم نکلی۔۔

س۔۔ سر۔۔ وہ طبعیت ٹھیک نہیں تھی "وہ ہکلا گیا۔۔۔

یہ سکول والے بچوں والے بھانے نہیں کرنے چاہیے ویسے تمہیں  
۔۔ "کبیر مسکرایا۔۔

احمد کا رنگ پھیکا پڑ گیا اور اس نے اپنی ماں کو چپ رہنے کے لیے کہا۔۔۔  
اب اسے احساس ہو رہا تھا وہ کبیر مرتضیٰ کے سامنے بیٹھا تھا۔۔ جو بالکل عام  
انسان نہیں تھا۔۔

کچھ دیر ٹھہر کر کبیر اٹھ گیا۔۔

بیٹا اور بیٹھتے۔۔ "نین کے والد بولے۔۔

پھر کبھی انکل۔۔۔ "کبیر نے سہولت سے کہا۔۔

اگر نین رکنا چاہتی ہے تو رک جائے "کبیر بولا تو نین نے فوراً نفی کی۔۔

نہیں میں اجاؤ گی دوبارہ "وہ بولی اور کبیر کو دیکھا۔۔

کبیر نے سر ہلایا اور ان سب سے مل کر باہر نکل گیا۔۔



البتہ احمد کے ساتھ اسکا رویہ کھینچ گیا تھا۔۔۔۔  
نین بھی ماں باپ سے مل کر باہر چلی گئی۔۔۔۔

-----

گاڑی میں بیٹھی تو کبیر خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا نین نے دو تین بار اسکو دیکھا۔ اسنے گاگلز لگائے ہوئے تھے۔ اور نین کو لگا وہ اس سے لا تعلق سا ہو گیا ہے اس وقت نین کو کافی کھل رہی تھی اسکی خاموشی۔۔۔ نین نے خود سے کبیر کا شانہ تھامہ اور تھوڑا سا اچک کر اسکے گال پر پیار کیا۔۔۔۔  
یہ حرکت اسنے کافی ہمت کر کے کی تھی۔۔۔  
کبیر نے گاڑی کو چونک کر بریک لگائی۔۔۔۔  
تم نے مجھے بیچ راستے میں ہارٹ اٹیک کیوں دیا "وہ آئی برو آچکا آکر اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

نین مسکرا دی۔۔۔ دل کو تسلی ہوئی وہ نارمل ہے

آپ مجھ سے بول نہیں رہے تھے۔۔۔ مجھے فکر ہو رہی تھی "نین نے کہا  
کبیر ہنس دیا۔۔

تمہیں میری فکر حیرت نہیں ہے "وہ بولا۔ نین کو نہ جانے کیوں یہ طنز لگا  
۔۔۔ وہ سر جھکا گئی۔۔

اے۔۔۔ خوش خوش رہو۔۔ "کبیر نے اسکا گال سہلایا۔۔

کبیر "نین نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔ لہجہ بھیگا ہوا تھا  
کبیر نے اسکو سینے سے لگایا۔۔ اسے لگا جیسے وہ کچھ کہنا چاہتی وہ  
بولو "وہ منتظر تھا جیسے۔۔۔

نین نے آنسو حلق میں اتارے۔۔۔

آپ بہت اچھے ہیں "وہ اسکو دیکھنے لگی۔۔

بس۔۔۔ "کبیر نے مصنوعی ناراضگی دیکھائی۔۔

مجھے لگا تم کہو گی مجھے آپ سے بے پناہ محبت ہے میری خواہش ہے تمہارے  
منہ سے یہ الفاظ سنوں "کبیر نے اسکے بال سہلائے۔۔۔۔  
نہیں اسکو دیکھنے لگی۔۔

ہو سکتا ہے جلد اپنی خواہش پوری ہو جائے "وہ مسکرائی۔۔  
اوہ میں منتظر ہوں "کبیر نے اسکی پیشانی پر پیار کیا۔۔۔  
نہیں اس سے الگ ہوئی۔۔۔  
اب گھر چلیں "اسنے کہا۔۔۔ تو کبیر نے گاڑی سٹارٹ کر لی۔۔۔

اسکے ہاتھ میں ٹائی یوں ہی تھی پی آئے نے باندھنے کے لیے کہا بھی مگر اسنے  
پورے دن ٹائی مٹھی میں بھینچے رکھی۔۔۔  
اول تو اسے ٹائی باندھنی آتی نہیں تھی۔۔۔ وہ اتنا بڑا ہو کر بھی مدیہا سے  
بند ہوتا تھا یہ پھر اسکا پی اے باندھتا تھا۔۔۔۔

اور آج وہ عجیب غصے کا شکار تھا۔۔۔۔۔

وہ کس قدر فضول لڑکی تھی۔۔۔ وہ اسکی طرف مائل ہو رہا تھا جبکہ۔۔۔ وہ

۔۔ لڑکی اسی سے سب سے زیادہ بدق رہی تھی۔۔۔

مگر سالار سے۔۔ اس کے چہرے کا نشان ہضم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

سر شوٹ ریڈی ہے "ایک لڑکی اکر بولی۔۔

کو پاٹنر کون ہے "اسنے پوچھا۔۔۔ اور اٹھا۔۔

ماہم "اسکا پی آئے بولا۔۔۔ سالار نے پی آئے کی طرف دیکھا۔۔۔

نہ کریار "وہ پاؤں پٹج کر بولا۔۔

سریہ آپکے ہی کام ہیں "پی آئے سنجیدگی سے بولا۔۔

تو میں تو کام ہی الٹے کرتا ہوں تم سدھار تو سکتے ہو "وہ بھڑک کر بولا۔۔

میں نے پوری کوشش کی ماہم کے ساتھ آپکا بیئر نہ بنے مگر۔۔۔ شاید یہ ماہم

کا فورس تھا کیوں کہ موڈلنز کی لسٹ میں آپ لیڈ کر رہے ہیں اور ماہم بھی "

پی آئے سکون سے بولا۔۔۔۔۔

دل تو کر رہا ہے تیری کھوپڑی اڑا دوں "سالار تپ کر بولا۔۔۔  
 پی آئے کو۔۔۔ تو یہ الفاظ سننے کی عادت تھی چپ رہا۔۔۔  
 مجھے بہت غصہ ارہا ہے میں سچ کہہ رہا ہوں "وہ پھر سے اسکو دیکھنے لگا۔۔  
 جی سر جانتا ہوں "پی آئے نے کہا۔۔  
 سالار مٹھیاں بھینچ کر۔۔ اس کے پاس سے ہٹ کر۔۔۔ ریمپ پر ا گیا۔۔۔  
 اس نے اپنا کوٹ اتارا۔۔ اور پی اے کو دیا۔ اسکا مضبوط کسرتی جسم واضح ہوا  
 ۔۔ جو کہ سفید شرٹ میں نمایاں تھا  
 ٹائی ابھی تک اسکی مٹھی میں قید تھی گویا زمیل کا گلہ تو اس نے د بار کھا تھا۔۔۔  
 اور وہ ایک دم میوزک چلنے پر واک کرتا آگے آیا کہ میوزک رک گیا۔۔ اس نے  
 ڈائریکٹر کو۔۔۔ بھڑک کر دیکھا۔۔۔  
 سوری سر ایجلی ماہم میم۔ ا پکے ساتھ واک کرنا چاہتی تھیں "وہ بولا۔۔۔  
 سالار نے گھیرہ سانس بھرا۔۔  
 ماہم نے اس کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالا۔۔۔

ان دونوں کے کی کلپس بنے۔۔۔

ہاتھ میں ٹائی پکڑے۔۔۔ وہ ایک یونیک سٹائل کو کیری کرتا نظر آ رہا تھا۔۔

ماہم نے اسکی ٹائی پکڑ کر پوز بنانا چاہا اور۔۔ سالار نے ایک دم ہاتھ اٹھالیا جبکہ

۔۔ ماہم اس ٹائی کو پکڑنے کے لیے چہرے پر بے بسی سجا چکی تھی۔۔۔ اور

اسکے ہونٹ سالار کی شرٹ سے مس ہوئے

اور وہیں کلک ہو گیا۔۔۔

یہ ہی تصویر فرنٹ میگزین بنے گی "ڈائریکٹر نے خوش ہو کر کہا۔۔

سالار نے ماہم کو دور کیا۔۔۔ اور ریمپ پر سے اتر گیا۔۔

پی آئے سے پانی کی بوتل لی۔۔

تم مجھے سے غصہ کیوں ہو "ماہم اسکا رویہ سمجھی نہیں۔۔

ایکسیوز می "سالار نے کہا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

ٹائی پر گرفت اور سخت ہو گئی۔۔

-----

وہ اگلی فلائیٹ سے گھر پہنچا تھارات زیادہ ہو گئی تھی۔۔ وہ اس حرکت سے  
جھنجھلایا۔۔۔

اسنے سوچ لیا تھا کہ مرتضیٰ سے بات کر لے گا کہ اسے ایک مہینے کا وقت  
دے وہ ایک ماہ بعد گھر۔۔ اجائے گا۔۔۔

وہ تھکا ہوا۔۔ گھر میں داخل ہوا تو پورے گھر میں خاموشی تھی دونج رہے  
تھے۔۔ ہونی ہی تھی وہ چلتا ہوا۔۔ اوپر جانے لگا کہ اچانک پریشے کے کمرے  
کا دروازہ کھلا۔۔

وہ رک گیا۔۔  
اگر پریشے جاگ رہی تھی تو۔۔ وہ اس سے کچھ کھانے کو کہہ دیتا۔۔  
وہ اسکے باہر آنے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔

پریشے کے بجائے زمیل۔ کو۔۔ دیکھ۔۔ کراسکی نگاہ وہیں ٹھہر گئی۔۔۔  
زمیل باہر نکلی تو سیدھی نظر اسپر گئی۔۔۔

سالار نے ایک سانس بھر المبا۔۔ چہرے پر سختی چھا گئی۔۔ اس نے مضبوط قدم  
زیمیل کی جانب اٹھائے جبکہ زیمیل گھبرا کر دوبارہ اس سے پہلے کمرے میں  
جاتی سالار نے اسکی کلائی جکڑ لی۔۔

کلائی پر گرفت ایسی تھی جیسے اسنے ٹائی کو پکڑا ہوا تھا۔۔  
اسکا ہاتھ پکڑ کر وہ اسے اپنے پورشن میں لے جانے لگا۔۔  
مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا "زیمیل اپنا ہاتھ چھڑانے لگی۔۔ افسین پر بے  
ساختہ اسکی نگاہ گی جو آج بھی اسپر ہاتھ صاف کرنے ای تھی۔۔  
سالار کے ساتھ زیمیل کو دیکھ کر تن بدن میں آگ ہی بھڑک اٹھی۔۔  
سالار نے جواب نہیں دیا۔۔ زیمیل کو افسین نے کھا جانے والی نظروں سے  
دیکھا تھا۔۔

سالار اسے سیڑھیوں پر گھسیٹتا اوپر لے آیا۔۔  
اوپر آنے کا دروازہ بند کیا دھاڑ کی آواز سے اور اسے اپنے روم میں لے آیا

---



زیمیل کو خاموشی سے بیڈ پر دھکیل دیا  
 آپکو شرم نہیں آتی "زیمیل بولنے لگی۔۔۔  
 چپ رہو "سالار نے غرا کر کہا۔۔  
 سمجھتی کیا ہو خود کو کوئی بہت بڑی توپ چیز ہو۔۔ بس اتنا یاد رکھو۔۔ سالار کی  
 بیوی ہو۔۔۔۔ اور بیوی کے کیا حقوق ہوتے ہے۔۔ ڈارلنگ "وہ اسکا گال  
 تھپتھپا کر کوٹ اتارنے لگا۔۔  
 آہ نہیں۔۔ "زیمیل نے چیخ مارتے ہوئے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا  
 ۔۔۔۔  
 تمہارا ہی ہوں دیکھ سکتی ہو۔۔ "وہ کوٹ اس کے منہ پر مار۔۔ کر آئینے کے  
 سامنے آیا۔۔  
 تو نگاہ۔۔ سفید شرٹ پر لگے لیپسٹک کے نشان پر گئی۔۔  
 اوہ شیٹ "ماہم پر سخت غصہ آیا۔۔ اس نے ریمپ پر ہی یہ حرکت کی تھی۔۔  
 چیپک بھی تو اتنا رہی تھی۔۔ اس سے۔۔۔

سالار نے آئینے میں زیمیل۔ کو دیکھا جس کی نگاہ بھی اسپر اٹھی تھی۔۔  
 اور زیمیل نے دوبارہ نگاہ جھکالی۔۔۔  
 وہ بیڈ پر سے اٹھی اور۔۔ دروازہ کھولنے لگی۔  
 سالار بے ساختہ اسکے پاس پہنچا۔۔  
 یہ۔۔۔ یہ نشان۔۔۔ ریمپ کے دوران  
 ۔۔ کو پاٹنر کا لگا ہے "وہ جھنجھلا کر صفائی دینے لگا۔  
 میں نے آپ سے کب پوچھا ہے "زیمیل سنجیدگی سے اسکو دیکھنے لگی۔۔  
 مگر میں بتا رہا ہوں "سالار نے دروازے پر ہاتھ رکھ لیا۔۔  
 آپ مجھے جانے دیں "زیمیل نے دروازے کی طرف دیکھا۔۔  
 سالار نے اسکی جھکی پلکوں کو غور سے دیکھا۔۔۔  
 اور میں کہوں آج رات میرے ساتھ گزارو گی تو "اسکی جھولتی کان کی بالی پر  
 انگلی رکھتے ہوئے وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔۔ تو زیمیل ایکدم دور ہوئی۔۔  
 آپ آپ۔ ایسا کچھ نہیں کر سکتے "زیمیل نے زرا غصے سے کہا۔۔

میں سب کر سکتا ہوں تمہارے ساتھ "سالار نے شانے آچکا کر کہا۔۔۔

زیمیل : ♡♡♡♡♡ [10/23, 8:57 PM] S

سانس روکے اسے دیکھنے لگی۔۔۔ چہرے پر گھبراہٹ کے آثار واضح تھے  
 --- جبکہ سالار کو ایک طرح سے اسکی شکل کی مسکینیت دیکھ کر ہنسی بھی آرہی  
 تھی جبکہ بیوقوف غصہ بھی کہ وہ اس سے اتنا بھاگتی کس لیے تھی۔۔۔۔  
 وہ اسکے اور بھی نزدیک ہوا۔۔۔۔۔ زیمیل کی جان پر بن آئی۔۔۔  
 اسکی اس حرکت کی وجہ سے بے ساختہ زیمیل کا ہاتھ اٹھا اور اسکے چوڑے  
 کسرتی سینے پر رکھا گیا۔۔۔۔۔

سالار نے اسکا ہاتھ دیکھا چونک کر اور پھر اسکی شکل دیکھی۔۔۔۔۔ زیمیل اپنی بے  
 اختیاری پر شرمندہ نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔

حقیقت تو یہ ہے تم ہم دونوں کے درمیان رشتے کو سیریس نہیں لیتی ہو  
 --- شاید تم واقعی یہ سمجھنے لگ گئی ہو کہ میں نے تم سے زبردستی شادی کی

تھی "اپنی دل کی خواہش کے ہاتھوں مجبور ہوتے اسنے اسکے خشک خوف سے سوکھتے لبوں پر اپنا انگوٹھا رکھا۔۔۔

زیمیل کانپ سی گئی۔۔۔ وہ ایسا کچھ نہیں چاہتی تھی۔۔۔ وہ سالار سے ایسا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی اپنی مرضی سے نکاح کرنے کے باوجود بھی وہ اس فاصلے کو اسکو مٹانے کیوں نہیں دے رہی۔۔۔۔۔

شاید افسین کا خوف تھا۔۔۔۔۔ یہ اپنے اندرونی احساسات سے وہ اتنی غافل ہو چکی تھی کہ صبحی اور غلط کچھ سمجھ نہیں پارہی تھی۔۔۔

سالار کے لمس اور حرکت کرتے انگوٹھے نے اسکو جیسے کانٹے کی طرح چھوا۔۔۔ وہ ایک دم چہرہ پھیر گئی اور دوسری طرف سے ہٹی۔۔۔ خیر اگر سالار نہ ہوتا تو اسکی جرت نہیں تھی وہ ہٹے۔۔۔

مجھے جانے دیں "زیمیل نے پھر سے کہا۔۔۔ اور اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

میں نے تمہیں قید نہیں کیا تم اپنے شوہر کے کمرے میں ہو "سالار نے  
سنجیدگی سے اسے یاد دلایا۔۔۔ یہ رویہ اسکا سالار کی سمجھ سے باہر تھا

-----

جب میں شوہر کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی تو۔۔ کیوں زبردستی کی جا رہی ہے  
"وہ ایک دم چیخی اور منہ پر ہاتھ رکھے رونے لگی۔۔۔ سالار حیران رہ گیا  
اول تو اسے امید نہیں تھی کہ کبھی بھی زیمیل کے منہ سے یہ بات سنے گا  
۔۔۔ دوسرا۔۔۔ وہ رو دی تھی۔۔۔

اور مقابل کو۔۔۔ بالکل پسند نہیں تھا اسکی آنکھ سے آنسو بھی گرے شاید  
انکی پہلی ملاقات اور سالار کی توجہ کا مرکز اسپر یہ ہی تھا۔۔۔۔۔  
وہ بے چین سا ہوتا اسکی بات کو اگنور کرتا اس تک پہنچا۔۔ اس کے چہرے پر سے  
ہاتھ ہٹایا۔۔۔ کہیں سے بھی وہ اس وقت لا پرواہ سالار نہیں لگ رہا تھا۔۔  
بلکہ اسکی اس حرکت پر زیمیل کو اب حیرت ہوئی تھی۔۔۔

اے اے روکس بات پر رہی ہو۔۔۔ ادھر دیکھو۔۔۔۔۔ تمہیں کوئی پروہلم  
ہے یہاں کوئی ڈسٹرب کرتا ہے "وہ دوسری بار اس سے۔۔۔ یہ سوال کر رہا  
تھا۔۔۔ زیمیل کا دل پھٹنے کو ہوا۔۔۔ جی کیا سب کچھ بتادے سب کچھ۔۔۔  
ہاں چوٹوں کے نشان۔۔۔ افسین کے دیے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ ہاں وہ اس  
سے دوری افسین کے خوف سے رکھ رہی ہے۔۔۔ مگر زبان پر چپ کی کفل  
ڈالے وہ کھڑی رہی۔۔۔ سالار نے اسکا چہرہ۔۔۔ دونوں ہاتھوں میں بھر لیا  
۔۔۔ اور نرمی سے اس کے آنسو کو چمکا۔۔۔ وہ بھکنے لگا۔۔۔ اس کے لمس  
سے گہرا کر زیمیل کی ٹانگیں لڑکھڑاسی گئی۔۔۔

سالار نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکا سار اوزن خود پر لے لیا۔۔۔  
اور ایک انچ کر فاصلے سے۔۔۔ اسکی جھکی پلکوں اور کانپتے لبوں کا حسین منظر  
دیکھنے لگا۔۔۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی تھی۔۔۔ جبکہ زیمیل اپنے آپ کو  
سنجھانے کی کوشش میں۔۔۔ بھاری سانسیں بھر رہی تھی۔۔۔ اسکی

دھڑکنوں میں اتنا شور تھا۔۔۔ کہ سالار کو اس پہلی قربت میں اپنے دل کے  
مقام پر اسکا دل دھڑکتا محسوس ہوا۔۔۔۔۔

جس ارادے سے وہ اسکی طرف رفتہ رفتہ بڑھ رہا تھا اسے لگا جیسے سارے کام  
کی تھکاوٹ دور ہو گئی۔۔۔ اور زمیل کانپنے لگی۔۔۔ وہ اسے روکنا چاہتی تھی  
اس عمل سے باز رکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

مگر سالار کی سانسوں نے ایک دم ہی اسکی سانسوں کو الجھا لیا۔۔۔ وہ اسکے لمس  
پر احتجاج سا کرنا چاہا۔۔۔۔۔

مگر دوسری طرف اس احتجاج کی کوئی سنوائی نہیں تھی۔۔۔۔۔ وہ اتنا مگن تھا  
اپنے عمل میں کہ دوسرے کا احساس ہی نہیں تھا۔۔۔ کہ اسکی سانسیں رک  
گئیں تو۔۔۔۔۔

زمیل نے خود ہی۔۔۔۔۔ چہرے مور کر اس سے خود کو الگ کیا۔۔۔۔۔  
جبکہ سالار کے ہی شانے پر سر رکھ کر۔۔۔ وہ سانسیں ہموار کرنے لگی

۔۔۔۔۔

سانسوں کی مدھم آواز سالار کے جزبات میں طوفان سا اٹھاگی۔۔۔  
زیمیل کی کمر پر پکڑ سخت سے سخت تر ہوتی گی۔۔۔۔  
نہیں "زیمیل اسکے کان کے نزدیک بلکل مدھم آواز میں بھاری سانسوں کے  
درمیان بولی۔۔۔۔۔

سالار نے اسکی کمر کو مزید سختی سے پکڑا کہ اسکی آہ نکلی۔۔۔  
جو سالار کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔  
وہ غصے میں لگا۔۔ برداشت کرنے لگا۔۔ حالانکہ وہ طبیعت کے لحاظ سے۔۔  
برداشت کا عادی نہیں تھا۔۔ مگر یہاں معاملہ۔۔۔۔ کچھ الگ سالگ رہا تھا  
۔۔۔۔۔

میں جان سکتا ہوں کیوں "اسنے اسکا چہرہ سامنے نہیں کیا۔۔۔۔  
زیمیل نے خود کو اس سے دور کرنے کی کوشش شروع کی۔۔۔



سالار کو اسکی یہ کوشش اور اسکے سوال کا جواب نہ دینا۔۔۔ بے حد برا لگا  
۔۔۔ اسنے کھینچ کر زمیل کو خود سے الگ کیا وہ جو تھی ہی اسکے سہارے پر  
اسکے چھوڑنے سے نیچے جا گیری۔۔۔۔۔۔۔

سیدھا اسکے قدموں پر۔۔۔۔۔

سالار نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

اور بنا کچھ کہے وہاں سے۔۔۔۔۔ واٹر روم میں چلا گیا۔۔۔۔۔  
زمیل نے اپنے آنسو صاف کیے اور جلدی سے اٹھی موقع اچھا تھا۔۔۔ وہاں  
سے نکل جانے کا یہ جاننے بنا کہ۔۔۔ افسین اسی کی منتظر ہے وہ۔۔۔ وہاں سے  
باہر نکلی۔۔۔۔۔

اور دوسرے کمرے کو کروس کر کے سیڑھیاں جیسے ہی دو پار کی۔۔۔ افسین  
کو پیٹھ موڑے کھڑا دیکھ کر۔۔۔ اسکا چہرہ سفید ہو گیا۔۔۔۔۔  
کل ہو انیلا چہرہ یاد آیا۔۔۔ جس پر اسنے سوال کر لیا تھا۔۔۔۔۔



سالار کی تھکاوٹ سے بو جھل آنکھیں ایک بار پھر اسے دیکھ رہیں تھیں مگر غصے سے۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے تم جب۔۔۔ میرے گھر میں ٹاول میں گھوم سکتی ہو تو میں اپنے کمرے میں شرٹ لیس نہیں داخل ہو سکتا "وہ بگڑے ہوئے لہجے میں بولا۔۔۔ جیسے چڑچڑا ہوا گیا ہو۔۔۔ ہر چیز ناگوار گزر رہی تھی جبکہ۔۔۔ اسکی تھکاوٹ زیمیل کے وجود کی طرف اسے کھینچ رہی تھی جبکہ سالار خود پر سخت پھیرے لگائے اس سے دور رہنے کی ناکام سی کوشش میں تھا۔۔۔۔

انسان اکیلا ہو تو بھی ایسا کر لیتا ہے۔۔۔ "وہ بولی رخ اب بھی تبدیل کیا ہوا تھا۔۔۔ جبکہ دونوں آنکھوں پر ہاتھ بھی رکھا تھا۔۔۔۔

تمہارے اور میرے علاوہ تو یہاں کوئی نہیں اور ویسے بھی۔۔۔۔

"میری جوب میں مجھے شرٹ لیس ہونا پڑتا ہے۔۔۔۔

وہ لا پر واہی سے بولتا اسکو انور کرتا۔۔۔ اپنے بال بنانے لگا۔۔۔۔

زیمیل نے چور نظروں سے اسکیطرف دیکھا کہ آیا کہ اسنے شرٹ پہن لی ہے  
 --- مگر سالار مرتضیٰ اب بھی ویسے ہی کھڑا تھا۔۔۔ شاید اسے زچج کر رہا  
 تھا۔۔۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے "زیمیل روہانسی ہوئی۔۔۔

پہلے تو تم مجھے بتاؤ۔۔ کہ جتنے تمہارے نخرے ہیں یہاں کھڑی ہی کیوں ہو  
 -- جاؤ۔۔ یہاں سے میں اپنے کمرے میں جیسے مرضی پھیروں تمہیں کیا  
 تکلیف ہے "وہ غصے سے بھڑکا اور اسکی آنکھوں پر سے کھینچ کر ہاتھ ہٹایا  
 -- اور وہیں زیمیل نے زور سے آنکھیں بند کر لیں۔۔ سالار کو یہ لڑکی  
 کھڑے کھڑے تپ چڑھا رہی تھی اسنے گلے میں سے بھڑک کر ٹاول نکالا  
 -- اور سائیڈ پر اچھال دیا۔۔۔ زیمیل کو محسوس ہو گیا تھا اسنے کیا کیا ہے۔۔  
 آنکھیں کھولو "وہ بولا۔۔۔۔

زیمیل کو محسوس ہوا وہ اسکے قریب آرہا ہے وہ اپنے آپ ہی پیچھے قدم لیتی۔۔  
 منمنائی۔۔

ن۔۔۔ نہیں "دھڑکنیں بے ہنگم سی ہو گئیں۔۔۔  
 کیوں وجہ بتاؤ "وہ اسکے بے حد نزدیک آگیا۔۔۔۔۔  
 اسکی بند آنکھوں میں خم کھاتیں۔۔۔۔۔ پلکیں۔۔۔۔۔ دلکش تھیں۔۔۔۔۔  
 نظارہ بھرپور تھا۔۔۔۔۔ تنہائی۔۔۔۔۔ غالب تھی۔۔۔۔۔ دودل دھڑک رہے تھے  
 ۔۔۔۔۔

م۔۔۔ مجھے آپ آپ پسند نہیں "زیمیل نے سر جھکا کر کہا۔۔۔۔۔  
 سالار کے سارے جزباتوں پر برف آپڑی تھی۔۔۔۔۔ اسنے ایک ہاتھ دیوار پر مارا  
 اور زیمیل کا چہرہ پکڑ کر اونچا کیا۔۔۔۔۔  
 آنکھیں کھولو "وہ غرایا۔۔۔۔۔ زیمیل بھی جیسے ضدی ہو گئی۔۔۔۔۔ نفی میں سر ہلانے  
 لگی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ اگر تم نے آنکھیں نہیں کھولیں۔۔۔۔۔ تو میں تم سے اپنا حق  
 لوں گا۔۔۔۔۔ اور تم اور تمھاری صحت اس بات کی اجازت نہیں دیتی۔۔۔۔۔

کہ تم مجھے روک سکو" وہ خطرناک لہجے میں اسکو دھمکاتا بولا اور۔۔۔ زیمیل نے وہیں پر سے گھبرا کر آنکھیں کھول دیں۔۔۔۔

سالار اسکے بے حد نزدیک تھا۔۔۔۔

غصے میں تھا چہرہ سرخ تھا۔۔۔ بار بار شاید وہ اپنی بے عزتی محسوس کرتا تھا۔۔۔۔ سالار طنزیہ ہنسا۔۔۔۔

تو تمہیں عدیل پسند تھا" وہ بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔ جبکہ بیڈ پر پڑی اپنی شرٹ بھی پہن لی جبکہ بٹن بند کرنا ضروری نہیں سمجھے۔۔۔۔

زیمیل پھر سے نظریں چرانے لگی۔۔۔۔

جبکہ سالار نے اسکے پاؤں پر پاؤں مارا

آہ" زیمیل نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

اب اگر مجھے سے نظر ہٹی تو۔۔۔۔ میں اس وقت کافی خطرناک صورتحال

میں ہوں۔۔۔۔ تمہیں زیادہ مشکل کا سامنا ہو جائے گا" وہ مسکرا مسکرا

کر۔۔۔۔ جیسے اسے دھمکا رہا تھا۔۔۔۔ زیمیل اسکی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔

جواب دو "وہ پھر سے پوچھنے لگا۔

کون کون سی بات کا "زیمیل نے حلق میں تھوک نگلا۔

تمہیں عدیل پسند ہے "وہ پھر سے وہی سوال پر چھ رہا تھا۔

آپ مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں۔۔۔۔ "زیمیل روہانسی ہوئی۔

پھسا کر رکھ دیا تھا اس نے تو۔۔۔۔

سالار نے۔۔ اسکے پاؤں میں پاؤں الجھایا۔۔۔۔ اور اپنا پاؤں زور سے کھینچا

۔۔۔

زیمیل ایکدم۔۔ اسپرٹوٹی شاخ کی طرح آپڑی۔۔ سالار کے بیٹھنے کے انداز

میں ایک پرسنٹ بھی فرق نہیں آیا البتہ۔۔۔۔

زیمیل۔ کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔

سالار نے اسکو شانوں سے تھاما اور بیڈ پر دھکیل کر۔۔ خود اسکو اپنے ہاتھ پاؤں

سے قابو کر گیا۔۔۔

زیمیل کے لیے یہ سب بہت سے بھی زیادہ تھا پہلی بار کوئی اسکے ساتھ من  
مانی کر رہا تھا۔۔۔

ہاں وہ اسکا شوہر تھا مگر۔۔۔ وہ تو ایک دوسرے کو جانتے تک نہیں تھے۔۔۔ یہ  
پھر۔۔۔۔۔ ان دونوں کے بیچ۔۔۔۔۔

وہ بے چارگی کی انتہا پر ہوتی۔۔۔ نکلنے کی اسکے حصار سے کوشش کرنے لگی  
۔ سر پر جمادو پٹہ اتر کر۔۔۔ شانوں پر ٹھلک گیا۔۔۔۔۔  
سالار اسکا چہرہ نزدیک سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی  
آگے سے بٹن کھلے تھے جن پر زیمیل کی ہتھیلیاں لگ رہی تھیں کیونکہ وہ  
اسکے بے حد نزدیک تھا۔۔۔۔۔

زیمیل بار اگر اپنا ہاتھ بچا رہی تھی کہ اسکے جسم کو نہ چھوے جبکہ سالار نے  
زبردستی پکڑ کر اسکا ہاتھ اپنے دل پر رکھ دیا۔۔۔



اس لیے کیونکہ تم سالار مرتضیٰ کی بیوی ہو۔۔۔ اور میں۔۔۔ اپنی چیزوں  
میں شراقت کا قائل نہیں۔۔۔۔

نہ مجھے کمپر و مائز کرنا اور دیکھو۔۔ میں جو ہوں وہ سامنے ہوں۔۔۔۔۔ نہ  
مجھے چھپانے کا خوف نہ میں جھوٹ بولتا۔۔۔

اور تم سے سوال کرنے کا میرا پورا حق ہے۔۔ اور میں ہر کام ڈنکے کی چوٹ پر  
کرتا ہوں۔۔ تمہیں ایالگ رہا ہے مجھے دھتکار کر تم مجھے خود سے بد ظن کر لو  
گی۔۔ تو میڈیم زیمیل تمہارے فیکر اور ہائیٹ کی طرح تمہاری عقل بھی بہت  
چھوٹی ہے۔۔ کیونکہ۔۔ مجھے جو نہیں بھی پسند وہ تب بھی میرے پاس  
ہی رہتا ہے۔۔ ادھر دیکھو "وہ آنکھیں نکال کر غراتا اسکے چہرے کو اپنے ہاتھ  
سے ہی موڑ گیا۔۔ جو کہ حونک تھی۔۔۔

جبکہ ہولے ہولے کانپتا وجود صاف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔  
زیمیل نے سامنے دیکھا ٹیبل پر۔۔۔ ایک مجسمہ رکھا تھا۔۔ جس میں بے  
لباس عورت۔۔۔ تھی۔۔۔

مجھے یہ پسند تھا۔۔۔ پھر ایک دن۔۔۔ بابا نے دیکھ لیا۔۔۔  
جوتیوں سے پیٹا۔۔۔ اسکے بعد سے یہ مجھے برا لگنے لگ گیا۔۔۔ مگر آج تک  
یہ ضد میں یہاں رکھا ہے

جانتی وہ کیوں۔۔۔ کیونکہ میری چیزوں سے نفرت بھی میں ہی کر سکتا ہوں  
۔۔۔۔۔ تو تم خود کو دیکھو۔۔۔ اس مجسمے سے کی زیادہ۔۔۔ اڑیکٹو ہو۔۔۔  
ہممم "وہ مدہم آواز میں بولتا۔۔۔ اسے معنی خیز جملوں میں بہت کچھ جتا رہا تھا

مجھے یقین ہے تم یہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔ تم واپس کیوں آئی۔۔۔ وجہ  
تمہارے منہ سے سننا چاہو گا۔۔۔ مگر تب جب تمہیں مجھ سے محبت ہوگی

اور سنو۔۔۔ میرا تم پر پورا اختیار ہے۔۔۔ جو تم ہٹا نہیں سکتی تم نے اپنی مرضی  
سے نکاح کیا تھا۔۔۔

جب جہاں جیسے۔۔۔ جو بھی میں چاہو گا۔۔ تم وہ کرو گی۔۔۔۔  
 نہ کرنے کی صورت میں میں زبردستی کرا لوں گا۔۔۔ کیونکہ میں تمہارے  
 لیے عدیل سے بھی زیادہ برا ثابت ہوں گا۔۔ ویسے میں نے اسکا ذکر کیا ہی  
 کیوں۔۔ اس انسان کو بھی دماغ سے نکال دو۔۔ اور اب اٹھو۔۔۔ اور نکلو  
 یہاں سے۔۔ کبھی۔۔ میرا دل تم پر پھیسلے اور صبح اپنی عزت پر رو رہی ہو  
 ۔۔۔ "وہ سر جھٹکتا بولا۔۔۔

وہ ہر بات کہہ دیتا تھا۔۔ زیمیل کو لگا کانوں میں سے دھواں نکل رہے ہوں  
 ۔۔۔ وہ اس اجازت پر ایک دم اٹھی۔۔ بنا اسکی طرف دیکھے وہاں سے دوڑ لگا  
 دی۔۔

کوئی فرق نہیں پڑتا تھا انشین اگر اسے مار مار کر برا حال بنا دیتی۔۔ مگر اسنے  
 ٹھیک کہا تھا وہ اسکے لیے بے حد خطرناک تھا۔۔

چند ہی لمحوں میں اسکی حالت بس اپنی باتوں سے ہی اسنے غیر کر دی تھی

شکر تھا افسین چلی گئی تھی وہ پریشہ کے کمرے میں بند ہو گئی۔۔۔ تالا بھی لگا دیا کہ اب کوئی نہ آئے اور نہ آج کے بعد وہ نکلنے کی غلطی کرے گی۔۔۔

-----

اسکا پی آئے انتظار کر رہا تھا۔۔۔ صبح سب ناشتہ کرنے میں مصروف تھے۔۔۔ جبکہ پی آئے ایک طرف کھڑا تھا۔۔۔ مدیہا نے اسے کی بار کہا کہ وہ بھی کچھ کھائے مگر اسنے صاف انکار کیا ایک بار کرنے کے بعد دوبارہ جواب نہیں دیا

--

اس ڈھیٹ کو اٹھا دیں۔۔۔ مدیہا۔۔۔ وہ بچہ کب سے انتظار کر رہا ہے " مرتضیٰ آخر کو کلس کر بولے۔۔۔

وہ مجھ سے نہیں اٹھے گا۔۔۔ "مدیہا نے جیسے ہار کر کہا۔۔۔

تبھی مرتضیٰ نے خود چسیر چھوڑی۔۔۔

زین نے فوراً۔۔۔ موبائل نکالا۔۔۔

بھیاموت آرہی ہے۔۔ اٹھ جاؤ "اسنے لگاتار کی میسج کیے۔۔ مگر کوئی اثر نہیں ہوا۔۔

یہ آدمی واقعی مرے گا "کبیر نے افسوس سے اخبار بند کیا۔۔  
مماعارض اور آیت کل تک آجائیں گے رات میری بات ہوئی تھی انھوں نے واپسی کی ٹکٹ بک کرالیں ہیں "کبیر نے اطلاع دی تو۔۔ مدیھا ایکدم خوش ہو گئیں۔۔

ماشاء اللہ ماشاء اللہ۔۔ "سب کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی جبکہ۔۔  
ایکدم مسکراہٹ روکی۔۔ کیونکہ اوپر سے سالار کی چیخوں کی آوازیں آرہیں تھیں۔

زیمیل تو حونک ہی تھی۔۔ وہ آنکھیں ہٹپٹاتی ہوئی۔۔ آوازوں کے تعاقب میں دیکھ رہی تھی جبکہ ناشتہ بھی چھوڑ دیا تھا۔۔  
پریشے اور نین دونوں ہی ہنسنے لگیں۔۔

بھا بھی فکر نہ کریں۔۔ آپکے شوہر کو ڈھیٹوں کا آئی جی کہا جاتا ہے وہ بالکل صحیحی سلامت ہو گا البتہ بابا ہانپ جائیں گے وہ اتنا بھاگے گا بابا سے "پریشے نے بتایا تو۔۔۔ زیمیل نے بس سر ہلایا مگر۔۔ اب بھی اسکے چیخنے پر۔۔ وہ ویسے ہی بیٹھی تھی۔۔۔

تبھی اسکے سامنے افسین چیر کھینچ کر بیٹھ گئی۔۔

سالار نے اتنا شور مچایا ہے میں اٹھ گئی۔۔ تو سوچا آج سب کے ساتھ ناشتہ کر لوں "زیمیل کو دیکھتی وہ بولیں۔۔ زیمیل کا سر جھکتا چلا گیا اتنی بھی ہمت نہیں ہوئی کہ زرا اٹھا کر ہی دیکھ لے۔۔

زیمیل۔۔۔۔ اٹھ کر مجھے ناشتہ دو "افسین نے حکم دیا۔۔

جبکہ زیمیل جو اسکے سامنے سے اٹھ کر بھاگنا چاہتی تھی جلدی سے اٹھی اور کچن میں جانے لگی۔۔

چاچی میں دے دیتی ہوں زیمیل تو ابھی آئی ہے ناشتہ کرنے "نین نے کہا

--

تم کیوں دوگی یہ کہاں کی مہربانی ہے وہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائے گی  
-- چل اٹھ۔۔ جامیرے لیے ناشتہ بنا "افشین بولیں تو زیمیل اٹھ گی۔۔  
جبکہ وہاں موجود سب لوگوں کو یہ بہت بری لگی حرکت لگی  
تمیز سے بھی کہہ سکتی تھی۔۔

چچی سالار کو آپ کے اس رویے کا علم ہوا تو گھر میں نئے سیرے سے طوفان  
کھڑا ہو گا۔۔ تو پلیز آپ اپنا رویہ درست رکھیں اور وہ انسان ہے آپ کی  
" ملازمہ نہیں

کبیر نے کڑک لہجے میں کہا۔۔  
وہ صرف میرے بیٹے کی قاتلہ ہے جس نے سالار کو پھنسا لیا ہے تم لوگ  
جانتے ہی کیا ہو اس کی حقیقت "وہ چلائیں۔۔۔  
زیمیل کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے۔۔۔  
سکندر نے افشین کا ہاتھ تھامہ

بہت وہ گی اٹھو۔۔ جب تمام بے برداشت نہیں ہوتا تو سب کے بیچ مت بیٹھا کرو اور اپنی بیٹی کو بھی اس گھر میں رکھو تاکہ وہ تمہارا یہ عجیب و غریب رویہ دیکھ کر کچھ سیکھے کہ اسکی ماں کیا ہے "سکندر بے حد غصے سے بولے۔۔

آپ مجھے کہہ رہے ہیں یہ باتیں مارا ہے اسنے میرے بیٹے کو میں تو کبھی اپنے بیٹے کی موت نہیں بھولوں گی۔۔ "افشین نے مٹھیاں بھینچی۔۔

اور وہاں سے اٹھ کر چلی گی۔۔ جبکہ زیمیل کچن میں تھی۔۔ اسکے ہاتھ پر گرم گرم کافی گرگی تھی جس کو۔۔ اسنے۔۔ بنا آواز کے پیا اور دوبارہ کافی بنانے لگی۔۔۔

باقی سب نے دور سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔ ابھی کوئی کچھ کہتا ہی سالار بھاگتا ہوا نیچے اترا۔۔۔

بلیک کوٹ پینٹ میں۔۔ ٹائی ہاتھ میں لیے بال ڈیشنگ سٹائل میں سیٹ کیے وہ گاگلز لگا کر واقعی ایک ہیر و لگتا تھا جس پر نظر رکھے تو دوبارہ نہ ہٹے۔۔۔ وہ نیچے آیا تو۔۔ لبوں کی تراش میں دلفریب مسکان تھا۔۔



آج آپکے شوہر کا بی پی لو ہو گیا ہے کچھ کھلا پیلا دیں۔۔" وہ ماں کے قریب آ کر بولا۔۔ جبکہ مدھیہا نے سر تھام لیا۔۔

سالار سدھر جائیں کل کو آپ کے بچے ہو جائیں گے اسی طرح تنگ کریں گے پھر ہم سب کو

نہیں ایکجلی پھر ہم مل کر کریں گے اور سب سن لیں میری پوری ٹیم ہوگی۔۔ میں عارض اور کبیر سے زیادہ بچے کروں گا۔۔" وہ سب کو ایسے بتا رہا تھا جیسے۔۔۔ یہاں شک ساختہ فیصلہ ہو۔۔۔

یہ پھر زیمیل کو سنانا چاہتا ہو مگر ٹیبل پر زیمیل تو نہیں تھی۔۔۔ استغفار "کبیر نے توبہ کی۔۔۔

جبکہ سب اپنی ہنسی دبا گئے۔۔۔

اس لڑکے کی تربیت آپ کو چار پانچ بار اور کرنی چاہیے" مرتضیٰ بھی نیچے آ گئے انکے زرا زرا سے سانس پھول رہے تھے۔۔۔

سالار اپنی ہنسی روک رہا تھا۔۔

گھمنڈر آدمی دفع ہو جاؤ یہاں سے اب "مر تضي غصے سے بولے۔۔  
حضور۔۔ جو حکم اپنی زوجہ کو دیکھ لوں "وہ دانت نکالنے لگا۔۔ جبکہ مر تضي  
نے ضبط سے کبیر کو دیکھا۔۔  
سالار "کبیر نے ٹوکا۔۔۔

اچھا بھی۔۔ بابا کو تنگ کر رہا ہوں میں اپنی بیوی سے ملنے کے لیے ان سے  
کیوں پوچھوں گا۔ مجھے پتہ ہے وہ کچن میں ہے۔۔ "وہ پھر سے زچ کرنے لگا  
۔۔ سب اسکی دھیٹائی پر۔۔۔ سرد آہ بھر گئے مر تضي بھی کچھ نہیں بولے  
۔۔ کیونکہ اسنے انھیں ہلکان کیا تھا اور اب واقعی انکی ہمت ختم ہو گئی تھی۔۔  
سالار نے کچن کے دروازے میں سے۔۔ زیمیل کو دیکھا۔۔  
جس نے تو شاید کچھ سنا ہی نہیں تھا۔۔۔

زیمیل جب پلٹی نہیں تو سالار خود ہی اس تک پہنچا۔۔۔  
اسکے شانے پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ وہ چیخ مار کر۔۔۔ مڑی۔۔۔ جبکہ برتن بھی  
میس۔ بیلینس ہوا۔۔۔ سالار نے ایک دم اسکو دور کیا اور برتن کو اپنے ہاتھ

سے دور کیا۔۔ تاکہ اسکے پاؤں پر چائے نہ گیرے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ  
 ۔۔ اسکے ہاتھ پر گرم گرم چائے۔۔ الٹ گئی۔۔  
 وہ معمولی سا کراہیا اور ہاتھ جھٹکنے لگا چہرے پر تکلیف کے آثار آ گئے۔۔۔  
 زمیل نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا جبکہ۔۔۔۔  
 مدیہا اور نین بھی اس تک پہنچی۔۔  
 یہ کیا کرتیں ہیں آپ بچوں کی طرح شرارتیں "مدیہا پریشان ہو گئی۔۔  
 ماما میں ٹھیک ہوں "زمیل کو ایک نگاہ دیکھ کر وہ بولا۔۔  
 ہاتھ پورا جل گیا ہے سالار آپکا "نین نے جلدی سے۔۔ ٹیوب نکالی۔۔  
 یار بھابھی۔۔ اب میں اسے ہاتھ پر لگا کر اچھا نہیں لگوں گا۔۔ آپ رہنے  
 " دیں۔۔ میں چلتا ہوں  
 تم نے ناشتہ بھی نہیں کیا "مدیہا بولیں۔۔  
 اٹس اوکے "وہ سنجیدگی سے کہتا باہر نکل گیا۔۔۔

جبکہ مدیہا بھی ساتھ ہی نکلیں۔۔۔ مگر وہ روکے بنا نکلا تھا اسکا پی آئے بھی پیچھے بھاگا۔۔ اسکا ہاتھ بری طرح سرخ ہو گیا تھا۔۔  
میری وجہ سے انکا ہاتھ جل گیا "زیمیل نین کو دیکھتی بولی جبکہ۔۔۔ اسکی آنکھوں میں بڑے بڑے آنسو تھے۔۔۔۔

تو مرہم بھی تم ہی رکھ دینا۔۔ جہاں تک میں جانتی ہوں۔۔۔ وہ کافی ایمپریس ہوں گے اگر تم مرہم رکھو گی تو "نین ہنسی۔۔  
جبکہ زیمیل کو بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا اچھا ریلکس ہو جاؤ۔۔ اور ناشتہ کرو باہر جا کر "نین نے اسکا شانہ تھپتھپایا۔۔ اور اسکا ہاتھ پکڑ کر باہر لے آئی جبکہ۔۔۔ ملازمہ کی بیٹی سے افشین کی چائے اسکے کمرے میں بھیجوا دی

--

-----

نین کا فون بہت دیر سے بج رہا تھا۔ اسے لگا کبیر کا ہے وہ دوڑتی ہو ہی اندر آئی۔۔۔ آج بھی وہ اور زیمیل ہی کو کینگ کر رہے تھے زیمیل اس سے زیادہ اچھی کرتی تھی کو کینگ سب کچھ بنا لیتی تھی۔۔۔ صوفیہ نے پریشے پر بھی غصہ کیا کہ وہ۔۔۔ اب تک کچھ نہیں جانتی جبکہ زیمیل کو تو سب کچھ آتا ہے۔۔۔۔۔ تو آج کچن میں پریشے بھی تھی۔۔۔ اور اسنے ہر چیز گیرہ گیرہ کر کام بڑھایا ہوا تھا

---

وہ اندر روم میں آئی  
 --- اف بہت غصہ کریں گے "نین نے سر پر ہاتھ مارا مگر کبیر کا نمبر نہیں تھا  
 اسنے چونک کر دوبارہ کال اٹینڈ کر لی۔۔۔

ہائے لیڈی نین "احمد کی خوش باش آواز سپیکر پر ابھری۔۔۔  
 نین کو جیسے یقین نہیں آیا اسنے دوبارہ کان پر سے موبائل ہٹا کر نمبر دیا۔۔۔  
 تمہارے پاس میرا نمبر کیسے آیا "نین حیران تھی۔۔۔  
 ہا ہا ہا کیا یہ مشکل تھا "احمد ہنسا۔۔۔

خیر میرے پاس تمھاری ایک چیز ہے۔۔ کافی قیمتی بھی لگتی ہے "احمد نے بریسلٹ کو غور سے دیکھا۔۔۔

نین کی حیرانگی میں مزید اضافہ ہوا کہ اسکے پاس ایسا کیا ہے۔۔۔  
اب تم سوچ رہی ہو گی کہ میرے پاس تمھارا کیا ہے۔۔ تو اپنی کلائیوں کو تو چیک کرو ہو سکتا ہے کسی کے پیار کی نشانی ہو "وہ پھر سے ہنسا اور نین۔۔ کے دماغ پر جیسے بلاسٹ ہوا۔۔۔

م۔۔۔ میرا بریسلٹ تمھارے پاس کیسے آیا "وہ چلائی۔۔ اور پھر منہ پر ہاتھ رکھ گی کہ جاتی تو کیا ہوتا۔۔۔

آہستہ آہستہ نین۔۔۔ کوئی سن لے گا۔۔۔ "احمد نے چالاکی سے کہا  
۔۔۔ کیوں کر رہے وہ تم ایسے میرے ساتھ "نین نے بے بسی سے پوچھا  
۔۔ اب تو اسکے دل میں کبیر کے لیے کچھ جذبات پیدا ہوئے تھے اور وہ اسکی  
بے پناہ محبت کو نفرت میں بدلتے کیسے برداشت کرتی تھی لاچاری سے بولی  
۔۔۔

زیادہ کچھ نہیں بس تمہاری طلاق 'وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔

نہیں سکتا رہ گئی۔۔۔۔

تم تم میں "نہیں ہکلائی۔۔

ہاں ہاں تم تم میں۔۔۔۔ اب تم میرے پاس آرہی وہ مجھ سے ملنے اور یاد رکھنا

۔۔۔۔ مجھے ہر حالت میں تم کل اپنے پاس چاہیے ہو کہتے ساتھ اسنے جھٹکے

سے فون بند کیا۔۔۔۔

جبکہ نہین فون جو ہاتھ میں تھا مے بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

یا اللہ "بھگی نظروں سے اسنے اوپر کی طرف مدد طلب نظروں سے دیکھا تھا

۔۔۔

-----

زیمیل : ♡♡♡♡♡ S [10/23, 8:58 PM]

سائنس روکے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔ چہرے پر گہراہٹ کے آثار واضح تھے





کے باوجود بھی وہ اس فاصلے کو اسکو مٹانے کیوں نہیں دے رہی۔۔۔۔۔

شاید افسین کا خوف تھا۔۔۔۔۔ یہ اپنے اندرونی احساسات سے وہ اتنی غافل ہو چکی تھی کہ صحیحی اور غلط کچھ سمجھ نہیں پارہی تھی۔۔۔

سالار کے لمس اور حرکت کرتے انگوٹھے نے اسکو جیسے کانٹے کی طرح چھوا۔۔۔ وہ ایک دم چہرہ پھیر گئی اور دوسری طرف سے ہٹی۔۔ خیر اگر سالار نہ ہٹتا تو اسکی جرت نہیں تھی وہ ہٹے۔۔۔

مجھے جانے دیں "زیمیل نے پھر سے کہا۔۔ اور اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

میں نے تمہیں قید نہیں کیا تم اپنے شوہر کے کمرے میں ہو "سالار نے سنجیدگی سے اسے یاد دلایا۔۔۔ یہ رویہ اسکا سالار کی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔۔۔

جب میں شوہر کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی تو۔۔ کیوں زبردستی کی جارہی ہے

"وہ ایک دم چیخی اور منہ پر ہاتھ رکھے رونے لگی۔۔۔ سالار حیران رہ گیا

اول تو اسے امید نہیں تھی کہ کبھی بھی زیمیل کے منہ سے یہ بات سنے گا  
 --- دوسرا --- وہ رو دی تھی ---  
 اور مقابل کو --- بلکل پسند نہیں تھا اسکی آنکھ سے آنسو بھی گرے شاید  
 انکی پہلی ملاقات اور سالار کی توجہ کا مرکز اسپر یہ ہی تھا ---  
 وہ بے چین سا ہوتا اسکی بات کو انگور کرتا اس تک پہنچا --- اسکے چہرے پر سے  
 ہاتھ ہٹایا --- کہیں سے بھی وہ اس وقت لاپرواہ سالار نہیں لگ رہا تھا ---  
 بلکہ اسکی اس حرکت پر زیمیل کو اب حیرت ہوئی تھی ---  
 اے اے رو کس بات پر رہی ہو --- ادھر دیکھو --- تمہیں کوئی پروہلم  
 ہے یہاں کوئی ڈسٹرب کرتا ہے "وہ دوسری بار اس سے --- یہ سوال کر رہا  
 تھا --- زیمیل کا دل پھٹنے کو ہوا --- جی کیا سب کچھ بتا دے سب کچھ ---  
 ہاں چوٹوں کے نشان --- افسین کے دیے ہوئے تھے --- ہاں وہ اس  
 سے دوری افسین کے خوف سے رکھ رہی ہے --- مگر زبان پر چپ کی کفل  
 ڈالے وہ کھڑی رہی --- سالار نے اسکا چہرہ --- دونوں ہاتھوں میں بھر لیا

-- اور نرمی سے اسکے آنسوؤں کو چنتا۔۔۔۔۔ وہ بھکنے لگا۔۔۔۔۔ اسکے لمس سے گھبرا کر زمیل کی ٹانگیں لڑکھڑاسی گئی۔۔۔

سالار نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکا سار اوزن خود پر لے لیا۔۔۔۔۔

اور ایک انچ کر فاصلے سے۔۔۔ اسکی جھکی پلکوں اور کانپتے لبوں کا حسین منظر دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ اسکے چہرے پر سنجیدگی تھی۔۔۔ جبکہ زمیل اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش میں۔۔۔۔۔ بھاری سانسیں بھر رہی تھی۔۔۔ اسکی دھڑکنوں میں اتنا شور تھا۔۔۔ کہ سالار کو اس پہلی قربت میں اپنے دل کے مقام پر اسکا دل دھڑکتا محسوس ہوا۔۔۔۔۔

جس ارادے سے وہ اسکی طرف رفتہ رفتہ بڑھ رہا تھا اسے لگا جیسے سارے کام کی تھکاوٹ دور ہو گئی۔۔۔ اور زمیل کانپنے لگی۔۔۔ وہ اسے روکنا چاہتی تھی اس عمل سے باز رکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

مگر سالار کی سانسوں نے ایک دم ہی اسکی سانسوں کو الجھا لیا۔۔۔۔۔ وہ اسکے لمس پر احتجاج سا کرنا چاہا۔۔۔۔۔

مگر دوسری طرف اس احتجاج کی کوئی سنوائی نہیں تھی۔۔۔۔ وہ اتنا مگن تھا اپنے عمل میں کہ دوسرے کا احساس ہی نہیں تھا۔۔۔ کہ اسکی سانسیں رک گئیں تو۔۔۔۔

زیمیل نے خود ہی۔۔۔ چہرے مور کر اس سے خود کو الگ کیا۔۔۔۔ جبکہ سالار کے ہی شانے پر سر رکھ کر۔۔۔ وہ سانسیں ہموار کرنے لگی۔۔۔۔

سانسوں کی مدھم آواز سالار کے جزبات میں طوفان سا اٹھاگی۔۔۔۔ زیمیل کی کمر پر پکڑ سخت سے سخت تر ہوتی گی۔۔۔۔ نہیں "زیمیل اسکے کان کے نزدیک بلکل مدھم آواز میں بھاری سانسوں کے درمیان بولی۔۔۔۔

سالار نے اسکی کمر کو مزید سختی سے پکڑا کہ اسکی آہ نکلی۔۔۔۔ جو سالار کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔

وہ غصے میں لگا۔۔ برداشت کرنے لگا۔۔ حالانکہ وہ طبعیت کے لحاظ سے۔۔  
برداشت کا عادی نہیں تھا۔۔ مگر یہاں معاملہ۔۔۔۔ کچھ الگ سا لگ رہا تھا

۔۔۔۔

میں جان سکتا ہوں کیوں "اسنے اسکا چہرہ سامنے نہیں کیا۔۔۔۔  
زیمیل نے خود کو اس سے دور کرنے کی کوشش شروع کی۔۔۔  
سالار کو اسکی یہ کوشش اور اسکے سوال کا جواب نہ دینا۔۔۔ بے حد برا لگا  
۔۔۔ اسنے کھینچ کر زیمیل کو خود سے الگ کیا وہ جو تھی ہی اسکے سہارے پر  
اسکے چھوڑنے سے نیچے جا گیری۔۔۔۔۔۔  
سیدھا اسکے قدموں پر۔۔۔۔  
سالار نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔  
اور بنا کچھ کہے وہاں سے۔۔۔۔ واٹر روم میں چلا گیا۔۔۔۔

زیمیل نے اپنے آنسو صاف کیے اور جلدی سے اٹھی موقع اچھا تھا۔۔۔ وہاں سے نکل جانے کا یہ جاننے بنا کہ۔۔۔ افشین اسی کی منتظر ہے وہ۔۔۔ وہاں سے باہر نکلی۔۔۔

اور دوسرے کمرے کو کروس کر کے سیڑھیاں جیسے ہی دو پار کی۔۔۔ افشین کو پیٹھ موڑے کھڑا دیکھ کر۔۔۔ اس کا چہرہ سفید ہو گیا۔۔۔  
کل ہو انیلا چہرہ یاد آیا۔۔۔ جس پر اس نے سوال کر لیا تھا۔۔۔  
اور آج سالار کے کمرے میں اسے دیکھ کر۔۔۔ شاید۔۔۔ وہ چھری سے اس کا گال کاٹ دے۔۔۔ وہ پریشانی سے بنا کچھ سوچے دوبارہ اوپر بھاگ آئی۔۔۔۔۔  
کمرے میں آئی تو۔۔۔ کمرے میں شاور کا شور تھا۔۔۔  
آگے کنوں پیچھے کھائی تھی۔۔۔۔۔ وہ جائے تو جائے کہاں بے بسی سے  
ناخن کاٹتی وہ الجھی ہوئی تھی۔۔۔

نیچے اس وقت جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا فشین اسکا ہال بگاڑ دے گی  
اور وہ کس کس کو کیا کیا جواب دے گی۔۔ اور ویسے بھی اسکی مار سے وہ  
۔۔۔ ڈرتی تھی بہت۔۔

وہ اندر کھڑی سوچ ہی رہی تھی کہ اب کیا کرنا ہے کہ دروازہ کلک سے کھولا  
۔۔ اور سالار۔۔ ٹراوڑ میں ٹاول گردن میں ڈالے باہر نکلا۔۔۔ زیمیل کی  
نظر اسکی نظروں سے ٹکرائی۔۔۔۔  
تو ایک دم اسکی چیخ نکلی۔۔۔۔

اوہہہہ "اسنے جلدی سے رخ تبدیل کر دیا۔۔۔۔۔  
سالار کی تھکاوٹ سے بو جھل آنکھیں ایک بار پھر اسے دیکھ رہیں تھیں مگر  
غصے سے۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے تم جب۔۔۔ میرے گھر میں ٹاول میں گھوم سکتی ہو تو میں اپنے  
کمرے میں شرٹ لیس نہیں داخل ہو سکتا "وہ بگڑے ہوئے لہجے میں بولا  
۔۔ جیسے چڑچڑا ہو گیا ہو۔۔ ہر چیز ناگوار گزر رہی تھی جبکہ۔۔ اسکی تھکاوٹ

زیمیل کے وجود کی طرف اسے کھینچ رہی تھی جبکہ سالار خود پر سخت پھیرے لگائے اس سے دور رہنے کی ناکام سی کوشش میں تھا۔۔۔۔

انسان اکیلا ہو تو بھی ایسا کر لیتا ہے۔۔ "وہ بولی رخ اب بھی تبدیل کیا ہوا تھا۔۔۔ جبکہ دونوں آنکھوں پر ہاتھ بھی رکھا تھا۔۔۔

تمہارے اور میرے علاوہ تو یہاں کوئی نہیں اور ویسے بھی۔۔۔۔

"میری جوب میں مجھے شرٹ لیس ہونا پڑتا ہے۔۔۔۔

وہ لا پرواہی سے بولتا اسکو اگنور کرتا۔۔ اپنے بال بنانے لگا۔۔۔۔

زیمیل نے چور نظروں سے اسکی طرف دیکھا کہ آیا کہ اسنے شرٹ پہن لی ہے۔۔۔۔ مگر سالار مرتضیٰ اب بھی ویسے ہی کھڑا تھا۔۔۔ شاید اسے زچ کر رہا تھا۔۔۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے "زیمیل روہانسی ہوئی۔۔۔۔

پہلے تو تم مجھے بتاؤ۔۔ کہ جتنے تمہارے نخرے ہیں یہاں کھڑی ہی کیوں ہو۔۔ جاؤ۔۔۔ یہاں سے میں اپنے کمرے میں جیسے مرضی پھیروں تمہیں کیا۔۔۔۔



تکلیف ہے "وہ غصے سے بھڑکا اور اسکی آنکھوں پر سے کھینچ کر ہاتھ ہٹایا  
 -- اور وہیں زمیل نے زور سے آنکھیں بند کر لیں۔۔ سالار کو یہ لڑکی  
 کھڑے کھڑے تپ چڑھا رہی تھی اسنے گلے میں سے بھڑک کر ٹاول نکالا  
 -- اور سائیڈ پر اچھال دیا۔۔ زمیل کو محسوس ہو گیا تھا اسنے کیا کیا ہے۔۔  
 آنکھیں کھولو "وہ بولا۔۔۔۔

زمیل کو محسوس ہوا وہ اسکے قریب آرہا ہے وہ اپنے آپ ہی پیچھے قدم لیتی۔۔  
 ممنمائی۔۔

ن۔۔۔ نہیں "دھڑکنیں بے ہنگم سی ہو گئیں۔۔۔

کیوں وجہ بتاؤ "وہ اسکے بے حد نزدیک آ گیا۔۔۔۔

اسکی بند آنکھوں میں خم کھاتیں۔۔۔۔ پلکیں۔۔۔۔ دلکش تھیں۔۔۔۔

نظارہ بھر پور تھا۔۔ تنہائی۔۔ غالب تھی۔۔۔۔ دودل دھڑک رہے تھے

۔۔۔۔۔

م۔۔ مجھے آپ آپ پسند نہیں "زمیل نے سر جھکا کر کہا۔۔۔۔

سالار کے سارے جزباتوں پر برف آ پڑی تھی۔۔ اسنے ایک ہاتھ دیوار پر مارا اور زیمیل کا چہرہ پکڑ کر اونچا کیا۔۔  
آنکھیں کھولو "وہ غرایا۔۔ زیمیل بھی جیسے ضدی ہو گئی۔۔ نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔ اگر تم نے آنکھیں نہیں کھولیں۔۔ تو میں تم سے اپنا حق لوں گا۔۔ اور تم اور تمھاری صحت اس بات کی اجازت نہیں دیتی۔۔۔  
کہ تم مجھے روک سکو "وہ خطرناک لہجے میں اسکو دھمکا تا بولا اور۔۔ زیمیل نے وہیں پر سے گھبرا کر آنکھیں کھول دیں۔۔۔  
سالار اسکے بے حد نزدیک تھا۔۔۔

غصے میں تھا چہرہ سرخ تھا۔۔ بار بار شاید وہ اپنی بے عزتی محسوس کرتا تھا۔۔۔  
سالار طنزیہ ہنسا۔۔۔

تو تمھیں عدیل پسند تھا "وہ بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔ جبکہ بیڈ پر پڑی اپنی شرٹ بھی پہن لی جبکہ بٹن بند کرنا ضروری نہیں سمجھے۔۔۔

زیمیل پھر سے نظریں چرانے لگی۔۔۔

جبکہ سالار نے اسکے پاؤں پر پاؤں مارا

آہ "زیمیل نے اسکی طرف دیکھا۔۔

اب اگر مجھے سے نظر ہٹی تو۔۔۔ میں اس وقت کافی خطرناک صورتحال

میں ہوں۔۔۔ تمہیں زیادہ مشکل کا سامنا ہو جائے گا "وہ مسکرا مسکرا

کر۔۔۔ جیسے اسے دھمکا رہا تھا۔۔۔ زیمیل اسکی طرف دیکھنے لگی۔۔

جواب دو "وہ پھر سے پوچھنے لگا۔۔

کون کون سی بات کا "زیمیل نے حلق میں تھوک نگلا۔۔

تمہیں عدیل پسند ہے "وہ پھر سے وہی سوال پرچھ رہا تھا۔۔

آپ مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں۔۔۔۔ "زیمیل روہانسی ہوئی۔۔

پھسا کر رکھ دیا تھا اس نے تو۔۔۔۔۔

سالار نے۔۔۔ اسکے پاؤں میں پاؤں الجھایا۔۔۔۔۔ اور اپنا پاؤں زور سے کھینچا

---

زیمیل ایکدم۔۔۔ اسپرٹوٹی شاخ کی طرح آپڑی۔۔۔ سالار کے بیٹھنے کے انداز  
میں ایک پرسنٹ بھی فرق نہیں آیا البتہ۔۔۔۔  
زیمیل۔ کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔۔

سالار نے اسکو شانوں سے تھاما اور بیڈ پر دھکیل کر۔۔۔ خود اسکو اپنے ہاتھ پاؤں  
سے قابو کر گیا۔۔۔

زیمیل کے لیے یہ سب بہت سے بھی زیادہ تھا پہلی بار کوئی اس کے ساتھ من  
مانی کر رہا تھا۔۔۔

ہاں وہ اسکا شوہر تھا مگر۔۔۔ وہ تو ایک دوسرے کو جانتے تک نہیں تھے۔۔۔ یہ  
پھر۔۔۔۔ ان دونوں کے بیچ۔۔۔۔

وہ بے چارگی کی انتہا پر ہوتی۔۔۔ نکلنے کی اس کے حصار سے کوشش کرنے لگی  
۔۔۔ سر پر جمادو پٹہ اتر کر۔۔۔ شانوں پر ٹھلک گیا۔۔۔۔

سالار اسکا چہرہ نزدیک سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی

آگے سے بٹن کھلے تھے جن پر زمیل کی ہتھیلیاں لگ رہی تھیں کیونکہ وہ اسکے بے حد نزدیک تھا۔۔۔۔

زمیل بار اگر اپنا ہاتھ بچا رہی تھی کہ اسکے جسم کو نہ چھوے جبکہ سالار نے زبردستی پکڑ کر اسکا ہاتھ اپنے دل پر رکھ دیا۔۔

اس لیے کیونکہ تم سالار مرتضیٰ کی بیوی ہو۔۔۔۔ اور میں۔۔۔۔ اپنی چیزوں میں شراقت کا قائل نہیں۔۔۔۔

نہ مجھے کمپر و مائز کرنا اور دیکھو۔۔۔۔ میں جو ہوں وہ سامنے ہوں۔۔۔۔۔ نہ مجھے چھپانے کا خوف نہ میں جھوٹ بولتا۔۔۔۔

اور تم سے سوال کرنے کا میرا پورا حق ہے۔۔ اور میں ہر کام ڈنکے کی چوٹ پر کرتا ہوں۔۔ تمہیں ایالگ رہا ہے مجھے دھتکار کر تم مجھے خود سے بد ظن کر لو گی۔۔ تو میڈیم زمیل تمہارے فیگر اور ہائیٹ کی طرح تمہاری عقل بھی بہت چھوٹی ہے۔۔۔ کیونکہ۔۔۔ مجھے جو نہیں بھی پسند وہ تب بھی میرے پاس

ہی رہتا ہے۔۔ ادھر دیکھو "وہ آنکھیں نکال کر غراتا اسکے چہرے کو اپنے ہاتھ سے ہی موڑ گیا۔۔ جو کہ حونک تھی۔۔۔۔

جبکہ ہولے ہولے کانپتا وجود صاف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔  
 زیمیل نے سامنے دیکھا ٹیبل پر۔۔۔۔ ایک مجسمہ رکھا تھا۔۔ جس میں بے  
 لباس عورت۔۔۔ تھی۔۔۔۔

مجھے یہ پسند تھا۔۔۔ پھر ایک دن۔۔۔ بابا نے دیکھ لیا۔۔۔  
 جوتیوں سے پیٹا۔۔۔ اسکے بعد سے یہ مجھے برا لگنے لگ گیا۔۔ مگر آج تک  
 یہ ضد میں یہاں رکھا ہے

جانتی وہ کیوں۔۔۔ کیونکہ میری چیزوں سے نفرت بھی میں ہی کر سکتا ہوں  
 ۔۔۔۔۔ تو تم خود کو دیکھو۔۔ اس مجسمے سے کی زیادہ۔۔ اٹریکٹو ہو۔۔۔۔  
 "ہممم" وہ مدہم آواز میں بولتا۔۔ اسے معنی خیز جملوں میں بہت کچھ جتا رہا تھا  
 ۔۔۔

مجھے یقین ہے تم یہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔ تم واپس کیوں آئی۔۔۔ وجہ تمہارے منہ سے سننا چاہو گا۔۔ مگر تب جب تمہیں مجھ سے محبت ہوگی

---

اور سنو۔۔۔ میرا تم پر پورا اختیار ہے۔۔ جو تم ہٹا نہیں سکتی تم نے اپنی مرضی سے نکاح کیا تھا۔۔۔

جب جہاں جیسے۔۔۔ جو بھی میں چاہو گا۔۔ تم وہ کرو گی۔۔۔ نہ کرنے کی صورت میں میں زبردستی کرا لوں گا۔۔۔ کیونکہ میں تمہارے لیے عدیل سے بھی زیادہ بر اثبات ہوں گا۔۔ ویسے میں نے اسکا ذکر کیا ہی کیوں۔۔ اس انسان کو بھی دماغ سے نکال دو۔۔ اور اب اٹھو۔۔۔ اور نکلو یہاں سے۔۔۔ کبھی۔۔ میرا دل تم پر پھیسلے اور صبح اپنی عزت پر رو رہی ہو۔۔۔ "وہ سر جھٹکتا بولا۔۔۔"

وہ ہر بات کہہ دیتا تھا۔۔۔ زیمیل کو لگا کانوں میں سے دھواں نکل رہے ہوں  
 --- وہ اس اجازت پر ایک دم اٹھی۔۔۔ بنا اسکی طرف دیکھے وہاں سے دوڑ لگا  
 دی۔۔۔

کوئی فرق نہیں پڑتا تھا افسین اگر اسے مار مار کر برا حال بنا دیتی۔۔۔ مگر اسنے  
 ٹھیک کہا تھا وہ اسکے لیے بے حد خطرناک تھا۔۔۔  
 چند ہی لمحوں میں اسکی حالت بس اپنی باتوں سے ہی اسنے غیر کر دی تھی  
 شکر تھا افسین چلی گئی تھی وہ پریشے کے کمرے میں بند ہو گئی۔۔۔ تالا بھی لگا دیا  
 کہ اب کوئی نہ آئے اور نہ آج کے بعد وہ نکلنے کی غلطی کرے گی۔۔۔

اسکا پی آئے انتظار کر رہا تھا۔۔۔ صبح سب ناشتہ کرنے میں مصروف تھے۔۔۔  
 جبکہ پی آئے ایک طرف کھڑا تھا۔۔۔ مدیہا نے اسے کی بار کہا کہ وہ بھی کچھ



کھائے مگر اسنے صاف انکار کیا ایک بار کرنے کے بعد دوبارہ جواب نہیں دیا

--

اس ڈھیٹ کو اٹھا دیں۔۔۔ مدیہا۔۔۔ وہ بچہ کب سے انتظار کر رہا ہے "

مر ترضی آخر کو کلس کر بولے۔۔۔

وہ مجھ سے نہیں اٹھے گا۔۔ "مدیہا نے جیسے ہار کر کہا۔۔۔

تبھی مر ترضی نے خود چمیر چھوڑی۔۔

زین نے فوراً۔۔ موبائل نکالا۔۔۔

بھیا موت آرہی ہے۔۔ اٹھ جاؤ "اسنے لگاتار کی میسج کیے۔۔ مگر کوئی اثر

نہیں ہوا۔۔۔

یہ آدمی واقعی مرے گا "کبیر نے افسوس سے اخبار بند کیا۔۔۔

مماعارض اور آیت کل تک آجائیں گے رات میری بات ہوئی تھی انھوں

نے واپسی کی ٹکٹ بک کرالیں ہیں "کبیر نے اطلاع دی تو۔۔ مدیہا ایکدم

خوش ہو گئیں۔۔۔

ماشاء اللہ ماشاء اللہ۔۔۔ "سب کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی جبکہ۔۔۔  
ایکدم مسکراہٹ روکی۔۔۔ کیونکہ اوپر سے سالار کی چیخوں کی آوازیں آرہیں  
تھیں۔

زیمیل تو حونک ہی تھی۔۔۔ وہ آنکھیں ہٹپٹاتی ہوئی۔۔۔ آوازوں کے تعاقب  
میں دیکھ رہی تھی جبکہ ناشتہ بھی چھوڑ دیا تھا۔۔۔  
پریشے اور نین دونوں ہی ہنسنے لگیں۔۔۔

بھا بھی فکر نہ کریں۔۔۔ آپکے شوہر کو ڈھیٹوں کا آئی جی کہا جاتا ہے وہ بالکل  
صیحی سلامت ہوگا البتہ بابا ہانپ جائیں گے وہ اتنا بھاگے گا بابا سے "پریشے  
نے بتایا تو۔۔۔۔۔ زیمیل نے بس سر ہلایا مگر۔۔۔ اب بھی اسکے چیخنے پر۔۔۔ وہ  
ویسے ہی بیٹھی تھی۔۔۔

تبھی اسکے سامنے افسین چنیر کھینچ کر بیٹھ گئی۔۔۔

سالار نے اتنا شور مچایا ہے میں اٹھ گی۔۔ تو سوچا آج سب کے ساتھ ناشتہ کر لوں "زیمیل کو دیکھتی وہ بولیں۔۔ زیمیل کا سر جھکتا چلا گیا اتنی بھی ہمت نہیں ہوئی کہ زرا اٹھا کر ہی دیکھ لے۔۔

زیمیل۔۔۔۔ اٹھ کر مجھے ناشتہ دو "افشین نے حکم دیا۔۔

جبکہ زیمیل جو اسکے سامنے سے اٹھ کر بھاگنا چاہتی تھی جلدی سے اٹھی اور کچن میں جانے لگی۔۔

چاچی میں دے دیتی ہوں زیمیل تو ابھی آئی ہے ناشتہ کرنے "نین نے کہا۔۔

تم کیوں دو گی یہ کہاں کی مہربانی ہے وہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائے گی۔۔ چل اٹھ۔۔ جامیرے لیے ناشتہ بنا "افشین بولیں تو زیمیل اٹھ گی۔۔۔

جبکہ وہاں موجود سب لوگوں کو یہ بہت بری لگی حرکت لگی تمیز سے بھی کہہ سکتی تھی۔۔

چچی سالار کو آپ کے اس رویے کا علم ہوا تو گھر میں نئے سیرے سے طوفان  
کھڑا ہو گا۔۔ تو پلیز آپ اپنا رویہ درست رکھیں اور وہ انسان ہے آپ کی  
" ملازمہ نہیں

کبیر نے کڑک لہجے میں کہا۔۔

وہ صرف میرے بیٹے کی قاتلہ ہے جس نے سالار کو پھنسا لیا ہے تم لوگ  
جانتے ہی کیا ہو اس کی حقیقت "وہ چلائیں۔۔۔

زیمیل کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے۔۔۔

سکندر نے افشین کا ہاتھ تھامہ

بہت وہ گی اٹھو۔۔ جب تمام بے برداشت نہیں ہوتا تو سب کے بیچ مت بیٹھا  
کر واور اپنی بیٹی کو بھی اس گھر میں رکھو تا کہ وہ تمہارا یہ عجیب و غریب رویہ  
دیکھ کر کچھ سیکھے کہ اسکی ماں کیا ہے "سکندر بے حد غصے سے بولے۔۔

آپ مجھے کہہ رہے ہیں یہ باتیں مارا ہے اسنے میرے بیٹے کو میں تو کبھی اپنے  
بیٹے کی موت نہیں بھولوں گی۔۔۔ "افشین نے مٹھیاں بھینچی۔۔۔

اور وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔۔ جبکہ زمیل کچن میں تھی۔۔ اس کے ہاتھ پر گرم گرم کافی گر گئی تھی جس کو۔۔ اس نے۔۔ بنا آواز کے پیا اور دوبارہ کافی بنانے لگی۔۔۔

باقی سب نے دور سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔ ابھی کوئی کچھ کہتا ہی سالار بھاگتا ہوا نیچے اتر۔۔۔

بلیک کوٹ پینٹ میں۔۔ ٹائی ہاتھ میں لیے بال ڈیشنگ سٹائل میں سیٹ کیے وہ گانگز لگا کر واقعی ایک ہیر و لگتا تھا جس پر نظر رکھے تو دوبارہ نہ ہٹے۔۔ وہ نیچے آیا تو۔۔ لبوں کی تراش میں دلفریب مسکان تھا۔۔ آج آپکے شوہر کا بی پی لو ہو گیا ہے کچھ کھلا پیلا دیں۔۔ "وہ ماں کے قریب آ کر بولا۔۔ جبکہ مدیہا نے سر تھام لیا۔۔

سالار سدھر جائیں کل کو آپ کے بچے ہو جائیں گے اسی طرح تنگ کریں " گے پھر ہم سب کو

نہیں اکیجلی پھر ہم مل کر کریں گے اور سب سن لیں میری پوری ٹیم ہوگی۔۔  
میں عارض اور کبیر سے زیادہ بچے کروں گا۔۔ "وہ سب کو ایسے بتا رہا تھا جیسے  
۔۔۔ یہاں شک ساختہ فیصلہ ہو۔۔۔

یہ پھر زیمیل کو سنانا چاہتا ہو مگر ٹیبل پر زیمیل تو نہیں تھی۔۔۔  
استغفار "کبیر نے توبہ کی۔۔۔

جبکہ سب اپنی ہنسی دبا گئے۔۔۔  
اس لڑکے کی تربیت آپ کو چار پانچ بار اور کرنی چاہیے "مر ترضی بھی نیچے آ  
گئے انکے زرار سے سانس پھول رہے تھے۔۔۔  
سالار اپنی ہنسی روک رہا تھا۔۔۔

گھمنڈر آدمی دفع ہو جاؤ یہاں سے اب "مر ترضی غصے سے بولے۔۔  
حضور۔۔ جو حکم اپنی زوجہ کو دیکھ لوں "وہ دانت نکالنے لگا۔۔ جبکہ مر ترضی  
نے ضبط سے کبیر کو دیکھا۔۔  
سالار "کبیر نے ٹوکا۔۔۔

اچھا بھئی۔۔ بابا کو تنگ کر رہا ہوں میں اپنی بیوی سے ملنے کے لیے ان سے  
 کیوں پوچھوں گا۔ مجھے پتہ ہے وہ کچن میں ہے۔۔ "وہ پھر سے زچ کرنے لگا  
 ۔۔ سب اسکی دھیٹائی پر۔۔۔ سرد آہ بھر گئے مرتضیٰ بھی کچھ نہیں بولے  
 ۔۔ کیونکہ اسنے انھیں ہلکان کیا تھا اور اب واقعی انکی ہمت ختم ہو گئی تھی۔۔  
 سالار نے کچن کے دروازے میں سے۔۔ زیمیل کو دیکھا۔۔  
 جس نے تو شاید کچھ سنا ہی نہیں تھا۔۔۔  
 زیمیل جب پلٹی نہیں تو سالار خود ہی اس تک پہنچا۔۔۔  
 اسکے شانے پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ وہ چیخ مار کر۔۔۔ مڑی۔۔۔ جبکہ برتن بھی  
 میس۔ بیلینس ہوا۔۔۔ سالار نے ایک دم اسکو دور کیا اور برتن کو اپنے ہاتھ  
 سے دور کیا۔۔۔ تاکہ اسکے پاؤں پر چائے نہ گیرے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ  
 ۔۔ اسکے ہاتھ پر گرم گرم چائے۔۔۔ الٹ گئی۔۔۔  
 وہ معمولی سا کراہیا اور ہاتھ جھٹکنے لگا چہرے پر تکلیف کے آثار آ گئے۔۔۔  
 زیمیل نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا جبکہ۔۔۔۔

مدیہا اور نین بھی اس تک پہنچی۔۔

یہ کیا کرتیں ہیں آپ بچوں کی طرح شرارتیں "مدیہا پریشان ہو گئی۔۔

مما میں ٹھیک ہوں "زیمیل کو ایک نگاہ دیکھ کر وہ بولا۔۔

ہاتھ پورا جل گیا ہے سالار آپکا "نین نے جلدی سے۔۔ ٹیوب نکالی۔۔

یار بھابھی۔۔ اب میں اسے ہاتھ پر لگا کر اچھا نہیں لگوں گا۔۔ آپ رہنے

" دیں۔۔ میں چلتا ہوں

تم نے ناشتہ بھی نہیں کیا "مدیہا بولیں۔۔

اُس اوکے "وہ سنجیدگی سے کہتا باہر نکل گیا۔۔۔

جبکہ مدیہا بھی ساتھ ہی نکلیں۔۔۔ مگر وہ روکے بنا نکلا تھا اسکا پی آئے بھی

پیچھے بھاگا۔۔ اسکا ہاتھ بری طرح سرخ ہو گیا تھا۔۔

میری وجہ سے انکا ہاتھ جل گیا "زیمیل نین کو دیکھتی بولی جبکہ۔۔۔ اسکی

آنکھوں میں بڑے بڑے آنسو تھے۔۔۔

تو مرہم بھی تم ہی رکھ دینا۔۔ جہاں تک میں جانتی ہوں۔۔۔ وہ



کافی ایمپریس ہوں گے اگر تم مرہم رکھو گی تو "نین ہنسی۔۔  
 جبکہ زیمیل کو بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا اچھا ریلکس ہو جاؤ۔۔ اور ناشتہ کرو باہر  
 جا کر "نین نے اسکا شانہ تھپتھپایا۔۔ اور اسکا ہاتھ پکڑ کر باہر لے آئی جبکہ  
 ۔۔ ملازمہ کی بیٹی سے افشین کی چائے اسکے کمرے میں بھیجوا دی

--

-----

نین کا فون بہت دیر سے بج رہا تھا۔۔ اسے لگا کبیر کا ہے وہ دوڑتی ہو ہی اندر  
 آئی۔۔ آج بھی وہ اور زیمیل ہی کو کینگ کر رہے تھے زیمیل اس سے زیادہ  
 اچھی کرتی تھی کو کینگ سب کچھ بنا لیتی تھی۔۔ صوفیہ نے پریشے پر بھی غصہ  
 کیا کہ وہ۔۔ اب تک کچھ نہیں جانتی جبکہ زیمیل کو تو سب کچھ آتا ہے۔۔۔۔ تو  
 آج کچن میں پریشے بھی تھی۔۔ اور اسنے ہر چیز گیرہ گیرہ کر کام بڑھایا ہوا تھا

---

وہ اندر روم میں آئی

--اف بہت غصہ کریں گے "نین نے سر پر ہاتھ مارا مگر کبیر کا نمبر نہیں تھا اسنے چونک کر دوبارہ کال اٹینڈ کر لی۔۔

ہائے لیڈی نین "احمد کی خوش باش آواز سپیکر پر ابھری۔۔

نین کو جیسے یقین نہیں آیا اسنے دوبارہ کان پر سے موبائل ہٹا کر نمبر دیا۔۔

تمہارے پاس میرا نمبر کیسے آیا "نین حیران تھی۔۔

ہا ہا ہا کیا یہ مشکل تھا "احمد ہنسا۔۔

خیر میرے پاس تمہاری ایک چیز ہے۔۔ کافی قیمتی بھی لگتی ہے "احمد نے

بریسلیٹ کو غور سے دیکھا۔۔۔

نین کی حیرانگی میں مزید اضافہ ہوا کہ اسکے پاس ایسا کیا ہے۔۔۔

اب تم سوچ رہی ہو گی کہ میرے پاس تمہارا کیا ہے۔۔۔ تو اپنی کلائیوں کو تو

چیک کرو ہو سکتا ہے کسی کے پیار کی نشانی ہو "وہ پھر سے ہنسا اور نین۔۔ کے

دماغ پر جیسے بلاسٹ ہوا۔۔

م۔۔۔ میرا بریسلٹ تمہارے پاس کیسے آیا "وہ چلائی۔۔۔ اور پھر منہ پر ہاتھ رکھ گئی کہ جاتی تو کیا ہوتا۔۔۔

آہستہ آہستہ نین۔۔۔ کوئی سن لے گا۔۔۔ "احمد نے چالاکی سے کہا  
 ۔۔۔ کیوں کر رہے وہ تم ایسے میرے ساتھ "نین نے بے بسی سے پوچھا  
 ۔۔۔ اب تو اسکے دل میں کبیر کے لیے کچھ جذبات پیدا ہوئے تھے اور وہ اسکی  
 بے پناہ محبت کو نفرت میں بدلتے کیسے برداشت کرتی تھی لاچاری سے بولی  
 ۔۔۔

زیادہ کچھ نہیں بس تمہاری طلاق 'وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔  
 نین سکت رہ گئی۔۔۔  
 تم تم میں "نین ہکلائی۔۔۔

ہاں ہاں تم تم میں۔۔۔۔۔ اب تم میرے پاس آرہی وہ مجھ سے ملنے اور یاد رکھنا  
 ۔۔۔۔۔ مجھے ہر حالت میں تم کل اپنے پاس چاہیے ہو کہتے ساتھ اسنے جھٹکے  
 سے فون بند کیا۔۔۔۔۔

جبکہ نین فون جو ہاتھ میں تھا مے بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔  
یا اللہ "بھگی نظروں سے اسنے اوپر کی طرف مدد طلب نظروں سے دیکھا تھا

---

-----

عارض : ♡♡♡♡♡ [10/23, 8:59 PM] S

اور آیت ایئر پورٹ پر پہنچے انھوں نے گھر پر کسی کو بھی نہیں بتایا تھا اپنے  
آنے کا۔۔۔ وہ پہنچے تو عارض کے ہاتھ میں آیت کا ہاتھ تھا۔۔۔ آیت بیس  
دن پہلے جب اسی جگہ پر کھڑی تھی تو۔۔۔ اسکی جان پر بنی ہوئی تھی۔۔۔ اور  
آج۔۔۔ اسکے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے اس ایئر پورٹ پر اتری۔۔۔ اسنے گزشتہ  
بیس دن اپنی زندگی کے بہترین دن گزارے تھے۔۔۔ جس میں جیسے سارے  
شکوے دھل گئے تھے اسے عارض سے کوئی شکایت نہیں تھی خوشی اسکے  
انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی۔۔۔

وہ ضرورت سے زیادہ ہی موٹی ہو گئی۔۔۔ تھی شاید اسکے پیار نے بھی اسکو۔۔۔  
صحت مند کر دیا تھا اور اسپر یہ عجب نکھار خوب بچ رہا تھا کہ عارض کا اسپر سے  
نظریں ہٹانا بھی مشکل ہو گیا تھا۔۔۔۔

وہ باہر نکلا اور گاڑی کرائی۔۔۔۔ آیت نے تو۔۔۔ کسی چیز کو بھی ہاتھ نہیں لگایا  
۔۔۔ یہاں تک کے اپنا ہینڈ بیگ بھی جب اسنے عارض کی طرف بڑھایا تو عارض  
نے گا گلز اتار کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

آیت کے چہرے پر شریر مسکراہٹ تھی۔۔۔۔  
یہ تمہارے ہاتھ میں بھی کوئی دقت نہیں دے گا" عارض نے گھور کر دیکھا  
۔۔۔۔

مگر میں اسکو پکڑنا نہیں چاہتی۔۔۔۔ یہ آپ پکڑیں گے" آیت نے ناز سے  
کہا۔۔۔۔ اور اسکے ہاتھ میں پکڑا دیا۔۔۔

جان یہ لیڈ یز بیگ ہاتھ میں پکڑے میں۔۔ جو رو کا غلام لگوں گا کوئی تو لحاظ کرو "عارض نے۔۔ سامان گاڑی میں رکھا اور بیگ بھی۔۔ جو کہ آیت اسکو تھما چکی تھی۔۔

میں چاہتی ہوں۔۔ کہ پوری دنیا جان جائے۔۔ عارض صرف آیت کے ہیں "وہ مسکرا کر بولی۔۔

عارض نے آنکھیں گھمائی تو اسکے لیے میں۔۔ تمہارا بیگ اٹھا کر گھوموں تم جانتی نہیں ہو سالار بھیا کو۔۔ وہ مجھے تانے دے دے کر مار دیں گے۔۔ رحم کھاؤ شوہر پر "وہ گاڑی میں بیٹھا۔۔ اور گاڑی گھر کی جانب چل دی۔۔

بہت ہی اچھا ہو گا آپکے ساتھ میں تو بہت خوش ہوں گی جب کوئی آپکو۔۔۔ سدھار دے۔۔۔ "آیت نے اسکے بازو میں بازو ڈال کر کہا۔۔

یہ بلی جو شیر سے چیپک بھی رہی ہے اور پنگے بھی لے رہی ہے اسے پتہ ہونا چاہیے وہ شیر کو اکسار ہی ہے۔۔ اور ایک بار۔۔۔ اندر کارو مینس جاگ گیا

--- تو۔۔۔ پھر میسنی شکل بناؤ گی۔۔ عارض آپکو مجھ پر ترس نہیں آتا" عارض نے اسکی نکل اتاری آیت نے اسکو آنکھیں پھاڑ کر دیکھا۔۔۔ عارض آپ میری نکل اتار رہے ہیں" وہ حیران تھی۔۔ عارض نے ہنسی روکی اور رخ موڑ لیا۔۔

آیت نے اسکا رخ اپنی طرف کیا۔۔ آپ کتنے برے ہیں کتنی آرام سے میری نکل اتار رہے ہیں" آیت نے افسوس سے کہا۔۔

عارض نے اپنا قہقہہ حلق میں اتارا اس وقت وہ اسکی مزاحیہ شکل دیکھ کر ہنستا تو وہ جان بوجھ کر اسکو تنگ کرنے کے لیے کوی نہ کوی حرکت کرتی اور عارض بالکل افوڈ نہیں کر سکتا تھا اس سے دوری۔۔۔۔۔

دیکھو۔۔ آیت میں تمھاری نکل نہیں اتار رہا جان۔۔ بس یہ کہہ رہا ہوں --- کہ اس بیگ کو تو اپنے ہاتھ میں لے سکتی ہو نہ" عارض نے ہر ممکن کوشش کی خود کو سنجیدہ کرنے کی۔۔

آیت نے غصے سے بیگ اسکے ہاتھ میں تھما دیا۔۔۔

میں بالکل نہیں پکڑوں گی۔۔ جتنا آپ نے مجھے تنگ کیا ہے میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔۔۔۔۔ "وہ خفگی سے بولی۔۔

خیر۔۔ اتنا بھی نہیں کیا میں نے تمہیں تنگ "عارض منہ میں بڑبڑایا۔۔

اب آپ مجھ سے لڑائی والی بات کر رہے ہیں "آیت خالصتاً بیویوں کی طرح چیڑ رہی تھی۔۔۔

چندا۔۔۔ تمہارا بیگ میں اٹھاؤ گا۔۔۔ بلکہ گلے میں گھنٹی کی طرح سجالوں گا۔۔

بلکہ ایک باجالے لیتا ہوں۔۔۔ اور ماتھے پر ٹیگ لگا لیتا ہوں۔۔۔ میں صرف آیت کا ہوں خبردار جو کسی نے میری طرف دیکھا اب ٹھیک ہے "عارض نے ہار مان کر اسکا بیگ اپنے پاس رکھ لیا۔۔۔

کیا واقعی آپ ایسا کریں گے "وہ جوش سے بولی۔۔۔۔

عارض نے سر پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔۔ گھیری سانس لی۔۔۔

اب آپ چپ کیوں ہیں "وہ چپ ہو گیا تو آیت نے اسکا شانہ ہلایا۔۔۔



آیت تم اتنا کیوں بولتی ہو "عارض شاید ان بیس دنوں میں بھی اسے کی بار  
کہہ چکا تھا۔۔۔۔

عارض آپکو میرے بولنے سے بھی مسئلہ ہے "آیت۔۔۔ پھر سے۔۔ سیدھی  
ہوئی۔۔۔۔

عارض۔۔۔ نے سانس بھرا۔۔۔

نہیں بولتی رہو مجھے کیا مسئلہ ہوگا "اسنے جان چھڑائی۔۔

" اچھا میں بولتی رہوں۔۔ آپ نہیں سنیں گے میں پاگل ہوں کوئی  
آیت "عارض نے غصے سے اسکو دیکھا۔۔۔

میں تو بس "وہ منمنائی۔

بلکل چپ "وہ غرایا۔۔۔۔

وہ "آیت نے اسکے شانے پر منہ بسور کر سر رکھ لیا۔۔

عجیب بیوقوف لڑکی ہے "عارض نے۔۔۔۔ باہر کی جانب دیکھنا شروع کر دیا

۔۔۔۔۔

آیت بار بار پلکیں اٹھا کر اسکو دیکھتی۔۔۔ مگر وہ تو اسے دیکھ ہی نہیں رہا تھا  
 ۔۔ جبکہ وہ چاہتی تھی وہ ہر وقت بس اسکو دیکھے۔۔۔۔  
 برسوں کی محبت۔۔۔۔ کو جب حقیقی رنگ ملا تو۔۔ وہ اسکی نظر کی تبدیلی بھی  
 برداشت نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔  
 اسنے چوتھی بار اسکو۔۔ دیکھا تو عارض نے گھور کر اسکو دیکھا۔۔ تو آیت  
 نے جلدی سے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔  
 عارض مسکرا دیا۔۔۔۔  
 اب ایسے کرو گی تو میں ڈرائیور کا لحاظ نہیں کروں گا "وہ اسکے کان میں گھمبیر  
 لہجے میں بولا۔۔۔  
 آیت ایک دم اس سے دور ہوئی۔۔  
 وہ تو جیسے ڈرائیور کو بھولی بیٹھی تھی شرمندگی سے اسکا چہرہ سرخ انار کی طرح  
 ہو گیا۔۔۔ اور وہ دوسرے دروازے سے چپک گئی جبکہ گاڑی میں عارض کا  
 قہقہہ بلند ہوا۔۔۔

-----

وہ لوگ گھر پہنچے تو شام ہو چکی تھی۔۔

ایک دم انکو ایسے اچانک دیکھ کر۔۔ سب ہی حیران رہ گئے جبکہ بہت گرم  
جوشی سے ملے۔۔

دونوں کو سینے سے لگا کر سب نے پیار کیا۔۔۔

جبکہ آیت تو شرماری تھی مسلسل۔۔۔

گھر میں سب ہی موجود تھے سوائے سالار کہ۔۔۔۔ کبیر مرتضیٰ شہاب  
سکندر و جاہت زین۔۔۔ سب مرد حضرات بھی آفس سے گھر لوٹ آئے  
تھے۔۔۔۔

زین کا آج آخری پیپر ختم ہو گیا تھا۔۔۔

وہ تو سالار کا منتظر تھا کہ وہ آتا تو۔۔۔ وہ دونوں مرتضیٰ کو مانتے کیوں کہ زین نے ٹریننگ کے لیے لاہور جانا تھا چھ ماہ کے لیے اور مرتضیٰ کہاں اسے جانے کی اجازت دیتے اوپر سے اسکی فیلڈ ایسی۔۔۔

عارض اور آیت کے ساتھ سب لاؤنج میں موجود تھے۔۔۔ عارض زیمیل کو غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ جبکہ زیمیل۔۔۔ اسکی اسطرح دیکھنے پر گھبرار ہی تھی۔۔۔ نین اپنی پریشانی میں گم سم تھی۔۔۔ آج اسنے احمد سے ملنے جانا تھا مگر۔۔۔ نہ اسے وقت ملا اور نہ موقع وہ سمجھ نہیں پار ہی تھی کہ۔۔۔ آگے احمد کیا کرے گا۔۔۔ ضرور وہ اس بریسلٹ کا ناجائز استعمال کرے گا اور پھر وہ سب کچھ کیسے ہینڈل کرے گی۔۔۔

نین نے چائے کا انتظام کیا اور سب کو چائے اور سنیکیس سرو کیے۔۔۔۔۔ کبیر نے اسکی جانب دیکھا جس کے چہرے پر مسکراہٹ کا شبہ بھی نہیں تھا۔۔۔ وہ خاموشی سے اپنا کپ اٹھا کر۔۔۔ ایک طرف ہو گیا۔۔۔۔۔ ایسے کی سوال تھے اسکے دل میں جو نین کو مشکل میں ڈال سکتے تھے۔۔۔۔۔

دوسری طرف پریشہ اور عمل عارض کو غصے سے گھور رہی تھیں۔۔۔

آپکو شرم آنی چاہیے۔۔۔ سالار بھیا جب بھی جاتے ہیں ہمارے لیے کچھ نہ کچھ لازمی لاتے ہیں اور آپ خالی ہاتھ آگئے ہیں۔۔۔ ویسے کوئی مروت نام کی چیز نہیں آپ میں "پریشہ اسپر برسی۔۔۔

دیکھو گڑیا میں تمہارا غریب سا بھائی۔۔۔ وہ نواب زادے تو امیر ہیں۔۔۔۔ "عارض نے مجبوری بتائی۔۔۔

بس کریں "پریشہ جھلائی۔۔۔

بس آپکو اپنی بہنیں یاد نہیں رہیں۔ "عمل خفہ ہوئی۔۔۔

لڑکیوں انکا ایک چھوٹا معصوم بھائی بھی تھا۔۔۔ جسے بھول گئے۔۔۔۔ ہاں ہاں صیحی جارہے ہیں آپ۔۔۔ یہیں سالار بھیا ہوتے تو۔۔۔ خوب ریکارڈ لگتا آپ کا۔۔۔ کچھ دل کو تسلی تو ہوتی کہ کوئی ہے آپکو دھونے والا "زین گیم کھیلتے ہوئے مصروف سے انداز میں بولا۔۔۔۔۔

آیت نے مسکرا کر ان سب کو دیکھا۔۔۔

میں تو تم سب کے لیے گفٹس لائی ہوں" وہ بولی۔۔۔ سب نے اس کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھی تو کچھ تسلی ہوئی۔۔۔۔

بالآخر اسکی زندگی میں بھی سکون آ گیا تھا۔

کیا واقعی وہ تینوں چنچے۔۔ تو آیت نے سر ہلایا۔

ا وہ آیت آئی لو یو" پریشے نے زور سے اس کے گال پر پیار کیا۔

آیت شرمائی۔۔ جبکہ عمل نے اس کے دوسرے گال پر کیا عارض مسکرا کر اسکو دیکھنے لگا۔۔۔

جبکہ زین سب سے پہلے انکے بیگ کی طرف بھاگا۔

وہ تینوں بچوں کی طرح لڑنے لگے کہ پہلے میں کھلوں گا۔۔۔

عمل بھی جیسے سب بھول گئی تھی۔۔۔ یہ شاید اسے یاد تھا اور اس وقت وہ بھول چکی تھی۔۔۔

عمل نے زین کے ہاتھ سے بیگ کھینچا سب انھیں دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

چوہیا بیگ واپس کر" زین پہلے کی طرح بولا۔۔۔

میں چوہیا ہوں۔۔۔" عمل تملائی۔۔۔

اور یہ مگر مجھ "پریشے نے عمل کا ساتھ دیا تو دونوں ہنسنے لگی۔۔

بچوں دیکھ لوں گا۔۔۔ چوٹیوں کو بھی پر لگ گئے ہیں "زین کبیر کے گھورنے

پر مسکین شکل بنانا پیچھے ہٹ گیا۔۔۔۔

تو پریشے عمل نے بیگ کھولا اور سب کو سب کے تحائف خود ہی دینے لگیں۔

۔۔۔

بھا بھی جی چپ چپ ہیں طبعیت تو ٹھیک ہے "عارض نے نین کو دیکھا

۔۔۔ جو ایک طرف بالکل خاموش کھڑی تھی۔۔

ہوں ہاں۔۔ میں۔ تو ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا ہے "وہ مسکرائے شانے آچکا

کر۔۔

پھر خاموش کیوں ہیں "عارض نے پوچھا۔۔۔

تو وہ سر جھکا گئی۔۔

بس طبعیت کچھ نڈھال سی محسوس ہو رہی ہے شاید ریسٹ کروں تو ٹھیک ہو  
جاؤ" وہ مسکرا دی۔۔۔

جاؤ بیٹا کمرے میں چلی جاؤ" مدیہا نے اسکو پیار سے کہا تو وہ بنا تردد کے کمرے  
میں چلی گئی۔۔۔

کبیر نے اسکو جاتے دیکھا مگر اٹھا نہیں۔۔۔ نہ اسے اچھا لگا کہ وہ اپنی بیوی کے  
پچھے ایسے جائے۔۔۔

بابا سالار سے بات ہوئی ہے آپکی۔۔۔ مجھے لگتا ہے وہ آج نہیں آئے گا" کبیر کو  
یاد آیا تو مرتضیٰ سے بولا۔۔۔

فون کرو اسے پتہ کرو کہاں ہے" مرتضیٰ نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے کہا  
۔۔۔

تو کبیر نے فون اٹھایا۔۔۔

"بھیا آپ رہنے دیں میں کرتا ہوں انھیں فون  
آپ خود پھنس رہے ہیں۔۔۔" زین ہنسا۔۔۔



عارض بھی ہنس دیا۔۔۔  
اور سیل سپیکر پر ڈال کر اسنے سالار کو کال کی۔۔  
زیمیل وہیں موجود تھی۔۔۔ وہ سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔  
دل کی دھڑکنیں بے ترتیب سے ہو جاتی تھیں اسکے زکر پر ہی۔۔۔۔  
پھر جب وہ سامنے ہوتا تھا تو۔۔ وہ اس سے بے رخی برتی لیتی تھی۔۔۔  
وہ خود اپنے اندر سے افشین کا خوف نہیں مٹا پار ہی تھی۔۔۔  
اور پھر سب کا خوف بھی تھا کہ سب اسکے بارے میں کیا سوچیں گے جس  
نے یہ جھوٹ بولا کہ یہ شادی زبردستی کی ہے اور اسنے ایک بار بھی اس بات  
کی تصحیح نہیں کی کہ۔۔۔ یہ جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔ اور کیسے وہ اسکے رونے  
سے بے چین ہو جاتا تھا۔۔۔۔  
زیمیل اسکی آواز پر خیالوں سے باہر نکلی۔۔۔۔  
اوہ دولہا میاں واپس لوٹ آئیں ہیں عیاشی کر کے۔۔ "سالار نے کہا۔۔ تو  
سب کا قہقہہ ابھرا۔۔

بڑا چالاک آدمی ہے۔۔ سپیکر پر موبائل ڈالا ہوا ہے۔۔ تاکہ مرتضیٰ صاحب سے ڈر کر میں تو کچھ نہ بولوں "وہ بولا۔۔۔ تو۔۔ مرتضیٰ نے نفی میں سر ہلایا۔۔

سن رہا ہوں میں سب "وہ زرا کڑک لہجے میں بولے۔۔۔ پتہ تھا میری کھینچی کے لیے تو آپ تیار رہتے ہیں زرا مجھ معصوم کی جان چھوڑ دیں۔۔۔

خیر تم سناؤ میسنے۔۔۔ "سالار نے عارض کو پکڑا۔۔۔ خیر سے آگیا ہوں۔۔ اور آپ کو مس کر رہا ہوں "عارض نے حقیقت بتائی۔۔۔

ریئل تو۔۔ ٹی وی اون کرو۔۔۔ "وہ بولا۔۔۔ تو سب زرا چونکے۔۔۔ اوہ بھیو آپ۔۔ لائیو ہیں "زین ایکدم چیخا۔۔۔ تو سالار ہنس دیا۔۔

ہاں کچھ دیر میں لائیو آوگا انٹرویو ہے "سالار نے کہا۔۔۔

زین نے جلدی سے ایل سی ڈی اون کر لی۔۔۔  
جبکہ سالار نے فون بند کر دیا۔۔  
سب ایل سی ڈی کی طرف متوجہ ہو گئے۔  
زیمیل کی سالار کوٹی وی سکرین پر دیکھ کر عجیب سی حالت ہو گئی۔۔  
تالیوں کی گونج میں وہ۔۔۔ چلتا ہوا صوفے پر آ بیٹھا جبکہ ایک لڑکی اسکا انڈریو  
لے رہی تھی۔۔۔  
وہ جینز شرٹ میں۔۔۔ ہاتھ پر سفید پٹی باندھے۔۔۔ بالوں کا ہئیر سٹائل  
بنائے۔۔۔ مضبوط قدم و قامت اور وجاہت کے ساتھ بے حد حسین لگ رہا تھا  
۔۔۔۔۔  
جبکہ کسرتی جسم شرٹ میں سے واضح ہو رہا تھا۔۔۔  
سب گھر والے دلچسپی سے اسے ٹی وی سکرین پر دیکھ رہے تھے۔۔۔  
کیسے ہیں آپ سالار مرتضیٰ "لڑکی نے شو شروع کیا۔۔۔

فائین اینڈ فرسٹ آف آل۔۔۔ ویلکم بیک عارض۔۔۔ سی یو سون برو" وہ  
کیمرے کی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔ تو عارض سمیت سب ہنسنے لگے۔۔۔  
سب کی آنکھوں میں سکے لیے بے پناہ چاہت تھی۔۔۔ جبکہ زیمیل کے جسم  
میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی وہ کرنا مشہور اور محبتوں میں گھیرہ شخص تھا

۔۔۔۔۔

جبکہ وہ خود ایک خالی نفرتوں کی مار کھاتی ایک لڑکی۔۔۔ بس۔۔۔  
وہ لڑکی ہنسی۔۔۔

یہ عارض کون ہے۔۔۔ اس لڑکی نے پوچھا۔۔۔

بھائی ہے میرا چھوٹا "سالار نے بتایا۔۔۔

اوہ سونا ٹیس تو سالار مرتضیٰ آپ نے بہت جلد انڈسٹری میں اپنا نام بنالیا  
۔۔۔ آپ کو کیا لگتا ہے کتنے انٹرویو دے چکے ہیں "وہ لڑکی پر مزاحیہ لہجے میں  
بولی جبکہ سالار ہنس دیا۔

میں نے گنا نہیں۔۔۔ "اسنے مختصر جواب دیا۔۔۔

تو ناظرین یہ بات وضاحت دیتی ہے کہ۔۔۔ ہمارے آپ سب کے پیارے  
 سالار مرتضیٰ کتنے مشہور و معروف موڈل ہیں۔۔۔  
 کیا سچ ہے سر آپ کو ہالی وڈ سے آفر ہوئی ہے "وہ لڑکی سوال کر رہی تھی۔۔۔  
 یس "وہ مدہم مسکراہٹ سے بولا۔۔۔  
 "تو کیا پاکستان چھوڑ کر جائیں گے  
 ڈیپینڈاؤن سکریپٹ۔۔۔ اگر سکریپٹ اچھی ہوئی تو ضرور جاؤں گا "سالاد  
 نے شانے اچکائے۔۔۔  
 مگر آپ نے ایک مووی دی جس سے آپکارو مینس کافی مشہور ہوا "وہ لڑکی  
 کھلکھلائی۔۔۔ سالار بھی ہنس دیا۔۔۔  
 جبکہ اسکو دیکھتے گھر والوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔ ینگ پارٹی تو  
 مسکراہٹ روکنے لگی جبکہ مرتضیٰ کی اب کمینٹری شروع ہو گئی تھی۔۔۔  
 بہودہ آدمی بالکل شرم لحاظ نہیں ہے کیسے فضول بات پر مسکرا رہا ہے "  
 مرتضیٰ بھڑکے۔۔۔



سالار ہنس دیا۔۔ اور بالوں میں ہاتھ پھیرہ۔۔۔۔۔  
آپ نے کبھی کسی کے ساتھ ڈیٹ کی ہے "وہ لڑکی شرارتی لہجے میں بولی

میرے بابا بھی دیکھ رہے ہیں شو لڑکی مجھے گھر بھی جانا ہے ایسے سوال مت  
کرو "وہ ہنسا۔۔۔

جبکہ۔۔۔۔ لڑکی پھر سے کھلکھلائی۔۔۔  
آپ بہت دلچسپ ہیں "وہ لڑکی گھیری نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔  
سالار نے نظریں اٹھائیں۔۔۔۔

اور آپ خوبصورت ہیں "وہ بولا۔۔۔۔ تو کبیر نے سر تھام لیا۔۔۔۔  
جبکہ مرتضیٰ کی چپل زین کی گدی پر لگی تھی۔۔۔ بند کرو یہ خرافات۔۔  
آنے دو اسکا منہ توڑ کر گھر پر بیٹھاتا ہوں سمجھتا کیا ہے بے ہودہ انسان خود کو  
"وہ بھڑکتے ہوئے اٹھ کر چلے گئے جبکہ۔۔۔

سب نے زین کی رونے والی شکل دیکھی اور لاونج میں قہقہے بلند ہوئے۔۔

اوہ میرا چھوٹا بھائی۔۔۔ "کبیر نے اسکو پیار کیا۔۔۔  
جبکہ۔۔۔ اب کبیر نے ایل سی ڈی اون کی تھی۔۔۔  
زیمیل کے چہرے پر اسکے اسطرح کہنے سے کی گھیرے سائے لہرا سے گئے

----

اب وہ لڑکی اس سے پرفیشنل سوال کر رہی تھی جس کا وہ جواب دے رہا تھا  
۔۔۔۔۔ ان سب نے اسکا پورا شود دیکھا۔۔۔۔۔  
آپکی میگزین کافرٹ پیج خوبصورت ہے "وہ لڑکی دیکھانے لگی کیمرے میں  
وہ

وہی پیک تھی جو اسنے ماہم کے ساتھ لی تھی۔۔۔۔۔  
سالار چپ ہو گیا کچھ نہیں بولا۔۔۔۔۔

جبکہ زیمیل کونہ جانے کیوں ایسا لگا کہ وہ مزید نہیں دیکھ سکتی وہ نہیں جانتی  
تھی اسکی آنکھیں کیوں بھیگ گئیں تھیں وہ وہاں سے ہٹ گئی۔۔۔



آج اسکی آنکھیں خوف سے نہیں بھریں تھیں۔۔۔ اسے لگا اسکا دل اداس ہو  
گیا ہو۔۔۔ وہ کمرے میں چلی گئی۔۔۔ آیت کے۔۔۔ اور دروازہ لوک کر لیا

----

وہ آتا ہے یہ نہیں وہ نہیں جانتی تھی مگر نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اس سے خفا ہو  
گئی۔۔۔

-----

نین آنکھوں پر ہاتھ رکھے آنسو بھا رہی تھی۔۔۔ وہ نہیں سمجھ پارہی تھی کہ وہ  
کیا کرے۔۔۔

کبیر اندر آیا۔۔۔ تو وہ سوتی بن گئی۔۔۔

نین "اسنے اسکو پکارہ مگر وہ نہیں ہلی۔۔۔

کبیر کچھ لمھے اسے دیکھتا رہا۔۔۔ اور پھر واشروم میں چلا گیا۔۔۔

وہ باہر آیا تو وہ اب بھی ویسے ہی تھی اسے یقین تھا وہ سو نہیں رہی۔۔ اس سے پہلے وہ بیڈ پر جاتا

نین کا سیل فون بجنے لگا دوسری طرف نین کا دل حلق میں آ گیا۔۔۔  
کس کا فون تھا۔۔۔ ہو سکتا ہے احمد کا ہو۔۔ وہ ہولے ہولے کانپنے لگی چہرے پر سے ہاتھ بھی نہیں ہٹا سکتی تھی۔ کیسے ہٹاتی ابھی تو وہ سوتی بن رہی تھی۔۔۔  
کبیر نے کال پیک کر لی۔۔۔

ہیلو "اسکی گھمبیر آواز پر دوسری طرف احمد کی سیٹی گم ہو گئی۔۔۔  
وہ کچھ بولا نہیں۔۔۔۔

کبیر۔۔۔ کے ماتھے پر کی بل ڈل گئے۔۔۔۔  
اسنے کال بند کی اور بنا کچھ کہے وہ نمبر۔۔ بلیک لیسٹ پر ڈال دیا۔۔۔۔  
اور سیل فون پھینک کر وہ دوسری طرف لیٹ گیا۔۔۔۔  
کمرے میں لیمپ جل رہا تھا۔۔۔  
نین نے اسکی طرف دیکھا۔۔ کبیر جاگ رہا تھا دیوار کو گھور رہا تھا۔۔۔

نین نے اسکا ہاتھ سیدھا کیا جو سر کے نیچے تھا۔۔۔ اور اسپر سر رکھ لیا۔۔  
 کبیر اسکطرف متوجہ ہوا۔۔ نین کی مدھم سسکیوں پر وہ جھنجھلا گیا۔۔۔  
 تمہیں مجھ پر یقین ہوتا تو تم مجھ سے اپنے مسلے شیر کرتی۔۔ یہ یقین کو بھی  
 دفع کرو۔۔ تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہے یہ بات آج مجھے سمجھ آگئی ہے"  
 کبیر نے اسکا سر اپنے ہاتھ

پر سے ہٹایا۔۔۔

ایسا نہیں ہے "نین اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

کبیر نے سائیڈ ٹیبل سے۔۔۔ بریسلٹ نکالا اور نین کیطرف اچھا دیا

----

نین دنگ رہ گئی۔۔۔ شاگڈ کی کیفیت میں اسکو دیکھنے لگی۔۔۔۔

دل جیسے بند ہو گیا۔۔۔

اسکی وجہ : ❀❀❀❀❀❀ S [10/23, 9:01 PM]

سے تمہارے حواس بھال نہیں ہو رہے یہ مجھے احمد کے کبنیٹ سے ملا ہے

۔۔۔ میں نہیں جانتا یہ اسکے پاس کیسے گیا ہے۔۔۔۔ اور نہ ہی اس بارے میں میں تم سے کوئی سوال کر رہا ہوں۔۔۔ یہاں تک کہ میں نے تم سے تب بھی کوئی سوال نہیں کیا جب تمہارے اوپر کی سوال اٹھ رہے تھے۔۔۔ تم اگر یہ سمجھ رہی ہو کبیر اندھا ہے تو کبیر اندھا نہیں ہے۔۔۔ میری محبت کی وسط ہے کہ میں۔۔ تمہیں۔۔ سمیٹ لیں ماچا ہتا ہوں مگر تم میری محبت کی چھاؤں میں آنا ہی نہیں چاہتی۔۔۔ "وہ بولا۔۔۔ لہجہ سخت تھا۔۔۔ کڑک تھا۔۔۔ نین کا دم سا نکل رہا تھا اسکی سانسیں اٹک گئیں۔۔ اسنے بریسلٹ کو ہاتھ میں تھاما۔۔۔۔۔

م۔۔۔ میرے ہاتھوں سے گیر گیا تھا یہ۔۔۔۔۔

بس چپ۔۔۔ "کبیر نے ہاتھ اٹھا کر۔۔ اسے ٹوک دیا۔۔۔۔۔

نین شرمندگی کی گہرائی پر تھی۔۔۔۔۔

میں نے کہا نہ میں نے تم سے کوئی سوال نہیں کرنا۔۔۔ یعنی میں تم سے کچھ بھی جاننا نہیں چاہتا تب۔۔ جب میں نے۔۔ تمہیں کسی غلط اقدام سے بچا لیا۔۔۔ جس کی بنا پر تم اپنے حواسوں میں نہیں تھی تب تمہیں یاد آیا ہے کہ تم مجھے کچھ بتاؤ۔۔ تو مجھے کچھ نہیں جاننا۔۔ اب سو جاؤ۔۔ مجھے صبح جلدی جانا ہے "کبیر نے کہا اور۔۔ لیٹ گیا۔

کبیر "نین کی سسکی نکلی۔۔

نین تم چاہتی ہو میں روم چینج کر لوں "وہ غصے سے اسکو دیکھنے لگا۔۔ نین نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

تو سو جاؤ "وہ بولا اور کروٹ بدل لی۔۔۔

ہم ایسے تو نہیں سوتے "نین۔۔ اسکی پشت دیکھتی بولی۔۔۔

جبکہ کبیر۔۔ شاید بے حد غصے میں تھا وہ وہاں سے اٹھا۔۔ اور کمرے سے باہر ہی نکل گیا۔۔

جبکہ نین کی آنکھوں میں بے حد آنسو بھر آئے۔۔۔۔۔ وہ اسکی پشت دیکھتی  
رہی۔۔ بریسلٹ اٹھا کر۔۔۔ اسنے لبوں سے لگا لیا۔ جبکہ پھوٹ پھوٹ کر رو  
دی۔۔۔۔۔

کیا اسے سب کبیر کو بتادینا چاہیے۔۔۔۔۔  
وہ اسکی عزت کا محافظ تھا۔۔۔۔۔

وہ اسکا احساس کرتا تھا۔۔ اور آج اسنے۔۔ اسکو خفا کر دیا۔۔۔  
وہ خود بھی کہاں خوش تھی۔۔۔۔۔

-----

کبیر باہر آیا۔۔ اور لاونج میں صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔  
اسکا دماغ گھوم رہا تھا۔۔ اتنے سوال اپنی ہی زندگی کو لے کر اسکے پاس کبھی  
نہیں تھے وہ ایک کلئیر انسان تھا اور ہمیشہ کلئیر ہی رہا تھا۔ اتنی کو ملیکیشنز  
تھیں جنہیں وہ کب سے اوائیڈ کرتا آ رہا تھا۔۔۔۔۔

احمد نین کا کرن تھا۔۔۔ یہ اسکے لیے شاکڈ کی بات تھی اور احمد نے خاص طور پر تب جب وہ۔۔۔ سامنے سے گزرا۔۔۔ وہ بریسلیٹ ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔ تاکہ اسکی نظر پڑے۔۔۔ ایسا کیوں وہ کیوں کر رہا تھا وہ تجزیہ کر رہا تھا۔۔۔ کیا وہ جان بوجھ کر کر رہا تھا کیا وہ نین کو اسکی نظر میں بد کردار ثابت کرنا چاہ رہا تھا مگر کیوں۔۔۔۔

وہ چاہتا تو عام جاہل مردوں کی طرح اسکو اس بات پر مار پیٹ کر کے بات اگلوں سکتا تھا مگر اسے ان ساری باتوں کے علاوہ جس بات پر سب سے زیادہ غصہ آیا تھا وہ یہ تھا کہ وہ اس پر ٹرسٹ نہیں کرتی تھی۔۔۔ نہ ہی اس کے دل میں اسکے لیے کوئی جز بات تھی۔۔۔۔

وہ صوفے کی پشت سے۔۔۔ ٹیک لگائے۔۔۔ پاؤں جھلا رہا تھا رات گھیری ہو چکی تھی۔۔۔ چاروں طرف خاموشی تھی تبھی مین دروازے سے سالار اندر داخل ہوا۔۔۔

تھکا ہوا سا ہاتھ پر کوٹ ڈالے۔۔ اس کے چہرے پر تھکاوٹ کے واضح آثار تھے

-----

وہ اندر آیا۔۔ تو کبیر کو لاونج میں دیکھ کر ٹھٹھک کر رہ گیا۔۔۔

اس نے اس کے کمرے کی طرف دیکھا۔۔۔

اور اس کے نزدیک آیا۔۔

کیا ہوا۔۔ نکال دیا بھابھی نے کمرے سے لات مار کر باہر  
ویسے تم حق دار ہو بورنگ کھڑوس انسان "وہ صوفے پر کوٹ پھینکتا ہے

ڈھنگے انداز میں تقریباً لیٹ ہی گیا۔۔۔۔

جبکہ کبیر نے چونک کر اس کو دیکھا تھا

تم "وہ بولا۔۔

ہاں میں کیوں تمہیں انتظار تھا بھابھی آئیں گی "سالار نے آنکھ دبائی تو کبیر

نے نفی میں سر ہلایا۔۔

اوہ ہو معمہ سیریس ہے "سالار نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔



نہیں کچھ خاص نہیں تم بتاؤ۔۔۔ یہ کیا ڈرامہ ہے تم روز بارہ گھنٹے کی فلائیٹ لو گے۔۔۔" کبیر نے کہا۔۔۔

کیا کروں یا ر مجبوری ہے۔۔۔ آج سوچا تھا وہیں رک جاؤں گا۔۔۔ مگر۔۔۔ ہو ٹلرز میں بو کینگ پوری ہو گی اور جس ہو ٹل میں روم مل رہا تھا۔۔۔ وہ میرے سٹینڈرڈ کا نہیں تھا تبھی میں واپس آ گیا "سالار نے کہا۔۔۔۔۔

"مجھے لگتا ہے تم اپنی کمائی۔۔۔ اسی فلائیٹ کے آنے جانے میں لگا دو گے برو میرا کام تمہارے کام جیسا نہیں میرا ایک اوٹو گراف کروڑوں میں بکتا ہے۔۔۔" سالار نے فخر سے کہا۔

ہاں اور گھر میں مرتضیٰ صاحب کے جوتے۔۔۔ بھی کروڑوں میں لگتے ہیں " کبیر نے مزاق اڑایا۔۔۔ تعداد میں کہہ رہے ہو "وہ ڈھٹائی سے قہقہہ لگا اٹھا

کبیر کو ہنسی آ گئی۔۔۔

یار بہت تھک گیا ہوں۔۔۔ دل کر رہا زبردست کھانا کھاؤ "سالار نے کبیر  
کی طرف دیکھا۔۔

ہممم مجھے بھی بھوک لگنے لگی ہے "کبیر نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔  
اس وقت ماما کو اٹھانا۔۔ یعنی مرتضیٰ صاحب کی جوتیوں کی تعداد میں اضافہ  
ہے۔۔۔۔ "سالار نے کہا۔۔۔ افسوس سے۔۔

کیوں تمہاری بیوی نہیں ہے "کبیر نے اسے چھیڑا اس سے بات چیت کر  
کے دماغ زرا بہتر ہوا تھا۔۔۔

لو وہ مجھے منہ ہی کب لگاتی ہے "وہ میسنی سی شکل بنا کر بولا۔۔۔  
بھابھی کو اٹھا لیتے ہیں جاگ ہی رہی ہوں گی انکے سیاں تو باہر مر رہے ہیں  
۔۔ "سالار اپنی جگہ سے اٹھا۔۔

نہیں۔۔۔ "کبیر نے سختی سے کہا۔۔۔  
آف کتنی گھٹیا ہو تم۔۔۔ کیسے۔۔۔ بیوی کی حمایت میں بولے ہو "سالار  
نے مکہ بنایا۔۔

مجھے اسکے ہاتھ کا کچھ نہیں کھانا۔۔ "کبیر نے کڑک لہجے میں کہا  
 میرے بھائی یہ انا بعد کے لیے اٹھا کر رکھ۔۔۔ ابھی بھوک کا کچھ کرو کیا  
 فائدہ ایسی زندگی کا۔ بیوی بھی ہو بھابھی بھی ہو مگر پیٹ میں کچھ کھانے کے  
 لیے نہ ہو" وہ اپنے ڈراموں پر اتر گیا۔۔  
 کبیر نے صاف ہری جھنڈی دیکھائی۔۔  
 تمہیں یاد ہے جب ہم چھوٹے تھے تو۔۔ ماما بابا کے سونے کے بعد ہمیں  
 بھوک لگتی تھی تو۔۔ ہم عارض کو۔۔ اسکے بستر سے کھینچ لیتے تھے کیونکہ انڈا  
 "صرف اسے ہی بنانا آتا تھا۔۔۔  
 سالار کو ہنسی آگئی اور اسنے سر ہلایا۔۔  
 اور میرا زین کے بنانا نہیں اترتا تھا اور ہم چاروانڈا پر اٹھا آدھی رات کو  
 مزے سے کھاتے تھے "وہ پیچھلی باتیں یاد کرتے ہنستے۔۔۔  
 اور ایک دوسرے کی شکل دیکھنے لگے۔۔ سالار کی آنکھوں کی شرارت بتا  
 رہی تھی وہ کچھ کر دینے والا ہے۔۔

سالار وہ شادی شدہ ہے "کبیر نے اسکو جھڑکا۔۔۔۔۔  
 سالار سب سے زیادہ مزے میں ہے "سالار نے شرٹ کے بازو فولڈ کیے۔۔۔  
 سالار کسی نے دیکھ لیا اس طرح کون۔۔۔ جھنکتا ہے کسی کے روم میں "کبیر کو  
 سخت شرمندگی ہو رہی تھی۔۔۔ وہ اسکے پیچھے اسکو روکنے کے لیے بڑھا

میری جان۔۔۔ سالار مرتضیٰ "اسنے ونک دی۔۔۔ اور آرام سے۔۔۔  
 ڈیوائڈر سے اسکے روم کی چابی نکال کر اسنے روم ان لوک کیا  
 کبیر کے تو پسینے چھوٹ رہے تھے جبکہ سالار پیٹ پر ہاتھ رکھے ہنسی روک رہا  
 تھا۔۔۔

گھٹیا انسان بہن ہے ہماری اندر "کبیر نے اسکی کمر میں مکہ مارا۔۔۔  
 اللہ کی قسم میں بہن کو نہیں دیکھوں گا "سالار نے۔۔۔ کہا۔۔۔۔۔  
 سالار میں روک رہا ہوں۔۔۔ رک جاؤ "کبیر نے اسکا ہاتھ کھینچا۔۔۔

یار آج ہی بچارے تھکے ہوئے آئیں ہیں سو رہے ہوں گے تم بلا وجہ سب وہ  
"اپنے جیسا نہ سمجھو۔۔"

کوئی ڈھیٹ زلیل ہی پیدا ہوئے ہو تم "کبیر نے تو پیٹھ ہی موڑ لی جبکہ  
شرمندگی سے ماتھے پر پسینہ آگیا۔۔۔۔"

سالار صاحب جبکہ۔۔ ایک آنکھ کھولے اندر دیکھنے لگے۔۔۔  
بس میں نے کہا تھا نہ "وہ ایدم بولا کہ کبیر کی لات کمر پر لگی۔۔۔  
آہ "سالار کراہ اٹھا مگر ہٹا نہیں۔۔"

اوے عارض "وہ مدھم آواز میں بولا۔۔۔۔  
ڈھیٹ کیسے سو رہا ہے "سالار کو غصہ آیا۔۔۔  
اور پیچھے ہٹ گیا۔۔"

کبیر کی شکل دیکھ کر اسے ڈبل ہنسی آئی تھی لال سرخ چہرہ ہو رہا تھا۔۔۔۔  
کبیر نے غصے سے اسکو گھورا۔۔ میں نہ کل ہی گھر میں کیمرے لگاتا ہوں "وہ  
گھور کر بولا۔۔۔"

سالار کا قہقہہ اٹھا۔

کبیر نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا۔

"یہ کمرہ جو ہے۔۔۔ نہ

وہ روکا۔

ہلا کو خان کا ہے" سالار نے مصرعہ پورا کیا۔

چل میرا بھائی میں کھلاتا ہوں تجھے کچھ" اس نے اسکو کھینچا ہر گیز نہیں" سالار

نے کہا اور۔۔۔ کبیر کے پاؤں سے زبردستی چیل کھینچی۔

سالار "کبیر کا بس نہیں چلا اسکا قیمہ بنادے۔۔۔

وہ اٹھ کر ہمارے بارے میں کیا سوچے گا" کبیر نے اسکی شرٹ پکڑ کر اسے

باہر کھینچا۔۔۔

یہ ہی کہ۔۔ سالار سے بڑا۔۔ ڈیش دنیا میں پیدا نہیں ہوا" اس نے جلدی سے

شرٹ چھڑوائی اور۔۔۔ چیل عارض پر پھینک کر ماری۔۔

دوسری طرف عارض ہڑبڑا گیا۔۔۔

اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔

سالار اور کبیر کو دیکھ کر وہ حونک تھا۔۔۔

وہ ایک دم بیڈ چھوڑ کر اٹھا۔۔۔

سخت شرمندگی ہوئی تھی اسے الٹا غصہ بھی آیا۔۔ جبکہ وہ جانتا تھا یہ صرف ایک ہی شخصیت ہو سکتا ہے۔۔

یہ تو شکر ہے کمرے میں اندھیرہ تھا۔۔۔ کافی

وہ اٹھ کر باہر آیا۔۔۔

جبکہ سالار دانت نکال کر اسکو دیکھ رہا تھا۔۔۔

یار بھیو کوئی شرم کریں آپکی بھی شدہ ہوگی کل کو۔۔ ایسے۔۔ اپنے کنوارے

پن کے پھپھولے کسی نے نہیں پھوڑے ہو گئے جتنے آپ پھوڑ رہے ہیں۔۔

اور بڑے بھیا آپ بھی "عارض کی بات سے۔۔ کبیر پر تو گڑھو پانی پڑا۔۔

جبکہ سالار نے ناک پر سے مکھی اڑائی۔۔

اول تو

تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے سالار مرتضیٰ کنوارہ نہیں ہے خیر سے نکاح شدہ ہے "اسنے بم پھوڑا عارض حیرانگی سے اسکو دیکھنے لگا۔۔  
اب کم حیران ہو وہ بے چارہ خوا مخواہ شرمندہ ہو رہا ہے۔۔  
وہ وہ لڑکی زمیل "عارض نے شوکڈ کی کیفیت میں اسکو دیکھا۔۔۔  
سالار نے سنجیدگی سے اسکو دیکھا۔۔۔

کوئی بھی بکواس کونے سے پہلے سوچ لینا۔۔ میرا مکا تمہاری ناک توڑ دے گا۔۔

بہت خوب بھيو۔۔۔ بابا نے کچھ نہیں کہا "عارض بولا چہرے پر مسکان تھی۔۔

تجھے کیا بتاؤں میرے۔۔ بھائی کیا سزا ملی مجھے "سالار نے نہ دیکھتے آنسو صاف کیے۔۔۔ تو کبیر نے اسکی گردن میں ہاتھ ڈالا۔۔  
اب چلو کچن میں۔ "کبیر بولا۔۔  
ہیں ہیں کس لیے "عارض بولا۔۔۔



ہمیں بھوک لگ رہی ہے تم ہمیں کچھ بنا کر کھلاؤ" کبیر نے بتایا۔  
 ویسے بہت ہی افسوس کی بات ہے "عارض نے بے چارگی سے کہا۔۔  
 ہائے میرا چھوٹا بچہ معصوم بھائی۔۔ "سالار کو زین یاد آیا۔  
 اتنا ہی بچہ ہے وہ "عارض اور کبیر نے طنزیہ کہا۔  
 زہر کھالودونوں "سالار نے برا سامنہ بنایا اور زین کے کمرے کو کھول کر  
 ۔۔ اسکو۔۔ یوں ہی سوتے میں اٹھالایا۔  
 کبیر اور عارض کا قہقہہ نکلا سوتا ہوا زین جاگنے کی کوشش میں تھا  
 ۔ جبکہ اب سالار کے بھی قہقہے اٹھ رہے تھے وہ چاروں آدھی رات کو کچن  
 میں۔۔۔ ہنسنے لگے تھے۔  
 بھیکو کیا ہے یار "زین نے۔۔ کہا مگر ہنس وہ خود بھی رہا تھا اسے پتہ ہی نہیں  
 چلا سالار اسے اٹھا کر کچن میں لے آیا۔۔  
 اب وہ چاروں پورے ہوش میں کچن کا حولیہ بگاڑ رہے تھے۔۔





بھیو کیا یہ بابا کو بتادیں گی "زین نے فوراً سالار کے کان میں گھس کر پوچھا

--

مجھے نہیں پتہ۔۔۔ ویسے مرتضیٰ صاحب کافی مہربان ہیں اسپر "سالار نے جواب دیا اور اچانک اسے اپنی پرسنلٹی کا خیال آیا۔۔۔۔۔ تو اسنے۔۔۔۔۔ تولیہ سے منہ صاف کیا۔

زیمیل نے ہاتھ ہٹا کر انکو دیکھا۔۔۔۔۔

انکی شکلیں کافی مزاحیہ تھیں۔۔۔۔۔

اسکے چہرے پر بے ساختہ ہنسی آگئی۔۔۔۔۔

تبھی نین بھی کمر سے باہر نکلی زیمیل کو بچن کے آگے کھڑا دیکھ کر ہنستے ہوئے

دیکھ۔۔۔۔۔ اسے حیرانگی ہوئی وہ منہ پر ہاتھ رکھے ہنس رہی تھی۔۔۔۔۔

اسکو پہلی بار ایسے دیکھا۔۔۔۔۔ لاونج میں دیکھا کبیر نہیں تھا۔۔۔۔۔ اسکی آنکھیں

رونے سے سوج گئیں تھیں اور وہ ہمت ہارتی باہر آگئی تھی زیمیل کتق دیکھ کر

متوجہ ہوئی

زیمیل نے بھی اسکو دیکھ لیا تھا۔۔۔۔۔

نین بھی کچن کے پاس آئی۔۔ اور کچن کے اندر کا حال دیکھ کر وہ پل بھر کے لیے حیران ہوئی اور انکی سفید شکلوں کو دیکھ کر خود بھی ہنس پڑی۔۔۔۔۔

اسکے چہرے پر آنے والی ایکدم ہنسی سے۔۔ کبیر کے لب بھی مسکرا گئے اور یاد آگیا وہ اس سے کتنا غصہ ہے۔۔

یہ کون سا اصول ہے کہ آپ دونوں۔۔ یہاں آکر ہم پر ہنسیں "زین نے کہا۔۔۔ تو نین اندر آگئی زیمیل بھی۔۔

وہ اس لیے کیونکہ تم بے حد مزاحیہ لگ رہے ہو۔۔ یہ اللہ اف اف یہ کیا حال کیا ہے آپ لوگوں نے "نین نے چیزوں کو دیکھا۔۔

آپکو اس سے مطلب نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ جائیں چین کی نیند سوئیں "کبیر نے روکھے لہجے میں کہا جبکہ نین کا ایکدم چہرہ اتر گیا۔۔ سالار نے اسکے پاؤں پر پاؤں زور سے مارا۔۔۔



لو بھی۔۔ خوبصورت لوگوں میں کی تعریف ہم نہیں کریں گے تو کون کرے گا۔۔ انکا دل نہیں ہے "سالار نے آنکھیں نکالیں۔۔۔ سارے پاکستان کی لڑکیوں کی تعریفیں آپ نے ہی کرنی ہیں کہیں کسی کے دل کو کچھ ہونہ جائے "زیمیل کے منہ سے بے ساختہ نکلا جبکہ سب نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

وہ تو شرمندہ سی ہو گئی۔۔ سر جھکا گئی۔۔۔ سالار نے اپنی ہنسی روکی۔۔۔ بہت زبان نکل رہی ہے۔۔ کیا خیال ہے۔۔۔ علاج کروں تمہارا "وہ ڈائریکٹ اس سے بولا۔۔۔

جبکہ زیمیل نے ایک دم خفیف ہو کر کبیر کو دیکھا۔۔۔ فضول کتاب بولتے ہو تم

"۔۔۔ اپنے کام سے کام رکھو بابا کو بتادوں گا میں۔۔۔

بھا بھی یار وہ کیسے ٹیم بنا کر پٹاپٹ بولے جارہے ہیں آپ کیسے خاموش کھڑیں ہیں سالار کو ہارنے کی عادت نہیں ہے ویسے دل تو کر رہا ہے۔۔ اپنی بیوی کو اٹھا کر لے جاؤں زرا اچھے سے انکی زبان کے جوہر دیکھو "وہ گھیری نظر اسپر ڈالتا بولا۔۔۔۔۔"

آف کتنے بد لحاظ ہیں "زیمیل کا چہرہ سرخ ہو گیا۔۔۔۔۔"

کچھ بولنے قابل ہوں گی محترمہ تو بولیں گی "کبیر نے سر جھٹکا۔۔ نین کو پھر سے رونا آنے لگا۔۔ وہ بے ساختہ رو دی۔۔ عارض زین اور سالار تو بے چین ہواٹھے۔۔ کبیر بھی اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔"

زیمیل بھی نین کے پاس آگئی۔۔۔۔۔"

کبیر البتہ ہوں ہی کھڑا رہا۔۔۔۔۔"

سالار نے گھور کر کبیر کو دیکھا۔۔۔۔۔"

کبیر غصے سے آگے بڑھا۔۔۔ اور نین کا ہاتھ پکڑ کر۔۔ اندر کمرے میں لے گیا۔۔۔۔۔"



معمدہ سیریس لگتا ہے "عارض نے سالار کی طرف دیکھا۔۔  
 ہم "اسنے ہنکارہ بھرا۔۔۔ بھوک تو ختم ہی ہوگی تھی۔  
 میں بھی چلا۔۔ زین اور عارض بھی وہاں سے چلے گئے جبکہ زیمیل سامان  
 سمیٹنے لگی

سالار نے مڑ کر زیمیل کی طرف دیکھا اور وہاں سے چپ چاپ جانے لگا۔۔  
 آپ آپ کو بھوک لگی ہے تو کچھ بنادوں "زیمیل ہمت کرتی اسکی طرف دیکھنے  
 کی کوشش کرنے لگی  
 جو میں کہوں گا وہ دوگی "سالار نے۔۔۔ بالوں میں ہاتھ پھیر کر آٹا جھاڑا  
 ۔۔۔ اور کچن کا دروازہ بند کیا۔

یہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں "زیمیل پریشان ہوئی۔۔۔  
 تم نے ہی کہا ہے تم کچھ دینے والی ہو وہ لینے آیا ہوں "وہ گھیری نظر اسپر ڈالتا  
 بولا۔۔ جبکہ زیمیل کا دھیان اسکے ہاتھ پر چلا گیا۔۔  
 کیا یہ ٹھیک ہے اب "وہ اسکی قربت کو نظر انداز کرتی پوچھنے لگی۔۔۔

ہو سکتا ہے۔۔۔۔ ٹھیک کر کے دیکھ لو "اسنے اپنی عادت کے مطابق گھوما کر  
جواب دیا۔۔۔۔

آپ ہر وقت اس موڈ میں کیوں رہتے ہیں "زیمیل جھنجھلائی  
بیوی کے ساتھ اور کون سا موڈ اون کیا جاتا ہے "سالار نے کانٹا اٹھایا۔۔۔۔  
زیمیل کانٹے کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

سالار نے کانٹے کو اسکی گردن پر رکھ دیا۔۔۔۔  
جبکہ زیمیل نے کانٹا ہٹانا چاہا مگر سالار نے اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک  
ہاتھ میں جکڑ لیا۔۔۔۔

زیمیل بڑی بڑی خوف زدہ آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔  
مجھے یہ کھانا ہے "سالار کے الفاظ زیمیل کے وجود کو کپکپائے اسے اپنی غلطی  
کا احساس ہوا کہ اسنے ایسا کیوں کہا۔۔۔۔ خود بھی چلی جاتی  
سالار نے کانٹے پر زور دیا۔۔۔۔

زیمیل کی سی نکلی۔۔۔۔ اور اسنے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔

سالار جبکہ۔۔ کانٹے کے نشان پر جو اسکی گردن پر بن گیا تھا۔۔ اسپر جھکا

----

وہ پوری شدت سے۔۔۔ زیمیل کو بھکلا گیا۔۔۔

وہ ہڑبڑاگی۔۔۔۔

جبکہ سالار بے تاب سالگ رہا تھا۔۔۔

زیمیل اسکو روکنا چاہتی تھی مگر روک نہیں پارہی تھی۔۔ اسنے اسکی رپرہا تھ

رکھا۔۔۔

جبکہ سالار کے دانت اسے کھتے ہوئے محسوس ہوئے۔۔۔۔

یعنی اگر وہ اسے دور کرنے کی کوشش کرے گی تو وہ اسے تکلیف دے گا

----

وہ ہینڈ سم۔۔۔ دلکش مرد اسکے بے حد نزدیک تھا۔۔۔ اسپر اپنے لمس کی

چھاپ چھوڑتا جا رہا تھا۔۔۔

زیمیل کے حواس معطل وہ رہے تھے۔۔۔

اور اچانک دروازے پر افشین کو دیکھ کر زیمیل کی آنکھیں کھل گئیں۔۔۔  
 افشین کی تو حالات ایسی تھی کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔۔  
 زیمیل نے زبردستی سالار کو دور کرنا چاہا۔۔۔  
 سالار پہلے پہلے تو ہٹا نہیں۔۔ جبکہ۔۔ جب زیمیل نے گھبرا کر مزید اسے  
 دھکیل سالار نے اسکی گردن میں ہی دانت گاڑ دیے۔۔  
 یہ غصہ تھا۔۔ یہ ہمیشہ کی طرح بے عزتی کا احساس کے وہ اسے دھتکار دیتی تھی  
 ---  
 زیمیل کی چیخ نکلی جسے سالار کے ہاتھ نے دبا دیا۔۔۔  
 وہ دور ہو کر اسکو دیکھنے لگا جبکہ انگوٹھا زخم پر تھا۔۔۔  
 حقیقت تو یہ ہے۔۔ کہ مجھ سے۔۔ تمہارے بنا کسی ہوٹل میں رہا نہیں جا  
 رہا۔۔۔ تمہیں دیکھنے کی آرزو۔۔۔ مجھے بارہ گھنٹے کے سفر پر مجبور کرتی  
 ہے "وہ نرمی سے۔۔۔ سکاٹ کھڑی زیمیل کی سانسوں میں اتھل پتھل مچا گیا  
 ۔۔ مگر کچھ ہی دیر میں دور ہوا۔۔

مسکرا دیا جیسے آج وہ مطمئن ہو۔۔ اسکی گردن پر۔۔ محبت کی موہر لگائی  
تھی بھلے مقابل کو تکلیف اٹھانی پڑی تھی۔ مگر یہ سٹیپ تھا جو سالار کو پسند  
آیا تھا۔۔

وہ اسکے بال تھپتھپا کر مڑا۔۔  
افشین بھی پیچھے چھپ گئی۔

سہارا کوٹ اٹھا کر اوپر چلا گیا۔۔

زیمیل کے وجود نے حرکت کی خود کو بچانے کے لیے وہ وہاں سے بھاگ جانا  
چاہتی تھی مگر زیمیل کا ہاتھ افشین نے جکڑ لیا۔۔ اور اسے گھسیٹتی ہوئی وہ  
اپنے پورشن میں لے جانے لگی۔۔

زیمیل کا بس نہیں چلا چیخ چیخ کر اسے بات دے کہ وہ اسے بچالے۔۔ مگر وہ  
پشت پھیرے سڑھیاں چڑھ رہا تھا جبکہ زیمیل کو افشین نے گھسیٹ کر دوبارہ  
اسی اندھیرے والے کمرے میں لے آئی جہاں عدیل رہتا تھا۔۔  
اسے زمین پر پھینک کر وہ زیمیل کو دیکھنے لگی۔۔

واہ۔۔۔ (گالیاں) اسنے اسے گھٹیا گھٹیا گالیوں دیں۔۔۔۔  
 بازار و عورت "افشین نے اسکے منہ پر تھپڑ کھینچ مارا۔۔  
 میڈیم مجھے مت مارو "زیمیل رونے لگی۔۔  
 تجھے تو زمین میں گڑھ دوں گی۔۔ تو یہاں سے۔۔ دفع ہو جا "افشین  
 نے اسکے بال کھینچے۔۔۔

زیمیل: ♡♡♡♡♡ S [10/23, 9:08 PM]  
 اسکا زرا سادھیان بٹتے ہی وہاں سے بھاگ اٹھی جبکہ افشین نے نفرت سے  
 اسکی پشت کو دیکھا تھا۔۔

تیرے لیے تو میں یہاں جینا مشکل کر دوں گی۔۔ میرے بیٹے کو مار کر  
 تو عیاشی کرتی پھیرے گی۔۔۔ منحوس "وہ تڑپ کر بولیں۔۔۔۔ اور وہاں  
 سے باہر نکلیں۔۔ تاکہ اسے ہمیشہ کے لیے یہی دفن کر دیں۔۔ وہ اسکے پیچھے  
 نکلیں

جبکہ دوسری طرف زیمیل

-- بھاگتی ہوئی۔۔۔ سیدھا سالار کے پورشن تک پہنچی تھی۔۔ اپنے پیچھے  
انھیں اتنا دیکھ۔۔ اسکا دل خوف سے کانپ اٹھا۔۔  
اور افشین اسے سالار کے پورشن میں جاتا دیکھ وہیں رک گئی۔۔  
جبکہ سالار

نے اپنے پیچھے سے اوپر آنے والا دروازہ بند کر لیا  
وہاں مکمل خاموشی تھی۔۔۔  
زیمیل اس دروازے سے لگا کر وہیں بیٹھتی چلی گئی۔۔۔  
اسے اتنا تو پتہ تھا وہ یہاں کبھی نہیں آئیں گی۔۔۔  
یہاں اندھیرہ تھا جب کہ دوسرے کمرے کی لائٹ جل رہی تھی۔۔۔  
اسکی نگاہ سیدھی بیڈ پر گئی۔۔  
وہ یوں ہی انھیں کپڑوں میں جو تلوں سمیت بیڈ پر اندھا لیٹا ہوا تھا شاید سو گیا  
تھا۔۔۔  
جو کسی کا آنا اور دروازے کا بند ہونا محسوس نہیں کر سکا۔۔۔

زیمیل نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی سسکی کو روکا تھا  
آنسو بہنے لگے۔۔۔۔

ایک دل کیا اسکو جھنجھوڑ کر سب بتا دے۔۔ اور التجا کرے کہ وہ اسے خود میں  
چھپالے۔۔۔

مگر اس میں اتنی ہمت بالکل نہیں تھی۔۔۔۔

وہ دور سے اسکو دیکھتی رہی اور اچانک اسے سیڑھیوں پر قدموں کی آہٹ  
محسوس ہوئی۔۔۔۔

وہ ایک دم دروازے سے دور ہوئی۔۔۔

دروازے کو اسنے لوک کر دیا تھا۔۔ مگر پھر بھی وہ زرد ہو چکی تھی پتے  
کی طرح کانپنے لگی۔۔ دروازے پر دباؤ ڈال کر باہر سے کسی نے کھولنے کی  
کوشش کی مگر چونکہ اندر سے لوک تھا تبھی کامیاب نہیں ہو سکا۔۔۔۔  
اور زیمیل کو کچھ دیر بعد قدموں کے لوٹنے کی آواز آئی۔  
جیسے اسکی روکی وہی سانس بھال ہوئی۔۔۔۔



وہ۔۔۔ کانپتی ہوئی اٹھی۔۔۔

اور اسکے کمرے کے دروازے میں کھڑی سسکنے لگی۔۔۔

وہ اسکے بنا بتائے سن لے اسکی آنکھوں میں پڑھ لے۔۔ کہ وہ کتنی خوف زدہ

ہے یہاں۔۔۔

وہ جانتی تھی بس ایک بار وہ اسے بتادے گی تو دوبارہ شاید افسین کو اسکے پاس

بھی نہ بھٹکنے مگر اس میں جرت نہیں تھی۔۔

اگر اسنے گھر میں ہنگامہ کھڑا کر دیا تو۔۔۔

اسکی وجہ سے اگر

۔۔ ان کے گھر کا شیرازہ بکھر گیا تو

اور انھیں سوچوں کے تحت وہ یوں ہی رہ جاتی۔۔۔

وہ اب بھی اسکو دیکھ رہی تھی کچھ دیر بعد اسکا دل سنبھلا۔۔ تو اسنے غور سے

سالار دیکھا۔۔

وہ اندھا لیٹا تھا۔۔۔ جبکہ جوتے بھی پاؤں میں تھے۔۔

وہ سوتا ہوا کافی معصوم لگ رہا تھا جبکہ آنکھیں کھول کے۔۔ تو کھڑے  
کھڑے شرمندہ کر دے۔۔ اس کے چہرے پر آٹا لگا تھا۔۔  
سالار کو دیکھنے سے ہی افشین جیسے کافی پیچھے رہ گئی۔۔ وہ اس کو بھلائے سالار کی  
جانب متوجہ تھی۔۔۔  
اس کے چہرے پر آٹا لگا تھا

۔ زمیل نے کانپتے ہاتھوں سے۔۔ اس کا چہرہ چھو اور ایک دم پیچھے ہٹ گئی

اپنی حرکت پر اسکا چہرہ سرخ ہو گیا۔۔۔ شرمندگی الگ ہوئی۔۔۔  
اسنے اسکے ہاتھ سے کوٹ نکالا۔۔۔

اور اسکو سیدھا کرنے کی کوشش کی مگر وہ تورتی بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلاتھا

----

اتنا بھاری تھا زیمیل کی نازک جان۔۔ ہلکان سی ہو گئی۔۔۔  
جبکہ اسے۔۔ کچن میں کی گئی سالار کی حرکت یاد آئی۔۔ تو خود بخود چہرے پر  
خون چھلک آیا اسے محسوس ہوا۔۔۔  
وہ یہاں پناہ نہیں پاسکتی وہ خود بخود شرمندہ ہو کر مرجائے گی۔۔  
وہ اسکے پاس سے ہٹ گئی۔۔ اور دوسرے روم میں صوفے پر ٹانگیں سکیر  
کر بیٹھ گئی۔۔۔۔  
جبکہ آہستہ آہستہ اسے نیند نے اپنی آغوش میں لے لیا۔۔۔

-----

عارض "آیت نے اسکی طرف منہ بسور کر دیکھا۔۔۔

عارض کی جان آفس نہ جاو۔۔ بس یوں ہی تمہارے ساتھ چیپکار ہو "وہ ہنسا اور آنکھوں کو دلفریب جنبش دی۔۔

میں نے یہ تو نہیں کہا آپ چسپکے رہیں میرے ساتھ "آیت شرمندہ سی ہوئی۔۔

پھر تم نے کیا کہا ہے "عارض اسکے پاس آیا۔۔۔۔

اور اسکے خوبصورت چہرہ تھام لیا۔۔

میں نے یہ کہا ہے کہ میں ناشتہ آپکے ہاتھوں سے کروں گی "وہ نخرہ کرتی بولی۔۔

تم نہ نیچے چلو جو سب تمہیں معصوم سمجھتے ہیں ان سب کے سامنے ہی تمہیں ناشتہ کراتا ہوں اچھے سے "وہ اسکو گھور کر بولا۔۔۔

مجھے لگتا ہے ہماری نیبی کو بھی بابا کے ہاتھ سے ناشتہ کرنا ہے "وہ بولی جبکہ مسکراہٹ چھپاتی۔۔

واہ صدقے عرصے بعد تمہیں ہماری نیبی یاد آگئی۔۔۔

وہ بال بنانے لگا۔۔۔

میں تو نہیں بھولی تھی "آیت نے منہ بنالیا۔۔

یار کوئی خوف خدا کرو" عارض اس کے نخرے دیکھانے سے چیڑ گیا۔۔

ٹھیک ہے جائیں آپ اس جینی پہنی سے شادی کر لیتے تو ہاتھوں سے کھلاتے

بس مجھے ہی کھلاتے ہوئے مسئلہ ہے آپکو "وہ دوبارہ بلنکیٹ سر پر تان گی۔۔

صیحی تمہیں ایک بار بات مل گی کھینچ کھینچ کر ماروتانے "اسنے بلنکیٹ ہٹایا

آیت۔۔ مسکراہٹ دبار ہی تھی۔۔

چالاک لڑکی "عارض کو بھی ہنسی آ گی۔۔

چلو اٹھو اب۔۔ میں دیکھتا ہوں ناشتہ کون بنا رہا ہے پھر اوپر لے کر اتا ہوں

۔۔ بلا وجہ تم میری کلاس لگواو گی "وہ جھنجھلا کر بولا۔۔

گڈ لک "آیت نے کہا۔۔ اور اپنی ہنسی دبائی۔۔

عارض اسے گھور کر باہر نکل گیا۔۔۔

باہر حیرت کی بات تھی اب تک کوئی بھی نہیں نکلا تھا۔۔۔ اسے نے حیرانگی سے خالی کچن کو دیکھا۔۔۔ اور بریڈ جیم اور دودھ ٹرے میں رکھ لیا۔۔۔ اور شانے آچکا کر اپنے کمرے کی جانب آگیا۔۔۔۔۔

پاؤں سے دروازہ کھول کر وہ اندر آیا۔۔۔ تو آیت۔۔۔ اب بھی بستر میں ہی تھی۔۔۔

محترمہ حاضر ہے آپکا ناشتہ "عارض نے اسکے آگے ٹرے رکھی۔۔۔

عارض۔۔۔ باہر ہوئی نہیں تھا "آیت وہ بھی حیران ہوئی وہ تو بہت جلدی آگیا تھا اسکا ارادہ تھا کہ زرا سالار سے اسکا سامنہ ہو۔۔۔ جبکہ وہ جانتی نہیں تھی اسکا بھائی کیا کر چکا تھا رات کو۔۔۔ اگر جان جاتی تو شاید ہی نظریں ملاتی۔۔۔۔۔

عارض آیت کو اپنے ہاتھ سے ناشتہ کرانے لگا۔۔۔۔۔

جسے آیت مزے سے کھا رہی تھی۔

ہم اپنی بیبی کی شاپینگ کب کریں گے "آیت نے اچانک پوچھا۔۔۔ جب تم  
کھو" عارض نے اسکے گال پر پیار کیا جو کے پھولے پھولے۔۔۔ بہت  
پیارے لگ رہے تھے۔۔

آیت شرماسی گی۔۔

آپ جلدی آئیے گا پھر ہم دونوں چلیں گے بلکہ سب کو ساتھ لے چلیں گے  
"وہ ایکسانٹیڈ ہوئی۔۔

میری جان پوری قوم پاکستان تمہارے بچے کے کپڑے خریدے گی"  
عارض نے اسکو گھورا۔۔

مگر عارض سب کے اپنے اپنے ارمان ہیں "وہ بولی عارض نے اسکو دودھ کا  
گلاس دیا۔۔۔۔

جسے وہ لبوں سے لگا گی۔۔

ہاں تو پہلے ماں باپ کر لیں پھر باقی سب بھی کر لیں گے "عارض نے ٹشو  
سے ہاتھ صاف کیا۔۔

آپ بہت مین ہیں "آیت نے گلاس اسکے ہاتھ میں تھما دیا۔۔ جس سے دودھ اسکے ہاتھ پر لگ گیا اور ہاتھ پھر سے خراب ہو گیا۔۔

عارض بہت دیر سے اسکی حرکتیں برداشت کر رہا تھا۔۔

ایک دم اسی ہاتھ سے اسکا منہ پکڑا اور اپنے نزدیک کھینچ کر اسنے۔۔ اسکی آتی جاتی سانسوں کی روانی میں دقت ڈال دی۔۔

آیت۔۔ بھکلا سی گی یہ اچانک تھا جبکہ عارض۔۔ بھک سا گیا۔۔ آیت کی جانب مکمل جھکتا چلا گیا یہاں تک کہ۔۔ وہ اگلی سانس بھی نہیں لے پارہی تھی۔۔

عارض کا تو جیسے من ہی راضی نہیں ہو رہا تھا۔۔ آیت کے دونوں ہاتھ اپنی گردن میں ڈالے وہ مگن تھا۔۔

آیت نے خود ہی کوشش کر کے خود کو اس سے جدا کیا۔۔

شرم سے چہرہ لال سرخ ہو رہا تھا۔۔

آپ بہت بد تمیز ہیں "آیت پلکیں جھپکتی بولی۔



اور تم ضرورت سے زیادہ بولتی ہو "عارض نے اس کے گال کھینچے۔۔۔  
مجھے اچھا لگتا ہے آپ سے بلا وجہ بے فضول باتیں کرنا۔۔۔ میرا دل کرتا ہے  
آپ سے باتیں کرتی رہو "وہ مسکرائی  
عارض نے اس کی پیشانی پر پیار کیا۔۔۔  
اور میں ساری زندگی تمہیں سنوں گا۔۔۔" عارض نے اس کو اور اپنے سینے  
سے لگا لیا۔۔۔  
اور اس کے بالوں میں تادیر ہاتھ چلاتا رہا۔۔۔  
اچانک میسج بلینک ہوا۔۔۔  
تو عارض کی نظر اپنے موبائل پر گئی۔۔۔  
ایک پل وہ چہرے کے رنگ سے اڑے اس نے آیت کو جھک کر دیکھا۔۔۔ جس  
کی آنکھیں بند تھیں لب مسکرا رہے تھے۔۔۔  
اس نے احتیاط سے اس کو الگ کیا۔۔۔

اب تم ریٹ کرو۔۔۔ میں چلتا ہوں اوکے "وہ اسکے بال تھپتھپاتا کر بولا تو  
آیت نے سر ہلایا۔۔۔۔  
اور پیچھے ہو گئی۔۔ عارض نے اسکے دیکھنے سے پہلے موبائل اچک لیا۔۔۔۔ اور  
اسکو پیار سے دیکھا۔۔۔۔  
ریڈی رہنا ہم دونوں شاپینگ پر چلیں گے "اسنے کہا۔۔  
نہیں مجھے سب کے ساتھ جانا ہے "آیت نے جلدی سے کہا۔۔۔  
اب تم مجھے کہو زرا کے مجھے کہیں لے جائیں "وہ مصنوعی ناراضگی سے بولتا  
وہاں سے باہر نکل گیا جبکہ آیت۔۔ بے حد خوشی سے مسکرائی

رات گزر گئی تھی۔۔۔ دن نکل آیا تھا۔۔۔

نین یوں ہی صوفے پر بیٹھی تھی رات بھی وہ اسکا ہاتھ چھوڑ کر خود سٹڈی میں  
 چلا گیا تھا رو کر اسنے اپنی آنکھیں سجالیں تھیں سر درد سے پھٹنے لگا تھا۔  
 کبیر اسکے لیے کتنا اہم تھا یہ بات تو اسے اب سمجھ آئی تھی۔۔۔  
 کبیر باہر آیا اور نین کو ایک نگاہ دیکھ کر واشروم میں چلا گیا۔۔۔  
 گویا اب بھی وہ اس سے نہیں بول رہا تھا۔ نین یوں ہی بیٹھی رہی یہاں تک  
 کے وہ باہر نکلا

۔ اور نین جلدی سے اٹھی۔۔ اور کبیر تک پہنچتی کہ اسکو چکر سا آیا اور وہ  
 ایک دم فرش پر گیری۔۔

کبیر جلدی سے اس تک پہنچا۔۔۔

نین "اسنے نین کا زرد پڑتا چہرہ ہاتھوں میں تھام لیا۔۔

جبکہ نین اسکے سینے میں چہرہ چھپا کر رو دی۔۔

کبیر میرے ساتھ ایسا مت کریں "وہ بولی۔۔

کیا کیا ہے میں نے تمہارے ساتھ "کبیر نے غصے سے اسکو دیکھا۔۔ مگر اسے  
نین کا بی پی لو سالگ رہا تھا۔۔ وہ بالکل ڈھیلی ہو گئی تھی۔۔ اسنے اسے بانہوں  
میں اٹھایا اور۔۔۔ بیڈ پر لیٹایا۔۔۔

نین نے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

اس میں چلنے کی ہمت نہیں تھی۔۔

کبیر اسے حیرانگی سے دیکھ رہا تھا۔۔

ہم ڈاکٹر کے پاس چلیں گے ریڈی ہو جاؤ "کبیر نے کڑک لہجے میں کہا۔۔

مجھے نہیں جانا "نین بولی۔۔۔ کبیر نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

اگر تمہیں ایسا لگتا ہے میں تمہیں منالوں گا تو۔۔ تمہاری بھول ہے۔۔ "وہ  
گھور کر بولا۔۔

تو مجھے منانے کو موقع دیں میری بات تو سن لیں "نین کا لہجہ بھیگ گیا

مجھے کچھ نہیں جانا "وہ دانت پیس کر بولا۔۔۔

جبکہ نین نے پھر سے سر تھام لیا۔۔۔

کبیر تشویش سے اسکو دیکھنے لگا۔۔

اٹھو" اسنے نین کا ہاتھ پکڑا۔۔

نین روتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔ کبیر نے اسکو سہارا دیا اور باہر نکل آیا

---

جبکہ۔۔ مدیہا نین کی طرف بڑھی اسکی طبیعت خراب دیکھ کر۔۔۔

-----

کیا ہوا: ♡♡♡♡♡ S [10/23, 9:10 PM]

ہے" وہ کبیر کی طرف دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

جبکہ کبیر نے نین کے ہاتھ سے ہاتھ نکال لیا۔۔

پتہ نہیں صبح سے چکرا رہی ہے۔۔ میں ڈاکٹر کے پاس لے جا رہا ہوں" کبیر

کچھ بھی نہ سمجھتے ہوئے بولا۔۔۔

ہاں ہاں بیٹا لے جاؤ۔۔ دیکھو کیسے زرد ہو رہی ہے" مدیہا فکر مند تھی۔۔۔

مجھے کچھ اور لگتا ہے معاملہ بھابھی "صوفیہ آگے بڑھی اور نین کے چہرے کو چھوا۔

مدیہا ایک دم سب سمجھتے ہوئے مسکرائی۔۔۔۔

اور کبیر کی طرف خوشی اور حیرانگی سے دیکھا۔ جبکہ کبیر کہاں کچھ سمجھتا تھا۔۔۔

آپ کیوں مسکرا رہی ہیں "کبیر انکی معنی خیز ہنسی پر۔۔۔ انکی طرف دیکھنے لگا۔۔۔

کچھ نہیں تم آفس جاؤ۔۔۔ اور میں صوفیہ کے ساتھ نین کو ہو اسپتال لے جاؤ گی "مدیہا نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا

مما آپ بتائیں گی۔۔۔ کچھ "وہ جھنجھلا گیا پہلے ہی کل سے موڈ خراب تھا۔۔

مجھے لگتا ہے میرا بیٹا بابا بننے والا ہے "خوشی سے انکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا جبکہ

نین نے ایک دم نگاہ اٹھا کر انکی طرف دیکھا کبیر تو سکاٹ کھڑا تھا۔۔ حیرانگی

اسکے چہرے سے واضح تھی شاید اسے یقین نہیں آرہا تھا۔۔

واقعی ماما "لبوں میں مسکراہٹ دبائے اسنے نین کو دیکھا۔۔۔۔  
 جی ہاں مگر ابھی مجھے ایسا لگتا ہے ڈاکٹر کے پاس جاؤ گی تو ٹھیک سے پتہ چلے گا  
 ۔۔" وہ کہہ کر نین کو چیر پر بیٹھنے لگی جس کا چہرہ شرم سے خود سرخ ہو گیا تھا

۔۔۔۔  
 تو آپ ابھی چلی جائیں نہ "کبیر بے تابی سے بولا۔۔۔۔ لہجے میں خوشی کا عنصر تھا

۔۔۔۔  
 مدیہا صوفیہ تنزیلہ تینوں ہنسنے لگیں۔۔۔۔  
 ابھی کوئی ڈاکٹر نہیں بیٹھی ہو گی۔۔۔۔ "تنزیلہ نے کہا اسکی بے تابی پر۔۔۔۔  
 جبکہ کبیر کچھ خفیف سا ہوا۔۔۔۔

نین کو نظروں میں بھر سالیہ۔۔۔۔ جبکہ نین اس سے نگاہ چرانے لگی۔۔۔۔  
 کبیر نے ان تینوں کی وجہ سے نگاہ زبردستی پھیر لی ورنہ دل تو بالکل نہیں تھا  
 ۔۔۔۔ اسکی دلی خواہش تھی کہ یہ ہی وجہ ہو۔۔۔۔

وہ پھر سے مسکرا دیا۔۔۔۔ اور اخبار چہرے کے آگے لگا لیا۔۔۔۔

تبھی عارض اور آیت بھی نیچے آگئے

---

آو آیت بیٹھونا شتہ کرو "مدیہا نے اسکو کہا۔

نہیں امی میں نے تو ناشتہ کر لیا "آیت نے بتایا تو مدیہا نے پھر بھی زبردستی اسے بیٹھا لیا جبکہ عارض۔۔۔ چئیر کھینچ کر بیٹھا۔۔۔ چہرہ سنجیدہ تھا جیسے دھیان بھٹکا ہوا ہو۔۔۔۔۔

تمہیں اسلم صاحب فائل دیں گے۔۔۔ اسکو اچھے سے پڑھ لینا کیونکہ ڈیڈ اس پر وجیکٹ پر تمہیں اکیلے کو لگانا چاہتے ہیں اور ہو سکتا ہے کچھ دنوں تک تم پنڈی جاؤ۔۔۔۔۔ "کبیر نے اخبار سائیڈ پر رکھا اور عارض کی طرف دیکھا۔۔۔ جی بھائی عارض نے فوراً کہا۔۔۔ اور اچانک پھر سے اسکا سیل فون بجنے لگا۔۔۔ اسنے سیل فون نکالا۔۔۔ اور سکرین دیکھ کر۔۔۔ اسنے۔۔۔ ایک لمبا سانس لیا دانت پیس کر۔۔۔۔۔



جبکہ ارد گرد بھی کن انکھیوں سے دیکھا کہ کوئی دیکھ نہ لے مگر کوئی  
 اسکی طرف متوجہ نہیں تھا۔۔ آیت نین سے بات کر رہی تھیں اور اب ایکدم  
 وہ کافی ایکسائٹڈ لگ رہی تھی نہ جانے کیوں۔۔۔ عارض کو آواز سنائی دے کر  
 بھی کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کبیر بھی ہنس رہا تھا اسکا سیل فون پھر سے بجا  
 تو۔۔۔ اسنے کال پیک کر لی۔۔۔ اور وہاں سے اٹھا۔۔۔ سب باتوں میں  
 مصروف تھے تبھی وہ وہاں سے اٹھ کر لون میں آگیا۔۔۔  
 تقریباً بیس منٹ اسنے فون میں گفتگو کی تھی کسی سے۔۔ اور جب اندر سے  
 شور کی آواز بڑھی تو اسنے سیل فون آف کر دیا۔۔۔  
 جبکہ پیشانی پر تفکر سے بھری لکیریں تھیں جنہیں وہ ہٹاتا اندر داخل ہوا  
 ۔۔ اور مسکراتا ہوا چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔  
 آرام سے بیٹھو "آیت ایکدم اٹھی تھی جوش سے عارض نے۔۔ اسکو گھورا کر  
 ٹوکا۔۔۔ اس لڑکی کو اپنی حالت کا احساس تو بالکل نہیں تھا۔۔

اتنی بڑی خوشی کی خبر ہے میں کیسے آرام سے بیٹھوں "آیت نے کہا۔۔  
تو عارض نے سب کی طرف دیکھا۔۔

ٹھیک کہہ رہی ہے آیت اگر یہ خوشی کی خبر پکی ہوئی تو تایا ابو ہم۔۔ فنکشن  
کریں گے ہم نے تو۔۔ پہلے آیت کی باری بھی نہیں کیا تھا "پریشے بولی تو  
مرتضیٰ مسکرا دیے۔۔

جبکہ نین کا تو سر ہی نہیں اٹھ رہا تھا کبیر نین کو محبت کو نگاہوں سے دیکھ رہا تھا  
۔۔

عارض نے سب سمجھتے ہوئے کبیر کی طرف دیکھا۔۔  
اور ایک دم اسکے گلے لگ گیا۔۔۔

واؤ بھیا "وہ خوشی سے بولا۔۔

لکھ کر رکھ لیں آج سالار بھيو۔۔۔ کی جان نکلے گی اصل "وہ مزے سے  
بولا تو سب کا ایک دم قہقہہ نکلا تھا۔۔۔

-----

مدیہا "مر تضحیٰ کی آواز پر بھی جب انہوں نے جواب نہیں دیا تو۔۔ وہ۔۔  
 جھنجھلا کر خود ہی اٹھے۔۔ انہوں نے کچھ پروپرتی کی فائلز مدیہا کو نکالنے  
 کے لیے کہا تھا مگر وہ تو بیٹوں کی خوشی میں شوہر کو بھول چکیں تھیں  
 ۔۔ انہوں نے محسوس کیا کہ نیچے ہونے والے شور ہنگامے میں انکی آواز  
 نہیں جائے گی۔۔۔  
 تبھی انہوں نے۔۔۔ الماری کھولی۔۔ اور فائلز کا ڈرا کھول کر ان میں وہ  
 فائل تلاشنے لگے۔۔۔  
 فائلز کو الٹ پلٹ کرتے ہوئے  
 انہیں ہو سپیٹل کی فائل نظر آئی جس پر آیت کا نام درج تھا۔۔ انکی پیشانی پر  
 لکیریں پڑی  
 یہ کیا ہے "وہ بڑبڑائے اور اس فائل کو نکال لیا۔۔۔  
 فائلز ہاتھ میں لے کر وہ آیت کے نام کو غور سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

یہ کس چیز کی فائلز ہے "تفخر کی لکیریں نمایا ہوئیں۔۔۔ اور جیسے ہی انھوں نے فائل کھولی۔۔۔ تو ڈیٹ پر نگاہ کی۔۔۔

پانچ مہینے پہلے کی ڈیٹ تھی۔۔ وہ نیچے دیکھتے ہی کہ کیا لکھا ہے کہ مدیحا۔۔ پیچھے آگئیں۔۔۔

اور انکے ہاتھ میں آیت کی پریگنسی کی فائلز دیکھ کر۔۔ انکا چہرہ بالکل سفید پڑ گیا۔۔۔

مرتضیٰ نے مدیحا کو دیکھا۔۔

آپ نے یہ کیوں اٹھالی میں کہہ تو رہی تھی ابھی نکال دیتی ہوں فائلز "وہ ایک پل میں ان تک پہنچی اور انکے ہاتھ سے فائلز جھپٹ لی۔۔

مرتضیٰ نے سانس کھینچا انکار وہ عجیب تو لگا مگر۔۔ وہ نظر انداز کر گئے

۔۔۔ آپ کی بیٹوں کے ساتھ مصروف تھیں۔۔ تو میں نے سوچا خود ہی

نکال لوں "مرتضیٰ پھر سے بیڈ پر بیٹھ گئے مدیحا کے ہاتھ کانپ سے رہے

تھے انھوں نے فائنل کو دراز میں پھر سے رکھا اور مرتضیٰ کی مانگی گی فائنل  
انکے ہاتھ میں دی۔۔

آپ کی طبیعت ٹھیک ہے "مرتضیٰ نے تشویش سے دیکھا۔۔  
جی "مدیہا پھیکا سا ہنسی۔۔

اچھا ٹھیک ہے چلتا ہوں۔۔ عارض تو خراب تھا ہی۔۔ کبیر بھی ساتھ بیٹھا ہے  
اسکے کیا بنے گا ان لڑکوں کا "وہ نفی میں سر ہلاتے باہر نکل گئے۔۔  
مدیہا نے اس دراز کی جانب دیکھا۔۔۔۔

وہ فیصلہ کر چکیں تھیں اس فائنل کو وہ اپنے ہاتھوں سے جلا کر راکھ کر دیں گی  
تاکہ یہ۔۔۔ بات یوں ہی دب جائے۔۔ وہ اگر دیکھ لیتے تو شاید قیامت آ جاتی  
"

مرتضیٰ کے پکارنے پر وہ دراز کو لوک کر تیں باہر آ گئیں۔۔۔ جہاں وہ سب  
اسکا انتظار کر رہے تھے جبکہ زین۔۔۔ بھی کسی کام کے لیے صبح صبح نکل گیا  
تھا اور دوسری طرف پریشہ اور عمل

-- کچھ کلاسز لینے گئیں تھیں۔۔۔

نین کی طرف مدیہانے دیکھا تو۔۔ اس کے پاس آگئی۔ بیٹا تم تھوڑی دیر آرام کر لو پھر ہم ڈاکٹر کے پاس چلیں گے "انہوں نے پیار سے کہا۔۔ جبکہ نین بھی۔۔ لیٹنا چاہتی تھی تبھی وہاں سے اٹھ گئی۔۔۔

مدیہانے آیت کی طرف دیکھا جو ایک بار پھر کھانے کے لیے چیزیں اٹھا رہی تھی شاید وہ کہیں اور بیٹھنے والی تھی وہ مسکرا دیں۔۔

وہ بالکل نہیں چاہتیں تھیں جو بات وہ بھول گئی ہے اسے اسکو یاد دلایا جائے۔ مشکل سے اس بچی کے چہرے کی خوشیاں لوٹیں تھیں اور اگر مرضی کو کہیں سے بھی یہ علم ہو جاتا کہ شادی سے پہلے۔۔ عارض۔۔ نے ایت کے ساتھ یہ سب کیا تھا تو۔۔ لازمی وہ ایسا کچھ کر جاتے کہ ان سب کے چہروں کی خوشیاں چھن جاتیں تبھی انہوں نے۔۔ دوبارہ کمرے میں جا کر اس فائلز کو وہاں۔۔۔ سے گم کرنے کی کوشش کی مگر تنزیلہ کے پکارنے پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی وہاں ان کے پاس آ گئیں۔۔۔

زیمبلی آنکھ کھلی۔۔۔ تو ایک دم وہ ہڑبڑا کر اٹھی۔۔۔۔۔

ادھر ادھر دیکھا یہاں اب بھی دن نکلنے کے بعد بھی ایسا خواب ناک ماحول تھا کہ دل ہی نہیں کرتا تھا وہ اٹھے۔۔۔ مگر وہ یہاں نہیں رک سکتی وہ جلدی سے۔۔۔ وہاں سے باہر نکلی۔۔۔

اور جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا دوسری طرف سالار کی بھی آنکھ کھولی اس نے مندی مندی آنکھوں سے۔۔۔ اس سرخ آنچل کو اپنے کمرے سے بھاگتے دیکھا تھا۔۔۔

اور وہ دوبارہ تکیوں کو۔۔۔ سینے میں بھینچے لیٹ گیا۔۔۔  
کون تھا یہ "وہ بڑبڑایا۔۔۔ اور ایک دم۔۔۔ جیسے ہوش میں لا کر کسی نے اسے پٹخ دیا۔۔۔

وہ تیر کی تیزی سے اٹھا مگر بے سود۔۔۔ وہ جا چکی تھی۔۔۔

کیا واقعی یہاں زمیل تھی " بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ۔۔ منہ پر دوسرا ہاتھ رکھے۔۔ سوچ رہا تھا۔۔

آف۔۔ اور سو تم سالار مرتضیٰ نیندیں پوری کرو۔۔ عورتوں کو بھی کم نیند آتی ہوگی جتنی تمہیں آتی ہے۔ " وہ خود کو کوستا۔۔ سر جھٹک کر شاور لینے چلا گیا۔۔ جبکہ زمیل سیڑھیوں سے نیچے اتری تو نیچے تو سب تھے۔۔ اسکو رونا آیا بے عزتی ہوگی اسکی۔۔ اگر سب نے دیکھ لیا تو وہ کیا سوچتے اسکے بارے میں۔۔

مگر سب کی اسکی جانب سے پیٹھ تھی تبھی وہ موقع پاتی آیت کے روم میں جلدی سے گھس گئی۔۔

شکر تھا کسی کی نظر اسپر نہیں گئی تھی۔۔

وہ خود بھی شاور لینے چلی گئی۔۔۔ یہاں آیت کے کپڑے موجود تھے وہ آیت کے ہی کپڑے۔۔ تب سے استعمال کر رہی تھی۔



کیسے ہیں آپ "سمیر نے مسکرا کر انکی جانب ہاتھ بڑھایا۔ جس پر مرتضیٰ نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔

مجھے لگتا ہے بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں گے۔۔ ایجلی میں یہ پوچھنے آیا تھا۔۔ کہ۔۔ کیوں آپ انکار کر رہے ہیں بار بار۔۔ اس رشتے پر "سمیر خوش اخلاقی سے بول رہا تھا۔۔ مگر چہرہ پر مکروہین صاف دیکھائی دے رہا تھا۔۔

میرے بیٹے نہیں راضی بیٹا۔۔ اور ویسے بھی۔۔ خاندان سے باہر شادی کرنے پر میرا بھی دل نہیں مانتا "مرتضیٰ نے سہولت سے کہا۔۔

خیر دل تو آپکار از چھپانے پر بھی ماننا نہیں چاہیے تھا مگر پھر بھی آپ۔۔۔ اپنے بیٹوں میں سے۔۔ ایک کی حقیقت کو چھپائے بیٹھے ہیں جبکہ وہ تو بے چارہ خود بھی نہیں جانتا اسکا اصل کیا ہے "سمیر کی بات پر مرتضیٰ کے ہاتھ میں موجود پین ایکدم نیچے گیرہ۔۔۔

سمیر نے مسکرا کر انکا بھکلانا دیکھا تھا۔۔۔۔

شاید اب جان گئے ہیں میں کس کی بات کر رہا ہوں "سمیر ہنس دیا۔۔۔۔

کیا بکواس ہے یہ۔۔ کیا بھونکے جا رہے ہو "وہ ایکدم دھاڑے۔۔۔

ہاہا "مجھے لگتا ہے تمہارے بیٹے تم پر ہی گئے ہیں۔۔۔۔ مگر۔۔ تمہارے تو تین بیٹے ہیں بس "سمیر نے آنکھوں کو جنبش دی۔۔۔

چوتھا بیٹا۔۔۔ "وہ رک گیا جبکہ مرتضیٰ نے ایکدم اٹھ کر۔۔ اسکا گریبان پکڑ لیا۔۔۔

منہ بند کرو اپنا۔۔۔ اور نکلو یہاں سے اب مجھے سمجھ آ یا۔۔ کبیر۔۔۔ تم " نے میرے لاکھ کہنے پر بھی ہر بار صرف انکار کیوں کیا وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر غرار ہے تھے۔۔۔۔

یہی تو مسئلہ ہے تمہیں اپنے بیٹوں پر بڑا یقین ہے۔۔ تم انکے سارے عیب خود میں چھپالینا چاہتے ہو جبکہ وہ سب بھی ایک دوسرے میں ایک دوسرے کو چھپانے کی صلاحیت رکھتے ہیں تمہاری تربیت۔۔۔ بیت اچھی ہے مگر

-- جب یہ بات کھلے گی۔۔ تو تمہارا گھر۔۔۔ مٹھی بھری ریت کی طرح ڈھے  
جائے گا۔۔۔ "سمیر نے انہیں دور جھٹکا اور اپنا گریبان انکے ہاتھ سے  
چھڑایا۔۔۔۔۔

دفع ہو یہاں سے "مرتضیٰ چلائے۔۔  
آآ چلانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ تم بس اس رشتے پر ہامی بھر دو  
۔۔۔ "وہ ہنسا۔۔۔۔۔

جبکہ مرتضیٰ نے گارڈ کو بلانے کے لیے منہ کھولا۔۔ جبکہ سمیر اس سے پہلے  
ہی وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔ جاتے جاتے ان پر جاتی نظریں بھی گاڑھ گیا تھا  
۔۔۔۔۔

مرتضیٰ کی سانسیں پھولنے لگیں۔۔۔۔۔  
وہ سر تھام گئے۔۔۔۔۔

کبیر اپنے کیمین سے نکلا تو۔۔ اسنے باہر کیطرف سمیر کو جاتے ہوئے دیکھا  
 ۔۔ اسے حیرانگی ہوئی۔۔۔۔ یہ یہاں کیوں آیا تھا یعنی اب یہ خود مرتضیٰ کو  
 فورس کرنے آیا تھا۔۔ اسکا دماغ گھوم گیا اسکو سبق سیکھنا ہی ہوگا۔۔۔  
 وہ سوچتے ہوئے اسکے پیچھے بھاگا۔۔ مگر افسوس وہ وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔  
 وہ دوبارہ اندر کیطرف دوڑا اور مرتضیٰ کے روم میں آیا۔۔۔

جہاں مرتضیٰ صوفے پر بیٹھے تھے  
 کبیر انکی طرف بڑھا۔

بابا آپ ٹھیک ہیں "وہ سرخ چہرے سے غصے سے۔۔ بھنتا سوال کرنے لگا  
 جس پر۔۔ مرتضیٰ نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا۔۔۔  
 اور اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔

میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ "وہ بولے۔۔

وہ سمیر کیا کرنے آیا تھا "کبیر کو انکی بات پر یقین نہیں آیا انکا ہاتھ تھام کر بولا

--

کچھ نہیں۔۔ اسی بات پر زور دینے آیا تھا مگر میں نے صاف انکار کر دیا "وہ کبیر کا شانہ سہلاتے بولنے لگے۔

میں اس آدمی کا منہ توڑ دوں گا دو بارہ اس نے یہاں قدم رکھا تو "وہ غصے سے بولا

---

تو مرتضیٰ نے اس کا کندھا تھپکا وہ جاچکا ہے تم بھی اپنے روم میں جاو۔۔ کام پر دھیان دو "مرتضیٰ بولے تو۔۔۔ کبیر انکو دیکھتا رہا۔۔۔۔۔

بابا آپ واقعی ٹھیک ہیں "وہ پھر سے پوچھنے لگا جس پر مرتضیٰ لے سر ہلادیا

---

تو کبیر کو کچھ تسلی ہوئی اور وہ وہاں سے اٹھا۔۔۔ اسے سالار سے اس بارے میں ڈسکس کرنا چاہیے تھا۔ وہ سوچتا ہوا باہر نکل گیا۔۔ جبکہ پیچھے مرتضیٰ نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔۔

اور انکی ہتھیلی بھیگ گئی۔۔۔

-----

سالار کے چہرے کے تاثرات کو سخت سے سخت تر ہوتے ہی جا رہے تھے۔۔  
 اگر بابا کو کچھ ہوا تو گردن اتار دوں گا" وہ ٹیبل پر ہاتھ مارتا چیخا۔۔  
 مجھے بھی یہ ہی لگتا ہے۔۔ اس سمیر کو سبق سیکھایا جائے گا تبھی یہ بازائے گا"  
 کبیر خود بھڑکا ہوا تھا۔۔

صوفیہ اور مدیہا نین کو لے کر ڈاکٹر کے پاس گئیں تھیں جبکہ تنزیلہ اپنے  
 کمرے میں تھی۔۔ اور آیت بھی۔۔  
 صرف زمیل تھی وہاں۔۔ جبکہ سالار کا دھیان اسکی طرف بالکل نہیں تھا وہ  
 تو کسی بات پر غصے سے آگ بگولہ ہو رہا تھا۔۔  
 زمیل اسکا سرخ ہوتا چہرہ دیکھنے لگی۔۔ اور اس کے آگے جھجھکتے ہوئے کافی کا  
 کپ رکھ دیا۔۔ اسکا آپی آئے بھی ایک طرف کھڑا تھا  
 آپکو دوں "زمیل نے اس سے پوچھا۔  
 اس وقت مجھ سے بات مت کریں "وہ سالار کی جانب دیکھتا بولا۔۔

تو زمیل ایکدم اس سے دور ہو گئی۔۔۔۔

ٹھیک ہے فلحال چارپانچ دن بعد آؤں گا۔۔ ڈیڈ کو۔۔ ابھی مت بتانا کل صبح  
بتانا کے میں یہاں نہیں ہوں "سالار بولا۔۔۔۔

اور یہ دوبارہ آئے تو بس ایک کال کر دینا۔۔ اسکو اٹھوا کر ایسی جگہ غائب  
کراؤں گا دوبارہ دیکھے گا نہیں کسی کو "بھڑک کر بولا اور فون بند کر دیا۔۔

فون کو ٹیبل پر پھینکا۔۔

تمہارے پاس

۔۔۔ قاسم کا نمبر ہے۔۔ "اسنے پی آئے کیطرف دیکھا

جی سر ہے "پی آئے نے کہا تو اسنے سر ہلا دیا۔

اور نیچے سر کر کے ناشتہ کرنے لگا۔۔ زمیل ایکطرف کھڑی تھی۔۔

تم کیوں یوں کھڑی ہو "اسنے گھور کر زمیل کو دیکھا غصے سے شاید دماغ پھیر  
گیا تھا۔۔۔ زمیل جھجک کر ادھر ادھر دیکھنے لگی جیسے یہ بات اسکو نہیں کسی اور  
کو کہی گئی ہو۔۔۔۔

سالار نے ضبط سے اسکو دیکھا۔۔۔

میرے سامنے بیٹھ جاؤ" وہ بولا۔۔۔

نہیں مجھے ناشتہ نہیں کرنا" زمیل گھبرا کر انکار کرنے لگی۔۔

سالار نے کانٹا اٹھا کر پلیٹ میں مارا۔۔۔۔

جو اور جتنا کہا ہے اتنا کرو" وہ دھاڑا۔۔۔۔

تو۔۔ زمیل کو شرمندگی ہوئی جبکہ آنکھیں بھی بھیگ گئیں وہ اس کے سامنے آ کر بیٹھ گئی۔۔۔

کب کی فلائٹ ہے" زمیل کی طرف اپنا جھوٹا کانٹا بڑھاتے ہوئے وہ اپنے پی آئے سے سوال کر رہا تھا۔۔۔۔ جبکہ زمیل کا چہرہ شرم سے لال ہونے لگا۔۔۔ بلکل لحاظ نہیں تھا اسے کسی کا بھی۔۔

سر اب سے چالیس منٹ بعد" پی آئے نے جواب دیا تو اسنے۔۔ اثبات میں سر ہلایا اور زمیل نے جب اس کے منہ کھولنے پر بھی کانٹا نہیں ہٹایا تو بائٹ لے لی جبکہ دل الگ دھڑک رہا تھا۔۔۔



سالار چپ چاپ سے ناشتہ کر رہا تھا۔۔۔  
تم نے آیت کے کپڑے کیوں پہنیں ہیں "سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔  
زیمیل چونک گیا۔۔  
سالار نے چپڑ کر کانٹا پٹخا۔۔  
ہر بات پر گھبرا جانا انکار کرنا یہ چونکایہ ڈرنا ضروری ہے تمہارا۔۔ "وہ کہیں کا  
غصہ کہیں نکال رہا تھا۔۔  
زیمیل سر جھکا گی آنکھیں بھیگ گئیں وہ کتنا روڈ ہو رہا تھا۔ اسکا یہ انداز تو  
جیسے۔۔ پہچان میں ہی نہیں آ رہا تھا۔۔۔  
تم رات میرے روم میں تھی "اگلا سوال ہوا۔۔۔  
زیمیل کا ضبط جواب دے گیا آنکھوں پر ہاتھ رکھے وہ رونے لگی۔۔۔  
سالار نے دانت پیسے۔۔۔  
چپ بالکل چپ۔۔۔ جان نکال لوں گا تمہاری اگر رونے کی زرا بھی کوشش  
کی تو "وہ کانٹا اسکی جانب کرتا بولا۔۔۔

زیمیل نے سانس روک لیا۔۔

اوپر دیکھو "وہ حکم دینے لگا۔۔

زیمیل نے نہیں دیکھا۔۔

مجھ سے ضد لگاؤ گی۔ سالار چمیر چھوڑ کر اٹھنے لگا۔۔

جبکہ زیمیل نے فوراً سکیٹرف دیکھا آنکھوں میں شکوہ تھا۔۔۔

سالار ان گھیری آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔

یہ پیسے لو چار پانچ دن میں یہاں نہیں ہوں گا۔۔۔ تو سکون سے گزار لینا اور

پریشے آیت یہ بھابھی کے ساتھ شاپینگ پر چلی جانا اب میں نہ دیکھو تم کسی کی

اترن پہن رہی ہو۔۔ اور جب میں واپس آؤ۔۔ تو بالکل انسانوں والا بیہیو کرنا

یہ جو تم ہر وقت بکری کا بچہ بنی رہتی ہو میرے دو تھپڑ ہی تمہیں درست کر

دیں گے "وہ بولا اور اٹھا۔۔

اور یہ ناشتہ پورا کروا کر میرے ساتھ کھانا ہے تو "وہ رک گیا۔۔

زیمیل اسی کیطرف دیکھنے لگی اسکے پاس آیا۔۔ اور اسکے ہاتھ میں کریڈیٹ  
 تھا کروہ پی آئے کیطرف پیٹھ کیے اسکی گردن کے قریب جھکا۔۔  
 غلام حاضر ہے میڈیم۔۔ رومینس کے لیے تو میں غصے میں بھی تیار ہوں  
 ویسے۔۔ مجھے لگتا ہے غصے میں ویل رومینس ہوتا ہے "وہ آئی برو آچکا کر  
 جیسے اس سے اس بارے میں رائے جاننے لگا۔۔  
 زیمیل اس سے دور ہونے لگی۔  
 اگلی بار میرے روم میں آنا۔۔ تو زرا میرے جاگتے میں آنا۔۔  
 مجھے بہت برا لگا ایک رات ہم دونوں ایک کمرے میں گزار چلیں ہیں اور میں  
 اپنی بے ہودہ نیند کے ہاتھوں اب تک تمہارے ہوش ٹھکانے نہیں لگا سکا"  
 اسکا گال تھپتھپا کر۔۔ وہ مسکرایا۔۔  
 زیمیل کا چہرہ ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا۔۔  
 سالار نے معمولی سا اسکی گردن پر لمس چھوڑا۔۔ زیمیل نے کریڈیٹ کارڈ پر  
 گرفت سخت کر لی۔۔

وہ وہ دیکھ رہا ہے "وہ شرم سے دھری ہونے لگی۔۔۔

جبکہ سالار تو ان بھیگی پلکوں میں ہی کھو گیا۔۔

وہ بھی بے حیا ہے میری طرح "وہ بتانے لگا۔۔۔۔

زیمیل اس سے دور ہو گئی۔۔۔

اوکے تو تمہیں میری ساری بات سمجھ آ گئی "وہ اٹھ کر بلند آواز میں بولا جبکہ

۔۔ پی آئے کی طرف اب بھی پشت تھی۔

زیمیل میں تو اتنی بھی ہمت نہیں تھی سراٹھا سکتی۔۔۔

سالار نے اسکے ایک نظر دیکھنے پر ہی آنکھ دبائے اور یوں ہی باہر نکل گیا

۔۔۔۔

جبکہ پی آئے نے دل میں ہی اسے ٹھہر کی کا خطاب دیا تھا۔۔۔

زیمیل کا دل نہ جانے۔۔ کیوں تتلیوں کو اڑتا محسوس کر رہا تھا۔۔ آج لبوں پر

اسکی قربت سے مسکراہٹ سی آ گئی۔۔

مگر اسکے مڑتے ہی مسکراہٹ ختم ہو گئی۔۔

افشین اسی کے پاس آرہی تھی۔۔ اسکا بس نہیں چلا وہاں سے کہی دور  
چلی جائے۔۔۔

افشین نے بنا کچھ کہے اسکے ہاتھ سے۔۔۔ وہ کریڈیٹ کارڈ کھینچا۔۔  
تیری اوقات اس گھر کی ملازمہ سے بھی کم تر ہے۔۔ تو صرف میری اترن  
پہنے گی۔۔ تو تو ہماری آیت کا بھی اترن پہنے لائق نہیں "وہ اسکو گھورتیں  
بولیں۔۔۔

اور وہاں سے ملازمہ کو آواز دی۔۔۔  
جو اسکے ایک حکم پر آگئی۔۔۔  
میرے کمرے میں میرے پرانے کپڑے ہیں۔۔ آیت بی بی کے کپڑے  
نکال کر میرے کپڑے اس منحوس کے لیے الماری میں  
"سجادو

کہہ کر وہ بنا مزید اسکو کچھ کہے وہاں سے چلی گئیں جبکہ۔۔ زیمیل وہیں کھڑی  
رہ گئی۔۔

سمیر کا : ❀❀❀❀❀❀ S [10/23, 9:11 PM]

دباؤ مرتضیٰ پر بڑھنے لگا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بیمار پڑ گئے  
انکی خراب طبیعت پر سب پریشان ہو گئے جبکہ۔۔ مرتضیٰ کسی کو یہ بات بتا  
نہیں سکتے تھے۔۔۔۔

انھیں اس بات کے کھلنے پر اپنے دل پر تیر چلتے محسوس ہو رہے تھے بلکل  
خاموش سے ہو کر وہ کمرے کی حد تک رہ گئے تھے۔ سالار کو گئے ہوئے تین  
دن گزر چکے تھے جبکہ وہ پانچ دن کا کہہ کر گیا تھا تا کہ اپنا کام پورا کر کے ایک  
بار ہی واپس لوٹے۔۔۔

مگر ایک بار بھی مرتضیٰ نے اسے فون نہیں کیا تھا۔۔۔  
جیسی انکی عادت اور طبیعت تھی دوسری طرف کبیر۔۔۔ کے ہاں خوشخبری  
کا کنفرم سن کر بھی وہ بس مسکرا کر اسکے شانے پر ہاتھ رکھ گئے۔۔ جبکہ کبیر  
زر اما یوس سا ہو گیا۔۔۔

اسکے دماغ میں یہ چل رہا تھا کہ ابھی تک اسکے باپ نے نین کو قبول نہیں کیا تھا۔۔۔

عارض زیادہ تر باہر رہنے لگا تھا۔۔ آیت اس بات پر۔۔ غصہ کرتی تو وہ اسے پیار سے منع لیتا۔۔ مگر حیران عارض بھی تھا کہ اسکے باپ نے اب تک اس چیز پر ہنگامہ نہیں مچایا۔۔

جبکہ زین اپنی سوچوں میں گم تھا کہ وہ کیسے مرتضیٰ کو کیے کہ وہ ٹریننگ کے لیے جانا چاہتا ہے۔۔ سب ہی مرتضیٰ کی خاموشی کو محسوس کر رہے تھے مدیہا نے بارہا پوچھا کہ وہ انکو تو بتائیں آخر مسئلہ کیا ہے۔۔

سالار نے مدیہا کے پاس فون بھی کیا تھا کہ بابا کا فون کیوں نہیں لگ رہا۔۔۔ تو مدیہا نے اسکو انکی طبیعت کی خرابی کا بتایا جس پر وہ بے چین ہو گیا اور جلد واپس لوٹنے کا کہا۔۔

کبیر غمزہ سا ہو گیا تھا۔۔۔ کہ اسکا باپ اسکی خوشی میں خوش نہیں۔۔ اور رشتوں میں کندے لوگ یا رشتوں سے محبت اور امیر دیکھنے والوں کے لیے

اپنے رشتوں کی خوشی سب سے اہم ہوتی ہے۔۔ جب آپکی خوشی میں وہ شخص خوش نہ ہو جس کو اپنے آئیڈیل سمجھتے ہیں۔۔۔ تو آپ کے لئے اپنے سے جڑی ہر خوشی بے معنی ہو جاتی ہے اور یہ ہی حال کبیر کا تھا۔۔ وہ خود بھی ان تین دنوں میں بے حد خاموش ہو گیا تھا جبکہ نین سوچ رہی تھی۔۔ کہ وہ اب بھی اس سے بد ظن بد گمان ہے اسے اپنی اولاد کا سن کر کوئی خوشی نہیں ہوئی۔۔۔

اور یہ ہی بات اسے اندر اندر ٹیشن کر رہی تھی وہ اس سے بات بھی کرتی تو اتنا نارمل اور ٹھنڈے لہجے میں جواب دیتا کہ۔۔ نین چپ سی رہ جاتی۔۔ اکثر اس نے کبیر سے معافی مانگنے کی کوشش کی تھی۔۔ مگر وہ آج کل کام میں زیادہ مصروف تھا یہ مصروف ظاہر ہونے کی اداکاری کر رہا تھا جو بھی تھا نین ان کچھ دنوں میں بے حد تکلیف محسوس کر رہی تھی کبیر کے رویے سے۔۔



عارض بابا سے ملا انکی طبعیت پوچھیں اور کن انکھیوں سے انکی طرف دیکھا۔۔ وہ کل رات گھر نہیں آیا تھا جس کا انھیں علم تھا مگر وہ کچھ نہیں بولے تھے کوئی سوال نہیں کیا تھا۔۔

عارض کو سمجھ نہیں آئی مدیہا نے عارض کی طرف دیکھا اور عارض نے ماں کی طرف دونوں کی آنکھوں میں ایک جیسا سوال تھا جواب دونوں کے پاس ہی نہیں تھا عارض کچھ دیر بیٹھا رہا کہ وہ کچھ بولیں مگر مرتضیٰ کچھ نہیں بولے تو تشویش بڑھنے لگی۔۔۔

عارض ماں کو ایک نظر دیکھ کر انکے پاس سے اٹھ گیا۔۔ پریشانی کی لکیریں اسکے ماتھے پر سچی تھیں۔۔۔ وہ اپنے کمرے میں آیا۔۔۔ تو آیت کو صوفے پر بیٹھے دیکھا شاید وہ نماز پڑھ کر بیٹھی تھی کیونکہ اسکے خوبصورت چہرے پر نماز کے انداز میں دوپٹہ بندھا تھا۔۔ وہ کافی سیدی بھی ہو گئی تھی۔۔

اٹھتی بیٹھتی بھی اب زرا۔۔ سہارے سے تھی۔۔

عارض کو وہ دنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی لگی۔۔ وہ مسکرا دیا۔۔  
کہاں تھے آپ "آیت نے دوپٹہ کھول کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔  
عارض اسکے نزدیک آگیا۔۔

میں تو تمہارے ساتھ ہی ہوں۔۔ بھلے تم سے دور کیوں نہ ہوں "اسنے جیسا  
جواب دیا۔۔ آیت نے ایک دم اسکی طرف دیکھا۔۔  
آپ مجھ سے دور نہیں جاسکتے۔۔۔ تو ایسا مت کہیں "وہ سنجیدگی سے بولی  
۔۔ اور اسکے ہاتھ تھام لیے۔۔

افلورس یار میں تمہارے پاس پاس ہی ہوں کہاں جاؤ گا تمہیں چھوڑ  
کر "اسنے پیار سے اسکا گال تھپتھپایا۔۔۔

بات مت ٹالیں کہاں تھے آپ رات بھر آپ جانتے ہیں میں کتنا پریشان  
تھی میں ایک پل کو نہیں سوئی عارض "آیت اسکے پاس بیڈ پر بیٹھ گی جو جھک  
کر اپنے شوز اتار رہا تھا۔۔۔

ایک دوست کی طرف تھا "عارض نے کہا۔۔۔

مجھے کھانا دے دو۔۔۔ بابا کی فکر الگ ہو رہی ہے نہ جانے کیا ہو گیا ہے انکو

"وہ پیچھے گر گیا۔۔ پیٹ پر ہاتھ پھیلا کر

کچھ اس طرح کے ٹانگیں اسکی بیڈ سے نیچے تھیں جبکہ باقی وجود بیڈ پر تھا۔۔۔

آیت نے سکی طرف دیکھا وہ اس بات کو اہمیت ہی نہیں دے رہا تھا کہ وہ کل

رات اسکے لیے کتنا پریشان رہی تھی۔۔ اور اتنے آرام سے بس دوست

کی طرف کہہ کر۔۔ وہ آنکھیں بند کر گیا تھا۔۔۔

عارض "آیت نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھا اور ایسے بولی۔۔ کہ عارض نے لمبا

سانس کھینچا تھا مگر آنکھیں نہیں کھولیں۔۔۔

آیت خود ہی اسکے سینے پر جھک گئی۔۔ قریب سے غور سے اسکا چہرہ تکتے لگی

---

مجھے آپ پر یقین ہے۔۔۔ بس میں پریشان تھی آپ لیے۔۔ میں آپ پر

پابندیاں نہیں لگا رہی کہ آپ کہیں نہ جائیں۔۔ بس بتا دیا کریں تاکہ فکر۔۔۔

نہ ہو۔۔۔ پلینز "وہ پیار سے اسکے چہرے پر انگلی سے۔۔ سطر کھینچتی بول رہی تھی۔۔

عارض نے آنکھیں کھول کر اسکو دیکھا۔۔

اور سختی سے دوبارہ آنکھیں بند کر لیں۔۔

آیت اسے دیکھتی رہی۔۔ لبوں پر مسکراہٹ تھی۔۔

عارض نے پھر سے آنکھیں کھولیں۔۔

آپ جب جب آنکھیں کھولیں گے۔۔ مجھے ہی پائیں گے اپنے سامنے "وہ ہنس دی۔۔

اب کھانا دو گی "وہ بولا

۔۔ تو آیت کا چہرہ ایک دم اتر سا گیا۔۔۔ جبکہ چہرے پر سرخی چھا گئی۔۔۔

وہ میں بس "اسکی تلخ کلامی پر وہ رو دینے کو تھی۔۔۔

جاؤ آیت مجھے کھانا لا دو پلینز۔۔ "عارض جھنجھلا کر بولا۔۔

روایت جلدی اٹھ گئی۔۔

دھیان سے "اچانک وہ بولا۔۔ اور سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا۔۔  
آیت نے عارض کی جانب دیکھا۔۔ اس وقت اسکا دل کر رہا تھا۔۔ رودے  
مگر

۔ سر ہلاتی وہ وہاں سے چلی گی جیسے وہ بری طرح کنفیوز وہ سمجھ نہیں آرہی  
تھی یہ کیا ہوا عارض کو

مگر جلد ہی اسکی تھکاوٹ کا سوچ کر اسنے خود کو فریش کیا عارض کے لیے کھانا  
نکالنے لگی۔۔ تبھی نین کچن میں آگئی۔۔

بھا بھی۔۔ آپ نے زیمل بھا بھی کو دیکھا ہے "آیت نے اسکی طرف دیکھا جو  
اپنے لیے چائے بنانے لگی تھی۔

نہیں میری بھی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔ میں تو کمرے میں تھی صبح سے  
ہی۔۔ "نین کپ میں چائے انڈیلتی بولی۔۔

دیکھیں زراجب سے سالار بھائی گئے ہیں غائب ہی ہو گئیں ہیں مجھے تو سمجھ نہیں آتی وہ اتنا ڈرتی کیوں ہیں "آیت نے نفی میں سر ہلایا۔۔ جبکہ نین نے بھی سر ہلایا۔۔

ویسے آپ رات میں چائے پیے گئی تو جاگتی رہیں گی "آیت نے مسکرا کر اسکی طرف دیکھا نین نے بھی اسکی طرف نگاہ اٹھائی۔۔ کیا بتاتی اسکو۔۔ جو وہ محسوس کر رہی تھی۔۔ اسکی راتوں کی نیندیں ہی اڑ گئیں تھیں۔۔

اسکا گال تھپتھپا کر نین وہاں سے۔۔۔ باہر نکل کر کمرے میں آگئی جبکہ۔۔۔ آیت بھی ٹرے میں کھانا لگا کر۔۔۔ وہاں سے نکلی اور اوپر روم میں آئی تو دروازے کے باہر سے ہی اسے عارضکی آواز آرہی تھی وہ شاید کسی سے بات کر رہا تھا مگر اتنے غصے میں کیوں تھا۔۔ وہ لفظوں پر توجہ دیے بنا اندر داخل ہوئی تو عارض نے ایک دم اسکی طرف دیکھا۔۔۔ عارض کا چہرہ بری طرح سرخ ہو رہا تھا آیت اسکو دیکھ کر گھبرا گئی۔۔

عارض۔۔"وہ اسکیطرف بڑھی۔۔

عارض نے سیل فون آف کر دیا

اور ضبط سے اسکو دیکھا۔۔

آیت اگر میں فون پر بات کر رہا ہوں تو تمہارا بولنا بیچ میں ضروری ہے "وہ

سپاٹ لہجے میں غصے سے بولا۔۔۔

آیت جو اسکیطرف بے تابی سے بڑھ رہی تھی وہیں رک گئی۔۔

اسکا سخت لہجہ بالکل ویسا ہی تھا جیسے پہلے ہوتا تھا۔۔ آیت کے چہرے پر تکلیف کے آثار سے ابھرے۔۔ اور وہ انھیں قدموں سے کمرے سے باہر نکل گئی

---

جبکہ عارض۔۔۔۔ نے اپنا سر تھام لیا۔۔

اور پاؤں سے ٹیبل پر زور سے لات ماری۔۔۔۔

جیسے سارا غصہ ٹیبل پر نکال دینا چاہتا ہو۔۔۔۔ ٹیبل پر سے سامان گر گیا تھا

---

وہ بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔

آیت ڈبڈباتی آنکھوں سے۔۔۔ اپنے کمرے میں آگئی۔۔۔ اسے لگا یہاں  
 زیمیل ہوگی مگر کمرے کو خالی دیکھ کر وہ حیران ہوئی یہاں زیمیل نہیں تھی  
 ۔۔۔ مگر وہ تا دیر نہیں سوچ سکی کیونکہ۔۔۔ اسکا دل ٹوٹ گیا تھا۔۔۔ عارض کا  
 رویہ اسکے ساتھ دوبارہ سے پہلے جیسے ہو رہا تھا۔۔۔ اور آیت کا دل بیٹھ رہا تھا  
 یہ سوچ سوچ کر۔۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھ کر رو دی۔۔۔۔

جبکہ کمرے کو تالا بھی لگا دی۔۔۔ کچھ دیر بعد اسے۔۔۔ محسوس ہوا دروازے  
 پر کوئی ہے۔۔۔ آیت "عارض کی آواز ائی۔۔۔

مجھے آپ سے بات نہیں کرنی جائیں یہاں سے" آیت نے کہا۔ جبکہ آنسو  
 صاف کیے۔۔۔

بھولومت میڈیم۔۔۔ تمہارے



کمرے میں تالے لگے ہوتے تھے پھر بھی میں گھس جاتا تھا تمہارے روم میں یاد ہے تمہیں وہ رات "وہ اسے یاد دلانے لگا۔۔ جس رات کے بارے میں آیت سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی کیونکہ اس رات کی ازیت وہ بیان نہیں کر سکتی تھی۔۔

اس رات آپ نے گناہ کیا تھا "آیت نے اسے یاد دلانہ چاہی۔۔ تم میری بیوی تھی اور میں نے کوئی گناہ نہیں کیا تھا فلحال دروزی کھولو میرا کوئی محنت کا موڈ نہیں "عارض نے پھر سے بجایا۔۔

نہیں کھولوں گی۔۔۔ اپکارویہ کیوں بدل گیا ہے میں کچھ دنوں سے محسوس کر رہی ہوں۔۔ آپ پہلے کی طرح جھٹکنے لگ گئے ہیں "آیت بھگے لہجے میں شکوہ کرنے لگی۔۔۔

میں تھکا ہوا ہوں آیت آئی نیڈر یسٹ وڈیو۔۔۔ باہر آؤ۔۔۔ "عارض جھنجھلایا۔۔۔

آیت کو وہ اس وقت سخت مطلبی لگا۔۔

یعنی اسے اپنے لہجے کا کوئی احساس نہیں تھا بس اسے اسکی طلب تھی۔۔ تبھی وہ اسکے دروازے پر کھڑا تھا۔۔

آیت نے بھی ضد باندھ لی آج تو بالکل نہیں جائے گی۔۔۔  
میں نہیں آرہی میں بھی تھکی ہوئی ہوں اور مجھے آپ نہیں چاہیے ہو" وہ بولی  
۔۔ لہجہ ضدی تھا۔۔

سوچ لو "عوارض خراب تیوروں میں بولا۔۔۔  
س۔۔ سوچ لیا "آیت گھبرا کر دروازے تک آئی مگر لبوں سے پھر بھی ضد  
نکلی تھی۔۔

میں کہہ رہا ہوں ایک بار پھر سوچ لو "عارض نے ضبط سے کہا۔۔  
میں نہیں اوگی "وہ ادا سی سے بولی۔۔۔

وہ کیسے بدل گیا تھا بس چار دن پیار کرنا تھا اسنے اسکو۔۔۔۔

ٹھیک ہے "عارض نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔ آیت کو محسوس ہوا وہ جا چکا ہے اسنے فوراً دروازہ کھولا۔۔ تو باہر عارض نہیں تھا۔۔ اسنے ادھر ادھر دیکھا شاید وہ چلا گیا تھا۔۔

دل اداس ہو گیا۔۔ اسنے اسے نہیں منایا تھا۔۔

آیت بھجے بھجے دل سے

۔۔ کمرے سے نکلی اور سیدھا بھاگتی ہوئی عارض کے پاس آگئی۔۔

وہ لائٹ بند کیے بیڈ پر لیٹا تھا جبکہ ٹیبل کا واس اور کچھ چیزیں کارپیٹ پر تھیں

اسنے وہ سامان اٹھایا۔۔

اور عارض کے پاس آگئی۔۔

عارض "وہ بولی۔۔

آیت جبکہ یوں ہی اسکو دیکھتی رہی۔۔ اداسی سے اسکے کوئی جواب نہ دینے پر

وہ۔۔ پہلے لگی کہ عارض نے بڑھ کر اسکی کلائی تھامی اور اسے پیچھے بستر پر

کھینچ لیا۔۔

آیت کی چیخ سے نکلی۔۔  
عارض کو پرواہ نہیں ہوئی۔۔۔۔  
عارض نے اسکا منہ سختی سے جکڑ لیا۔۔  
عارض مجھے ڈر لگ۔۔ لگ رہا ہے "وہ رو دینے کو تھی۔۔  
میں تمہیں آخری بار بتا رہا ہوں۔۔۔۔ مجھ سے دوبارہ بحث مت کرنا۔۔"  
سختی سے اسکا منہ جھٹک کر وہ بولا۔۔  
آیت کچھ نہیں بولی۔۔۔  
جبکہ وہ تادیر اسکو دیکھتا رہا اور ایک دم اسکا چہرہ اوپر کر کے وہاں اسکے چہرے پر  
جھکا  
۔۔۔ اسکی سانسوں کو قیدی بنا گیا۔۔۔  
آیت نے کوئی مزاحمت نہیں کی۔۔۔  
مگر وہ اسکو ریسپوں سے بھی نہیں کر رہی تھی۔۔  
عارض اسکے دونوں ہاتھ گردن میں حائل کیا

-- اور -- اپنا جادو اسکے چار و سو -- بکھرنے لگا -- کچھ ایسے کے آیت  
بھک گئی --

جیسے اسکا دماغ اور وجود عارض کا غلام ہونے لگا --  
اور وہ خود بخود نہ چاہتے ہوئے بھی اسکی پسند کے کام کرنے لگی --

-----

نہیں کبیر کو کام کرتا دیکھتی رہی --  
اور جب  
اسکا حوصلہ ٹوٹ گیا تو اسنے چہرہ اپنے ہاتھ میں چھپایا اور ٹانگیں سمیٹ کر  
رونے لگی --

وہ یہ بوجھ مزید برداشت نہیں کر سکتی تھی وہ اسکی بے رخی نہیں سہہ پار ہی  
تھی --

کبیر اسکے رونے پر متوجہ ہوا۔۔ پیچھے موڑ کر دیکھا۔۔ اور پین چھوڑ کر وہ اسکے پاس آیا۔۔ اسکے سامنے بیٹھ گیا۔۔

اب کیا ہو گیا ہے۔۔ "کبیر نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔۔ جبکہ نین اسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھتی ہوئی اچانک اسکے گلے لگ گئی۔۔

کبیر اسکا وجود دیکھ رہا تھا جو اسکے سینے سے لگا تھا۔۔ جبکہ اسکی گردن میں چہرہ چھپائے وہ رو رہی تھی۔۔

"کبیر اس طرح مت کریں میرے ساتھ

اس دن سے لے کر آج تک تم یہی بات کہہ رہی ہو میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں میں نے تمہارے ساتھ کیا کیا ہے "کبیر نے اسکو خود سے دور کیا۔۔ نین کی نگاہیں جھک گئیں۔۔

تم نے مجھ پر ٹرسٹ نہیں کیا نین۔۔ تم مجھے اب بھی اصل وجہ نہیں بتاؤ گی میں جانتا ہوں اور جب میں نے سوال شروع کیے تو

۔ شاید کسی سوال کا جواب بھی نہ دے سکو "وہ اسکو جتنا اٹھنے لگا۔۔

احمد۔۔۔م۔۔۔میرا مینگتر رہ۔۔۔رہ چکا ہے۔۔۔"نین نے بہت ہمت کر کے بتایا۔۔۔

کبیر کو لگا اسکے دل میں کسی نے چٹکی سی بھری ہو مگر وہ سر نفی میں ہلا گیا۔۔۔  
مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔۔ کیونکہ میں میری نظر میں منگنیوں اور منگیتروں کی کوئی اہمیت نہیں جو رشتہ میں نے تم سے بنایا ہے۔۔۔۔۔ وہ حقیقت ہے  
"۔۔۔۔۔ اور میں اسی کو جانتا ہوں

کبیر نے مضبوط لہجے میں کہا اپنا ہر احساس چھپا گیا۔۔۔  
نین نے حلق میں گٹھلی اتاری۔۔۔۔۔  
بس بس یہ ہی بات تھی "وہ ہر بات چھپاتی۔۔۔۔۔ جلدی سے اسکا ہاتھ تھام گئی  
۔۔۔۔۔

مجھے ڈر تھا کہ آپ اس بات کو مائنڈ نہ کریں۔۔۔۔۔ اور وہ اسی وجہ سے اسنے  
میرے ہاتھ سے گیرہ بریسلٹ اٹھالیا۔۔۔  
شاید وہ "نین کچھ کہتے کہتے رک گئی۔۔۔

کبیر اسکی جانب دیکھنے لگا۔۔۔  
وہ پیچھے ہٹ کر دوبارہ بیٹھ گیا۔۔۔  
آریوشیور بس اتنی ہی وجہ ہے "اسنے سوال کیا نین کچھ حواس بختہ سی ہوئی  
جی بس یہ ہی وجہ ہے "اسنے نظریں چرا کر کہا جبکہ کبیر  
۔ مسکرا دیا ہر اندیشہ جو اسکے دل میں وسوسے ڈال رہا تھا۔۔۔ وہ دور ہو گیا وہ  
ایسا ہی تھا کسی کو زیادہ ٹیز نہیں کرتا تھا۔  
نین کو اپنے سینے سے لگا لیا۔  
نین کو لگا وہ ایک دم صحرا سے چھاؤں میں آگئی ہو۔۔۔  
کانپتے ہاتھوں سے اسکی شرٹ تھام لیا۔  
کبیر نے جھنجھلا کر اپنے شرٹ پر موجود شکنوں کو دیکھا نین۔۔۔ کا ہاتھ ہٹا چلا  
گیا۔۔۔  
سزا بنتی ہے اس بات پر "وہ زرا تپ کر بولا۔۔۔  
سوری "نین سر جھکا گئی۔۔۔



نوٹ ایکسیپیٹڈ" اسکو پیچھے دھکیل کر ایکدم وہ اسپر حاوی ہوا تھا۔

نین اسکی حرکت پر ایکدم ہنسنے لگی۔

ہنس رہی ہو۔۔ ابھی بتاتا ہوں "وہ اسکے چہرے پر جھکا۔۔۔

ایسا لگا تھا جیسے برسوں بعد وہ وہی پیار کرنے والا کبیر ہو۔۔۔

اسکا لمس جا باجا بکھرتا۔۔ نین کو۔۔۔ دیوانہ کرنے لگا۔

آئی لویو "وہ جذبات چور لہجے میں بولا۔۔۔

آواز دھیمی تھی۔۔۔۔

نین جھک سی گئی۔۔۔ آئی وانٹ انسر "کبیر نے اسکی جانب سنجیدگی سے دیکھا۔

چہرہ اسکی گردن سے نکالا۔۔۔۔

نین نے اپنا ہاتھ اس سے چھڑایا اور اسکا چہرہ تھام لیا۔۔

آئی لویو "آہستگی سے بالکل مدھم لہجے میں وہ کبیر کو شاید دنیا کی سب سے بڑی خوشی دے گی تھی۔

واقعی "وہ سوال کرنے لگا۔۔ نین نے سر ہلایا۔۔  
آنکھوں میں محبتوں کا جہان تھا۔۔۔  
یعنی میرا بچہ خوش نصیب ہے میرے لیے "وہ ہنسا۔۔۔  
جبکہ نین بھی مسکرائی۔۔۔۔  
اور کبیر نے اسکی مسکراہٹ کو ہی چن لیا۔۔۔

-----

وہ عدیل کے کمرے میں تھی۔۔۔۔  
کل رات سے  
۔۔۔ اسنے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔۔ یہاں اسے افسین نے بند کر دیا تھا جان  
بوجھ کر پہلے اس سے پورے کمرے کی صفائی کرائی اور پھر اسکو بند کر دیا

---

وہ جانتی تھی ایک اور دن چڑھ گیا ہے۔۔

آج پانچواں دن تھا۔ وہ اسکی بے تابیاں اسکی منتظر تھی۔۔۔ اس کمرے میں  
بے حد اندھیرہ تھا جبکہ بھوک سے جان سوکھ رہی تھی۔۔۔۔  
ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکالا تھا۔۔۔

بس وہ آج کے دن کی شام کی منتظر تھی جب شام ہوگی۔۔ اور اسکی آمد  
قریب ہوگی۔۔

وہ نہیں جانتی تھی زیمیل کے بارے میں کوئی وہاں پوچھ رہا ہوگا یہ نہیں اگر  
کسی کو پرواہ ہوتی تو شاید اس تک پہنچاتا۔۔۔  
آج اسکے دل نے محسوس کر لیا تھا۔۔

جس کے حقوق وہ اس عورت کے خوف سے نہیں دے پارہی وہ۔۔ ہی  
شخص صرف اسکا ہے دنیا میں۔۔ اسے ہی صرف اسکی پرواہ ہے اور اسکی کتنی  
اتھارٹی ہوتی ہے جب وہ یہاں تھابت نشین اسکے پاس بھی نہیں پھٹکتی تھی

--

وہ بری طرح رو دی تھی بچوں جیسے۔۔

جیسے کوئی بچہ خوف سے۔۔۔ رو پڑے جیسے کسی اپنے کی تلاش میں ہو۔۔  
 بہت سارے لوگوں میں جیسے کسی مانوس ہو ڈھونڈ رہا ہو۔۔  
 وہ مسلسل دعا کر رہی تھی کہ وہ آجائے۔۔۔۔

-----

آج اسنے گانا سینگ کیا تھا۔۔ یہ پہلی بار تھا جو اسے نے اپنی آواز کا جادو  
 بکھیرا تھا۔ اور ڈائریکٹر کا کہنا تھا۔ اسکا گانا۔۔  
 ٹوپ ہٹ سونگزمیں شامل ہوگا اسکی پاٹرن بھی بہت خوبصورت تھی۔۔ مگر  
 سالار نے محسوس کیا تھا اسکے اندر کے فلرٹ سے بھرپور جراثیم۔۔ اب  
 صرف زیمیل کے لیے رہ گئے ہیں۔۔ مگر شانزے کافی فرینک تھی۔۔ اور  
 اسکو آفرینڈز ٹریٹ کرتی تھی۔۔ تبھی وہ بھی اس سے بہت جلد کھل گیا

--

اس وقت بھی شانزے۔۔ سکون سے اسے۔۔ اپنی چوپ سٹک سے۔۔

چاو منگ کھا رہی تھی جبکہ وہ گیم کھیلنے میں مصروف تھا۔۔۔  
 دونوں کو ہی گویا اس بات سے فرق نہیں پڑتا تھا جبکہ۔۔۔ چپکے سے انکی تصاویر  
 کھینچ لیں گئیں یہ بات دونوں ہی نہیں جانتے تھے اب دونوں ہی کسی بات پر  
 کھل کر ہنسے۔۔۔

تب بھی فلیش پڑا مگر انھیں اندازا نہیں ہو سکا

رات کا : ♡♡♡♡♡ S [10/23, 9:13 PM]

نہ جانے کون سا پہر تھا اسکی آنکھ کھلی تو ایک دم اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔  
 دل کیا کہ وہ آنکھ کھولتی تو وہ اسکے سامنے ہوتا مگر وہ نہیں آیا تھا  
 وہ سسکیوں سے رو دی لبوں سے بے آواز سالار کو پکار رہا تھا۔۔۔  
 دل کی دھڑکنوں نے اسکو بلایا تھا بس ایک بار وہ اسکے آپس آجائے وہ دیکھ  
 لے کیسی حالت کر دی تھی۔۔۔ اسکی۔۔۔  
 اسنے اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔

عدیل کے کمرے میں آج اسے تیسرا دن تھا اور وہاں سب اپنی دنیا میں اتنا مگن تھے کہ سالار نہیں تھا تو اس سے جڑے رشتے کو کسی نے یاد بھی نہیں کیا۔۔۔۔

زیمیل میں اٹھنے کی بھی ہمت نہیں تھی۔۔۔۔

اور اچانک اسکی آنکھوں کے آگے اندھیرہ چھا گیا۔۔۔ اب وہ مزید افیت برداشت نہیں کر سکتی تھی تبھی وہ ایک طرف لڑھک گئی

وہ گھر میں داخل ہوا تو۔۔۔۔ تھک گیا تھا چھ گھنٹے کی فلائٹ نے اسے تھکا دیا تھا۔۔۔ وہ جلدی سے اپنے پورشن میں جانا چاہتا تھا تب

بس یہ چاہتا تھا بستر پر موندھا ہو کر سو جائے۔۔۔

مگر گھر میں داخل ہوتے ہی پہلا خیال رگ و جاں میں چھو ا تھا وہ اسکو دیکھنے کی خواہش کا تھا۔۔ سالار کی نظروں نے ڈھونڈنا چاہا جبکہ وہ دیکھ چکا تھا گھر والے سو رہے ہیں اور رات دو بجے بھلا کیسے کوئی اٹھا ہو سکتا تھا۔۔

وہ اپنے پورشن میں آگیا۔۔ فریش ہو کر اسنے۔۔ بستر پر لیٹنا چاہا اور کسی کو سوچے سونے کی کوشش کی مگر نیند اسپر مہربان نہیں ہوئی ایک ہی خیال بار بار آ رہا تھا جیسے نشہ ساٹوٹ رہا تھا اسکو دیکھنے کا وہ۔۔ غصے سے اٹھا۔۔

آج اس لڑکی کو۔۔ ایک رومنٹک سزا دے گا تاکہ اسکے خیالوں پر سوار نہ ہو وہ نیچے اتر اور آیت کے روم کا دروازہ کھولا تو وہ کھلتا چلا گیا۔۔

کسے میرے سواگت کے لیے کھول رکھا تھا۔۔ اسکے دماغ میں سوال آیا اور خود ہی مسکرا دیا۔۔ وہ اندر آیا تو اندر کوئی بھی نہیں تھا۔۔ واٹر روم کا دروازہ کھلا تو وہاں بھی کوئی نہیں تھا وہ پریشے کے روم کا دروازہ نوک کرنے لگا۔۔

کچھ دیر بجانے کے بعد اسکا صبر جواب دے گیا تو اسنے زور سے دروازہ

بجایا۔۔ تو نیند میں ڈوبی پریشے اٹھ کر سامنے آئی

بھیو آپ "وہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔  
 زیمیل کہاں ہے "سالار نے اندر جھانکا وہ یہاں بھی نہیں تھی۔۔۔ اب اسے  
 پریشانی ہوئی وہ یہیں ہوتی تھی ان دونوں کمروں میں اسکے علاؤہ وہ کہیں نہیں  
 جاتی تھی۔۔۔

بھیو میں تو بھا بھی سے تین دن سے نہیں ملی "پریشے نے ہوا سی روکتے ہوئے  
 کہا۔۔۔۔۔

کیا مطلب ہے اس بات کا۔۔۔ وہ بھڑکا "تو پریشے کی نینداڑی۔۔۔  
 میرا مطلب بھیو۔۔۔ بھا بھی سے میں تین دن سے نہیں ملی وہ اب خود پر بھی  
 حیران ہوئی کہ اسنے تو واقعی زیمیل کو تین دن سے نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔  
 تمہارا دماغ ٹھیک ہے کیا بکو اس کر رہی ہو تم تین دن سے نہیں ملی تو کہاں  
 ہے زیمیل "وہ چلایا اسے۔۔۔۔۔ کہ ابھی پھاڑ کھائے گا۔۔۔۔۔ پریشے کی شکل  
 رونے والی تھی اور۔۔۔۔۔ اچانک جیسے وہ حواسوں میں آیا تھا۔۔۔۔۔ وہ پیچھے  
 بھاگا۔۔۔۔۔ تو پریشے پریشانی سے نکلی۔۔۔۔۔



بھیو کہاں جا رہے ہیں ایسے بھا بھی گھر میں ہی کہیں ہوں گی" پریشے نے اسکو تسلی دینا چاہی مگر سالار بنانے وہاں سے۔۔۔ باہر نکل گیا۔۔

پریشے کو پریشانی کا احساس ہوا پہلے تو وہ سوچتی رہی کہ کیا کرے اور پھر اسنے جھجھکتے ہوئے کبیر کے کمرے کا دروازہ بجایا۔۔

صرف کچھ منٹوں میں ہی کبیر دروازے پر تھا۔۔

پریشے "ایکدم اسے اپنے دروازے پر دیکھ کر وہ۔۔ پوری طرح الرٹ ہوا تھا

۔۔۔۔

پریشے نے بھیگی پلکوں سے کبیر کو دیکھا۔۔

وہ سالار بھيو "وہ بس اتنا کہہ کر رو دی سالار نے پہلی بار سے ڈانٹا تھا۔۔ آج

سے پہلے اسنے اونچی آواز میں بھی اس سے بات نہیں کی تھی

کبیر باہر نکلا کیا ہوا سالار کو

وہ بولا۔۔۔ اور پریشے نے باہر کی طرف اشارہ کر دیا۔۔

کبیر باہر بھاگا تو نین جو نیندوں میں سن رہی تھی وہ بھی اٹھ گئی۔۔۔ پریشے کے پاس آگئی۔۔۔ پریشے اور نین بھی وہاں سے باہر نکلے تو۔۔۔ سالار۔۔۔ عدیل والے پوریشن کی طرف بھاگا۔۔۔ تھا وہ عدیل کے کمرے کی طرف نہیں گیا جو اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔

سالار کہاں جا رہے ہو تم اس وقت "کبیر کی آواز اسے اپنی پشت سے آئی

۔۔۔

وہ رک گیا

۔۔۔

زیمیل۔ کہاں ہے "اسنے بنا کسی لچک کے رک کر سوال کیا کبیر اسکے نزدیک پہنچ گیا

۔ جبکہ سوچ میں پڑ گیا کہ زیمیل کو تو اسنے بھی کی دنوں سے نہیں دیکھا۔۔۔

گھر میں ہی ہوگی۔۔۔

وہ گھر میں نہیں ہے "سالار ضبط سے بولا۔۔۔۔۔

تو تم اسے یہاں کہاں ڈھونڈنے آئے ہو "کبیر نے پوچھا۔۔  
 جو میرا شک ہے کبیر اگر وہ سچ نکال یقین مانو اس گھر کی اینٹ سے اینٹ بجا  
 دوں گا "انگلی اٹھا کر۔۔ وہ سرخ آنکھوں سے کبیر کو ایسے بولا کہ۔۔ پریشہ  
 اور نین تو خوفزدہ ہی ہو گئیں۔۔ سالار کو کہاں کبھی دیکھا تھا ایسے۔۔  
 سالار کچھ بولنے سے پہلے اسکے وہاں سے آگے افشین کے کمرے میں  
 کی طرف آگیا۔۔۔

سالار یہ غیر اخلاقی حرکت مت کرو اگر زیمل نہ ہوئی یہاں تو واقعی ایک  
 ہنگامہ اٹھ جائے گا "کبیر نے غصے سے کہا  
 سالار نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا اسے کسی کی پرواہ نہیں تھی کسی کی مطلب  
 کسی کی بھی نہیں وہ افشین کے روم کے باہر آیا اور دروازہ دھڑ سے کھولا

یہ پورشن بالکل الگ تھا خاص کر افشین کا تبھی لوک وغیرہ کا کچھ خاص خیال  
 کہیں رکھتی تھی وہ۔۔ اور یہاں کوئی آتا بھی نہیں تھا۔۔

دروازہ ایکدم کھولنے سے۔۔۔ سکندر کی آنکھ سب سے پہلے کھلی سالار کو دیکھ کر۔۔ اسکو حیرانگی ہوئی مگر غصہ ایکدم بھڑک اٹھا۔۔  
یہ کیا بیہودگی ہے "وہ چلائے۔۔ انکے چلانے سے افشین بھی اٹھ گئی۔۔  
اپنی بیوی سے پوچھو میری بیوی کہاں ہے "سالار ضبط کا مظاہرہ کرتا پوچھنے لگا  
۔۔

کیا بولا سالار اور کبیر تم بھی اسکے ساتھ آگئے ہمیں کیا پتہ تمہاری بیوی کہاں ہے "سکندر بستر چھوڑ کر اٹھے تو چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔۔ سالار پل میں افشین تک پہنچ گیا جبکہ کبیر اسکو روکنا چاہتا تھا نین اور پریشے بھی پیچھے کھڑیں تھیں اسکا پاگل پن دیکھ رہیں تھیں۔  
میں پوچھ رہا ہوں زیمیل کہاں ہے "وہ ایک ایک لفظ کو چھباتا بول رہا تھا۔۔  
جبکہ جنون ایسا تھا کہ سب کچھ تہس نہس کر دے گا۔۔۔  
سکندر کا میٹر گھوما۔۔  
سالار دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔

جب تک یہ نہیں بتائے گی زیمیل کہاں ہے میں یہاں سے نہیں جاؤں گا  
"سالار نے آنکھیں نکال کر کہا۔"

مجھے کیا پتہ وہ منحوس کہاں ہے "افشین نے صاف انکار کیا۔  
جبکہ سالار آپے سے باہر ہو گیا۔"

نہیں بتاؤ گی۔۔ ٹھیک ہے "اسنے ادھر ادھر سے سارا سامان اٹھا کر زمین  
بوس کرنا شروع کر دیا۔۔ واس اٹھا اٹھا کر دیوار پر دے مارے۔۔ جبکہ افشین  
نین اور پریشے کی چیخیں نکل گئیں تھیں۔۔  
سالار "کبیر نے اسکو۔۔ پیچھے کھینچا۔۔"

میری بیوی کہاں ہے۔۔ یہاں میں کس کے پاس چھوڑ کر گیا تھا اسے۔۔  
سالار مرتضیٰ کی یہ اوقات ہے کہ تین دن سے اسکی بیوی کو کسی نے نہیں  
دیکھا "وہ اسکا ہاتھ جھٹکتا۔۔ مار دینے کے در پر تھا۔  
کبیر کو شرمندگی ہوئی تھی۔"

مگر اس بات کا یہ مطلب نہیں کہ تم افشین چچی کے ساتھ اس طرح رویہ کرو"  
کبیر نے اسے احساس دلایا۔۔

یہ عورت بتائے گی میری بیوی کہاں ہے۔۔۔۔۔" وہ۔۔۔۔۔ اس توڑ۔۔  
کر۔۔۔ اس کا ایک ٹکڑا۔۔۔۔۔ لے کر افشین پر۔۔ اس سے پہلے چڑھتا۔۔  
صرف ڈرانے کے لئے کہ افشین چیخنے لگی۔۔

عدیل کے کمرے

میں عد۔۔۔ عدیل کے کمرے میں "وہ چلائی۔۔۔ سب حیران رہ گئے۔  
جبکہ سالار۔۔۔ وہیں وہ واس پھینک کر

۔۔۔ باہر بھاگا تھا اندھیرے میں ڈوبا وہ کمرہ۔۔ اسکی حالت ایسی تھی کہ  
۔۔۔ اس کا وجود کے ایک ایک حصے میں کسی نے آگ بھردی ہو

لات مارتا اسنے دروازہ کھولا تھا۔۔۔

کمرے میں قبر کا سا اندھیرہ تھا۔۔۔

اسنے۔۔۔ لائنٹس جلانا چاہی تو اندازا ہوا یہاں کی بجلی بند کی گئی ہے۔۔۔ اسنے سب چیزیں پھینک کر اسے پکارہ تو آواز میں تڑپ تھی۔۔۔ زیمیل "وہ بے چینی سے بولا مگر جواب نہیں ملا۔۔۔ اسنے موبائل کی ٹارچ ماری وہ فرش پر پڑی تھی جبکہ اسکے جسم پر افشین کے پرانے کپڑے تھے۔۔۔۔

سالار۔۔۔ دیوانوں کی سی طرح اس تک پہنچا زیمیل اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتے وہ اسکو پکارنے لگا۔۔۔

زیمیل "وہ رک گیا۔۔۔ اسکی دھڑکنوں کو محسوس کرنے لگا۔۔۔ اور اسکو اس منحوس جگہ سے اچک کر وہ لے کر بنا کسی کو دیکھے باہر دوڑا تھا۔۔۔ جب وہ گھر کی طرف داخل ہوا۔۔۔ تو۔۔۔ اسکے بھاگنے سے مدیہا بھی اٹھ چلی تھیں۔۔۔ اسکو آتا دیکھ۔۔۔ وہ پریشان ہو گئیں۔۔۔ جبکہ اسکے پیچھے کبیر روتی ہوئی نین اور پریشہ سمیت پریشان سے سکندر بھی تھے

---

جبکہ سالار سیدھا اپنے پورشن میں چلا گیا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے "مدیہا نے کبیر کا بازو پکڑا۔  
 وہ جو نہیں ہونا چاہیے تھا "کبیر شرمندگی کی انتہا پر تھا۔  
 اتنے شور میں مرتضیٰ بھی اٹھ گئے۔  
 جبکہ پریشے نے عارض زین اور عمل کو بھی اٹھا دیا۔ عارض نے سر تھام لیا  
 تھا اتنی بڑی غلطی ان سب سے کیسے ہو سکتی ہے۔  
 ماما پکو تو خیال رکھنا چاہیے تھا "عارض نے ماں کی طرف دیکھا۔  
 بیٹا میری غلطی ہے "مدیہا۔۔۔ کو محسوس ہو رہا تھا اس وقت انکا بیٹا کس قدر  
 بدگمان ہو گیا تھا اور وہ سب کیسے یہ کوتاہی برت گئے تھے۔۔۔ وہ بھی اس سے  
 ریلیٹیڈ رشتے کے ساتھ۔  
 وہ سب اوپر آئے تو۔۔۔ زیمیل بیڈ پر لیٹی تھی ہوش سے بے گانہ۔۔۔ جبکہ سالار  
 فون پر کسی پر دھاڑ رہا تھا۔  
 میں نے تمہیں کہا۔۔۔ تم بھلے پورا ہسپتال لے کر میرے پاس پہنچو مجھے  
 پانچ منٹ میں تم یہاں چاہیے ہو "وہ دھاڑا۔۔۔



جی سر "اگلی طرف سے جواب ملا اور اسنے سیل فون۔۔۔ اتنی شدت تھی غصے کی کے بند کرنے بجائے دیوار پر مار کر ہمیشہ کے لیے بند کر دیا۔۔۔ وہ زیمیل کی طرف مڑا۔ صاف نظر آ رہا تھا سب گھر والے اوپر آچکے ہیں مگر کسی میں اس سے بات کرنے کی جرات نہیں ہوئی۔۔۔ سالار نے زیمیل کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔۔۔

ایم۔ سوری "وہ ایک ہی لفظ بار بار بولے جا رہا تھا۔۔۔ ایم ریئل سوری "اسنے پھر سے کہا۔۔۔ تبھی اسکا پی اے بھی آگیا۔۔۔ ڈاکٹرز کی ایسا لگ رہا تھا پوری فوج آگئی ہے سب گھر والے ایک طرف ہو گئے۔۔۔ سالار بھی اٹھ گیا۔۔۔

ڈاکٹر زیمیل کو چیک کرنے لگے۔۔۔ اور جلد ہی انھوں نے سالار کے کمرے کو ہو سپٹل

بنا دیا۔۔۔

زیمیل کے ڈریس لگ رہیں تھی جبکہ کچھ اور بھی انجیکشن لگے۔۔۔

ذہنی شدید دباؤ کا شکار ہیں یہ اور دو دن سے کچھ نہ کھانے کے باعث بے ہوش ہو گئیں ہیں۔۔ "ڈاکٹر نے ڈاکٹر کی طرف دیکھا جو چپ چاپ کھڑا تھا

---

ٹھیک ہو جائے گی" اسنے بس یہ سوال کیا۔۔

افلورس سالار بٹ انکو خوش رکھیں آپکی وائف کمزور ہیں کافی۔۔ دل کی بھی۔۔۔ اور جسم کی بھی۔۔ اندر ویکنسیس ہے اور۔۔ اسکے علاوہ کسی خوف کا شکار بھی لگتیں ہیں۔۔۔

آپ کسی سائیکائیٹرس سے بھی کنسرٹ کریں "وہ ڈاکٹر بریفنگ بولا۔۔۔ سالار پھر بھی چپ رہا جبکہ پی آئے نے دوائیوں کا پرچہ پکڑ لیا۔۔

گھنٹہ بھر ڈاکٹر اسکا علاج کرتے رہے تھے حالانکہ۔۔ وہ تو پندرہ منٹ میں نارمل ہو گئی تھی۔۔ مگر سالار نے گھنٹہ پورا ان سب وہ اس پر رکھا تھا۔۔ اور گھنٹے بعد ڈاکٹر زچلے گئے۔۔ گھر والوں کے شرم دہ چہرے مزید شرمندگی سے جھک گئے۔۔

مر تقضی نے مدیہا کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا جبکہ وہ تورو نے لگیں  
تھیں۔۔ صوفیہ اور تنزیلہ کا بھی یہی حال تھا جبکہ شہاب اور وجاہت نے  
بھی ان دونوں پر غصہ کیا تھا۔۔

سب ہی اپنی اپنی جگہ شرمندہ تھے کہ وہ کیسے تین دن تک زیمیل کو بھول  
گئے۔۔۔

مر تقضی کمرے میں آئے  
۔۔ سالار اپنے پی آئے وہ کچھ ہدایت دے رہا تھا۔۔  
شاید کہیں جانے کی بات کر رہا تھا۔۔۔  
پی آئے سر ہلا کر باہر نکل گیا جبکہ مر تقضی نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔ جسے  
اس نے جھٹک دیا۔۔

مر تقضی مسکرا دیے۔۔ اور اس کے شانے پر پھر سے ہاتھ رکھا۔۔  
جسے سالار نے پھر سے جھٹک دیا اور چلتا ہوا زیمیل پاس آ گیا۔۔

زیمیل کے وجود پر افسین کے کپڑے آگ لگا رہے تھے بس نہیں چل رہا تھا  
 کسی کا لحاظ کیے بنا سارے کپڑے پھاڑ کر آگ لگا دے۔۔ اور وہی آگ افسین  
 میں بھی لگا دے۔۔ مگر وہ ضبط کیے چپ تھا۔۔ ورنہ سب ہی جانتے تھے  
 سالار صرف ہنگامہ کرنا جانتا ہے

یار نارض ہے "اسکے پاس آ کر وہ زیمیل سے زرا دور بیڈ پر بیٹھ گئے۔۔۔۔  
 سالار کچھ نہیں بولا چپ چاپ بیٹھا رہا۔۔۔۔

ہے ہماری غلطی چل غصہ تھوک دے "وہ اسکے چہرے کو دونوں ہاتھوں  
 میں پکڑ کر۔۔۔ اسے پیار سے سمجھانے لگے۔۔۔۔

سالار پھر بھی کچھ نہیں بولا۔۔۔ نظر جھکائے۔۔۔ وہ دانت پر دانت چڑھائے  
 بیٹھا تھا۔۔۔۔

میرا شہزادہ اتنے غصے میں ہے "وہ ہنس دیے۔۔۔۔  
 اچھا بھی تمہاری رخصتی کرتے ہیں ٹھیک ہے۔۔۔۔ اب تو خوش ہو جاؤ "وہ  
 اسکے لاڈاٹھانے لگے۔۔۔۔

سالار پھر بھی چپ رہا۔۔۔

کبیر آگے بڑھا اور اسکے شانے پر ہاتھ رکھنا چاہا جبکہ سالار نے اسکا ہاتھ جھٹکا

--

اگر مجھ سے بکواس کی تو گردن اتار دوں گا" وہ دھاڑا۔۔۔ کبیر پر۔۔

یار میں جانتا ہوں بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے۔۔۔ آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔"

کبیر نے زبردستی اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

سو تیرا ہوں میں" وہ مرتضیٰ کو دیکھتا چلایا۔۔۔

مرتضیٰ کے رنگ اڑے تھے بیٹھے بیٹھے۔۔

بتادیں مجھے میں آپکی اولاد نہیں ہوں" وہ دھاڑا۔۔ جبکہ مرتضیٰ نے پہلی بار

اپنے ہاتھ پاؤں کانپتے محسوس کیے

یہ بکواس تمہیں کس نے کہی ہے" وہ خود پر کنٹرول کرتے بولے۔۔

نظر آرہا ہے مجھے۔۔ سالار مرتضیٰ کی بیوی ہے یہ بابا۔۔ سالار کی۔۔۔۔۔  
جس کے تین دن یہاں نہ ہونے سے آپ میں سے کسی نے ایک بار بھی  
نہیں سوچا کہ وہ گی کہاں "وہ بیڈ پر مکہ مارتا بولا۔۔۔  
" بیٹا پلیز ہمیں معاف کر دو

مدد بھارتی ہوئی بولی

سالار نے ماں کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔  
میری ماماں آپ۔۔ اور آپ میری زندگی سے غافل ہو گئیں۔۔۔ پیار کرتا  
ہے آپ کا بیٹا۔۔۔ اس سے  
۔۔ اور اتنا کہ اگر افسین کا قتل کر دوں تب بھی افسوس نہیں ہو گا مجھے۔۔۔  
اور میں یہ بات واضح سب کو بتا رہا ہوں۔۔۔۔۔

زیمیل کے اٹھنے کے بعد۔۔۔ میں اس سے سب اگلوں گا۔۔۔۔۔  
اور جتنی بار افسین نے میری بیوی کو ڈرایا ہو گا۔۔ میں اتنی بار

اسکو اذیت دوں گا۔۔" وہ غرا کر بولتا۔۔۔ سب کو گویا چپ کر گیا تھا آج  
اسنے محسوس کیا تھا وہ زیمیل کے لئے لاپرواہ بلکل نہیں تھا اور شاید پسند آج  
واضح اظہار محبت میں بدل گئی تھی۔۔۔۔

اسنے سب کو چپ چاپ اور شرمندہ دیکھا اور خود بھی۔۔۔ چپ ہو گیا  
۔۔۔ اسے تو نین پریشے آیت عمل سب پر غصہ تھا۔۔۔ کتنی محبت تھی اسے  
سب سے اور اسکے معاملے میں اتنی لاپرواہی برتی تھی بس نہیں چل رہا تھا کیا  
کر ڈالے۔۔۔

بھيو۔۔۔ پلیز یار آپ معاف کر دیں "زین اسکے پاس آ کر بیٹھ گیا۔۔۔ اسنے  
زین کو پر شکوہ نگاہ سے دیکھا۔۔۔

اچھا چاہیں تو تھپڑ لگا دیں "زین نے کہا وہ شرمندہ تھا بہت۔۔۔  
عارض بھی آگے آیا۔۔۔۔

بھيو نیکسٹ ٹائم ایسا نہیں ہوگا ہم بھابھی کا خود سے بھی زیادہ خیال رکھیں گے  
پلیز غصہ تھوک دیں "عارض نے کہا۔۔۔۔

سالار چپ ہو گیا۔۔۔ اس کے لیے سب اہم تھے مگر زیمیل سب سے زیادہ تھی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے زیمیل بیٹا ہوش میں آئے گی تو ہم سب خود اس سے معافی مانگے گے اور میں خاص کر مانگو گا کیونکہ میں ہی اسے گھر میں لایا تھا "مرتضیٰ کی بات پر سالار نے تلملا کر اسنکیٹرف دیکھا۔۔۔

اور ایک دم انکے ہاتھ پکڑ لیے  
مرتضیٰ صاحب۔۔۔ اس دنیا میں کسی کی اتنی اہمیت نہیں ہے جتنی آپ کی اور ماما کی ہے اور آپ معافی مانگے گے۔۔۔ بے ضمیر اور بے غیرت نہیں ہوں۔۔۔" وہ تپ کر بولا۔۔۔

اور مجھے ایسی باتیں کر کے ٹیز کرنا بند کریں "وہ انکی چالاکی سمجھ رہا تھا وہ ہنس دیے۔۔۔

چل میرا بیٹا مسکرا دے اب "انھوں نے کہا۔۔۔ تو وہ ایک دم غصے سے انھیں دیکھنے لگا۔۔۔



میں بچہ نہیں ہوڈیڈ جیسے آپ مجھے ٹریٹ کر رہے ہیں " پاؤں پٹخ کر وہ بولا

----

میرا تو بچہ ہے نہ۔۔۔۔ ہم بہت شر مندہ ہیں۔۔۔ آئندہ ایسا کچھ نہیں ہوگا  
۔۔۔ یہ سچ ہے " مرتضیٰ بولے تو کبیر نے بی ہاں میں ہاں ملائی بلکہ سب نے  
ہی۔۔۔

سوچوں گا۔۔ وہ اتر کر بولا۔۔۔ اور ہنس دیا۔۔۔  
جبکہ اسکے ہنسنے پر سب ریلکس ہوئے تھے  
مگر سوچنے کی صورت یہ ہے کہ افشین میری بیوی سے۔ معافی مانگے گی۔۔۔  
"وہ سپاٹ لہجے میں سنجیدگی سے بولا۔۔۔  
میں منگواں گا بیٹا اپنے پاگل پن میں اسنے بیچ حرکت کی ہے " سکندر آگے  
آئے۔۔۔۔

ہاتھ جوڑ کر "سالار نے ضدی لہجے میں انکی طرف گھور کر دیکھا۔۔  
ہاتھ جوڑ کر "سکندر نے مدھم آواز میں اسکی بات مانی تھی۔۔

سالار چپ ہو گیا۔۔ اور گھیرہ سانس بھرا۔۔ چاروں لڑکیاں۔۔ شرمندہ سی تھیں۔۔۔

سالار نے ان سب کی طرف نہیں دیکھا۔۔۔

آپ نے کچھ دیر پہلے رخصتی کی بات کی ہے اس پر قائم رہیں گے آپ "سالار نے جلدی سے اس وقت بات منوانے کی ٹھان لی۔۔۔

موقع پرست ہے۔۔۔ سالار "مر تضحیٰ نفی میں سر ہلاتے اٹھے۔۔

یہ غلط ہے جو آپ نے کہا ہے وہ پورا کریں "سالار نے انکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔ جبکہ انھوں نے۔۔ اسکا شانہ تھپتھپایا۔۔۔

جو تم چاہو وہی ہو گا۔۔۔ تم چارو میرا سکون ہو۔۔ "اسکے چہرے کو پیار سے چھو کر وہ بولے۔۔

سالار مطمئن ہوا۔۔

میں اپنے ساتھ رکھوں گا زیمیل کو "اسنے کہا۔۔ اور کن انکھیوں سے انھیں دیکھا۔۔

زیادہ نہیں پھیل رہے ہواب "مر تضحیٰ نے گھورا اسے عزت راس ہی نہیں تھی۔۔۔

یار بابا نکاح میں ہے وہ میرے "سالار نے کہا جب کے سب دیکھ رہے تھے کیا چیز تھا وہ۔۔ واقعی کبھی دھوپ کبھی چھاو ساتھ۔۔۔

بے حیا بے ہودہ۔۔۔ زلیل آوارہ انسان "مر تضحیٰ اسکا ہاتھ جھٹک کر چلے گئے۔۔۔

جبکہ سالار انکی پشت دیکھتا رہ گیا۔۔ وہ مڑا تو مدیحا کو روتا دیکھ دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔ وہ انکے پاس آ گیا۔۔۔

اب آپ کیوں رورہیں ہیں "اسنے پوچھا۔۔۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہا یہ غلطی کیسے ہوگی مجھ سے یہ غلطی نہیں گناہ ہے میں زبیل سے ہاتھ جوڑ کر معافی۔۔۔

مما "وہ سختی سے بولا۔۔۔۔

زیمیل کا تعلق صرف مجھ سے ہے۔۔ اور یقین مانیں اس بات کا احساس مجھے ہو گیا ہے میں آپ سب لوگوں پر اسکے نام کا پریشراب ڈالوں گا بھی نہیں میرے لیے ایک بار کی کوتاہی ہی بہت بڑا سبق ہے اور آپ سب کا تعلق مجھ سے ہے اور میرے لیے میرا ہر رشتہ ہیرے کے لیے قیمتی ہے۔۔۔ "اسنے انکے آنسو صاف کیے۔۔

جبکہ مدیحا۔۔ کو اسکی بات پر اور رونا آیا۔۔۔۔۔  
سالار چپ ہو گیا۔۔۔

اسکی : ♡♡♡♡♡ S [10/23, 9:15 PM]

آنکھ کھلی تو۔۔ آنکھوں پر تھکاوٹ کے آثار تھے ایسا لگ رہا تھا بہت دنوں بعد اٹھی ہے۔۔۔۔

اسنے نکایت سے ارد گرد دیکھا۔۔۔۔

اور پھر نظر پیٹھ موڑے۔۔۔ کھڑے اس شخص پر گئی۔۔۔ وہ خاموش نظروں سے اسکو دیکھنے لگی درحقیقت اب تک اسکا دماغ جاگا نہیں تھا اور نہ ہی پک کر پارہا تھا کہ وہ کون ہے۔۔۔

وہ شرٹ لیس تھا۔۔۔ زیمیل خاموشی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اسنے نیوی بلو کلر کی شرٹ اٹھائی۔ اور ساتھ ہی کانوں میں بلو ٹو تھ لگالی۔۔۔  
ہاں آج کی شوٹینگ کینسل کر دو۔۔۔ آج اور کل میں فری نہیں ہوں۔۔۔۔  
"وہ بولنے لگا۔۔۔ زیمیل۔۔۔ کا دماغ جاگنے لگا اسکی آنکھیں پہلے تو حیرت سے پھلیں۔۔۔

سر ضروری ہے یہ شوٹینگ اس کی ڈیٹ ڈیلے نہیں کر سکتے "دوسری طرف سے جواب آیا۔۔۔

یار ابھی میرا موڈ نہیں ڈائریکٹر سے میں خود بات کر لوں گا۔۔۔۔ ریلکس کرو تم بھی "اسنے اچھے موڈ میں کہا۔۔۔ اور شرٹ اپنے بدن پر چڑھالی جبکہ

شرٹ کے آگے سے بٹن بند نہیں کیے تھے۔۔۔ زمیل ایکدم اٹھ بیٹھی اسے سمجھ اگی تھی وہ کہاں ہے۔۔۔۔۔

اسنے ایک منٹ میں وہاں اس بستر سے اٹھنا چاہا۔۔۔ مگر۔۔۔ اسکے ہاتھوں میں ڈریپس لگی تھی۔۔۔ وہ بے بسی سے انھیں دیکھتی رہ گئی۔۔۔

پیچھے سے حرکت کے احساس سے سالار مڑا تو۔۔۔ وہ اپنی پینٹ میں بیلٹ ڈال رہا تھا۔۔۔ وہ یوں ہی موڑا اور ایک ہوک میں بیلٹ ڈال کر فیکس کی جبکہ شرٹ کے بٹن کھلے چھوڑے وہ زمیل کو دیکھنے لگا۔۔۔ جو اسکو دیکھ کر آنکھیں زور سے بھیچ گئی تھی۔۔۔

سالار کے چہرے پر سنجیدگی چھا گئی۔۔۔  
دو چار چمٹ کھانے کی حقدا رہ لڑکی بھی تھی نہ جانے کل رات سب کو  
۔۔۔ وہاں محسوس کر کے

کیسے اسنے اسکے تن پر افشین کے پرانے کپڑے برداشت کیے تھے بس  
 نہیں چلا اٹھا اٹھا کر پٹخ پٹخ کر۔۔۔ افشین کو مارے اور زیمیل کے بھی کان  
 سرخ کر دے۔۔۔ کہ کوئی اتنا ڈر پھوک ہو سکتا تھا۔۔۔  
 خیر وہ اسکی ذمہ داری تھی جس کا خیال اسنے خود ہی رکھنا تھا جبکہ زیمیل نے  
 اپنے لباس پر اب تک توجہ نہیں دی تھی کہ وہ کس کے ٹراؤزر شرٹ میں  
 ہے شاید دے لیتی تو وہیں بے ہوش ہو جاتی

۔۔۔  
 سالار اسکے سامنے ا۔ کر بیٹھ گیا اور گھور کر اسکو دیکھنے لگا۔  
 اسنے گھڑی میں وقت دیکھا۔۔۔

ابھی دس منٹ میں سارے گھر والے اوپر ہوں گے۔۔۔ کیونکہ نہ ہی  
 میرے گھر والوں کو اپنے بیٹے پر یقین ہے اور نہ ہی مجھے خود پر اور کل رات  
 کے بعد تو بالکل خود پر یقین نہیں رہا تو بہتر ہے اٹھ کر۔۔۔ اپنا لباس پہنو وہاں

اس کیری میں تمہارے نیو کپڑے ہیں۔۔ باقی حساب کسی اچھی جگہ پر ہوگا

----

میں کچھ دیر کے لیے۔۔ باہر جا رہا ہوں ضروری کام کرنے۔۔ اوں گاتو  
اپنے ساتھ تمہیں لے جاؤ گا۔۔ یہ مت سمجھنا میں زیادہ دیر کے لیے اب  
تمہیں کہیں چھوڑوں گا۔۔ ٹھیک ہے "وہ اسکے کان کے قریب جھکا اسکے  
شانے پر موجود تل کو گھورتے ہوئے ایک ایک لفظ بول رہا تھا۔  
زیمیل کی نگاہ اپنے لباس پر گئی۔ اور اچانک اسکی چیخ نکلی۔۔۔  
سالار البتہ اپنی مسکراہٹ کا گلہ گھونٹتا اسکے پاس سے اٹھ گیا اگر وہ بیٹھ رہتا تو  
زیمیل واقعی گزر جاتی اور وہ ایسا نہیں چاہتا تھا۔۔  
زیمیل پتے کی طرح کانپنے لگی حونک نظروں سے اسکی پشت دیکھنے لگی۔۔۔  
ی۔۔۔ یہ آپ نے "وہ کچھ بولنے قابل نہیں تھی۔۔ جبکہ چہرہ لال ٹماٹر  
کی طرح سرخ ہو چکا تھا۔۔۔



ہاں میں نے کیا ہے تم نے اس ڈائین کے کپڑے پہنے بھی تو کیسے۔۔ میں  
تمہارا منہ توڑ دوں گا۔۔ تم دیکھنا تو صبحی "وہ پھاڑ کھانے کو دوڑا۔۔۔  
یہ آپ نے اچھا نہیں کیا" وہ رونے لگی۔۔۔  
دل تو کر رہا ہے سب سے زیادہ برا تمہارے ساتھ کروں مگر کیا ہے نہ۔۔  
میں مزاج کے لحاظ سے زرا مختلف سا بندہ ہوں۔۔ تو میں تمہاری جان سولی پر  
لٹکا کر سکون محسوس کروں گا فلحال اٹھ جاؤ یوں ہی بیٹھی رہی تو۔ میرا باپ  
میری گردن اتار دے گا کہ شادی سے پہلے ہی میں نے تمہارے ساتھ "وہ  
رک گیا معنی خیزی سے زیمیل کو دیکھنے لگا۔ جبکہ ہڑ بڑا کراٹھی اور بھاگتی ہوئی  
۔ واش روم میں بند ہونے لگی کہ دروازے سے زور سے ٹکرائی۔۔  
آہ "سالار ایکدم اسکی طرف بڑھتا کہ زیمیل۔ نے خوف زدہ ہو کر دروازہ کھولا  
اور اندر گئی۔۔ جبکہ اندر جاتے ہی وہ اتنی بھکالی ہوئی تھی کہ ایکدم گیر گئی  
اچھا کام یہ کیا تھا کہ اسنے دروازہ لوک کر لیا تھا۔۔۔۔  
زیمیل ٹھیک ہو تم "سالار حیرانگی سے۔۔۔ پوچھنے لگا

---

ہنسی الگ ارہی تھے۔۔۔

پہلے ہنس لیں آپ "وہ بھڑک کر بولی۔۔

بتاتا ہوں تمہیں باہر تو نکلو تم میرے سامنے زبان فر فرار ہی ہے اور وہاں مرنے کے پلین بنا لیے تھے "سالار بھڑکا جبکہ اندر سے آواز نہیں آئی۔۔ وہ

پلٹا تو فرش پر خون کے قطرے دیکھ کر۔۔ ایک دم ماتھے پر بل ڈلے اپنی گھبراہٹ میں اسنے احساس نہیں کیا تھا کہ اسکے ہاتھ میں ڈریپ لگی ہے اور وہ یوں ہی بھاگ اٹھی تھی۔۔ سالار نے ڈریپ بند کی۔۔۔

اور خود باہر نکل گیا۔۔ تاکہ نہ وہ گیرے نہ ہی کسی چیز سے ٹکرا کر بھکلا کر خود کو ہی نقصان دے۔۔۔

ارے واہ میرا بیٹا اتنی جلدی اٹھ گیا "مدیہا نے اسکو پیار سے دیکھا وہ شرمندہ بھی تھی اس سے۔۔۔۔

سالار نے شانے آچکائے۔۔۔

ایکجلی بابا نے میری شادی کا پلین بنا ہی لیا ہے تو میں زرا اچھے بچوں کی طرح  
 بیسیو کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ آئی شو یو ڈیڈ۔۔۔ آئی ایم پرفیکٹ مین "وہ اتر کر بولتا  
 چنیر کھینچ کر بیٹھ گیا  
 صبح جلدی اٹھنا پرفیکشن ہے یقین نہیں رہا "کیر نے کہا اور اخبار منہ کے  
 سامنے سے ہٹایا۔۔۔

دوبارہ لگالو۔۔۔ پلیز اس اخبار کو "سالار نے گھور کر کہا۔۔۔  
 بھیا بھا بھی اٹھ گی ہیں میں لے آؤں انھیں "پریشے زرا ہچکچا کر بولی سالار نے  
 اسکی ہچکچاہٹ محسوس کی۔۔۔ اسے بالکل اچھا نہیں لگا سب اسے اوور پوز یسیو  
 بیسیو دیں وہ تو سب کے ساتھ ویسا ہی رہنا چاہتا تھا جیسے پہلا تھا۔۔۔  
 بس اس حادثے سے اسنے خود کو سبق سیکھا یا تھا کہ زمیل۔ اسکی ذمہ داری  
 ہے جسے وہ انکور نہیں کر سکتا تھا

ریکس ہو کر ناشتہ کرو خود ہی اجائے گی۔۔۔ "سالار نے لاپرواہی سے کہا

---

لے آتی ہے نہ پریشے "مدیہا بھی بولیں۔۔

ممائلنگڑی نہیں ہے چل سکتی ہے وہ "سالار ہنسنے لگا۔۔ جبکہ پیچھے سے آتی  
زیمیل۔ یہ سن چکی تھی اسے بھوک کا شدید احساس ہوا تھا۔ تبھی وہ نیچے اگی  
تھی اور اب کنفیوز ہو رہی تھی اور سالار کی بات سن کر اسنے خفگی  
سے اسکو دیکھنا چاہا مگر۔۔ دیکھ نہ سکی۔۔

بہت بری بات ہے سالار "مدیہا نے زیمیل۔ کو اسکے ساتھ بیٹھاتے ہوئے  
غصے سے کہا۔۔

وہ تو مجھے پتہ ہے بری بات ہے۔۔ ایسے کسی کی مدہوشی کا فائدہ اٹھانا "آدھا  
فکرہ سب کے سامنے جبکہ آدھا زیمیل۔ کی طرف جھک کر بولتا وہ۔۔ اسکو  
مزید گھبرانے پر مجبور کر گیا جبکہ خود جیم سلائس پر لگا کر کھانے لگا۔۔  
" بس اسے تنگ مت کرو

لو میں نے کب کیا ہے "وہ چیڑا۔۔۔

سالار اپنا ٹیپ ریکارڈر بند کرو" مرتضیٰ نے اسکو گھور کر دیکھا۔  
 آپ تو بس مجھے آنکھیں دیکھاتے ہیں" وہ ناراضگی سے بولا اور ٹیبل کے نیچے  
 سے زیمیل کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کھینچ لیا زیمیل بالکل اسکی طرف ہو گئی۔۔۔  
 اسنے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا۔۔۔ سالار۔۔۔ مسلسل بریڈ جیم مزے سے کھا رہا تھا  
 جبکہ مدیہا نے زیمیل کے آگے کھانا لگا دیا۔ اسنے پراٹھا کھا تھا وہ۔  
 کمزور سی ہو گئی تھی تبھی اسنے ہیلدی فوڈر کھایہ بنانے کے اسکا بیٹا کر کیا رہا  
 ہے۔۔۔

زیمیل کا سیدھا ہاتھ اسکی قید میں تھا۔ جبکہ وہ۔ زین کی طرف متوجہ تھا جو  
 موبائل پر کچھ سرچ کر رہا تھا۔۔۔۔  
 زیمیل چندہ آپکو اچھا نہیں لگتا پراٹھا تو کچھ اور بنادوں" مدیہا بولی۔ اس سے  
 شرمندہ بھی تھی سب نے زیمیل کی طرف دیکھا جس کے رنگ ہی اڑ گئے

----

نہیں۔۔ اچھا لگتا ہے "وہ بولی اور سالار کی قید سے ہاتھ آزاد کرانے کی تگ و دو کرنے لگی۔۔۔۔

مگر وہ کہاں چھوڑنے والا تھا۔۔۔۔

پھر کھا نہیں رہی ہونار ض ہو مجھ سے۔۔ میں جانتی ہوں بیٹا مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے۔۔ میں بہت شرمندہ ہوں ہو سکتا تو معاف۔۔

مما "سالار ایک دم چیخا تھا۔۔۔۔

زیمیل کا ہاتھ چھوڑ دیا زیمیل خود بھی۔۔۔ پریشان ہو گئی تھی۔

وہ چیخ کر اٹھ گیا۔۔۔۔

میں نے کہا تھا۔۔ زیمیل صرف میرا مسئلہ ہے اسکے ساتھ جو بھی ہوا ہے وہ میرا قصور ہے۔۔۔۔ آپ کیسے اس سے معافی مانگ سکتی ہیں ماں ہیں آپ

میری۔۔۔۔ "وہ بھڑکا تھا۔۔۔۔

سالار ہم سب کو ہی زیمیل۔۔ سے معافی مانگنی چاہیے۔۔۔۔ غلطی ہم سب سے ہوئی ہے "کبیر بولا۔۔

تم سب مانگو مجھے پرواہ نہیں مگر ماما بابا دوبارہ ایسا مت ہو پلینز۔۔۔ یار مجھے غصہ مت دلائیں "وہ خفگی سے بولا جبکہ مدیہا نے اسکی پیشانی چوم لی۔۔۔ میں واقعی بہت شرمندہ ہوں" اسنے پھر سے کہا۔ جبکہ سالار نے اب کہ سانس بھرا۔۔۔

مرتضیٰ ہنسنے لگے۔۔۔

سالار نے انکے ہاتھوں پر پیار کیا۔۔۔

میں جانتا ہوں مجھ سمیت آپ زیمیل سے بھی بہت پیار کرتی ہیں بس اپنے ظالم شوہر سے کہیں رخصتی جلدی کرے پلینز "وہ دانت نکال کر بولا۔۔۔۔۔ مرتضیٰ صاحب بس میں نے اپنے بیٹے کی شادی کرنی ہے۔۔۔ آپ جلد از جلد انتظامات کریں "مدیہا نے تو فوراً کہہ ڈالا زیمیل سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔ واہ ماما "سالار نے مسکراتے ہوئے۔۔۔ ماں کے شانے پر ہاتھ رکھا اور باپ کو دیکھنے لگا۔۔۔

مرتضیٰ صاحب کچھ سوچ میں پڑ گئے۔۔۔

ابھی رک جاؤ

زیمیل۔ کوٹھیک ہونے دو" وہ کہہ کر وہاں سے اٹھ گئے۔۔۔

سب انہیں حیرانگی سے دیکھنے لگے۔۔۔

-----

عارض اپنے ہاتھ میں موجود پاسپورٹ کو غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔  
اسنے لمبی سانس بھری تھی کوئی نہیں جانتا تھا اس سانس نے اسکے اندر کیا حشر  
برپا کیا تھا۔۔۔

اسنے وہ پاسپورٹ دوبارہ رکھ دیا۔۔۔ اور الماری ابھی بند ہی کی تھی کہ آیت  
۔۔۔ دروازہ کھول کر اندر راگی۔۔۔ اج وہ جلدی افس سے اگیا تھا کچھ کام بھی  
تھا۔۔۔ تبھی وہ تھکی ہوئی لگ رہی تھی عارض اسی کی طرف دیکھ رہا تھا کہ وہ  
۔۔۔ بستر پر بیٹھنے کے بجائے لیٹتی چلی گئی۔۔۔

عارض اسکے نزدیک آیا۔۔۔۔



تم ٹھیک ہو" اسنے تشویش سے اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔ اسکی پیشانی ٹھنڈی ہو رہی تھی یعنی اسکا پی پی لو ہو رہا تھا۔۔۔

عرض نے اسکو گھور کر دیکھا۔ کیا ضرورت ہے تمہیں سب کے ساتھ بیٹھ کر اتنی لمبی چوڑی باتیں کرنے کی "وہ غصہ کرنے لگا۔۔۔

میں آفس سے آیا تھا تب بھی تم ہی بول رہی تھی جب میں اپنے کام سے باہر گیا تب بھی گھر میں تمہارا شور تھا اور حد تو یہ ہے جب واپس آیا تب بھی تم نے ہی بکر بکر لگائی ہوئی تھی۔۔۔ زبان ہے یہ کچھ اور "وہ خفگی اور سختی سے بولا۔۔۔

میں میرے بولنے پر بھی کوئی مسئلہ ہے۔۔۔ "وہ منہ بسور کر گھیرے سانس بھرنے لگی۔۔۔

ہاں مجھے مسئلہ ہے زبان کو تالو سے لگالیا کرو تمہارے حق میں بہتر ہے "وہ اٹھا اور فریزر سے اسکی پسند کی چاکلیٹ اٹھا کر لایا جو کل رات ہی وہ لایا تھا۔۔۔

عارض پلینز کوک بھی "وہ جلدی سے بولی۔۔ عارض نے پھر سے اسے گھورا  
اب تو اسکی گھوری میں آتی ہی نہیں تھی۔۔۔  
بلکل سر پر چڑھ گی تھی اسکے۔۔۔

ابھی پرسوں رات کو جو تم نے پیزا اور کوک اپنے اندر اتاری تھی نہ وہ میرے  
اوپر نکلی تھی۔۔۔

اور میرا بس نہیں چل رہا تھا تمھاری گردن اتار دوں تمھیں کوک ڈائجیسٹ  
نہیں ہوتی شاباش چلو یہ انرجی دے گی تمھیں "اسنے چاکلیٹ کا ریپر ہٹایا اور  
اسکے ہاتھ میں دی۔۔

تھینکیو "آیت نے جلدی سے پکڑ لی کبھی اس سے بھی جاتی نہ رہے۔۔  
ویسے آپ آج کل مجھے زیادہ ہی ڈانٹتے ہیں "آیت نے کہا۔۔  
عارض نے اسکی طرف دیکھا۔۔

تم نے اپنی حرکتیں دیکھیں ہیں۔۔۔ تین دن پہلے تم سیڑھیوں پر سے پھسل  
وہ آیت تم جانتی ہو میری جان نکل۔ گی تھی جب صبح تمہاری چیخ کی آواز  
سنی تھی۔۔۔" عارض نے اسکا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔

مگر آپ نے بچا لیا تھا "آیت نے مسکرا کر اسکی طرف دیکھا۔۔

عارض نے اسکو احتیاط سے اپنی طرف کھینچا اور آیت خود کو سنبھالتی اسکے  
سینے سے لگ گئی۔۔

میں تم تک۔ کسی بری تکلیف کو پہنچنے نہیں دوں گا میرا وعدہ ہے تم سے "وہ  
اسکے بال درست کرتا بولا۔۔۔۔

آیت چاکلیٹ کھاتے میں مسکرا دی۔۔۔۔

ایکجلی وہ ایسے ہوا تھا کہ۔۔۔ نہ وہ جگہ گیلی تھی۔۔۔ تو میرا یکدم پاؤں پھسل  
جاتا

تو مجھے لگا میں پھسل جاؤ گی۔۔۔ تبھی میں چیخی تھی "آیت اسے تفصیل  
بتانے لگی۔۔

مطلب تم پھیسلی نہیں تھی "عارض حیران ہوا۔۔۔

نہ "آیت نے مزے سے کہا۔۔

میں نے کہا مجھے لگا میں پھسل جاؤ گی "وہ منہ پر ہاتھ رکھتی ہنسی روکنے لگی۔۔ عارض نے لمبا سانس کھینچ کر۔۔ غصہ ضبط کیا تو ایسے رہی تھی جیسے نا جانے کیا ہو گیا تھا اور اتنی بھاری ہو چکی تھی مگر پھر بھی عارض کو اسے۔۔ " اٹھانا پڑا تھا کہ وہ اس کے لیے قیمتی تھی بہت

مجھے اندازا بھی نہیں تھا۔۔ دبوسی آیت میں۔۔ چڑیلیں بسی ہیں جو صرف میرے ارد گرد ہی منڈالتیں ہیں "وہ اس کی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکرا کر بولا۔۔۔

کوئی نہیں ایسی کوئی بات نہیں میں تو ایسی ہی تھی۔۔ اپ ہی نہیں دیکھتے تھے میری طرف "وہ کہنے لگی جبکہ وہ تقریباً چاکلیٹ کھا چکی تھی اور اب اسے احساس ہوا تھا عارض کو بھی کھلانی چاہیے۔۔۔

اس نے عارض کے منہ میں ڈالی۔۔ جسے عارض نے لے لی۔۔

اب ایسا نہیں کرو دیکھتا تو تھا تمہاری طرف تبھی "وہ معنی خیزی سے بات روک گیا جبکہ آیت نے مڑ کر اسکے سینے پر دو مکے برسائے۔۔

میں بار بار کہتی ہوں۔ اس دن آپ نے مجھے حد سے زیادہ تکلیف دی تھی "وہ منہ بسور کر دور ہوئی۔۔ عارض نے اسکو نزدیک کھینچ لیا۔۔۔ پھر بھی میں تمہارے دل سے نہیں نکلاتھا "وہ بولا۔۔

کیونکہ میں پاگل تھی "آیت نے نخرہ دیکھایا۔۔

مجھے اپنے دل سے کبھی مت نکالنا۔۔ ہر پل ہر لمحہ اپنے دل میں میرے لیے وسعت رکھنا "وہ نرمی سے اسے سمجھانے لگا۔۔ آیت نے۔۔ چاکلیٹ اسکے منہ میں دی۔۔ اور اسکی گردن میں بازو حائل کر لیے۔۔

میں جانتی ہوں اب آپ کہیں نہیں جائیں گے۔ اب عارض صرف آیت کے ہیں۔۔۔ اور آیت کے دل میں عارض کے لیے محبت نہیں عشق ہے اور یہ عشق کبھی ختم نہیں ہوگا "وہ بولی تو اظہار محبت کرتی اتنی معصوم لگ رہی تھی کہ عارض نے اسکے لفظوں کو ہی شدت سے چن لیا۔۔

آیت اسکی شدت پر کچھ پریشان سی ہوئی۔۔  
اور اسکو دور ہٹانا چاہا مگر عارض نے اسکے دونوں ہاتھ سختی سے جکڑ لیے۔۔۔  
آیت اسکی شدت سے بھکلائی تھی۔۔۔۔  
ششششش "عارض نے اسکو مزاحمت کرتے دیکھا تو۔۔ آنکھیں نکال کر گھورا

اٹس ہر ٹنگ "آیت سانس حلق میں اترتی بولی۔۔۔  
برداشت کر لو "عارض لا پرواہی سے بولتا پھر سے جھک گیا۔۔۔  
جبکہ اس بار آیت واقعی برداشت کر رہی تھی۔۔۔۔

آج کبیر کو افس سے آنے میں لیٹ ہو گئی تھی جبکہ۔۔ عارض تو کافی پہلے اگیا  
۔۔ تھا پھر وہ باہر چلا گیا اور ابھی کچھ دیر پہلے ہی واپس آیا تھا۔۔

نین کو گول گپے کھانے تھے سب چیز پس پشت ڈالے وہ لاونج میں چکر لگاتی  
کبیر کا انتظار کر رہی تھی۔۔

بھا بھی محترم۔۔۔ یہ مارشلاٹ کیوں لگا رکھی ہے "سالارا چانک ہی اندر  
داخل ہوا۔۔۔

نین نے اسکی طرف دیکھا۔۔ اور اسکو گھورا۔۔ وہ ان دونوں سے ہی معافی  
مانگ چکی تھی جس پر سالارا تو کچھ نہیں بولا تھا البتہ زیمیل نے۔۔ ان سب کی  
محبت کے تحت ان سب کو معاف کر دیا تھا۔۔۔

پہلے آپ بتائیں۔۔۔ صبح کہہ کر گئے تھے۔۔ کچھ دیر میں ارہا ہوں۔ اور اب  
رہے ہیں نوبے "نین نے۔۔ اسکو گھورا۔۔۔

واہ یار۔۔۔ اپ بھی ٹھیک ہیں اس چوہیا کی حمایت کر رہیں ہیں بلکہ یوں  
کہوں شیر کے منہ میں آپ اپنی دیورانی کو خود دھکیلنا چاہ رہی ہیں "وہ اس کے  
پاس ہی کھڑا ہو گیا۔۔۔

آپ بھائیوں کا بھی عجیب ہے کبھی جو باہر لے کر جائیں۔۔ "نین اس وقت  
چپڑ رہی تھی۔ تبھی کبیر بھی تھکا ہارا اندر آ گیا۔۔  
سالار نے اسکو دیکھا

یار تم بھابھی کو ہنی مون پر کیوں نہیں لے گئے "سالار نے غصے سے پوچھا  
۔۔۔

نین کا تو منہ ہی کھل گیا۔۔  
یہ میں نے آپ سے کب کہا۔۔۔ "نین شرمندہ رہ گئی۔۔  
اٹس اوکے مائے سوئیٹ بھابھی۔۔ چیل۔ ماریں آپ کا بھی دل  
ہے۔۔ سالے بھابھی کو لے جا کہیں "وہ آنکھ مارتا کبیر کو وہاں سے واک  
آؤٹ کر گیا۔۔

میں نے سچی ایسا کچھ نہیں کہا۔۔ "نین جلدی سے بولی۔۔  
پتہ ہے۔۔ یہ ہی گھٹیا ہے "کبیر نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا اور کمرے میں  
جانے لگا۔۔



مگر مجھے گول گپے کھانے ہیں "نین نے کہا۔۔  
لو یہ کیا بات ہوئی بچی ہو تم "کبیر نے بے زاری سے کہا۔۔  
کبیر میں بچی ہی ہوں "نین نے احساس دلایا۔۔  
واقعی۔ "وہ معنی خیزی سے ہنسا۔۔  
پلیز نہ مجھے جانا ہے "وہ ضد کرنے لگی۔۔  
آہ میں تھکا ہارا معصوم شوہر "اسنے بیگ اسکے ہاتھ میں دیا  
۔ اور کف موڑتا سے آنے کا کہہ کر وہاں سے چلا گیا نین نے جلدی سے بیگ  
روم میں رکھا اور بھاگ کر اسکے پیچھے آئی۔۔  
تمہیں خیال ہے کوئی "کبیر نے گھورا۔  
سوری "نین نے کہا۔۔  
ہماری یہ ڈیٹ بار بار میری شرٹ میں تمہیں شکن ڈالنے پر مجبور کر دے  
گی "وہ اسکے کان میں سرسراتے لہجے میں بولتا گاڑی میں بیٹھا۔۔  
نین کا چہرہ گلابی سا ہو گیا۔۔

-----

سالار روم میں آیا تو وہ روم میں نہیں تھا وہ جانتا بھی تھا کہ وہ نہیں ہوگی۔۔  
 تبھی وہ فریش ہو کر۔۔ ڈنر ڈریس پہن کر آیت کے روم۔ میں اگیا۔۔  
 بابا ماما۔۔ تو آج کسی دوست کے گھر گئے تھے اسکے پاس موقع اچھا تھا اپنا  
 رومینس جھاڑنے کا اور وہ یہ ہی انتظامات کرنے گیا تھا۔ تھوڑا بہت اسکو  
 احساس تو دلائے کہ وہ سالار مرتضیٰ کی بیوی ہے۔۔۔ اور اسے افسین جیسی  
 عورت سے ڈرنے کی ضرورت نہیں  
 تبھی اسکو باہر لے جانے کا پلین بنا تھا۔۔ اسکا وہ روم میں آیا تو وہ نماز پڑھ  
 رہی تھی اسکی بیوی کتنی اچھی تھ اسکو خوشی ہوئی۔۔۔  
 مولانی صاحبہ۔۔ اٹھو۔۔ وقت آگیا ہے حساب کتاب کا "وہ اسکے پاس۔  
 آکر کھڑا ہو گیا جبکہ وہ ڈر گی۔۔  
 لو میں موت کا فرشتہ نہیں ہوں۔۔۔ "سالار نے گھور کر دیکھا۔۔

آپ یہاں "وہ بس اتنا بولی۔

تمہیں۔۔۔۔۔ لینے۔۔۔۔۔

ایا۔۔۔

ہوں

۔۔۔ ہم ڈیٹ پر۔۔۔

جار ہے ہیں۔ "وہ اسکی نقل اتارتا ایک ایک لفظ اٹک اٹک کر بولا۔

زیمیل۔ اسکو حیرانگی سے دیکھنے لگی۔۔۔

اب چلیں۔۔۔۔

گی "وہ پھر سے اٹک کر بولا۔۔۔ نہ چاہتے ہوئے بھی زیمیل۔ کو ہنسی آگئی۔۔۔

واہ میرے مولا تیری شان۔۔۔ "سالار نے خوب اداکاری کی زیمیل نے

مسکراہٹ سمیٹ لی۔۔۔۔

اچھی لگ رہی تھی مسکراتی رہو۔۔۔ "وہ حکم دینے لگا۔

زیمیل نے جائے نماز رکھا اور۔۔۔ بیڈ پر بیٹھنے لگی۔۔۔

آئے فارسی میں بولتا میں اٹھو اب "وہ اسکا ہاتھ کھینچتا بولا۔۔  
 " مگر یہ کپڑے اچھے نہیں۔۔ روکو میں تو گفٹ بھول آیا  
 وہ سر پر ہاتھ مارتا بولا اور جلدی سے روم سے نکل گیا۔۔ زیمیل۔ پریشانی  
 سے۔۔ سب کچھ دیکھ رہی تھی چند منٹوں میں واپس آیا۔۔ اور۔۔ اس کے ہاتھ  
 میں۔۔ ایک میکسی دی۔۔ جو نفیس سی تھی۔۔ ریڈ کلر کی اس کے گلے پر  
 "گولڈن کام۔ تھا جبکہ بازوؤں پر بھی مگر وہ کافی فیٹیڈ تھی۔۔  
 میں یہ پہنوں گی "زیمیل۔ نے حیرت سے پوچھا۔۔  
 ہاں یہ۔۔ بہت۔۔ سیک۔۔۔۔  
 سالار آپ کتنے منہ پھٹ ہیں "زیمیل پہلی بار چیخی تھی۔۔ سالار کا بری  
 طرح قمقہ ابھرا۔۔  
 تمہارے منہ میں زبان ہے تم گوئی نہیں ہو "وہ اپنی ہی بات سے لطف  
 اندوز ہو رہا تھا

میں بلکل نہیں پہنوں گی" زمل نے صاف لفظوں میں کہا۔۔ اور بیڈ پر رکھ دی وہ میکسی۔۔

جبکہ سالار نے وہ میکسی اٹھائی۔۔

پہنواسے ورنہ مجھے زہمت ہوگی پھر تمھاری عزت کی گارنٹی نہیں ہے میرے پاس" وہ اسکے ہاتھ میں دوبارہ تھماتا بولا۔

جب میں ایسا لباس نہیں پہنتی تو" وہ بولی۔۔

جب میں چاہتا ہوں کہ تم پہنو تو" وہ گھورنے لگا۔۔

جبکہ زمل نے اسکو دور دھکیلا کیوں کہ وہ اسپر چڑھ رہا تھا۔۔

مجھ پر تو سب اپنی مرضی کرتے ہیں۔ اپ بھی کر لیں۔۔ میں پیدا ہی

دوسروں کی ماننے کے لیے ہوئی ہوں غلام ہوں میں سب کی" وہ رونے لگی

سالار چپ چاپ اسکو دیکھتا رہا۔۔

تمھیں یہ لگتا ہے کہ تم مجھ سے زیادہ اچھی ایکٹر ہو۔" وہ پوچھنے لگا۔۔

زیمیل کی آنکھوں میں حیرانگی آئی۔۔ اور اسکا دل کیا اس انسان سے بات کرنے سے بہتر ہے کہ وہ۔۔۔ یہ بے ہودہ لباس پہن لے۔۔۔ اسنے زتجی ہو کر اسکے ہاتھ سے کھینچا۔۔

تم واقعی پہن رہی ہو" وہ اسے ٹیز کرنے لگا۔۔ مسکرا کر لفنگو کی طرح دیکھنے لگا۔۔

زیمیل کو پہلی بار اتنا غصہ آیا تھا ڈریس اسکے منہ پر دے مارا۔۔ سالار کا چھت پھاڑ قمقہ نکلا جبکہ زیمیل بیڈ پر بیٹھ کر چہرہ چھپا کر رونے لگی۔۔۔ سالار ہنستا ہوا اسکے پاس آیا۔۔۔

اور اسکے سامنے بیٹھ گیا۔۔

دیکھو میں یہاں نہیں جہاں تمہیں لے جا رہا ہوں وہیں رومنٹک ہونا چاہتا ہوں میں جا رہا ہوں رونا بند کرو ہر بات پر نہیں روتے لگتا ہے انسوؤں کا سٹاک ہے تمہارے پاس۔۔ ریڈی ہو جاؤ اس میں گاؤن بھی ہے وہ پہن لینا میں اور صرف میں ہی تمہیں اس لباس میں دیکھوں گا۔۔۔

مگر سب کیا سوچیں گے میں آپکے ساتھ ایسے۔۔۔" زیمیل۔ فکر سے بولی

--

مطلب تم جانا چاہتی ہو وہ دانت نکال کر پھر ٹیز کرنے لگا زیمیل سنجیدگی سے اسکو دیکھنے لگی۔۔

اچھا یاد سوری۔۔" سالار اسکے سنجیدہ ہونے پر۔۔ جلدی سے بولا۔۔

بابا ماما ہیں نہیں یہاں کبیر نین بھا بھی کو لے کر باہر گیا ہے اور آیت عارض اپنے رومینس میں مگن ہیں کسی کو پتہ بھی نہیں ہم دونوں کہاں گئے ہیں" وہ اسے پلین سمجھانے لگا۔۔۔

زیمیل نفی میں سر ہلانے لگی۔۔

مجھے یقین نہیں ارہا" وہ بولی۔۔

میری سمارٹنیں پر" وہ مسکرایا۔۔

اپنی قسمت پر۔۔۔ میری زندگی میں کوئی نارمل انسان نہیں" وہ افسوس سے

بولتی اٹھ گی جبکہ سالار نے گھور کر اسکو دیکھا۔۔

مجھے اس پاگل سے ملانے کی ضرورت نہیں۔۔

بھی میں شوق ہوں۔۔۔۔۔ خوش مزاج ہوں۔۔۔۔۔

مر تفضی: ♡♡♡♡♡ S [10/23, 9:16 PM]

اور مدیہا گھر واپس لوٹے تو۔۔۔ دونوں کے چہروں پر مسکان تھی۔۔

در حقیقت مر تفضی اپنے دوستوں سے مل کر بہتر محسوس کر رہے تھے

طبعیت بھی اچھی ہو گئی تھی اور یہ ہی بات مدیہا کو پرسکون کر رہی تھی۔۔

وہ دونوں اندر روم میں آ گئے۔۔ تو پورے گھر میں خاموشی تھی

رات کے دو بج رہے تھے افکوریس سب نے اپنے کمروں میں ہی ہونا تھا

۔۔۔ مر تفضی فریش ہو کر بیڈ پر لیٹے اور مدیہا کی طرف دیکھا۔۔۔

"بس مجھے چائے دے دیں آپ" وہ کچھ کچھ تھکے تھکے لگے

اس وقت چائے لیں گے نیند کیسے آئے گی" مدیہا بولی وہ خود بھی فریش ہو

چکی تھیں۔۔۔



نہیں چائے لے لوں گا تو سکون سے نیند آئے گی " انھوں نے ضد کی تو مدیہا مسکرا کر باہر نکل گئی۔۔

مرتضیٰ کے دماغ میں ایک بار پھر سے سمیرا تر آیا۔۔ تو چہرے کے تاثرات بدل گئے۔۔

وہ انھیں ٹیز کر رہا تھا اور وہ اپنی خاطر بالکل بھی۔۔۔ پریشے کی زندگی کو مشکل میں نہیں ڈال سکتے تھے انھیں اندازا ہو گیا تھا آج تک کبیر سمیر سے چھڑتا کیوں رہا۔۔۔

اچانک انھیں اسکی پرسوں کی بات یاد آئی جس میں اسنے فون پر انکا۔۔۔ ایک پلاٹ تھا ڈیفینس میں۔۔۔ جو سالار اور کبیر کو کافی پسند تھا۔۔۔ اور ان دونوں کو ہی انھوں نے تحفہ لے کر دیا تھا۔۔۔

مگر خود سے الگ وہ کسی کو نہیں ہونے دیتے تھے تبھی سارے بھائی بھی آج انکے ساتھ تھے۔۔۔

وہ پلاٹ سمیرنے۔۔۔ مانگا تھا۔۔۔ کہ وہ پریشے کے لیے اس پلاٹ پر گھر بنوانا چاہتا ہے۔۔۔

وہ پلاٹ انھیں اپنے بچوں سے زیادہ قیمتی نہیں تھا مگر پھر بھی۔۔۔۔ اس پلاٹ کو اسکے حوالے کرتے سوچنا انھیں بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا دماغ میں صرف اتنا تھا کہ ہو سکتا ہے وہ اپنا منہ بند رکھے۔۔۔ پیسہ ملتے رہنے سے تبھی وہ اٹھے اور جلدی سے الماری کھول کر کبرڈچیک کی۔۔۔ سیو میں تالا لگا تھا

۔۔۔

وہ جانتے تھے مدیہا چابیاں کہاں رکھتی ہے۔۔۔ تبھی انھوں نے وہ چابی نکال کر۔۔۔ دراز کھول لیا وہاں کی ضروری سپر زتھے اور وہ کبھی خود سے ان چیزوں کو چھوتے نہیں تھے بس مدیہا کو کہہ دیتے وہ سب کچھ جو وہ چاہتے تھے نکال کر دے دیتی۔۔۔



وہ ڈیٹ آیت اور عارض کی شادی سے۔۔ تین ماہ پہلے کی تھی۔۔ انہوں نے اپنے ہاتھ میں موجود فائلز کو تو۔۔ وہیں چھوڑ دیا۔۔ فائلز زمین پر جاگیری۔۔ پیپر زار کرادھر ادھر بکھر گئے جبکہ وہ۔۔ دو پیپر ز کو ہاتھ میں رکھے۔۔ توجہ سے ان کو پڑھ رہے تھے جس میں آیت کے ماں بننے کی خبر تھی اور یہ خبر شادی سے پہلے کی تھی۔۔۔۔

انکے لیے یہ شک ڈ تھا اتنا بڑا کہ۔۔ وہ بیڈ پر بیٹھتے چلے گئے۔۔ مدیہا یہ سب جانتی تھی اور انھیں کچھ نہیں بتایا۔۔ یعنی انکے بیٹے نے کسی لڑکی کی عزت برباد کر دی۔۔ تھی اور اسکے بعد سکون سے اس سے شادی کر لی کہ اسکا یہ گناہ چھپ جائے۔۔

یعنی عارض نے آیت سے اس لیے شادی کی۔۔۔۔ تھی۔۔۔۔ دھچکے انکے ذہن پر مسلسل لگ رہے تھے اور اس کھیل میں انکی بیوی شامل تھی وہ جانتی تھی عارض کی اس حرکت کو۔۔

انکا گلا سوکھنے لگا۔۔ مدیہا چائے کی ٹرے لے کر اندر داخل ہوئی مگر مرتضیٰ کو سٹل بیٹھے دیکھ۔۔۔۔ وہ کچھ سمجھ نہیں سکیں نہ ہی نیند کے باعث انکی توجہ ان پیپر زپر کی جس کو مرتضیٰ بیٹھے گھور رہے تھے۔۔۔۔۔

انھوں نے چائے کا کپ سائیڈ پر رکھا۔۔ اور انکے پاس آئیں تو نظر پیپر زپر کی اور انکے قدم مرتضیٰ سے تین قدموں کے فاصلے پر ہی رک گئے۔۔

انکو اپنے وجود میں واضح لرزش محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

مرتضیٰ نے سر اٹھا کر مدیہا کی طرف دیکھا آنکھوں میں بے یقینی تھی جن کا سر جھک گیا تھا۔۔۔

وہ بنا کچھ کہے اٹھے اور کمرے سے باہر نکل گئے قدموں میں تیزی تھی۔۔

مدیہا کی جان سوکھنے لگی۔۔ انھونی کا احساس جاگا۔۔ کیا ہونے والا تھا وہ انکے پیچھے بھاگیں۔۔

مرتضیٰ بات سنیں اب اس بات کا کوئی فائدہ نہیں وہ دونوں شادی شدہ ہیں"

مدیہا نے انھیں احساس دلانا چاہا جبکہ وہ مدیہا سے مخاطب نہیں ہوئے۔۔

سیڑھیاں چڑھ کر وہ دوسری منزل پر عارض کے روم کے باہر آگئے۔۔  
مرتضیٰ پلیر بات سنیں اس بات کو یہیں ختم کر دیں آیت کی عزت کا سوال  
ہے "مدیہا انکا ہاتھ پکڑنے لگی جبکہ۔۔۔

انہوں نے مدیہا کا ہاتھ جھٹک دیا۔۔

عارض "وہ دروازہ بجاتے دھاڑے۔۔۔۔۔

انکی آواز کی للکار سے۔۔ مدیہا کو خوف محسوس ہونے لگا۔ وہ جلدی سے  
نیچے بھاگی تھی۔۔۔۔۔

کبیر کے کمرے کی طرف۔۔۔

نہیں انہیں سالار کے پاس جانا چاہیے تھا پہلے۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ انہیں  
ہینڈل کر سکتا تھا

وہ اوپر جاتی یہ نیچے وہ۔۔ اوپر بھاگی۔۔۔۔۔

تو سالار اپنے پورشن میں نہیں تھا۔۔۔

وہ وہیں سے نیچے دوڑیں۔۔ تب تک مرتضیٰ جیسے دوبارہ دروازہ توڑ دینے کا ارادہ رکھتے تھے۔۔۔۔

عارض "وہ چلائے۔۔۔۔

مدیہا کبیر کے کمرے کی طرف بھاگی۔۔۔

اور اسکا دروازہ پیٹنے لگی۔۔

ک۔۔۔۔ کب۔۔ کبیر "بھیگتے خوف زدہ لہجے میں۔۔۔ وہ اسے پکارنا چاہ رہی تھیں

دوسری طرف عارض ہڑبڑا کر اٹھا اسے بابا کی آواز آرہی تھی آیت بھی اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔

دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور عارض بابا کی آواز پہچان کر جلدی سے اپنی شرٹ پہن کر۔۔۔ اپنے حلیے کو ٹھیک کرتا دروازے

کیطرف بڑھا اور۔۔۔ آیت نے بھی جلدی سے خود کو سمبھالا تھا جب تک وہ  
ٹھیک نہیں ہوئی عارض نے دروازہ نہیں کھولا۔۔۔۔۔

اور جیسے ہی عارض نے دروازہ کھولا۔۔۔ مدیہا سوکھے پتے کی طرح کانپنے لگی  
کیونکہ مرتضیٰ کا تھپڑ عارض کے منہ پر دروازہ کھلتے ہی لگا تھا اور ایسا تھپڑ جس  
سے۔۔۔ عارض ایک دم پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔۔ لڑکھڑا کر۔۔۔۔۔

اچانک پورے گھر میں دو عورتوں کی چیخ ابھری مدیہا اور آیت کی۔۔۔  
کبیر نے بھی دروازہ کھولا۔۔۔۔۔

"مما

وہ پریشانی سے ماں کو دیکھنے لگا۔۔۔

کبیر تمہارے بابا" وہ رونے لگی۔۔۔

کیا ہوا ہے بابا کو" وہ جلدی سے باہر نکلا پیچھے نین بھی نکلی۔۔۔

مگر باہر کا منظر قدرے مختلف تھا۔۔۔۔۔



عارض اس تھپڑ کو سمجھ نہیں سکا اسنے بے یقینی سے باپ کی طرف دیکھا جس نے اسکے منہ پر وہ پیپر زمار دیے

--

اسکی نگاہ زمین پر پھیلے پیپر زپر گئی۔۔۔۔  
اتنے گھٹیا ہوتم "انھوں نے چلاتے ہوئے عارض کا گریبان پکڑ کر باہر پھینکا

---

تم نے اپنے گھر میں نقب لگائی "عارض ایک لفظ نہیں بولا تھا جس کے باعث مرتضیٰ نے اسکو کھینچ کر لات ماری غصے سے انکا چہرہ پھٹنے کو تھا۔۔۔۔  
آیت ایک دم چلائی وہ اسکے آگے آنا چاہتی تھی پیپر زدیکھ چکی تھی خوف سے وہ بھی لرز گئی۔۔۔

جبکہ کبیر یہ منظر دیکھ کر اوپر بھاگا تھا۔۔

بابا "وہ آیا اور عارض کو مارتے مرتضیٰ کو اس سے دور کیا۔۔ عارض بالکل خاموش تھا۔۔۔

کیا کر رہے ہیں آپ" کبیر نے انکو دور کیا۔۔۔۔  
 بس چپ" وہ انگلی اٹھا کر آنکھیں نکالتے کبیر کو بولے سرخ آنکھوں میں نمی  
 دیکھ کر کبیر چونک گیا اسکا باپ ایک مضبوط آدمی تھا۔۔۔۔ وہ جانتا تھا پھر ایسا  
 کیا ہو گیا کہ انکی آنکھیں بھیگ گئیں وہ بے تاب ہو گیا تھا دل میں انکی آنکھوں  
 میں نمی دیکھ کر چھن سی ہوئی تھی جبکہ مرتضیٰ نے عارض کا گریبان پکڑا اور  
 اسے زمین سے اٹھایا۔۔۔۔

ایسی تو تربیت نہیں کی کبھی تمھاری" عارض کا منہ جکڑ کر وہ بولا۔۔۔۔ انکے  
 تھڑوں سے عارض کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔۔۔  
 وہ انکی آنکھوں میں نہیں دیکھ رہا۔۔۔۔ تھا۔۔۔۔  
 جواب دو" وہ چلائے۔۔۔۔

جبکہ کبیر سے مزید کچھ برداشت نہیں ہو رہا تھا  
 کیا مجھے بتائیں گے ہوا کیا ہے" وہ ان دونوں کو الگ کرتا بولا۔۔۔۔

تمھاری بہن شادی سے پہلے ہی ماں بننے والی تھی اس بیچ کے بچے کی  
"مر ترضی غرائے۔۔۔"

نین نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔۔ حیرت شکوے سے۔۔ جبکہ۔۔ آیت کو لگا وہ  
زمین میں گر جائے گی۔۔

اور اس گھٹیا کھیل میں یہ عورت بھی شامل تھی "وہ مدیحا کو دیکھ کر  
۔۔ غصے سے

پھٹنے کو تھے۔۔ جبکہ مدیحا خود کچھ بولنے قابل نہیں رہی تھی ایسا لگ رہا تھا  
ساری دلیلیں ختم ہو گئی ہیں۔۔۔

کبیر حیرت بھری نظروں سے عارض کو دیکھنے لگا جس کی نظر ایک پل کے  
لیے بھی اوپر نہیں ہوئی تھی۔۔۔

مر ترضی نفی میں سر ہلاتے وہاں سے نیچے اترنے لگے۔۔۔  
جبکہ اچانک عارض کی آواز گونجی۔۔۔

میں آیت کو پسند نہیں کرتا۔۔۔ اور نہ ہی اسکے ساتھ کبھی رہنا چاہتا تھا۔۔۔  
 اور نہ ہی اب رہنا چاہتا ہوں۔۔۔ بہت اچھا ہو گیا۔۔۔ جو یہ بات کھل گئی۔۔۔  
 اتنے عرصے سے بس انھیں پلوں کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

میں پاکستان سے باہر جانا چاہتا ہوں۔۔۔ اور جب یہ گھڑی آگئی ہے۔۔۔ تو  
 آپ لوگوں کو بتا دوں۔۔۔ کل رات کی میری فلائیٹ ہے اگر یہ بات نہ بھی  
 کھلتی تو میں یہاں سے چپ چاپ نکل جاتا۔۔۔  
 لیکن جبکہ سب پر بات کھل گئی ہے۔۔۔ تو میرا فیصلہ بھی سنتے جائیں۔۔۔  
 ہو سکے تو آخری بار دیکھ لیں مجھے "مرتضیٰ کی طرف سرخ نظروں سے دیکھتا  
 وہ بولا۔۔۔

مرتضیٰ کی آنکھوں میں۔۔۔ جنونیت نظر آرہی تھی جیسے ابھی وہ ابل کر باہر  
 نکل آئیں گی۔۔۔

عارضہ انکی نظروں میں دیکھ کر جان ہی نہیں سکا کہ یہ بات انپر کس طرح اثر  
 انداز ہوئی ہے۔۔۔

جبکہ یہ بات بولتے ہوئے تو اسے یہ بھی نہیں پتہ چلا کہ وہ جو اس پر دل و جان  
ہاری بیٹھی ہے۔۔۔ اسکی کیا حالت ہوگی۔۔۔  
سب کو گویا سانپ سونگھ گیا۔۔۔

کوئی ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکال سکا تھا۔۔۔  
عارض مرتضیٰ کی طرف دیکھتا رہا جیسے جی بھر کر آج ہی دیکھ لینا چاہتا  
ہو۔۔۔۔۔

مرتضیٰ چپ کھڑے تھی۔۔۔ ایک دم شور مچا گیا تھا۔۔۔۔۔  
عارض نے قدم پیچھے لیے۔۔۔  
نہ جانے کسی نے دیکھے تھے یہ نہیں۔۔۔۔۔ یہ جو مرتضیٰ اپنی آنکھوں  
سے دیکھ رہے تھے وہ سچ تھا  
۔۔۔ عارض کمرے میں گیا۔۔۔

دروازے میں زمین پر ڈھیر ہوئی آیت کو اسنے دیکھا۔۔  
قدم اسکے ہاتھوں کے پاس رک گئے۔۔۔۔

اتنی گھیری خاموشی تھی۔۔۔۔۔ کہ صرف دل کی مدھم مدھم پڑتی دھک  
دھک کی آواز رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

عارض نے حلق میں جیسے اپنا ہی خون اتارا تھا اور اندر چلا گیا۔۔۔۔۔ دماغ کی  
رگیں پھولیں ہوئیں تھیں۔۔۔

نظر اس بستر پر گئی جہاں اب سے کچھ دیر پہلے وہ اسکی بانہوں میں قید تھی  
۔۔۔ اسنے ہر سوچ کو پس پشت ڈالا اور وہاں سے نکلا۔۔۔۔۔

بیگ اور اسکا سامان سب پیک ہی تو تھا  
۔۔۔ بس وہ سب لوگ کچھ نہیں جانتے تھے۔۔۔۔۔

عارض باپ کے پاس سے گزر گیا جو سیڑھیوں میں کھڑا تھا

۔۔۔۔۔  
سب اسکی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔ جو رفتہ رفتہ۔۔۔ وہاں سے نکلتا  
جا رہا تھا۔۔۔۔۔

اچانک آیت اٹھی اسنے اپنے سوکھے گلے کو تر کیا اور اپنی طبعیت کا لحاظ کیے بنا وہ عارض کے پیچھے بھاگی تھی۔۔

عارض "اسکی پکار پر۔۔۔ شاید وہاں کھڑے سب لوگ کا دل پھٹ جاتا۔۔ وہ رکا نہیں۔۔

کبیر نے۔۔ دو لمہوں میں اسکا ہاتھ جکڑ لیا تھا۔۔ اسے آگے جانے نہیں دیا۔۔ عارض میں آپکے بنا کیسے رہوں گی۔۔۔ عارض

۔۔۔ میں تایا ابو کو منالوں۔۔۔ گی۔۔۔ عارض رک جائیں۔۔۔ میرے ساتھ اتنا بڑا ظلم نہ کریں عارض "اسکی چیخوں سے۔۔۔ نین کی ہچکیاں بندھ گئیں

۔۔ عارض وہاں سے نکل گیا تھا۔

جبکہ۔۔۔۔۔ مدیھا۔۔۔۔۔ ایک دم زمین بوس ہوئیں  
۔۔ وہ بے ہوش ہو گئیں تھیں۔۔

کبیر ماں کو دیکھتا یہ بہن کو۔۔۔

شدت طلب سے سالار کے پورشن کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

-----

اسنے ایک بوٹ ریڈی کرائی تھی جس میں اسکا زمیل کے ساتھ ڈنر کرنے کا پلین تھا وائٹ بوٹ پر ریڈ روزی رات میں چلتی دلکش تیز ہوا۔۔۔ پانی کا شور۔۔۔ اور بس سالار اور زمیل

Zubi Novels Zone

زمیل نے آج سے پہلے ایسا منظر کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔  
پورا چاند انکی کشتی پر جیسے کھل آیا تھا۔۔۔ وہ تو ٹھہر کر چاند کو دیکھنے لگی۔۔۔  
سالار نے مسکرا کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔  
مگر کیا مسئلہ تھا بار بار اسکا دل موڑ کر گھر کی طرف کریں جا رہا تھا۔۔۔



یہاں آنے سے پہلے تو ایسا کچھ نہیں ہو رہا تھا۔

وہ خوش تھا

-- زیمیل کے لیے یہ سب کر کے

ایک طرح وہ اپنی لاپرواہی پر لی جانے والی غلطی کی تلافی کر رہا تھا اور وہ۔۔۔۔

بھی جیسے سب بھول کر اس ماحول میں مگن ہو گئی تھی۔

وہ ایک حسین رات

--

جس میں اس سے باتیں کر کے وہ اس کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر

-- کیوں اسکا دل اس ماحول میں خود کو اڈجیسٹ نہیں کر رہا تھا وہ ایک بار

اسنے کوشش کی وہ فاصلے پر کھڑی زیمیل کے پاس جائے۔۔۔ اسکا ہاتھ

تھامے۔۔۔ مگر نہ وہ ایسا کر سکا۔۔۔ اور نہ ہی اسکا دماغ گھر پر سے ہٹ رہا تھا

--

دل میں عجیب دھڑکا سا لگ رہا تھا۔۔۔

وہ بلا آخر زمیل کے پاس آگیا۔۔

وہ تیز ہوا میں سر پر گاؤن کی ہالف شال رکھے۔۔ اڑتے بالوں کی لٹوں سے  
بے پرواہ۔۔ مسکرا کر۔۔۔ چاند کو دیکھ رہی تھی

تتھیں ڈر نہیں لگا۔۔ میرے ساتھ آنے پر "سالار کا سنجیدگی میں لیپٹا سوال  
سن کر زمیل نے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔  
نہیں" بس ایک لفظ میں بات ختم کر دی۔۔۔  
کیوں "سالار نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔  
معلوم نہیں "وہ بس اتنا ہی کہہ سکی۔۔۔۔  
مجھے ڈر لگ رہا ہے "سالار کے منہ سے نکلنے والے لفظوں پر زمیل نے  
چونک کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

اسکی آنکھوں میں عجیب سی بات تھی جتنی بار وہ اس آدمی سے ملی تھی اسنے اسے نڈر بے خوف پایا تھا۔۔۔ یعنی جو وہ کر رہا ہو۔۔۔ وہ سب سنبھالنے کی طاقت رکھتا ہو

کیسا خوف "زیمیل خود نہیں جانتی تھی وہ اس سے اتنا نارمل کیسے بات کر رہی ہے۔۔ اور اسکے پریشان ہونے پر سالار کے ہاتھ پر اسکی پکڑ اپنے آپ مضبوط ہو گئی۔۔۔

گھر چلیں "سالار نے اسکی طرف دیکھا۔۔

اسنے بنا کسی تردد کے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔۔۔

سالار نے بھی سر ہلایا اسکے گال پر ہاتھ رکھا۔۔ اور بوٹ کو دوبارہ موڑ لی۔۔ یہ ایک چھوٹی سی جھیل تھی جو بہت خوبصورت تھی۔۔ زیمیل اسکے پاس ہی کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

سالار چپ تھا۔۔۔ وہ نہیں جانتی تھی کیا ہوا ہے۔۔۔۔

سالار اور وہ بوٹ سے نکلے تو سالار کا فون بجنے لگا۔۔۔۔

اسنے زیمیل کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔۔۔ دونوں گاڑی میں سوار ہونے والے تھے۔۔۔  
کہاں ہیں بھیا "زین کی روتی آواز پر۔۔۔ اسکا دل جو پہلے سے بیٹھا جا رہا تھا  
۔۔۔ ایک دم ڈوبا۔۔۔

تم ٹھیک ہو رو کیوں رہے ہو "سالار بے چینی سے پوچھنے لگا۔ اس کے لیے تو  
وہ اپنی جان بھی دے دیتا اسکی آنکھ میں ایک بھی آنسو کہاں برداشت تھا  
۔۔۔

بھیا ماما گیر گئیں ہیں۔۔۔۔ پلیز آپ ہاسپٹل پہنچیں "زین نے بس اتنا کہا  
۔۔۔۔

سب خیریت ہے "زیمیل نے پہلی بار اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔۔۔  
معلوم نہیں کہہ رہا ہے ماما کو چوٹ لگ گئی ہے "وہ بے حد کٹنگفر تھا۔۔۔ زیمیل  
نے اسکی حالت ایسی پہلے نہیں دیکھی تھی۔۔۔

یہ تو اسے غصہ آتا تھا۔۔۔ یہ بس وہ اپنے رشتوں کے لیے جزباتی ہو جاتا تھا  
۔۔۔۔

اسنے یہ دو جزبے اس میں بے حد پائے تھے۔۔  
زیمیل نے درود پڑھنا شروع کر دیا۔۔ دل میں۔۔ وہ اسکی پریشانی دیکھ نہیں پا  
رہی تھی۔۔۔

دونوں گھر بیس منٹ میں پہنچے تھے۔۔  
زیمیل جھجھک رہی تھی۔۔ مگر سالار کو پرواہ نہیں تھی۔۔۔  
اسنے۔۔ زیمیل کا ہاتھ پکڑا اور دوڑتا ہوا گھر کے اندر داخل وہا۔۔ وہاں سب  
گھر والے موجود تھے۔۔ زیمیل نے جلدی سے اس سے ہاتھ آزاد کرالیا وہ  
اسی ڈر میں تھی کہ سب کیا سوچیں گے جبکہ۔۔ باقی سب۔۔۔ تو بلکتی  
آیت کی طرف متوجہ تھی۔۔ ہاں البتہ انشین نے نفرت سے اسکی طرف دیکھا  
تھا جس سے وہ نظریں چرا گئی۔۔۔

وہ خود بھی پریشان سی سالار کے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔  
کیا ہوا ہے "سالار آیت کے نزدیک پہنچا۔۔

بھيو بھيو عارض۔۔۔ عارض کو لے آئیں میں کسيے رہوں گی انکے بنا ميرے پاس تو کوئی نہیں ہے انکے سوا بھيا انھیں لے آئیں۔۔۔ ان سے کہیں میں انکی بچی نہیں سمجھال سکتی اکیلے انھیں لے آئیں۔۔۔ "وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی سالار کے سينے سے لگ گئی۔۔۔"

جبکہ نين پریشے عمل۔۔۔ بھی مسلسل رو رہیں تھیں۔۔۔ سالار نے آیت کو پکڑا ہوا تھا۔۔۔

اسنے نين کیطرف دیکھا۔۔۔ شہاب چاچو کیطرف دیکھا۔۔۔ جو کہ صوفیہ کو کچھ بنانے کا کہہ رہے تھے۔۔۔

ہوا کیا ہے "بلا خراسکا ضبط جواب دے گیا۔۔۔" مگر آیت کی وہی رٹ تھی جبکہ سب منہ پر قفل لگائے ہوئے تھے۔۔۔ بھاگ گیا تمھارا بھائی اس معصوم بچی کو چھوڑ کر جس کے ساتھ تو کبھی کسی نے اچھا نہیں کیا۔۔۔ نہ باپ ساتھ رہا اور اب تو شوہر بھی چلا گیا "افشین نے ہی جواب دیا۔۔۔ سالار کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔"

جبکہ آیت بے ہوش ہو گئی یہ الفاظ اسکا دل چیرنے کے لیے کافی تھے۔۔

آیت "سالار نے اسکے گال تھپتھپائے۔ جبکہ زمیل پلٹ کر۔۔ کچن کی طرف بھاگی وہ اب بھی گاؤں میں ہی تھی۔۔۔

آیت "نین پریشے عمل تنزیلہ سب آیت کے گرد تھیں جبکہ زمیل جو پانی کا گلاس لائی تھی۔۔ وہ بھی۔۔۔

وہ پیچھے ہٹا کچھ اسکی کنڈیشن کی وجہ سے بھی

اسے محسوس ہوا بابا کمرے میں ہیں کیونکہ چاچو وغیرہ باہر تو کوئی نہیں تھا

۔۔ وہ جلدی سے روم میں داخل ہوا تو بابا خاموش بیٹھے تھے۔۔۔

بابا "وہ انکے نزدیک آیا۔۔۔

میں اکیلا رہنا چاہتا ہوں "انھوں نے سب سے کہا جبکہ سالار سے بولے بھی

نہیں ساری بھائی اٹھ کر باہر چلے گئے جبکہ اسنے کون سا اٹھ کر جانا تھا۔۔

اپنی ماں کے پاس جاؤ پہلے اسے ضرورت ہے تمھاری "مرتضیٰ مضبوط لہجے

میں بولے۔۔۔

مما کو کیا ہوا ہے "سالار پوچھنے لگا۔۔۔  
 وہیں جا کر دیکھ لینا وہ اٹھ کر سٹڈی میں چلے گئے۔۔  
 جبکہ سالار گھن چکر بن گیا تھا کوئی اسے کچھ بتانے کے لیے تیار نہیں تھا  
 ۔۔ اسنے باہر کی طرف قدم اٹھائے اب اسے کبیر ہی کچھ نہ کچھ بتا سکتا تھا  
 ۔۔ تبھی وہ گاڑی لے کر زین کو نمبر ملاتا ہو اسپتال کی جانب بڑھا تھا۔۔ جبکہ  
 آیت کی پھر سے چیخیں اور رونے کی آوازیں سن کر وہ اگنور کر کے آگے بڑھا  
 تھا۔۔۔

وہ ہو اسپتال کے کوریڈور میں بھاگتا ہوا داخل ہوا۔۔ بلیک شرٹ جس کے  
 اوپری بٹن کھولے تھے جبکہ۔۔ کف چڑھے ہوئے تھے بلیک ہی پینٹ اور  
 بوٹ میں وہ ایکدم وہ سب کی توجہ کھینچ گیا۔۔۔۔  
 افکوریس وہ ایک ایکٹر موڈل تھا۔۔۔۔ مگر اس سے پہلے لوگ اسکی طرف  
 بڑھتے اسکے پی آئے اور گارڈز نے اسے پروٹیکشن دی تھی۔۔



اور وہ کبیر اور زین کی طرف بڑھا۔۔۔۔  
 دونوں چپ کھڑے تھے اسکی سانسیں پھول رہیں تھیں۔۔۔  
 کہاں ہیں ماما" وہ پھلتے سانسوں میں پریشانی سے پوچھنے لگا۔  
 سٹیجیز لگ رہے ہیں۔۔ سر پھٹ گیا ہے انکا" کبیر نے بتایا جبکہ اس نے اندر  
 جانا چاہا۔۔۔

رہنے دو۔۔۔" کبیر نے روک لیا۔۔۔  
 ہوا کیا ہے یہ سب" سالار کی شکل بتا رہی تھی کہ اب اگر اسے فی پھیلی ملی تو  
 وہ پھٹ مڑے گا۔۔۔  
 آیت پر گنینٹ تھی۔۔۔ شادی سے پہلے سے" کبیر نے سب سے بڑی خبر  
 دی تھی۔۔۔ سانسیں پھولنی بند ہو گئیں تھیں ایکدم ہی۔۔۔۔  
 عارض کے بچے کی ماں وہ شادی سے پہلے ہی بننے والی تھی اور اس بات کا علم  
 ماما کو بھی تھا اور بابا کو آج پتہ چلا رپورٹس دیکھ کر۔۔ بابا نے عارض پر ہاتھ اٹھا  
 دیا۔۔ اور کافی مارا ہے اسکو۔۔۔ اور عارض نے کہا کہ وہ آیت سے۔۔

صرف شادی کا ڈھنگ کر رہا تھا وہ آیت کے ساتھ نہیں رہنا چاہتا نہ وہ آیت کو پسند کرتا۔۔۔۔۔ وہ یہ ملک چھوڑ کر جانا چاہتا ہے اور کل رات کی اسکی فلائیٹ ہے۔۔۔۔۔ اچھا ہوا اسکے بقول کے یہ بات کھل گئی۔۔۔۔۔ اور وہ روتی ہوئی آیت کو چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔۔۔ جبکہ ممایکدم گیریں تو ٹیبل سے سر ٹکرا گیا "ایک سانسیں کبیر اسے سب کچھ بتا گیا۔۔۔۔۔ ایک کے بعد ایک شو کڈ لگ رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ حیرانگی سے کبیر کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ دماغ ٹھیک ہے یہ کیا فلم ہے "وہ ایکدم ہائپر ہوا۔۔۔۔۔ یہ ہی حقیقت ہے "کبیر نے کہا۔۔۔۔۔ تبھی ڈاکٹر نے آکر بتایا کہ سٹیجیز لگ گئے ہیں وہ تینوں بے تابیاں سے اندر بڑھے۔۔۔۔۔ مدیہا ان تینوں کو دیکھنے لگیں۔۔۔۔۔



وہ دونوں باہر نکل کر ایک دوسرے سے بھی نہیں بولے تھے نہ جانے یہ بات ایسی تھی کہ کوئی کچھ بولنے قابل نہیں رہا تھا۔۔۔

دونوں الگ الگ گاڑیوں میں سوار ہو گئے۔۔۔ جبکہ کبیر تو وہاں سے نکل گیا سالار البتہ زین کا ویٹ کر رہا تھا کہ ماما کو گھر لے کر جانا۔۔۔۔۔ زین مدیہا کو لے کر آیا۔۔۔ تو مدیہا گاڑی میں بھی سارے راستے روتی رہیں زین انھیں چپ کر رہا تھا۔۔۔

پوچھو زین اس سے یہ کیوں چپ ہے۔۔۔ مت کرو میرے ساتھ ایسا میں صرف آیت کی عزت کی وجہ سے کسی کو نہیں بتا سکتی "مدیہا نے اپنا مدہ بیان کیا مگر سالار پھر بھی کچھ نہیں بولا تھا یہاں تک کہ گھر پہنچ گئے۔۔۔۔۔

-----

سالار آتے ساتھ اپنے پورشن میں چلا گیا تھا۔۔۔ جبکہ کبیر اپنے روم میں۔۔۔  
مدیہا کو زین انکے کمرے میں لے جانے لگا کہ۔۔۔ دروازہ کوک دیکھ کر۔۔۔  
مدیہا شرمندہ سی رہ گئی۔۔۔

مما آپ میرے روم میں چلیں۔۔۔۔ نین زیمیل بھی یہ منظر دیکھ چکیں  
تھیں۔۔۔ زیمیل اپنا لباس بھی تبدیل کر چکی تھی۔۔۔۔

نین اور زیمیل مدیہا کو زین کے روم میں لے گئے۔۔۔ وہ تینوں پریشہ عمل  
بھی وہیں تھے جبکہ باقی سب بھی کچھ کچھ دیر بعد۔۔۔ بیٹھ کر اٹھ گئے  
۔۔۔ البتہ آیت کو نیند کی گولیاں دے دیں تھیں کیونکہ اسکی حالت سمجھل  
ہی نہیں رہی تھی

گھر کا : ♡♡♡♡♡ S [10/23, 9:17 PM]

ماحول بے حد اداس تھا۔۔۔ دن نکل آیا۔۔۔ مگر کوئی اپنے کمرے سے نہیں  
نکلا تھا۔۔۔۔ کام پر بھی کوئی نہیں گیا تھا۔۔۔۔

نین اور زیمیل نے ساری رات آنکھوں میں کٹ دی تھی کیونکہ مدیہا کو بخار چڑھ گیا تھا۔۔۔ اور وہ ہر کچھ دیر بعد غنودگی میں ہی رونے لگتی تو وہ دونوں ایک دم اٹھ جاتیں۔۔۔۔

اب بھی ان دونوں نے ہی سب کے لیے ناشتہ بنایا اور پریشہ عمل زین اور مدیہا کو زبردستی سب سے پہلے ناشتہ کرایا۔۔۔۔  
نین کبیر کے لیے ناشتہ بنا کر روم میں لے گئی۔۔۔ مگر کبیر۔۔۔ اب تک بستر پر تھا۔۔۔ پیشانی پر بازو رکھے وہ۔۔۔ چھت کو گھور رہا تھا۔۔۔  
نین اس کے نزدیک آ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

کچھ کھالیں کبیر "اسنے مدھم لہجے میں کہا۔۔۔ ہر گزرتے دن کے ساتھ اس شخص کی قدر میں نین کے دل میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔۔۔ اور ہر دن وہ اپنے دل میں اس کے لیے نئے سرے سے محبت محسوس کرتی تھی۔۔۔۔۔ یہاں آنے کے بعد اسے احساس ہوا تھا رشتے کیا ہیں رشتوں کی ایک دوسرے کے لیے قدر کیا ہے۔۔۔۔۔ جو زندگی اسنے گزار دی تھی۔۔۔ وہاں رشتے بس

رشتے تھے۔۔۔ جبکہ یہاں آنے کے بعد اندازاً ہوا۔۔۔ کہ رشتے صرف منہ سے کہہ دینے سے رشتے نہیں بنتے۔۔

محبت کی ڈوری میں بندھ کر رشتے پروان چڑھتے ہیں اور اسنے اس گھر میں آ کر یہ جان لیا کہ تھا کہ۔۔ رشتے محبت کا نام ہیں یہاں سب کو ایک دوسرے کی کتنی قدر تھی۔۔ کوئی کسی کا ساتھ چھوڑ دینے پر سکون میں نہیں تھا۔۔ کبیر کچھ نہیں بولا تو نین نے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کبیر کی آنکھوں کی پتلیوں میں حرکت ہوئی اسنے نین کو دیکھا۔۔ نین ایک دم تڑپی اسکی آنکھیں سرخ تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔ بے حد۔۔۔۔۔۔۔۔ جبکہ آنکھوں کے پردے پھولے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

کبیر "نین نے ٹرے سائیڈ پر رکھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ایسا لگ رہا ہے نین جیسے جسم کا کوئی حصہ ٹوٹ گیا ہے "گہرے مایوس لہجے میں۔۔۔ وہ بولا۔۔۔ نین کو بس نہیں چلا اسے خود میں سمالے۔۔۔ اسنے کبیر

کے دونوں ہاتھ تھام کر اسکو۔۔ اٹھایا۔۔ اور۔۔۔ حالانکہ کے وہ نین کے مقابلے بہت بڑا تھا پھر بھی اسے خود میں سمیٹنے کی کوشش کی۔۔۔ میں نہیں جانتی آپ لوگ کیا سوچ رہے ہیں یہ نہیں مگر مجھے لگتا ہے کوئی مسئلہ ہے۔۔۔ کوئی بات ہے "وہ کبیر کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی اسکو اپنے دل کی بات بتانے لگی۔۔۔

کبیر نے آنکھیں ایکدم کھولیں اور اسکی گود سے ایکدم دور ہوا۔۔۔ میرے سامنے اس قسم کی آئندہ بکواس مت کرنا "وہ چلایا۔۔۔ اچانک ہی۔۔۔ نین کا رنگ پھیکا پڑ گیا۔۔۔۔

وہ بیچ انسان اب دوبارہ ہماری زندگیوں میں کبھی شامل نہیں ہوگا اور اگر ہوا تو۔۔۔ میں خود اپنے ہاتھوں سے اسکا خون کر دوں گا "وہ بولا۔۔۔ اور بستر چھوڑ کر اٹھ گیا۔۔۔۔

یہ غلط ہے "نین نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔ نین "کبیر آنکھیں نکال کر غرایا۔۔۔



نین سر جھکا گئی۔۔۔۔۔

وہ جانتا تھا اسکا گھور ناہی کافی ہے تبھی وہ واشر و م میں چلا گیا۔۔ جبکہ نین۔۔۔  
بند دروازے کی جناب دیکھ رہی تھی۔۔۔

-----

زین مدیہا کے پاؤں دبار ہا تھا جبکہ زیمیل نے اس کے سر پر پٹی رکھی۔۔ مدیہا کا  
بخار اب کچھ اتر گیا تھا۔۔۔  
پریشے اور عمل بھی آچکیں تھیں ادھر ہی۔۔۔  
مدیہا نے زیمیل کی طرف دیکھا۔۔۔  
جاؤ بیٹا سالار کو بھی ناشتہ دے دو۔۔ "مدیہا نے کہا۔۔۔  
زیمیل کچھ ہچکچا گئی۔۔۔

اگر میری طبیعت ٹھیک ہوتی تو تمہیں نہیں کہتی میں "مدیہا نے کہا تو زیمیل  
اپنے ایکشن دینے پر کچھ شرمندہ سی ہوئی۔۔۔

نہیں آنٹی آپ ریسٹ کریں میں دے دیتی ہوں" وہ بولی۔۔ اور اٹھ گئی۔۔۔

زین مجھے اپنے بابا کے پاس لے جاؤ" مدیہا بولیں۔۔۔

مما سالار بھیا یہ کبیر بھیا ہی دروازہ بجائیں گے مجھ میں نہیں ہے بابا کے

زلزلے سہنے کی ہمت" وہ جلدی سے بولا۔۔ تو مدیہا مسکرا دی۔۔۔

جبکہ سب اسکی مسکراہٹ دیکھ کر۔۔ ایک دم کچھ پر سکون ہوئے۔۔۔

جبکہ مدیہا نے زین کے چہرے پر پیار کیا۔۔۔

آیت کو دیکھ لیتی صوفیہ تم۔۔۔" مدیہا نے کہا تو۔۔۔ صوفیہ نے سر

ہلایا۔۔ اور تنزیلہ صوفیہ اور پریشے عمل چاروں آیت کے پاس چلی گئیں۔۔۔

بیٹا اگر تم نہیں جانا چاہتی تو میں نین سے کہہ دیتی ہوں وہ کچھ کھالے۔۔۔

پتہ نہیں کچھ کھایا بھی تھا یہ نہیں" وہ پریشان ہی ہو گئیں۔۔۔

زیمیل شرمندگی سے سر نفی میں ہلا کر جلدی سے باہر نکلی اور۔۔ وہ تو جانتی بھی نہیں تھی کہ اسے کیا پسند ہے۔۔ ناشتے میں۔۔ اسنے اپنے دماغ کے مطابق کافی کا کپ بنالیا۔۔ اکثر افشین کو بھی وہ دیتی تھی کافی بنا کر تبھی کافی تو اسے بنانی آتی تھی اسنے بس کافی بنالی۔۔ جبکہ اسکی سمیل سے اسے ہمیشہ سے کوفت ہوتی تھی آخر کوئی اتنا کڑوا اور کالا سیاہ پانی کیسے پی سکتا ہے

----

اسنے منہ بنا کر اسپرہا تھ رکھ دیا۔۔۔  
 پھر بد تہذیبی کا احساس ہوا تو۔۔۔ ٹرے میں کپ رکھ کر وہ اوپر والے پورشن کی طرف چل دی۔۔۔  
 اسنے افسوس سے آیت کے کمرے کی طرف دیکھا تھا۔۔ جس کی ایک بار پھر سے رونے کی آوازیں آرہیں تھیں۔۔۔  
 وہ اوپر آگئی۔۔۔

مگر یہاں اسے احساس ہوا کہ۔۔۔ یہاں تو ابھی رات باقی ہے۔۔۔ اسنے۔۔۔  
 کمرے میں داخل ہو کر دیکھا تو وہ۔۔۔ سر تک کمبل تانے شاید سو رہا تھا جبکہ  
 ارد گرد گرے بلیک اور وائٹ تکیوں کا انبار لگا ہوا تھا۔۔۔  
 جبکہ بیڈ کی بیڈ شیٹ بالکل سکڑ چکی تھی۔۔۔ کافی بے ترتیب سا مرد تھا وہ۔۔۔  
 اسنے۔۔۔ کافی کاکپ سائیڈ پر رکھ کر۔۔۔ گلاس وال سے۔۔۔ پردے ہٹائے  
 تو روشنی کمرے میں بکھر گئی۔۔۔ مگر اتنی نہیں۔۔۔ کیونکہ موسم آج کل تقریباً  
 خوشگوار ہی تھا۔۔۔ تبھی بادلوں کی اوٹ سے نکلتی روشنی گلاس وال سے چھن  
 کر۔۔۔ کمرے میں اتر آئی اور کمرے میں موجود ملگجہ سا اندھیرہ ختم ہو گیا

زیمیل نے پلٹ کر بیڈ کی طرف دیکھا وہاں تو رتی بھی فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔  
 وہ اٹھ سکتا تھا خود سے۔۔۔ اس طرح تو وہ اس سے بالکل فرینک نہیں تھی کہ اسپر  
 سے کمبل ہٹا کر۔۔۔ وہ۔۔۔ اسے اٹھاتی۔۔۔ تبھی ارد گرد کوئی چیز دیکھنے لگی کہ  
 شاید وہ شور سے اٹھ جائے۔۔۔

اسنے سائیڈ ٹیبل کو زراسا بجا یا۔۔

سالار "مدھم لہجے میں بولی مگر دوسری طرف اثر بی نہیں پڑا۔

تھوڑی دیر اور کوشش کرنے کے باوجود اور اونچی آواز میں بولنے کے باوجود بھی جب وہ نہیں اٹھا تو۔۔۔ زیمیل نے کچھ جھجھکتے ہوئے اسکا شانہ ہلایا۔۔۔ اور آہستگی سے اسکے چہرے پر سے کمبل ہٹا دیا۔۔۔

کمبل کی زراسی گرمی سے اسکے چہرے پر سرخی سی پھیلی ہوئی تھی۔۔ جبکہ چہرے کے نقوش بے حد دلکش تھے وہ پہلی بار اسے غور سے دیکھ رہی تھی۔۔ اسکے گھنے بال پیشانی پر بکھر گئے تھے۔۔ جبکہ بریڈز اور ایک دوسرے میں پیوست پب۔۔۔ وہ سانس تھا مے اسکی طرف دیکھ رہی تھی۔۔ اسنے اتنا خوبصورت مرد آج سے پہلے نہیں دیکھا تھا۔۔۔

اور ایک دم اسے اپنی حرکت کا احساس ہوا۔۔

دھڑکتے دل کا شور کانوں میں سن کر وہ گھبرا کر دور ہوئی۔۔۔

سوچا نیچے چلی جائے کیونکہ وہ تو اٹھ نہیں رہا تھا۔۔۔

اور پھر اسنے آخری کوشش کی۔۔۔ وہاں سے ایک کوشن اٹھا کر اسنے سالار کے منہ پر دے مارا۔۔

آہ "وہ جھنجھلا کر۔۔۔ آنکھیں کھول گیا جبکہ زیمیل اس کامیابی پر ایک دم خوش ہوئی۔۔۔

یہ آسان تھا طریقہ تھا۔۔۔ وہ مطمئن ہوئی۔۔۔

کیا مسئلہ ہے "سالار تو پھاڑ کھانے کو دوڑا۔۔

کافی دیر ہوگی تھی آپ اٹھے نہیں آنٹی نے بھیجا تھا آپکو ناشتہ کرادوں "

زیمیل جلد بازی میں بول گی جبکہ بیڈ سے دور بھی ہوگی۔۔۔

جبکہ سالار تو مکمل بیدار ہو گیا۔۔۔

یہ کون سا طریقہ ہے اٹھانے کا۔۔۔ تمہیں تو رومینس کی الف بے بھی نہیں

آتی ٹھیک سے۔۔۔ کھینچ کر مار دیا منہ پر۔۔۔ لڑکی میرے منہ کو کچھ ہوتا تو۔۔۔

دنیا تمہیں چھیت دیتی۔۔۔ بہت قدر ہے اس چہرے کی "وہ بالوں میں ہاتھ

پھیرتا۔۔ اٹھ گیا۔۔ اسکی شرٹ کے اوپری بٹن کھلے تھے جن سے زیمیل نے نگاہ چرائی تھی۔۔

تو تم مجھے ناشتہ کرانے آئی ہو۔۔ واؤ ماما ہو میرا کتنا خیال ہے "وہ خوش مزاجی سے بولا۔۔۔

زیمیل اسکی صورت دیکھنے لگی۔۔

گھر بھر کے حالات کیا تھے اور اسکو کیسے شگونی سوج رہے تھے۔۔۔  
کل تو آپ اتنا غصے میں تھے آج آپ مسکرا رہے ہیں۔۔۔ "وہ کافی کا کپ اسے اٹھا کر دیتی سیدھا سیدھا طنز کرنے لگی۔۔

نہ ہی کل آنٹی کے پاس آپ آئے "زیمیل کو برا لگا تھا۔۔۔  
زیمیل نے اسکے آگے کپ کیا۔۔

مجھے تم سے زیادہ اپنی فیملی کا احساس ہے خیال ہے۔۔ "وہ اسکے طنز کا جواب دینے لگا۔۔۔

ہاں وہ تو کل دیکھا ہے مجھے۔۔۔" زیمیل نے بھی اسے چڑانے کا اردہ بنالیا تھا  
۔۔۔ سالار اسے گھورنے لگا۔۔۔

میں چلتی ہوں آپ۔۔۔ نیچے آجائیے گا شاید آپ کو مسکراتا دیکھ سب کچھ بہتر  
محسوس کریں "زیمیل نے سنجیدگی سے کہا اسے احساس ہو گیا تھا وہ شخص اتنی  
صلاحیت رکھتا ہے کہ اپنے موڈ سے دوسروں کو خوش کر سکے۔۔۔۔

ویٹ ویٹ۔۔۔ یہ کون سا طریقہ ہے ممانے تمہیں میرے پاس خود بھیجا  
ہے اور تم یہ سنجیدہ سنجیدہ باتیں میرے منہ پر مار کر جا رہی ہو موقع جب ہو تو  
فائدہ اٹھانا چاہیے کل کی ساری ڈیٹ فلاپ ہو گی میری "وہ جلدی سے اٹھ کر  
اسکا ہاتھ پکڑتا بولا۔۔۔ جبکہ دوسرے ہاتھ سے کافی کا گھونٹ بھر کر اسنے براسا  
منہ بنایا۔۔۔

میرا پی آئے ہی تم سے زیادہ اچھی کافی بنالیتا ہے "وہ  
سر جھٹک کر وہ بولا۔۔۔

اور زیمیل کو زبردستی بیڈ پر اپنے سامنے بیٹھا لیا۔۔۔



زیمیل نے اٹھنا چاہا۔۔۔

او کے جب تک یہ کافی ختم نہیں ہوتی۔۔۔ بس تب تک "سالار بولا۔۔۔۔۔ تو  
زیمیل ایک نظر اسکی جانب دیکھ کر بیٹھ گئی۔۔۔ جبکہ سر جھکا لیا تھا۔۔۔ سالار اسکو  
غور سے دیکھنے لگا۔۔۔

پنک دوپٹہ سر پر رکھے۔۔۔ وہ خاموشی سے۔۔۔ بیٹھی تھی۔۔۔  
جبکہ انگلیوں کو اچھی طرح موڑ توڑ رہی تھی۔۔۔ سالار نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور  
گرم مگر کڑوی ترین کافی کا گھونٹ بھر لیا۔۔۔  
مجھے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔۔۔ یہ سب کیسے ٹھیک ہو گا۔۔۔ آیت کو  
دیکھ کر رونا آرہا ہے عارض بھائی نے ایسا کیوں کیا۔۔۔ انھوں نے کتنا بڑا چیٹ  
کیا ہے آیت کو وہ کیسے برداشت کرے گی۔۔۔ یہ سب کچھ۔۔۔۔۔ "بلا آخر  
زیمیل بولی۔۔۔ اور رونے لگی۔۔۔

سالار نے کافی کاکپ گھیرہ سانس بھر کر۔۔۔ سائیڈ پر رکھا۔۔ اور وہ اسکے  
نزدیک ہوا۔۔ اور پہلی بار سالار نے اسکو اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔ جبکہ  
زیمیل بھی بنا احتجاج کے لگ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے زیمیل کی جانب دیکھا جو دونوں ہاتھ منہ پر رکھے۔۔ رونے میں  
مصرف تھی۔۔۔۔

میرا پر و بلم یہ ہے کہ میں تمہیں روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔۔ شروع  
دن سے۔۔۔ جب میں نے تمہیں روتے ہوئے دیکھا۔۔ تو اس دن سے  
میں نے سوچ لیا تھا۔۔ تمہارے آنسوؤں کو خود چن لوں گا۔۔۔ "اسنے گھمبیر  
لہجے میں کہا۔۔ اور اسکے آنسو صاف کیے۔۔۔۔

زیمیل کو اپنی پوزیشن کا فوراً احساس ہوا۔۔ تو جلدی سے دور ہونا چاہا۔۔ جبکہ  
سالار کی پکڑ اسکے شولڈرز پر مضبوط تھی وہ ہچکچا گئی۔۔۔۔

بہت جلد سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ مجھے لگتا ہے اس بیچ میں کوئی راز ہے  
۔۔۔ جسے وہ ہم سب سے چھپا کر گیا ہے۔۔۔ ایسا ناممکن نہیں لگتا تمہیں کہ

--- بیس تیس دن وہ ہنی مون پر عیاشی مار کر آیا وہ بھی اس لڑکی کے ساتھ  
جواسے پسند نہیں اور جب آیا تو اسکی بتیسی اتنی باہر تھی جتنی میں نے کبھی  
نہیں دیکھی "وہ سمجھنے لگا زیمیل اسکی شکل دیکھنے لگی۔۔

اس سے زیادہ کوئی گھیری اور خاص بات پکڑ لیتے "وہ افسوس کرتی اس سے  
دور ہوئی۔۔ جبکہ سالار ہنس دیا۔۔۔

آئی پرومیں سب ٹھیک وہ جائے گا اور میرے بھائی کو برامت سمجھنا۔۔۔  
وہ میری طرح ہیڈ سم اور رومنٹک پلس عقلمند نہیں۔۔۔ ہے مگر پھر بھی  
۔۔۔ بہت اچھا ہے "زیمیل دروازے کی جانب بڑھ رہی تھی جبکہ سالار بیڈ  
پر لیٹا۔۔۔ اسکی طرف دیکھتا بولا۔۔۔

آپکے بھائی نے آیت کو جو تکلیف دی ہے اسکے بعد شاید اس گھر میں کوئی  
اسے اچھا سمجھ سکتا ہے "اسنے سنجیدگی سے کہا۔۔ سالار بھی اسے سنجیدگی  
سے دیکھنے لگا۔۔۔

اور اگر میں ثابت کر دوں "وہ اپنی جگہ سے اٹھا چہرے پر ناگواری چھا گئی تھی

----

جو حقیقت نہیں اسے آپ ثابت نہیں کر سکتے سالار۔۔۔ وہ انسان شاید

"آیت کے لائق ہی نہیں

انف "سالار بھڑکا۔۔۔

مجھے بالکل پسند نہیں۔۔۔ تم میرے گھر والوں میں سے کسی کی برائی اپنے منہ

سے نکالو "وہ دبے لہجے میں غصے سے بھڑکا۔۔

مجھے ایسا لگتا ہے کہ پھر آپ بھی انھیں لوگوں میں شمار ہیں جو برائی کو ڈھانپ

ڈھانپ کر رکھتے ہیں جن کی کوشش ہوتی ہے اپنوں کے عیبوں پر پردے

ڈالنے کی جبکہ وہ چاہے کچھ بھی کرتے پھیرے۔۔ لڑکی کا دل سالار کا بیچ

کی طرح نازک ہوتا ہے وہ اتنے ستم نہیں سہہ سکتا۔۔ جتنے مرد ستم عورت کو

دے دیتا ہے۔۔ اور یہ حقیقت ہے کہا آپ کا۔۔ بھائی آیت کو ڈیزرو ہی

نہیں کرتا تھا" وہ پہلی بار بھڑکی تھی رات سے یہ ہی بات اسے تکلیف دے  
رہی تھی۔۔۔۔۔

تم اپنی زبان بند رکھو" سالار ضبط سے ایک قدم اسکی طرف بھڑکتا بولا۔۔۔۔۔  
جبکہ زیمیل پیچھے ہٹی تھی۔۔۔۔۔ دونوں کے ہی دماغ میں ایسا کچھ نہیں تھا کہ  
دونوں کے درمیاں گفتگو اس نتیجے پر پہنچے گی۔۔۔۔۔  
زیمیل اسکی جانب دیکھ کر وہاں سے نیچے اتر گی جبکہ سالار نے غصے سے  
بھڑک کر۔۔۔ دیوار پر ہاتھ مارا تھا۔۔۔۔۔  
اسے امید نہیں تھی زیمیل سے ایسی کسی بھی بات کی۔۔۔۔۔

وہ فریش ہو کر نیچے آیا۔۔۔ جبکہ فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔

وٹ دا ہیل تم ایک چیز کل رات ہی میں تمہیں کہہ چکا ہوں پتہ نہیں کر سکے۔۔۔" وہ ایک دم کسی پر چلایا تھا۔۔۔ کبیر کو اسنے ہاتھ کے اشارے سے روکا جو کہ آفس جا رہا تھا شاید۔۔۔

مجھے آدھے گھنٹے کے اندر اندر ریپورٹ دو" اسنے آخری بات کہہ کر فون بند کیا۔۔۔۔

نین ایک طرف کھڑی تھی جبکہ نیچے لاونج میں صرف کبیر تھا باقی کوئی نہیں تھا۔۔۔۔

کبیر مجھے تم سے بات کرنی ہے" وہ بولا۔۔۔  
ہاں بولو آفس میں میٹینگ ہے تم مجھے جلدی بتادو۔۔۔" کبیر عجلت میں تھا۔۔۔  
"یار کینسل کر دو۔۔۔۔ بات ضروری ہے

بولو تم میں سن رہا ہوں" وہ بالکل سپاٹ لہجے میں بولا۔۔۔

"کبیر مجھے لگتا ہے عارض کے ساتھ کوئی پروہلم۔۔۔۔

سالار اس سے پہلے بات پوری کرتا کبیر نے ناگواری سے سانس بھرا۔۔۔



میں فیصلہ کر چکا ہوں اور میرے فیصلے کے بیچ کوئی نہیں آئے گا" وہ زہر خند لہجے میں بولتا سالار کو بھی جتنا وہاں سے چلا گیا۔۔۔ جبکہ سالار۔۔۔ حیرانگی سے اسکی پشت گھورتا رہا گیا۔۔۔۔۔

اسنے نین کی طرف دیکھا۔۔

میں بھی کبیر کو یہ ہی سمجھانا چاہ رہی ہوں کوئی مسئلہ ضرور ہے۔۔ "نین نے۔۔ اپنے دل کی بات بتائی تو سالار سر تھم گیا

ایک طرف اسکی بیوی دوسری طرف اسکا بھائی۔۔۔

سالار کے چہرے پر واضح پریشانی کے آثار تھے۔۔

نین اسکے قریب ہوئی۔۔۔۔

میں آپکے ساتھ ہوں آیت کو اس افیت سے نکلنے کا حل یہ نہیں جو کبیر سوچ

رہے ہیں بلکہ یہ ہے۔۔ کہ عارض جہاں بھی ہیں وہ واپس آجائیں۔۔۔ "نین

اسکو کہنے لگی جس پر سالار نے سر ہلایا۔۔۔

مگر متفکر دونوں ہی تھے۔۔۔



بابا کہاں ہیں "وہ پوچھنے لگا۔۔

جی انھوں نے ڈور نہیں کھولا۔۔۔ زین نے کوشش کی تھی بلکہ چاچو وغیرہ تو کافی دیر سے کوشش کر کے آفس چلے گئے ہیں "نین نے تفصیلی جواب دیا۔۔ اور سالار۔۔ وہاں سے ہٹ کر جلدی سے باپ کے کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔

بجانے کو کوئی فائدہ نہیں تھا تبھی اسنے ڈیوڈز سے چابی نکال کر دروازہ کھولا۔۔۔۔

تو کمرے میں اندھیرہ تھا نین باہر ہی رک گئی۔۔۔۔

اور سالار اندر چلا گیا جبکہ دروازہ بھی بند کر لیا۔۔

اندر کمرے میں اندھیرہ تھا سالار نے لائٹ اون کی۔۔۔

تو مرتضیٰ سٹڈی ٹیبل پر بیٹھے تھے جبکہ انکے آگے۔۔ ان چاروں بھائیوں کی

تصویر رکھی تھی جو انھوں نے۔۔۔۔ نار ان کاغان کے ٹور پر کھنچوائی تھی

زندگی میں ایک بار ہی ان چاروں کو اس طرح جانے کی اجازت ملی تھی۔۔۔  
اور یہ تصویر مرتضیٰ کو بے حد پسند تھی۔۔۔۔  
سالار کو باپ کی پریشانی کا احساس ہوا تو اس نے پیچھے سے انکو گلے سے لگالیا

۔۔۔۔

وہ کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔۔  
مجھے سخت غصہ ہے تم سب پر "مرتضیٰ بولے اور تصویر کو ٹیبل پر پٹخ دیا۔  
سالار کے لب مسکرا دیے یعنی یہاں اتنی سختی نہیں تھی۔۔۔۔  
ہاں جانتا ہوں۔۔۔" سالار نے اس تصویر کو اٹھا کر دیکھا۔۔۔  
وہ چاروں ایک دوسرے کے شانوں پر بازو رکھے۔۔۔ کھڑے ہنس رہے  
تھے۔۔۔۔

تم لوگ سمجھتے ہو کہ بہت بڑے ہو چکے ہو۔۔۔ یہاں تک کے تمہاری ماں کو  
بھی لگتا ہے کہ مرتضیٰ کی ضرورت اب کسی کو نہیں رہی اسکو تو مر جانا  
چاہیے "مرتضیٰ نے غصے سے سالار کی طرف دیکھا۔۔۔

سالار نے انکی طرف دیکھا۔۔۔

آپکو عارض پر غصہ نہیں "سالار نے الگ ہی سوال کیا۔۔۔

وہ یہیں ہے ابھی امریکہ نہیں گیا۔۔۔۔۔ "مرتضیٰ نے بھی الگ جواب دیا

۔۔ سالار چوکنا ہوا۔۔ یہ ہی کھوج نکالنے کے لیے تورات سے اپنے پی آئے

کو بھاگ کر کھا تھا اسنے۔۔۔

واقعی "سالار نے جلدی سے سیل فون نکالا۔۔۔

پھر تو آسانی سے پکڑا جائے گا۔۔ اوہ تھینک ڈیڈ "وہ جلدی سے بولا۔۔ اور

ایک دم وہاں سے باہر نکل گیا۔۔۔

جبکہ مرتضیٰ اسی کے منتظر تھے کہ وہ کب اسکے پاس آئے گا اور کب وہ اسے

یہ بتائیں گے۔۔ وہ جانتے تھے عارض نے جن نظروں سے انھیں دیکھا تھا وہ

کسی مشکل میں ہے۔۔۔ ماں باپ کی نگاہ سے اولاد کی تکلیف چھپتی نہیں

بھلے اولاد ماں باپ کو کتنی ہی تکلیف دے دے مگر یہ طے تھا۔۔ کہ وہ سب

کو سیدھا کر دینے کا ارادہ رکھتے تھے۔۔

یہ گھر باندھ کر ہی وہ چلا رہے تھے۔۔ اور ان چاروں میں سے۔۔ ایک کو بھی وہ اپنے تن سے جدا نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔

مگر سزا کے حقدار سب ہی تھے تبھی۔۔ وہ گھیری سانس بھر کر اٹھ گئے اور فریش ہونے کے لیے واشروم چلے گئے۔۔۔

-----

سالار نے افان کو کال کی اور اسے ساری بات بتائی۔۔

یہ کیا بکواس ہے یار تم لوگوں نے ہمیں بتانے کی ضرورت بھی نہیں سمجھو " افان الٹا غصہ کرنے لگا۔۔

یار مجھے فلحال عارض کی لوکیشن کا پتہ چل گیا ہے۔۔ تم میرے پاس پہنچ سکتے ہو۔ کبیر تو میرا فون اٹھانے کے لیے تیار نہیں ہے " سالار جھنجھلا کر بولا۔۔۔

وہ گاڑی خود ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ اسکا پی آئے ساتھ بیٹھا تھا اسی نے عارض کی لوکیشن نکالی تھی جو کہ بہت مشکل سے ملی تھی۔۔

یہ لوکیشن ایئر پورٹ سے کچھ دور تھی۔۔۔  
اور وہ کافی تیزی سے اس لوکیشن تک پہنچنا چاہ رہا تھا جبکہ افان۔۔ بھی  
دوسری طرف اسکے کہنے پر آفس سے نکلا تھا۔۔۔

سب : [10/23, 9:19 PM] S 💎💎💎💎💎💎

اسکے پاس موجود تھے۔ مگر انکی نظروں میں ہمدردی دیکھ کر۔۔ اسکو اپنا  
آپ جیسے بے مول سا لگا جیسے اسکی تو کوئی وقت ہی نہیں تھی۔۔۔  
کبھی باپ نے پلٹ کر اسکی صورت نہیں دیکھی اور وہ۔۔ ہمیشہ سے۔ انھیں  
لوگوں کے ٹکڑوں پر پلی۔۔۔ ماں کے وجود کو محسوس کرنے کی عمر آئی تو  
وہ لمس آس پاس نہیں تھا۔۔ کوئی بہن بھائی کوئی ہمدرد کوئی ایسا بھی نہیں  
تھا جس سے اپنی تکلیف باٹتی۔۔ کہ وہ کیا محسوس کرتی ہے۔۔۔ وہ کس  
قرب سے گزرتی ہے جب وہ تنہا رہ جاتی ہے

-- خاموش نظروں نے ایک نظر میں ہی سب کے جھکے سر۔۔۔ اور ترس  
 بھری آنکھوں کو غور سے دیکھا۔۔۔ تھا۔۔  
 عارض اسکی زندگی کا وہ شخص تھا۔۔۔ جس کے لئے وہ اندھے کنوئیں میں  
 بھی چھلانگ لگالیتی اور آف نہ کرتی۔۔۔۔  
 اسکا ہر جزبہ عارض کے لیے اتنا سچا اور گھیرہ تھا کہ اگر وہ جان جاتا تو رشک  
 کرتا کہ آیا کہ وہ اس قابل تھا۔۔۔۔؟؟  
 اسکے اندر سے اٹھتی عارض کے لیے محبت آنکھوں سے چمکتا جنون کیا کبھی  
 اسے نظر نہیں آیا۔۔۔۔  
 شاید وہ اپنی رہتی زندگی میں۔۔۔ گزشتہ رات وہ کبھی بھول پاتی جو اسکی زندگی  
 میں اگر گزر چکی تھی جس کا کوئی حساب کتاب نہیں تھا جس کے بارے میں  
 اس سے پوچھنے والا کوئی نہیں تھا کیونکہ وہاں سب آسکے اپنے تھے  
 آیت کا کون تھا۔۔۔۔۔  
 کوئی تھا کیا۔۔۔ اگر آواز لگاتی۔۔۔۔۔ کسی اپنے کے لیے

تو وہ جانتی تھی دور دور تک بھی کسی اپنے کی آواز سنائی نہیں دیتی۔۔۔ اب  
اسکے انسو یہ بے بسی۔۔۔ سہتے سہتے تھک گئے تھے۔۔۔  
وہ چپ ہو گئی تھی۔۔۔

یہ بچہ اسکا گناہ تھا۔۔۔ اور اگر اس کی قسمت میں اسکے باپ کا لمس نہیں تھا تو  
نہیں تھا۔۔۔ کیا ہو گیا۔۔۔ وہ تو نہیں مری زندہ باپ کے ہونے کے باوجود  
اس حالت میں رہ کر۔۔۔  
تو اسکی بیٹی بھی نہیں مرے گی  
کس بات کی فکر تھی

۔ اس دنیا میں جب وہ جی لی تو۔۔ اسکی بیٹی بھی جی لے گی۔۔۔  
صوفیہ کھانے کا انتظام کر لو۔۔ دیکھو شام ڈھل آئی ہے اب۔ "تذلیلہ نے  
اسکی طرف دیکھ کر۔۔ کہا تو نین اور زیمیل کو شرمندگی سی ہوئی

ہم بنا لیتے ہیں آپ لوگ آیت کے پاس بیٹھیں۔ "نین نے کہا۔۔۔۔۔ اور جلدی اسے اٹھنے لگی زیمیل بھی سر ہلا کر ساتھ اٹھی تھی صوفیہ تنزیلہ نے تینوں کو غور سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

ہر ایک اپنی جگہ پر نگینہ تھی۔۔۔۔۔ مدیہا کی تینوں بہوئیں۔۔۔۔۔ جیسے موتیوں کی طرح تھیں۔۔۔۔۔ حسن سے چمکتی ہوئیں مالا مال۔۔۔۔۔

ان دونوں نے اپنی نگاہ پھیر لی۔۔۔۔۔ میرے پاس کیوں بیٹھنا ہے میں بیمار نہیں ہوں۔۔۔۔۔ اور ویسے بھی بھوک مجھے بھی لگی ہے۔۔۔۔۔ "آیت اپنی جگہ سے کہتی اٹھی۔۔۔۔۔ سب ایک دم حیران کن نظروں سے اسکو دیکھنے لگے۔۔۔۔۔ جو اپنے بے داغ شفاف پاؤں میں چپل پہن رہی تھی۔۔۔۔۔



۔ چیل پہن کر وہ بنا کسی کی جانب دیکھے۔۔ اپنے کمرے سے باہر نکل گی پیچھے  
ان سب نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔  
زمیل کے چہرے پر ایک مسکراہٹ ابھری۔۔۔  
اگر ایت۔۔ ہمت کر چکی تھی تو کتنا اچھا تھا نہ کہ وہ اسکی طرح بے بس نہیں  
ہوئی۔۔۔

ہاں اگر اسنے۔۔ کچھ سوچ لیا تھا تو۔۔ بہت اچھا سوچا تھا۔۔۔  
مرد کے ہونے سے معاشرہ کیا صرف عورت کو قبول کرے گا بھلے وہ  
مرد خود اس عورت کو تنہا کر دے۔۔۔ زلیل کر دے۔۔۔  
نہیں ایسا کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔

عورت کی اپنی ایک الگ حثیت بھی ہے۔۔۔  
اسکی اپنی شخصیت بھی ہے جو۔۔۔ بعض مردوں کے گھٹیا پن سے۔۔ مسک  
ہو جاتی ہے۔۔ وہ اپنی سوچوں میں غلتان سب سے پہلے آیت کے پیچھے نکلی  
تھی جبکہ نین نے دکھ سے عارض کے بارے میں سوچا تھا۔۔۔

نہ جانے وہ کس مصیبت میں اتنی بڑی بے وقوفی کر گیا تھا۔۔۔  
 اور آگے جا کر اسے کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔۔۔ اسے دکھ ہوا تھا تبھی وہ  
 افسردہ سی۔۔۔۔۔ خود بھی انکے پیچھے اگی جب کہ سب سے پیچھے صوفیہ اور  
 تنزیلہ اتریں تھیں دونوں ہی خاموش تھیں۔۔۔

آیت کچن میں اگی۔۔۔ زیمیل اور نین کی جیسے زبان پر تھا۔۔۔ کہ اس سے  
 کہیں کہ تم باہر چلی جاؤ ہم کھانا بنا لیتے ہیں وہ کچن میں بھی بہت کم آتی تھی  
 ۔۔۔۔۔ سالار اور کبیر کی تولڈلی تھی۔۔۔ اور شاید گھر میں باقی لوگوں  
 کی بھی کہ سب اسکی تکلیف کو اسکے درد کو محسوس کرتے تھے۔۔۔ اسے کبھی  
 کسی کام کے لیے نہیں کہا۔۔۔ اور نین اور زیمیل کو بھی کوئی مسئلہ نہیں تھا  
 ۔۔۔ وہ دونوں خود ہی بنا لیتیں مگر آیت نے بنا کسی کا آسرا تک۔۔۔ اپنے لیے  
 کھانا بنا شروع کر دیا۔۔۔

ورانداز ایسا تھا کہ ان دونوں کی ہمت ہی نہ پڑی۔۔۔ کہ اسے کچھ کہہ سکیں

---

۱

وہ دونوں بھی بنا کچھ بولے۔۔ سب کے لیے کھانا بنانے لگی۔۔ جبکہ تنزیلہ صوفیہ بھی ساتھ مدد کر رہی تھیں۔۔۔

کہ پیچھے سے افشین بھی آگئی۔ اور ایک دم آیت تک پہنچ کر اسنے آیت کے ہاتھ سے سامان کھینچا تھا۔۔۔

یہ تم کیوں کر رہی ہو۔۔ یہ دونوں کیا اس گھر میں مفت کی روٹیاں توڑنے آئیں ہیں یہ دونوں بنائیں گی۔ میری بچی تم باہر چلو۔۔ تم بھلہ ان کاموں کو کیوں ہاتھ لگاؤ گی "افشین اسے پیار کرتی بولیں زیمیل کو تو عادت تھی۔۔۔

اس بے عزتی کی۔۔ یہ شاید اسکا دماغ اب ان باتوں کو ایک سیپٹ کر چکا تھا ہاں البتہ نین کا چہرہ پیل میں سرخ ہو گیا تھا۔۔ زیمیل کی طرف اسنے غصے سے دیکھا جو بے حس بنی۔ یہ بکو اس سن کر بھی اپنے کام میں۔ مگن تھی۔

نین نے تمللا کر۔ افشین کی طرف دیکھا آیت بھی افشین کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔



"اور آپکی مہربانی ہوگی مجھ سے ہمدردیاں نہ کریں۔۔۔۔۔  
یہ آیت کے الفاظ تھے۔۔ ششدر ہونا تو سب کا بنتا تھا۔۔ ساکت نظروں  
سے سب آیت کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

گویا جیسے دنیا کا آٹھواں عجوبہ دیکھ رہے ہوں۔۔۔۔۔  
آیت دو بارہ سے اپنے کام کو لگ گئی۔۔۔  
افشین کی آج سے پہلے اتنی بے عزتی کبھی نہیں ہوئی تھی جتنی اس نے آج  
محسوس کی تھی۔۔۔۔۔

گویا کہ اسکے پاس کچھ الفاظ نہیں بچے تھے  
۔۔۔ زبیل افشین کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔ اسکی نظروں میں کوئی تاثر نہیں  
تھا گویا وہ اسکی اس بے عزتی پر خوش ہوئی تھی یہ کچھ اور نہ اسکی ایسی عادت  
تھی۔ البتہ آج بھی افشین کو دیکھ کر دل کا خوف ختم نہیں ہوا تھا۔۔۔  
جبکہ افشین کو اسکی نظریں سراسر مزاق اڑاتیں لگیں۔۔۔۔۔

اور اپنے اندر اس آگ کو سموئے۔۔۔۔ وہ خاموشی سے اس وقت یہاں سے  
نکل گئی تھی۔۔۔۔

ایت۔۔ سینڈ ویچیز بنا کر باہر ٹیبل پر بیٹھ گئی۔۔۔۔  
اصل آیت کو دیکھ کر سب حیران تھے۔۔۔۔  
نین اور زیمیل نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔ پھر بولنے کی کچھ ہمت نہیں  
ہوئی۔۔۔۔ تو وہ دونوں جلدی جلدی کھانا بنانے لگیں

مر تضحی صاحب کمرے سے نکلے۔۔۔۔ طبعیت بو جھل تھی تبھی افس جانے  
کا ارادہ ملتوی کر دیا تھا۔۔۔۔  
مگر باہر نکلتے ہی سیدھا نظر آیت پر گئی جو۔۔۔ ٹیبل پر بیٹھی۔۔۔ سینڈ ویچ کھا رہی  
تھی۔۔۔۔

جبکہ۔۔ صوفیہ نے اسکے آگے فروٹس بھی رکھے۔۔۔  
تھنکیو" اسنے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔ ہاں یہ حیران کن تھا۔۔  
مگر اتنا بھی عجیب نہیں اگر حالات اس رخ جارہے تھے تو یہ سب بہترین تھا  
۔۔ وہ چہرے پر نرم مسکان لیے اسکے نزدیک آگئے۔۔۔  
اور اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

کیسا ہے میرا بچہ " وہ بولے اور چمیر گھسیٹ کر بیٹھ گئے۔۔۔۔۔

ایت انکی طرف دیکھ کر مسکرائی۔۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں تایا ابو " آیت نے کہا۔۔۔۔۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔۔۔۔ "وہ مدھم سا ہنسنے۔۔۔۔۔۔  
میں بھی شئیر کر لوں۔۔ سیریسلی بہت بھوک ہے" مرتضیٰ بولے تو آیت  
اپنی ہنسی دبا گی۔ اور انکے سامنے رکھی پلیٹ پر۔۔ سینڈ ویج رکھا جبکہ نین  
اور زمیل کو سخت شرمندگی ہوئی۔۔

بابا میں کھانا لگا دیتیں ہوں۔۔ کھانا بالکل ریڈی ہے "نین نے کہا تو مرتضیٰ نے سر ہلایا۔۔

یہ حقیقت تھی انکی تینوں بہوئیں۔ خوبصورت ہونے کے ساتھ خوب سیرت بھی تھیں البتہ بیٹوں کے بارے میں انکی کوئی خاص اچھی رائے نہیں تھی۔۔۔

زیمیل چونکہ جھجھکتی تھی تبھی اسنے چپ چاپ انکے آگے کھانا لگانا شروع کر دیا۔۔

پریششے اور عمل نے نین کو ٹیبل پر دیکھا تو دوڑتیں ہوئیں اس تک آئیں اور دونوں نے پیچھے سے اسے بانہوں میں بھر لیا۔۔۔۔

آیت ایک دم چونک سی گئی۔۔۔

اور مسکرا دی۔۔ مرتضیٰ بھی مسکرائے۔۔ ایسا لگ رہا تھا رفتہ رفتہ گھر پر پڑے اندھیرے سائے ختم ہوتے جا رہے ہیں۔۔۔۔

دونوں نے آیت کے گال پر پیار کیا تو وہ شرماسی گئی۔۔۔



اب مجھ پر مکھن لگانا بند کرو" آیت نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

"تھینک گاڈ تم۔۔۔ ٹھیک ہو۔۔۔

ہاں میں ٹھیک ہوں" وہ بولی آنکھوں میں عجیب تاثر سا اگیا۔۔۔

سب نے اسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔

پریشے نے جلدی سے۔۔ بات بدل لی۔۔

بھابیز لگتا تھا آج تو بھوکا مار دیں گی آپ دونوں" پریشے دھڑک سے چمیر  
پر گیری اور اب احساس ہوتا یا ابوسا منے بیٹھیں ہیں اور اسکی حرکتوں پر ہنس  
رہے ہیں

وہ شرمندہ ہوا اٹھی۔۔۔۔

ریکس رہو بیٹا۔۔۔ آج میرا ویسے بھی اپنی بیٹیوں کے ساتھ رہنے کا ارادہ  
ہے۔۔ سارے بچے جلدی سے اجاو۔۔۔ کھانا کھانے" انھوں نے نین اور  
زیمیل کو بھی کہا۔۔۔

تو۔۔۔ عجیب سی خوشی کی لہر سی دوڑ گئی۔۔۔ سب میں

صوفیہ تنزیلہ نے جلدی جلدی کھانا لگا دیا۔۔۔  
شام تو ہو ہی چکی تھی۔ بس مغرب تک سب ہی گھر کے مرد گھر لوٹ آتے

۔۔۔

وہ سب ٹیبل پر بیٹھ گئیں۔۔۔

خوش ایکسائٹڈ سی۔۔۔

اور سب نے کھانا کھانا شروع کیا۔ صوفیہ اور تنزیلہ بھی ساتھ بیٹھ گئیں  
مغرب ہونے کو آئی تھی کھانا تو کسی نے نہیں کھایا تھا۔

تبھی بھوک بھی بھت لگی تھی۔۔۔ جبکہ مدیہا اور زین ابھی زین کے روم  
میں تھے

تایا ابو۔۔۔ "ایت کی آواز پر سب نے اسکی طرف دیکھا  
وہ آیت جو بیوقوف دو لوگوں کے دیکھنے سے گھبرا اٹھے وہ آج ان سب کی  
نظروں کے سامنے جمی بیٹھی تھی۔۔۔

وہ اکیلی "وہ گھبرا نہیں رہی تھی۔۔۔ بس الفاظ تلاش رہی تھی۔

نہ جانے اپنے لفظ کم حثیت سے کیوں لگ رہے تھے۔۔۔۔  
اسکایوں لفظ تلاش کرنا سب کو۔۔۔ دوبارہ سے۔۔۔ افسردہ کر گیا۔۔۔۔ کتنا  
خوش رہنے لگی تھی وہ۔۔۔  
مرتضیٰ نے کھانا چھوڑ کر اسکی جانب دیکھا۔۔۔  
بولو۔۔۔۔ "انھوں نے کہا۔۔۔۔  
آیت نے اپنے آنسوؤں کو حلق میں ہی بے دردی سے اتار لیا۔ وہ ایک آنسو بھی  
ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔  
میں چاہتی ہوں۔۔۔ کہ میں۔۔۔ آفس میں جاب کروں۔۔۔ "اسنے آہستگی  
سے یہ الفاظ کہے تھے۔۔۔  
وہ جانتی تھی مرتضیٰ کو یہ بات بالکل نہیں پسند۔۔۔۔  
سب کی اگلی نظریں مرتضیٰ پر تھیں۔۔۔  
اچھا فیصلہ ہے۔۔۔۔ میری جان۔۔۔۔ تم جو چاہو وہ کرو مگر اسکو جاب کا نام  
مت دینا وہ تمہارا اپنا افس ہے۔۔۔۔

کل سے تم میرے ساتھ چلو گی اوکے " یہ کبیر کی آواز تھی۔۔۔۔۔

سب نے۔۔ کبیر کی جانب دیکھا تھا۔۔ ایت نے مرتضیٰ اور پھر کبیر کو دیکھا

۔۔۔ مرتضیٰ کچھ نہیں بولے تھے چہرے پر۔۔۔ زرا ناگواری کا تاثر تھا

کبیر نے اسکے سر پر پیار کیا تھا۔۔۔

آیت کی آنکھوں میں پھر سے پانی بھرنے لگا۔۔ نہیں وہ رونا نہیں چاہتی

تھی۔۔۔ کبیر نے اسکی دونوں آنکھیں صاف کی۔۔

اور نین نے جلدی سے اسکے لیے چٹیر چھوڑ دی۔۔۔

کبیر اس چٹیر پر بیٹھ گیا۔۔۔

اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام کر۔۔ اسنے اسکی آنکھوں سے نکلتے خاموش

آنسو کو اپنے انگوٹھے سے صاف کیا مگر آنسو تھے کہ۔۔۔ بے تابی سے

بند توڑتے جارہے تھے۔۔۔

جو ہوا اسے ایک بھیانک خواب سمجھ کر بھول جاو۔۔۔۔۔

زندگی ہمیشہ ایک ڈگر پر نہیں چلتی۔۔۔۔۔

اور تم ان فضولیات کے لیے پیدا نہیں ہوئی ہو۔۔۔  
 میرے نزدیک تمہارے ہر فیصلے کی اہمیت ہے۔۔۔۔  
 میں چاہتا ہوں تم خوش رہو۔۔۔ اور اگر آفس جوائن کرنے سے تمہیں  
 خوشی ملتی ہے تو تمہاری خوشی کے لیے۔۔۔ مرتضیٰ ہاؤس کے اصول بھی  
 توڑ دیے جائیں گے۔۔۔

اور میرے نزدیک یہ اچھایشن ہے۔۔۔ تمہاری ڈگری۔۔۔  
 کسی گدھے پر ضائع ہونے کے لیے نہیں۔۔۔  
 مزید مت رونا۔۔۔ نہ تم اکیلی تھی پہلے نہ ہو۔۔۔۔  
 جب تک کبیر زندہ ہے تمہارے سامنے کھڑا ہے اگر تمہیں یقین ہو تو۔۔۔  
 "وہ معمولی سا شکواہ بھی کر گیا۔۔۔ آیت اسکے دونوں ہاتھ تھام کر پھوٹ  
 پھوٹ کر رو دی۔۔۔

وہاں کھڑے سب لوگوں کی آنکھوں میں لاتعداد آنسو بھرائے۔۔۔۔  
 وہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔

بس بے بس سا ایک لفظ نکلا تھا۔۔۔۔  
میرے ساتھ ایسا کیوں بھیا "کبیر نے اسکو سینے میں جکڑ لیا گویا اپنے مضبوط  
بازوؤں کا احساس دلایا تھا۔۔۔۔  
ریکس آیت۔۔۔ بھول جاؤ۔۔۔ سب۔۔۔۔ "وہ اسے بچوں کی طرح  
سمجھا رہا تھا۔۔۔۔  
نین اسپر اور کس کس طرح فدا ہوتی۔۔۔۔  
اپنے آنسو صاف کرتے۔۔ اسکا دل اسکی محبت سے لبریز ہونے لگا۔۔۔۔

وہ دونوں اس ہوٹل کے نزدیک پہنچے۔۔۔۔  
تو اسکا پی آلے اس سے پہلے اتر اٹھا۔ جبکہ سالار نے پینٹ میں گن چھپا کر  
۔۔۔۔ شرٹ اوپر ڈال لی۔۔۔۔  
یہ ایک تھکا دینے والا عمل تھا مگر سوال اسکے بھائی کا تھا۔۔۔۔

اگر تو وہ غلط نکلاتو۔۔ لازمی عارض پشتائے گا۔۔۔  
مگر تب بھی وہ اسکی جان نہیں چھوڑے گا اور اگر ویسا ہی ہوا جیسا۔۔ وہ سوچ کر یہاں تک آیا ہے۔۔ تب بھی وہ عارض کو بخشنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔  
البتہ صورتیں الگ تھیں بس۔۔۔

کان میں بلوٹو تھ لگائے وہ۔۔ افان سے رابطے میں تھا جو نزدیک ہی تھا  
۔۔۔

ان دونوں نے وہاں کھڑے ہو کر افان کا انتظار کرنا مناسب سمجھا۔۔۔  
کچھ دیر بعد اسکی گاڑی ایک جھٹکے سے رکی۔۔۔  
ان تینوں کے چہروں پر بلا کی سنجیدگی۔۔ اور کرخنگی تھی۔۔۔

وہ

ہوٹل ریسپشن پر۔۔ انھوں نے روم نمبر معلوم کیا مگر وہ اسے روم نمبر دینے کے لیے تیار نہیں تھے۔۔۔۔

سالار کی لاکھ کوشش کی باوجود دوسری طرف صاف انکار تھا۔

- سراپ سمجھیں ہم اس طرح کسی روم کی انفارمیشن نہیں دے سکتے۔۔  
 اوہ یو باسٹرڈ۔۔ "وہ ایک دم بھڑکا اور اس سے پہلے اسکا گریبان پکڑ لیتا افان نے  
 اسے پیچھے کھینچا اس آدمی کا ٹیمپر اتنا لوز تھا کہ کچھ نہیں کیا جاسکتا تھا۔۔  
 افان نے سالار کو پیچھے کیا اور خود ریسپشن بوائے سے بات کرنے لگا۔۔۔  
 اور اسنے۔۔۔ لاکھ روپے اسکی ٹیبل پر رکھ کر اسپرہاتھ رکھ دیا۔۔۔  
 وہ لڑکا۔۔ اچانک گھگھیا سا گیا۔۔۔ اور تمام رومز کی انفارمیشن انکے سامنے  
 رکھ دی۔۔۔  
 سالار جبکہ اسے آنکھوں سے گھور گھور کر ختم کر دینا چاہتا تھا۔۔۔  
 ہوٹل زیادہ بڑا نہیں تھا تبھی انھیں عارض کی انفارمیشن اندازے سے ملی تھی  
 کیونکہ پورے ہوٹل میں صرف ایک ہی لڑکی تھی جس کا نام انگریزی تھا  
 ---



اور اسی بات پر انھوں نے اس لڑکے سے کیزلی آگے وہ اندر وہی نکلتی یہ نہیں  
وہ نہیں جانتے تھے وہ تینوں فوراً۔۔۔ روم نمبر 89 کی طرف دوڑے جو کہ  
فیفتھ فلور پر تھا۔۔۔۔۔

لفٹ پر سوار ہو کر۔۔۔ وہ فوراً اوپر پہنچ جانا چاہتے تھے۔۔۔ اور جیسے ہی وہ  
تینوں فیفتھ فلور پر پہنچے اور انھوں نے روم نمبر 89 کو تلاش۔۔۔  
روم نمبر 89 کے باہر کھڑے ہو کر۔۔۔۔۔ وہ اس روم م  
کو تینوں ہی گھور رہے تھے۔۔۔

مگر انھیں تھمنا پڑا اندر سے آوازیں آرہیں تھیں سالار اور افان نے ایک  
دوسرے کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

اور تینوں نے کان۔۔۔ دروازے سے لگا دیے۔۔۔  
آواز بے حد ہلکی آرہی تھی جیسے اندر کوئی چیخ رہا ہو۔۔۔۔۔

-----

تو تمہیں یہ لگا کہ میں تمہاری جان بخش دوں گی۔۔ ابھی تو تم یہاں تک پہنچے ہو وہ بیچ اسکی گردن اتار دوں گی میں "انگلش میں جینی۔۔۔۔ غصے سے بھڑکتی بولی تھی۔۔ عارض کو تین دیو ہیکل گارڈز نے جکڑا ہوا تھا اور جینی کے حکم پر۔۔ وہ اسکے جسم کے کسی بھی حصے پر مارنا شروع ہو جاتے۔۔ عارض نے لہورنگ آنکھوں سے اسکو دیکھا۔۔ یہ اسکی غلطی تھی جو آج اسی کے سامنے آئی ہوئی۔۔ تھی۔ اور اس کا سامنا وہ اپنے گھر کے ایک فرد سے بھی نہیں کرانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ جینی عارض کے نزدیک آئی۔۔ اور اسکے بال جکڑ کر پیچھے جھٹکا دیا۔۔۔۔۔ تمہاری آیت کو ان کتوں کے سامنے پھینک دوں گی۔۔ میں اگر تم نے۔۔۔ مجھے تیس کروڑ نہ دیے تو "وہ آنکھیں نکالتی بولی۔۔۔ جبکہ عارض۔۔۔ بپھر گیا۔۔۔

تم (گالی) اگر آیت کا نام بھی اپنے منہ سے نکالا تو جان سے مار دوں گا "وہ دھاڑا۔۔۔۔۔



دوسری طرف اسکے تین گارڈز عارض کو چھوڑ کر۔۔۔ جیسے ہی سالار پر جھپٹنے لگے پیچھے سے افان اور سالار کے پی آئے۔۔۔ انھیں۔۔۔ اپنی طاقت کے مطابق روکنا چاہا۔۔۔ جبکہ عارض۔۔۔ ایکدم زمین پر گیرہ تھا اسکے سر پر سے خون نکل رہا تھا جبکہ ناک میں سے بھی۔۔۔ اور چہرے پر کی نیلے نشان تھے۔۔۔۔

افان اور سالار کا پی آئے ان دیو ہیکل گارڈز سے لڑنے سے قاصر تھے تبھی عارض نے۔۔۔ روم سروس یوز کرتے ہوئے۔۔۔

نیچے سے سکیورٹی بولالی۔۔۔

افان عارض ایک پل کے لیے جینی کا سرخ چہرہ اور ساکت آنکھیں دیکھ رہا تھا جبکہ۔۔۔ سالار کے ہاتھ کی سخت پھولی ہوئی رگیں اور چہرے پر بلا کی کر خنگی۔۔۔ اور غراہٹ۔۔۔ دیکھ کر۔۔۔ وہ دنگ تھا اسکی سوچ میں بھی نہیں تھا کہ کوئی اس تک پہنچے گا مگر یہ اسکے سوچنے کا وقت نہیں تھا وہ۔۔۔

جیسے ہی ان گارڈز کی طرف بڑھا۔۔۔ گارڈز نے گن نکال لی۔۔۔ مگر فائر نہیں کر

سکے۔۔ کیونکہ۔۔ نیچے سے سکیورٹی بھی پہنچ گی تھی اور عارض نے۔۔ اسکی گن پر لات مار کر گن ہاتھ میں لے لی۔۔

نہ جانے کس نے اس ہنگامے کو دیکھ کر۔۔ پولیس کو کال کر لی تھی۔۔ وہ تینوں گارڈز مار رہے تھے افان کو۔۔۔۔ پولیس کے آنے سے پہلے سالار نے جینی کو دور جھٹکا اور خود بھی۔۔

بیچ میں کو دپڑا اور جیسے چاروں نے مل کر ان گارڈز کا بھر کس بنا دیا۔۔ پولیس بھی پہنچ چکی تھی۔۔۔۔۔

اور اسنے سب کو اریسٹ کر لیا۔۔۔۔۔

ان چاروں کے بھی چوٹیں لگیں ہوئیں تھیں جبکہ۔۔۔ گارڈز کے بھی جینی وہاں۔۔ سے فرار ہونا چاہتی تھی مگر۔۔۔ سالار کی نگاہ سے بچ نہیں سکی۔۔ اور پولیس نے جینی کو بھی اریسٹ کر لیا۔۔۔

مگر اصل مصیبت سالار کے لیے تھی لوگ اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے کون تھا جو اسے نہیں جانتا تھا۔۔۔

یہ سکینڈل اسکو بھاری پڑنے والے تھا۔ جبکہ سرخیوں میں آنا کہاں مشکل تھا۔

ایک لائن ہی تو بننی تھی۔

مشہور موڈل ایکٹر۔۔ اور ابھی سنگینگ کی دنیا میں قدم رکھنے والے سالار " مرتضیٰ پولیس حراست میں۔۔ ایک لڑکی کے سبب۔۔

اگر وہ عارض کا خون بھی پی جاتا تو۔۔ بھی کم تھا۔

وہ چار و گارڈز اور چینی سمیت سب۔۔ پولیس کے ساتھ پولیس موبائل میں سوار ہو گئے۔۔

-----  
Zubi Novels Zone

رات ڈھل آئی تھی۔۔ سالار واپس نہیں لوٹا تھا۔۔ زمیل کو بے چینی ہو رہی تھی وہ۔۔ باہر لون میں نکل آئی۔۔

اب اسکی یاد بھی آنے لگی تھی۔۔۔ آج جب۔۔۔ نین نے۔۔۔ اسکے بارے  
میں کہا۔۔۔ کہ وہ ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہے جن کے شوہر انھیں  
آنکھوں پر بیٹھا کر رکھتے ہیں تو وہ ایک گھیری سوچ میں اتر گئی تھی۔۔  
اس کا ماضی قابل ذکر بلکل نہیں تھا۔۔۔۔۔

اسکا باپ آج بھی اسے بیچ دیتا اگر وہ۔۔۔ اسے کہیں مل جاتی۔۔۔  
سالار وہ شخص تھا جس نے اسے۔۔۔ تحفظ دیا تھا۔۔۔  
نہ وہ اس سے پیار کرتا تھا۔۔۔ اور نہ شاید وہ اتنی خوبصورت تھی۔۔۔ اور سب  
سے بری عادت وہ کتنا ڈرتی تھی لوگوں سے۔۔۔  
اور اسکے برعکس جب وہ سالار پر نگاہ ڈالتی تو شاید وہ واقعی خوش قسمت تھی۔۔  
ایک دنیا جس کو چاہتی تھی وہ اسکا تھا۔۔۔۔۔  
آنکھ بھر کر اسکو دیکھ سکتی تھی حق سے اسکو چھو سکتی تھی۔۔۔۔۔  
مگر وہ اسکے قابل نہیں تھی۔۔۔۔۔

اسکا ماضی افشین تھی۔۔۔ اور یہ ہی حقیقت تھی۔۔۔ وہ کبھی اسکو وہ ماضی  
بھولنے نہیں دے گی۔۔۔ زیمیل جانتی تھی۔۔۔

اسنے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔ آج دل اسے پکار رہا تھا خود سے کہ وہ سامنے ا۔  
جائے اچانک۔۔۔ اسی طرح صبح اس سے بحث ہو گی۔۔۔

اور وہ کیسے پٹ پٹ سب بول گی تھی اسے دکھ ہوا  
وہ کبھی اتنی بد تمیز نہیں تھی۔ پھر وہ۔۔۔ سالار کے ساتھ کیسے بد تمیزی کر گی  
۔۔۔ جبکہ وہ غصے میں اگیا تھا۔ اسکے لیے اسے گھر والے بھی بہت اہم تھے  
۔۔۔

پھر سب گھر والے اسے۔۔۔ کیسے۔۔۔ سر پر اٹھائے پھیرتے تھے۔۔۔  
وہ بہترین انسان تھا۔۔۔ جبکہ خود وہ ادھوری۔۔۔ کی ٹکروں میں بیٹی۔۔۔  
خود کو سنبھالتی گرتی سنبھلتی بس ایک عام سی لڑکی۔۔۔

وہ انھیں سوچوں میں گم تھی کہ اچانک اسے احساس ہوا کوئی اسکے پیچھے کھڑا  
ہے۔۔۔



زیمیل مڑی۔۔۔ اور اپنے پیچھے افشین کو دیکھ کر۔۔ ایک دم اسکا سانس رکا تھا  
۔۔۔۔ اور سر جھکتا چلا گیا۔۔۔۔

بہت خوشی ملی ہے آج تجھے "افشین نے اسپر جھپٹنا چاہا۔۔ کہ زیمیل چلا کر  
اس سے دور ہوئی۔۔۔

میڈیم۔۔۔ دور دور رہیں۔۔۔ م۔۔۔ میں سالار سے۔۔۔ کہ۔۔۔ کہہ  
دوں گی "وہ اٹکتے ہوئے ہمت بناتی بولی۔۔۔۔

افشین اس دھمکی پر اسکی شکل تکنے لگی۔۔۔۔  
تیرے جسم پر اتنے نشان ہیں کہ وہ تجھے دیکھ کر تھو کے گا۔۔ سمجھی تو۔۔۔۔  
اگر تجھے لگتا ہے تو حور پری ہے اور وہ تیرے ساتھ ساری زندگی گزارے گا  
۔۔ تو بہت بڑی بیوقوف ہے تو۔۔۔۔

وہ تجھے۔۔۔۔ اپنی زندگی سے۔۔۔ نکال باہر پھیکے گا۔۔ زرا گور سے کبھی خود  
کو تو دیکھ۔۔۔۔

میرے بیٹے نے بھی تیرے جسم پر



"سالار----

اس: [10/23, 9:20 PM] S ♥♥♥♥♥♥

وقت وہ سب جیل میں بند تھے۔۔ سالار کا شدید موڈ بگڑ چکا تھا جبکہ۔۔۔۔  
اسکے خوبصورت چہرے پر پڑنے والا نیلا نشان اور باہر تلملاتا میڈیا۔۔۔ کہ  
آخر کس بنا پر سالار مرتضیٰ جیل میں ہے۔۔ سب جاننے کے لیے بے تاب  
تھے۔۔۔

اسنے ایک پولیس کانسٹیبل کو بلایا۔۔ اور اسے کچھ پیسے دینے کی رشوت لگائی  
۔۔ وہ صرف کبیر کو کال کرنا چاہتا تھا۔۔ یہ ایس ایچ او کوئی نیا تھا اور نہ پورا نے  
کے تو وہ جانتا تھا تبھی ایسی ٹھڑی حرکت کی تھی کہ اسے اٹھا کر جیل میں بند  
کر دیا تھا۔۔ غرض اسکا پی آئے افان۔۔ تینوں اس سے دور ہی کھڑے تھے

--

کانسٹیبل نے۔۔۔ ادھر ادھر دیکھتے اسکے ہاتھ میں اپنا چھوٹا سا موبائل پکڑا دیا

۔۔۔

اور خود سالار کے آگے کھڑا ہو گیا۔ موبائل کے ملتے ہی سالار نے فوراً۔۔۔  
کبیر کا نمبر ڈائل کیا تو وہ تینوں بھی قریب آنے لگے مگر اسکی گھوری پر دوبارہ  
وہیں رک گئے۔۔۔

عارض تو ایک لفظ بھی لبوں سے آزاد نہیں کر سکا تھا۔۔۔ وہ تینوں گارڈز  
اور جینی الگ سیل میں بند تھے ابھی تک کوئی تشویش نہیں کی گئی تھی۔۔۔  
کبیر کی آواز پر سالار نے گھیرہ سانس بھرا وہ ہیلو ہیلو کہہ رہا تھا۔۔۔ نمبر نہیں  
جانتا تھا۔۔۔ تبھی اس سے پہلے وہ فون بند کرتا۔۔۔

میں جیل میں ہوں۔۔۔ فوراً میرے پاس پہنچو۔۔۔" اسنے لوکیشن بتا کر  
۔۔۔ کال کاٹ دی۔۔۔ دوسری طرف کبیر پر بجلی کی طرح یہ خبر گیری  
تھی اور وہ ایک دم بیڈ پر سے اٹھا تھا سالار کی آواز وہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتا  
تھا۔۔۔

نہیں اس کے اتنی عجلت میں بھاگنے پر پریشان ہو گئی۔۔۔  
 جبکہ کبیر اس کی طرف دیکھے بنا باہر نکلا۔۔۔ البتہ ایک پل وہ رکا تھا۔۔۔  
 میں باہر جا رہا ہوں کسی کو۔۔۔ مت بتانا "اسنے اسے کہا اور وہاں سے باہر نکل  
 گیا۔۔۔ البتہ نہین جانا چاہتی تھی کہ ہوا کیا ہے مگر اس کے تیزی سے نکلنے پر وہ  
 زیادہ سوال نہیں کر سکی اور کبیر باہر بھاگ کر نکل گیا۔۔۔۔  
 اسی دوران۔۔۔ زین کی بھی نگاہ کبیر پر پڑی تھی وہ پریشانی سے اس کے دوڑنے  
 پر کبیر کے پیچھے ہوا تھا۔۔۔  
 بڑے بھیا کہاں جا رہے ہیں ایسے "زین کی پکار پر کبیر نے۔۔۔ سرد سانس  
 کھینچی تھی۔۔۔

بیٹھو گاڑی میں "اسنے بس اتنا کہا زین گاڑی میں سوار ہو گیا۔ اور کبیر  
 ۔۔۔ سالار کے بتائے گئے تھانے کی طرف گاڑی موڑ چکا تھا وہ پیل کی چو تھائی  
 میں سالار تک پہنچ جانا چاہتا تھا۔۔۔ سالار جلے پاؤں کی بلی کی طرح کھڑا تھا دو  
 گھنٹے سے وہ شخص کھڑا تھا۔۔۔۔

سالار بیٹھ جاؤ اب کبیر کو فون کر چکے ہو پھر بھی یوں کھڑے ہو "افان بولا تو  
 --- سالار ایڑیوں کے بل مڑا اور اسکا گریبان جکڑ لیا۔۔

باہر سے تمھیں کچھ شور سنائی دے رہا ہے۔۔

یہاں میری ریپوٹیشن کی ماں بہن ہو گئی ہے اور تم بکو اس کر رہے ہو کہ تم  
 لوگوں۔ کی طرح سکون سے بیٹھ جاؤ "وہ دھاڑا۔۔۔

تھا دھاڑ میں اتنی گرج تھی کہ تھانے دار انکے سیل تک پہنچ گیا۔۔  
 آوے چلا کیوں رہا ہے "وہ سالار کو دیکھے بنا بولا۔۔۔

تھا۔۔

عارض ایک دم اٹھا۔۔۔

سوری سر "اسنے کہا سالار البتہ مڑا نہیں تھا افان کے پاس اسکی بات کا کوئی  
 جواب نہیں تھا۔۔۔

بھیا "عارض نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔ جبکہ سالار نے وہی ہاتھ۔۔ کھینچ  
 کر اس سے دور کیا اور ایک زوردار تھپڑ عارض کے منہ پر دے مارا۔۔۔

عارض۔۔ ایک پل کو وہیں تھم گیا۔۔۔۔

مجھ سے بکواس مت کرنا۔۔۔۔۔ "وہ اپنے کام کو لے کر۔۔۔ بے حد سیریس ہو چکا تھا پی آئے تو ایک لفظ بھی نہیں بولا۔۔۔ کیونکہ وہ دونوں اسکے بھائی تھے شاہد رایت برت چکا تھا اسکا تو شاید مار مار کر بھر کس نکال دیتا۔۔ سالار ان تینوں کو وہیں چھوڑ کر پھر سے سلاخوں۔ کو اپنے ہاتھوں میں جکڑ کر کھڑا ہو گیا جیسے انھیں توڑ کر نکل جانا چاہتا ہو۔۔

پندرہ منٹ کے بامشقت انتظار کے بعد۔۔۔۔

کبیر اور زین کو اندر آتے دیکھ۔۔۔۔

اسکے کے اندر لگی آگ۔۔ اور بھڑ بھڑاتے غصے میں جیسے معمولی سا فرق آیا تھا۔۔۔۔

کبیر سالار کو سلاخوں کے پیچھے دیکھ کر۔۔۔ ایس ایچ او پر برس ہی اٹھا۔۔ اسکا بھائی۔۔۔۔

تھا وہ۔۔۔ اور عارض بھی تھا۔۔۔ وہیں۔ افان بھی تھا۔

مگر سالار شاید اسکی بات الگ تھی۔۔

کبیر کو ایس ایچ او پہچان چکا تھا آخر کو وہ بہت بڑی کمپنی کا سی ای او تھا اور اس سے پہلے بھی ان دونوں کی ملاقات ہو چکی تھی۔۔

سوری سر۔۔ "ایس ایچ او نے باقاعدہ خود سے معافی مانگی اور۔۔ سالار سمیت سب کو باہر نکال لیا۔۔۔

باہر میڈیا۔۔ اب بھی موجود تھا۔۔

ان تینوں کو بھی چھوڑ دو "پی آئے کی جیکٹ میں سے چیک بک نکال کر ایک بڑی اماونٹ اسپر درج کر کے سالار بے حد سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

عارض سالار کے پیچھے ہی کھڑا تھا کبیر نے بس اچھٹی ہوئی نگاہ اسپر ڈالی تھی۔۔ مگر سالار پر اسکی پوری توجہ تھی

ایس ایچ او نے مسکرا کر وہ چیک لے لیا اور ان سب کو آزاد کر دیا۔۔

سالار نے پی آئے کی طرف دیکھا۔۔

سرائی ویل ہینڈل "وہ جلدی سے باہر بھاگا اور میڈیا۔۔



کو اپنی باتوں میں پھنسا یا کہ اسی دوران سالار۔۔۔ سر پر کیپ رکھے وہاں سے فوراً نکلا تھا۔۔۔ کیمرے کی آنکھ نے اسکا معمولی سا عکس لیا تھا جبکہ عارض کبیر افان زین مکمل آئے تھے۔۔۔

سالار جلدی سے سیاہ گاڑی میں سوار ہو گیا اور اس سے پہلے۔۔۔ میڈیا اس تک پہنچتا وہ بنا کسی کی جانب دیکھے وہاں سے نودو گیارہ ہو گیا۔۔۔

جبکہ کبیر نے عارض کو بنا کچھ کہے افان اور۔۔۔ زین کو دوسری گاڑی جو۔۔۔ کہ اسنے کچھ دیر پہلے ڈرائیور کو لانے کو کہا تھا اس میں سوار ہونے کو کہا۔۔۔ خود بھی وہ گاڑی میں بیٹھ گیا البتہ عارض وہیں کھڑا تھا۔۔۔

بیٹھو گاڑی میں "افان نے اسکا شانہ ہلایا البتہ سنجیدہ وہ خود بھی تھا۔۔۔

عارض نے افان کی جانب دیکھا افان نے نگاہ گھمالی۔۔۔

زین اور کبیر چپ چاپ شاید اسکے منتظر تھے وہ۔۔۔

گاڑی میں بیٹھا تو گاڑی سپیڈ سے ڈرائیور نے گھر کے راستے پر ڈال لی۔۔۔

-----

سالار گھر پہلے پہنچا تھا۔ غصے سے۔۔۔ بند گیٹ پر ہی گاڑی دے ماری۔۔۔  
ایک زوردار آواز پورے گھر میں پھیلی تھی گویا سب کو اندازا ہو گیا سالار  
وپاس اچکا ہے۔۔۔

اور دوسری طرف زیمیل جو وہیں لون میں ہی روتے روتے اور اسکا انتظار  
کرتے کرتے اسکی بانکھ لگ گئی تھی ہڑ بڑا کراٹھی۔۔۔  
اور کھڑی ہو گئی۔۔۔

بہرے ہو سنائی نہیں دے رہا۔۔۔ دروازہ کب سے بجا رہا ہوں۔۔۔ نیندیں  
پوری ہو رہیں ہیں نواب زادے کی "وہ گاڑی کاشیشہ نیچے کر کے چلایا۔۔۔  
زیمیل اسکی آواز پہچان گئی تھی اسکے غصے سے گھبرا سی گئی۔۔۔  
تھوڑا قریب آگئی۔۔۔ لون کے چوکیدار نے جلدی سے دروازہ کھول دیا  
۔۔۔ اسکا طرح گاڑی زن سے اندرا گئی۔۔۔

سب کے سب۔۔۔ بھرے ہیں "وہ بھڑکتا ہوا گاڑی سے باہر نکلا۔۔ کیپ  
سر پر سے اتار کر زمین پر دے ماری۔۔۔  
اور بناد ہر ادھر دیکھے اندر چلا گیا۔

زیمیل کو دکھ سا ہوا۔۔ وہ نزدیک ہی تھا چاہتا تو۔۔ اسے دیکھ سکتا تھا۔۔ اسنے  
جھک کر اسکی کیپ کو اٹھالیا۔۔ اور شرمندگی سے چوکیدار کو دیکھا جس کا چہرہ  
اتر گیا تھا۔۔۔

اپ برامت منائیے گا بابا "زیمیل نے کہا تو۔۔ وہ ہلکا سا مسکرا دیا۔۔  
جانتا ہوں بیٹی۔ سالار باؤ تو کبھی ایسے نہیں بولتا لگتا ہے آج کچھ ہو گیا ہے "  
اسنے کہا اور دوسری گاڑی کے لیے دروازہ کھلنے لگا۔۔ جبکہ زیمیل سر ہلاتی  
اندر جا چکی تھی۔۔

سالار سڑھیاں چڑھ رہا تھا۔ اسکے قدموں میں بھی غصہ تھا۔۔  
زیمیل نیچے سے اسکو دیکھ رہی تھی تبھی کبیر کی آواز اسے اپنے پیچھے سے آتی  
محسوس ہوئی۔۔۔

"سالار رک جاؤ

بکواس مت کرو مجھ سے" وہ پھاڑ کھانے کو دوڑا۔۔۔

تمہیں کس نے کہا تھا جاو۔۔ کسی کے پیچھے وہ بھی ایسے بزدل شخص کے

پیچھے "کبیر نے بنا عارض کی جانب دیکھ کر کہا۔۔

چلو میں گدھا ہوں۔۔ سرٹیفیکیٹ دے دیا تم نے اب خوش ہو جاؤ" وہ وہیں

سے۔۔ دو بادو ہوا۔۔

زیمیل نے محسوس کیا تھا وہ بالکل کبیر کی عزت نہیں کرتا تھا جبکہ کبیر

اسپر جان چھڑکتا تھا وہ ایک طرف کھڑی اسکا غیض و غضب دیکھ رہی تھی

----

چلو تم نے مان لیا آئندہ کے لیے نصیحت ہوگی

انف کبیر میرا کریر داو پر لگ گیا ہے۔۔۔ آج تک مجھ پر ایک سکینڈل نہیں

بنا۔ اور تم جلتی پر تیل لگا رہے ہو" وہ پاس پڑا اس آٹھا کر زمین پر پھسکتا دھاڑا

----

زیمیل کی چیخ ہی نکل گئی۔۔۔ سب کی نظروں کا زاویہ اسکی طرف مڑ گیا۔۔۔  
 جبکہ۔۔۔ سالار نے اسکی چیخ کو کوفت سے سنا اور دیکھا تھا۔۔۔ اس لڑکی  
 کے بھی دو چار چماٹ لگا کر ایک بار ہی سارا ڈر نکال دینا چاہتا تھا وہ۔۔۔  
 مرتضیٰ اس شور شرابے کو سن کر۔۔۔  
 باہر آگئے۔۔۔

مدیہا کو سخت بخار تھا مگر وہ بھی باہر آگئیں اور رفتہ رفتہ سب ہی باہر آگئے  
 ۔۔۔ عارض کو دیکھ کر۔۔۔ پورا گھر اپنی جگہ جم گیا تھا۔۔۔ آیت نے بس ایک  
 سر سری نگاہ اٹھائی تھا اور دوبارہ اپنے کمرے میں چلی گئی یہ منظر عارض کے  
 لیے تکلیف دہ تھا۔۔۔ تمام منظر پر۔۔۔۔۔

اس ڈرامے بازی کو بند کرو۔۔۔۔۔ اور چاروں میرے کمرے میں آؤ"  
 مرتضیٰ لگا ایک بار پھر سے پہلے جیسے ہو گئے۔۔۔ چاروں پر کڑک نگاہ ڈال کر  
 ۔۔۔ وہ دوبارہ کمرے میں جانے لگے کہ سالار انکی بات نہ مانتے ہوئے۔۔۔  
 دوبارہ اپنے کمرے میں جانے لگا

سالار "مرتضیٰ کی آواز میں تنہی تھی۔۔۔ وہ خون کا گھونٹ بھر کر رہ گیا

---

اور سب سے پہلے تن فن کرتا مرتضیٰ کے کمرے میں چلا گیا تھا۔۔۔۔  
عارض زین اور کبیر بھی مرتضیٰ کے کمرے میں آگئے جبکہ۔۔ افان اپنے گھر  
کو نکل گیا۔۔ مدیہا نے شدت سے یہ بات محسوس کی تھی۔۔۔  
انکی ضرورت نہیں رہی تھی کیا اب۔۔۔۔  
زیمیل انکے پاس آگئی۔۔۔۔  
مما آپکی طبیعت نہیں ٹھیک آپ ریست کریں "انکو پکڑ کر دوبارہ زین کے  
کمرے میں لے جاتے وہ بولی تھی نین نے بھی وہاں جانا ضروری سمجھا۔ جبکہ  
باقی سب رفتہ رفتہ اپنے کمروں میں چلے گئے۔۔۔

-----

وہ چاروں الگ الگ صوفوں پر بیٹھے تھے۔۔۔۔۔  
 جبکہ مرتضیٰ رولنگ چئیر پر۔۔۔۔۔  
 چاروں کے سر جھکے ہوئے نہیں تھے۔۔۔ وہ جانتے تھے۔۔۔ کہ چاروں ہی  
 ایسا کام نہیں کریں گے جن سے انکے سر جھکے۔۔  
 مگر شاید جانے انجانے میں وہ ایسا کرتے جا رہے تھے۔۔۔  
 مجھے بیٹی کی خواہش تھی۔۔۔ کہ میری بیٹی ہو۔۔۔ مگر اللہ نے مجھے چار بیٹے  
 دیے۔۔۔ پھر خوشی ہوئی کہ یہ چار و میرا بازو ہیں۔۔۔ ہمیشہ ایک مٹھی۔۔  
 کی طرح جوڑ کر تم چاروں کو رکھائیں نے۔۔۔۔۔ مگر شاید اب۔۔۔ زندگیوں  
 میں من مانیاں اتر گئیں ہیں تمہاری سب کی۔۔۔ یہ شاید تم چاہتے ہو  
 مرتضیٰ مر جائے تو۔۔۔ تم چار و سکون کی زندگی گزاریں۔۔۔ "انکی سخت آواز  
 پر۔۔۔ ان چاروں نے پہلو بدلا تھا۔۔۔۔۔  
 تمہارے ساتھ جو بھی مسئلہ تھا اس ڈرامے بازی کے بجائے تم اسے بتا سکتے  
 تھے "وہ اب ڈائریکٹ عارض سے مخاطب ہوئے۔۔۔

آیت کو داؤ پر نہیں لگا سکتا تھا "وہ مضبوط لہجے میں بولا۔۔۔

بکواس بند کرو دوبارہ آیت کا نام لبوں پر بھی مت لانا "کبیر غصے سے اسے وارن کرنے لگا۔۔ عارض کچھ نہیں بولا۔۔۔

اب تمہیں لگتا ہے آیت۔۔ کیا خوش ہے۔۔۔ "مرتضیٰ نے کبیر کو روکا۔۔ اور عارض کی طرف دیکھا انکا لہجہ بے لچک تھا۔۔۔

کم از کم اس تکلیف میں نہیں ہے۔۔ جس کی ہوا بھی اسکو چھو جاتی تو۔۔۔

شاید خود کو معاف نہ کر پاتا۔۔۔ "عارض نے پھر سے جواب دیا۔۔۔

کیا چاہتی ہے وہ لڑکی "مرتضیٰ بولے۔۔

" بیس کروڑ

عارض نے باپ کی جانب دیکھا۔۔۔ جیسے پوچھ رہا ہو۔۔ اب بتادیں۔۔۔

کبیر زین دونوں نے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ جبکہ سالار تو پہلے سے ہی جانتا تھا۔

اور اب کہاں ہے لڑکی "مرتضیٰ نے سالار کی طرف دیکھا۔۔



مجھے نہیں پتہ۔۔۔ مجھ سے کچھ مت پوچھیں جہاں بھی ہو گی۔۔۔ اس کی موت بن کر اسی کے پاس آئے گی اور اچھا ہے۔۔۔ جینا حرام کر دے سالے کا" وہ نخوت سے بولا تھا بس نہیں چل رہا تھا عارض کا منہ تھپڑا دے

----

سالار جو پوچھا ہے جواب دو" مرتضیٰ اسکے ٹھہرے پن سے واقف تھے تبھی ضبط سے بولے وہ کچھ دیر کچھ نہیں بولا۔۔۔ اور پھر اہستگی سے بتایا۔۔

فیروز فلحال اسے ٹھکانے لگا چکا ہو گا باقی بھی میں دیکھ لوں گا۔۔ وہ چھپکلی اور کتنی جرت رکھتی ہے" وہ سر جھٹک کر بولا۔۔۔۔ آزاد کر دو اسکو۔۔" مرتضیٰ نے حکم دیا۔۔۔۔ چاروں نے انکی طرف دیکھا۔۔۔۔

اگر اتنا ہی آیت کا خیال ہے اسکو اور جو اسنے کیا۔۔ ایت کے لیے۔۔ کیا تو۔۔  
اسکے ساتھ رہ کر اسکی حفاظت کرے گا یہ۔ "وہ جیسے عارض کو سزا سنانے  
لگے۔۔

بابا آیت کی جان کو خطرہ ہے اس بچے سے "عارض بھڑکا۔۔  
کبیر نے بھی بھڑک کر عارض کو دیکھا۔۔۔

مر تضحی البتہ نار مل تھے۔۔۔  
تو تم کس لیے ہو۔۔ بس اسے تکلیفیں دینے کے لیے۔۔۔ "مر تضحی نے  
غصے سے۔۔۔ کہا۔۔۔

اگر آیت اتنی ہی اہم ہے تو بچاؤ اسکی جان بھلا اپنی جان لگا دینا داؤ  
پر۔۔۔۔۔ ویسے خیر تمہارا معاملہ آیت کے فیصلے پر ڈیپینڈ کرتا ہے کہ وہ کیا  
"چاہتی ہے۔

آیت وہ چاہے گی جو میں چاہو گا۔۔ اور میں مزید زیادتی آیت کے ساتھ  
 برداشت نہیں کر سکتا۔۔ طلاق دے گا یہ آیت کو "کبیر کی بات پر سب کی  
 زبان تالو سے لگ گئی۔۔۔۔  
 عارض پر تو گویا پہاڑ ٹوٹا تھا۔۔۔  
 "بھیا

بکو اس بند کرو اپنی جس قابل ہو تمہیں اسی جگہ پر رکھا جا رہا ہے۔۔ اتنا ہی  
 ہیر و بننے کا شوق تھا تو۔ اپنی بیوی کو ایک نظر دیکھ لیتے اسے اعتماد میں بھی لے  
 سکتے تھے۔۔۔۔

مگر تم نے وہ کیا جو تمہارا دل کر رہا تھا اب آیت وہ کرے گی۔۔ جو اسکا دل  
 کرے گا۔۔ طلاق تو ہو گی "یہ سالار تھا۔۔۔  
 عارض ڈھے ہی گیا۔۔۔۔

طلاق کا فیصلہ۔۔۔ آیت پر ہے۔۔ اگر وہ چاہتی ہے تو یہ دے گا اسے طلاق  
 "یہ مرتضیٰ تھے۔۔۔۔۔

کم از کم آیت ساری عمر کی تکلیف سے آزاد ہو جائے گی۔۔۔۔۔  
اور سکون کی زندگی گزارے گی بھیا آپکے بنا "یہ زین تھا۔۔ عارض۔۔۔  
چار و طرف سے گھیر گیا تھا۔۔  
کیا ہو گیا ہے آپ سب کو" وہ بولا۔۔۔۔۔  
وہ جینی یہاں اس گھر تک پہنچ گئی تھی آیت کو ابزرو کر رہی تھی۔۔۔۔۔ اگر وہ  
آیت کو یہ میرے بچے کو کچھ کر دیتی۔۔۔  
میرے پاس نہیں ہیں بیس کروڑ۔۔۔ نہ میں اسے دے سکتا۔۔۔  
وہ میرا گناہ تھی۔۔ اس کے پاس جا کر کم از کم آیت کو اور اپنے بچے کو توپروٹیکٹ  
"کر سکتا تھا میں۔۔۔  
عارض نے اصل مدعا بیان کیا۔۔۔  
ایک بات یاد رکھنا۔۔۔ فلوپ فلم کے ہیرو۔۔۔۔۔  
ہیرو۔۔۔ اپنی محبت کو بچانے کے لیے تکلیف دے تو بکو اس ہیرو ہے  
وہ۔۔۔۔۔

اپنی محبت کے لیے دنیا کو آگ لگا دے پرواہ نہ کرے۔۔ کون ہے سمانے کون  
 نہیں۔۔۔۔ جڑ سے کاھاڑ کر پھینک دے۔۔۔۔ اصل مردانگی یہ ہے  
 ۔۔۔ اور یہ جو بھوکس جملے پھینک رہے ہو۔۔۔ اپنے منہ میں رکھو "سالار  
 نے اسے بری طرح گھورا۔۔۔

اور اپنی جگہ سے اٹھا

جتنا میرا نقصان تم نے کیا ہے جی تو کر رہا ہے۔۔ الٹا لٹکا دوں "وہ ناگواری  
 سے بولا۔۔۔۔

کبیر بھی اٹھ گیا مرتضیٰ بھی اٹھے عارض جبکہ یوں ہی بیٹھا رہ گیا۔۔۔۔  
 آیت مجھ سے کبھی الگ نہیں ہوگی۔۔۔۔ "وہ جیسے تسلی دینے لگا تھا۔۔۔۔  
 ان چاروں نے کوئی جواب نہیں دیا اور زین کبیر سالار وہاں سے باہر نکل گئے  
 ۔۔

بابا "عارض نے باپ کی طرف دیکھا۔۔ مدد طلب نظریں تھیں  
 جاؤ یہاں سے۔ "وہ سختی سے بولے اور۔۔ سٹڈی میں چلے گئے۔۔۔۔

جبکہ۔۔۔ عارض یوں ہی کھڑا رہ گیا۔۔۔

-----

کبیر اپنے روم میں چلا گیا۔۔۔ جبکہ۔۔۔ سالار اپنے پورشن میں جانے لگا

۔۔۔ کہ اسے ماں کے سسکنے کی آواز آئی۔۔۔

اسکے قدم زین کے روم کی طرف مڑ گئے۔۔۔

نین اور زیمیل کے گلے سے لگئیں وہ رو رہی۔ تھیں۔۔۔

مما "سالار کی آواز پر سراٹھایا۔۔۔ تو سالار انکی پھولی ہوئی آنکھوں کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔

انکے نزدیک آیا۔۔۔

اور مدیہا اسکے سینے سے لگ گئی۔۔۔

آج تم لوگوں۔ کو میری ضرورت محسوس نہیں ہوئی اتنی ہی بری ہوں نہ

میں "مدیہا بولیں۔۔۔ اور رونے لگیں۔۔۔

ایسی کی تیسری۔۔ سب کی۔ دوبارہ۔۔ پنچائیت لگوا دوں گا۔۔ کیسی باتیں کر رہیں ہیں آپ۔۔ اور یہ آپکا شوہر زیادہ نہیں نکھرے دیکھا رہا دیکھتا ہوں زرا میں "وہ بولا۔۔

مت جاؤ سالار میں معافی کے قابل واقعی نہیں "مدیہا بے بسی سے بولی۔۔ عارض بھی وہیں کھڑا تھا مدیہا نے عارض سے رخ موڑ لیا۔۔ عارض جیسے۔۔۔ بے چین ہو گیا۔۔ وہ ابھی ایک دن پہلے انکی آنکھوں کی بے بسی کو اگنور کر کے نکلا تھا اور آج۔۔ وہ انکے پاس آنا چاہتا تھا۔۔ کہ زین نے روکا۔۔۔۔

بھیا ماما کی طبیعت واقعی ٹھیک نہیں ابھی رک جائیں۔۔۔ "زین نے سنجیدگی سے کہا۔۔

عارض زین کو حیرانگی سے دیکھنے لگا۔۔۔۔

اور سالار مدیہا کو لے کر کمرے سے۔۔۔۔ باہر نکلا۔۔۔

اور سید ہامر ترضی صاحب کے دروازے تک پہنچا اور دھڑ سے کھول دیا۔۔

یہ بد تہذیبہ سالار ہی تھا مر ترضی جانتے تھے مدیہا کو ایک نظر دیکھ کر۔۔۔  
چہرہ موڑ لیا۔۔۔

مسٹر مر ترضی میری مہما یہاں ہی رہتی ہیں۔۔۔ اب یہاں سے کہیں نہ جائیں  
۔۔۔ اور نہ ہی روئیں "وہ باپ کے قریب آیا۔۔۔

"تھپڑ لگا کر منہ سجادوں گا۔ باپ ہوں تمہارا تمیز نہ بھولا کرو۔۔۔

ایک تو اپکورو مینس کا موقع دے رہا ہوں پھر بھڑک بھی مجھ سے رہیں ہیں"  
وہ مدھم آواز میں مسکراہٹ روکتا باپ کو گھورنے لگا۔۔۔

کتنے کمینے مرے ہیں جو تو ایک ہو گیا "مر ترضی اسکی آنکھوں کی شرارت پر  
تپ کھا گئے۔۔۔ یہ کوئی ورق تھا اس سب بکو اس کا

بائے ڈیڈ۔ ہیوا گڈ نائٹ "آنکھ مار کر وہ وہاں سے باہر نکلا۔۔۔

جبکہ مر ترضی دانت پیسنے لگے اسکی معنی خیزی پر بھلا انکی عمر تھی یہ شوشے سہنے  
کی۔۔۔



مدیھا۔۔۔ رونے لگیں وہ مدیھا سے سخت خفا تھے تبھی اسے انگور کر کے  
وہاں سے دوبارہ سٹڈی میں چلے گئے۔۔۔

-----

نین بھی اپنے روم میں جا چکی تھی۔ آیت اپنے روم میں تھی عارض ایک بار  
پھر سے اسی روم میں۔ آگیا۔ جہاں وہ اسے تنہا چھوڑ گیا تھا۔  
جبکہ زین اپنے روم میں چلا گیا۔  
سالار بھی اپنے پورشن میں جا چکا تھا۔۔۔ یہ جانے بنا کہ اسکے ساتھ جڑی زندگی  
کے لیے اب کوئی کمرہ نہیں بچا تھا آیت کا روم تھا جس میں ہے وہ رہ رہی تھی  
۔۔۔  
زیمیل یوں ہی خالی ہال کو دیکھتی رہی۔۔۔

تبھی اسے احساس ہوا۔۔۔ انشین کا۔۔۔ جیسے۔۔۔ وہ اس کے ارد گرد ہو۔۔۔ اور  
 جیسے ابھی اسے جکڑ کر پھر سے عدیل کے کمرے میں بند کر دے گی۔۔  
 خوف سے رنگ زرد پڑ گیا۔۔۔۔  
 یعنی اتنا اس کے ذہن پر سوار ہو چکی تھی کہ۔۔۔ وہ اپنے آپ ہی اس کا تصور کر  
 کے گھبرا گئی تھی۔۔  
 وہ نہیں جانتی تھی کیسے۔ مگر اس کے پاؤں نے بھاگ کر سالار کے کمرے تک کا  
 سفر طے کیا تھا۔۔۔۔  
 گھیری سانسوں کی آواز پر۔۔۔ وہ چونکا تھا اتنا تھک چکا تھا کہ اب۔۔۔ کسی کو  
 دیکھنے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔ اسنے۔۔۔ ٹاول گردن سے نکالا اور اسے۔۔  
 صوفے پر اچھال دیا۔۔۔  
 کوئی ہے وہاں "وہ آئینے کے سامنے کھڑا پوچھنے لگا۔۔۔  
 جبکہ ایک ہاتھ سے پورے کمرے میں۔۔۔ کرٹنز کھول دیے تھے۔۔  
 کمرے کی روشنی بھی کم کر دی تھی۔۔

اور اسکے قدم دوسرے روم کی طرف گئے۔۔۔۔

پنک لباس میں لمبے ریشمی آبخار کی مانند بالوں کو یوں ہی بکھیرے۔۔۔  
دونوں ہاتھوں کو سینے سے لگائے۔۔۔

خوف سے پسینے کی چمکتی بوندوں اور سانسوں کے شور سے ہلکان ہوتی وہ سالار۔ کے اعصابوں۔۔۔ پر جیسے۔ ایک دم بجلی کی طرح گیری تھی۔۔۔ گھیری نظروں میں طلب کی شدت لیے وہ اسے دیکھتا رہا۔۔۔

زمیل کی آنسوؤں سے لبریز نظریں اسپر اٹھیں۔۔۔

پوہ۔۔ کوئی روم فری۔۔ فری نہیں تھا۔۔ مجھے اکیلے۔۔ ہال ہال میں ڈر۔۔۔

شیش "اچانک اپنی جانب اسے کھینچ کر اسنے اپنی انگلی کو۔۔ زمیل

کے لبوں پر رکھ کر جیسے۔۔۔ اسکی ٹوٹی پھوٹی بات کو وہیں روک دیا۔۔۔

زیمیل کے وجود میں سردلہر سی دوڑی۔۔۔۔

گھبراہی اٹھی وہ۔۔ اس انوکھے لمس پر جو آج سے پہلے اسنے سالار کے چھونے پر محسوس نہیں کیا تھا۔۔۔

سالار کی انگلیاں اسکے گھنے بالوں میں پھسلنے لگیں۔۔۔۔  
زیمیل پریشانی سے اسکو دیکھ رہی تھی آنکھوں میں بلا کی معصومیت چھپی تھی

اپنے سارے ڈر مجھے دے دو "سالار نے اسکی دونوں ہتھیلیوں کو۔۔۔۔ چھو لیا اپنے حرارت سے بھرپور لمس سے۔۔۔۔ بھگودیا۔۔

زیمیل : ♡♡♡♡♡ [10/23, 9:21 PM] S

نے حلق میں تھوک نگلاتھا۔۔ سالار نے تھکاوٹ سے بھرپور۔۔۔۔ اور  
شدت طلب سے چمکتی نظروں سے اسکی گردن کی طرف غور سے دیکھا۔  
۔۔۔ اور اپنی انگلی اسکی گردن پر رکھ دی۔۔۔

زیمیل سے کوئی بات نہ بن پڑی اسکے تصور میں بھی نہیں تھا سالار اس طرح اسکو ٹریٹ کرے گا۔۔۔ اسکے لمس کی حرارت۔۔۔ اسکی سانسوں کو بھاری کر رہی تھی۔۔۔

سالار نے اسکا ہاتھ تھامہ اور بنا کچھ دیکھے اسے گھسیٹ کر بیڈ تک لے آیا ی۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہیں آپ "زیمیل اسکے دھکا دینے سے نرم بیڈ میں دھنستی۔۔۔ پریشان سی کانپتی ہوئی پوچھنے لگی مگر سالار کی آنکھوں میں عجیب گھیرائی تھی۔۔۔

زیمیل کے شانے کو پیچھے دھکیلتے ہوئے۔۔۔ وہ اسپر جھکا۔۔۔ اسکے ایک ایک نقش اور لبوں کے پاس چھپ کر بیٹھے تل کو دیکھ کر۔۔۔ اسے اپنے دل کی دھڑکن میں بے ترتیبی سی محسوس ہوئی۔۔۔ اور بس اسکو پالینے کی خواہش نے شدت سے انگڑائی لی تھی۔۔۔ اسنے بڑی چاہتے۔۔۔ سے اسکے پریشان چہرے پر بکھری بالوں کی شرارتی لٹوں کو انگلی کے پور سے۔۔۔ پیچھے کیا۔۔۔ اور اسکے کان کے پیچھے۔۔۔ کر کے وہ اسکے کان پر جھکا۔۔۔۔۔

زیمیل کے وجود میں جیسے طوفان سا اٹھ گیا۔۔۔۔۔۔  
 اسکی رگ رگ میں۔۔۔۔۔۔ سنسناہٹ سی دوڑی۔۔۔۔۔۔ اور وہ سالار کی  
 شرٹ کو۔۔۔ اپنی مٹھیوں میں جکڑ گئی۔۔۔ اسکا تھکا تھکا لمس وہ اپنے کان پر  
 محسوس کر رہی تھی۔۔۔ گویا شدت تھی۔۔۔ جیسے آج ساری تھکاوٹ اتار دینا  
 چاہتا ہو۔۔۔۔۔۔

اوہ یور ٹیسٹ از ٹوگڈ "مدھم مگر بھاری آواز میں وہ۔۔۔ اسکے گال پر۔۔۔  
 پیار کرتا بولا۔۔۔ زیمیل کا سرخ چہرہ اسے مسکرا نے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔۔۔۔  
 احساس غالب تھا اسوقت سارے بند توڑ دینے کے در پر تھا۔۔۔  
 اسکے گلے میں موجود دوپٹے۔۔۔ کو سر کا کر دور کیا۔۔۔  
 زیمیل جیسے بکھرتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ اسکے چھونے پر۔۔۔۔۔۔ ہاں بکھر رہی تھی۔۔۔۔۔۔ عجیب احساس تھا۔۔۔  
 جو چھار ہاتھا اسپر۔۔۔۔۔۔

سالار نے زیمیل کی بند آنکھوں کو۔۔۔ دیکھا تو۔۔۔ وہ مزید۔۔۔۔۔۔

بے تاب سا ہو گیا جیسے۔۔۔ اس سے پہلے۔۔۔ وہ اسکے حسین دلکش تل  
کو۔۔۔ دقت میں ڈالتا  
اسپر ظلم ڈھاتا۔۔۔۔۔

اسکو ہلکان کرتا۔۔۔ اسکی دھڑکنوں میں شور مچا دیتا کہ زمیل ہوش میں آئی  
تھی زور سے اسکو دور دھکیل کر۔۔۔ وہ اپنے کانوں پر۔۔۔ ہاتھ رکھ کر۔۔۔  
بیٹھ گئی۔۔۔

نہیں "وہ بولی تھی مدھم آواز میں۔۔۔ جبکہ سالار کا اس اچانک جھٹکے پر۔۔۔  
بے عزتی کے احساس سے۔۔۔۔۔ چہرہ  
بری طرح سرخ ہو گیا۔۔۔

زمیل کا ہاتھ جھٹک کر۔۔۔ زور سے اسکا رخ اپنی جانب کیا۔  
۔۔۔ وٹ دا ہیل از دس "وہ پاگل سا ہوتا غرایا۔۔۔۔۔  
سالار کے ہاتھ کی گرفت بے حد تنگ تھی کہ زمیل کو تکلیف ہوئی۔۔۔۔۔  
آنکھوں میں آنسو تو پہلے سے ہی موجود تھے۔۔۔۔۔

کیا سمجھتی ہو خود کو بار بار مجھے خود سے دور دھکیل کر اور۔۔۔ زلیل کر کے  
تمہیں ملتا کیا ہے "وہ اچانک اسکا منہ مٹھی میں جکڑ گیا۔۔۔۔۔  
میں

۔۔ میں یہ سب نہیں چاہتی۔۔۔۔۔ آپ آپ مجھ سے دور رہیں "وہ آنسوؤں  
سے ترلہجے میں بولی۔۔۔۔۔

سالار نے دانت پیس کر اپنے ہاتھ کی گرفت میں سختی بڑھادی۔۔۔۔  
کون تمہیں میرے نزدیک آنے سے روکتا ہے "وہ اسکا چہرہ اپنے چہرے  
کے بالکل قریب کرتا۔۔۔۔۔ بولا۔۔۔۔۔

اسکی آنکھیں سرخ تھیں۔۔۔ میٹھی نرم نظریں سخت۔۔۔۔۔ غضب ناک  
نظروں میں تبدیل ہو چکیں تھیں۔۔۔۔۔

ک۔۔۔۔۔ کوئی۔۔۔۔۔ کوئی نہیں۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ میں خود ایسا کچھ نہیں چاہتی "وہ  
گہرا کر جلدی سے بولی جبکہ اسکا ہاتھ اپنے چہرے پر سے ہٹانے کی پوری



پوری کوشش کی مگر سالار کی گرفت بے حد سخت تھی جبکہ غصہ اس سے زیادہ اسے۔۔۔ خوف زدہ کر رہا تھا۔۔۔

سالار کو زیمیل کی بات بری طرح چبھی تھی۔۔۔

یہ آخر کیا ڈرامہ تھا۔۔۔ وہ کیوں اسکے ساتھ اس طرح رویہ رکھ رہی تھی۔۔۔ وہ کوئی گیرہ پڑا تھا۔۔۔۔

اسنے ایک جھٹکے سے اسے خود سے دور کیا۔۔۔

زیمیل پیچھے بیڈ پر گیر گئی۔۔۔

اسنے بمشکل اپنے آنسو روکے تھے۔۔۔۔

مگر ایک آنسو۔۔۔ نکل کر۔۔۔ اسکے گال پر بہہ اٹھا۔۔۔

اسنے بنا پیچھے دیکھے اٹھنا چاہا مگر۔۔۔۔ اسے احساس ہوا۔۔۔ سالار کے ہاتھ کی

گرفت اسکے پاؤں پر کڑی تھی

وہ ایک جھٹکے سے مڑی۔۔۔۔

منظر مکمل تھا

۔۔۔ وہ غصے میں بھرا اسکا پاؤں پکڑے ہوئے تھا۔ جبکہ زیمیل۔۔۔۔۔ جیسے  
ہی مڑی لمبے بال  
۔۔۔۔۔ ارد گرد۔۔۔۔۔ پھیل گئے۔۔۔۔۔ اسکی سانسوں میں ناہمواری تھی۔۔۔۔۔  
چھوڑ۔۔۔۔۔ دیں مجھے "وہ سر جھکائے بولی۔۔۔۔۔  
سالار نے وہی پاؤں اسکا۔۔۔۔۔ اپنی طرف کھینچا۔۔۔۔۔ تو زیمیل اسکے نزدیک آ  
گی۔۔۔۔۔  
یہ تو تم بھول جاو۔۔۔۔۔ کہ میں تمہیں چھوڑوں گا۔۔۔  
اور بکو اس سنو میری۔۔۔۔۔  
کہیں نہیں جا رہی ہو تم  
۔۔۔۔۔ یہیں میرے ساتھ سو۔۔۔۔۔ گی اینڈ اس مائے آرڈر۔۔۔۔۔  
اور اگر تم نے مجھے ڈیس او بے کرنے کی مزید کوشش کی۔۔۔  
تو تمہاری پینیشنٹ۔۔۔۔۔ بے حد بری ہوگی میں بالکل لحاظ نہیں کروں گا تم  
"میری بیوی ہو۔۔۔۔۔"

وہ اسے سختی سے وارن کرتا۔۔۔ بیڈ پر سے اٹھا۔۔۔ زیمیل نے جھکی نظریں  
 اوپر اٹھائیں۔۔۔ وہ اسے سی کی کولینگ تیز کر رہا تھا اسکے ساتھ رہنا اوپر سے سونا  
 مطلب وہ چاہتا تھا بہت جلد ہی زیمیل پاگل ہو جائے  
 ۔۔۔ وہ اپنے جذبات نہیں سمجھا سکتی تھی۔۔۔۔۔  
 اور اوپر سے۔۔۔ اسکے لمس نے اسکے وجود میں طوفان اٹھا دیے تھے۔۔۔ جو  
 سالار کے ہو جانے کے تھے۔۔۔ جیسے وہ بھی ایسی زندگی سے تھک گئی ہو۔۔  
 ہاں وہ اس میں چھپ جانا چاہتی تھی۔۔۔ کوئی اسے نہ دیکھے صرف وہ دیکھے  
 اگر وہ کہتا ساری زندگی اس کمرے میں بند رہو۔۔۔ اور میرے ساتھ گزار  
 دو تو وہ یہ بھی کرنے کے لیے تیار تھی۔۔۔۔۔  
 اور اسی بات کے تحت۔۔۔ اسے شے ملی اور وہ حدیں پار کرنے پر اتر۔۔۔۔۔  
 تو اچانک سے زیمیل کے کانوں میں افسین کی آواز گونجنے لگی۔۔۔  
 وہ کیا ہے اسکے وجود پر۔۔۔ نشان۔۔۔ اگر سالار سوال کر لیتا۔۔۔

وہ کیا سوچتا۔۔۔ اور عدیل اور انشیں کی دھمکیاں ان سب نے اسے۔۔ ان  
حسین خوابوں اور لمس سے باہر نکل کھینچا اور وہ۔۔۔  
اسکو دور دھکیل گئی۔۔۔

وہ خود کتنی مشکل میں تھی وہ کیسے کسی کو بتاتی۔۔۔  
وہ کس قدر ڈر چکی ہے خود سے۔۔ اپنے ارد گرد کے لوگوں سے وہ کیسے اسے  
سمجھاتی۔۔۔۔۔

اپنے آنسوؤں کو حلق سے نیچے اتار کر۔۔ وہ جلدی سے اس نرم ملائم بستر سے  
اتر کر بھاگی۔۔ جو اسکے پاؤں جکڑ رہا تھا۔۔۔  
سالار نے جلدی سے۔۔ اسے دروازے کے نزدیک جاتے دیکھا۔۔۔ ماتھے  
پر کی بل ڈلے۔۔۔

زیمیل دروازے سے باہر نکلتی کہ اسنے اسے پیچھے پھینک کر۔۔۔  
دروازے کو لوک کر دیا جو دو کمروں کو آپس میں ملاتا تھا۔۔۔  
زیمیل دوبارہ سے بیڈ پر گیری تھی۔۔۔

کیوں کر رہے ہیں آپ اس طرح۔۔۔۔ کسی نے دیکھ لیا پھر۔۔۔  
کوئی آگیا تو۔۔۔ کسی نے کوئی سوال کر لیا۔۔۔ "وہ اب باقاعدہ رونے لگی  
تھی۔۔۔"

سالار اسکے نزدیک آگیا۔۔ وہ اسکی نظروں سے۔۔ سٹپٹا ہی گئی جیسے وہ  
گھیرائی سے اسے دیکھ رہا ہو۔۔۔۔  
پاؤں اوپر کرو "اسنے سنجیدگی سے حکم دیا تھا۔ اور زیمیل کو اپنا آپ اتنا کمزور  
لگ رہا تھا۔ گویا اس میں ہلنے کی بھی ہمت نہیں تھی۔۔۔  
سالار جھک کر اسکے پاؤں اس سے پہلے اٹھاتا زیمیل چلا کر پاؤں اوپر کر گئی  
۔۔۔

پلیز مجھے جانے دیں "وہ رودی آج یہاں آنا اسکی سب سے بڑی غلطی تھی  
۔۔۔۔

سالار کچھ نہیں بولا۔۔۔۔  
اس تکیے پر لیٹو "وہ وہیں کھڑا اسے آرڈر دینے لگا۔۔۔

ن۔۔ نہیں "زیمیل ضد کرنے لگی سالار نے سر ہلایا۔۔۔ اور اپنی شرٹ کے بٹن کھولے دوسری طرف وہ گھبرا کر دھڑکتے دل کے شور سے ہلکان ہوتی۔۔۔ آنکھوں پر ہاتھ رکھ گئی۔۔۔

سالار نے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔ وہ ضرور محفوظ ہوتا اگر کچھ لمہوں پہلے کی بے عزتی بھول جاتی تو۔۔۔ شرٹ اتار کر اسنے۔۔۔ وہیں پھینک دی۔۔۔ اور دوسری طرف سے۔۔۔ پورے روم کی لائٹس آف کر کے بالکل اندھیرہ کر دیا۔۔۔

کہ زیمیل نے آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹایا۔۔۔۔۔  
تو پورا کمرہ۔۔۔۔۔ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔۔۔  
اسے اندھیروں سے سخت نفرت تھی۔۔۔ اندھیرے اسے مزید تاریکی میں اتار دیتے تھے۔۔۔ اسکی یادداشت سے  
عدیل کے ساتھ گزرے دنوں میں پہنچا دیتے تھے۔۔۔۔۔  
وہ ہزبانی سی ہو کر۔۔۔ سالار کو تلاشنے لگی۔۔۔

س۔۔۔س۔ سالار "ڈری سہمی سی آواز پر وہ جو۔۔ بستر کے دوسری  
طرف لیٹ رہا۔۔۔ تھا۔۔ ایکدم۔۔۔ اسنے زمیل کو اپنی طرف کھینچا تھا

۔۔۔

در حقیقت وہ اب۔۔۔ پریشانی محسوس کر رہا تھا۔۔ زمیل کے ساتھ کیا مسئلہ  
تھا وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔۔

کبھی وہ کچھ تھی تو کبھی کچھ۔۔۔۔۔

میں ادھر ہی ہوں "سالار نے۔۔ اسے بالکل اپنے نزدیک کھینچ لیا اور اسکے  
کان۔ میں بولا وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح اس سے لگ گئی تھی۔۔

م۔۔۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے لائٹ کھول دیں "وہ سسکی۔۔۔

لائٹ تو نہیں کھلے گی۔۔۔ ہاں تمہیں ڈر لگ رہا ہے تو میں یہاں ہوں۔۔۔

مجھ میں چھپ جاؤ "وہ اپنے دونوں ہاتھ اسپر سے ہٹا گیا۔۔۔

آپ بہت ظالم ہیں "زمیل واقعی اس میں چھپنے لگی۔۔۔۔

ساتھ ساتھ۔۔۔۔ کہہ بھی دیا۔ جبکہ رونا تو شاید اسکا مشغلہ تھا۔۔۔۔۔

سالار کو ہنسی آگئی جو اسنے روک لی۔۔

تم ظالم ہو ایک تو حسن اوپر سے لاپرواہی۔۔ اتنی روڈ نیس "وہ سر جھٹک کر بولا۔۔۔۔۔"

جان بوجھ کر کر رہے ہیں آپ یہ سب۔۔۔ تاکہ میں مر جاؤں "وہ۔۔۔۔۔  
روتی۔۔۔ احتجاج کرتی بولی۔۔۔۔۔"

ہاں میں تو آدم خور ہوں سالم بندے نکل جاتا ہوں۔۔۔ پاگل "وہ اندھیرے  
میں بھی اسے گھور کر بولا۔۔۔ اور اسکا سراٹھا کر اپنے بازوؤں پر رکھ  
لیا۔۔۔۔۔ اور خود سے بے حد نزدیک کر لیا۔۔۔۔۔"

زیمیل کو اسکی اتنی نزدیکی محسوس ہوئی۔۔۔ تو اسکی کیفیت عجیب ہونے لگی۔۔۔  
وہ خود کو اس سے زرا فاصلے پر کرنے لگی۔۔۔۔۔

مگر سالار مزید نزدیک ہوتا چلا گیا۔۔۔۔۔

اسکے دونوں بندھے ہاتھوں کو کھول کر اسنے اپنی کمر کے ارد گرد باندھ لیے

---



زمیل کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

ایک اندھیرہ جان نکال رہا تھا۔۔۔ اوپر سے۔۔۔ یہ آدمی

سالار نے اس کا چہرہ اپنی گردن کے نزدیک کر لیا۔۔۔

زمیل اس کے اندر سے اٹھتی کلون کی خوشبو سے گھبرا کر آنکھیں بند کر گئی۔۔

حقیقت تھی اس کے تصور میں بھی یہ سب کچھ نہیں تھا۔۔۔

البتہ سالار کو محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ اس کی ساری تھکاوٹ اس کے اتنے نزدیک

آنے سے۔۔۔ ختم ہوتی جا رہی ہو۔۔۔ اور گھیری

نیند اسے اپنی بانہوں میں بھرنے لگی ہو۔۔۔

اس نے زمیل کی کمر میں ہاتھ باندھ کر اسے خود سے لگا لیا۔۔۔ اور آنکھیں بند کر

لیں۔۔۔۔۔

اس کی بھاری ہوتی سانسیں زمیل محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اور نہ جانے وہ خود کیسے نارمل ہوئی۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں بند کر گئی۔۔۔۔۔

دماغ کی تمام سوچیں اسکی قربت میں الجھ گئیں تھیں۔۔  
گھیری نیند نے اسے بھی لیٹے میں لے لیا۔۔۔

-----

تیز رنگینگ ٹون سے۔۔ سالار نے ناگواری سے ایک آنکھ کھولی۔۔ اس کے  
چہرے پر ایک ہاتھ تھا۔۔ جبکہ اسکا سر کسی کے سینے پر تھا اسنے۔۔  
رنگینگ ٹون کی اس مداخلت اور اپنی پوزیشن پر افسوس کیا۔۔  
وہ بالکل اس پوزیشن کو تبدیل نہیں کرنا چاہتا تھا مگر اگر زمیل جاگ جاتی تو  
شاید۔۔۔ وہ یہیں مر جاتی۔۔۔ تبھی اسنے ہاتھ پیچھے کر کے سائیڈ ٹیبل تک  
ہاتھ پہنچایا اور احتیاط سے۔۔ سر اٹھا کر۔۔ زمیل سے اوپر ہو گیا۔۔  
خیر وہ تو بے ڈھنگے پن سے سوتا تھا تبھی انکی پوزیشن ایسی ہو گئی تھی۔۔ جبکہ وہ  
تو اب بھی اسی پوزیشن میں

-- تھی۔۔۔ سالار کو وہ اپنے بستر میں اپنے اتنے نزدیک بے حد پیاری لگی  
اسکے دل کی دھڑکنوں میں یہ معصوم چہرہ اتر سا گیا تھا۔۔۔  
رات والی بے عزتی بھولے وہ۔۔ اس منحوس فون کو اٹھا گیا۔۔۔  
کیا مصیبت ہے "وہ چلانا چاہتا تھا مگر چلا نہیں سکا۔۔۔  
مصیبت

تیرے سے بڑی دنیا میں مصیبت پیدا نہیں ہوئی تھے ایک بات بتانی ہے  
کب سے ٹرائے کر رہا ہوں دوپہر کے دو بجے فون اٹھانے کی زحمت ہوئی  
ہے "افان چلایا۔۔۔  
آہستہ بولو "سالار نے مسکرا کر زمیل کو دیکھا۔۔۔  
اگر اسے پتہ چل جاتا وہ دن کے دو بجے تک اسکے بستر میں ہے تو کیا حالت  
ہوتی اسکی۔۔ وہ محفوظ ہوا تھا اور بے ساختہ اسکی انگلیوں کے پورنے۔۔  
زمیل کے چہرے پر کھیلنا شروع کر دیا تھا۔۔۔  
کیوں تو کہاں ہے۔۔۔ کام پر ہے "افان کو زرا خیال آیا۔۔۔

آخر کو وہ کیا تھا سب جانتے تھے۔۔۔۔

دنیا کا سب سے دلچسپ منظر دیکھ رہا ہوں۔۔ اور سب سے اہم کام کر رہا ہوں "وہ بولا۔۔۔۔ لہجہ مسکراتا تھا

۔ جبکہ اب اسکی انگلیوں نے زیمیل کے ہونٹوں کے نزدیک تل پر فوکس کر لیا تھا۔۔۔۔

ہیں "افان پریشان ہو گیا۔۔

مجھے لگتا ہے کوئی رومنٹک شوٹ کر رہا "اسکی گھمبیر آواز سے وہ اتنا ہی انداز الگا سکا۔۔۔

"مجھے اندازا ہو گیا ہے بیوی اور گرل فرینڈز میں کیا فرق ہے

سالار کی شدت سے خواہش ہوئی اس چمچماتے تل کو سبق سیکھائے کہ آخر کس طرح اتر رہا ہے۔۔۔۔

مگر وہ جاگ جاتی اور یہ منظر خواب کی طرح ٹوٹ جاتا جو کہ ابھی وہ چاہتا نہیں تھا۔۔

تو بھابھی کے ساتھ ہے "افان چلایا تھا سب آفس ورکرز نے۔۔ اسکو۔۔  
آنکھیں نکال کر دیکھا تو وہ معذرت کرتا اٹھ کر باہر آ گیا۔۔  
سالار دل کھول کر ہنسا۔۔۔

آف۔۔۔ وقت دیکھ۔۔ گھر والے تیرا منہ توڑ دیں گے اوپر سے تیرا باپ  
۔۔۔ "افان نے احساس دلایا۔۔۔

"آج دل نہیں۔۔۔ کہ وہ جاگے اور میری آنکھوں سے دور ہو  
افان اسکی سنجیدگی پر چونکا۔۔۔  
کیوں

"۔۔۔ محبت ہو گی کیا

افان نے چھیڑا۔۔۔ جانتا تھا اسے زیمیل سے محبت نہیں تھی۔۔۔  
معلوم نہیں۔۔۔ مگر دو چیزیں اب برداشت سے باہر لگتی ہیں۔۔ اس سے  
دوری۔۔۔ اور اسکی آنکھوں میں آنسو۔۔۔

مگر ایک بات نہیں سمجھ پارہا میں "سالار کنفیوز تھا اور افان اور وہ آپس میں  
سب کچھ ہی شئیر کرتے تھے۔۔۔

خیریت "افان نے پوچھا۔۔۔

وہ خوف زدہ ہے کسی سے۔۔۔۔ "اسنے پھر سے زمیل کی طرف دیکھا اسکے

پریشان کرنے پر اب وہ۔۔۔ چہرے کا رخ موڑ گی تھی۔۔۔

اسکی گردن اب اسکے سامنے تھے۔۔۔

پشت پر تل اور بھی ظالم تھا۔۔۔

وہ کیا اتنی پوشیدگی میں حسن رکھتی تھی۔۔۔

سالار نے گھیرہ سانس کھینچ کر نگاہ گھمائی۔۔۔۔

تیرے جیسے دیو سے ہی ہو گی مجھے پتہ ہے تو کتنا بڑا زلیل ہے۔۔۔ "افان کا رخ  
کہاں تھا وہ جانتا تھا۔۔۔

باسٹرڈ "سالار نے کہا اور بات کا رخ بدل لیا۔۔۔

اپنی شرٹ اٹھائی۔۔۔

حالات تو ایسے ہیں کمرے کے جیسے۔۔۔ سب پار لگ گیا۔۔۔  
جبکہ۔۔ ہوا کچھ نہیں "وہ افسوس کرتا۔۔ ہوا۔ چمیر گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔۔۔  
اچھا میری سن آج امی پریشہ کا رشتہ لا رہی ہیں۔۔۔ "وہ بولا۔۔ سالار ایک دم  
سنجیدہ ہو گیا۔۔۔

ایک دن سکون سے جینے دے گا۔۔۔ کل عارض کے معاملے سے نمٹیں  
"ہیں آج تو نئی کہانی لے آ  
سالار "افان خفگی سے بولا۔۔۔  
سالار کو احساس ہوا۔۔۔

میرے بھائی۔۔۔ تو دو تین دن رک جا۔۔۔ اس کے بعد۔۔۔ "وہ سمجھانے  
لگا۔۔۔

جبکہ افان نے فون بند کر دیا۔۔۔  
سالار نے سر تھام لیا۔۔۔

ایک نمبر کا اور انسان "وہ آئینے میں خود کو دیکھتا افان کے بارے میں سوچتا  
بولا۔۔۔

جب اس نے نکاح کرنا تھا ارد گرد ایک انسان کو بھی نہیں دیکھا اس نے اور افان ہر  
دم ہر گھڑی اس کے ساتھ تھا۔۔۔

اسے خود پر غصہ آنے لگا۔۔۔ اور۔۔۔ شاور لینے واش روم میں چلا گیا۔۔۔

زیمیل کی آنکھ کھلی۔۔۔ تو بے ساختہ انگریزی لے گئی۔۔۔ اور جیسے ہی ارد گرد  
دیکھا۔۔۔

اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔۔

وقت دیکھا۔۔۔ تو اس کی حالت ایسی تھی کا ٹو تو بدن میں لہو نہیں شرمندگی سے  
چہرہ پسینہ پسینہ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔



نیچے سب جاگ گئے ہوں گے اسکے بارے میں کیا سوچیں گے۔۔۔۔ کیسی  
نظروں سے دیکھیں گے اسے وہ سالار کے ساتھ سوئی تھی۔۔۔  
یا اللہ۔۔۔ اتنے سوالات اور اتنی ہی شرمندگی نے۔۔ اسکے سکون دہ چہرے  
کو پریشان کر دیا تھا اچانک دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ ڈر گئی۔۔۔  
اور اس سے پہلے وہ باہر آتا وہ ہوا کے جھونکے پر۔۔ وہاں سے۔۔ نکلی تھی۔۔  
سالار نے بیڈ کی طرف دیکھا۔۔ بیڈ خالی تھا۔۔  
مطلب محترمہ کو ہارٹ اٹیک آچکا ہے "وہ مسکرایا۔۔ اسکا دوپٹہ۔۔۔۔ بستر  
پر تھا۔۔ بستر کی سلوٹوں میں وہ نزدیک گیا اور اسکا۔  
دوپٹے کو۔۔۔ اٹھا کر اسنے ہاتھ پر باندھ لیا۔۔۔۔  
اور خود تیار ہونے لگا۔۔۔۔

زیمیل۔ نیچے آئی۔۔ تو نیچے کچن سے سب کی آوازیں آرہیں تھیں اسے نیچے  
آکر احساس ہوا اسپر دوپٹہ نہیں۔۔ آگے کنواں پیچھے کھائی تھی۔۔ وہ ہلکان  
ہو گئی تھی بس اتنے میں ہی۔۔ پریشانی سے ارد گرد دیکھنے لگی۔۔  
تبھی پیچھے سے آیت کی آواز آئی۔۔

بھا بھی "وہ گویا کسی کو منہ دیکھانے قابل نہیں تھی اسکی آنکھیں بھیگ گئیں  
۔۔۔

جبکہ آیت۔۔ کے لبوں پر اپنے آپ مسکان آگئی۔۔  
اور اسنے۔۔ زیمیل

کا ہاتھ پکڑ کر اپنے روم میں کھینچ لیا اس سے پہلے کوئی دیکھتا

زیمیل یہ سب نہ برداشت کرتے ہوئے رونے لگی۔۔  
آیت البتہ ہنس رہی تھی۔۔۔

تمہارے ساتھ ہی سب ہوتا میں تب دیکھتی تمہیں "وہ شکواہ کر گئی۔۔۔

آپکا دوپٹہ کہاں ہے "آیت نے اسے چھیڑا۔۔۔  
زیمیل نے اسے گھورنے کی کوشش کی۔۔۔  
اچھا۔۔۔ اچھا سوری۔۔۔ اکیچلی میں خود بہت شر مندہ ہوں بڑے بھیا کیا  
سوچتے ہوں گے میرے بارے میں "وہ افسردہ سی ہو گئی۔۔۔  
کیوں "زیمیل نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔  
وہ اکیچلی۔۔۔ میں نے اتنی دیر کر دی آج مجھے انکے ساتھ جانا تھا "آیت نے کہا  
۔۔۔  
اوپاں تو تم سالار کے ساتھ چلی جاؤ "زیمیل نے مشورہ دیا۔۔۔  
اتنا فرینڈلی اسکے منہ سے سالار کا نام سن کر آیت اپنی مسکراہٹ چھپانے لگی  
زیمیل شر مندہ ہو گئی اس بے اختیاری پر۔۔۔۔۔  
آیت نے جبکہ مسکان دہالی۔۔۔  
او کے آپ فریش ہو جائیں۔۔۔ "وہ بولی۔۔۔ اور خود روم سے باہر آ گئی۔۔۔  
زیمیل جبکہ۔۔۔ سر تھام گئی

آیت جیسے ہی باہر نکلی۔۔ دوسری طرف سے عارض بھی اپنے روم سے نکلا

آیت نے نگاہ ایک لمبے میں پھیری تھی۔۔

آیت "عارض کی پکار پر۔۔ وہ۔۔۔ سٹپا گئی۔۔

کتنی مضبوط بننے کا ناک کرتی تھی تو وہ وہی آیت۔۔

تبھی سالار نیچے اتر۔۔

اور آیت کو دیکھ کر مسکرایا۔۔

کیسی ہو "وہ پوچھنے لگا۔ آیت نے سر ہلایا۔۔ سالار نے عارض کی طرف

دیکھ لیا تھا۔۔ تبھی

آیت کی طرف دیکھا جس نے سر جھکا لیا۔۔

بھیا آپ مجھے آفس چھوڑ دیں گے "وہ بولی۔۔

عارض کے ماتھے پر کی بل ڈلے  
آفس "سالار بھی حیران ہوا۔۔۔  
آیت آہستگی سے اسے بتاگی۔  
" واؤنائیس یار۔۔ آئی ایم ایمپیریس  
مگر میں نہیں ہوں "عارض نے بیچ میں ٹوکا۔۔۔  
دونوں نے عارض کی طرف دیکھا عارض واضح اسکی نظروں میں دیکھ رہا تھا  
۔۔ آیت نے نگاہ پھیر لی سالار جان بوجھ کر کچھ پل خاموش رہا۔۔۔  
" تم ایسا کچھ نہیں کرو گی  
وہ اسکو حکم دیتا بولا۔۔۔  
آیت اسکے اسطرح بولنے پر آنسو نہیں روک سکی۔۔ جبکہ۔۔ سالار نے  
بھڑک کر عارض  
کو دیکھا۔۔

مائینڈیور اون بیز نیس مین "وہ بولا اور آیت کو لے کر اترنے لگا۔۔ عارض  
نے دانت پیسے تھے۔۔۔۔۔ آیت کے اس فیصلے پر۔۔۔۔۔  
جبکہ سالار آیت کو لے کر۔۔۔ ڈائیننگ پر آگیا۔۔۔

-----

آیت کو : ♡♡♡♡♡ S [10/23, 9:22 PM]

افس چھوڑ کر۔۔ اسنے اپنے پی آئے سے کنٹیکٹ کیا تھا سب سے پہلے  
دوسری طرف فیروز نے فون اٹھا کر اسے جینی کے بارے میں سب کچھ بتایا  
۔۔۔ کہ وہ انھیں اسکے فلیٹ کی بیسمنٹ میں۔۔ بند کر چکا ہے۔۔۔  
جس پر سالار نے اسے انکے پاسپورٹ پیسے اور پاکستان اور امریکہ میں بینک  
بیلنس کی رپورٹ نکالنے کے آرڈر دیے۔۔۔ اور خود کو پیک کرنے کے  
لیے کہا۔۔

اسنے فیروز کو دو گھنٹے بعد کا وقت دیا تھا۔۔  
دو گھنٹے میں اسے ایک ڈائریکٹر سے ملنا تھا۔۔

جو کہ ہولی وڈ کا ڈائریکٹر تھا۔۔۔ اور وہ کافی ایکسائٹڈ تھا اس سے ملنے کے لیے  
۔۔ مگر اس سے پہلے۔۔ اسے سب سے اہم کام کرنا تھا۔۔  
وہ گاڑی ہاسپٹل کی جانب گھما چکا تھا۔۔  
جبکہ فون پر کسی سے رابطے میں تھا۔  
ایسا کرو تم چلے جاؤ

میں نے انھیں انفارم کر دیا ہے۔۔۔ "لڑکی کے آواز پر اسنے سر ہلایا۔۔۔  
اور گاڑی تیزی سے اس سفر پر چل دی۔۔ جہاں وہ جاننا چاہتا تھا۔۔

آیت ایسا کیسے کر سکتی تھی کوئی بھی سوال جانے سمجھے بنا ہی وہ۔۔۔ اتنا بڑا  
فیصلہ لے چلی تھی۔۔۔ وہ اسے سنتی تو صیچی ہاں ٹھیک ہے وہ مانتا ہے۔۔  
اسنے جو کیا جلد بازی میں کیا اور اسنے کسی کو اعتماد میں نہیں لیا جس سے۔۔  
یہ نقصان ہوا کہ۔۔ سب اس سے خفا ہو گئے۔۔۔

مگر وہ تو سمجھتی کوئی تو سوال کرتی۔۔

اور اب بھی وہ اسی کی طرف سے پیش قدمی کا خواہش مند تھا۔۔

اوپر سے یہ طلاق والی بات تو گویا تلوار کی طرح لٹک گئی تھی اسکے سر پر۔۔۔۔

اسنے مدیہا کے کمرے کا رخ کیا۔۔۔ تاکہ ان سے بات کر سکے۔۔

مدیہا کی طبیعت بھی کچھ خاص اچھی نہیں تھی دروازہ بجا کر وہ اندر داخل ہوا

تو وہ شور لے کر آئیں تھیں۔۔ اور اپنی چوٹ پر خود ہی۔۔۔ پٹی کر رہیں

تھیں۔۔

اسے شرمندگی ہوئی اسنے اپنی ماں کو کیسے تکلیف دے دی اتنی بڑی۔۔

مدیہا اسکو کمرے میں دیکھ کر۔۔۔ نظر کا رخ پھیر گئیں۔۔۔

کس لیے آئیں ہیں آپ "مدیہا نے بنا تو قف کے پوچھا

عارض انکے نزدیک آیا۔۔۔ اور سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔۔

سوری ماما "وہ بس اتنا ہی بول سکا۔۔۔

مدیہا کا دل پیچ ہی اٹھا۔۔۔



مگر اسکی وجہ سے انھیں بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا تھا شروع سے اب تک  
 -- وہ ایسے کام کر گزرتا تھا جس کا خمیازہ وہ ساتھ ساتھ بھگتی تھیں۔۔۔ وہ  
 باشعور خوبصورت مرد تھا اب تو ایک بچے کا باپ بننے والا تھا مگر۔۔ جلد بازی  
 اتنی تھی

گو یا ہر کام ہی سوچے سمجھے بنا کرتا تھا۔۔  
 اور اسکے ساتھ ساتھ وہ خود کو بھی آیت کا مجرم سمجھتی تھیں۔۔  
 دو دن سے وہ۔۔ باہر نہیں نکلیں تھیں کمرے سے صوفیہ تنزیلہ نے اسے بار  
 بار کہا مگر۔۔۔۔  
 کچھ اثر نہیں پڑا جب تک کبیر اور مرتضیٰ نہ مان جاتے۔۔۔۔  
 عارض آپ جائیں۔۔ میرے سر میں درد ہو رہا ہے "وہ بول کر سائیڈ پر ہو  
 گئیں۔۔ جبکہ وہ ہمیشہ کی طرح۔۔۔  
 انکے بیڈ پر بیٹھ کر۔۔ انکے قدموں میں بیٹھ گیا جبکہ۔۔ انکی گود میں  
 زبردستی سر رکھ لیا۔۔۔۔

مدیہا نے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔

ممایہ سب میں نے اسے تکلیف دینے کے لیے نہیں کیا۔۔۔ میں اسے  
سیف کرنا چاہتا تھا۔۔۔ میرے پاس اتنے پیسے نہیں تھے میں جینی کو دے  
کر۔۔۔ اسکا خود سے پیچھا چھڑاتا۔۔۔ میں نے بہت وقت اس بات کو  
سنجھالنا چاہا اور جب وہ پاکستان آگئی تو مجھے۔۔۔ مجھے آیت کی محبت نے  
کمزور کر دیا۔۔۔

میں اپنی غلطی پر شرمندہ ہوں۔۔۔  
میں مرد تھا۔۔۔ یہ سب قابو میں کر سکتا تھا۔۔۔ مگر میں آیت کی وجہ سے  
کمزور ہو گیا۔۔۔

اسے بچانے کے لیے اسے چھوڑ دینے کا سوچ لیا۔۔۔۔۔ "وہ ان سے اپنے  
دل کی بات کر رہا تھا۔۔۔ مدیہا خاموش بیٹھیں رہیں البتہ۔۔۔ انکا ہاتھ عارض  
کے گھنے بالوں میں چلنے لگا تھا۔۔۔

اسکی اداسی دیکھی کہاں جانی تھیں ان سے۔۔۔۔۔ وہ اپنے ایک ایک بچے سے  
محبت کرتی تھیں۔۔۔

اور۔۔۔ ماں باپ کا دل کس طرح نرم سا ہوتا ہے کہ اولاد کتنا ہی کیوں نہ  
۔۔۔ انکا دل دکھائے۔۔۔ وہ اولاد کے ایک لفظ سے بھی راضی ہو  
جاتی ہیں اسکی آنکھوں میں اداسی اور اپنی بات کا یقین دلانے  
والا انداز انکے دل پر لگا تھا۔۔۔۔۔

میں آپ کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ "اسنے ماں کے ہاتھ پکڑ لیے  
۔۔۔

میں سب پہلے کی طرح ٹھیک کر دوں گا۔۔۔۔۔ "وہ انھیں یقین دلانے لگا  
۔۔۔۔۔

واقعی آپ کر سکتے ہیں "وہ پوچھنے لگی۔۔۔۔۔ چہرے پر غم و غصہ تھا۔۔۔۔۔  
کیا اس لڑکی کے ٹوٹے ہوئے دل کو دوبارہ جوڑ سکتے ہیں۔۔۔۔۔  
جب وہ مجھے سننے لگی تو سمجھے گی۔۔۔۔۔ "عارض نے یقین سے کہا۔۔۔۔۔

مدیہانے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرہ۔۔۔

شیر کی طرح تربیت کی ہے مرتضیٰ نے آپ چاروں کی۔۔۔ اس طرح خود سے کمزور مخلوق کا دل دکھا کر۔۔۔ آپ انکی تربیت۔۔۔ کورائیاں نہ جانے دیں

"۔۔۔۔ میری تربیت تو ویسے بھی

وہ سر جھکا گئیں آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔ عارض نے جلدی سے انھیں سینے سے لگالیا۔۔۔

میں جانتا ہوں آپ کو میری وجہ سے۔۔۔ کیا کیا سننے کو ملا ہے۔۔۔ مگر میرا یقین کریں میں سب ٹھیک کر دوں گا" وہ کہنے لگا تو مدیہانے سر ہلایا۔۔۔۔۔

اور اسکے شانے پر ہاتھ رکھ کر تھپتھپایا۔۔۔

آپ ناراض تو نہیں مجھ سے اب" وہ پوچھنے لگا۔۔۔ مدیہانے اسکی طرف دیکھا

--

جب تک آیت نہیں مانے گی تب تک تو ہوں میں آپ سے ناراض" مدیہا نے صاف انکار کر دیا۔۔۔

عارض نے نفی میں سر ہلا کر گھیرہ سانس بھرا۔  
آپ کے دونوں بیٹے نہ جانے خود کو کیا سمجھتے ہیں۔۔۔  
طلاق کی باتیں کر رہے ہیں واہ دیکھ لیں۔۔۔ مجھے سولی پر لٹکانے کا کون سا  
طریقہ سوچا ہے "وہ غصے سے انھیں شکایت لگانے لگا۔۔۔  
مدیھا۔۔ تو حیران ہی رہ گئیں۔۔۔۔  
جبکہ عارض سالار اور کبیر کی بات یاد کر کے غصے سے باہر نکل گیا۔۔۔

کبیر آیت کو دیکھ کر مسکرا نے لگا وہ فیصلہ تو کر چکی تھی مگر اسکا چہرہ سرخ ہو رہا  
تھا اور وہ بری طرح شرمسار ہی تھی۔۔۔۔  
کیا ہوا۔۔ نہیں کرنا چاہتی "کبیر نے پوچھا۔۔۔  
چہرہ سنجیدہ تھا مگر آنکھوں میں جیسے مسکراہٹ تھی۔۔

نہیں بھیا میں کرنا چاہتی ہوں مگر مجھے سمجھ نہیں آ رہا میں کیسے کروں گی کام  
" وہ کنفیوز تھی۔۔۔۔

آئی تھینک میرے پاس تمہارے لیے بیسٹ کام ہے "کبیر کچھ سوچتے  
ہوئے بولا۔۔

واقعی "آیت ایکدم جوش سے بولی۔۔۔  
بلکل اسطرح۔۔۔ اس کام سے۔۔۔ تمہیں ایکسپیرینس بھی آئے گا اور۔۔۔  
تم ریسٹ بھی کر لو گی۔۔۔ انڈر سٹیننگ ورک فوریو "اسکی طبعیت کو بھی  
مد نظر رکھا تھا آیت۔۔۔ زرا جھجک سی گئی۔۔۔  
کبیر نے اسکا ہاتھ تھاما اور پورے افس میں اسکو انٹرڈیوز کرایا۔۔۔  
سب اسکو مسکرا کر دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

مس آیت نے آج ہمیں جوائن کیا ہے۔۔۔ اور مجھے امید ہے آپ سب لوگ  
مس آیت کے ورک میں ہیلپ کریں گے۔۔۔ اس آرکیویسٹ اور آرڈر  
۔۔۔"

وہ بولا۔۔۔ تو سب نے یس سر کہا تھا۔۔۔

اور اسکے خوبصورت چہرے پر سب کی نگاہ تھی۔ جبکہ وہ کنفیوز سی سر جھکاتی کہ۔۔۔ کبیر نے اسے سراٹھانے کا کہا۔۔۔

اس طرح دنیا کو فیس نہیں کرو گی۔۔۔ یہ سب یہاں تمہارے ور کر ہیں۔۔۔ تم اونر ہو او کے یہ مت بھولنا جس سے جیسے بھی تمہیں کام کرانا ہے تم کراؤ۔۔۔ جب تمہیں ہیلپ چاہیے ہو۔۔۔ مس عائشہ تمہاری ہیلپ کریں گی او کے "اسنے عائشہ کی طرف دیکھا۔۔۔

جی سر بہتر "اور آیت کو لے کر وہ۔۔۔

ایک کین کی طرف چل پڑا۔۔۔

یہ کس کا کین ہے بھیا۔۔۔ "آیت کین کو گھوم کر دیکھتی پوچھنے لگی۔۔۔

وائیٹ اور بلیو کو بہ منیشن کا کین کافی خوبصورت تھا۔۔۔

سمجھو تمہارا ہے۔۔۔ "کبیر اسکے مسکرانے پر مسکرایا۔۔۔

مگر مجھے تو کچھ بھی نہیں آتا پھر میں کیبن میں کیا کروں گی "وہ حیران ہوئی

--

اس کیبن کا مالک تمھاری ہیلپ کرے گا ڈونٹ وری "وہ اپنی آنکھوں میں

آنے والے وقت کا سوچ کر۔۔۔ گویا۔۔۔ مطمئن ہو گیا۔۔۔ تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا۔۔۔ اس کا مالک۔۔۔ ورکرز کا کتنا عادی تھا۔۔۔ اسے یہاں تک

کے فائنل اٹھانے کے لیے بھی سیٹری کی ضرورت تھی صرف انگلیوں پر کی

بورڈ چلانے کو ہی وہ بہت کچھ سمجھتا تھا۔ اور اس آفس کا۔۔۔ وہ پہلا فرد تھا

جس کے انڈر ایک پوری ٹیم آفس سے ہٹ کر کام کر رہی تھیں اور۔۔۔

اب۔۔۔ اصل اس شخص کی بینڈ بجنے والی تھی۔۔۔

کبیر کے دل کو جیسے ٹھنڈ سی پڑ گئی۔۔۔

اس آفس کے مالک کون ہیں "آیت نے پھر سے پوچھا۔۔۔

میں نے کہا نہ تم ہو "کبیر نے اس کا گال کھینچا وہ بہت خوش لگ رہی تھی۔۔۔

اوکے "آیت نے کہا۔۔۔



اور کبیر اسے مرتضیٰ شہاب شاداب۔۔۔ سکندر کے رومزدیکھنے لگا وہ سب سے ملی بھی سب اسکو دیکھ کر کافی خوش لگ رہے تھے۔۔۔۔۔  
اتنامزے داردن ہو گا اسنے سوچا بھی نہیں تھا وہ بالکل کنفیوز نہیں تھی اب

۔۔۔۔۔

سارا دن اسنے کبیر کے ساتھ گزرا تھا انھوں نے لچ بھی ساتھ کیا۔۔۔۔۔  
اور کبیر نے اسے ہلکا پھلکا کام بھی سمجھایا جسے کرنے کے لیے وہ کافی سے زیادہ ایکسائٹڈ تھی۔۔

جبکہ۔۔۔ کبیر بھی آنے والی کل کے لیے ایکسائٹڈ تھا۔۔۔۔۔  
شام ہوتے ہی آفس۔۔۔ کی چھٹی ہوئی تو۔۔۔ کبیر اسے۔۔۔ گھر لے آنے کے بجائے باہر لے گیا۔۔۔۔۔

اس دوران ایک پل کے لیے بھی اسے نین کی یاد نہیں آئی تھی کہ وہ کیسی ہے۔۔۔ نہ ہی اسنے اسے کوئی فون کیا تھا۔۔

آیت کو آنسکریم پالرمیں لے جاتے۔۔ اور اسکے چہرے پر خوشی دیکھ کر۔۔  
 کبیر کافی خوش تھا اور اپنی سنگین غلطی کو بھول گیا تھا۔۔  
 بھیا۔۔ مجھے لگتا ہے۔۔ اب مجھے نیو شاپینگ کرنی چاہے "آیت نے جیسے  
 کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔

افلورس میری جان۔۔ تمہیں نیو شاپینگ کرنی چاہیے۔۔ اینڈ یو ٹرائے ٹو  
 چینج یور سٹائل "وہ خود کافی پی رہا تھا۔۔  
 مسکرا کر بولا۔۔

آیت معصومیت سے آنکھیں جھپکنے لگی۔۔  
 مگر میں کیسے چینج کروں گی سٹائل اور۔۔ کیا میں اچھی نہیں دیکھتی "وہ  
 افسردہ ہو گئی۔۔۔

کبیر کا بے ساختہ قہقہہ نکلا۔۔  
 ویٹ ق سیکنڈ "اسنے موبائل نکالا اور سالار کا نمبر ڈائل کیا۔۔  
 جونیکسٹ کال پرائیڈ کر لیا گیا دوسری طرف بھی کافی پر جوشی تھی

واؤ برو میں کسی سے ابھی اپنی نیوا گریمنٹ ڈسکس کرنا چاہتا تھا اور تمہارا فون آگیا "سالار پر جوش سا بولا۔۔

وائے نوٹ برو۔۔۔ میں اور آیت تمہارا۔۔ کیفے میں ویٹ کر رہی ہیں آجاؤ "وہ بولا تو سالار نے اسے لوکیشن سینڈ کرنے کے لیے کہا۔۔ آیت تو پہلی بار اس طرح باہر نکلی تھی وہ بھی اپنے بھائیوں کے ساتھ۔۔ کچھ عرصے پہلے جو اس میں اداسی مایوسی کے جذبات ابھر رہے تھے سب جاتے رہے تھے آدھے گھنٹے کے انتظار کے بعد سالار کیفے میں داخل ہوا تو سب لوگ ایکدم اسکی طرف متوجہ ہوئے

اور جلد ہی بہت سے لوگوں نے اسے گھیر لیا۔۔۔۔۔  
اسنے ایزیلی سب کے ساتھ پیکس کھینچوائی اور۔۔۔

آٹو گراف دیا۔۔۔ اور کچھ دیر بعد وہ۔۔ وہاں سے ہٹ گیا۔۔ لوگ اب بھی اسکی پیکس کھینچ رہے تھے آیت نے یہ سب پہلی بار دیکھا تھا آج سالار پر اسے بہت فخر محسوس ہو رہا تھا۔۔

ہیلو ڈول "وہ جھکا اور آیت کا گال کھینچا۔۔ آیت مسکرا دی۔۔۔۔۔  
اور چمیر گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔۔

بھیا میں بہت بہت خوش ہوں "آیت ایک دم بولی تو وہ دونوں ہنسنے لگے۔۔۔  
ریئل یہ سب تم نے پہلی بار دیکھا ہے "سالار نے لوگوں کی طرف اشارہ کیا  
اس کے گارڈ لوگوں کو اس تک پہنچنے سے روک رہے تھے۔  
ہمم "آیت نے جوش سے سر ہلایا۔۔۔

تو سالار نے اس کا ایک بار پھر گال کھینچا اور ایزی ہو کر چمیر پر بیٹھ گیا۔۔۔  
اسنے کبیر کو دیکھا۔۔۔۔۔

بتاؤ کیا شئیر کرنا تھا۔۔ کبیر پوچھنے لگا سالار۔۔ کونہ جانے کیوں آج ڈرنک  
کرنے کا موڈ بن گیا۔۔ مگر کبیر کے ساتھ۔۔۔

مطلب بھری جوانی میں۔۔۔ مر جانے کے مترادف تھا خیر وہ سالار کی اس  
حرکت سے واقف بھی کہاں تھا۔۔۔۔  
سالار نے ریگولر ڈرنک پر اکتفا کیا۔۔۔۔۔

ہولی وڈ سے آفر ہوئی ہے

-- اینڈ آئی ایکسیپٹ اٹ "وہ مزے سے بولا۔۔۔

کبیر اور آیت حیرانگی سے اسے دیکھنے لگے۔۔۔

واقعی "آیت کی تو باقاعدہ چیخ نکلی تھی۔۔

وہ فخر سے بولا تھا۔۔۔ "Yeah

واؤ بھیا۔۔۔ "آیت نے اپنی آنکس کریم کا سپون اسکے منہ میں خوشی کے

اظہار کے طور پر دیا۔۔۔

جسے اسنے لے لیا۔۔

تم کچھ بولو گے یہ بت بن گئے ہو "سالار نے گھورا۔۔۔

یہ سوچ رہا ہوں تمہارا باپ کیا کرے گا تمہارے ساتھ "کبیر نے کہا۔۔۔

تو۔۔ سالار نے آنکھیں نکالیں۔۔۔

میری بات سے پہلے اگر تم نے کچھ پھوڑنے کی کوشش کی تو

دیکھنا کیا حشر کرتا ہوں "وہ غصے سے بولا۔۔۔

او کے او کے "کبیر نے کہا۔۔۔ اور تینوں مسکرا دیے۔۔۔  
تینوں تادیر باتیں کرتے رہے آیت کے لیے یہ لمبے زندگی کے حسین لمبوں  
میں شامل ہو گئے تھے۔۔۔

سالار اور کبیر نے اسے۔۔۔ جیسے پھولوں کی طرح ٹریٹ کیا تھا کہ ہلکی سی بھی  
چوٹ نہ لگ جائے اور سالار کو ملنے والی وی آئی پی پر وٹو کول دیکھ کر  
وہ مزید پر جوش ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

انہوں نے کافی شاپنگ کی تھی اور سالار نے وہ وہ چیزیں دلائیں۔۔۔ جو اس نے  
کبھی نہیں پہنیں تھی۔ کافی سٹائلش کپڑے تھے۔۔۔

میکپ تھا۔۔۔ شوز تھے۔۔۔ جیولری تھی۔۔۔ یہ نیا سفر اسکی زندگی میں  
۔۔۔ واقعی کافی خوبصورت تبدیلی لایا تھا۔۔۔

سالار کی ضد پر وہ۔۔۔ اسے پالر لے آیا جبکہ کبیر تو بالکل آیت کے بال کٹنے  
کے حق میں نہیں تھا۔۔۔



کیا کیا ہے تم نے "وہ پوچھنے لگا۔ اور کبیر اسے اپنی ساری چالاکی بتا گیا۔  
اوہ شیٹ "یہ بات تو سالار بھی جانتا تھا وہ۔۔ کس طرح اپنے ارد گرد کام کے  
لیے لوگ رکھتا تھا۔۔۔۔۔

یار "سالار کا ہنس ہنس کر برا حال تھا  
کبیر بھی انجوائے کر رہا تھا۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد سالار نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔  
تمہیں مماسے بات کرنی چاہیے ماں ہیں وہ ہماری  
۔۔ اور تمہارا یہ رویہ انہیں ہرٹ کر رہا ہے "وہ بولا۔۔  
میں مماسے ناراض نہیں ہوں۔۔۔ مگر وہ بتا تو سکتی تھیں "کبیر نے کہا اور  
سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

آیت کی عزت کا سوال تھا اور پھر وہ جانتی ہیں۔۔ ہم سب کو۔۔۔ "سالار  
سنجیدگی سے بولا۔۔۔ کبیر خاموش ہو گیا۔۔۔۔۔



کچھ دیر مزید دونوں نے سو نگز سنے تھے اور کبیر کے لاکھ انکار کے بعد سالار نے اسے اپنا گانا سنایا تھا۔۔۔ دونوں ٹین ایجرز کی طرح ایک دوسرے کی کھینچائی میں لگے ہوئے تھے۔۔۔۔

اور کچھ دیر بعد آیت باہر آگئی۔۔

وہ بے حد شرمناک ہی تھی۔۔

جبکہ وہ دونوں ساکت سے آیت کو دیکھنے لگے۔۔۔۔

آیت شرمندہ ہو گئی۔۔

اسکے بال ایک حسین کٹینگ میں بدل چکے تھے اسنے کبھی کٹینگ نہیں

کرائی تھی۔۔۔ اور انکے دلائے گئے ڈریس میں۔۔ وہ بے حد خوبصورت

لگ رہی تھی کہ۔۔۔۔۔ وہ دونوں بت بن گئے تھے آیت دروازہ کھول کر

خود ہی بیٹھ گئی۔۔

ایکسیلینٹ "وہ دونوں بیک وقت بولے۔۔

آیت کو کچھ حوصلہ ہوا۔۔

بھیامیرے زیادہ بال کٹ گئے ہیں "آیت افسردہ سی بولی۔۔۔  
تمہارے ہی بال ہیں پھر آجائیں گے ٹینشن کیا ہے "اسنے مزے سے کہا۔۔  
جبکہ کبیر نے گھورا۔۔

وہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔ زیمیل کے کٹوانا پھر مانوگا "کبیر نے کہا۔۔ تو سالار  
نے سرد سانس کھینچی۔۔

ایک بار چڑھ تو جائے میرے ہتے۔۔۔ "وہ دماغ میں اسکو سوچتا۔۔۔  
بولا۔۔۔

کبھی اچھابی سوچ لیتے ہیں "کبیر نے آیت کا لحاظ کرتے ہوئے۔۔۔  
اسکی طرف دیکھا اور دونوں کا ایک دم قہقہہ نکلا۔۔۔ اور۔۔ تقریباً۔۔۔ وہ  
بارہ بجے گھر پہنچے تھے تینوں۔۔۔

ان دونوں نے آیت کے شاپینگ بیگ اٹھائے ہوئے تھے۔۔ جبکہ آیت نے  
سر پر دوپٹہ لے لیا اسے شرمندگی ہو رہی تھی مگر اچھا بھی لگ رہا تھا۔۔  
مرتضیٰ وہیں لاونج میں تھے جبکہ عارض جلے پاؤں کی بلی بنا انتظار کر رہا تھا

۔ دوسری طرف نین بھی وہیں۔۔ بیٹھی تھی۔۔ اور زیمیل وہ بھی تو منتظر تھی

۔۔

ان سب نے ان تینوں کی طرف دیکھا۔۔

اور سب سے پہلے نین اٹھ کر کمرے میں چلی گئی۔۔

آج اسکی کتنی طبعیت خراب ہوئی تھی۔۔

اور اسنے کبیر کو کتنے فون کیے۔۔۔۔۔ تھے۔۔۔

کم از کم۔ وہ بتا تو سکتا تھا وہ کہاں پر ہے۔۔ اسکے دل ٹوٹ سا گیا اور وہ اٹھ کر کمرے میں چلی گئی۔۔

زیمیل کو کہاں اپنی ویو محسوس ہوتی تھی۔۔۔۔۔ وہ بھی۔۔۔ آیت کے روم

میں چلی گئی۔۔ جبکہ آنکھوں میں انتظار کی شدت سے پانی بھر گیا تھا۔۔

عارض آیت کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ ستم گر بن گئی تھی آیت نے ایک منٹ کے لیے بھی اسکی طرف نہیں دیکھا

تھا۔۔ وہ کتنی مشکل میں تھا نہ جانے اسکی طبعیت کیسی ہو گی۔۔۔ کچھ کھایا ہو

گایہ نہیں۔۔۔۔۔ کتنی سوچیں تھیں دماغ میں جب کہ وہ ظالم اسکو ایک پل کے لیے دیکھنے کو تیار نہیں تھی۔۔۔۔۔

بتا دیتے ہیں گھر میں۔۔۔ تم دونوں کی بیویاں بھی ہیں اسی گھر میں "مر تضحیٰ نے بس اتنا ہی کہا تھا۔۔۔ سالار اور کبیر نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔۔۔

مر تضحیٰ اپنے کمرے میں جانے لگے۔۔۔

بابا مجھے ماما سے بات کرنی ہے "اچانک کبیر بولا تو وہ سر ہلا گئے گویا پیچھے آنے کی اجازت دی تھی۔۔۔

۔۔۔ آیت زبیل اور نین سے کافی شرمندہ سی ہو گئی تھی۔۔۔

بھیا بھیا بھی اب ناراض تو نہیں ہوں گی دونوں مجھ سے "وہ پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

میری والی تو بالکل نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔ وہ فکر نہ کرو اور نین بھیا بھی نہیں ہوں گی۔۔۔ البتہ کبیر آج رات باہر سوئے گا۔۔۔ مزہ آئے گا "وہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔۔۔

عارض یوں ہی کھڑا تھا۔۔ جبکہ آیت اپنے روم میں جانے لگی  
ویٹ میں بھی آتا ہوں "دونوں اسے اگنور کر کے۔۔ آیت کے روم میں  
چل دیے۔۔ خیر سالار کو تو اپنی پسند کی چیز چاہیے تھی۔۔  
جس کی ناک پر غصہ غصہ سا محسوس ہو رہا تھا۔۔  
دوسرا عارض کا چہرہ غصے کی شدت سے تپ اٹھا۔۔ آیت کے کٹے ہوئے  
بال دیکھ کر۔۔۔  
وہ لڑکی۔۔ اب اس کو اکسار ہی تھی۔۔۔

آیت اپنے روم میں آئی۔۔ تو زبیل وہاں بیٹھی تھی آیت کو دیکھ کر بھی بیٹھی  
رہی۔۔۔  
آیت نے مڑ کر سالار کو دیکھا۔۔۔

محترمہ شوہر گھر آئے تو کھانے پینے کے بارے میں پوچھ لیتے ہیں "وہ وہیں  
دروازے میں کھڑا کھڑا ہی بولا۔۔۔۔

جبکہ زیمیل نے کوشن پٹخا اور بنا کچھ کہے۔۔ اس کے لیے کھانا نکالنے کچن میں چلی  
گئی۔۔

سالار نے اسکی اس ادالپنی ہنسی روکی تھی۔۔ بالوں کی ڈھیلی سی چوٹیاں کو  
اسنے دوپٹے سے ڈھانپ لیا تھا۔۔۔ پاس سے گزرتے ہوئے۔۔  
سالار کے دل نے۔۔ بیٹ مس کی۔۔  
اس چوٹیاں کو کھول کر۔۔ ان لمبے بالوں کی ریشم سے نرمی کو محسوس کرنے  
کا خواہش مند تھا وہ۔۔۔۔

عارض پر گزرتا دکھ اب اسے محسوس ہوا۔۔ مگر۔۔ یہ مزہ ہی الگ تھا۔۔۔  
وہ آیت کے سر پر ہاتھ رکھ کر مسکراتا ہوا۔۔۔  
وہاں سے چلا گیا۔۔

روم لوک کر لینا "آیت کو کہہ بھی گیا آیت نے سر ہلا کر روم لوک کر لیا

---

زیمیل کو خود سمجھ نہیں آرہی تھی اسکی آنکھوں سے آنسو مسلسل بہہ رہے ہیں جبکہ وہ شدید غصے میں تھی۔۔ صبح سے لے کر اب تک ایک جھلک بھی نہیں دیکھی تھی اسکی۔۔ اسے بالکل خیال نہیں تھا اسکس۔۔ اپنی مرضی سے خیال رکھتا تھا اپنی مرضی سے پھینک دیتا تھا۔۔۔

جب دل چاہتا تھا پاس بولا لیتا تھا اور اسکے دل کی پرواہ کیے بنا اسے۔۔ ایسے بھول جاتا تھا۔۔ کہ جیسے وہ اسکی زندگی کا حصہ ہی نہ ہو۔۔۔۔

وہ

۔۔ ٹرے میں کھانا رکھتی سوچتی ہوئی غصے سے روتی بھی جا رہی تھی۔۔ تبھی نین بھی کچن میں داخل وہی غصے سے چہرہ سرخ تھا۔۔۔

بھا بھی۔۔۔ یہ میں نے گرم کر دیا ہے۔۔ "زیمیل نے اپنی سرخ آنکھیں رگڑ کر صاف کیں۔۔

تھپڑ کھاؤ گی مجھ سے اگر تم مزید روئی تو "نین تو غصے سے پھٹ پڑی۔۔  
زیمیل نے اسکی جانب دیکھا۔۔

سمجھتے کیا ہیں یہ دونوں ہمیں اپنی بہن کے ساتھ تھے تو کم از کم ایک فون کال  
کر سکتے تھے۔۔۔ نہیں۔۔۔ انتظار کی سولی پر لٹکا دیا۔۔۔ اوپر سے تم رونے  
بیٹھ گئی ہو۔۔۔ میں تمہیں بتا رہی ہوں زیمیل۔۔۔ اب تم روئی۔۔۔ تو مجھ  
سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ "نین نے کہا تو زیمیل نے بھی تھک کر اپنے آنسو  
صاف کیے اور سر ہلایا۔۔

زہر ملا کر دے دو اس کھانے میں اسے "نین نے تپ کر کہا۔۔  
ایسا تو مت کہیں "زیمیل جلدی سے گھبرا کر بولی۔۔

زیادہ نہیں محبت اڈ رہی اور ان نواب کو دیکھو۔۔۔ میری پرواہ نہیں "وہ اب  
کبیر کی طرف آگئی۔۔۔

آپ کی تو طبیعت بھی خراب تھی "زیمیل کو یاد آیا کہ اسے سارے دن چکر  
آتے رہیں ہیں۔۔۔



وہ شاید بھول گیا ہے کہ اسی نے مجھے اس مصیبت میں ڈالا ہے۔۔ مگر میں  
بلکل آیت یہ زیمیل نہیں ہوں ہوش ٹھکانے لگا دوں گی اور ایسا ہی تم کرو گی  
سمجھ رہی ہوں نہ میری بات "نین نے اسے جھنجھوڑا۔۔۔

میں میں کیا کروں "نین نے سرپیٹ لیا  
عجیب لڑکی تھی یہ بھی

تم کھری کھری سناؤ گی اسے۔۔۔ "نین نے کہا۔۔۔  
کیسے "زیمیل نے بھی آج پوچھ ہی لیا۔۔۔  
میرا سر زیمیل۔۔۔ "نین تو غصے سے جھنجھلا ہی گئی۔۔۔

بھا بھی مجھے لڑنا نہیں آتا "وہ اپنی مجبوری بیان کرنے لگی۔۔۔

یہ کھانا یہیں چھوڑو ٹھونس کر آئے ہیں وہ دونوں۔۔ کھایا تو ہم  
دونوں نے نہیں۔۔۔۔۔ تم۔۔۔ تم اس سے کھانا منگواؤ۔۔۔  
"جاو۔۔ اور خود لے کر آئے گا وہ۔۔۔ یہ یاد رکھنا

مگر ابھی تو وہ تھکے ہوئے آئے ہیں "زیمیل کو گویا احساس ہو گیا۔۔۔

تھکا ہوا۔۔۔ کہاں سے لگ رہا تھا تھکا ہوا ہے تمہارا شوہر اور میرے والے  
کی تھکاوٹ تو دیکھو ادھے گھٹے سے۔۔ بیٹھا ہے۔۔۔ بابا کو چاہیے تھا دونوں  
کو جو تیاں لگاتے بس میں آیت کی وجہ سے چپ ہوں۔۔ کہ چلو کی دونوں  
بعد ہی صبحی اسکے چہرے پر مسکراہٹ تو تھی۔۔  
ہممم آیت خوش تھی اور اسنے کتنے پیارے بال کٹوائے ہیں "زیمیل نے کہا

ہم بہت پیاری لگ رہی تھی اچھا خیر تم جاؤ اور جو میں نے کہا ہے وہی کرنا  
" بات بات پر لڑنا ہے تم نے اس سے  
اسنے کھانے کی ٹرے رکھ لی۔۔  
" مگر انھوں نے کھانا کھانا ہے

کہہ دو میرے پاس نہیں ہے۔۔۔ اور اتنی دیر سے آئیں ہیں تو نواب زادے  
کھا کر بھی میں آئے۔۔ "نین نے فل زیمیل کو تیار کر دیا تھا۔۔۔  
جبکہ خود تو کبیر کو آنکھوں سے ننگنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

کبیر روم : ❖❖❖❖❖❖ S [10/23, 9:22 PM]

سے نکلا تو مرتضیٰ اور مدیہا کی صلح کرا کر نکلا تھا

۔ جبکہ خود بھی۔۔ مدیہا سے بات کی تھی اسکے آنسو صاف کیے تھے۔۔ وہ اپنی ماں کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا بس۔۔ اسے تکلیف ہوئی تھی کہ انھوں نے اس سے چھپایا۔۔

وہ روم سے نکلا تو کافی مطمئن تھا۔۔ اور اسنے دروازہ کھولا۔۔ تھکاوٹ بھی ہو رہی تھی جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا۔۔ ویسے ہی کوشن اسکے منہ پر آگیا۔۔ اسنے غصے سے نین کو دیکھا جو۔۔۔ آنکھیں سرخ کیے منہ پھولے۔۔ بیڈ پر بیٹھی تھی کبیر کو اسپر بہت پیار آیا۔۔۔

"اوہ تو نین صاحبہ میں جنگلی بلی گھس گئی ہے

شیٹ آپ۔۔۔ مجھے آپ اپنے کمرے میں بلکل نہیں چاہیے ہو۔۔ جاو یہاں سے" وہ چہرہ مورتی بولی۔۔۔

کہاں جاؤ گا "کبیر اسکے پاس بیٹھ گیا نین بیڈ پر سے اٹھ گی۔۔

کبیر نے ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

" چھوڑیں ہاتھ میرا مجھے غصہ آرہا ہے

" یار آیت سے جیلسی کا کیا تک ہے بہن ہے وہ میری

میں کب کر رہی ہو آیت سے جیلسی۔۔ مجھے بتا سکتے تھے آپ کہ آپ آج

لیٹ آئیں گے آیت کے ساتھ ہیں۔۔۔ یہ کچھ اور کھانا کھا کر آئیں گے

آپکے بچے نے میرا خون خشک کر دیا ہے مجھے ٹھیک سے دیکھائی بھی کچھ

نہیں دے رہا میں نے کچھ کھایا ہے یہ نہیں اپکو پتہ بھی ہے ان تین دنوں

میں "وہ تو غصے سے چیخی۔۔ کبیر نے اپنی ہنسی روکی۔۔

اور اٹھ کر اسکے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔

آہستہ بولو۔۔ سب سن لیں گے گھر کے بڑے بیٹے کی بیوی نے اسے سنا کر

" رکھ دی ہے

وہ اسکے منہ پر ہاتھ رکھتا اسکی آنکھوں پر پیار کرتا بولا۔۔

نین نے اسے دور جھٹکنا چاہا۔۔

اچھا سوری۔۔ میں آئندہ سے خیال رکھوگا۔۔ میں تو بھول ہی گیا تھا  
۔۔ ہمارے بیبی کو

"کیا

اوہ شیٹ "کبیر نے زبان دانتوں تلے دبائے یہ وہ کیا بول رہا تھا

۔۔

آپ آپ ہمارے بچے کو بھول گئے "نین تو حیران رہ گئی۔۔

نہیں میری جان میرا مطلب تھا۔۔ کہ۔۔ میں آئندہ خیال رکھوں گا نہ "  
وہ سٹیٹا ہی گیا۔۔

نہیں آپ نے کہا میں بھول گیا تھا۔۔ "نین نے اسکا ہاتھ ہٹایا۔۔ جبکہ کبیر  
نے اسے احتیاط سے بیڈ پر دھکیل دیا۔۔

اور خود جھک کر اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔

اسنے غصے سے آنکھیں پھیر لیں تھیں مگر مزاحمت ختم کر دی تھی۔۔

کبیر مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔۔  
سوری "اسنے اسکے گال پر پیار کیا۔۔۔  
نین ایکدم خفیف سی ہوئی۔۔  
مجھے بھوک لگی ہے" وہ اسکو خود پر سے ہٹانے لگی۔۔  
اوکے بتاؤ کیا کھاؤ گی "کبیر نے اسے اٹھایا۔۔۔ اور۔۔۔ اسکا چہرہ تھام لیا۔۔۔  
اسکے شکوہ کرنے کا انداز  
۔۔ دل کو نئی امنگ دے گیا تھا۔۔  
" ا م م م م ا یکجلی مجھے۔۔۔ مجھے اوہاں۔۔۔ مجھے جانا ہے کہیں۔۔  
باہر جا کر کھانا ہے "کبیر سمجھا نہیں۔۔  
نہیں جی میں تھکی ہوئی ہوں اور کھانا تو میں کھا چکی "وہ ایکدم زبان دانتوں  
میں دبا گئی۔۔  
جھوٹی چالاک لڑکی "کبیر نے افسوس سے اسکو دیکھا جبکہ نین کا قہقہہ ابھرا  
۔۔۔۔

اور کبیر نے اسکو قابو میں کر لیا۔۔ اسکی ہنسی کو۔۔۔ قید کر لیا۔۔  
لمھے تھم سے گئے

۔۔۔ نین نے اپنی محبت کا اظہار اسکے پیار کے جواب میں پیار کر کے دیا تھا۔۔  
کبیر تو جیسے دیوانہ سا ہو گیا۔۔ یہ پہلی بار تھا۔۔ جو اسکے کسی عمل پر وہ آگے  
سے ایکشن دے رہی تھی۔۔

نین شرماسی گی۔۔۔  
کبیر کی دیوانگی پر جو اسکی سانسوں کو بھاری کر چکیں تھیں

۔  
ایک ایک منٹ "اسے گویا کچھ یاد آیا۔۔۔"

کبیر نے خمار بھری نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

میں نے اپکو ایک شرط پر معاف کرنا ہے "وہ بولی۔۔

حکم کریں۔۔ "کبیر نے اسکے پھولے پھولے گالوں پر پھر سے پیار کیا۔۔

ہم کہیں گھومنے نہیں گئے مجھے بھی جانا ہے "وہ بولی تو کبیر ہنس دیا۔۔

ہنی مون پر "وہ آنکھوں سے اشارے کرتا بولا۔۔

نین نے گھورا۔۔۔

کسی خوبصورت جگہ قدرت کے نظارے دیکھنے "وہ بولی۔۔۔

ہاں تم نظارے دیکھنا میں تمہیں "وہ اسکی زبان پھر سے بند کرتا بولا۔۔

نین نے احتجاج کیا۔۔

"پہلے بتائیں۔۔ لے چلیں گے

حکم سر آنکھوں پر میری جان جہاں کہو گی وہیں "وہ مسکرایا۔۔ نین بھی  
مسکرا دی

Zubi Novels Zone

زیمیل کے لیے یہ سب کرنا بے حد مشکل تھا جو کہ نین اسے پڑھا کر اوپر بھیج

چکی تھی۔۔۔



وہ بار بار سیڑھیوں پر سے اتر جاتی۔۔۔ مگر پھر اس نے اپنی مٹھیاں بند کر لیں

---

نیچے رہی تو۔۔۔ افشین آجائے گی۔۔۔ تبھی بہتر تھا وہ اوپر ہی چلی جاتیں ہاں  
ٹھیک ہے وہ اسے سنا کر آیت کے روم میں چلی جائے گی۔۔۔  
اسے خیال کرنا چاہیے تھا۔۔۔ کوئی اسکا منتظر ہے۔۔۔ وہ ایسے کیسے آوارہ پھر سکتا  
ہے۔۔۔ بد تمیز انسان۔۔۔

زیمیل سوچنے لگی۔۔۔

وہ سیڑھیوں سے اوپر دیکھ رہی تھی۔۔۔

افشین نے اسے لاونج سے دیکھا اس سے پہلے وہ اسکی طرف بڑھتی زیمیل  
اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

افشین کے چنگاریاں لگ گئیں تھیں۔۔۔

اور اسکے دماغ میں۔۔۔ زبردست ترکیب ایکدم آئی۔۔۔۔

چپکے سے وہ۔۔ بھی سیڑھیاں چڑھ گئی ہاتھ میں موجود موبائل کو اسنے سختی سے پکڑ لیا۔

زیمیل نے پیچھے سے دروازہ بند نہیں کیا تھا۔  
سالار دوسرے روم میں تھا۔۔۔ جبکہ زیمیل دوسرے روم میں کھڑی تھی  
۔۔۔

افشین نے زیمیل کی پشت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے۔۔ موبائل کی وڈیو اون کر کے۔۔۔

اسے آہستگی سے۔۔ صوفے کے نزدیک رکھ دیا ایسے کہ  
دونوں کی نگاہ اسپر نہیں جاتی اور کمرے میں ہونے والا سارا منظر صاف  
دیکھائی دیتا۔۔۔۔  
وہ پیچھے نکل گئی۔۔

میں تمھیں رسوا کر کے نکالوں گی اس گھر سے۔۔۔ زلیل لڑکی "سازیمیل کے بارے میں نفرت سے سوچ کر وہ چپ چاپ اپنے کمرے میں آگئی۔۔۔ جبکہ زیمیل۔۔۔۔ نے اپنے اندر پوری طاقت جمع کر لی تھی آج۔۔۔۔ وہ کھانا نہیں لائی تھی۔۔۔ سالار شاہور لے کر نکلا تو بال گیلے تھے۔۔۔۔ اسنے زیمیل کی جانب دیکھا۔۔۔ بلیک ڈریس میں۔۔۔ وہ منہ پھولائے بنا ہاتھ میں کچھ بھی تھامے۔۔۔۔ کھڑی تھی بس ایک نگاہ میں ہی وہ سامنے والے کو شرمندہ کر سکتا تھا۔۔۔۔ اوپر سے نیچے تک اسے اچھے سے دیکھا تھا یہ ڈریس وہ اسکے لیے لایا تھا۔۔۔۔ اور وہ جانتا تھا اس ڈریس کے تمام راز۔۔۔۔ مطلب بکری زنج ہونے آگئی خود ہی "وہ۔۔۔ مزے سے سوچتا۔۔۔۔ سپرے خود پر کرتا۔۔۔ اسکی طرف بڑھا۔۔۔ ایک ایک منٹ آپ شریٹ ڈالیں مجھے آپ سے بات کرنی ہے "زیمیل جھجھک کر دور ہوتی جلدی سے بولی۔۔۔

اسکے سامنے ساری۔۔۔ ہو اسرک گی تھی۔۔

میرا چھوٹا سا بچہ۔۔۔ اندر آ کر بات کرے گا۔۔۔ یہ میں باہر آؤ۔۔۔ اور رہی  
شرٹ کی بات وہ تو۔۔۔ میرا کمرہ ہے میرا موڈ نہیں "وہ سکون سے اسے  
فلرٹی انداز میں دیکھتا بولا۔۔۔

دونوں ہی نہیں جانتے تھے یہ سارے منظر کیمرے کی آنکھ محفوظ کر رہی  
ہے۔۔۔۔

آپ آپ کتنے بد تمیز ہیں "زیمیل کی سانسیں اسے دیکھنے سے ہی بھاری ہو  
گئیں۔۔۔۔

"میں بد تمیز بد تہذیب رومنٹک سیک

سالار "زیمیل چیخی۔۔

۔ حکم جان سالار "وہ لبوں میں ہنسی دبائے اسکو گھیری نظروں سے دیکھنے لگا

۔۔

کھانا تولائی نہیں۔۔۔ تم "سالار نے ٹیبل خالی دیکھی۔۔

ان لوگوں نے صرف آسکریم کھائی تھی تینوں نے ہی کھانا نہیں کھایا تھا۔  
 اچھا تو کھانا کھا کر نہیں آئے آپ "وہ طنز کرتی بولی۔  
 سالار پل بھر کو حیران ہوا۔

اور جیسے ہوش میں آتا۔ وہ زمیل کو اپنی طرف کھینچ گیا۔  
 زمیل کی چھوٹی سی چیخ نکلی اور وہ کانپتی اسکے سینے سے لگ گئی۔  
 مجھ جیسے ڈھیٹ پر کوئی بھی طنز کرنے ہیں تو بے حد نزدیک آکر کرنے ہوں  
 گے "اسکے تل کو انگوٹھے سے چھوتا وہ بولا۔

سیاہ لباس میں آفت لگ رہی تھی اور۔ اسپر غصہ۔  
 سالار فدانہ ہوتا تو کیا ہوتا۔

دو بار ہار ٹائیک آج زمیل کو بھی دے دینا چاہتا تھا۔  
 تم میرا انتظار کر رہی تھی "وہ نرمی سے اس تل پر لمس رکھ گیا۔  
 زمیل کا دل۔ دھڑک اٹھا۔  
 اسنے سالار کو شولڈرز سے جکڑ لیا۔

جبکہ سالار نے اسکی کمر پر گرفت سخت کر لی۔۔  
 وہ بتا نہیں سکتا تھا اس وقت اسے کتنا سکون ملا تھا۔۔۔۔  
 اپنی من پسند چیز کو قریب سے چھو کر۔۔۔  
 -بتاؤ نہ تمھاری آنکھوں نے میرا انتظار کیا تھا" وہ اگلا لمس اسکی آنکھوں پر  
 چھوڑنے لگا۔۔ زیمیل کا سر جھکتا چلا گیا۔۔۔  
 وہ کچھ کہہ نہیں سکی۔۔ اسکی قربت اتنی پر اثر تھی اسکے لفظ کہو گئے تھے۔۔  
 بس دل کی دھڑکنوں کا شور سن رہی تھی۔۔  
 سالار نے اسکے چہرے کو اونچا کیا۔۔۔ اور اسکی گردن پر جیسے ہی وار کیا۔۔  
 زیمیل سٹیٹا گی۔۔ اس سے دور ہونا چاہا مگر اسے سالار کے دانت گردن میں  
 گڑھتے محسوس ہوئے۔۔۔  
 سالار "وہ تکلیف سے کراہ اٹھی۔۔  
 مجھ سے دور جانے کا اب سوچنے بھی مت۔" اسکے بالوں کو مٹھی میں جکڑتا وہ  
 ایک دم غصے سے بولا۔۔۔

غصہ تو زیمیل نے کرنا تھا۔۔۔۔۔  
وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔  
سالار نے گھما کر اسے صوفے پر دھکیلا تھا۔۔۔۔۔  
سالار پلیز۔۔۔ "زیمیل اسکے ارادوں سے پریشان ہوگی۔۔۔  
کیا پلیز۔۔۔ اور کتنا برداشت کروں میں تم سے دوری" وہ صوفے پر غصے  
سے ہاتھ مارتا بولا جھنجھلا گیا تھا۔ بیوی ہاتھ نہیں لگ رہی تھی اور اندر کی  
خواہش سر توڑ کر اٹھ رہی تھی۔۔۔۔۔  
زیمیل سہمی سہمی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔  
آپ مجھ پر غصہ نہیں کر سکتے میں نے کرنا تھا آپ پر "وہ رو دینے کو ہوئی۔۔  
سالار تیوری چڑھائے اسے گھورنے لگا۔۔  
کس بات پر غصہ کرنا تھا تمکو مجھ پر "وہ اسپر بلکل جھکا پوچھنے لگا۔۔ نظر  
پھر اس مسکراتے تل پر چلی جاتی  
۔۔ جو اسے اپنی جانب کھینچتا تھا۔۔۔۔۔

سالار کا بے ساختہ پھر سے انگوٹھا اس تل پر ٹھہر گیا اور کھیلنے لگا۔۔۔۔  
آپ میں۔۔۔۔ وہ "زیمیل میں کہاں ہمت تھی۔۔۔۔  
بس کرو بس کرو۔۔۔۔ کیا پاگل کر رہی ہو مجھے "وہ ضبط کرتا بولا۔۔۔۔ زیمیل  
اسکی آنکھوں میں دیکھ سکتی تھی۔  
ضبط۔۔۔۔ وہ سر جھکا گئی۔۔۔۔  
اور سالار نے۔۔۔۔ جیسے سب چیز پس پشت ڈال دی مزید اس سے برادشت  
نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔  
زیمیل کے بال مٹھی میں جکڑ کر اسکا چہرہ اونچا کیا اور شدت۔۔۔۔ سے بھرپور  
۔۔۔۔ اٹیک اسپر کیا۔۔۔۔ زیمیل پھڑپھڑا ہی گئی۔۔۔۔  
سالار البتہ اپنی جیت پر خوش تھا۔۔۔۔  
زیمیل کے سر کو اسنے جھٹکا دیا۔۔۔۔  
گویا احتجاج بند کرنے کا آرڈر دیا تھا۔۔۔۔  
فورہا تھا اسکی گردن میں پھنسا لیا۔۔۔۔



سالار کے لیے یہ لمبے یادگار جبکہ۔۔۔ زیمیل کے لیے زرا تکلیف دہ تھے

----

وہ اپنی من مانی کرتا رہتا دیر۔۔۔۔۔ بلکہ اتنی دیر کے زیمیل کی سانس بھی اب  
مشکل سے آرہی تھی۔۔ جبکہ سالار کو محسوس ہوا تو اس سے دور ہوا۔۔۔  
زیمیل نے آنکھیں سختی سے بھینچ رکھیں تھیں۔۔۔

سالار نے اسکے ماتھے پر پیار کیا۔۔

کل میرے ساتھ چلو گی تم۔۔۔ ہم نے کہیں جانا ہے۔۔۔ اوکے۔۔ "وہ اسکے  
زخمی لبوں کو دیکھتا

۔۔ فخر سے مسکراتا۔۔ گال تھپتھپا کر بولا۔۔

زیمیل نے سرخ آنکھیں کھولیں۔۔۔

اور مجھ سے دور جاؤ۔۔ ساری نرمی بھول جاؤ گا۔۔ "وہ اس میں بھی اسکا قصور

نکالنے لگا۔۔

زیمیل سر جھکا گی۔۔ سالار نے ٹشو۔۔ اسکے اداس تل پر رکھ دیا۔۔ ہنسی بھی  
آئی۔۔ زیادہ اترار ہا تھا۔۔  
یہ جانے بنا کہ وہ ہے کس کا۔۔  
اور مجھ سے لڑنے مت آیا کرو۔۔ "وہ مسکرا کر کہنے لگا۔۔  
پھر انجام تو تم دیکھ ہی رہی ہو" وہ اسکو پیار سے پچکارتے بولا۔۔  
کیا ہو کو مے میں چلی گی ہو "سالار کا قہقہہ نکلا۔۔  
"ہٹے یہاں سے۔۔ جانا ہے مجھے  
وہ بولی خفا خفا سی۔۔  
کہا ہے نہ میرے پاس سو گی۔۔ "وہ گھور کر بولا۔۔  
زیمیل نے اس زبردستی پر پاؤں پٹخا۔۔  
سالار نے ہنسی روکی  
"مووی دیکھو گی  
وہ پوچھنے لگا

نہیں "وہ آنسو بھری آنکھوں کو صاف کرتی بولی۔۔۔  
رومنٹک ہے "سالار آنکھ مارتا بولا۔۔۔  
میں کیسے رہوں گی اس آدمی کے ساتھ "زیمیل کو اب خود پر افسوس ہونے لگا  
تھا۔۔۔

وہ جب اسکے پاس سوتی تھی۔۔ تو دنیا بھول جاتی تھی۔۔  
اب بھی اسکی بانہوں میں۔۔ وہ سب بھول بھال کر سو رہی تھی۔۔  
سالار کی ہی آنکھ پہلے کھلی تھی۔۔  
اوہ شیٹ "وہ ایک دم اٹھا۔۔ زیمیل کا سر بھی اسکے بازو سے ہٹا۔۔ وہ بھی سٹیٹا  
کراٹھی۔۔  
سوری میری جان۔۔ ایک بار رخصتی ہو جائے۔۔ اسکے بعد ساری نیندیں  
پوری کرنا۔۔۔  
فلحال بھاگو۔۔ "وہ اسکو بھی پریشان کر گیا۔۔

زیمیل حونک سی اٹھی۔۔۔ اور دوپٹہ بھی اٹھالیا۔۔۔ اسے اس حرکت سے  
مزید شرمندگی ہو رہی تھی سالار نے بھی محسوس کر لیا

جبکہ وہ اسکے پاس آیا

اسکے تل کے نزدیک زخم اب بھی تھا۔۔۔  
بہت جلد۔۔۔ "اسکے ماتھے پر پیار کر کے اسنے۔۔۔ جیسے اسے کہا تھا۔۔۔  
زیمیل باہر نکلی سالار پیچھے سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اچانک اسکی نظر۔۔۔  
صوفے کے پاؤں میں گئی۔۔۔

روکو۔۔۔ "زیمیل کو اسنے روکا۔۔۔  
جی "زیمیل بے دھیانی میں اسے دیکھنے لگی۔  
سالار مسکرا دیا۔۔۔

جی کی بچی اتنی پیاری کیوں ہو تم " وہ اسکے گال کھینچ کر بولا

زیمیل نے سر نفی میں ہلایا اور جانے لگی۔۔  
سالار ہنس دیا اور صوفے کے نیچے ہاتھ مارا۔۔ اور موبائل باہر نکل لیا۔۔  
زیمیل کے رنگ فق ہوئے تھے  
۔۔ جبکہ۔۔ سالار کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں تھیں۔۔۔  
اور پیچھے کیا تو وہ ویڈیو چل رہی تھی کل رات کی انکی ساری ویڈیو سیو تھی اس  
میں۔۔۔  
اسکے لہو میں انگارے اٹھ گئے یہ دیکھ کر یہ افسین کا موبائل ہے۔۔۔  
اسنے زیمیل کی طرف دیکھا جو۔۔ پتے کی طرح کانپ رہی تھی۔۔  
س۔۔ سالار "وہ سسکا اٹھی وہ رات اسے زلیل کرنے کا کوئی موقع ہاتھ  
سے جانے نہیں دے رہی تھی  
سالار نے مٹھی میں موبائل جکڑا اور زیمیل کا ہاتھ تھام لیا

سالار ہاتھ چھوڑیں میرا "زیمیل خوف سے اس سے اپنا ہاتھ چھڑانے لگی

---

اسے ایک بار پھر اپنی نااہلی پر تپ چڑھی تھی یہ وجوہات تھیں جو زیمیل اور اسکے بیچ کی دیوار نہیں گیر پار ہی تھی جب کہ وہ سمجھ رہا تھا کہ زیمیل کے ساتھ کوئی سائیکوپر و بلم ہے اور اس نے سائیکسٹریسٹ سے آج ٹائم بھی لیا تھا مگر وجہ تو یہ تھی یہ منحوس عورت جس کے آج وہ ٹکڑے کر دے گا اس نے سوچ لیا تھا۔

انف "وہ دھاڑا۔۔۔۔۔"

زیمیل کے آنسو تھمے۔۔

آئی سیڈشٹ یور ماوتھ۔۔۔۔۔ ایک ایک لفظ بھی مزید تمہارے منہ سے نکلا تو زبان گدی سے الگ کر دوں گا۔ اور تم سے تو میں اچھے سے بعد میں پوچھوں گا "وہ اتنی سختی سے بولا۔۔۔۔۔"

اور زیمیل کو اپنے ساتھ گھسیٹا وہاں وہ نیچے لے آیا۔۔۔۔۔

سب موجود تھے۔۔ مرتضیٰ آیت کبیر اور عارض۔۔ باقی سب بھائی بھی  
۔۔ آفس جانے کے لیے نکلنے لگے تھے۔۔۔۔

سالار کو اس طرح آتے دیکھا مرتضیٰ نے بھڑک کر اسکو دیکھا تھا اسکی شرٹ  
کے بٹن بند نہیں تھے اور کس جرت سے وہ۔۔ زمیل کا ہاتھ پکڑ کر ماں  
بھنوں کے سامنے پہنچا تھا۔۔۔

سمجھتی کیا ہے آپکی بیوی خود کو "وہ زمیل کا ہاتھ جھٹک کر سکندر تک پہنچا  
"۔۔ اور اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دھاڑا

سکندر نے سب کی طرف دیکھا سب ہی حیران تھے۔۔ اسکی بات پر۔۔  
میں پوچھتا ہوں اسکا حق کیا بنتا ہے میری بیوی کو ڈرانے کا یہ پھر میری  
پرائیویسی میں اپنی ٹانگیں اڑانے کا "وہ چیخا۔۔۔

کیا ہوا ہے "مرتضیٰ کو اسکے چیخنے کی وجہ سمجھ آرہی تھی  
وہ گھٹیا عورت میری ویڈیو بنا کر میری بیوی کو زلیل کرنا چاہتی تھی میں نے  
بابا آپکی وجہ سے پہلے بھی اس بات کو انور کیا ہے مگر گھر میں اس بات کو کسی

نے اہمیت نہیں دی مگر اب یہ۔۔۔ اسنے موبائل افشین کا زمین پر کھینچ کر مارا  
۔۔۔ غصے سے۔۔۔ اسکا چہرہ پھٹنے کو تھا۔۔۔

سب سن لیں میں یہ گھر چھوڑ کر جا رہا ہوں اس افشین کو اپنی گود میں سجا کر  
رکھیں۔۔۔ میں ایک لمحے کے لیے مزید اس عورت کو برداشت نہیں کروں  
گا۔۔۔ "وہ غرایا۔۔۔

سالار "مر ترضی نے اسے روکا۔۔۔  
بس بابا "وہ تو ہتھے سے اکھڑ گیا تھا۔۔۔  
سکندر افشین کو بلاؤ "مر ترضی غصے سے بولے۔۔۔  
سالار مٹھیاں بھینچتا کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

جبکہ سکندر کی شرمندگی کی انتہا نہیں تھی۔۔۔ افشین اپنے پورشن سے جھانک  
کر یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔۔ سکندر کی نظر اسپر پڑی تو۔۔۔ افشین کو کھینچ کر باہر  
نکالا۔۔۔

غصے سے سالار نے اس عورت کو دیکھا تھا اور پھر اپنی روتی ہوئی بیوی کو۔۔۔



اگر تمھاری آنکھ سے ایک آنسو بھی نکلا تو سب کے سامنے مار مار کر تمہارا حشر  
بگاڑ دوں آگے روتی رہنا پھر "وہ زمیل کو جھٹک کر دھاڑا سب خاموش اپنی  
جگہ کھڑے رہ گئے۔۔۔

افشین کی اس حرکت سے سب ہی شرمندہ ہو گئے تھے۔۔۔  
کیا کیا ہے یہ تم نے "سکندر نے افشین سے پوچھا۔۔۔

میں اس لڑکی کو جان سے مار دینا چاہتی ہوں "افشین چلائی تھی اور چیختی چیختی  
زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔ جبکہ سکندر نے کھینچ کر اسکے منہ پر تھپڑ دے مارا۔۔  
مجھے سمجھ آگئی۔۔۔

کہ تم یہاں رہنے قابل نہیں ہو "سکندر کے پاس کوئی جواب نہیں تھا اسکے  
علاؤہ۔۔۔

نہیں یہ جائے گی اس گھر سے "وہ اٹھ کر زمیل پر جھپٹتی کے سالار نے اس  
پاگل عورت کو دور دھکا دیا۔۔ اور سکندر نے افشین کو تھام لیا

تم نے : ♡♡♡♡♡ S [10/23, 9:23 PM]

زرا تو میری عزت کا خیال کیا ہوتا انشین میری بیٹی بھی اسی وجہ سے اس گھر  
" میں نہیں رہتی

وہ بولے سالار کھا جانے والی نظروں سے انشین کو دیکھ رہا تھا اسکا بس نہیں  
چل رہا تھا مار کر اس عورت کا اور اس سے ڈرنے والی اپنی بیوی کا حشر ہی  
بگڑ دے وہ اسے لیے کیا کیا سوچ رہا تھا اور جب کھلی تو اندر کھانی ہی الگ  
تھی اس سے بڑا حلق بھی کوئی دنیا میں موجود تھا کیا  
وہ سرخ چہرے سے باپ کی طرف دیکھ رہا تھا انشین زیمیل کو گھور رہی تھی  
جورونے میں مصروف تھی

سکندر اب یہ حقیقت بن گئی تھی کہ تمھاری بیوی یہاں رہنے قابل نہیں  
انکی بات پر سکندر نے شرمندگی سے سر ہلایا جبکہ انشین چلانے لگی  
میں یہاں سے کھیں انھیں جاوگی کوئی جائے گا تو یہ جسم فروش میرے بیٹے  
" کی اترن

بس "اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتی سالار کی دھاڑ سے ایک دم رک گئی سب  
افشین کو نفرت سے دیکھ رہے تھے سب کی زبانوں پر بنے پانے ابمبج اور اپنی  
عزت کو اجاسنے داو پر لگا دیا تھا

" بابا میں بنا لحاظ کے اس عورت کی زبان کھینچ لوں گا  
سالار کا غصے سے جیسے دماغ پھٹنے کو تھا سکندر نے مرتضیٰ کے دیکھنے پر  
شرمندگی سے افشین کو کھینچا تھا  
کوئی اس کی اصلیت نہیں جانتا

سوائے میرے اس کا باپ اسے بیچ چکا تھا ایک رات کسی غیر مرد کے ساتھ  
گزار رہی تھی اس۔ منحوس نے میرا بیٹا تو ٹھیک ہے پاگل تھل سالار بیٹا تم تو  
پاگل نہیں ہو یہ لڑکی کہیں سے بھی تمہارے ساتھ رہنے قابل نہیں  
افشین نے سارا سچ کھول کر سب کے سامنے رکھ دیا وہ سچ جس سے زمیل  
اپنی جان چھڑانا چاہتی تھی مگر افسوس کہ اسکی قسمت میں صرف رسوائی تھی  
اسنے حیران حونک کھڑے سب کے چہرے دیکھے مقام ایسا تھا کہ زمین کھلے

تو وہ اس میں سما جائے۔ سالار سرخ نظروں سے اب بھی افشین کو دیکھ رہا تھا  
اسنے اگے بڑھ کر زمیل کا ہاتھ تھاما اور بنا کسی کی طرف دیکھے سالار مرتضیٰ  
مرتضیٰ ہاوس کی جان بنا کسی کا دوسرا لفظ سنے وہاں سے نکلتا چلا گیا وہ تینوں  
بھائی پل میں ہوش میں آئے تھے سالار کے پیچھے دوڑے جو روتی ہوئی  
زمیل کو گاڑی میں دھکیل کر خود بھی سوار ہو گیا تھا  
پاگل ہو گئے ہو

کبیر بولا

اگر زمیل کی جگہ بھابھی ہوتی تب بھی یہ کھنے اتے تم یہ یہ ہی سوچ  
رکھتا۔ میں بھی سہ پاگل ہو گئے ہو تم تو

وہ غصے سے بولا اور کبیر کا ہاتھ جھڑک کر گاڑی سٹارٹ کر لی

جانے دو مجھے ابھی روکا تو اس افشین کا قتل کر دوں گا

وہ نفرت سے بولا عارض نے کبیر کا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کیا تھا بالکل جائز بات

تھی اگر وہ اسکی جگہ ہوتا تو ایسا ہی کرتا سوال اس کی بیوی کا تھا اور جو جو باتیں

اسنے کہیں تھیں کسی بھی غیرت مند مرد کی برداشت سے باہر تھی  
اسنے گاڑی موڑ لی اور وہاں سے چلا گیا تینوں بھائی بھڑک کر اندر آئے اور  
باپ کے انصاف کا انتظار کرنے لگے افشین بنا شرم کیے کھڑی تھی گویا اسنے  
تو سچ بیان کیا تھا سکندر شرمندگی سے سر جھکا گیا  
بابا کچھ بولیں گے بھی

" زین مچلا

جاوا اپنی اپنی جگہ ہوں پر سب  
مگر سالار اس گھر میں نہیںھے  
کبیر نے باپ کو احساس دلایا وہ اجائے گا  
بابا یہ احتجاج عارض کیطرف سے تھا  
لے جاوا اپنی بیوی کو یہاں سے سکندر مرتضیٰ نے کھا تو سکندر افشین کو وہاں  
سے گھسیٹ کر لے گیا پورے گھر میں سالار کے جانے پر احتجاجی نظریں  
مرتضیٰ پر تھیں

مجھ سے زیادہ یہ کسی کو عزیز نہیں ہے اسکا غصہ اترنے دو  
" اور جوا فشین چچی بولیں ہیں بھابھی کے متعلق  
وہ دوبارہ یہاں اب کبھی نہیں آئے گی اور کوئی اس گھر کا فرد دوبارہ اس موضع  
پر بات نہیں کرے گا  
اور سب کے بیچ بتا رہا ہوں ان دنوں کی رخصتی ہو گئی ہے جب غصہ اتر  
لے گا لوٹ آئے گا  
انہوں نے کھا اور وہاں سے چلے گئے  
باقی پیچھے سب ایک دوسرے کو دیکھتے رہ گئے

.....

گاڑی میں صرف زبیل کے رونے کی آواز تھی  
سالار اب تک کہ نہیں بولا تھا

جیسے ہی وہ فلیٹ کے نزدیک پہنچے سالار نے اپنے پیچھے اتنی گاڑی میں اپنی  
گاڑی کی چابی پھینکی اور زمیل کا ہاتھ کھینچ کر وہ اسے باہر گھسیٹ کر لیفٹ  
تک لے آیا زمیل اب اس سے خوب ڈر رہی تھی

سالار نے فلیٹ کھولا اور اسے اندر دھکا دیا بالکل بھی نرمی نہیں تھی اس کے  
انداز میں کیا وہ ان سیب باتوں پر یقین لے آیا ہے کیا وہ اس سے کچھ سوال  
نہیں کرے گا اور اگر کرے گا تو کیا اور اس کے پاس کیا جواب ہو گا وہ کیا  
کھے گی ان سب باتوں کے اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا اسکی دعا تھی  
سالار اس سے کچھ نہ پوچھے سالار نے دروازہ بند کیا اور اپنے پیچھے حونک  
کھڑی زمیل کو دیکھا اب اندازا ہوا تھا اسے اسکا زمیل سے کیا تعلق تھا

وہ زمیل کے قریب آیا  
تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا  
زمیل کو لگا وہ اب ڈھکی

اب اسکے پاس کوئی جواب نہیں تھا تو اسکی محبت میں چور ہو گئی تھی اب اسے  
اپنے ماضی کا حساب دینا پڑے گا

میں یہ سب باتیں اپ کو پھلے بتا دیتی مگر مگر مجھے ڈر لگتا تھا میرے وجود سے  
نفرت کر کے پ مجہ سے الگ ہو جائیں گے

کیا بکواس ہے میں افشین کے بارے میں پوچھ رہا ہوں وہ تمہیں حراساں  
کرتی تھی اور تم نے مجھے نہیں بتایا  
تمہیں مارتی بھی تھی وہ

نہیں میں اپکو سچ بتانا چاہتی ہوں سالار اسنے جو بھی کھا ہے سب سب کچھ  
شششش

بس چپ

نہیں خدا کے لیے سن لیں سب مجہ سے میں اپنی زندگی کے اس بوجہ کو اتارنا  
چاہتی ہوں وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی جبکہ



سالار نے اگے بڑھ کر اسے بانھوں میں سمیٹ لیا اور وہ اسے لیے صوفے پر بیٹھ گیا۔ آج اس نے کوئی احتجاج نہیں کیا تھا وہ اس کے حصار سے نکلنے کی سالار کی گرفت اس پر سخت تھی

.....

وہ شخص جس کو میں بچی گی اس کا نام سحیر تھا ابونے پیسوں کے لیے مجھے بیچ دیا میری کوئی ماں نہیں تھی مجھے پتہ بھی نہیں کون ہے وہ لگتا ہے آج تک میرا تو باپ بھی سگا نہیں وہ رونے لگی انھوں نے مجھے بیچ دیا میں قسم کھاتی ہوں میری عزت محفوظ ہے

انف زبیل سخت اریٹ کرتی ہے مجھے تمہارا یہ رونا میں کچھ نہیں جانتا چاہتا

میں جانتا ہوں تم بالکل صاف ہو تمہارا کردار صاف ہے تمہاری عزت پر کوئی حرف نہیں اور جو بھی بات ہے اسے بتا کر منہ ٹوٹاؤ گی اپنا

زیمیل اسکی طرف حیران نظروں سے دیکھنے لگی  
میں نے ایک رات حقیقت ہے اسکے سانبہ گزاری تھی زیمیل بولی سالار نے  
اسکی جانب دیکھا اور اچانک اسکے بال مٹھی میں جکڑ کر اسنے پیچھے کھینچا  
زیمیل کی اہ نگلی  
جب میں تمھیں کہہ رہا ہوں مجھے کچہ نہیں جاننا پھر کیوں مھے ٹیز کر رہی ہو  
اسنے غصے سے کہا

اپکو واقعی مجہ پر یقین ہے "وہ سوال کرنے لگی  
ہاں

آپکو: [10/23, 9:25 PM] S ♥♥♥♥♥♥♥♥

واقعی مجھ پر یقین ہے۔۔ "وہ سوال کرنے لگی  
نہیں مجھے اپنے پڑوسیوں پر یقین ہے تمھارے ساتھ بیٹھا ہوں تمھیں  
بانہوں میں قید کیے تو مطلب یقین بھی تم پر ہی ہے "وہ بولا تو زیمیل ایکدم  
اس سے دور ہوئی سالارا سکو دیکھنے لگا۔ اسکے سر سے دوپٹہ اتر چکا تھا



اسے اسپر یقین تھا

-- ہر لحاظ سے -- اور وہ بالکل ایسا نہیں چاہتا تھا زیمیل اپنے کردار کی

صفائیاں دے۔۔۔

تمہیں بڑی بات بتاتا ہوں چلو جس سے مجھے فرق پڑا ہے۔۔ اور لگ رہا ہے

" بہت زوروں شور سے فرق پڑا ہے

اسنے اسکے شانے پر سے نرم لٹوں کو دور کیا۔۔۔

زیمیل کی نگاہ اسکے ہاتھ کی حرکت پر تھی

-- وہ کچھ فاصلہ بنا گی۔۔

سالار نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

صوفے پر ہاتھ پھیلا لیا۔۔۔ اور اسے اپنی نزدیک آنے کا اشارہ کیا۔۔

زیمیل نے سانس حلق میں اتارا۔۔۔ اور لاشعوری طور پر نیچلے ہونٹ کو

دانتوں میں دبا گی۔۔

سالار پر یہ حرکت کافی بھاری پڑی

وہ۔۔ دم سادھے اس مڑے ہونٹ کو دیکھنے لگا۔۔

زیمیل کو احساس ہوا تو

جلدی سے چہرہ موڑ لیا۔۔

نظروں میں ہی اتنی تپش رکھتا تھا کہ۔۔۔ سامنے والا اپنے آپ بچائے بھی تو  
کیسے

۔۔۔

بات سنو میری یہ اٹیٹیوڈ کسی اور کو جا کر دیکھا و۔۔۔ "اچانک اسکا ہاتھ کھینچ  
کر وہ بولا۔۔۔

زیمیل نے اسکی جانب دیکھا آنکھوں میں حیرانگی اتر آئی

میں نے کب اٹیٹیوڈ دیکھا یا ہے "وہ منمنائی۔۔ اسکے بازؤں کے حصار میں  
قید ہو چکی تھی۔۔ بھلہ اب یہاں سے نکل سکتی تھی۔۔ دور بھی نہیں ہو سکتی  
تھی جہاں تک کہ

سالار کے تیز کلون کی خوشبو اسکے ارد گرد پھیلنے لگی۔۔

پوچھو اب۔۔۔۔۔ کون سی بڑی بات ہے "وہ اسکو سختی سے اپنی گرفت میں  
قید کر کے پوچھنے لگا۔  
میں میں ایسے کیسے پوچھو آپ تھوڑا دور ہوں "زیمیل نے اس سے خود کو دور  
کرنا چاہا۔۔  
جبکہ سالار نے اب کہ اسکا سر۔۔۔ تھوڑی سے پکڑ کر اونچا کیا۔۔۔ اور  
اپنے بازؤں پر رکھ لیا جو کہ صوفے کی پشت پر پھیلا ہوا تھا۔۔  
اس طرح زیمیل کی گردن اسکے سامنے تھی جبکہ سالار کی نظریں اسکی سہمی  
نظروں سے ہوتی چہرے کا ایک ایک نقش چھوتی۔۔۔  
اب نیچے اسکی گردن اور گردن کی اوٹ میں موجود تل پر تھی اسنے اس تل  
سے کھیلنا شروع کر دیا۔  
زیمیل کے لیے یہ سب بہت تھا۔  
وہ کانپ اٹھی تھی۔۔

کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔ پوچھو کیا بڑی خبر ہے "وہ آنکھیں نکالتا۔۔ اسکی گردن پر چٹکی کا ٹٹا بولا۔۔

زیمیل کی سی نکلی اور اسنے۔۔ جھٹکے سے سالار کو دور کیا۔۔۔۔۔  
سالار کا قہقہہ ابھرا۔۔۔۔۔

جبکہ زیمیل اپنی بے ترتیب دھڑکنوں کو سنبھالنے لگی۔۔۔

"بتادیں ایسی کون سی خبر ہے آپکے پاس

وہ ماتھے پر بل ڈالے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

بڑی بات ہے۔۔۔۔۔ تمہیں اسکے لیے کچھ کرنا پڑے گا "وہ اتراتا بولا۔۔

زیمیل چند پل کے لیے اسے دیکھتی رہ گئی اور اسکے بعد اپنا دوپٹہ درست کرتی وہ وہاں سے اٹھ گئی۔۔

نہ بتائیں چلیں۔۔۔ "اسنے عام سے لہجے میں کہا دل خوش تھا۔۔۔۔۔

اتنی بڑی بات کو اسنے عام اور بے ضرر کر دیا تھا۔۔

یہ شاید محسوس کیا تھا تو محسوس ہونے نہیں دیا۔۔۔۔۔

مگر اسے لگ رہا تھا آج سارے بوجھ دل پر سے اتر گئے۔۔  
ہاں وہ کبھی اس سے اظہار نہیں کر پائے گی  
مگر آج وہ مان گئی تھی اور۔۔ دل میں اسے تصور کر کے اسے کہہ دیا تھا۔۔  
سالار مرتضیٰ مجھے تمہارے خود پر یقین سے محبت ہے۔۔  
تمہارے محافظ ان بازوؤں سے محبت ہے۔۔۔  
تمہاری دی گئی عزت سے محبت ہے۔۔ ہاں مجھے تمہارے اس لا پرواہ۔۔۔  
عجیب سے  
مگر سب سے یونیک دل سے محبت ہے۔۔  
مجھے تمہارے چہرے کی ہینڈ سم نقوش سے محبت ہے  
۔  
تمہاری آنکھوں کا اپنی طرف اٹھنا اور نظر بھر کر دیکھنا  
مجھے ہر اس لمحے سے محبت ہے جو میں نے تمہارے ساتھ گزارا وہ کچن تک  
چلتی مسکراتی ہوئی سوچ رہی تھی۔۔



وہ اتنی آزاد زندگی میں کبھی خود کو محسوس نہیں کر پائی تھی جتنا اس وقت کر رہی تھی

اچانک اسکی نگاہ سالار پر اٹھی وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہا تھا

نہ جانے کیسے مگر بے ساختہ وہ ہنس پڑی۔۔

کھلکھلا کر۔۔۔

یہ جو تمھاری حرکتیں ہیں نہ مجھے اگنور کرنے کی بس ایک منٹ میں چٹکی بجا کر تمھیں سیدھا کر دوں گا سمجھتی کیا ہو خود کو "وہ غصے میں بھرتا اٹھا۔

مگر صاف دیکھ رہا تھا یہ غصہ مصنوعی ہے

وہ اسکے پاس آنے لگا زیمیل کو صاف خطرہ دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔ وہ جلدی

سے گھبرا کر۔۔ کمرے کی جانب بھاگی سالار چونکہ اس سے دور تھا تبھی

ایک دم اسے بھاگ کر پکڑ نہیں سکا اور اس طرح زیمیل تو کمرے میں بند ہو گئی

اور سالار باہر کھڑا رہ گیا مگر گلاس وال ہونے کی وجہ سے۔۔ سب آر پار نظر آ رہا تھا۔۔۔

زیمیل مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتی رہی  
سالار بھی مسکراہٹ روکے اسکی مسکراتی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔  
بڑی بات میرے نزدیک یہ ہے۔۔۔ "اسنے شیشے کے اس پار سے  
۔۔۔ زیمیل کے چہرے کو چھوا تھا۔۔۔

زیمیل ہمہ تن گوش تھی نگاہیں جیسے ایک پل وہ بھی اسے دور نہیں ہو رہی  
تھی۔۔۔

سالار نے شیشے پر ہی اپنا لمس چھوڑا۔۔۔ حالانکہ وہ اس سے دور تھی۔۔۔ شیشہ  
بیچ میں حائل تھا پھر بھی وہ شرمائی۔۔۔۔

مجھے تم سے محبت ہے "وہ بولا۔۔۔۔۔ لہجہ مدہم تھا مگر پر سوز تھا۔۔۔  
ایک سرسراتی لہر زیمیل کے وجود میں دوڑی اور پلکیں جھکتی چلیں گئیں۔۔۔  
تمہاری آنکھوں سے۔۔۔

تمہارے ہونٹوں سے۔۔ وہ خمار آلودہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔  
تمہارے سرخ آنچل سے۔۔ "وہ مسکرایا۔۔  
زیمیل بھی مسکرا دی۔۔۔۔۔

اور تم پر فرض ہے تم بھی اس قدر نو۔۔ آئی مین پاکستان میں سب سے  
ہینڈ سم بندے سے۔۔ محبت کرو "وہ بولا  
۔۔ لہجہ اتر اہٹ سے بھرپور تھا۔۔  
زیمیل ہنس دی۔۔

بس پاکستان "وہ اسکے شیشے پر رکھے۔۔ ہاتھ۔۔ پر دوسری طرف سے خود بھی  
اپنا ہاتھ اسی جگہ پر شیشے پر رکھتی بولی۔۔۔۔۔  
سالار نے آئی برواچکائی۔۔۔

تم یہ دروازہ تو کھولو تمہیں اچھے سے بتاتا ہوں سب۔۔۔ "وہ ہینڈل ہلانے لگا  
۔۔۔

ب۔۔ بھوک لگی ہے مجھے "اسنے واضح لفظوں میں کہا

حکم سر آنکھوں پر بیبی شوگر "وہ آنکھ مارتا بولا۔۔۔ اور خود ہی اپنی بات سے  
محفوظ ہوا۔۔ خیر۔۔ بیبی شوگر کا مطلب۔۔۔  
کم از کم سامنے کھڑی لڑکی نہیں جانتی تھی۔۔  
زیمیل شرماسی گی وہ مزید محفوظ ہوا۔۔

مگر۔۔۔ یہاں پر کوئی بھی پیشاپکوبنا محنت کے نہیں ملے گی۔۔ میرے  
ساتھ رہنا ہے تو ہریل۔۔ ہارڈ ورک میں مشغول رہنا ہو گا۔ ایسے ہی  
تمہارا شوہر اتنا میر نہیں ہے۔۔ دودو منٹ میں اپنے باپ کو گھر چھوڑنے کی  
دھمکیاں دیتا ہے "وہ بولا۔۔۔

زیمیل اسے سمجھ نہیں سکی وہ اسکی آنکھوں کی الجھن سے انداز لگا گیا۔۔  
کھانا تمہیں ایک شرط پر ملے گا جب تم میری خوراک بنو گی۔۔ بکری "وہ پھر  
سے ایک آنکھ دبا گیا۔۔۔

زیمیل کے ماتھے پر چھوٹے چھوٹے بل پڑے۔۔۔  
"آپ بہت خطرناک ہے کھانے کے لیے بھی آپ کی منتیں کرنی پڑیں گی

وہ بولی منہ پھول سا گیا۔۔

یس بیبی۔۔۔ میں شاور لینے جا رہا ہوں۔۔ شرافت سے باہر نکلو "وہ تیوری  
چڑھا کر بولتا۔۔۔

اور خود دوسرے روم میں چلا گیا۔۔۔

زیمیل کو ایک پرسنٹ بھی اس آدمی پر یقین نہیں تھا تبھی۔۔ تھوڑی دیریوں  
ہی کھڑی رہی اور جب پانچ منٹ گزر گئے اس نے ہینڈل گھمایا اور وہ باہر آگئی  
۔۔

باہر آتے ہی وہ سوچ رہی تھی کھانا کیا کھانا ہے۔۔ کیونکہ ناشتے کا وقت  
تو نکل گیا تھا۔۔ ابھی وہ یہ ہی سوچ رہی تھی۔۔ اچانک دروازہ کھول کر وہ  
اسکے نزدیک آیا تھا۔۔ اور اسکے گال پر۔۔۔

پر شدت بھرا لمس رکھا۔۔ اپنے دونوں بازوؤں سے اس کا احتجاج کرتا وجود  
جکڑا۔۔ اور وہ اسکے گال پر۔۔ زور سے کاٹ کر۔۔۔ دوبارہ۔۔۔ روم میں  
بھاگ گیا۔۔۔

زیمیل کو جھٹکا لگا تھا اور گال پر اتنی شدت تکلیف ہوئی تھی کہ اسکے آنسو آگئے

---

اسنے دانت نکالتے سالار کو دیکھا۔۔۔۔

زیمیل کا بس نہیں چلا پاس پڑا اس اٹھا کر اسکے سر پر مار دے۔۔

تمہیں کیا لگ رہا ہے تم بچ جاؤ گی اب مجھ سے۔۔۔

وہ فلائنگ کس اچھالتا بولا۔۔۔۔

آپ چلے جائیں یہاں سے "وہ آنسو روکتی بولی گال پر بہت زور کا درد تھا۔۔

یہ نشان تمہارے منہ پر بہت جچھ رہا ہے ابھی مزید نشانوں کی منتظر رہو" وہ

مزے سے کہتا۔۔ ڈور کلوز کر کے۔۔ اندر بند ہو گیا۔۔ جبکہ زیمیل۔۔ گال

رگڑنے لگی۔۔۔

کیا اس جیسی لڑکی کا اسکے ساتھ گزرا ہے جو پل میں آندھی طوفان بن جاتا

ہے اور۔۔ اسکی جان پر بنا دیتا ہے

بے شرم "اسنے بس اتنا ہی سوچا۔۔۔۔ اور صوفے پر بیٹھ گئی۔

-----

نین کے سر میں بہت درد تھا۔۔۔ وہ مدیہا سے کہہ کر  
واپس کمرے میں آگئی اُسے آج عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔۔۔  
نہ جانے کیوں۔۔۔ جیسے دل بجھ سارہا تھا اسنے سوچا کیوں نہ۔۔۔  
اپنے گھر چلی جائے۔۔۔ وہ اٹھ کر باہر آئی۔۔۔ اور۔۔۔  
مدیہا سے پوچھا۔۔۔

مدیہا مسکرا دی

میں نے پہلے بھی کہا ہے میری اجازت کی ضرورت نہیں تمہیں "وہ بولی اور  
۔۔۔ نین نے سر ہلایا اور۔۔۔

وہ روم میں آکر ریڈی ہونے لگی۔۔۔

حالانکہ کے اس کو چند ماہ ہوئے تھے وہ تو تھک گئی تھی بہت زیادہ

نہ جانے آیت اپنے آخری منتہس میں یہ جو بکا مشغلہ کیسے انجام دے رہی تھی۔۔۔۔

وہ تیار ہو کر ڈرائیور کے ساتھ گھر کے لیے نکل گئی۔۔  
ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔۔

بہت دنوں بعد اپنے گھر جا رہی تھی وہ۔۔  
جیسے ہی وہ گھر کے دروازے پر پہنچی۔۔

تو محلے کے سب لوگوں نے اسکی بڑی ساری گاڑی ڈرائیور کو دیکھا تھا۔ وہ  
گاڑی میں سے اتر کر اندر چلی گئی۔۔

دروازہ امی نے کھولا تھا۔ سب اسے دیکھ کر خوش ہوئے۔۔ مگر وہ پھوپھو  
اور احمد کو دیکھ کر

بلکل نہیں ہوئی۔

اسنے بے زاریت سے سب کو دیکھا

احمد سے تو نفرت ہی ہو گئی تھی



کس طرح اسنے اسے بلیک میل کرنے کی کوشش کی تھی وہ بن اسلام دعا کے بیٹھ گئی

بیٹی اتنی بڑے لوگوں میں جا کر سلام دعا تہذیب سب بھول گئی ہو" پو پھو نے طنز مارا۔

پو پھو۔۔ جب احمد کی نوکری میرے شوہر کے آفس میں لگی تھی تو احمد نے بھی ابا سے سلام کرنا چھوڑ دیا تھا بہت دکھ ہوتا تھا کہ پیسہ کیا اتنی اہمیت رکھتا ہے۔۔ مگر پھر بات تربیت کی بھی آ جاتی ہے۔۔ اور سب سے اہم بات چند پیسے کچھ لوگوں کے پاس آ جائیں تو وہ اسے سما نہیں پاتے اور میری نہ تربیت ایسی ہے۔۔ اور نہ پیسے کا گھمنڈ ہے مجھے اللہ نے مجھے بہتر۔۔ سے بہترین اور اگر اس سے بھی کچھ زیادہ کہو تو۔۔ وہ دیا ہے آپ نہ کہتی میں بھی سلام ہی کرنے لگی تھی۔۔

خیر کیسی ہیں آپ" یہ کونفیڈینس۔۔ احمد پھوپھو یہاں تک کے اسکے اپنے ماں باپ بھی دیکھ کر حیران رہ گئے

وہ بنا جھجھکے پھوپھو کی طرف دیکھنے لگی۔۔

ہاں میں ٹھیک ہوں " پھوپھو چند لمحوں بعد بولی۔۔

امی مجھے بھوک لگ رہی ہے۔۔ کچھ کھانے میں ہے " اسنے اب ماں کی طرف

دیکھا تھا ان دونوں کو سیرے سے انکسور کر دیا۔۔

جبکہ امی نے سر ہلایا پلاؤ بنایا ہے لاتی ہوں میں " وہ مسکرا کر بولی۔۔ تو نین

خوش ہو گئی۔۔

اسکا بڑا سارا موبائل ہاتھوں میں سونے کی انگوٹھیاں۔۔۔

کانوں میں سونے کے ائیرینگ ہاتھوں میں مہنگے کڑے جو سونے کے ہی تھے

ایلفابیٹ کی چین k گلے میں

۔۔ اور دوسرے ہاتھ میں وہی بریسلٹ جو احمد نے اٹھایا تھا وہ سرتا پیر بدل

چکی تھی۔۔ وہ اب اسے بات کر رہی تھی جبکہ دونوں ماں بیٹے اسے گھور رہے

تھے۔۔۔

بیٹا کبیر کو بھی لاتی کتنے دنوں بعد آئی ہو " انھوں نے کہا۔۔۔

تو نین مسکرا دی۔۔

بابا آج کل تو وہ بہت بیزی ہیں اس وقت بھی آفس میں ہیں۔۔۔۔ اور  
دیکھیں میں بتا کر بھی نہیں آئی۔۔۔ "وہ مسکرا دی۔۔ تو اسکے والد بھی اسکو  
خوش دیکھ کر مسکرائے۔۔ اور سکون کی سانس لی۔۔۔

چلو اس سے کہورات کا کھانا ہمارے ساتھ کھالے۔۔۔ "وہ بضد ہوئے۔  
ہاں ہاں بیٹی ہم بھی مل لیں گے" پھوپھو نے کہا۔۔۔۔  
کہہ ہی ماری

۔ نین اور اسے۔۔ اتنا خوبصورت نوجوان کیسے مل سکتا تھا وہ بی اتنا امیر۔۔۔  
پھوپھو کی جلتی کم ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔  
نین نے ایک نظر پھوپھو کو دیکھا

وہ کبیر اور احمد کو آمنے سامنے نہیں کرنا چاہتی تھی مگر ابا کی ضد پر وہ اٹھی اور  
باہر چلی گئی۔۔۔۔

کبیر کو کال ملائی۔۔۔۔

جی فرمائیے۔۔۔ طبعیت صحت ٹھیک ہے "کبیر خوش مزاجی سے بولا۔۔۔  
جی میں ٹھیک ہوں۔۔۔ اپ کیسے ہیں۔۔۔ آپ نے صبح ناشتہ بھی نہیں کیا تھا  
کچھ کھایا ہے "وہ فکر کرنے لگی۔۔۔  
تم آ جاؤ سامنے تمہیں کھا جاؤ گا "کبیر موڈ میں تھا بولا۔۔۔  
لگتا ہے

۔۔۔ کام شام نہیں ہے کوئی "نین ہنس دی۔۔۔  
کہاں یار بہت کام ہے۔۔۔ فرصت نہیں تھی۔۔۔ یہ تو اس تپتے ماحول میں  
"تمہاری کال ٹھنڈی ہوا کی طرح لگی ہے  
بس ڈائیلوگ مارنا بند کریں  
۔۔۔ سالار بھائی کے بارے میں کچھ پتہ چلا "نین نے پوچھا۔  
ہاں وہ اپنے فلیٹ میں ہے۔۔۔ "کبیر بولا۔۔۔  
" پھر وہ کب آئیں گے

جب اسکا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا اور ویسے بھی وہ اپنی جان میں رخصتی کر گیا  
 -- یہاں بابا نے کہہ دیا اب تمہیں کیا لگتا ہے کسی کو انہیں ڈسٹرب کرنا  
 چاہیے "کبیر بولا تو نین ہنس دی  
 شرم کریں آپ دونوں تو کسی بات کا لحاظ نہیں رکھتے زیمیل۔ پر ترس آرہا ہے  
 مجھے تو "نین نے کہا۔۔۔  
 تم خود پر کھاؤ ترس۔۔ "وہ بولا۔۔۔  
 اچھا بات سنیں۔۔ میں یہاں امی کے گھر آئی ہوں بہت دن ہو گئے تھے مجھے  
 انکی یاد آرہی تھی "وہ بتاگی۔۔ کچھ ڈر بھی لگا ہو سکتا ہے اسے اچھا نہ لگے۔۔  
 اوکے پھر۔۔ "وہ نار ملی بولا  
 - نین مسکرائی  
 تو آپ بھی آجائیں۔۔۔ "اسنے جلدی سے کہا۔۔  
 فحال تو بالکل نہیں میری جان۔۔ میں رات تمہیں پیک کر لوں گا "وہ بولا  
 --

او کے "نین کا دل جوش سامار نے لگا وہ کتنا۔۔ اچھا تھا

--

او کے "بائے کہہ کر دونوں نے فون بند کیا وہ مڑی تو احمد پیچھے کھڑا تھا

-

وہ اسکی شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتی تھی

وہ اگنور کر کے جانے لگی

"کیسی ہو

بہت خوش ہوں تم کیوں پوچھ رہے ہو "نین نے ٹکاسا جواب دیا۔۔

یہ بریسلٹ "احمد اسکے بریسلٹ کی طرف دیکھنے لگا۔۔

چوری ہو گیا تھا کسی نے۔۔ اپنے گندے ارادوں کے لیے استعمال کرنے کی

کوشش کی تھی مگر قسمت تو دیکھو میری کتنی اچھی ہے۔۔۔ یہ میرا تھا

"میرے پاس ہی اگیا

اسنے کہا احمد نے غصے سے اسکی طرف دیکھا وہ سب سمجھتا تھا یہ طنز و ناز

اتنا مت اتر او تمھاری محبت کی داستان منظر عام پر لا کر یہ شان و شوکت سب  
چھین لوں گا" احمد مسکرایا۔۔

نین کا چہرہ پھیکا سا پڑ گیا۔۔

وہ صرف بھول تھی "وہ جیسے غصے سے بولی۔۔

خیر۔۔۔ بھول تو مت کھاؤ تم میری محبت میں پاگل تھی یہاں تک کہ کبیر  
سے تو تم نے پیسے کے لیے۔۔ شادی کی تھی۔۔ مجھے نیچا دیکھنے کے لیے۔۔

یہاں محبت یہ شیریں لہجے۔۔ اور یہ تمھارا بھرا وجود۔۔ یہ سب بتا رہا ہے یہ  
اس آدمی کی زبردستی ہے "احمد اسکے نزدیک ہوا

نین کا اسکی بکواس سے دم سا گٹھنے لگا۔۔۔

یہ یہ سب جھوٹ ہے۔۔ میں صرف اپنے شوہر سے محبت کرتی ہوں۔۔ اور  
تم۔۔ مجھے فضول بلیک میل کرنا بند کرو "وہ زرا خود پر قابو پاتی غصہ ہوئی

---

جبکہ احمد کچھ دیکھ کر۔۔ مسکرا رہا تھا۔۔

سوچ لو۔۔ اب تو تمہارے پاس پیسہ بھی آگیا بہت کچھ دیا ہے اسنے واپس  
لوٹ آو۔۔ میں آج بھی تم سے محبت کرتا ہوں ہاں میں بہک گیا تھا مگر محبت  
ختم نہیں ہوئی تھی

بکواس بند کرو" وہ چیخی۔۔۔

جبکہ احمد نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

اسکے جس ہاتھ میں سیل فون تھا وہ ہاتھ اسکی آنکھوں کے آگے کیا۔۔۔

اور نین کو لگا اسکے قدموں تلے زمین کھسک گئی ہوئی۔۔

کال چل رہی تھی کبیر کال پر تھا۔۔۔ اسکے ہاتھ کانپ اٹھے۔۔۔

آنکھوں سے آنسوؤں کی روانگی بندھ گئی۔۔۔

وہ پتے کی طرح کانپنے لگی۔۔

جبکہ احمد اسکا گال تھپتھپا کر جان بوجھ کر آئی لویو۔۔ نیبی کہہ کر وہاں سے چلا  
گیا۔۔

کال اب بھی چل رہی تھی۔۔۔



نہیں نے خشک حلق میں تھوک نگلا۔

کب۔۔۔ یر "لفظ ٹوٹ گیا۔۔۔۔

وہ بمشکل بولی تھی دوسری رف سے کال ڈراپ ہو گئی۔۔۔

نہیں وہیں بیٹھتی چلی گئی۔۔۔

عارض کے سر پر بم بن کر گیری تھی یہ بات کہ اسکی سیکرٹری آج سے۔۔۔  
آیت ہے۔۔۔

بڑے بھیا کی اس حرکت پر وہ۔۔۔ خون کے آنسو رو دیا تھا۔۔۔ آیت۔۔۔ آیت  
اسکی سیکرٹری۔

یہ کیسے ممکن تھا۔۔۔ جبکہ آیت خود سن تھی۔۔۔ اسنے کبیر کو صاف انکار کر دیا  
اس کام سے

--

میں تم دونوں کو بتا چکا ہوں یہاں تم دونوں پر فیشنل ہو۔۔  
وہ تمھاری سیکرٹری اور۔۔۔ وہ تمھارا بوس۔۔  
مگر بوس کا مطلب۔۔ کام کی حد تک بس۔۔۔ کیونکہ تم جانتے وہ۔۔ اس  
آفس کا بوس کون ہے "کبیر نے عارض کو آنکھیں دیکھائی۔۔۔  
مگر بھیا۔۔۔ میرا کام۔۔۔ کیسے کرے گی وہ "عارض نے جھنجھلا کر کہا۔۔  
اسے ورکرز چاہیے تھے اپنے لیے۔۔ وہ بالکل عادی نہیں تھا۔۔  
خود سے کام کرنے کا۔۔  
آپکے لیے مسٹر عارض ایک ورکر بھی کافی ہے پورے آفس میں سب بوسز  
ہے آپکے پاس سیکرٹری ہے۔۔ آپکی ٹیم اب کسی اور کام میں ہے۔۔ مس  
"آیت آپکے ساتھ ہیں  
بھیا "آیت نے رونی صورت بنائی۔  
میری جان۔۔۔ کام تو کام ہوتا ہے۔۔ "وہ بولا لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔

بلکل اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں "اسکے کان کے قریب کہہ کر وہ باہر نکل گیا جبکہ آیت نے عارض کی طرف دیکھا ہی نہیں وہ اپنی ٹیبل پر جا کر بیٹھ گئی۔۔

جبکہ عارض۔۔۔ واقعی رونے والا ہو گیا تھا۔۔۔  
اسے تو یہ بھی نہیں پتہ تھا اسکے پروجیکٹ کی فائلز کہاں ہیں۔۔۔  
وہ اپنی چیئر چھوڑ کر اٹھا۔۔۔  
اور آیت کے پاس آ گیا۔۔۔  
"بہت مزہ آرہا ہے نہ تمہیں  
عارض غصے سے بولا۔۔۔

سر مجھے کس بات پر مزہ آنا ہے "آیت نے سرد مہری سے کہا۔۔  
یہ سب کر کے۔۔۔ اپنی حالت دیکھی ہے تم نے۔۔۔ آخری منتہ چل رہا  
ہے تمہارا "عارض بولا تو۔ آیت نے اسکی جانب دیکھا۔۔

واقعی۔۔۔ اچھا مجھے نہیں پتہ تھا۔۔ اب تک صرف اتنا پتہ چلا ہے مجھے کہ  
میں دوسروں کے ٹکڑوں پر پل بڑھی ہوں تو میرا بچہ بھی دوسروں کے  
" ٹکڑوں پر پلے گا۔۔ نہیں ایسا میں نہیں چاہتی۔۔

واٹ۔۔ کیا بکواس ہے یہ۔۔ مر گیا ہوں کیا میں " وہ جل کر بولا۔۔۔  
آیت نے اسکی جانب دیکھا آنکھوں میں ویرانی سی اتر آئی۔۔  
نہیں آیت مر گئی ہے " وہ بس اتنا ہی بولی۔۔

عارض کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔ وہ

چئیر گھسیٹ کے اسکے پاس بیٹھ گیا۔۔

آیت وہ سب جو میں نے کیا

میں بڑے بھیا کے پاس چلی جاتی ہوں اگر آپ کے پاس میرے لیے کوئی  
کام نہیں " وہ غصے سے بولی۔۔

" آیت مجھے ایک بار سن لو۔۔ شاید تمہاری بدگمانی چلی جائے

عارض نے اسکا ہاتھ پکڑا۔۔ جسے آیت نے جھٹکے سے چھڑایا۔۔

میں مر جاؤ گی مگر آپ کے بارے میں دوبارہ اچھا کبھی نہیں سوچوں گی۔۔۔  
تو بدگمانی کیسی "وہ سر جھٹک کر اپنے آنسو اندر اتارتی بولی۔۔۔  
"آیت۔۔ کوئی مجھے نہیں سمجھ رہا پلیر تم تو سمجھو۔۔  
عارض میرا بھی کوئی نہیں تھا یہاں "لہجہ بھیگ گیا۔۔  
وہ ٹوٹ سی گئی۔۔۔

دور دور تک میرا کوئی نہیں تھا عارض۔۔۔ "اچانک وہ چیخی۔۔۔  
عارض اسکا چہرہ تھام گیا۔۔  
دور ہو جائیں مجھ سے "آیت نے اسکا ہاتھ دور کیا اور چٹیر چھوڑ کر اٹھی۔۔  
تم پینک مت کرو طبیعت خراب ہو جائے گی "وہ بولا لہجے میں محبت ہی  
محبت تھی۔۔۔

انف عارض انف۔۔ "وہ چیخی۔۔۔  
ہزینی سی کیفیت میں اس سے دور ہوئی۔۔۔

میں نے سوچا اگر عارض کسی اور کے ہو گئے تو میں مر جاؤ گی۔۔ مگر نہیں میں اتنی ڈھیٹ جان تھی میں نہیں ماری جبکہ عارض تو میرے تھے ہی نہیں۔۔  
پھر سوچا عارض میرا عشق ہیں

یہ بچہ

۔۔ وہ حسین دن۔۔۔۔ وہ راتیں۔۔۔ عارض کے بنا کیسے رہوں گی۔۔۔  
مگر نہیں عارض نے مجھے اپنے غرور اپنے گھمنڈ میں صرف ٹھوکر پر رکھ "اچانک وہ اپنا پیٹ پکڑ کر چلا اٹھی۔۔  
آیت "عارض چیخا اور گیرتی وہی آیت کو سنبھال لیا انکی آواز سے۔۔۔ کبیر فوراً کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔  
کیا ہوا ہے آیت کو "کبیر نے کھا جانے والی نظروں سے عارض کو دیکھا تھا

۔۔۔

جبکہ آیت چیخ رہی تھی۔۔ عارض کی شرٹ مٹھیوں میں جکڑے۔۔ وہ درد سے دوہری ہونے لگی۔۔ چہرہ سرخ ہو گیا۔۔

بھیا" عارض نے کبیر کی طرف دیکھا۔۔  
میں گاڑی نکالتا ہوں لے کر آؤ باہر" وہ سمجھ گئے تھے فوراً۔۔  
کبیر باہر بھاگا جبکہ۔۔ عارض آیت کو

عارض" آیت کے منہ پر بس ایک ہی پکار تھی۔۔  
میری جان" عارض نے اسے خود میں بھینچا ہوا تھا۔۔  
وہ دوڑتا ہوا باہر نکلا تھا

مجھے بہت درد ہو رہا ہے" وہ۔۔ اسکی گردن میں چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر  
"رودی۔۔

عارض نے اسے گاڑی میں بیٹھایا اور کبیر نے ہاسپٹل کی جانب گاڑی موڑ لی  
۔۔ جبکہ آیت اسی کے سینے سے لگی ہوئی تھی جس۔۔ سے نفرت کا اظہار کر  
رہی تھی۔۔ جبکہ عارض اسکے کانوں پر جھکا۔۔ صرف دو لفظ بول رہا تھا

" ایم سوری ایم سوری

پورے: ♡♡♡♡♡ S [10/23, 9:26 PM]

گھر میں ایک دم ہنگامہ مچ گیا تھا نیا۔۔۔

سب کے چہروں کی خوشی۔۔۔ اور پر جوشی دیکھنے لائق تھی۔۔۔ بس ان میں ایک چہرہ تھا جو مر جھایا ہوا تھا اور وہ تھا۔۔۔ نین کا جو فوراً واپس لوٹ آئے تھی خوف کے سبب کے کہیں وہ اسکو اپنی زندگی سے نکال نہ دے نہیں نہیں وہ اس سے الگ کیسے ہوگی۔۔۔ اسکی جان نہ نکل جائے۔۔۔ مگر وہ نین کے لیے خوش بھی تھی۔۔۔

شاید انکی زندگی میں آنے والا ایسا مہمان اپنی ماں کے مسائل کو حل کر دے۔۔۔ تبھی وہ خوش بھی تھی۔۔۔

مدیہا کے پاؤں تو زمین پر نہیں ٹک رہے تھے۔۔۔ وہ فوراً۔۔۔ صوفیہ تنزیلہ اور نین کے ساتھ ہسپتال پہنچی تھی۔۔۔ جبکہ پریشے اور۔۔۔ عمل نے بھی



جانے کی ضد لگائی ہوئی تھی۔۔۔ جس پر۔۔۔ سب نے انہیں کچھ دیر بعد کا کہہ کر ٹال دیا تھا۔۔۔

وہ سب ہسپتال پہنچے آیت۔۔۔ اندر روم میں تھی سب بچے اور اسکی ماں کے لیے دعا گو تھے۔۔۔ اور بمشکل انتظار کے بعد۔۔۔ ایک پیاری سی روئی کے گالے جیسی بچی نرس نے انکے ہاتھ میں لا کر تھما دی۔۔۔

جبکہ مدیہا نے خوشی سے اسے چوم لیا۔۔۔  
سب کے چہرے خوشی سے متممار ہے تھے۔۔۔ جبکہ عراض کو تو یقین ہی نہیں ا رہا تھا وہ اسکی بیٹی تھی بلکل آیت جیسی تھی۔۔۔  
گھر کے مردوں کو بھی اطلاع ملی تو وہ سب پہنچ گئے۔۔۔  
مدیہا عراض کو مسلسل پیار کر رہی تھی جبکہ عراض کی آنکھیں بھیگ گئیں

--  
واقعی یہ صرف آیت کی محنت تھی۔۔۔

اسنے آیت کو بہت تکلیف دی تھی اس بچے پر اس سے زیادہ آیت کا حق تھا

---

اسنے بچی کے گال پر پیار کیا تو بچی رونے لگی۔ اور کبیر نے اسے تھپڑ لگا کر الگ کر دیا

تمیز تو تم میں نام کی بھی نہیں ہے " اسنے کہا اور مسکرا کر بچی کو لے لیا نین کی نظریں بس کبیر پر تھیں

کبیر نے بھی نین کی جانب دیکھا خاموش نظریں تھیں۔۔ کوئی تاثر نہیں تھا نین کو لگا اسکا دم گھٹ جائے گا اس سرد مہری سے۔۔

اسنے اپنے آنسو چھپا لیے۔۔ اور اس جشن میں اچانک کبیر کو یاد آیا۔۔ کہ سالار کو اطلاع نہیں دی۔۔

مر تضحیٰ اور باقی سب بھی اگئے سب بچی کو۔۔ لے رہے تھے دیکھ رہے تھے پیار کر رہے تھے۔ کبیر نے سالار کو فون کیا مگر وہ فون اٹھا نہیں رہا تھا۔۔

وہ جانتا تھا وہ کتنا ضدی ہے۔۔ مگر یہ خبر بھی تو بہت اہم ہے۔۔ وہ بار بار  
ٹرائے کرتا رہا مگر

۔ سالار نے فون کال نہیں اٹھائی۔

بھیا نے کال نہیں اٹھائی "عارض بولا تو کبیر نے نفی کی  
یار آیت کو دیکھائیں۔۔" کبیر نے باپ سے بچی کو لے لیا  
اوہ ہاں ہاں "سب ہنسنے لگے اور آیت کو جیسے ہی روم میں شفٹ کیا گیا۔۔  
روم میں لے گئے۔۔۔

وہ سب بھی بچی کو لے کر روم میں آگئے  
عارض پیچھے ہو گیا جبکہ مدیہا نے آیت کے ماتھے پر پیار کیا اور اچانک وہ  
رونے لگی۔

عارض میری بچی اس قابل نہیں ہے کہ تم مزید اسکو کوئی دکھ دو "وہ بولیں تو  
عارض کا چہرہ شرمندگی سے جھک گیا

نہیں نے بھیگی پلکیں کھولیں عارض کا بس نہیں چلا ان پلکوں کی ساری نمی۔۔  
خود میں جذب کر لے۔۔

۔۔ اسنے سب کو دیکھا اور پھر اس بچی پر نظر کی جو مدیہا کے ہاتھ میں تھی۔۔  
اسنے آنکھیں دوبارہ بند کر لیں

آج شدت سے اسے اپنے ماں باپ کی یاد آرہی تھی  
اسنے گھیرہ گھونٹ حلق میں اتار اسب نے اسکی جانب دیکھا تھا سب اسکی  
کیفیت سمجھ سکتے تھے۔۔

عارض چاہ کر بھی اسکے نزدیک نہیں جاسکتا تھا۔  
مدیہا نے پھر سے اسکو پیار کیا

تائی امی "آیت نے انکا ہاتھ پکڑ لیا

وہ جانتی تھی یہ اسکا رب کس طرح اسنے اس بچے کو خود میں رکھا تھا  
اور کسی طرح اسکے وجود نے اسے ماں کا رتبہ دیا تھا

میری بچی بس اب مزید مت رو۔۔ اب تمہارے رونے کے دن نہیں دیکھو  
 کتنی پیاری ہے "وہ بولیں جبکہ آیت نے آنکھیں نہیں کھولیں  
 پلیز بابا کو بلا لیں۔۔ بس ایک بار "وہ بے بسی سے بولی  
 تو وہاں کھڑے ایک ایک فرد کی آنکھوں میں آنسو بھر گئے  
 کبیر ماں کو ہٹاتا آگے بڑھا

گڑیا۔۔ کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔۔۔

تمہیں بالکل ضرورت نہیں اس آدمی کی وہ تو شاید جانتا تک نہیں تم زندہ ہو  
 یہ مر گئے۔۔ اور تم اپنی خوشی کو اس کے بارے میں سوچ کر برباد نہیں  
 کرو گی۔۔ چلو شاباش آنکھیں کھولو "کبیر نے اسکو پچکارہ عارض سے بھی  
 مزید برداشت نہ ہوا۔۔۔ اور جیسے ہی اسنے آگے بڑھ کر آیت کا ہاتھ تھامہ  
 ۔۔۔ آیت نے آنکھیں کھول لیں۔۔

سیدھی نظر آیت پر گئی۔

جس نے سب کے سامنے اسکی ہتھیلیوں کو چوما تھا۔۔

بہت خاص ہو تم میرے لیے "وہ جذبات سے چور لہجے میں بولا جیسے بھول گیا ہو سارا خاندان کھڑا ہے اسکے ارد گرد

میں مانتا ہوں میں نے جو کیا غلط کیا اور اگر میں یہ کہوں کے میں نے تمہیں بچانے کے لیے یہ سب کیا تھا۔۔ تو شاید تم مانو گی نہیں۔۔ تو میں اپنا قصور مانتا ہوں۔۔ اور آج آخری بار بس مجھے ایک موقع اور دے دو۔۔

میں تمہارے بنا نہیں رہ سکتا۔۔ اور میں اپنے بچے کے بنا بھی نہیں رہ سکتا "عارض کے الفاظ پر آیت اور بھی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

تبھی نین بھی آگے بڑھی۔

آیت تمہاری زندگی کی نئی شروعات ہے تم ایک موقع دو عارض کو۔۔۔

نین نے اسکو پیار سے کہا۔۔

تو آیت خاموش ہو گی وہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔

اسنے اٹھنے کی کوشش کی اور اپنی بچی کو بازوؤں میں بھر لیا

اسکے صبر کا پھل تھا یہ جس طرح وہ اپنی بچی کو چوم رہی تھی سب ہی اشک  
بار نظروں سے اسے دیکھتے رہے عارض بھی وہیں کھڑا تھا آیت نے اسکی  
جانب دیکھا

نہیں معاف کروں گی میں آپکو اور یہ بالکل آپکی بیٹی نہیں ہے صرف میری  
ہے "وہ جیسے آنکھیں نکال کر بولی

ایک دم سب ہنس پڑے  
باقی کا منانا۔۔۔ اب تم پر ہے "نین نے شرارتی نظروں سے عارض کو  
دیکھا

جو مسکرا دیا تھا

اوہ سالار کو بہت مس کر رہا ہوں میں "کبیر نے کہا  
تو مرتضیٰ جو کب سے یہ محسوس کر رہے تھے۔۔۔  
سر ہلا گئے۔۔۔

وہ ڈھیٹ کبھی نہیں اٹھائے گا فون "انھوں نے زرا غصے سے کہا

سب مسکرا دیے  
سکندر اور افشین دونوں ہی نہیں تھے۔۔ یہاں

-----

زین گھر لوٹا۔۔ تو اسے خبر ملی۔۔ تو فوراً اسنے بھاگنے والی کی تھی کبیر نے  
افان کو بھی اطلاع دے دی تھی۔۔  
اور آج اسکی ماں اور وہ دونوں ارہے تھے افان تو اکثر اتار ہتا تھا مگر۔۔ اسکی  
والدہ۔۔ عرصے بعد ارہیں تھیں۔۔  
سب گھر والے خوش تھے  
تم ہمیں لے جاؤ" پریشے نے زین کو دیکھا  
کس خوشی میں میرا ارادہ نہیں اتنے وزن کو لے جانے کا۔۔  
تم لوگ کسی اور کے ساتھ جانا" زین نے ہری جھنڈی دیکھائی۔۔



کتابد تمیز ہے یہ انسان "پیشے نے اسکی جانب دیکھا جبکہ عمل تو اس واقعے کے بعد زین کی بات نہ سنتی تھی اور نہ ہی کرتی تھی۔۔۔  
زین نے دونوں کو اگنور کیا اور تیزی سے باہر بھاگا کہ۔۔ کسی سے زوردار ٹکرایا۔۔۔

کہ جس سے وہ ٹکرایا تھا وہ تو دور جاگیری  
زین حیران رہ گیا اس دھان پان سے وجود پر جو۔۔ سر تھامے زمین پر بیٹھا تھا  
۔۔۔۔

اسنے جھک کر دیکھا  
اور ر مشہ کو دیکھ کر وہ۔۔ شکڈ کی سی کیفیت میں رہ گیا  
پیشے اور عمل فوراً مشہ تک پہنچیں تھیں  
تم ٹھیک ہو۔۔ اس ہاتھی کو تو چلنے کی تمیز ہی نہیں "پیشے نے کہا۔۔  
جبکہ عمل نے بھی زین کو گھورا

مجھے کیا پتہ تھا آگے سے مولیٰ ارہی ہے "زین نے۔۔ جیسے برسوں بعد اسی نام سے اسے چھیڑا تھا۔۔

افشین وہاں اگی تھی اور رمشہ شاید دنیا کی پہلی لڑکی تھی وہ اپنی ماں کو پسند نہیں کرتی تھی اور جب وہ نانو کے گھر آئیں تو اس نے بابا سے ضد کی کہ وہ۔۔ یہاں انا چاہتی ہے

افشین اسے گالیاں دیتی رہی کو سنے دیتی رہی اور وہ۔۔ یہاں اگی۔۔

اس نے زین کی طرف دیکھا تھا۔۔

زین بڑی بڑی آنکھوں کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

جن میں معمولی سی نمی تھی۔۔

رمشہ کو پریشہ اور عمل نے اٹھایا۔۔

اور اسے اندر لے گئیں۔ جبکہ۔۔

زین اس نازک مزاجی پر مسکرا دیا۔۔۔۔

اور اچانک اسے یاد آیا وہ چاچو بن چکا ہے۔۔ وہ دوڑ کر نکلا تھا گھر سے

-----

سالار ضروری کال آنے پر جا چکا تھا۔۔۔

زیمیل اپنا چہرہ دیکھ رہی تھی جس پر ایک نیلا نشان تھا۔۔ وہ شرماسی گی۔۔

کیسا انسان تھا وہ۔۔ لا پرواہ۔۔ ہر جزبے میں بے دھڑک۔

ہر اظہار میں بے دھڑک

اسنے۔۔۔ بال سنوارے۔۔۔ اور اچانک بیل بجنے لگی

وہ جلدی سے باہر بھاگی سالار واپس لوٹ آیا تھا

وہ بھاگی۔۔۔ دروازہ کھولا۔۔۔ تو وہ پیٹھ موڑے کھڑا تھا۔۔۔

اور اسکی پشت پر پھولوں کا بکے تھے

کون ہیں آپ "زیمیل شرارت سے بولی۔۔۔

آپکی جان "وہ ادا سے مڑا۔۔۔ اور اسکے آگے پھول کیے۔۔۔

زیمیل پیچھے ہو گئی۔۔۔ اور اندرا گئی۔۔۔

یہ آپکو کس نے بتایا "اسنے زرا خفگی سے کہا گال پر بڑا واضح نشان جو تھا خفگی  
بنتی تھی

ویسے میں تمہیں کہہ رہا ہوں۔۔۔ تم میرے حسین لمہوں کو ضائع کر رہی  
ہو "سالار سنجیدگی سے بولا۔۔

زیمیل اسکے سنجیدہ ہونے پر۔۔۔ خود بھی سنجیدہ ہو گئی۔

جبکہ سر بھی جھک گیا

آنکھیں پٹپٹانے لگی

سالار اسکی معصومیت پر فدا ہوتا چپکے سے اسکے نزدیک ہوا۔۔

اور اسے بانہوں میں بھر لیا۔۔۔

لگتا ہے لڑکی راضی ہے "وہ بولا۔۔۔۔

ن۔۔۔ نہیں میں نے ایسا کچھ نہیں کہا "زیمیل تو گھبرا اٹھی۔۔۔

کسی دن میرے دماغ پر جن چھڑے نہ تو۔۔ تمھاری ایسی کی تیسی "وہ گھور  
کر بولا۔

زیمیل اسکے بازوؤں سے نکلی تھی  
۔ جبکہ سالار نے نفی کی۔۔  
پلیز چھوڑیں "وہ جھجھکتی بولی

پکڑا کب ہے۔ تم ہی چپک رہی ہو "سالار نے آڑے ہاتھوں لیا۔۔ زیمیل  
اسکے شانے پر مقررہ مار گئی  
"آپ کتنا تنگ کرتے ہیں

لو میں نے تنگ کیا ہی کب ہے۔۔۔ "اسنے سر جھٹکا اور۔۔۔ زیمیل کے  
احتجاج کرتے۔۔۔ وجود کو خود میں قید کرتا ایک دم اسکے چہرے پر جھکا  
زیمیل۔ کی آنکھیں پھٹ سی گئیں

اسکے لمس سے دل تیزی سے دھڑکا  
سالار نے ایک ہاتھ سے اسکی آنکھیں بند کر دیں

جبکہ دوسرا ہاتھ۔ اسکی گردن میں حائل کر کے وہ۔۔ موم کی طرح پگھلتی  
زیمیل کو مزید پگھلانے لگا  
زیمیل خود میں اتنی ہمت نہیں پاتی تھی اسے دور کر سکے  
وہ اپنی خواہش کو بڑی محبت سے پورا کر رہا تھا  
لمھے سرک رہے تھے

ماحول میں خمار بڑھ رہا تھا  
محبت کرتے دل ایک دوسرے کے سنگ۔ تھے  
اور اس ماحول کی سحر انگیزی۔۔  
موبائل کی وائبریشن نے توڑی  
سالار تو پیچھے نہیں ہٹا البتہ زیمیل نے جھٹکا دیا  
کوئی ڈیش چیز ہو تم "وہ غصے سے چلایا  
زیمیل جبکہ کمرے میں بھاگ گئی

سالار نے فون دیکھ اور کبیر کی کال غصے سے اٹینڈ کر لی

کبیر نے : ❀❀❀❀❀❀ [10/23, 9:27 PM] S

سالار کو اطلاع دی۔۔

پہلے تو۔۔۔ وہ کافی غصے میں تھا مگر جب عارض کی بیٹی کی خبر سنی تو ایک دم

جوش سا بھرا۔۔۔ اور اسنے آنے کا کہہ کر کال کٹ کر دی

اسنے زیمیل کی طرف دیکھا۔۔۔ جو اسکے لیے کھانا لگا رہی تھی۔۔۔ وہ

اسکی طرف بڑھا۔۔۔ زیمیل کو اس سے پہلے پکڑتا کہ زیمیل جلدی سے بولی

۔۔۔

"فلحال کھانا کھالیں

اچھا کھانا تو فلحال کھالوں

اور فلحال کے علاؤہ جو وقت ہوتا ہے اس میں کیا کروں" وہ چیئر پر منہ بنا کر

بیٹھتا بولا۔۔۔۔

آپکے پاس کوئی کام نہیں ڈھنگ کا "زیمیل نے دوسری چسیر کھینچی۔۔ اور  
اسپر بیٹھ گی سالار نے وہ چسیر بلکل اپنے نزدیک کھینچ لی زیمیل کا چہرہ سرخ  
سا ہو گیا۔۔ اور دل کی دھڑکنیں بھی منتشر ہو گئیں۔۔۔۔۔

میں بہت مصروف انسان ہوں۔۔ تم کیا جانو میں کیا کیا چھوڑ کر تمہیں وقت  
دے رہا ہوں "اسنے اسکی ناشکری پر ٹونٹ کیا

اور اگر آپ بیزی ہوں گے تو مجھے وقت نہیں دیں گے "وہ اسکی جانب دیکھنے  
لگی۔۔

بہت قریب بیٹھی وہ سنجیدہ چہرے سے آنکھیں جھپکتی بولی۔۔

سالار نے اسکے منہ میں لقمہ دیا۔۔۔ کوئی کیا جانتا تھا۔۔۔ اس وقت اسکی  
معصومیت پر اسے کتنا پیار آیا تھا

زیمیل جھجک سی گی مگر دوسری طرف تو شرم بھی نہیں آئی تھی۔۔۔۔۔

خیر آتی بھی کیوں پاگل زیمیل تھی وہ تو نہیں تھا۔۔۔۔۔



وقت تو سارا کا سارا تمہارے لیے ہے۔۔۔۔ کہو تو کام دھندا چھوڑ کر گھر بیٹھ جاؤ" وہ آنکھ دبا کر بولا۔۔۔

میں نے ایسا تو نہیں کہا۔۔۔۔

"یہ کیا بات ہوئی آپ کسی بات کا سیریس جواب نہیں دیتے ساری باتوں کے سیریس جواب وہاں ملیں گے تمہیں۔۔۔ اگر لینا چاہتی ہو تو تھوڑی محنت کرو" اسنے بیڈروم کی گلاس وال سے دیکھتے بیڈ کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

زیمیل کا چہرہ پیل دوپیل میں سرخ ہوا تھا۔۔

سالار محفوظ ہوا۔۔۔۔

اور اسکا گال کھینچا۔۔۔۔ دونوں نے کھانا کھایا۔۔۔ جسے سالار ہی اپنے ہاتھوں سے اسے کھلا رہا تھا اور مسلسل باتیں بھی کر رہا تھا۔۔۔ اور زیمیل کو اسکو سننا اچھا لگ رہا تھا وہ بنا پلکیں جھپکائے اسکے۔۔۔۔ چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ جو ہر بات کا مزہ لے رہا تھا۔۔ ہر بات پر مسکرا رہا تھا۔۔

وہ کافی پوزیٹو اور خوش باش انسان تھا مگر غصے میں آتا تو۔۔۔ بنا دیکھے۔۔۔۔  
 جیسے تباہی مچاتا تھا۔۔۔ جیسے افشین کو اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ۔۔۔ تھپڑ کھینچ  
 مارے جبکہ اسنے اسے دھکا بھی سب کے سامنے دے دیا تھا۔۔۔  
 وہ نہیں چاہتی تھی وہ اس سے کبھی روٹھے۔۔۔  
 ہاں وہ بہت بے شرم تھا۔ مگر وہ۔۔۔ اسے پسند تھا۔۔۔ اور وہ چاہتی تھی وہ  
 اپنی عمر اسکے ساتھ یوں ہی گزار دے۔۔۔۔  
 پھر میں گھر سے بھاگ گیا "زیمیل ان لفظوں پر ایک دم ہوش میں آئی منہ  
 کھولے اسے دیکھنے لگی۔۔۔  
 مطلب "وہ حیرانگی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔  
 تم سن بھی رہی ہو بیوقوف لڑکی "اسنے زیمیل کی ناک کھینچی  
 نہیں وہ میں "زیمیل کنفیوز سی ہوئی۔۔۔  
 مجھے دیکھ رہی تھی "اسنے آنکھ ماری۔۔۔  
 زیمیل نے سر جھکا لیا۔۔۔۔

جبکہ سالار نے ٹشو سے ہاتھ صاف کیے اور مسکرا کر اسکو دیکھا۔۔۔  
کل اسے ضروری ایک میٹینگ اٹینڈ کرنی تھی اور چند دنوں بعد۔۔۔ ہالی ووڈ  
فلم کی شوٹینگ کے لیے بھی نکلتا تھا۔۔

وہ تو خیر مہینے مہینے ہی غائب رہتا تھا  
اور زیمل کو کہیں بھی اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔۔۔۔  
فحال ساری باتوں کو پیچھے ڈال کر اسکا فوکس زیمل کی جانب تھا۔۔۔  
آگے بتائیں آپ کیوں گھر سے بھاگے "یہ خاموشی اسے۔۔۔ پریشان کر رہی  
تھی اسکی نظریں اسے تنگ کر رہیں تھیں  
تبھی وہ بولی۔۔۔

تو سالار کو بھی محسوس ہو گیا۔۔۔ اسنے زیمل کا ہاتھ پکڑا اور اسے لے کر  
۔۔۔ لاونج میں صوفے پر آ گیا۔۔۔ اسے اپنے ساتھ بیٹھا لیا۔۔

زیمیل کی نظریں جھکتی جا رہیں تھیں اور یہ نظریں سالار کو اسکی جانب بڑھنے پر مجبور کر رہیں تھیں اسنے بمشکل خود کو روکا تھا زیمیل ابھی۔ وہ جانتا تھا مینٹلی اسے افوڈ نہیں کر سکتی۔۔۔

سالار نے اسے کمفر ٹیبل کرنے کے لیے۔۔۔ ایل سی ڈی اون کر لی۔۔  
آپ بتا نہیں رہے آپ کس لیے بھاگے "زیمیل نے پھر سے پوچھا۔۔۔  
وہی دیکھا رہا ہوں۔۔۔ مائے لو۔۔۔ میری بکری تھوڑا سا انتظار کرو گی  
۔۔۔ "وہ بولا تو۔۔۔ زیمیل نے منہ بنایا۔۔۔ اب پیار سے کون کس کو بکری کہتا  
ہے۔۔۔

اسکی ساری منتق ہی الگ تھی

اسنے نیٹ پر۔۔۔ ایک ریمپ شواون کر دیا۔۔۔۔۔

زمیل دلچسپی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔ وہ سکریں پر اور یجنل سے زیادہ ہینڈ سم لگ رہا تھا۔ زمیل نے ایک نظر مسکراتی نظر اسپر ڈالی سالار اسکی ایکسائٹمنٹ پر۔۔۔ ہنسنے لگا۔۔۔۔۔

زیمیل دیکھ رہی تھی۔۔

بابا کا فورس تھا۔۔۔ بیز نیس کی طرف جاؤ۔۔۔ جبکہ۔۔۔ مجھے تو بالکل نہیں جانا تھا میں۔۔ پورے گھر کے آگے انھیں دھمکی دے کر چلا گیا تھا کہ میں بھاگ رہا ہوں گھر سے اور انھوں نے بھی کہہ دیا۔۔۔۔

"دوبارہ شکل نہ دیکھنا

میرے تو آگ لگ گئی۔۔ میں نے۔۔ سامان اٹھایا اور نکل گیا۔۔

ہاں ماما کو نوٹ لکھا تھا انکی یاد مجھے بہت آتی ہے۔۔۔۔

انکے کھانے بھی۔۔۔۔۔

جب میں بھاگا تو۔۔۔ میرا یہ ریمپ شوٹ تھا۔۔۔۔

اسکے لیے۔۔۔ بابا مجھے جانے نہیں دے رہے تھے اور میں جانتا تھا ہفتے بعد آ جاؤ گا جوتیوں سے ماریں گے کچھ نہیں ہوتا مار کھالوں گا۔۔۔ "وہ لا پرواہی سے بولا۔۔

"پھر انکل نے مارا آپکو واپسی پر۔۔

ایسا ویسا "سالار نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

کیوں۔۔۔ آپکو یہ پسند تھا تو آپ نے چوز کر لیا۔۔۔ انھیں سپورٹ کرنا

"چاہیے تھے

زیمیل بولی تو سالار ہنس دیا۔۔

میری بکری تم سکریں پر فوکس کرو تمھیں اندازا ہو گا۔۔ کس لیے انھوں

نے مجھے مارا کہ۔۔ میں دو مہینے گھر میں منہ چھپا کر پڑا رہا۔۔۔ کیوں کہ میرا

منہ نیلا ہو گیا تھا۔۔۔

زیمیل حیرانگی سے سنتی سکریں پر دیکھنے لگی۔

سالار شرٹ لیس ایک لڑکی کی کمر میں ہاتھ ڈالے۔۔۔ ریمپ پر چلتا

۔۔۔ آنے لگا۔۔۔

اور لڑکی کی کمر پر۔۔۔ ہاتھ رکھا ہوا تھا جیسے ہی وہ سامنے آیا اسنے لڑکی کو اٹھا

کر۔۔۔ گھمایا۔۔۔ اور تالیوں کی گونج۔۔۔ بھی۔۔۔

فلیش لائٹس جگمگاسی گئیں۔۔۔

وہ اتنا ہینڈ سم لگ رہا تھا۔ کہ کوئی بھی اسپر مر مٹ جاتا اور لڑکی نے جس جرت سے اسکے گال۔۔ پر پیار کیا۔۔ زمیل کو توپتنگے لگ گئے اب احساس ہوا۔

دو کیا چھ مہینے منہ سجادینے چاہیے تھا۔ اسنے ایل سی ڈی بند کی اور اٹھ گئی۔۔۔

پورے گھر میں سالار کے قہقہے گونج اٹھے تھے۔۔۔  
اب کیا رائے ہے تمھاری۔۔ وہ مزے سے پوچھنے لگا اور روم میں جاتی زمیل کا ہاتھ پکڑ لیا  
آپ مجھ سے دور رہیں یہ تو پہلی چیز ہے نہ جانے اور کیا کیا ہوا ہے آپ  
نے

وہ خفگی سے بولی۔۔۔۔  
" دیکھو یہ میرا پرو فیشن ہے

بہت ہی گند اپر فیشن ہے آپکا۔ انکل ٹھیک کہتے ہیں آپکو بیزنيس کرنا چاہیے  
 --- "زیمیل نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

آہ۔ "اسنے سرد سانس کھینچی۔۔۔

یہ تو خیر ممکن نہیں۔۔۔ "وہ بولا زیمیل نے خفگی سے ہاتھ چھڑا لیا۔۔  
 صرف محبت کی بات تھی۔۔ اسکا ماضی جان کر کیسے۔۔۔ سالار نے۔۔۔ اسکو  
 پروٹیکٹ کیا تھا جبکہ وہ کیسے چیر گی تھی اسکا ماضی دیکھ کر۔۔  
 خیر یہ تو اسکا حال بھی تھا۔۔۔ زیمیل مسلسل سالار کو گھور رہی تھی جو خوش  
 تھا۔۔۔۔

" اچھا یہ بعد کی بات ہے اٹھو۔۔ ہسپیٹل چلنا ہے عارض کی بیٹی ہوئی ہے  
 وہ بولا زیمیل اچھل ہی اٹھی

" کیا اور آپ اب بتا رہے ہیں

وہ اسکو گھور بھی نہ سکی خوشی میں جلدی سے۔۔ کمرے کی طرف بھاگی۔۔  
 یہاں بھی اسکے کی کپڑے تھے بلکہ کچھ تو ایسے تھے جو پہنے ہی نہیں تھے۔۔۔



اسنے جلدی سے  
اپنے لیے وائٹ سوٹ نکالا۔۔۔  
رکھ دو یہ رنگ نہیں پہننا "سالار پیچھے سے آگیا۔۔۔  
مگر یہ مجھے پسند ہے "وہ منمنائی وہ اتنا پیارا وائٹ ڈریس تھا۔۔  
تمھاری پسند فضول ہے۔۔ یہ پہنو "اسنے۔۔ ریڈ کلر کا ڈریس اسکے ہاتھ میں  
تھما دیا۔۔

یہ شارٹ شرٹ اور کیپری تھا۔۔  
سالار "زیمیل نے نفی کرنا چاہی سالار نے کبر ڈبند کر دی۔۔  
تم چاہتی ہو میں تمھیں اس سے بھی خوبصورت ڈریس پہناؤں یہ سارے  
بند توڑ کر۔۔ "وہ گھیری نظروں سے دیکھتا۔۔ کہ زیمیل اسے دور دھکیل کر  
بھاگ گی۔۔۔

خدا ہی بچائے مجھے آپ سے سالار "وہ مدھم آواز میں بولی۔۔۔  
خدا نے ہی حق دیا ہے۔۔۔ "وہ مسکرایا۔۔۔

" مگر وہ جو لڑکی اور جو۔۔۔ آپ کے کرتوت ہیں میں آپ سے پوچھو گی  
اچھے سے پوچھنا یاد ہے نہ ایک بار بھابھی کے بھڑکنے پر پوچھنے آئی تھی " وہ  
بیڈ پر لیٹ گیا۔۔

زیمیل کی بولتی بند ہو گئی۔۔ سالار کا پھر سے قہقہہ اٹھا اور اسنے۔۔۔ سیل فون  
نکال لیا۔۔

اسکے فون پر۔۔ فیروز کے میسیجز تھے اور اسنے بتایا تھا کہ انھیں دو دن تک  
۔۔ نکلنا ہے لندن کے لیے۔۔۔۔  
اسنے گیری سانس بھری۔۔۔

اگر زیمیل کو اپنے ساتھ لے جاتا ہے تو۔۔۔۔۔ تب بھی وہ زیمیل کو ٹائم نہیں  
دے سکے گا۔۔۔

کام ایسا تھا پورا پورا دن سیٹ پر لگ جاتا ہے۔۔  
کرنا کیا ہے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی

-----

وہ دونوں ہسپتال پہنچے۔۔۔ اور اندر داخل ہونے لگے۔۔ کہ کسی سے  
۔۔ سالار کا زوردار تصادم ہوا۔

سالار نے توپٹ کر اسکو دیکھا انہیں البتہ زیمیل کی نظر اسپر پڑی اور وہ تھم گئی  
جبکہ سعیر نے سالار کو دیکھ لیا تھا اور ساتھ اس لڑکی کو بھی۔۔۔۔  
وہ ایک دم رک گیا آنکھیں گھما کر زیمیل کو دیکھنے لگا۔

زیمیل کے چہرے پر خوف سا پھیلا  
ہاں وہ سب بتا چکی تھی۔۔ مگر پھر بھی اسے اسکو دیکھ کر ڈر لگ گیا۔  
وہ جلدی سے سالار کے نزدیک ہو گئی۔

کیا ہوا "سالار نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا  
ک۔۔ کچھ بھی نہیں" وہ مصنوعی مسکرا نے کی کوشش کرنے لگی۔۔  
سالار نے گھورا۔۔

سخت زہر لگتی ہو مجھے تم جب۔۔ منمناتی ہو "وہیں رک کر غصہ کرنے لگا۔۔  
زیمیل کا سر جھک گیا۔۔۔

چلو۔۔۔۔ بعد میں بات کروں گا "ہاتھ پکڑ کر وہ اسے اندر لے گیا۔۔  
سعیر سے زیادہ اب سالار کی فکر تھی اسے۔۔۔۔

وہ دونوں روم میں داخل ہوئے۔۔ تو وہاں افان اور پھوپھو کو عرصے بعد  
دیکھ کر۔۔ وہ ایک دم انکے آگے جھکا۔۔  
افان تو خیر ناراض تھا اس سے۔۔  
جبکہ زیمیل نے بھی کچھ جھجک کر سلام کیا  
سب نے اسے بہت محبت اور چاہت سے ٹریٹ کیا۔۔  
اسنے۔۔ آیت کی بیٹی کو پکڑ لیا۔۔۔

روئی کے گولے جیسی بچی بے حد خوبصورت تھی وہ اسے صوفے پر لے کر  
بیٹھ گئی۔۔ سالار نے بھی جھک کر بچی کو دیکھا۔۔ اور مسکرا دیا

لگتا ہے خوبصورتی میں اپنے تایا پر گئی ہے۔۔۔ دیکھ لیں بابا کتنی سی عمر میں  
میں تایا بنا ہوں جبکہ میرے آپ اپنے بچوں کی سوچ بھی نہیں دنیا میں "  
اسنے مرتضیٰ صاحب کی طرف دیکھا۔۔۔  
جو مسکرا رہے تھے۔۔۔

آپ نے اتنی دیر سے میری شادی کے بارے میں سوچا "وہ منہ پھلا گیا۔۔۔  
میں جانتا ہوں تمہارے بچوں کی پوری ٹیم ہوگی۔۔ ان سب سے زیادہ ہی  
" کرو گے ضد میں آکر۔۔ تو زیادہ ڈرامے نہ کرو  
زیمیل تو شرم سے سرخ انار ہو گئی۔۔ جبکہ سالار نے باپ کو گلے لگایا۔۔  
یہ وہی نہ بات۔۔۔ "سب اسی حرکت پر ہنس دیے۔۔۔  
آیت تم نے نیم کیا سوچا ہے "زیمیل نے آیت کی طرف دیکھا۔۔۔  
ابھی تو کچھ بھی نہیں سوچا بھابھی۔۔۔ "آیت نے کنفیوز ہو کر کہا وہ۔۔ کافی  
دیر سے سوچ رہی تھی۔۔۔  
اچھا۔۔ تو پھر جلدی سے سوچو "زیمیل نے کہا۔۔۔

ایسا کریں بھابھی آپ رکھ دیں لگتا ہے آپکے پاس کوئی نام ہے "عارض بیچ  
میں بولا۔۔

میں میں کیسے۔۔۔۔ یہ تو آیت کا حق ہے "زیمیل نے گھبرا کر جلدی سے کہا  
۔۔

اتنی عزت کے وہ کہاں قابل تھی جتنی عزت وہ سب اسے دے رہے تھے  
بھابھی۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے بلکہ میرے لیے بھی آسانی ہو جائے گی "آیت  
نے عارض کی طرف دیکھے بنا مسکرا کر کہا۔۔

زیمیل نے کنفیوز ہو کر سالار کو دیکھا جو اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔۔  
وہ اکیچلی مجھے لگتا ہے۔۔ اس کے چہرے پر نور نام بہت اچھا لگے گا۔۔ اور آیت کا  
نور۔۔۔ ہے یہ "زیمیل لوجیک کے ساتھ بولی تو سب کو ہی یہ نام بہت پسند  
آیا۔۔ وہ تو سرخ ہو رہی تھی جبکہ بچی کا نام ڈسائیڈ ہو گیا مدیہا نے آگے بڑھ  
کر اسکو پیار کیا

اللہ تمھاری بھی گود جلد بھرے "انھوں نے دعادی۔۔

زبیل جھجک گی۔۔

آمین آمین "یہ آواز سالار کی تھی۔۔

جلنے کڑھنے کے بجائے آمین کہو "اسنے افان کو دیکھا

بات مت کرو مجھ سے "افان نے بھڑک کر کہا

"مجھے اکساومت میں ابھی یہاں بات کر دوں گا بابا سے

میرا تم سے کوئی واسطہ نہیں اپنے کام سے کام رکھو "افان نے روڈ ہو  
کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔

"بابا

سالار "افان نے اسکو چٹکی کاٹی

مر ترضی نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

"بابا میرے ولیمے اور پریشے کی شادی کے بارے میں بھی کچھ سوچ لیں

"بیٹے ایک کام ٹھیک سے ہوتا نہیں دوسرے کی فرمائش شروع صبر کرو

بابا تمہیں کہہ رہے ہیں صبر کرو۔۔۔۔ میں تو ساری عمر ویسے کے لیے  
صبر کر لوں گا "وہ منہ پھٹ دھاڑ دھاڑ باتیں مار کر۔۔۔۔ افان کی جان نکال  
رہا تھا۔۔

کیا مطلب "سب نے ان دونوں کی طرف دیکھا  
میں چلتا ہوں "افان بولا۔۔۔۔ اور باہر نکل گیا جبکہ۔۔۔۔  
سب ہی کنفیوز تھے تو پیچھے سے۔۔۔۔ افان کی والدہ نے انکے بیٹے کی پسند کا  
اظہار کیا۔۔۔۔

کبیر تو ایک دم خوش ہو گیا۔۔

بیٹ تھا۔۔۔۔ افان۔۔۔۔

جبکہ مرتضیٰ نے شہاب کی طرف دیکھا۔۔

یہ فیصلہ تو شہاب کرے گا "وہ بولے تو۔۔۔۔ شہاب مسکرا دیے۔۔

گھر جا کر اس موضوع پر ضرور بات کریں گے۔۔۔۔ افان اپنا بچہ ہے اس سے  
"بڑھ کر اور کون ہو سکتا ہے ہمارے لیے



نیم رضامندی کا اظہار دے دیا۔۔۔ وہ دونوں۔۔۔ کان لگائے دروازے پر  
کھڑے تھے۔۔

اوووو "سالارا یکدم چہکتا اسکے گلے لگا افان کو بھی اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا  
۔۔۔۔ مرتضیٰ البتہ خاموش تھے۔۔۔۔

کبیر بھی بے حد خوش تھا۔۔۔۔

جبکہ تنزیلہ بھی۔۔۔۔

تو تو مجھے سے کہہ رہے تھے تو نے میرے لیے کیا کیا ہے "افان نے اسے دور  
کیا

یہ میں نے ہی تو کیا ہے "سالار نے آنکھیں نکالیں۔۔۔

لو سن لو۔۔۔۔ "افان نے منہ پھیر لیا۔۔

اچھا اب تو زیمیل نہ بن وہ بھی ناراض ہے۔۔

"تیری شکل ہی ایسی ہے وہ چند گھنٹے میں تجھ سے۔۔۔ ناراض ہوگی

اس نے سر ہلایا۔۔۔

سالار نے اسکی گردن دبوچ لی۔۔

لوگ ان دونوں کو دیکھ رہے تھے سالار کی پشت تھی تبھی اسے نہیں پہنچانا تھا۔۔۔ جبکہ افان اسکے مکے کہا رہا تھا۔۔ اور وہ دونوں ہنس بھی رہے تھے

-----

واپسی پر انھوں نے اسے فورس نہیں کیا گھر چلنے کے لیے مدیہا نے بات بھی کی تو۔۔ سالار نے نفی کر دی۔۔۔

فلحال نہیں میں لندن جا رہا ہوں ابھی۔۔۔

شوٹ ہے میرا۔۔۔ اسکے بعد آپکے پاس آؤ گا۔۔ بس دو دن میں ہی فلائیٹ ہے اور جب تک وہ سائیکو عورت اس گھر میں ہے میں نہیں آؤں گا

"

وہ جا چکی ہے سالار "مدیہا نے بے چینی سے کہا۔۔۔

"میں لندن سے واپسی پر گھر آؤ گا۔۔ میں زیمیل کو گھر پر نہیں چھوڑ سکتا

اسنے کہا اور اپنی ہی ماں سے نظریں چرائیں۔۔۔۔  
مدیھا چپ ہوگی سالار کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔ وہ انھیں شرمندہ نہیں کرنا  
چاہتا تھا۔۔ مگر بار بار آزمانے کے بعد بھی اسے۔۔ کچھ ایسا نہیں دیکھا تھا کہ  
ان میں سے کسی کو زیمیل کی پروا ہو تب ہی وہ سینسیٹیو ہو رہا تھا  
وہ دونوں گھر کے لیے لوٹے زیمیل خاموش تھی سالار نے بار بار اسکو دیکھا

۔۔۔۔

کیا ہوا "اسنے پوچھا  
کچھ بھی نہیں "زیمیل مسکرائی  
نور بہت پیاری ہے  
مجھے تو اسکا نام اور نام کی لوجک اور نام رکھنے والی بہت پیاری لگتی ہے  
ویسے تمہارے پاس نام کے لیے لوجک بھی ہے ایمپریسیو۔۔۔ ہے یہ تو۔۔ تو  
دن رات شام دوپہر چونا مٹی پتھر ڈنڈا کباب شامی۔۔

میرے بچوں کے نام ہیں انکے پیچھے کی لو جک ڈھونڈ لینا قسم سے اتنے  
میرے بچے ہوں کیا ہی بات ہے۔۔۔ دیکھنا سب ارٹسٹ بنے گے اور۔۔۔  
سالار "زیمیل اسکو حیرانگی سے دیکھ رہی تھی۔  
کیوں تمہیں کم لگ رہے ہیں۔۔۔ تو گلو بنٹی پانڈے اور  
زیمیل نے اسکے شانے پر زور زور سے مکے برسا دیے

جبکہ اسے ہنسی الگ رہی تھی  
۔۔۔ یہ کیسے نام ہیں سالار "وہ منہ پر ہاتھ رکھے بری طرح ہنس دی۔۔۔  
جبکہ سالار مسکرا دیا۔۔۔  
وہ اسے خاموش اور اداس نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

سعیر مرتضیٰ کو کال کر رہا تھا مسلسل۔۔ وہ اسے آخری بار وارن کرنا چاہتا تھا  
۔۔ مگر مرتضیٰ کی طرف سے کوئی جواب نہیں تھا۔۔  
تبھی اسنے ایک آدمی کو کال کی۔۔  
"کتنا پیسہ چاہیے تمہیں  
" دس کروڑ

" دس کروڑ میں تم پر وف کے ساتھ سارا سچ بول دے گے  
وہ بولا۔۔۔ تو اس آدمی نے فوراً ہامی بھر لی۔۔۔  
سعیر خباثت سے مسکرایا۔۔ زیادہ دیر نہیں۔۔ مرتضیٰ  
کبیر سالار

آیت پیاس کے سبب اٹھی۔۔ تو اسے زرا درد کا احساس ہوا۔۔ عارض اس کے پاس ہی تھا اسے عارض کو نہیں پکارنا تھا۔۔ تبھی اس نے خود پانی لینا چاہا تو گلاس گر گیا

عارض ایک دم اٹھ گیا۔۔

تمہیں پانی چاہیے تھا مجھ سے مانگتی "وہ بولا۔۔۔ اور اسے پانی دیا۔۔۔۔۔  
نہیں پینا پیاس نہیں ہے "نین بھا بھی یہ تائی امی بھی نہیں روکیں "وہ خود سے ہی بولنے لگی۔۔

اتنا ناگوار ہوں میں تمہارے لیے "عارض نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔  
نہیں آپ ناگوار نہیں ہیں۔۔۔۔۔ میں ہوں جو بھی ہوں آپ تو بالکل ٹھیک ہیں جو آپ نے کیا وہ بھی میرے لیے کیا تو آپ غلط کیسے ہو سکتے ہیں اگر کوئی غلط ہے تو وہ آیت ہے "آیت نے اسکی جانب دیکھا سپاٹ نظروں سے کہا

۔۔۔۔۔

اور انکھیں بند کر لیں۔۔۔

عارض کچھ بول نہیں سکا۔۔ اپنی بات کا یقین دلانا کتنا مشکل لگا تھا آج اسے احساس ہوا تھا۔۔

آیت کیسے کیسے اسے اپنی محبت کا یقین دلاتی رہی تھی اور وہ کس طرح اسے جھٹک دیتا

-----

آیت کو : ❀❀❀❀❀❀ [10/23, 9:27 PM] S

گھر لے جایا گیا عارض نے اسکو اپنے روم میں شفٹ کرایا تھا۔۔ آیت کچھ نہیں بولی وہ اپنی بیٹی کو دیکھ رہی تھی صرف۔۔ اسکے رونے پر وہ ایکدم گھبرائی جبکہ مدیہا اور باقی سب ہنس دیے۔۔۔۔

"تم پریشان نہ ہو یہ ہمارے پاس رہے گی

نہیں تائی امی۔۔ یہ میرے ساتھ رہے گی آپ بس مجھے بتادیں چپ کیسے کرانا ہے" وہ بولی اور مدیہا سے جلدی سے اپنی بیٹی کو لے لیا

مدیہا اسکے جزبات سمجھ سکتی تھی۔۔ جبکہ عارض چپ تھا پیچھے سے اسکی بے  
تابیاں دیکھ رہا تھا۔۔۔

آیت کے ساتھ جو اسنے کیا وہ ایک ایک لمحے پچھتا رہا تھا مگر وہ محسوس بھی تو  
کرتی اسنے اسکے لیے یہ سب کیا وہ کیوں اسے چھوڑ کر جاتا۔۔۔۔  
مگر آیت اسکی کوئی بات سننے کے لیے تیار نہیں تھی باہر گھر والوں کے  
سامنے اسنے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔ جبکہ اسکو معاف کرنے کا ارادہ نہیں  
تھا شاید

مدیہا سے سمجھا کر نیچے چلی گی۔۔ پریشہ اور عمل۔۔ تو کب سے۔۔ چیبکی  
بیٹھیں تھیں اور نور کو پیار کر رہیں تھیں رمشہ بھی جھجھکتی ہوئی وہاں آگئی

---

وہ تینوں ہی نور کو گود میں لیے اسے پیار کر رہیں تھیں آیت انھیں مسکرا کر  
دیکھ رہی تھی جبکہ عارض بھی وہیں کھڑا تھا آیت کی ایک نظر اس پر گئی تو



اسنے نظر پھیر لی یہ نظر کا پھیر عارض کے دل پر لگا تھا۔۔ وہ روم سے باہر نکل گیا۔۔۔

یہ بے اعتنائی سلگانے لگی تھی۔۔۔

-----

کبیر روم میں آیا نین بھی اسکے پیچھے گی اب تک اسنے کوئی بات نہیں کی تھی

----

نین بے حد کنفیوز تھی۔۔ یہاں تک کے۔۔ کبیر فریش ہو کر آیا اور اسنے اسے معمول کی طرح ٹاول دیا چہرہ صاف کرنے کے لیے جسے کبیر نے لے لیا

--

نین جیسے اسکا چہرہ پڑھنا چاہ رہی تھی کہ وہ۔۔ کیا سوچ رہا ہے مگر کبیر بالکل

نارمل تھا۔۔۔

ایسے کیوں دیکھ رہی ہو "بلا آخر کبیر نے ہی اسکی جانب دیکھ کر پوچھ لیا۔۔

نین ہوش میں آئی۔۔۔۔

کیا ہم تھوڑی دیر بات کر لیں "اسنے کبیر کا کانپتے ہاتھوں سے ہاتھ پکڑ لیا

۔۔۔۔۔

کبیر اسکی کیفیت دیکھ کر۔۔ اسکے ساتھ بیڈ پر بیٹھ گیا

۔۔

نین کی آنکھیں سرخ ہونے لگیں اسکی خاموشی اسکا نارمل رویہ۔۔ سب  
اسے شرمندگی کی گھیرائیوں پر پہنچا رہا تھا کبیر البتہ خاموشی سے اسے دیکھ رہا  
تھا۔۔۔

اور دوسری نظر اسکے بھرے بھرے وجود پر بھی جاری۔۔ جس میں اسکی  
محبت کی نشانی تھی۔

نین سختی سے اسکا ہاتھ پکڑ گئی۔۔ اور پھر اسی ہاتھ پر ماتھا ٹکا کر وہ بری طرح رو  
دی۔۔

معاف کر دیں مجھے "وہ سسکی کبیر کے ہاتھ اسکے آنسوؤں سے بھیسگنے لگے۔۔

کبیر کچھ نہیں بولا۔۔۔۔

نین نے سراٹھا کر اسکی طرف دیکھا اور اسکا چہرہ۔۔ ہاتھ سے پکڑ لیا۔۔۔۔ یہ سب سچ ہے۔۔۔۔ ہاں سچ ہے میں۔۔۔۔ میں نے۔۔۔۔ آپ سے شادی۔۔۔۔

پیسوں کے لیے کی "کبیر نے بات مکمل کی۔

نہیں ایسا نہیں ہے میرے دل میں لالچ نہیں تھا کبیر۔۔۔۔ میں بس ہار گئی تھی۔۔۔۔ کیونکہ میں نے کسی سیراب کو چاہنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔ وہ وہ سیراب جیسے بھر بھری ریت کی طرح میرے ہاتھ سے نکل گیا۔۔۔۔ اور میں وہیں کھڑی رہ گئی۔۔۔۔ مجھ میں ضد بھر گئی تھی۔۔۔۔ لاکھ اپنے دل کو سمجھایا ہے میں نے مگر دل ہی تھا۔۔۔۔

مگر خدا کی قسم۔۔۔۔ جیسے جیسے میں نے آپ کے ساتھ آپکی فیملی کے ساتھ وقت گزارا روز مجھے اپنے ارادے پر۔۔۔۔ شرمندگی ہوتی تھی پھر میں سب بھولنے لگ گئی۔۔۔۔ کیونکہ مجھے آپ سے محبت ہو گئی۔۔۔۔ مجھے پتہ۔۔۔۔ پتہ ہے

آپ مجھ پر یقین نہیں کریں گے میں تو جھوٹی لگ رہی ہوں گی آپ کو۔۔ میں نے کتنے جھوٹ بولے آپ سے۔۔۔۔ ہر بات پر ہی جھوٹ بولا مگر میری محبت سچی ہے مجھے جس دن آپ سے محبت ہوئی میں نے اعتراف کیا۔۔ میں نہیں جانتی میرے حق میں کیا فیصلہ کریں گے کبیر۔۔۔ مگر میں سچ میں آپ سے۔۔۔

آپکے بچے سے بہت محبت کرتی ہوں "ٹپ ٹپ آنسو گیر رہے تھے سرخ آنکھیں اس بھری نظروں سے اسے دیکھ رہیں تھیں۔۔۔ کبیر نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

اسنے بڑا گھیرہ سانس بھرا تھا۔۔۔۔۔

پلیز کبیر۔۔۔۔ مجھے خود سے الگ مت کیجیے گا "وہ اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام کر بولی۔۔۔

تم جانتی ہو مجھے اپنے لباس پر شکن کیوں نہیں پسند "وہ اسکی آنکھوں میں جھانکتا بولا۔۔۔

اب وہ بول رہا تھا اب نین کے سننے کی باری تھی۔۔ نین اسکی آنکھوں میں  
نہیں دیکھ سکی۔۔۔۔

کیونکہ مجھے سلوٹ لباس پر نہیں پسند۔۔ مجھے کردار میں کسی قسم کی سلوٹ  
نہیں پسند

داغ تو دور کی بات ہے۔۔ عورت کا کردار پتھر کی طرح مضبوط ہونا  
چاہیے۔۔ کہ پتھر میں بھی دراڑ پڑ جائے مگر۔۔ عورت کے کردار میں  
نہیں۔۔۔۔

میں تمہیں بد کردار نہیں کہہ رہا۔۔۔۔۔  
کیونکہ وہ تمہارا کزن تھا تمہارا منگیترا تھا شاید ہر عام لڑکی کی طرح تم نے اس  
سے محبت کی۔۔۔۔ مگر شادی کی رات۔۔۔۔

تم نے۔۔۔۔ میری بانہوں میں کیسے گزاری۔۔۔ میں جانتا تھا تمہیں مجھ  
سے محبت نہیں مگر تمہیں حق نہیں پہنچتا تھا تم میری قربت میں کسی اور کو  
سوچتی۔۔۔۔

یہ تو۔۔ میرے لباس پر کیچڑا چھل گئی اور مجھے پتہ نہیں چلا۔۔  
میں تم سے ناراض نہیں ہوں نین۔۔۔ میں نے احمد کو بھی آفس سے نکال  
دیا ہے۔۔ میں اس شخص کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا جو تمہیں ٹیز کرے

-----

میں نے تم سے والہانہ محبت کی ہے جس طرح ہو سکا اس طرح محبت کی  
ہے۔۔۔ اور تم میرے بنا رہتی وہ یہ نہیں میں نہیں جانتا مگر میں تمہارے  
بنا نہیں رہ سکتا۔۔ میں تمہیں خود سے دور کیسے کروں گا پھر۔۔۔۔  
وہ اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرتا مسکرا دیا۔۔۔۔ "

مگر یہاں۔۔۔۔ "اسنے اسکا ہاتھ دل کے مقام پر رکھا۔۔۔  
یہ بہت تکلیف ہوئی ہے۔۔۔۔ بات شراقت داری کی آجائے۔۔۔ تو کبیر  
۔۔ وہ چیزیں توڑ دیتا ہے۔۔۔۔

اور تم نے میرے لیے میری محبت کی رات کو۔۔۔۔  
میرے دل میں پھانس بنا دیا۔۔۔ "وہ کہہ کر اٹھنے لگا۔۔۔



چلیں پھر سالار کے ولیمے کے ساتھ ساتھ۔۔۔ پریشے کی شادی  
" کی تیاریاں بھی شروع کر لیتے ہیں  
شہاب نے مسکرا کر کہا۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے " وہ بولے اور کال ملائی مگر سعیر فون نہیں اٹھا رہا تھا  
اچھا میں آپ سے پھر بات کرتا ہوں۔۔۔۔ " شہاب انکی مصروفیت سمجھ گیا  
اور اٹھ گیا جبکہ انکا دل انھونی کے احساس سے۔۔۔ بری طرح دھڑک رہا تھا

---

-----

سعیر گھر کے اندر داخل ہوا۔۔۔ تو سب سے پہلی نظر اسکی زین پر لگی جو کہ  
۔۔۔ رمشہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ جو نور کو گود میں اٹھائے ہوئے تھی پریشے اور عمل  
بھی اسکے ساتھ ہی تھیں۔۔۔۔



اچانک اسکی نظر اس اجنبی پر پڑی جو اندر آ رہا تھا زین اسکے بارے میں کچھ جانتا نہیں تھا تبھی اسنے۔۔۔ آگے بڑھ کر سعیر سے ہاتھ ملایا اور تینوں لڑکیوں کو اشارہ کیا کہ اندر جاؤ وہ تینوں اندر چلی گئیں۔۔۔  
توزین کے سعیر کے پیچھے کھڑے ایک آدمی کو دیکھا۔۔۔  
مر تضحی کبیر سالار سے ملنا ہے "سعیر بولا  
توزین نے سر ہلایا۔

سالار بھیا تو نہیں ہیں یہاں وہ کچھ دنوں کے لیے فلیٹ پر گئے ہوئے ہیں "وہ اس سے پہلے کسی کو بلاتا تو۔۔۔ سعیر کو بتانے لگا جبکہ سعیر چونکا  
اصل مدعا تو وہ تھا۔۔۔ تبھی اسنے زین کو مسکرا کر کہا  
کہ اسے فون کر کے بولا لیا جائے۔۔۔

زین نے بھی پوری عقل مندی کا ثبوت دیتے ہوئے سالار کو کال کر لی۔  
بھیا آپ سے کوئی ملنے آیا ہے آپ آسکتے ہیں "زین بولا۔۔۔  
تو دوسری طرف سے سالار نے بتایا

کہ وہ اور زیمیل پہلے ہی نور سے ملنے آرہے ہیں اور راستے میں ہیں  
زین مسکرا دیا گھر تو اس کے بنا دھورالگتا تھا۔

بھیا آرہے ہیں آپ بیٹھیں "زین نے بیٹھا وہ دونوں بیٹھ گئے۔۔ تبھی ایک  
اور مرد بھی اندر داخل ہوا زین نے کبیر کو بلانا مناسب سمجھا وہ مڑتا کہ۔۔  
سعیر کے والد نے ایک دم اسے روکا

بیٹا بھی نہیں۔۔۔ سالار آجائے پھر بولا لینا  
تم بتاؤ تم کیسے ہو۔۔ مجھے نہیں پہچانا۔۔ میں تمہارے والد کے ساتھ کام کرتا  
رہا ہوں۔۔۔ بس کچھ ضروری باتیں تھیں انھیں کی وجہ سے آج یہاں آنا پڑا  
"

وہ ایسے بولے لہجے میں چاشنی بھرلی  
زین سمجھ گیا

بیزننس سے ریلیٹیڈ لوگ ہیں۔۔ مگر سالار کا کیا کام تھا  
خیر۔۔۔۔ باہر سالار کی گاڑی کا ہارن بجا۔۔۔

سعیر مسکرا کر اٹھا تبھی کبیر۔۔۔ بھی باہر نکلا تھا۔۔ اور سامنے سعیر اور اسکے باپ کے ساتھ ایک اجنبی کو دیکھ کر وہ غصے سے کھولتا ہوا ان تک پہنچا

کیا کرنے آئے ہو یہاں۔۔ "وہ سعیر کا گریبان پکڑتا بولا۔۔

بھائی "زین نے اسکا ہاتھ ہٹانا چاہا۔۔

ہٹ جاؤ "کبیر نے گھورا وہ پیچھے ہٹ گیا تبھی سالار بھی اندر داخل ہوا۔۔ اور

مرتضیٰ جو گھبرا رہے تھے مدیحا کو پکارنے کے لیے باہر نکلے مگر باہر کا منظر

دیکھ کر انھیں وجہ سمجھ آگئی انکا دل کیوں گھبرا رہا تھا۔۔۔

وہ دل تھام کر دیوار پکڑ گئے۔۔۔۔

یہ کیسز دن انکی زندگی میں آگیا تھا۔۔۔۔۔

کبیر کو سعیر کا گریبان پکڑے دیکھ سالار نے زیمیل کو اندر جانے کا کہا اور

۔۔۔ بھڑک کر خود بھی سعیر کا گریبان جکڑ گیا

کیا کرنے آیا ہے سالے یہاں "وہ بد لحاظی سے بولا بس کچھ دیر تھی تھپڑ ہی  
جرڈیتا۔۔۔۔

سعیر کی مسکراہٹ میں کمی نہ آئی۔۔۔ سب لڑکیاں۔۔۔ کمرے میں سے باہر  
جھنکنے لگیں جبکہ عورتیں کچن میں تھی باہر صرف مرد تھے عارض بھی نیچے آ  
گیا اور دوڑ کر اپنے بھائیوں تک پہنچا تھا۔۔۔۔

مرتضیٰ وہیں کھڑے تھے سکندر تو وہاں تھے نہیں تبھی شہاب اور وجاہت  
دونوں بھی وہیں آگئے۔۔۔۔

سعیر نے ایک نظر مرتضیٰ کو دیکھا۔۔۔۔

اور خباثت سے ہنسا۔۔

سالار اور کبیر۔۔ تو اسکے دانت ہی توڑ دینا چاہتے تھے۔۔ وہ دونوں آگے

بڑھتے کہ سعیر نے روکا

رک جاؤ۔۔ اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔ میری آنے کی وجہ تو جان لو "سعیر  
نے کہا

نہیں جانی ہمیں جاؤ یہاں سے۔ "عارض نے۔۔۔ اسکو گھور کر دیکھا۔۔۔  
 جبکہ اسنے عراض کے شانے پر ہاتھ رکھنے کی کوشش کی جسے عارض نے  
 جھٹک دیا وہ باخوبی اس منافق انسان کو جانتا تھا۔۔۔  
 اچھا چلو سب چھوڑو سسپنس ختم کرتے ہیں "سعیر نے مرتضیٰ کے پیلے  
 پڑتے چہرے کو دیکھ کر کہا  
 رک جاؤ "مرتضیٰ بے تابی سے بولے۔۔۔  
 چلے جاؤ یہاں سے "وہ غصے سے بھڑکے۔۔۔  
 ارے مرتضیٰ صاحب کیا جلدی ہے جانا تو ہے ہم نے "سعیر نے کندھے  
 سے پکڑا تو عارض نے باپ کے کندھے پر سے جھٹک کر اسکا ہاتھ ہٹایا۔۔۔  
 ہاتھ توڑ دوں گا بابا سے دور رہنا۔۔۔ "عارض چیخا  
 کیا ڈرامہ ہے یہ نکلویہاں سے سارے "سالار غصے سے بھڑکا  
 چلو ان دونوں کا تو سمجھ آتا ہے یہ چیخ سکتے ہیں ان سب گھر والوں کے لیے تم  
 کس حق سے چیخ رہے وہ سالار مرتضیٰ "سعیر نے اسکی آنکھوں میں دیکھا

مر تھی تڑپ گئے

سالار سالار میرے بچے انھیں نکالو یہاں سے۔۔۔۔۔" وہ رو دینے کو  
تھے سالار کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔۔۔ یہ ہی حال چھپ کر سننے والوں اور  
اسکے بھائیوں کا تھا۔۔

یہ کیا بکواس ہے "سالار نے سعیر کا گریبان سخت گرفت میں جکڑا۔  
ابھی بتا دیتا ہوں یہ کیا بکواس ہے "سعیر نے اسکے ہاتھ سے گریبان  
چھڑایا۔۔۔۔۔

میں نے کہا نکلو یہاں سے "مر تھی نے اسے دھکا دیا۔۔  
اس سے پہلے وہ مر تھی پر ہاتھ اٹھاتا چارو بیٹوں نے اسکو جکڑ لیا تھا۔۔  
اوکے اوکے میں کچھ نہیں کرتا۔۔۔۔۔" سعیر بولا۔  
وہ چاروں اسے کھا جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔۔۔۔۔  
کہنا کیا چاہتے ہو تم "کبیر نے اسکو گھور کر دیکھا اور اسکو دور دھکیلا۔۔۔۔۔

میں تو نہیں یہ بولیں گے مرتضیٰ صاحب۔۔۔ یہ مرتضیٰ صاحب "سعیر نے  
مسکراہٹ روکی۔۔۔۔

مرتضیٰ کو لگا وہ گرجائیں گے یہیں وہ چاروں نہ سمجھہ آنے والی نظروں سے  
باپ کو دیکھنے لگے۔۔

ہاں بولو۔۔ "سعیر نے اس آدمی کو کہا جس نے سالار کی آنکھوں میں دیکھا  
۔۔

سالار بالکل نہیں سمجھہ پایا۔۔ اسکا اپنی طرف دیکھنا  
میں نے مرتضیٰ کو آج سے ستائیس سال پہلے اپنا ایک بیٹا بیچا تھا۔۔ مرتضیٰ کا  
قرضہ تھا میں اور میرے پاس اسکے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا کہ میں مرتضیٰ  
کے پاس کوئی چیز گروی رکھوادوں۔۔۔ یہ بیچ دوں سوائے۔۔ ایک بیٹے کے  
۔۔۔۔

اور۔۔۔ میں نے سالار کو ستائیس سال پہلے اپنا قرضہ اتارنے کے لیے مرتضیٰ  
کو بیچ دیا تھا۔۔۔۔

اس شرط پر کہ دوبارہ کبھی نہیں لوٹوں گا۔۔۔ مگر  
وہ رک گیا۔۔۔  
تمام آوازیں بند ہو گئیں۔۔۔۔  
مرتضیٰ ہاؤس کا ایک ایک فرد پتھر ہو گیا تھا۔ جبکہ سالار۔۔ کی آنکھ کی  
پتلی میں بھی حرکت نہیں تھی۔۔۔  
یہاں تک کہ اسنے پلک بھی نہیں جھپکی تھی۔۔  
یہ پروو ہے۔۔۔ یہ سالار ہے یہ اسکی ماں ہے اور یہ میں  
اور یہ اسکا برتھ سرٹیفکیٹ اور یہ رہی ولدیت "اسنے تمام چیزیں ان سب  
کی آنکھوں کے آگے رکھ دی۔۔۔  
ہار کر رو دینے کی آواز مکمل خاموشی میں مرتضیٰ کی تھی۔۔۔

چارو: ♡♡♡♡♡ [10/23, 9:28 PM] S

طرف سکوت چھا گیا تھا۔۔ کبیر سب سے پہلے ہوش میں آہا اور اسکے ساتھ



ہی زین اور عارض تینوں نے اس آدمی کا گریبان جکڑ کر اس کے منہ پر کبیر نے مکہ کھینچ کر مار دیا۔ جبکہ عارض نے سعیر کے کھینچ کر تھپڑ مارا اور اسی طرح زین بھی تینوں ان دونوں پر ایک دم ایسے پڑے۔۔۔۔ کہ وہ اپنا بچاؤ کرنے لگے۔۔

یہ جھوٹ نہیں ہے یہ سچ ہے۔۔۔۔۔ "وہ آدمی چیخا۔۔۔۔۔

جبکہ کبیر نے تھپڑوں سے اس کا منہ سرخ کر دیا۔ سب گھر والے باہر نکل آئے تھے۔۔ اس جھوٹ پر تو وہ سامنے والے کی جان لے لیتے۔۔ مدیحا بھی وہاں بھاگ کر آئی تھی۔۔ مرتضیٰ اتنے مضبوط مرد تھے۔۔ کبھی انھوں نے انھیں روتے نہیں دیکھا تھا زندگی میں جتنی بھی پریشانیاں آئیں تھیں انھوں نے وہ ہمت سے فیس کی تھی اور آج اس جھوٹ پر وہ کیسے رو رہے تھے۔۔۔

مدیہانے مرتضیٰ کا ہاتھ تھاما کیا ہو گیا ہے مرتضیٰ آپ۔۔۔ ایسے کیوں رو رہے ہیں بکو اس کر رہا ہے یہ آدمی ہمارا بیٹا ہے۔۔۔ وہ "مدیہا بولی۔۔۔ جبکہ سب بھائیوں نے۔۔۔ کبیر عارض اور زین کو ان دونوں سے دور کیا۔۔۔ سالار آگے بڑھا اور اس آدمی کے ہاتھ سے۔۔۔ اسنے وہ پیپر لے لیا۔۔۔ جو پروو تھا۔۔۔

وہ غور سے اس پیپر کو دیکھتا رہا۔۔۔  
پاگل ہو گئے ہو کیا بکو اس دیکھ رہے ہو "کبیر نے اسکے ہاتھوں سے پیپر چھینا  
۔۔۔

ایک منٹ "اسنے کبیر کی طرف سر د نظروں سے دیکھا اور مرتضیٰ کی طرف  
بڑھا۔۔۔

مرتضیٰ سالار کو اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ رہے تھے انکا بس نہیں چل رہا  
تھا وہ کہیں بھاگ جائے۔۔۔ مگر وہ انکے سامنے اگیا۔۔۔  
وہ انکو دیکھنے لگا۔۔۔ مرتضیٰ کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

تم میرے بیٹے ہو سالار " وہ جلدی سے بولے اور اٹھ کر اسکا چہرہ تھام لیا۔۔۔  
سچ کیا ہے " وہ انھیں دیکھنے لگا۔۔۔۔

یہ یہ ہی سچ ہے۔۔۔ " مرتضیٰ بولے۔۔۔ انکا بس نہیں چل رہا تھا سالار کو چھپا  
لیں سب سے۔۔۔

سالار نے انکے آگے برتھ سرٹیفیکیٹ کیا جس میں سالار کی ولدیت۔۔۔  
مختلف تھی۔۔۔

یہ سب جھوٹ ہے تم صرف میری بات کا یقین کرو۔۔۔ سالار میں ہی  
تمہارا باپ ہوں اور تم سے بے حد محبت کرتا ہوں۔۔۔ " وہ بولے۔۔۔  
جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔ جھوٹ بول رہے ہو۔ سچ بتاؤ تمہارا بیٹا مر گیا تھا  
جبکہ تم

بس چپ " مرتضیٰ چنے

تم سچ کیوں نہیں بتاتے " وہ آدمی بھی چیخا۔۔۔  
" تم نے کسی سے کسی کی اولاد چھینی تھی مرتضیٰ

آج تمہیں اولاد کا احساس ہوا جبکہ تم  
-- نے ہی یہ آفر کی پھر میرے کہنے پر ہی مان لیا تھا کہ ہاں تم اپنا بیٹا بیچو گے "  
وہ دھاڑے۔۔۔۔۔

جبکہ سب سن ہو گئے۔۔۔  
مرتضیٰ نے اچانک اپنے لفظوں پر گور کیا۔۔۔ سارا گھرا نکیطرف۔ دیکھ رہا  
تھا۔۔ جبکہ سعیر مسکرا دیا۔۔۔  
وہ آدمی بھی مطمئن سا دیکھ رہا تھا۔

سالار کے ہاتھ سے پیپر چھٹا۔۔۔ تھا پیپر ہوا میں اڑ گیا۔۔  
وہ لالچی آدمی نزدیک آیا۔۔۔ اور سالار کا ہاتھ تھام لیا تم میرے بیٹے ہو سالار  
۔ تم میرے اور تمہاری ماں وہ بہت یاد کرتی ہے تمہیں "وہ سعیر کے پلین  
سے ہٹ کر اب بول رہا تھا یعنی سالار اتنا امیر تھا۔۔۔ آگر وہ انکے ساتھ  
رہنے لگا۔۔ تو کیا ہی بات ہے۔۔۔۔۔

سالار نے ناگواری سے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑا لیا۔۔۔

مدیہانے مرتضی کی طرف دیکھا۔۔

مرتضی کیا ہے یہ سب "وہ بے چینی سے بولیں انکا دل بری طرح دھڑک رہا تھا

بابا یہ تو آپ سچ بتادیں ورنہ میں ان سب کو پولیس اریسٹ کرادوں گا" کبیر چلایا تھا پورے گھر میں اسکی دھاڑ۔۔۔ اٹھی تھی سب ہی تو منتظر تھے مرتضی کے بولنے کے

کبیر کے بعد مدیہا کی طبیعت بہت خراب رہنے لگی تھی اور۔۔ جبکہ ہمارے گھر ایک اور خوشی بھی آنے والی تھی۔۔

میں بے حد خوش تھا۔۔۔۔ اور جس دن وہ ہمارے ہاتھ میں آتا۔۔

ڈاکٹر نے میرے آگے پیپر کر دیا

۔۔ کیس کو میپلیکیٹیڈ تھا۔۔۔

یہ توجہ بچتا یہ بیوی۔۔۔۔

میں ڈاکٹر کی شکل دیکھنے لگا۔۔۔ ڈاکٹر سے دونوں کو بچانے کے لیے فورس  
کیا مگر انھوں نے کہہ دیا پھر آپ کہیں اور لے جائیں۔۔ میں جانتا تھا مدد بھا  
۔۔ کتنی حساس ہے بچوں کے لیے اور میں ایک پل کے لیے اسکی آنکھوں  
میں آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔ میں نے اپنی بیوی کو بچانا تھا میں نے سائین کر  
دیے۔۔۔

جب وہ ہوش میں آئی تو بار بار اپنے بچے کا پوچھنے لگی میں نے بہت ٹالنا چاہا مگر  
سچ بتانے کی ہمت نہیں ہو سکی۔۔

اس دن میں مرزا میرے پاس آیا۔۔۔۔  
میں کچھ سوچ سمجھ نہیں پارہا تھا میں نے غصے میں اسے فوراً اپنے پیسے۔۔۔  
لینے کی ڈیمانڈ کی

اسی ہو اسپتال میں مجھے پتہ چلا مرزا کے ہاں بیٹا ہوا ہے۔۔ جبکہ مرزا میں  
جانتا ہوں کتنا گھٹیا اور لالچی آدمی ہے۔۔۔۔

اسنے میرے فورس کرنے پر۔۔۔۔۔ بس اتنا ہی کہا کہ میرا بیٹا ہے اسے لے لو  
اور میری جان چھوڑو۔۔۔۔۔

اس بات پر میں ایک دم متوجہ ہوا۔۔۔۔۔  
مدیہا کی طبیعت۔۔ ڈاکٹر ز کا فورس کہ وہ کافی زہنی برڈن کا شکار ہو جائیں گی  
۔۔۔۔۔

میں نے حامی بھر لی جبکہ اس لاپچی آدمی نے ایک پل بھی نہیں لگایا لٹا مجھ  
سے قرضہ معاف کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی بیوی نے بچہ دینے سے پہلے  
۔۔۔۔۔ مجھ سے مزید پیسے مانگے۔۔۔۔۔ جسے میں نے دے دیے۔۔۔۔۔ یہ دونوں  
گھٹیا ہیں۔۔۔۔۔

سانپ ہیں اپنی ہی اولاد بیچی تھی انھوں نے مجھے۔۔۔۔۔  
انکی زندگی میری دی رقم سے۔۔ سکون سے گزرتی شاید بچہ تو انھیں چاہیے  
بھی نہیں تھا۔۔ جبکہ میں نے مدیہا کے سامنے سالار کو کر دیا۔۔۔۔۔  
میں جانتا تھا ہم اسے بہت محبت کریں گے۔۔۔۔۔ اور مجھے

وہ چپ ہو گئے انکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔۔  
میں نے یہ بات سب سے چھپائی تھی۔۔ اس بات کو کوئی نہیں جانتا تھا  
سوائے میرے۔۔۔  
زندگی میں ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گزر اجب میں نے تم میں اور باقی سب میں  
فرق کیا ہو۔۔۔  
الٹا جان بستی تھی تم میں۔۔ کہیں تمہیں کبھی پتہ نہ چل جائے۔۔۔۔  
ساکت نظروں سے شاکڈ کی کیفیت میں سب مرتضیٰ کو سن رہے تھے۔۔  
مرتضیٰ چپ ہو گئے جبکہ سب نے سن کھڑے سالار کی طرف دیکھا۔۔۔۔  
یہ سچ ہے سالار تم میرے بیٹے نہیں بس اس حد تک کہ تمہیں تمہاری ماں  
نے نہیں ایک لالچی اور پیسوں کی حیرص بھری عورت نے جنم دیا۔۔۔ مگر  
تم میری اولاد ہو تمہیں میں نے پالا ہے تمہاری ماں نے پالا ہے۔۔۔  
وہ اسکے سامنے ا۔ گئے۔۔



سالار کو لگ رہا تھا اگر وہ اگلا سانس بھی لے گا۔۔ تو وہ سانس بھی اسے بتا دے  
گا کہ وہ تو اسکا ہے ہی نہیں ایسی دغا دے گا۔۔۔

سالار نے مرتضیٰ سے نظریں پھیر لیں۔۔۔ یہ نظروں کا پھیر مرتضیٰ کی  
جان پر بن گیا

اور اس بھیڑ میں سرخ نظروں سے کھڑی۔۔۔ زیمیل کی طرف دیکھا۔۔۔  
شاید کوئی تھا تو اب بس وہ تھی اسکی۔۔۔

وہ مرتضیٰ کے پاس سے ہٹ کر۔۔۔ زیمیل کے سامنے آ گیا۔۔ گھیری سانس  
ایسی کھینچی کے خاموشی میں بس اسکی سانس گونجی تھی۔۔۔  
چلو "اسنے زیمیل کا ہاتھ پکڑا۔۔

زیمیل نے سب کی طرف دیکھا۔۔۔

وہاں کھڑے سب لوگوں کی نظروں میں آنسو تھے اسے کھودینے کا ڈر تھا  
اسے۔۔۔ بتانے کے لیے زبانیں بے تاب تھیں کہ وہ سب اس سے کتنی

محبت کرتے ہیں اور کیسے یہ مرتضیٰ ہاؤس اسکے بناویر ان ہے مگر زبانوں پر  
قفل۔۔۔ تھا

سعیر اور اسکا باپ نکل چکے تھے چپکے سے جبکہ وہ آدمی زرا فاصلے پر کھڑا تھا یہ  
سب ٹوپی ڈرامہ ضبط سے دیکھ رہا تھا جبکہ سالار تو اسے اے ٹی ایم لگ رہا تھا

---

اتنا امیر تھا وہ۔۔۔۔

سعیر سے پیسے لینے کے بجائے پیسے بنانے والی مشین ہی کیوں نہ بلیک میل کر  
کے ساتھ لے جائے

---

زیمیل نے سالار کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکال لیا۔۔۔

سالار نے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔

ہم یہیں رہیں گے سالار۔۔۔ اکھٹے اپنوں کے ساتھ۔۔۔۔

یہی ہمارے اپنے ہیں "زیمیل نے بمشکل اپنی بات پوری کی تھی۔۔

سالار اپنے خالی ہاتھ کو دیکھتا گیا۔۔۔

ایک نظر غور سے اسکو دیکھا۔۔۔۔

اور پھر پیچھے پلٹ گیا۔۔۔۔

سالار۔۔۔۔۔ "وہاں کتنوں نے اسے آواز دی تھی جبکہ سالار مرتضیٰ

مرتضیٰ ہاؤس سے بنا کچھ سنے بنا کچھ دیکھے۔۔۔۔

نکل گیا وہ آدمی اسکے پیچھے بھاگا تھا سالار اپنی گاڑی میں بیٹھا۔۔

پورا گھر اسے پورچ میں نظر آیا تھا دوڑ کر آتا ہوا۔۔۔ جس میں سب سے

آگے گھبرائے ہوئے پریشان سی زمیل تھی

جبکہ مرتضیٰ زمین بوس ہو گئے تھے۔۔ اور سالار نے گاڑی آگے بڑھالی

۔۔۔ شاید ان سب نے اسے آخری بار دیکھا تھا۔۔۔۔

-----

اس رات بہت پی تھی اسنے بے حد۔۔ پی اتنی پی کہ۔۔۔ صبح ہوگی۔۔۔  
 شراب پی کروہ اپنے زہن سے سب کچھ نکال دینا چاہتا تھا۔۔ وہ اپنے فلیٹ  
 نہیں گیا تھا جانتا تھا وہاں سب اجائیں گے۔۔۔  
 شراب پی پی کر اب تو اسک انکھیں بھی نہیں کھل رہیں تھیں۔ فیروز نے  
 اسکی جانب۔۔ بڑی ازیت سے دیکھا تھا جس نے آنکھیں بند کر کے سر پیچھے  
 ڈال دیا۔۔۔

اور اسکی بند آنکھوں میں سے گالوں پر۔۔ آنسو گرنے لگے۔۔  
 فیروز نے پہلی بار دیکھا تھا یہ پانی اسکی آنکھوں سے نکلتے ہوئے۔۔ وہ بے حد  
 ضدی تھا۔۔ اپنی ضد کا پکا۔۔۔  
 اور وہ سب کچھ جان چکا تھا۔۔۔

فیروز کے لیے یہ جان کاری اتنی مشکل تھی تو جس پر یہ بتی تھی اسکی حالت  
 ایسی بنتی تھی

سالار نے سر تین بار جھٹکا اور گلاس سے سارا پانی اپنے اندر اتار لیا۔۔۔

سرفلائٹ کا ٹائم ہو گیا ہے "فیروز نے اچانک کہا۔۔۔۔۔  
تو اس نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔  
جاؤ کچھ دیر کے لیے یہاں سے "سالار بھاری آواز میں بولا اسکا گلا خراب ہو  
چکا تھی شراب کی زیادتی سے۔۔۔۔۔  
فیروز چپ چاپ اس کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔  
یہ ایک مہنگے بار کا کمرہ تھا۔۔۔۔۔  
فیروز باہر ایسے نکلا کہ۔۔ وہیں کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔  
وہ اسے چھوڑ کر جا بھی کیسے سکتا تھا۔۔۔۔۔  
سالار نے اپنا سر ٹیبل پر ڈال دیا۔۔۔ اور کانچ کے گلاس کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔  
گھیری خاموشی تھی چاروں طرف۔۔۔۔۔  
بے حد گھیری۔۔۔۔۔  
اچانک گلاس اسکی نظروں کے آگے دھندلا سا گیا۔۔۔۔۔  
آنکھوں میں پانی بھرنے کی وجہ سے گلاس دھندلا گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ ہنس دیا۔۔۔ تکلیف سے ہنسنے لگا۔۔۔  
اور اچانک پیچھے صوفے پر سر ڈال کر زور زور سے ہنسنے لگا۔۔۔  
سالار۔۔۔ "اسنے بات ادھوری چھوڑ دی۔۔۔  
نہ آگے کوئی نہ پیچھے کوئی۔۔۔  
وہ سوچتا رہ گیا۔۔۔  
کون سا نام لگنا چاہیے میرے ساتھ۔۔۔ "وہ اب سوچنے لگا۔۔۔  
مرضیہ مرتضیٰ۔۔۔  
اچانک اسکی ہنسی سمٹ گئی۔۔۔۔۔  
یار فیروز "اسنے فیروز کو پکارا وہ پیل میں اندر آ گیا۔۔۔  
یار پتہ تو کرو کتنے میں ہوا تھا میرا سودہ۔۔۔ "وہ پر سوچ نظروں سے اسے دیکھنے  
لگا۔۔۔  
سر پلیز۔۔۔ اپ اس بارے میں نہ سوچیں "فیروز کو وہ خود اذیت کا شکار ہی لگا  
۔۔۔۔۔

سالار اسکی جانب دیکھتا رہا اور اچانک اسنے ٹیبل پر ایک ہاتھ مارا تھا۔۔۔  
سارے گلاس اور تقریباً دس شراب کی بوتلیں زمین بوس ہو گئیں۔۔۔۔  
سالار نے ہاتھ جھاڑے۔۔۔

چلو "بس اتنا ہی کہا۔۔ اور سیاہ ماکس لگا کر سر پر کیپ رکھ کر۔۔ بلیک گاگلز  
لگائے وہ۔۔۔۔ میڈیا سے بچ کر۔۔۔۔ چلا گیا۔۔۔۔  
بہت دور سب سے دور۔۔۔۔

ایک : ♡♡♡♡♡ [10/23, 9:29 PM] S  
سال بعد۔۔۔۔

ایک سال گزرنے کے بعد بھی سب ویسا ہی تھا۔۔ مرتضیٰ ہاوسا لیس امنظر  
دیتا جیسے بڑا سنگین حادثہ ہوا ہو۔۔۔۔  
اور درحقیقت وہ سب کے لیے یہ سنگین حادثہ ہی تھا۔۔۔۔

ایک سال سے کبیر عارض زین افان سب اپنی اپنی کوششوں میں تھے کہ  
کسی طرح سالار تک پہنچ جائیں۔۔۔۔

دو چار بار لندن بھی گئے تھے وہ ایک سال میں ہی۔۔۔  
مگر نہ سالار نے کسی سے ملنا تھا اور نہ ہی وہ ملا تھا۔ اس کے نمبر کھلے تھے مگر  
کلا۔ ایک سال میں ایک بار بھی اٹینڈ۔ نہیں ہوئی۔۔۔۔

وہ اسے ٹی وی پر دیکھتے تھے  
اسکی موڈلینگ اسکی ہالی ووڈ فلم جس نے اسے اور بھی فیمس کر دیا تھا  
۔۔۔ اس کے انٹرویو۔۔۔۔

اسکی پرسنلٹی میں مزید چار چاند ہر گزرتے دن کے ساتھ لگتے جا رہے تھے  
۔۔ اس کے سونگز۔۔ اس کے کونسرٹس۔۔۔۔

سب گھر والے دیکھتے تھے مگر۔۔۔ ٹی وی میں سے اسے چھوا نہیں جاسکتا تھا

۔۔۔

وہ چھپا نہیں تھا۔۔۔ وہ خاموش ہو گیا تھا۔۔۔۔۔



ان لوگوں سے بالکل خاموش۔۔۔۔۔  
اور یہ خاموشی ہر فرد کے دل کو چیر رہی تھی۔۔  
جو اسپر گزری۔۔۔ کسی پر گزرے تو آدمی ایک بار سوچے۔۔۔۔  
وہ مرتضیٰ کا بیٹا نہیں تھا۔۔۔ یہ غم اسکے لیے بہت بڑا ہو گا۔۔۔ یہ سب جانتے  
ہیں۔۔۔ مگر غم پر اذیت یہ کہ۔۔۔ وہ تو دریا اور بیچا گیا تھا۔۔۔۔  
سب جانتے تھے کتنی آنا تھی اس میں اسکامان تو ٹوٹا تھا۔۔۔ اسکی محبت بھی چکنا  
چور ہوئی تھی۔۔۔۔  
سب سے زیادہ باغی زینل سے زین وہ گیا تھا۔۔۔  
وہ جہاں کہیں بھی اسکو دیکھتا اسپر طنز ضرور مارتا۔۔۔  
کبیر کے ہاں۔۔۔ ایک پیاری سی بیٹی ہوئی تھی منہا جو کہ اب چھ ماہ کی وہ گئی  
تھی جبکہ۔۔۔ عارض اور آیت کی نور تو اب دوسلا کی ونے ولایت تھی پورے  
گھر میں چہچہاتی پھیرتی۔۔۔

اور اگر کسی کے چہرے پر غلطی سے مسکراہٹ ابھی جاتی تو وہ نور اور منہا کی وجہ سے آتی تھی۔۔ اور جیسے اس مسکراہٹ میں پھر سب کو وہ یاد آنے لگتا۔۔

گھر خالی وہ گیا تھا جیسے بے وزن تھا سب درہم برہم ہو گیا تھا۔۔۔  
مدیہا ہارٹ کی مرضہ ہو گئیں تھیں۔۔ اور پورا ایک سال گزر گیا تھا مرضی سے ایک لفظ بھی وہ نہیں بولیں تھیں۔۔ جبکہ مرضی صاحب تو اس طرح خاموش ہوئے جیسے انکے لب سلے گئے ہوں۔۔۔  
جیسے وہ مزید خود میں بولنے کی سکت نہیں پاتے۔۔۔  
نہ ہی وہ اپنے کمرے سے باہر نکلتے تھے۔۔۔

کبیر نے جان توڑ محنت کر لی تھی کہ دونوں ماں باپ ایک دوسرے سے بات کر لیں۔۔۔ عارض گھنٹوں ان سے بیٹھ کر باتیں کرتا۔۔۔ مگر۔۔۔ کوئی اثر نہیں نکلا تھا۔۔۔ زین البتہ اس حد تک باغی ہو گیا تھا کہ ماں باپ کے آپس بھی نہیں بیٹھتا تھا خاص کر مرضی کے آپس مدیہا کے پاس پھر بھی چلا جاتا۔۔۔

کسی کو بناتا ہے ہی اسنے پولیس میں اپلائے کیا تھا اور۔۔۔ اکثر وہ پولیسٹینگ جب ہوتی تو شہر سے کچھ عرصے باہر ہی رہا اور پھر کبیر نے بھڑک کر اپنے سورسز استعمال کر کے۔۔ اسکو اپنے شہر شیفت کر لیا تھا۔۔ زین کبیر کو بھی گھاس نہیں ڈالتا تھا۔۔ سگ سے بد تمیزی سے بات کرنا اسکے لیے عام وہ گیا تھا۔۔ جبکہ زیمیل کے لیے وہ دوسری افشین ثابت وہ رہی تھی۔۔ وہ کھاتی پیتی جہاں کمیں بھی ہوتی اگر زین اسے دیکھ لیتا تو۔۔ اسپر طنز کے تیر مارنا شروع کر دیتا۔۔۔

جس سے زیمیل بری طرح ہرٹ ہوتی تھی مگر جائز سمجھ کر سب سن لیتی۔ کبیر اور نین کے بیچ سب ٹھیک وہ گیا تھا مزید کبیر اپنے حق میں نقصان نہیں چاہتا تھا سب بھلائے اپنی بچی کی پیدائش پر اسنے نین کے ہر آنسو کو خود میں سمیٹ لیا تھا اسے خود بھی سمٹنے کی ضرورت تھی اور نین اسکا ہر جگہ بے حد ستاہ دیتی تھی۔۔۔۔

جبکہ دوسری طرف آیت بھی عارض سے اب۔۔۔ نارمل ہونے لگی تھی  
عارض نے اسکا کسی پھول کی مانند خیال رکھا تھا۔۔۔  
اسکی ہر خواہش پر ہر حکم پر سر خم کیا تھا ہر وہ کام کیا تھا جس سے۔۔۔ ایت خوش  
ہو جائے۔۔۔

اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ۔۔۔ اور اپنی بچی کی باپ سے اسٹچمنٹ دیکھ  
کر اور اسکی کئیر اور اسکی آنکھوں کی سچائی دیکھ کر۔۔۔ ایت۔۔۔ کے زخم بھی  
بھرنے لگے تھے۔ مگر اب بھی اکثر جب وہ کام کے سلسلے میں کہیں جانے کا  
کہتا تو وہ  
۔ صاف انکار کر دیتی ایک لمحے کے لیے بھی اسے خود سے دور نہیں آنے دیتی  
تھی۔۔۔

ایت نور اور عارض کا لاڈ پیارا اکثر بھری ہوئی آنکھوں سے دیکھتی رہتی۔۔۔  
ہمیشہ اپنے ولاد کو اسنے۔۔۔ مس کیا تھا۔۔۔

بچوں کی طرح اکثر عارض نے اسے روتے بھی دیکھا تھا۔ اسنے آفتاب کی لاکھ منتیں کر لیں تھیں مگر اس شخص کے پاس وقت نہیں تھا اپنی بیٹی سے ایک لمحے بھی ملنے کا۔۔۔ وہ ہر ممکن کوشش کرتا۔۔۔ آیت کو کسی کی یاد نہ آئے مگر۔۔۔ وہ جانتا تھا یہ غم وہ اپنے سینے میں چھپائے ہوئے ہے۔۔۔ آیت نے عارض۔۔۔ کو معاف کر دیا۔۔۔ تو عارض۔۔۔ جیسے نئے سرے سے کی اٹھا تھا

۔۔۔ وہ سوچ چکا تھا مزید وہ آیت کی آنکھوں میں آنسوؤں مہینا نہ دے گا۔۔۔ اسکی آنکھ کا ہر غم سمیٹ لے گا خود میں اور ایسا تابر بھی ہوا تھا۔۔۔۔۔ کہ اسنے آیت کو گزشتہ سال بھر میں۔۔۔ تمام خوشیاں اسکے قدموں میں ڈھیر کر دیں تھیں۔۔۔۔۔

اسکے چہرے کی ایک مسکراہٹ کے لیے وہ۔۔۔ ساری رات نور۔۔۔ کو گود میں لیے کھڑا رہتا کہ۔۔۔ وہ۔۔۔ نور کو۔۔۔ عارض کے پاس دیکھ کر سب سے

زیادہ خوش ہوتی تھی۔۔ اور عارض کو جتنی اپنی اولاد سے محبت تھیاں سے کی گناہ بھڑ کر اپنی بیوی سے تھی۔۔۔۔

اکثر وہ زین کو ڈانٹ دیتا جب وہ زیمیل کے ساتھ بد تمیزی سے پیش آتا۔۔ اسکی انسلٹ کرتا بار بار اسے احساس دلاتا کہ وہ کسی بیوی ہے جس نے اپنے شوہر کا ہاتھ برے وقت میں چھوڑا۔۔۔۔

مگر زین پر کسی کی ڈانٹ کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔۔۔۔ وہ اپنی مرضی پر اتر آیا تھا۔۔۔۔

جوب لگنے کے بعد اسنے کبیر سے ایک دن تھپڑ بھی کھایا تھا۔۔ کیونکہ اس دن اسنے زیمیل کو بری طرح رولا دیا تھا۔۔ اور پھر سلجھیا سے سکون نہیں ملا تھا عارض کا خود بس نہیں چل رہا تھا اب اسکا منہ توڑ دے۔۔۔۔۔

وہ امانت تھی سالار کی انکے پاس۔۔ جس کا کبیر اور عارض خوب خیال رکھتے تھے مگر زین نے قسم کھالی تھیا سے مشکل میں ڈالنے کی۔۔ اور زین پر اس تھپڑ کا بھی کوئی اثر نہیں ہوا۔۔

اور اوہ زین جو بڑے بھیا کے نام سے ہی کانپ جاتا تھا۔۔ اسنے دوسرا گال آگے کر دیا کہ وہ۔۔ جو کرنا چاہتا ہے کرے گا۔۔۔

اسکا باغی ہم تو سب کو نظر آ رہا تھا۔ سگ جانتے تھے سالار کی جان تھا وہ اور اسے عادت تھی ہر جگہ سالار وک پکارنے کی اور اب جب زندگی کے اتنے بڑے بڑے فیصلے کرنے تھے تب سالار نہیں تھا۔۔ اور یہ بات اسکے زین کو منتشر کر چکی تھی۔۔

افان اور پریشے کا راستہ طے کر دیا گیا جبکہ انکی شادی کی ڈیٹ بھی رکھ دی۔۔ جبکہ دوسری طرف عمل کا بھی ایک اچھے گھرانے سے رشتہ آیا تھا۔۔

اور پریشے کے ساتھ ساتھ عمل کے لیے بھی ہاں کر دی گئی تھی کبیر نے زین اور رمشہ ہے بارے میں بھی سب وک سوچنے کا کہا۔۔ زین تو ہتھے سے اکھڑ گیا۔۔ ٹھا مگر آج بھی کبیر کے فیصلے کے آگے۔۔ اسکی جرت نہیں تھی۔۔۔

مگر جس طرح وہ بد تمیزی پر اتر ا ہوا تھا۔۔ کبیر بس خون کھولا کر رہ جاتا کبیر کا

خیال تھا شاید گھر کا ماحول اس شادی سے کچھ تبدیل ہو جائے۔۔۔ تبھی پریشے عمل کی شادیاں ورزین کا نکاح طے کیا تھا شاید سب کے دماغ بٹ جائیں مگر افسوس سب ویسا ہی تھا۔۔

زین نے ورالٹا دھم اٹھا دیا تھا۔ کہ کس مقصد میں یہ شادی وہ رہی ہے جب اسکا بھائی ہی نہیں ہے۔۔ مگر کبیر نے فیصلہ سنا دیا تھا۔۔ جس کے ایوز یہ کام ہو رہا تھا اور شہاب بھی اپنے فرضوں سے فارغ ہونا چاہتے تھے سالار آگے کب تک نہیں آتا وہ اپنی دونوں بھنوں کو ساری زندگی کے لیے لٹکانا نہیں چاہتا تھا۔۔ جبکہ اکسے بھائی کو بھی کسی سہارے کی ضرورت تھی شاید اس نکاح میں بندھ کر وہ پہلے جیسا زین وہ جاتا

صوفیہ تنزیلہ کے ساتھ شادی کی تیاریاں مدیحا بھی کر رہی تھی مگر چہرہ سپاٹ اور سنجیدہ ہی رہتا۔۔۔

مگر پھر بھی وہ اپنی سیٹیاں سمجھ کر ہر کام میں مدد کرتی رہی تھیں۔۔۔ جبکہ زین کا بھی احساس تھا جو بالکل اس نکاح پر راضی نہیں تھا



شادی سادگی سے ہوئی تھی کسی نے سوچا نہیں تھا اسکی شادی۔۔۔ پر جب اسکی محبت اسے ملے گی۔۔۔ تب۔۔۔ سالار نہیں ہوگا۔۔۔ وہ اسکے ساتھ نہیں ہوگا جو رازدار تھا اسکا۔۔۔ بے حد مس کیا تھا اسنے سالار کو۔۔۔ جبکہ پریشے اور عمل نے بھی رخصتی سے پہلے بھی اور بعد میں بھی وہ بہت زیادہ روئی تھیں۔۔۔ جبکہ زین اک جب نکاح ہوا تو۔۔۔ قبول ہے رمشہ کے منہ پر پتھر کی طرح مار کر وہ اسی رات۔۔۔ دو دن کے لیے وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔ رمشہ البتہ اس نکاح اس شادی پر حیران و پریشان تھی مگر باپ کے سمجھانے سے کہ سب ٹھیک وہ جائے گا۔۔۔ وہ بس سر ہلا گئی۔۔۔ کہ شاید ایسا ہی ہو۔۔۔ افان نے پریشے کو اپنی محبت کی برش میں بھگو دیا۔۔۔ اسے اپنی بے پناہ چاہت اپنے گزرے ہر دن کی تڑپ سنائی تھی۔۔۔ پریشے جو اس سے چیر کھاتی تھی رشتہ بدلتے ہی احساس بھی بدل گئے تھے۔۔۔ جبکہ عمل بھی اپنے گھر میں بہت خوش تھی ان دونوں کے جانے سے۔۔۔ مرتضیٰ ہاؤس اور بھی خالی خالی لگتا۔۔۔

زیمیل کا ایک لمہ بھی ایسا نہیں تھا جو اسکی آید سے خالی گزرتا۔۔۔۔۔ وہ اسے ایک ایک لمہ میں میسج کرتی تھی۔۔۔

اسے کال کرتی تھی مگر وہ اٹھاتا نہیں تھا لمہیشہ کال بیزی رہتی تھی شروع شروع میں تو اسے۔۔۔ یہ سب۔۔۔ جیسے ضائع لگا کیونکہ وہ اسکا کوئی میسج نہیں دیکھتا تھا اور پھر ایک دن جیسے۔۔ وہ اچھل پڑی سالار نے اسکے سارے میسج سین کیے تھے۔۔ اور اسکے بعد سے وہ اسکا ہر میسج دیکھتا ضرور تھا۔۔ سنتا ضرور تھا مگر گزر گیا تھا سلا ایک بار بھی پلٹ کر جو با نہیں دیا تھا۔۔۔

زیمیل اسے ٹی وی سکرین پر دیکھتی رہتی تھی۔۔ مگر اسکی آنکھیں زیمیل پر نہیں ٹھرتیں تھیں۔۔ وہ ان محبت چاہت سے لبریز بھری نظروں سے اسے نہیں دیکھتا تھا۔۔

اسے ہمیشہ زین حق پر لگا جب وہ اسے باتیں سناتا۔۔ وہ اسے جائز لگا۔۔ اسنے اس وقت میں اسکا ہاتھ کیسے چھوڑ دیا۔ اسکی آنکھوں میں کرنی بے یقینی تھی

زیمیل اسکی آنکھوں کی بے یقینی سوچ سوچ کر۔۔ اکثر۔۔ جیسے مرنے وک  
 ہوتی تھی۔۔ کہاں کہاں مہینا سنے اسکی بات کا یقین کیا نا کھیں بند کر کے اسکی  
 آیت بات کا یقین کیا۔۔ اسک اساتھ ایک مضبوط چٹان کی طرح دیا جو تمام  
 مصیبتیں اپنے سینے پر سہ لے اور اپنے پیچھے چھپے اوس وجود پر ناچ بھی نہ  
 آنے دے۔۔ مگر۔۔ جب زیمیل کی ابدی آئی اسنے وہ ہاتھ پی چھوڑ دیا۔۔  
 کاش اسے دوبارہ وہ ہاتھ تھا منے کا موقع ملتا مگر اب کیسے ممکن تھا وہ لوٹ کر  
 نہیں ارہا تھا۔ وہ اسے روز لوٹ آنے کا کہتی۔۔ وہ روز سنتا مگر۔۔ نہ وہ اتنا نہ وہ  
 جواب دیتا۔۔۔

زیمیل خود میں خود کو ہی کوستی رہتی تھی۔۔۔  
 جبکہ پاک مرتضیٰ تھے اس گھر میں جن کا وقت تھا۔۔ جن کی طاقت تھی  
 انکے چار بیٹے۔۔ جن کی دھاڑ پر چاروں سیدھے وہ جاتے۔۔ آج وہ  
 بس۔۔ سالار کی ایک تصویر وک سینے پر رکھے آنکھیں بند کیے لیٹے رہتے

انہیں کسی کی ہوش نہیں تھی وہ کسی سے بات نہیں کرتے تھے کبیر  
 عار ضکیطرف دیکھتے نہیں تھے زین ان سے ملتا نہیں تھا۔۔۔  
 اگر وہ کبیر عار ضکیطرف دیکھتے تو شاید بچوں کی طرح رو دیتے انہیں اپنے  
 چاروں بیٹے پورے چاہیے تھے۔۔۔  
 وہ ان دونوں کو تبھی دیکھتے جب وہ اپنی شرارتی آنکھوں سے ان کی طرف دیکھتا  
 ہوا بیچ میں کھڑا نظر آتا۔ یوں ادھورے وہ اچھے نہیں لگتے تھے۔۔۔۔  
 ایک رمشہ بھی تھی اس گھر میں۔۔۔ جس کو زین نے کبھی نظر بھر کر دیکھا  
 تھا مگر اب۔۔۔ اس کی جانب دیکھنا تو کیا۔۔۔ بات کرنا بھی گوارا نہیں کرتا تھا  
 ۔۔۔ جب کہ جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا۔۔۔ رمشہ کے دل میں زین کے  
 لیے جزبات بدلتے جا رہے تھے۔۔۔ وہ کوشش کرتی زین سے مخاطب ہونے  
 کی مگر زین پر بات پر جھڑک دیتا۔ نکاح کے بندھن میں بندھ کر وہ اس کے  
 لیے نرم جزبات رکھنے لگی تھا۔۔۔ اس کے حساس جزبوں کی زین کے نزدیک  
 کوئی ویو نہیں تھی

روز کی : ♡♡♡♡♡ S [10/23, 9:31 PM]

طرح یہ دن بھی بالکل ویسا ہی تھا خالی اکیلا۔۔۔۔۔ ویران سا۔۔۔۔۔  
اور زیادہ موسم نے ستمگری کر دی تھی۔۔۔ گرمیوں کے طویل دن  
سردیوں کے چھوٹے چھوٹے۔۔۔ سرد بالکل اسکے دل پر جمی اوس کی طرح  
بدلنے لگے تھے۔۔۔۔۔  
ماحول میں ویرانی سی پھیلنے لگی۔۔۔ تھی اور سردیوں تو ویسے۔۔۔ آمد سے پہلے  
اداس کر دیتی ہیں۔۔۔ اور یہاں تو پھر معملہ ہی الگ تھا۔۔۔۔۔  
زیمیل نے سیل فون دیکھا۔۔۔۔۔ کچھ شو نہیں ہوتا تھا وہ اون لائن ہے یہ  
نہیں۔۔۔۔۔

کال وہ پیک نہیں کرتا تھا میسیجز کا جواب نہیں دیتا تھا۔۔۔  
بس بہت تھا یہ ایک سال۔۔۔ اسکی سزا کی لیے کافی تھے اسنے۔۔۔  
365 دن نہیں گزرے تھے کیونکہ۔۔۔۔۔ یہ تعداد میں بہت کم تھے اسنے

اسکے بنا ایک ایک لمہ گزارا تھا۔ ایک ایک لمہ کی تکلیف سہی تھی ہاں سب  
اسکا بہت خیال رکھتے تھے سوائے زین کے جو۔۔۔ کافی بد تمیزی کر جاتا تھا  
۔۔۔ مگر زیمیل نے پہلے کسی کو کچھ کہا تھا جواب کسی کو کچھ کہتی۔۔۔ وہ چپ  
چاپ سنتی رہتی تھی۔۔۔

کھانے پینے میں حد سے زیادہ چور ہو گئی تھی۔۔۔ تبھی وہ مزید سمارٹ ہو گئی  
تھی۔۔۔

اب بھی فجر کی نماز پڑھ کر اسے بھوک کا احساس ہوا۔ اور وہ نیچے آگئی  
۔۔۔۔

تو دیکھا رمشہ بھی جاگ رہی تھی زیمیل کو دیکھ کر وہ مسکرائی۔۔۔۔  
آپ کے لیے کچھ بنادوں "اسنے پوچھا۔۔۔

نہیں شکریہ۔۔۔۔ "زیمیل بنا مسکرائے نرمی سے کہتی کچن میں آگئی۔۔۔۔  
اور بریڈ نکال کر بس اسپر جیم لگانے لگی

آپ نے کل رات بھی کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔ اور۔۔۔ اب بھی بس بریڈ جیم کھا رہی ہیں میں آپکو۔۔۔۔۔ پراٹھا بنادیتی ہوں۔۔۔ "رمشہ اسکے پیچھے ہی آگئی"

---

ارے نہیں۔۔۔ اتنی بھوک نہیں ہے "زیمیل جلدی سے بولی۔۔۔۔۔ ہوگی بھی تو آپ کھائیں گی نہیں "رمشہ اسکی طرف دیکھنے لگی وہ بہت خوبصورت تھی سب سے خوبصورت اسکی آنکھیں۔۔۔ جن میں سالار تھا۔۔۔۔۔ پوشیدہ۔۔۔۔۔

اور پھر اسکا۔۔۔ بے داغ چمکتا۔۔۔ نکھرا نکھرا چہرہ اور سر سے پاؤں تک ایک رنگت۔۔۔ اس پر اسکا بیوقوفانہ مزاج۔۔۔۔۔ کسی کو بھی اپنی طرف متوجہ کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

رمشہ اپنی سوچ پر ہنس پڑی وہ اسکے بارے میں کیا کسی سوچ رہی تھی زیمیل نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔ کہ وہ کیوں ہنس رہی ہے۔۔۔۔۔ نظروں میں سوال تھا

ایکجلی آپ بہت پیاری ہیں میں سوچ رہی ہوں سب کہتے ہیں سالار بھیا کو  
آپ سے بہت پیار تھا۔۔۔ آئی مین ہو گا۔۔۔ ہی  
۔۔ تو کس چیز سے پیار ہوا ہو گا۔۔ انھیں۔۔ آپ کی آنکھوں سے۔۔  
یہ آپ کی رنگت سے۔۔ زرا بھی آپ کی رنگت میں مختلف رنگ نہیں۔۔۔۔  
یہ پھر آپ کے بیوقوف مزاج سے "وہ منہ پر ہاتھ رکھتی ہنسنے لگی  
۔۔۔

بہت تیز ہو "زیمیل مسکرا دی اسکی باتوں پر۔۔۔ جو بھی اس سے سالار کی  
بات کرتا وہ شوق سے سنتی تھی  
مجھے خود نہیں معلوم۔۔۔ مگر لگتا ہے۔۔۔ اب نہیں کرتے۔۔۔ دیکھو۔۔  
کتنا وقت گزر گیا۔۔۔ پلٹ کر میری طرف دیکھا بھی نہیں۔۔۔۔ جبکہ تم  
جانتی ہو۔۔۔۔ سب سے پہلے شاید انکی نظروں میں میرے آنسو کی قدر  
بڑھی تھی۔۔۔۔۔



وہ میری آنکھ میں آنسو نہیں دیکھ سکتے تھے اور اب سب کی آنکھوں میں  
آنسو دے کر خود منہ موڑ گئے ہیں "وہ اداس ہو گئی"  
رمشہ اسے اداس نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

بھابھی۔۔۔ آپ اداس نہ ہوں وہ لازمی آئیں گے۔۔۔ تائی امی اتنی انکے  
لیے دعائیں مانگتی ہیں انکے لوٹ آنے کی۔۔ تائی ابو مانگتے ہیں ہم سب مانگتے  
ہیں وہ واپس آجائیں گے "رمشہ نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔  
ایسے ہی کوئی منہ اٹھا کر واپس نہیں آجاتا۔۔۔۔۔ جب کسی بہت اپنے کو۔۔۔  
کسی کی قدر نہ ہو۔۔۔۔۔" کچن کے دروازے میں دونوں نے دیکھا زین کھڑا  
تھا۔۔۔۔

پولیس یونیفارم میں وہ کافی ہینڈ سم لگ رہا تھا۔۔۔ زیمیل کی تو نظریں جھک  
گئیں۔۔۔ رمشہ البتہ احتجاج کرنا چاہتی تھی وہ ہر وقت زیمیل کو ٹیز نہیں  
کر سکتا تھا ایک ہی بات لے کر۔۔۔۔

جنہیں محبت ہوتی ہے۔۔۔۔ وہ اپنی محبت کی تمام غلطیوں کو سب سے پہلے

بھلا دیتے ہیں "رمشہ نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

اوہ ریلی "وہ اندر آ کر چمیر گھسیٹ کر بیٹھ گیا

محبت بھلا سر پر ناچتی رہے۔۔ ساتھ دینے کے وقت میں ہاتھ چھوڑ دے

۔۔۔ اکیلا کر دے۔۔۔

اور پھر۔۔۔ کھائے پیے خوش رہے موج میں رہے "اسنے زیمیل کے ہاتھ

میں موجود بریڈ جیم پر ٹونٹ کیا۔۔ جبکہ ایک بائٹ بھی اسنے نہیں لی تھی

۔۔۔

زیمیل نے دوبارہ وہ شلف پر رکھ دیا۔۔۔

آنکھیں بھگنے لگیں۔۔۔

آپ ایسا نہیں کہہ سکتے۔۔۔۔۔ "رمشہ کو غصہ آیا تھا

میں سب کہہ سکتا ہوں۔۔۔ جب تک میرا بھائی نہیں آتا۔۔۔۔

اور تم یہاں کیوں کھڑی ہو سونا نہیں ہے۔۔۔ وقت ضائع کرنے سے بہتر ہے کچھ ڈھنگ کا کام کر لو چلو جاؤ اپنے روم میں "وہ بولا۔۔۔۔۔  
رمشہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی رمشہ نے زیمیل کی طرف دیکھا۔۔۔ ابھی بس ایک پل کے لیے تو وہ مسکرائی تھی اور اب دوبارہ آنکھوں میں پانی بھر چکا تھا سرخی پھیل گئی تھی۔۔۔۔۔

زیمیل نے رمشہ کی جانب دیکھا اور اسکا گال تھپتھپایا۔۔۔۔۔  
وہ ٹھیک کہہ رہا ہے وقت ضائع مت کرو۔۔۔ جاؤ شاہاش "وہ پھینکا سا ہنس کر۔۔۔ کچن سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

جبکہ رمشہ ضبط کیے وہیں کھڑی رہی۔۔۔۔۔  
آپکو کوئی لحاظ نہیں ہے وہ آپکی بھابھی ہیں آپکے ہی بھائی کی محبت۔۔۔۔۔  
اس طرح آپ انکے پیچھے انکا خیال رکھیں گے "رمشہ غصے سے بھنتی اسکے پاس آئی جو چسیئر پر بیٹھا۔۔ اسکا سرخ چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔  
تم کیوں اتنا اچھل رہی ہو۔۔۔۔۔ "اسنے۔۔۔ آنکھوں کو جنبش دی

میں کوئی نہیں اچھل رہی۔۔ مگر آپ ضرورت سے زیادہ بد تمیزی پر اتر چکے ہیں

زین نے شانے آچکا دیے۔۔۔۔

زین کسی کا دل دکھانا سخت گناہ ہے "رمشہ نے کہا۔۔۔۔

تو سب سے پہلے۔۔۔۔ تو میرا دل دکھا ہے۔۔ میرے باپ نے۔۔ ہمارا دل

دکھایا ہے تو سارا گناہ میرے باپ کو ملنا چاہیے۔۔ اس عورت نے میرا دل

دکھایا ہے۔۔ میرا بھائی ہمیں چھوڑ کر چلا گیا۔۔ یہ اسکے ساتھ جاسکتی تھی

اسکی تکلیف کم کر سکتی تھی۔۔ مگر یہاں رہ کر نہ جانے اسکو کیا

زین "رمشہ اسکے انداز پر فٹ تھی۔۔۔۔

میرے خیال میں اس گھر میں سب سے۔۔۔ فالتوں چیز بیویاں ہیں "وہ

بھڑک کر بولی۔۔۔۔

نہیں تم فالتوں نہیں ہو "اسنے زرا گھیری نظریں اسپر ڈالی۔۔ انداز میں پل دو

پل میں تبدیلی آئی تھی۔۔

رمشہ نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔ یہ انکی پہلی کنور سیشن تھی۔۔۔  
مجھے اندازا ہے میں کیا ہوں۔۔۔۔۔ "اسنے اسکے گزشتہ رویے پر ٹونٹ کیا

زین کچھ دیر اسکی جانب خاموشی سے دیکھتا رہا۔۔۔  
کچھ نہیں بولا۔۔۔ رمشہ اسکے پاس سے جانے لگی۔۔۔ کیونکہ۔۔۔ کوئی فائدہ  
نہیں دیکھ رہا تھا وہ زرا بھی اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹا تھا وہ جانے لگی کہ زین  
کے ہاتھ کی گرفت میں اسکی کلائی آگئی۔۔۔  
رمشہ نے مڑ کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔

سکون چاہتا ہوں میں کچھ دیر۔۔۔ "وہ تھکی تھکی نظروں سے اسکو دیکھنے لگا

رمشہ اس سے اپنا ہاتھ چھڑانے لگی۔۔۔ اسکا ہاتھ پکڑ لینے سے۔۔۔ دل کی  
حالت کیا تھی یہ تو وہ ہی جانتی تھی۔۔۔

اس گھر میں کسی کو سکون نہیں ہے اور آپ جب دوسروں کو سکون نہیں  
" لینے دیتے تو آپ کو کیسے ملے گا

رمشہ نے غصے سے کہا۔۔۔ بریڈ جیم وہیں پڑا دیکھ کر اسے مزید تپ چڑھ رہی  
تھی

زین نے ایک دم اسکو اپنی جانب کھینچا کہ وہ اسکے بالکل نزدیک سامنے آکھڑی  
ہوئی۔۔۔۔۔

رمشہ سٹپائی تھی۔۔۔ دل کی رفتار پر سے بڑھنے لگی تھی۔۔۔۔

زین نے ایک لمحے کے لیے سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

وہ چیئر پر بیٹھا تھا رمشہ اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔

اور زین نے۔۔۔ پہلی بار اپنا حق استعمال کرتے ہوئے۔۔۔۔ اسے خود سے لگا  
لیا۔۔۔۔

رمشہ حق و دق رہ گئی۔۔۔۔

اسکی کمر میں دونوں ہاتھ ڈالے وہ۔۔۔۔۔ آنکھیں موند گیا

ر مشہ کے ہاتھ پاؤں کانپ اٹھے تھے۔۔۔

البتہ زین کی سرخ نظریں جن کی جلن ختم ہوتی ہی نہیں تھی بند تھیں

ز۔۔۔ زین "ر مشہ نے کچھ الگ ہونا چاہا۔۔۔

تھیں کیا پتہ میں کس حالت میں ہوں۔۔۔

میری خوشیوں میں۔۔۔ میری کامیابی میں میری ترقی میں۔۔۔ جب

وقت آیا تو۔۔۔ میرا بھائی ہی نہیں۔۔۔۔۔

جانتی ہو میرے ہر کام میں وہ ایسے ہوتے تھے۔۔۔

یار تو کر لینا باقی میں دیکھ لوں گا۔۔۔۔

میں کیسے برداشت کروں اس عورت کو۔۔۔۔۔ تم خود بتاؤ۔۔۔۔

میرا بھائی اسے پھولوں کی طرح رکھ رہا تھا اور یہ لڑکی کا نسا بن گئی۔۔۔

بس ہاتھ ہی تو تھا منا تھا۔۔۔۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے ہاتھ چھڑا لیا۔۔۔

ایسا کون کرتا ہے محبت سب کا نہیں سوچتی محبت تو خود غرض ہوتی ہے

محبوب کے آگے تو کوئی نہیں دیکھتا پھر کیسے رشتے۔۔۔۔

ہم لگتے ہی کیا تھا انکے۔۔ جو یہ یہاں رکیں۔۔۔  
تم نہیں سمجھ سکتی شاید تم نے محبت نہیں کی "وہ آنکھیں بند کیے آہستہ  
آہستہ بولتا جا رہا تھا۔۔۔۔

رمشہ نے اس کے سر کی طرف دیکھا۔۔۔  
اس کا چہرہ اسے نظر نہیں آ رہا تھا۔۔ مگر کمر پر گرفت کی مضبوطی دیکھ رہی تھی  
۔۔

میں تو سب سے چھوٹا ہوں گھر میں۔۔۔ میری بات کوئی نہیں سنتا۔۔۔  
سب بد تمیز بد تمیز کہنے لگ گئے ہیں یقیناً۔۔۔ انکے سامنے ایسا ہوتا تو دو چھتر  
لگا دیتے مگر بد تمیز نہ کہتے "وہ ہنس دیا۔۔۔

رمشہ کو احساس ہوا وہ کس طرح اپنے بھائی سے محبت کرتا ہے  
شاید وہ حق پر بھی ہو مگر زمیل بھی تکلیف میں تھی اسے لحاظ کرنا چاہیے تھا  
۔۔۔۔



آج جو سب۔۔۔ مجھے مارنے کو دوڑتے ہیں کسی کا ہاتھ بھی نہیں اٹھنے دیتے  
 تھے وہ۔۔۔ بڑے بھیا کا بھی نہیں بس ایک بار "وہ رک گیا  
 رمشہ جانتی تھی اس ایک بار کے بارے میں۔۔۔۔  
 زین نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔  
 اور بت بنی کھڑی رمشہ کو ایک دم کھینچ لیا  
 وہ اب مزید پریشانی کا شکار ہو گئی تھی کیونہ زین نے اسے اپنی ٹانگوں پر بیٹھا لیا  
 تھا۔۔۔ پیچھے ٹیبل تھی اور اسکی کمر ٹیبل سے ٹکرا رہی تھی۔۔۔  
 رمشہ کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ جبکہ زین اسے بکھرے بال  
 سنوارنے لگا۔۔۔۔  
 مگر یہاں مجھے کوئی نہیں سمجھ رہا۔۔۔ "وہ شکوہ کرنے لگا۔۔۔  
 آپ کی ساری باتیں جائز ہیں مگر پھر بھی بھا بھی یہ رویہ ڈیزرو نہیں کرتیں"  
 رمشہ اپنے جذبات پر قابو پاتی بولی۔

وہ اس سے بھی برے کی حق دار ہیں اور جب تک میرا بھائی نہیں لوٹے گا  
--- میں ایسا ہی رہو گا " اس نے حتمی لہجے میں کہا۔۔۔

اور رمشہ کا چہرہ غور سے دیکھنے لگا۔۔۔

جو بہت پیاری تھی۔۔۔۔

غصہ بھی کرتی تھی۔۔۔۔

اسے وہ اس دن کی طرح اچھی لگی۔۔ بات کر کے اور بھی اچھی لگی۔۔۔۔

رمشہ خاموشی سے جیسے کچھ سوچنے لگی۔۔۔۔

زین کے لبوں پر مسکراہٹ تھی مگر رمشہ اپنی ہی سوچ میں مگن تھی تبھی

اسے اپنی پوزیشن کا خیال نہیں آیا۔۔۔۔

تمہیں اچھا لگ رہا ہے " زین ایکدم بولا۔۔۔ آنکھیں اس کے معصوم چہرے کو

دیکھ رہیں تھیں۔۔۔۔

رمشہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔

مطلب "وہ کچھ سمجھ نہیں۔۔۔

مطلب یہ کہ۔۔ میری بیوی کو میرے پاس بیٹھنا کچھ زیادہ اچھا لگ رہا ہے  
تبھی اپنے یہ بھاری وجود کے ساتھ مجھ پر چڑھی بیٹھی ہے "وہ اس کے کان کے  
قریب بولا۔۔۔

رمشہ تو بری طرح سٹیٹا گی۔۔۔

وہ تو بالکل بھول گئی تھی احساس تک نہیں رہا تھا کیا

وہ ایک دم اٹھی زین نے اپنی ہنسی دبائی

رمشہ نے گھور کر اس کی طرف دیکھا

میں بالکل بھاری نہیں ہوں۔۔۔ "وہ منہ بنا کر بولی جبکہ۔۔۔

زین اٹھا۔۔۔

میری ٹانگوں سے پوچھو یہ تو تم "وہ بے چارگی سے بولا۔۔۔

رمشہ اسے گھور کر رہ گئی۔۔۔

وہ بھرے ہوئے جسم کی تھی جس کا مطلب بالکل یہ نہیں ہوتا کہ وہ بھاری

ہے۔۔

وہ پاؤں پٹختی وہاں سے چلی گی جبکہ زین خود کو کافی دنوں بعد ہلکا پھلکا محسوس کر رہا تھا اور اسے شرمندگی ہوئی کہ وہ اتنے دن اس سے لاپرواہ رہا۔۔۔۔۔  
اور اب ارادہ کر چکا تھا کہ وہ۔۔۔۔۔ بلکل ایسا کچھ نہیں کرے گا اسکے ساتھ۔۔۔۔۔  
بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ اپنے روم کی جانب چل دیا۔۔۔۔۔ جبکہ اوپر سے  
۔۔۔۔۔ اسے رونے کی آواز آرہی تھی اسنے۔۔۔۔۔ ایک نظر اوپر دیکھا وہ جانتا تھا یہ  
زیمیل ہے۔۔۔۔۔

اکثر اسنے اسے روتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

مگر بات وہیں کی وہیں تھی۔۔۔۔۔

اسے سالار کا ہاتھ نہیں چھوڑنا چاہیے تھا

-----

وہ بری طرح تڑپ تڑپ کر رو دی تھی۔۔ ہاں اسے چاہیے تھا سالار آج  
۔۔۔ ضبط جواب دے گیا تھا بس ہو گی تھی مزید وہ اپنی زندگی میں یہ سب  
برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

کیا اسکی قسمت میں بس دو دن کی خوشی لکھی تھی کہ وہ۔۔۔ دو دن سوکھ کا  
سانس لے کر ایک بار پھر۔۔۔ مسلسل ملنے والی تکلیف میں پھنس گئی  
اسنے سالار کو پاگلوں کی طرح کالز کی میسیجز کیے مگر ایک ایک کا بھی جواب  
نہیں دیا تھا

اسنے سین بھی نہیں کیا تھا۔۔۔۔

وہ تڑپ رہی تھی آج اسے دیکھنے کے لیے۔۔۔۔  
وہ جانتی تھی وہ اسے نیٹ پر اور ٹی وی پر سرچ کر سکتی ہے مگر اسنے سالار کو  
چھونا تھا۔۔۔۔۔

اسکی آنکھوں میں براہ راست دیکھنا تھا۔۔۔۔

یوں ہی روتے روتے اسکی آنکھ لگ گئی۔۔۔۔۔

دوبارہ جب آنکھ کھلی تو۔۔۔۔۔ سر میں بے حد درد تھا بھوک سے نڈھال ہو رہا تھا اسکا وجود اور دن بھی نکل آیا تھا۔۔ اسنے وقت دیکھا۔۔ گیارہ بج رہے تھے صبح کے۔۔۔۔۔

وہ یوں ہی۔۔ منہ ہاتھ دھو کر بنا لباس تبدیل کیے نیچے آگئی  
 آج اسکی حالت بہت بری تھی پہلے دنوں کی نسبت  
 نین ایکدم منہا کو۔۔۔ آیت کے ہاتھ میں دے کر زیمل کی جانب بڑھی  
 زیمل تم ٹھیک اور یہ کیا حالت بنا رکھی ہے۔۔۔ ادھر دیکھو "نین پریشانی  
 سے بولی  
 صوفیہ تنزیلہ نے بھی اسکو بیٹھایا۔۔ وہ گیری گیری جا رہی تھی۔۔۔  
 آنکھیں بند ہو رہیں تھیں۔

بھابھی نے تو کل صبح کے بعد اب تک کچھ نہیں کھایا تبھی انکی حالت ایسی ہو رہی ہے "رمشہ پریشانی سے بولی جبکہ آیت دونوں بچوں کی وجہ سے اس تک نہیں پہنچ سکی تھی۔۔۔

نین نے جلدی سے اسکے لیے دودھ گرم کیا اور اسکے لبوں سے لگادیا  
زیمیل کو لگا وہ کچھ کھاپی نہیں سکتی۔۔۔  
زین بھی اٹھ گیا تھا اسنے کمشنر سے ملنے جانا تھا۔۔ عارض اور کبیر تو صبح ہی  
آفس کے لیے نکل گئے تھے۔۔۔

زیمیل کو دیکھ کر اسنے لاپرواہی سے سر جھٹکا  
اور باہر نکلنے لگا۔۔  
کہ اچانک کچھ یاد آیا۔۔۔  
اوہ یار آج بھیا کانٹرویو ہے "وہ ایکدم چیخا اور صوفے پر سے جمپ کرتا۔۔  
جلدی سے ایل سی ڈی کاریموٹ لے کر ایل سی ڈی اون کر گیا  
گھر میں کیا ہو رہا تھا۔۔ اسے بالکل انٹرسٹ نہیں تھا ہاں زیمیل کی جگہ کوئی اور  
ہوتا تو شاید وہ۔۔۔۔ توجہ دیتا۔۔ یہ ڈاکٹر کو بلاتا مگر فلحال اسے اپنے بھائی کا  
انٹرویو عزیز تھا سب نے اسکی اس حرکت کو افسوس سے دیکھا تھا۔۔





زیمیل ڈبڈبائی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

-

انٹرویو پر سب کا دھیان چلا گیا تھا

اسکو اکثر سب یوں ہی کھڑے دیکھتے رہتے تھے وہ سب کے دلوں میں اپنی  
ایک الگ جگہ رکھتا تھا کسی کی وجہ سے۔۔ کوئی اسے عزت نہیں دیتا تھا خود

سے اسنے سب کے ساتھ جو رویہ رکھا سب اسکی وجہ سے  
- اپنی آنکھیں نم لیے ہوئے تھے۔۔

تو سر شادی کا کیا پلین ہے "لڑکی نے انگلش میں پوچھا۔۔۔  
سالار نے اس لڑکی کی طرف دیکھا۔۔۔۔

کر لوں گا۔۔۔ "اسنے سر سری سا جواب دیا۔۔

زیمیل ایکدم اکیٹو ہوئی۔۔۔۔۔

پیچھے سے روم میں سے مدیحا بھی بے تابی سے اسکی آواز سن کر نکل آئیں  
تھیں اسکی ہر مووی ہر انٹرویو۔۔۔ وہ۔۔ دن میں نہ جانے کتنی بار دیکھ لیتیں  
تھیں۔۔۔

اور آج تو نہ جانے سب ہی تڑپ سے گئے تھے۔۔ اور جب مرتضیٰ کمرے  
سے نکلے تو۔۔۔ ایک دم سب شاکڈ ہو گئے  
وہ سال بعد اپنے کمرے میں سے نکلے تھے

بوڑھے نہیف سے لگ رہے تھے۔۔۔

مطلب کب کر لیں گے "وہ لڑکی ہنسی۔۔۔

جب دل کرے گا" سالار نے کہا۔۔۔

اوکے آپ لندن میں کسی امریکن کی تلاش میں ہیں "وہ لڑکی مسکرا کر گھیری  
نظریں اسپرڈالتی بولی۔۔۔ زیمیل ایک دم اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

ام م ہاں شاید مجھے لگتا ہے مجھے سیٹل ہو جانا چاہیے۔۔۔۔" سالار کا یہ جواب تھا۔۔۔

یہ انگارے جو اسپر گیرے تھے وہ ایک دم نیچے بیٹھتی چلی گئی۔۔ زین نے طنزیہ نظروں سے اسے دیکھا جو۔۔ آج سب کے سامنے پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔۔

زین بند کر دوا سکوں۔۔۔" نین کی اپنی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔ جبکہ زین نے بند نہیں کیا تو آیت نے غصے سے اس کے ہاتھ سے ریموٹ لے لیا۔۔

تم اور کتابد تمیز ہونا چاہتے ہو

۔۔۔" آیت بھڑکی۔۔۔

یہ ڈیزر و کرتی ہیں یہ سب "زین نے سر جھٹک کر کہا۔۔۔

م۔۔۔ مجھے۔۔۔ مجھے جانا ہے سالار کے پاس بھا بھی مجھے جانا ہے۔۔ میں ان سے معافی مانگوں گی وہ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے یہ بہت طویل سزا ہے "وہ بولی۔۔۔۔

نہیں اس کے انصاف کرنے لگی۔۔۔۔

زیمیل کی بات پر زین ایکدم چونکا تھا۔۔۔

پلیز کسی طرح مجھے ان کے پاس پہنچادیں ورنہ میں گھٹ گھٹ کر مر جاؤں گی"

وہ بولی۔۔ اور چہرے پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔

مدیہا مرتضیٰ دونوں چپ کھڑے تھے۔۔ باقی سب کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں۔۔۔۔

زین نے زیمیل کی طرف دیکھا۔۔۔۔

میں پہنچاؤ گا آپ کو وہاں۔۔۔۔۔ مگر شرط یہ ہے۔۔۔۔۔ میرے بھائی کو آپ واپس لائیں گی ہمارے پاس۔۔۔۔۔

ہم سب کے پاس بالکل ویسے ہی جیسے وہ تھے۔۔۔۔۔" وہ ایکدم بولا

تو آواز اونچی اور مضبوط تھی۔۔۔۔

مرتضیٰ دوبارہ کمرے میں چلے گئے تھے۔۔ جبکہ مدیہا نے زین کی جانب دیکھا۔۔۔۔

سب اسے حیرانگی سے دیکھ رہے تھے تھے  
زیمیل نے ایک دم اٹھ کر اسکے نزدیک آئی۔۔  
زین میں قسم کھاتی ہوں جو تمہاری شرط ہے میں سب مانوں گی بس مجھے  
انکے پاس پہنچا دو "زیمیل بولی تو۔۔۔ زین نے سر ہلایا۔۔۔۔  
آپ بھولیں گی نہیں اس وعدے کو۔۔۔۔ "وہ جیسے پکا کرنے لگا۔۔۔ میں  
قسم کھاتی ہوں "زیمیل کو جیسے۔۔۔ اسکی بات ڈوبتے کوتنکے کے سہارے  
جیسی لگی۔۔۔۔  
زین کو شاید اسکی بات پر یقین آگیا تھا۔۔۔  
وہ سر ہال کر باہر نکلا۔۔ زیمیل اسے۔۔ اس بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔۔  
نین اور آیت نے اسکو گلے سے لگا لیا۔۔۔۔  
وہ اسکی تکلیف سمجھ سکتی تھیں۔۔

انتظار کی آنکھیں سجائے۔۔۔ زین کے انتظار میں بیٹھ گی تھی

Page 1170 <https://www.zubinovelszone.com> مزید اچھے ناولز پڑھنے کے لئے سامنے والے لنک پر کلک کریں

جی ضروری ہے زیمیل بھا بھی کے متعلق ہے "زین دروازے میں ہی کھڑا  
بول رہا تھا

کیا ہوا ہے انھیں ٹھیک تو ہیں "عارض جلدی سے اٹھا  
بڑے بھیا کے روم میں آجائیں "زین نے کہا اور دونوں نکل کر کبیر کے پاس  
آگئے۔۔۔

جو ایک چھوٹی سی میٹینگ کر رہا تھا مینیجر سے۔۔۔  
ان دونوں کو گھور کر دیکھا۔۔۔

بھیا ضروری ہے "زین نے کہا تو اس نے مینیجر سے ایکسیوز کیا اور مینیجر اٹھ کر  
چلا گیا۔۔۔

جبکہ۔۔۔ زین نے بات شروع کی۔۔۔

زیمیل بھا بھی بھیا کے پاس جانا چاہتی ہیں اور میں بھی چاہتا ہوں کہ وہ چلی  
"جائیں تاکہ سالار بھیا واپس لوٹ آئیں

اس نے بڑی تمہید باندھنے کے بجائے بات سمیٹ دی

کبیر اور عارض ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔۔  
کافی دیر سے سوچا بھا بھی نے یہ "عارض بولا۔۔  
ٹھیک ہے انکے جانے کے انتظامات کر دو۔۔۔ تم ساتھ جاؤ گے "کبیر نے  
اسکی طرف دیکھا

اتنی بار جاچکا ہوں کوئی فائدہ نہیں ہوا۔۔۔ انکی لوکیشن تک کبھی نہیں پہنچ پایا  
۔۔۔ "زین نے بتایا۔۔۔

تو زیمیل کیسے جائے گی "کبیر پریشانی سے اسکو دیکھنے لگا  
وہ چلی جائیں گی۔۔۔ "زین نے جتنی نظروں سے دیکھا۔۔۔ جیسے کہہ رہا ہو وہ  
بیوی ہے۔۔۔ اسکی

کبیر اور عارض نے سر ہلایا اور اس طرح زیمیل کے جانے کا پلین فائنل ہو گیا

---

جیسے ایک فی زندگی اس لڑکی کے وجود میں بھرنے لگی تھی

-----



شام میں سب گھر لوٹ آئے۔۔۔ زیمیل کا۔۔۔ کام زیادہ تھا ویرا پاسپورٹ۔۔۔ اور یہ سب۔۔۔ تبھی زین۔۔۔ پورا دن گھل کر گھر لوٹا تھا اسکے چہرے پر۔۔۔ خوشی تھی۔۔۔

اسنے زیمیل کے ڈاکو منٹس نکلو کر انپر سارے کام کر دیے تھے۔۔۔ جبکہ نکاح نامہ جس کی کاپی افان کے پاس تھی اس سے اسے بہت فائدہ ملا تھا۔۔۔ وہ جب گھر لوٹا تو جیسے پہلے والا زین لگنے لگا۔۔۔

ٹکٹ اسنے ہوا میں لہرائے تھے اور چہرے پر جاندار مسکان تھی۔۔۔

بھا بھی کہاں ہیں "وہ نین ایت رمشہ کو دیکھنے لگا۔۔۔

وہ تو اسے دیکھ کر حیران تھیں کبیر بھی مسکرا دیا۔۔۔

کتنا اچھا ہو جب سب پہلے جیسے ہو جائے۔۔۔

عارض آیت کے ساتھ بیٹھ کر نور کو گود میں بھر کر پیار کرنے لگا آیت اسے۔۔۔ خوشی سے دیکھنے لگی۔۔۔

جبکہ کبیر نے بھی منہا کو پیار کیا تھا اور اسے گود میں لے لیا۔۔  
ماں باپ کے کمرے کی طرف ادا سی سے دیکھا  
وہ لوٹ آتا تو۔۔ شاید یہ کمرے دو نہیں ہوتے کبھی۔۔۔  
اور جب وہ لوٹ آئے گا ایک پل لگائے گا۔۔ اب بس اسی کا منتظر تھا وہ۔۔۔  
زیمیل اوپر سے نماز پڑھ کر نیچے آئی۔۔ تو زین ایک دم اسکے پاس پہنچا  
یہ دیکھیں کل کی ٹکٹ لے آیا ہوں آپکی۔۔۔ "وہ بولا بہت ایکسانٹیڈ تھا سب  
اسے دیکھ کر خوش دیکھائی دے رہے تھے۔۔۔  
زیمیل اسے تشکر بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔  
لیں پکڑیں "زین نے اسکے ہاتھ میں ٹکٹ دی  
مجھے یقین ہے اب بھیا واپس آجائیں گے بس آپ جائیے گا اور لے آئیے گا  
۔۔۔۔ "زین نے کہا زیمیل نے سر ہلا دیا  
آنکھوں میں نمی تیر گئی۔۔۔۔  
زین ہٹ گیا۔۔ جبکہ وہ سب کی نظروں کو دیکھنے لگا

ایسے کیوں دیکھ رہیں ہیں سب جیسے میں عجوبہ لگ رہا ہوں " وہ پوچھنے لگا

----

اتنے دانت نکلتے ہم نے تو کبھی نہیں دیکھے آپ کے " رمشہ کے منہ سے بے

ساختہ نکلا۔۔۔ اور جیسے وہ سرخ پرگی اپنی اس کوتاہی ہر۔۔۔ ایکدم وہ۔۔۔

دانتوں تلے زبان دباگی جبکہ عارض اور کبیر کا قہقہہ بلند ہوا تھا زین البتہ۔۔۔

اس جرت پر حیران تھا

میرے بھیا لوٹ آئیں پھر بتائے گا زین کیا شے ہے۔۔۔ تمہیں تو " وہ بولا۔۔۔

تھا بے دھڑک۔

اوہیر و " کبیر نے گھورا۔۔۔

تو زین ہنس دیا۔۔۔

زیمیل البتہ ٹکٹ دیکھ رہی تھی

کیا وہ اسکا آنا قبول کرے گا

-----

زمیل سب سے ملی سب نے۔۔۔ اسے۔۔۔ بامراد لوٹنے کی دعا دی وہ  
گھبرائی ہوئے بھی تھی پہلے اسے لگا شاید زین۔۔ ساتھ جائے گا مگر وہ اکیلی جا  
رہی تھی پہلی بار۔۔ اسنے تو کبھی شہر سے باہر قدم نہیں رکھا تھا۔۔  
وہ ڈر رہی تھی مگر اب جنون سوار تھا اس تک پہنچ جانے کا وہ۔۔  
وہ مدد بھاگے کمرے میں آئی۔۔

مدیھا۔۔۔ وضو کر رہیں تھیں  
زیمیل انکی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

جاری ہو "مدیہا نے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔  
اسنے سر ہلایا۔۔

مدیہا کی آنکھیں بھیگ گئیں

میرے بیٹے کو لے آنا۔۔ اس سے کہنا بھلے میں نے اسے جنم نہیں دیا مگر  
 --- مجھے سب سے پیارا وہ ہے۔۔۔ واپس آ جائے وہ۔۔۔۔۔ پلیز  
 درخواست۔۔۔ کرنا "وہ بے بسی سے رو دیں جبکہ  
 ۔۔ کبیر عارض اور زین تڑپ کر ماں تک پہنچے تھے۔۔۔  
 ماما اب سب ٹھیک ہو جائے گا زین نے انکا چہرہ پکڑا۔۔۔۔  
 نہیں زین۔۔ وہ حساس ہے اپنے اندر۔۔ کہ جانے کتنی آگ دبا ئے بیٹھا ہے  
 ۔۔ وہ مجھ سے نہیں ہوا مگر میں نے اسے ان ہاتھوں سے پالا ہے۔۔۔۔ وہ۔۔۔  
 رشتوں کا بھوکا ہے۔۔۔۔ وہ ہمارے بنا سال بھر سے۔۔ کیسے رہا ہے۔۔۔۔  
 وہ۔۔۔ وہ کتنا تنہا ہو گیا میرا بچہ۔۔۔۔ "وہ مسلسل رو رہیں تھیں۔۔۔  
 سب کی ہی آنکھیں نم تھیں۔۔  
 اب بھابھی لے آئیں گی ماما۔ آپ دیکھیے گا "عارض نے مسکرا کر کہا۔۔۔

اور ہم انتظار کریں گے زیمیل جلد لوٹ آئے گی "کبیر نے کہا۔۔ تو مدیہا نے آگے بڑھ کر زیمیل کو پیار کیا وہ خود بھی سہمی سہمی سی ان میں چھپنے لگی تھی

----

کچھ دیر وہاں رک کر۔۔ وہ مرتضیٰ کے پاس آئی جو بستر پر لیٹے ہوئے تھے نظریں سپاٹ تھیں۔۔

زیمیل ان کے پاس بیٹھ گئی۔۔

بابا جا رہی ہوں میں "مرتضیٰ جب کچھ نہیں بولے تو زیمیل خود سے بولی۔۔ زین البتہ اندر نہیں آیا تھا باقی سب تھے۔۔

وہ نہیں آئے گا "مرتضیٰ نے بس اتنا ہی کہا۔۔۔

سب چپ رہ گئے۔۔۔۔

دھیان رکھنا اپنا "اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر وہ اٹھ کر۔۔ واشروم میں چلے گئے

---

-----

جہاز میں بیٹھ کر آج۔۔۔ دل کانپ رہا تھا وہ تنہا۔۔۔ تھی۔۔۔۔۔ جیسے ہی  
جہاز اڑا اسنے سیٹ کو کس کے پکڑ لیا۔۔۔  
ڈر سے دل کانپ رہا تھا۔۔۔  
زین نے اسے سب سمجھایا تھا عارض نے بھی تسلی دی تھی۔۔۔ کہ فیروز کو  
ای میل کر دی ہے  
اسنے زور سے سیٹ پکڑ لی۔۔۔  
ساتھ بیٹھی لڑکی نے مسکرا کر دیکھا  
پہلی بار بیٹھیں ہیں آپ جہاز میں "وہ پوچھنے لگی  
زیمیل آیت الکرسی پڑھتی زور سے سر ہلا گئی۔۔۔  
" ریلکس ہو جائیں۔۔۔ جہاز فلائے کر چکا ہے  
لڑکی نے کہا اور ہاتھ تھپتھپایا۔۔۔  
زیمیل شرمندہ سی ہو گئی

-----  
جہاز لندن ایئر پورٹ پر اتر ا۔۔۔ زیمیل نے جلدی سے فون نکال کر۔۔۔  
زین کو کال ملائی وہ اسے گائیڈ کر رہا تھا وہ نروس سی ہوتی سب کرتی جا رہی  
تھی۔۔۔۔

اور اچانک اسے۔۔۔ بھاگ کر ایئر پورٹ میں داخل ہوتا فیروز نظر آیا۔۔۔  
زیمیل کی تو جیسے مشکل آسان ہو گئی  
آپ یہاں کیوں آئی ہیں "وہ زرا غصے سے میں لگا۔۔۔  
زیمیل چپ سی رہ گئی۔۔۔

فیروز نے۔۔۔ اس کے ہاتھ سے غصے سے سامان لیا  
میں آپ کو بس وہاں تک پہنچاؤ گا۔۔۔ جہاں سر ہیں۔۔۔ اس کے بعد میں آپ کو نہیں  
جانتا "وہ سرد مہری سے بولا

زیمیل کی آنکھیں نہیں اٹھ رہیں تھیں وہ بھی۔۔۔ اس سے خفا تھا۔۔۔  
صاف واضح تھا



وہ اسے : ♥♥♥♥♥♥♥♥ [10/23, 9:32 PM] S

لے کر۔۔۔ اس جگہ تک پہنچا تھا جہاں سالار موجود تھا زین کا میسج اسنے  
 اگنور کر دیا تھا کیونکہ اس دوران زین نے اس سے ہزار بار رابطہ کرنے کی  
 کوشش کی تھی مگر سالار کی طرف سے۔۔۔ ہر چیز پر پابندی تھی تبھی اسنے نہ  
 چاہ کر بھی کوئی جواب دیا تھا نہ ہی کچھ کہا تھا مگر جب عارض کی بھی وہی میل  
 آئی تو اسے سنجیدہ لگی تھی یہ بات اور وہ بس چیک کرنے کے لیے یہاں پہنچا  
 تھا کہ آیا وہ دونوں سچ کہہ رہے ہیں اور جب سامنے زینل کو دیکھا تو اسے  
 غصہ آیا کہ وہ یہاں اکیلی کیوں آگئی  
 لیں یہ اسکا معاملہ نہیں تھا تبھی اسنے بس اتنی فیور کر دی تھی کہ جہاں سالار  
 موجود تھا انجان بن کر وہاں چھوڑ دیتا اور اسپر واضح ہی نہ کرتا کہ وہ پہلے سے  
 جانتا ہے

زیمیل اتنے بڑے شہر کی رنگینیوں کو دیکھنے کے بجائے اپنی انگلیاں چٹخا رہی تھی جبکہ۔۔ فیروز کچھ کچھ دیر بعد اسکے کنفیوز چہرے پر نگاہ ڈال لیتا۔۔ اور گاڑی کی سپیڈ بڑھا کر وہ وہاں تک پہنچنا چاہتا تھا جبکہ اسے سالار نے اپنے ارد گرد اتنا گھیر لیا تھا کہ اسے سر جھکانے کی فرصت نہیں ملتی تھی۔۔۔

اب بھی چار دن بعد اسکا کنسرٹ تھا جبکہ اس وقت وہ۔۔ ایک ہوٹل میں تھا۔۔ جہاں اسکی ضروری میٹینگ تھی۔۔ اور اسکے بعد کچھ دیر ہینگ آؤٹ کرنے کے بعد وہ۔۔ واپسی۔۔ اپنے گھر جاتا۔۔۔ جو کہ اسنے یہاں سال پہلے ہی خریدا تھا۔۔ اور بے حد خوبصورت منشن تھا۔۔۔ فیروز نے سارے راستے میں ایک منٹ کے لیے اس سے بات نہیں کی تھی سال بعد اسے اس بات کا خیال آیا تھا۔۔۔ وہ بیوقوف تھی بزدل تھی۔۔ ڈر پھوک تھی یہ اور بھی جو جو خطاب اسے دیے جاسکتے تھے وہ سب تھی اسے محبت کرنے کا ڈھنگ نہیں آتا تھا۔۔ اور فیروز کے لیے سب سے اہم سالار

تھا۔۔ اور اسکے بعد اس سے ریلیٹ کرتے رشتے تبھی اسنے گاڑی ایک ہوٹل کے آگے روکی۔۔

زمیل لوگوں کا رش دیکھ کر گھبرا گئی۔۔

آپ اتر سکتی ہیں گاڑی سے۔۔ یہاں۔۔۔ سے سر۔۔ اب سے گھنٹے بعد

گزریں گے۔۔ باقی آپ جانتی ہیں کہ آپ یہاں کیا کرنے آئی ہیں "وہ

سر دلچے میں بولا اور۔۔ دروازہ کھولنے لگا

مگر یہاں بہت لوگ ہیں وہ میری طرف کیسے دیکھیں گے۔۔۔ "زمیل

گھبرا رہی تھی اور گھبراہٹ کے مارے اب اسکی آنکھوں میں نمی سی بھرنے

لگی تھی۔۔ تھی۔۔۔

میم میں نہیں جانتا کچھ۔۔۔ آپ بہتر جانتی ہیں آپ خود آئی ہیں یہاں "

اسنے دوبارہ کہا

پلیز آپ ایسا نہ کریں آپ نے ہمیشہ بھائیوں والا انداز رکھا ہے میری بہت

غلطیاں ہیں مگر۔۔۔۔ ایسا مت کریں۔۔۔ میری مدد کریں۔۔۔ سالار

تک پہنچنے میں کیا آپ نہیں چاہتے کہ وہ ایک بار پھر خوشیوں کی طرف لوٹیں  
یہ وہ سب رشتے جو انکے منتظر ہیں جن کے بنا وہ نہیں رہ سکتے یہ وہ لوگ انکے  
بنا نہیں رہ سکتے "زیمیل بھیگے لہجے میں آہستہ آہستہ بولتی رہی۔۔۔  
فیروز اسکو سن رہا تھا۔۔۔۔

آپ پلیز میری مدد کریں "زیمیل نے بلا آخر آنسو صاف کر کے بے بسی سے  
کہا کہ وہ۔۔۔ یہاں۔۔۔ کیسے۔۔۔ سامان کے ساتھ اڈجیسٹ کرے گی۔۔۔  
فیروز جانتا تھا یہاں مدد کر کے وہاں اپنی موت بلائے گا مگر حقیقت تو یہ تھی  
وہ خود چاہتا تھا کہ سالار اپنے زندگی اور اپنوں میں لوٹے۔۔۔۔۔  
اسنے گھیری سانس بھری

میں آپکا سامان لے جاؤں گا۔۔۔ مگر آپ کو اترنا یہیں پر ہے۔۔۔" وہ بولا

زیمیل اس فیور پر۔۔۔۔۔ شکریہ بھی نہ ادا کر سکی اسے۔۔۔ تو اسنے پھر مشکل  
میں ڈال دیا تھا مگر ہر جگہ حلواتو نہیں ملتا اور اسے اندازا ہو گیا تھا سالار اسکے

لیے سب کچھ کر سکتا تھا مگر سب سب کچھ نہیں اور وہ دکھے دل سے سوچ  
چکی تھی آپ

ایک بار وہ مان جائے وہ سب کی شکایتیں لگائے گی اسے۔۔۔۔۔  
فیروز یوں ہی سپاٹ چہرے سے بیٹھا رہا تو وہ۔۔۔۔۔ جھجھکتی گھبراتی۔۔۔۔۔ گاڑی  
سے باہر نکلی اور اسنے۔۔۔۔۔ فیروز کی جانب ابھی پلٹ کر بھی نہیں دیکھا تھا کہ  
فیروز گاڑی زن سے بھگالے گیا

۔۔۔۔۔  
زیمیل کی آنکھ سے آنسو گیرہ۔۔۔۔۔ جسے اسنے ہمت کر کے صاف کیا۔۔۔۔۔  
زیمیل تمھیں مضبوط بننا ہے "دل میں خود کو کہا۔۔۔۔۔  
اور پھر بھی وہ ڈر رہی تھی  
ہاں لوگ بہت مختلف تھے۔۔۔۔۔

اسنے۔۔۔۔۔ بالوں کی لٹوں کو کانوں کے پیچھے کیا اور ان لوگوں کے رش میں  
میں کھڑی اسکا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔۔ وہ نہیں جانتی تھی اسکی نظر اسپر پڑی

گی یہ نہیں۔۔۔ پڑگی تو۔۔۔ شاید منہ موڑ کر چلا جائے مگر نہیں ایسا تو نہیں تھا یہ  
شاید

وہ بہت۔۔۔ منتشر ہو چکی تھی آگے کیا ہونا تھا وہ نہیں جانتی تھی

-----

ایک ڈیڈ گھنٹے کے طویل انتظار کے بعد لوگوں کا شور ایک دم چمیر فل چمنوں  
میں بدل گیا۔۔۔۔۔

وہ باہر آ گیا تھا۔۔۔۔۔

ریڈ جیکٹ وائٹ شرٹ اور بلیک پینٹ میں۔۔۔ اسنے باہر نکلتے ہی اپنے سر کو  
ہڈی سے کور کیا۔۔۔۔۔

جبکہ لوگوں کے چیختے چلاتے جوش دیکھاتی تعداد پر ایک نگاہ بس گھمائی تھی  
اور اسکے بعد اسنے اپنا چہرہ ماکس سے چھپا لیا۔۔۔۔۔

اور وہ اپنے گینز کو ہاتھ ہلانے لگا۔۔۔ تبھی فیروز اس بھیڑ کو چرتا۔۔ اندر داخل ہوا۔۔۔

فلش لائٹس اسپر پر رہیں تھیں۔۔۔ زمیل بہت دور کھڑی تھی۔۔ نگاہ سکت رہ گئی۔

وہ قیمتی تھا۔۔۔۔ پہلے بھی مگر اب تو جیسے۔۔۔۔

اسکی کامیابی کو پر لگ گئے تھے۔۔۔۔۔

بے پناہ خوبصورت وجاہت سے بھرپور کہ لوگ سارے بھیڑ توڑ کر اس تک پہنچ جانے کو بے چین تھے۔۔۔۔

اور پھر وہ ان لوگوں کو ہاتھ دیو کر رہا تھا۔۔۔

فیروز کے آنے پر وہ آگے چلنے لگا اور۔۔۔ فیروز اس کے پیچھے پیچھے

اسکی گاڑی تک کے راستے میں چمیر لگے تھے اس کے گارڈز۔۔۔۔ اس کے مینجرز

کی تعداد بڑھ گئی تھی۔۔۔ سب اسے پروٹیکٹ کر رہے تھے۔۔۔ گاڑی تک

پہنچا رہے تھے۔۔۔

جبکہ وہ راستے میں سے گزر کر گاڑی کی جانب جانے لگا۔

زیمیل۔۔۔ کے وجود میں حرکت آئی تھی۔

سالار "لب پھر پھر پھر ائے

مگر اتنا کافی نہیں تھا وہ اتنا قریب نہیں تھا کہ بے آواز آہٹ بھی سن لیتا بلکہ

اتنادور تھا وہ۔۔ چلاتی بھی تب بھی آواز اس تک نہ پہنچتی۔۔۔

سالار "زیمیل نے بلند آواز میں پکارا اور بھگتی ہوئی۔۔۔ اسکی گاڑی کے

راستے میں کھڑے لوگوں کے پیچھے سے ہاتھ ہلانے لگی

شاید وہ اسے دیکھ لے

سالار "وہ پھر سے بولی تھی مگر وہ گاڑی کا دروازہ کھلنے پر اس سے پہلے اندر

بیٹھتا زیمیل نے پوری طاقت لگا کر۔۔۔۔ اسکا نام لیا تھا۔۔۔ باقی سب

سر پلینز آٹو گراف پلینز پیچر یہ سب کہہ رہے تھے وہ بھی انگلش میں اور اس

بیچ میں ایک چیخ نما آواز اسکے نام کی پکار پر اٹھی۔۔۔۔

وہ جو ایک قدم اندر رکھ چکا تھا۔۔۔ اسنے گاڑی کی اوٹ سے۔۔۔۔



سر نکال کر باہر لوگوں کی طرف دیکھا  
سالار "وہ پھر سے چیختی ہاتھ ہلانے لگی۔۔۔  
لوگوں کو اس نے دور ہٹایا تھا اور آگے آگئی۔۔  
سالار سامنے مشقت میں کھڑی۔۔ چیختی ہاتھ ہلاتی زیمیل کو دیکھ چکا تھا۔۔۔  
اس نے جھٹکا کھا کر فیروز کی طرف دیکھا جو سر جھکا گیا۔۔۔  
اسکی ماتھیں کی رگیں تن گئی۔۔۔  
وہ جیسے رک گیا تھا۔۔۔ زیمیل دیکھ نہیں سکی تھی وہ اسے دیکھ چکا ہے۔۔۔  
وہ اب بھی اسکی نظروں میں آنے کی تگ و دو میں تھی۔  
سالار نے فیروز کی جانب دیکھا انداز ایسا تھا کہ کاٹ کر ابھی کھا جائے گا

فیروز کچھ نہیں بول سکا۔۔۔

صحیحی سلامت واپس پہنچا تو دو "اسنے فیروز کو آرڈر زد دے اور۔۔ خود گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔

سالار "ایک بار پھر سے اسکی چیخ نما آواز آئی تھی۔۔ وہ جیسے الجھن میں آ گیا

---

فیروز گاڑی میں سوار ہوتا۔۔ کہ سالار نے بھڑک کر اسکی طرف دیکھا۔۔  
جسٹ گیٹ آؤٹ پر وٹیکٹ ہر فرسٹ "وہ پانی کی بوتل اسپر پھینکتا بولا۔۔  
فیروز نے سر ہلایا۔۔ سالار نے ضبط اور غصے سے مٹھیاں بند کر لیں

----

جبکہ فیروز باہر بھاگا۔۔۔ اور سالار نے ڈرائیور کو گاڑی چلانے کا حکم دیا

-----

وہ چلا گیا تھا وہ ان لاکھوں لوگوں کی آوازوں میں اسکی پکار نہیں سن سکا تھا وہ  
واقعی بہت قیمتی اور بڑا ہو گیا تھا اس تک رسائی کتنی مشکل ہو گئی تھی

وہ آنکھوں میں آنسو بھرے اسکو دیکھنے لگی تبھی فیروز نے اسے پکارہ۔۔۔  
 چلیں آپکو واپسی کی ٹکٹ کرادیتا ہوں "فیروز نے کہا۔۔  
 زیمیل کا گلا خشک ہو رہا تھا اور اچانک جیسے غصے سے اسکا دماغ بھن گیا۔۔۔  
 دماغ ٹھیک ہے تمہارا۔۔۔ میں یہاں تک آکر انھیں لیے بنا واپس جاؤں  
 گی۔۔۔۔۔ "وہ جس طرح بولی تھی فیروز شاکڈا سکیطرف دیکھنے لگا۔۔۔  
 میں بیوی ہوں انکی اور میں آرڈر دیتی ہوں آپکو۔۔۔ مجھے ان تک پہنچائیں  
 ورنہ۔۔۔ ورنہ میں۔۔۔ میں اسی شہر میں پھیرتی رہو گی واپس نہیں جاو گی  
 "وہ سرخ ناک سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتی بولی  
 میم۔۔۔۔۔ سر بے حد غصہ ہوں گے "فیروز نے کہا  
 ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ میں یہی روڈ پر بیٹھ جاتی ہوں "وہ بولی اور۔۔۔ چلتی ٹریفک  
 کیطرف جاتی کہ۔۔۔ فیروز نے اسے روک لیا۔۔۔۔  
 چلیں "وہ بولا۔۔۔ زیمیل خوشی سے پھٹنے والی ہو گی جلدی سے اسکے ساتھ  
 گاڑی میں سوار ہو گی۔۔۔۔

جیکٹ اتار کر اسنے۔۔۔۔۔ صوفے پر پھینکی پورا منشن جگمگا رہا تھا۔۔۔۔۔ اور  
شرٹ کے اوپری دو بٹن کھول لیے

اسنے فیروز کو کال ملائی۔۔۔۔۔  
جس نے پہلی بیل پر پیک کی۔۔۔۔۔  
کہاں ہو تم "وہ پوچھنے لگا۔۔۔۔۔  
جی سروہیں جہاں آپ نے بھیجا تھا "وہ بولا۔۔۔۔۔ تو سالار کو لگا کہ جیسا اسنے کہا  
تھا وہ اسے واپسی۔۔۔۔۔ فلائٹ میں بیٹھا رہا ہو گا۔۔۔۔۔ ایک تلخ مسکراہٹ نے  
لبوں کو چھوا اور وہ۔۔۔۔۔ اٹھ کر روم میں آ گیا۔۔۔۔۔  
اسنے اپنا ڈریس چینج کیا۔۔۔۔۔ جینز پر سفید شرٹ ڈالی۔۔۔۔۔

اور اسپر۔۔۔ سو فٹ جرسی پہن کر اسے منشن میں لگے ہیٹرز اون کر لیے  
منشن میں ایک بھی ملازم نہیں تھا۔۔۔ وہ خاموشی سے اپنے لیے کافی بنانے  
لگا۔۔۔

اور ساتھ ساتھ کچھ کھانے کے لیے بھی اسے چیزیں نکال لیں۔۔۔  
وہ یہاں اکیلا ہوتا تھا شاید خود پر ثابت کرنے کے لیے کہ وہ کتنا اکیلا ہے۔۔۔  
سال گزر گیا تھا اسے اپنوں سے دور ہوئے۔۔۔ خیر اب تو یہ اپنے لفظ بھی  
کافی انجان سا لگتا ہے  
کون اپنا ہے کون پرایا۔۔۔ معلوم نہیں تکلیف تو یہ تھی اس پختہ شعور کی عمر  
میں اسے یہ زخم پتہ چلا تھا کہ وہ کس قدر غریب ضروری تھا۔۔۔  
کسی نے بیچ دیا کسی نے خرید لیا کسی نے اپنا سوچا کسی نے پیسے کا سوچا۔۔۔  
ایک بار پھر ساری تلخ یادیں جن سے وہ روز بھاگنے کی کوشش کرتا تھا اسکے  
ارد گرد آکھڑی ہوئیں تھیں۔۔۔

اسے مرتضیٰ سے بے حد محبت تھی اپنی ماں سے۔۔ اپنے بھائیوں سے ان سے جڑے ہر رشتے سے۔۔۔

مگر جو محبت دماغ پر جنون بن کر سوار ہونے لگی تھی وہ زیمیل کی تھی۔۔۔۔۔  
اسکے چہرے سے تھی۔۔۔ آج وہ پھر سال پیچھے جا کھڑا ہوا تھا اسکا چہرہ دیکھ کر

۔۔۔۔۔

سال بعد اسے خیال آیا اسکے پاس آنے کا۔۔۔ اور وہ جا بھی چکی ہوگی

۔۔۔۔۔

اسنے سر جھٹکا خود کو بہت مشکل سے رہائی دی تھی۔۔ اسکا سیل فون بجنے لگا  
۔۔۔ اسنے کال پیک کی

یس "وہ بولا۔۔۔۔۔

ایک بات بتا دو بس کب انا ونس کرو گے شادی کے بارے میں "وہ غصے سے  
اب تو پوچھ رہی تھی۔۔۔۔۔

سون "بس اتنا کہ اور کافی کماگ لے کر وہ پیچھے لون کی طرف آگیا۔۔۔ ٹھنڈ  
ایسی تھی کہ ٹھیڑا دے۔۔۔ اسنے اوور کوٹ پہنا مناسب سمجھا جس میں وہ  
اور بھی وجاہیہ لگ رہا تھا۔۔۔ اسکے گارڈز باہر تھے۔۔۔ ایک طرف آگ کا  
الاؤ جلا یا ہوا تھا۔۔۔ وہ اس آگ کی لٹوں کو دیکھتا اسکی بات سن رہا تھا۔۔۔  
سالار اگر تمہیں پرو بلم تھی تو تم میری آفر ایکسیپٹ نہیں کرتے " لڑکی  
سنجیدگی سے بولی۔۔۔

اپنی شادی کا ذکر اسنے کہیں نہیں کیا تھا۔۔۔ اور اولیو یا جو رڈن اسکی لیڈ  
ہیروئن رہی تھی اس مووی میں جو سارے ریکارڈ توڑ گئی تھی اور اسے سالار  
بہت پسند آگیا تھا۔۔۔ اسنے تین مہینے پہلے اسے خود پر پوز کیا جو خوبصورت  
تھی۔۔۔ سالار نے بنا کچھ کہے وہ پر پوز ل ایکسیپٹ کر لیا تھا۔۔۔  
اور اب وہ دنیا کے سامنے اس بات کو واضح کروانا چاہتی تھی۔۔۔ اکثر وہ  
راتوں میں سالار کے بے حد نزدیک آئی۔۔۔۔۔

اسے بہکانے کی کوشش کی خیر یہ سب انکے لیے عام تھا

وہ بھی کوئی لحاظ نہیں رکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ ان سوچوں سے بھاگ جانا چاہتا تھا  
جو اسکے دماغ پر ہر پل افیت کی طرح سوار رہتی تھی۔۔۔ مگر جب اس نے  
اسکی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔۔ اسکے چہرے میں زیمیل کا چہرہ دیکھائی دینے لگا  
۔۔۔ اور وہ۔۔۔ کچھ بھی نہیں کر پاتا۔۔۔ بس سرخ نظروں سے اسے دیکھتا رہ  
جاتا۔۔۔

اولیو یا کو اسکی یہ ہی ادا پسند آئی تھی اب تک اس نے اسے چھوا نہیں تھا۔۔۔  
میں بعد میں بات کرتا ہوں "سالار نے فون بند کر دیا۔۔۔  
اور آنکھیں موند کر سر چسیر کے پیچھے ڈال دیا۔۔۔  
کافی تکلیف دہ ہے خود کو خود ہی سنبھلنا۔۔۔  
مگر حقیقت ہے آپ کو خود سے زیادہ کوئی سنبھال نہیں سکتا۔۔۔۔۔

-----



فیروز اسے فرنٹ ڈور سے نہیں لایا تھا وہ بیک ڈور سے گھر میں داخل وہی گھر کو حیرانگی سے دیکھنے لگی یہ بے حد خوبصورت اور قیمتی تھا بلکل اسکی طرح اب میں چلتا ہوں "فیروز جلدی فرار ہونا چاہتا تھا۔۔

وہ انکاروم کہاں ہے "اسنے پوچھا۔۔ فیروز نے اوپر اشارہ کر دیا۔۔

زیمیل نے مسکرا کر سر ہلایا۔۔ اور فیروز باہر نکل گیا

باہر کی نسبت یہاں بہت اچھا موسم تھا وہ تو باہر کلفی ہی بن جاتی۔۔۔ گھر دیکھنے میں اسے احساس ہوا سالار کہاں ہے۔۔۔

اسنے سوچا شاید روم میں ہو۔۔۔ اب کڑا وقت تھا۔۔ دل سنبھالتی۔۔۔ وہ اوپر فیروز کے بتائے گئے کمرے میں آگئی۔۔۔

دروازہ کو کھولا تو کمرہ خالی تھا کچھ سانس بھال ہوئی پہلے بھی وہ اسکی موجودگی سے گھبرا اٹھتی تھی اب تو۔۔۔

وہ کانپ رہی تھی وہ جلدی سے اسی کمرے میں آگئی وہاں سالار ہی سالار تھا۔۔۔ جدھر نظر اٹھتی وہاں وہ تھا۔۔ کہیں مسکراتا کہیں سنجیدہ کہیں رنگوں

میں کہیں بلیک اور وائٹ کہیں کسی لڑکی کے ساتھ کہیں آوار ڈ لیتے ہوئے  
 -- کہیں کسی کو آوار ڈ دیتے ہوئے کہیں سپیچ کرتے ہوئے  
 کہیں گانا گاتے ہوئے -- کہیں کنسرٹ میں --- اچھلتے ہوئے ---  
 ہر طرف تھا وہ ----

زیمیل خود کو بے حد کمزور محسوس کر رہی تھی ساری طاقتیں جواب دے  
 گئیں تھیں ---

اچانک اسے باہر آہٹ محسوس ہوئی کیا وہ سالار ہوگا  
 وہ اسے دیکھنے کے لیے بے تاب تھی مگر اس طرح ڈر رہی تھی جیسے -- غلط  
 ٹیسٹ کر کے بچہ اپنی ٹیچر سے خوفزدہ ہوتا ہے ---  
 دروازے کے ناب گھومی -- وہ اندر داخل ہوا -- سر جھکا ہوا تھا -- اور  
 ہاتھ میں کافی کا بھانپ اڑاتا کپ تھا -- پوری توجہ موبائل پر تھی وہ اندر آگیا  
 --- یہ جانے بنا کہ اسکے کمرے میں کوئی اور وجود بھی ہے -- اسنے کافی  
 کا کپ ٹیبل پر رکھا اور نگاہ سیدھا زیمیل سے جا ملی ---



وہ دوبار گالیاں دے کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اندر داخل ہوا۔  
سالار "بھگے بھگے لہجے میں زیمیل پکارتی اسکے نزدیک جانے لگی۔۔۔  
وہی رک جاؤ وہیں۔۔ وہیں رکو۔" وہ اتنے دنوں بعد بولا تھا اس سے بولنے کا  
انداز ہی بدل گیا تھا۔۔۔۔  
زیمیل رک گئی۔۔۔۔

جسٹ گیٹ آؤٹ "اسنے وہی سے اسے باہر نکلنے کا اشارہ کیا  
زیمیل نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔

آئی سیڈ گیٹ آؤٹ "وہ واس اٹھا کر زمین پر پٹختے چیخا  
وہ واس شکل سے ہی کافی مہنگا لگ رہا تھا۔۔۔

سالار اپنے آپے میں دیکھائی نہیں دے رہا تھا  
زیمیل نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا اسکا یہ رخ بھی ہے جو اسے دیکھنا ہے  
ہمیشہ۔۔۔ اسے شرارتی انداز میں ہی دیکھا تھا۔۔۔۔۔  
زیمیل نے آنسو صاف کیے۔۔۔۔

میں۔۔ نہیں جاؤں گی "وہ بولی۔۔ اور اسکے نزدیک جانے لگی۔۔ سالار  
 آگ اگلتی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا۔۔  
 زیمیل یہاں تک کے اس کے بے حد نزدیک آگئی۔۔۔  
 اور اسکے چہرے پر ہاتھ رکھا۔۔  
 نہ جانے کیسے۔۔ وہ ایسا کرنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔  
 مگر پھر بھی زیمیل کا ہاتھ اپنے چہرے پر سے جھٹک کر۔۔ اسنے اسکے منہ پر  
 کھینچ کر تھپڑ دے مارا۔۔۔۔  
 زیمیل ایک دم زمین پر جا گیری۔۔۔۔  
 یہ سب غیر ارادی ہوا تھا۔۔ وہ بالکل ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ وہ اس وقت  
 بے حد بھڑک رہا تھا۔ اسے اسکے سامنے نہیں ہونا چاہیے تھا یہ تھپڑ فیروز  
 کے منہ پر لگتا تو شاید وہ نارمل ہوتا اسکی کوئی بات سن بھی لیتا۔۔  
 زیمیل نے سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا وہ مٹھیاں بھینچتا کھڑا تھا ماتھے کی  
 رگیں ہلکی ہوئیں تھیں۔۔۔

جبکہ ہاتھ کی رگیں بھی پھول رہی تھی  
زیمیل کی ناک سے خون نکلنے لگا۔۔۔ اسے لگا اسکا۔۔۔ وہ حصہ سن ہو گیا ہے  
اسے کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی اس کان سے جبکہ ناک سے خون  
بہتا۔۔۔ اسکی گال سے ہوتا گردن کی طرف جانے لگا۔۔۔  
وہ سالار کا ہاتھ پکڑ کر دونوں ہاتھوں میں کانپتی اٹھی۔۔۔  
وہ چونکہ دودن سے وہ۔۔۔ کچھ ٹھوس غذا نہیں لے رہی تھی اسکا چہرہ دیکھتے  
دیکھتے۔۔۔ اسنے ایک سسکی بھری تھی۔۔۔ اور وہ جھول کر۔۔۔ نیچے گرتی کہ  
سالار نے جلدی سے اسے پکڑ لیا  
زیمیل کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں  
زیمیل "وہ بولا۔۔۔ اسکا گال تھپتھپایا۔۔۔  
مگر وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔  
وہ مزید غصے سے آگ بگولہ ہوا مگر یہ غصہ فیروز پر تھا

اسکی : ❖❖❖❖❖❖ S [10/23, 9:33 PM]

آنکھ کھلی تو۔۔۔ تھکی تھکی سی آنکھوں میں ایک دم سالار کے لیے تلاش شروع ہو گئی۔۔۔

اسنے سر گھما کر دیکھا اسکے ہاتھ پر ڈریپ لگی تھی۔۔۔

مگر پورے کمرے میں کوئی نہیں تھا۔۔۔

اسنے اٹھنے کی کوشش کی۔۔۔

اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔

کمرے کو اب غور سے دیکھا تھا۔ کمرہ بے حد خوبصورت تھا

مگر وہ تو تب خوبصورت لگتا جب اس کمرے کا مالک اس سے راضی ہو جاتا

۔۔۔

تبھی دروازہ بجا

۔۔ اسے لگا وہ آگیا۔۔ بے تابی سے آنکھوں کو دروازے پر لگا دیا۔۔ اس

بھری آنکھیں۔۔۔

مگر دروازہ کھلا تو کوئی ملازمہ تھی۔۔ ہاں اسکا یونیفارم تھا جس سے پتہ چل رہا تھا وہ ملازمہ ہے ورنہ وہ بہت پیاری تھی زیمیل نے اسے کن انکھیوں سے دیکھا

جب وہ آئی تھی تب تو یہاں کوئی نہیں تھا پھر یہ اچانک کہاں سے آئی وہ اس لڑکی کو غور سے دیکھنے لگی جو کہ مختلف کھانوں سے سچی ٹرائی گھسیٹ کر اندر آگئی۔۔۔۔

اسنے مسکرا کر زیمیل کو گریٹ کیا۔۔۔۔  
زیمیل ایک پل کو ساکت رہ گئی وہ واقعی بہت خوبصورت تھی اگر تو وہ سالار کی ملازمہ تھی۔۔۔ تو مان جانے کے بعد اس بات پر جنگ ہونے والی تھی۔۔۔۔

وہ لڑکی اسکے آگے ایک چھوٹی سی سنگل ٹیبل ٹائپ سٹول رکھ چکی تھی۔۔۔ جو گرے کلر کا بہت خوبصورت تھا۔۔۔



سر کہہ کر گئے تھے آپ کو کھانا کھلا دوں ویسے تو میں یہاں نہیں آتی  
 ---- مگر جب جب --- کوئی خاص مہمان آتا ہے تب سر بلا لیتے ہیں  
 "

کون خاص مہمان "وہ ایک دم بولی  
 لڑکی نے اسکی بے تابی پر حیرانگی سے دیکھا  
 جیسے اولیو یا میم خاص کر جب وہ آتی ہیں تب سر مجھے بلا لیتے ہیں --- مگر سر  
 یہاں نہیں ہوتے --- وہ اکثر سر سے بحث کرتی ہیں --- کہ جب وہ آتی  
 ہیں تو سر --- کا کام بڑھ جاتا ہے بس یہ ہی خیر آپ کیوں پوچھ رہی ہیں "  
 وہ اسکی پلیٹ میں کھانا نکالتی بولی ---

کیونکہ میں اسی سر کی بیوی ہوں "غصے سے --- سرخ ہوتی وہ بولی ---  
 جی "وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی --- گویا شا کڈ ہو گئی ---  
 زبیل البتہ مطمئن سی دیکھی تھی

جی ہاں۔۔۔ اور تقریباً دو سال سے شادی شدہ ہیں وہ۔۔ اور میں ہی انکی بیوی ہوں "وہ جتاگی۔۔۔۔

جبکہ وہ لڑکی سر ہلاگی۔۔۔

یہ اولیو یا کون ہے "زیمیل نے کھانا دیکھے بنا۔۔ پوچھا۔۔۔ کوئی نہیں میم "وہ لڑکی سنبھل گئی۔۔

سچ بتاؤ مجھے "وہ بضد ہوئی۔۔۔

وہ اکیچلی۔۔۔ یہ بات آپ سر سے پوچھ لیجیے گا "اس لڑکی نے صاف انکار کیا اور زیمیل اسکو گھور کر رہ گئی۔۔۔۔

مجھے نہیں کھانا "اسنے کہا۔۔

میم آپکی ڈریپ بھی ختم ہو گئی ہے میں یہ ہٹا دیتی ہوں پھر آپ کھانا کھالیں " وہ بولی

نہیں پہلے سالار کو بلا دو پلیز "وہ ادا سی سے بولی۔۔۔

تو وہ لڑکی مسکرا دی

میم سر باہر گئے ہیں ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی وہ آتے ہوں گے " وہ کہہ کر  
اسکی ڈریپ اترانے لگی۔۔۔

زیمیل نے سر ہلادیا۔۔۔

اسنے اسکو فرسٹ ایڈ کیا

اب آپ کچھ کھالیں " وہ بولی۔۔۔ تو زیمیل نے سر نفی میں ہلادیا۔۔۔

میں انھیں کے ساتھ کھاؤ گی " زیمیل نے جیسے طے کر لیا تھا۔۔۔

اس لڑکی نے زیادہ فورس نہیں کیا۔۔۔

اور اسکے پاس سے جانے لگی۔۔۔۔۔

پلیز بتادو اولیو یا کون ہے " زیمیل کے دماغ میں ایک ہی بات ٹھہر گئی تھی۔۔۔

وہ لڑکی چپ ہو گی۔۔۔

" آپ نیٹ پر سرچ کر لیں

زیمیل کو اب غصہ آنے لگا۔۔

میں انکی بیوی ہوں اور میں آرڈر دے رہی ہوں تم مجھے سب بتاؤ "وہ غصے سے ہی۔۔۔ سردی الگ رہی تھی۔۔۔ اوپر سے یہ لڑکی جلا رہی تھی جبکہ کھانا دیکھا کرتو بھوک نے بھی انگڑائی لے لی تھی۔۔۔

اولیویا۔۔۔ میم سے جلد ہی سر شادی کرنے والے ہیں۔۔۔ میں نہیں جانتی اب۔۔۔ کیوں یا کیسے بس اتنا جانتی ہوں میم نے۔۔۔ خود سر "کوپر پوز کیا تھا اور سر نے ایکسیپٹ کر لیا تھا  
زیمیل پر بجلیاں گیرا کروہ۔۔۔ آرام سے کھڑی ہو گئی۔۔۔  
زیمیل کا دماغ آگ بگولہ سا ہو گیا۔۔۔  
میں تمہارے سر کا دماغ سیٹ کر دوں گی اچھے سے "۔۔۔ وہ بھڑک کر بولی

جبکہ وہ لڑکی باہر چلی گئی۔۔۔۔۔  
زیمیل پیچھے تپ رہی تھی۔۔۔۔۔ کیسے وہ کسی بھی آنگریزی سے شادی کر سکتا تھا۔۔۔۔۔ یہ کیا طریقہ تھا بھلہ۔۔۔۔۔

ہاں اس سے غلطی ہوئی تھی اور وہ بہت غلطیاں کر دیتی تھی مگر کسی اور سے شادی۔۔۔ تو نہیں کرنی چاہیئے تھی۔۔۔

اسکی آنکھیں بھیگ گئی وہ اسکی منتظر تھی اپنے اوپر سے بلنکیٹ اتار کر اسنے ایک طرف رکھا۔۔۔ اور جلتی بجھتی اٹھی۔۔۔

جبکہ جاتے جاتے نظر تکیے پر گئی۔۔۔

سالار "اسنے تکیے کو زور زور سے مکے مارے۔۔۔۔۔"

میں کسی اور کا نہیں ہونے دوں گی آپ کو "وہ گھور کر تکیے کو بولی۔۔ اور۔۔ تکیہ وہیں پھینک کر نیچے آگئی

نیچے کوئی نہیں تھا سوائے اس لڑکی کے جو کچن میں کچھ کر رہی تھی۔۔

"کتنی بار آئی ہیں وہ یہاں اور سالار کہاں ہوتے تھے

وہ جیسلس بیویوں کی طرح سوال کر رہی تھی۔۔

جی بہت بار۔۔۔ اور اس بار چار مہینے سے نہیں آئیں۔۔ مجھے سرنے آج چار  
ماہ بعد کال کی تھی۔۔ ورنہ۔۔۔ چھ سات مہینے تو۔۔۔ وہ۔۔۔ تقریباً۔۔۔  
ہی یہیں ہوتی تھی۔۔۔

زیمیل نے گھیرہ سانس بھرا یہ سب جان کر بہت مشکل تھا۔۔۔  
سالار بھی اسکے ساتھ ہوتے تھے "وہ چبھتی نظروں سے اسے دیکھنے لگی  
۔۔۔۔

جی نہیں جب وہ ہوتی تھی تو فیروز سر بھی یہیں روکتے تھے اور میں بھی۔۔۔  
اور سر تو زیادہ تر اپنے روم میں یہ کام میں ہوتے تھے۔

ہاں سرنے جب فلم بنائی تھی انکے ساتھ تب۔۔۔ انکے ساتھ بھی ہوتے  
"تھے زیادہ تر سیٹ پر۔۔۔ گھر نہیں آتے تھے تب

ہمم ٹھیک ٹھیک "وہ غصے سے بولی۔۔ اور صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔  
کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد جب وہ لڑکی بھی نہیں گئی تو۔۔۔

زیمیل نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

"تم نے کب جانا ہے  
جی میم میں جا رہی ہوں۔۔۔  
وہ لڑکی اپنی ہنسی روک کر۔۔۔ اپنا سامان سمیٹ کر اٹھ گئی۔۔۔  
ویسے تمہیں لگتا نہیں تھا اردو آتی ہو گی" زیمیل نے کہا تو وہ مسکرا دی۔۔  
سرنے ہی سکھائی تھی۔۔۔  
زیمیل ایک دم جھٹکے سے مڑی جبکہ وہ لڑکی دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔۔  
اس وقت وہ سہی معنوں میں جل کر راکھ ہو چکی تھی۔۔۔  
وہ سال بھر افیت کا شکار رہی اور یہاں۔۔۔ گلچھرے اڑا رہے تھے۔۔۔  
اسنے۔۔۔ منہ بسور لیا۔۔۔  
کچھ دیر مزید وہ یوں ہی گھردیکھتی انتظار کرتی رہی مگر سالار واپس نہیں آیا  
اسنے گلاس وال سے باہر دیکھا۔۔۔  
سردرات اتر آئی تھی۔۔۔  
وہ اپنا اور سالار کا نام دھند زدہ شیشے پر لکھ کر مسکرائی۔۔

تبھی پیچھے سے۔۔۔ دروازہ کھلا اور وہ ہاتھ رگڑتا اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔  
زیمیل فوراً مڑی تھی۔۔۔ سالار اسے دیکھ چکا تھا۔۔۔ اسنے نظر پھیر لی اور کوٹ  
اتار بالوں میں ہاتھ پھیرا اور۔۔۔ ہیٹر تیز کر دیا  
باہر اتنی سردی تھی اسے لگا وہ کلفی بن جائے گا۔۔۔ تبھی اسنے ایسا کیا اور  
اوپن کچن میں آگیا  
جہاں اسنے باولز کھول کر دیکھے کچھ کھانے کے لیے۔۔۔ زیمیل اسکے نزدیک  
آگئی۔۔۔۔۔  
سالار۔۔۔ خود سے۔۔۔ کافی بنا رہا تھا۔۔۔  
تم نے کچھ کھایا ہے "وہ بولا۔۔۔  
زیمیل کا دل ایک دم ڈوب کر ابھرا تھا۔۔۔۔۔  
اسے بالکل امید نہیں تھی وہ بولے گا اس سے۔۔۔۔۔  
سالار نے مڑ کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔ وہ آنکھیں کھولے  
۔۔۔ بنا حرکت کے کھڑی تھی۔۔۔۔۔



آنکھوں میں صاف واضح تھا کہ اسے امید نہیں تھی اسکے بولنے کی۔۔۔  
سالار نے دوسرا کپ بھی اٹھایا اور اسکے لیے چاکلیٹ کافی بنانے لگا۔۔۔۔  
تمہیں فیور تھا۔۔۔۔" وہ پھر سے بولا۔۔۔۔  
زیمیل کی آنکھیں ڈبڈبائی گئیں۔۔۔۔۔  
مگر بولنے کی سکت نہیں رہی۔۔۔۔  
سالار نے اپنے لیے۔۔ کافی بنا کر اسکے لیے بنائی اور کپ اسکے آگے رکھ دیا  
۔۔۔۔  
پی لو۔۔۔ سردی نہیں لگے گی" اسنے کہا اور اپنا کپ لے کر  
وہ اوپن ہال میں رکھے بڑے سارے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔  
جھک کر اپنی سوکس اتاری۔۔۔۔  
اور ایل سی ڈی چلا لی۔۔۔  
وہاں اسکی مووی کی ریٹنگ۔۔۔ دیکھ رہی تھی جسے وہ مصروف سے انداز میں  
دیکھ رہا تھا اور مختلف دوسری چیزوں کو بھی

اسنے تر چھی نظر سے ایک منٹ کے لیے زیمیل کو دیکھا جو اس سے کچھ کہنے کے لیے بہت محنت کر رہی تھی۔۔۔۔۔

تم نے کافی نہیں پینی "اسنے پھر سے سوال کیا بے تاثر چہرہ تھا۔۔۔  
یہ والی پینی ہے "وہ بولی سالار نے اپنا کپ دیکھا۔۔۔

اور کپ اسکے ہاتھ میں دے دیا۔۔

زمیل ایدم آنکھیں پلکیں جھپک جھپک کر اسکی طرف دیکھنے لگی  
 پیو "وہ سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔"

زیمیل نے کالی سیہ کافی دیکھی اسکی کافی میں تو کافی ساری چاکلیٹ تھی۔۔۔۔  
مگر اس میں تو صرف کالا پانی۔۔۔۔  
پیو "اسنے پھر سے کہا۔۔۔

زیمیل نے سر ہلایا اور گرم گرم کافی کے مگ کو لبوں سے لگایا۔۔۔۔  
اسکی خوشبو بھی کڑوی تھی۔۔ وہ حلق میں سانس اتارتی آنکھیں زور سے بند  
کر کے۔۔۔ اس کافی کا گھونٹ بھر گئی۔۔۔  
اور اگلا لمحہ۔۔۔۔

حیران کن تھا۔۔۔ ابھی اسنے گھونٹ۔۔۔ حلق میں اتارا نہیں تھا ساری  
زبان کڑوی ہو گئی تھی۔۔۔۔

سالار نے اسکے بالوں میں ہاتھ سختی سے حائل کیا۔۔۔۔ اور مٹھی میں اسکے  
بال جکڑ کر اسکے چہرے پر جھکا۔۔۔۔  
زیمیل اسکے لمس پر ایک دم آنکھیں کھول گئی۔۔۔۔  
جبکہ سالار اپنا کام۔۔۔۔ کر چکا تھا۔۔۔۔

زیمیل کے منہ میں کافی نہیں رہی تھی۔۔۔۔ سالار نے اسے جھٹکے سے دور کر دیا۔۔۔

جو کام نہیں کر سکتی اسے کرنے کی کوشش بھی نہ کرو" اسنے کہا اور سر دلہجے میں کہتا۔۔۔۔ وہاں سے اٹھ گیا۔۔۔۔ جبکہ اپنا کپ بھی ہاتھ میں لے لیا۔۔۔

زیمیل تو اسکے لمس پر۔۔۔ اپنے دل کی بے ترتیب دھڑکنوں میں ہی الجھی ہوئی تھی۔۔

سالار "وہ ایک دم اسے پکار گی۔۔۔ سالار رک گیا۔۔۔۔

خاموش نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

زیمیل کو سمجھ نہیں آیا کیسے اسے کہے کہ وہ اسے معاف کر دے وہ کچھ نہیں بول پائی تھی مگر سالار نے بس چند لمہ انتظار کیا۔۔ اور پلٹ گیا

---

زیمیل کو خود پر غصہ آیا۔۔۔ تھا۔۔۔ وہ اوپر چلا گیا تھا جبکہ وہ اس اتنے بڑے گھر میں اکیلی کھڑی رہ گئی۔۔۔

جبکہ جیسے ہی وہ۔۔۔ کمرے میں داخل ہو گیا پیچھے سے سارے گھر کی لائٹس آف ہو گئیں۔۔۔

زیمیل اندھیرے میں پریشان ہوتی خوف زدہ سی اوپر بھاگی تھی۔۔۔ اور سیدھا کمرے میں گھس گئی۔۔۔

یہ سب بہت مشکل تھا وہ جانتا تھا وہ۔۔۔ کچھ نہیں کر پائے گی پھر بھی وہ ایسے بن گیا تھا۔۔۔ غلطی بھی تو اسکی اپنی تھی اور کرنا بھی اسے کچھ نہیں آ رہا تھا اسے رونا آنے لگا اوپر آ کر بھی وہ۔۔۔ ایل سی ڈی کو دیکھنے میں مگن ہو گیا تھا۔۔۔ مگر۔۔۔ ڈریس بھی چینج کر چکا تھا۔۔۔

کھانا نہیں کھایا تم نے "وہ اسکی جانب دیکھنے لگا۔۔۔

زیمیل نے زور سے سر ہلادیا نفی میں۔۔۔

سالار نے ایک نظر اسکی پریشان حال گھبرائے ہوئے صورت دیکھی۔۔۔

اسکے گال پر سالار کی انگلیوں کا نشان تھا۔۔۔ اور یہ ہی بات اسکو تکلیف دے  
رہی تھی۔۔۔ تبھی وہ اس سے بول پڑا تھا۔۔۔  
کھانا کھاؤ لو "وہ نرمی سے بولا۔۔۔  
نہیں کھانا "وہ رودی۔۔۔۔  
سالار اسکے بعد کچھ نہیں بولا۔۔۔۔۔  
بیڈ پر لیٹ کر وہ آرام سے ٹی وی دیکھنے لگا۔۔۔  
زیمیل اسکی سر دمہری پر۔۔۔۔  
یوں ہی روتی رہی وہ اسکی سسکیوں کی آواز سن رہا تھا۔۔۔۔  
مگر پھر بھی کچھ۔ نہیں بولا تھا۔۔۔۔  
اور لائٹ بھی بند کر دی تھی۔  
ایل سی ڈی کی روشنی تھی صرف روم میں۔۔  
آج اسنے اندھیرے پر اسکے گھبرانے پر یہ بھی نہیں کہا تھا کہ۔۔۔ میں ہوں  
" ادھر

زیمیل اس سے فاصلے پر تھی وہ بیٹھے بیٹھے ہی اسے دیکھتے دیکھتے ہی سو گئی  
اسکی بھاری سانسوں کی آواز سن کر۔۔۔۔۔ سالار نے بیڈ کے ایک طرف ڈھیر  
بنی زیمیل کو دیکھا۔ اور لائٹ اون کی۔۔۔  
کمبل اپنے اوپر سے ہٹا کر اسنے۔۔ زیمیل کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا  
۔۔۔۔۔

وہ اسکی طرف آگئی۔۔۔  
نیند میں حساس بھی نہ کر سکی کہ وہ اب اسکے پاس ہے۔۔۔ سالار نے ڈھنڈ  
کی وجہ سے اسپر کمبل پورا کیا۔۔ مگر وہ اب بھی سکڑی سیمیٹی ہوئی تھی اپنی  
ٹانگیں اور ہاتھ جوڑے ہوئے تھے۔۔۔۔۔  
سالار نے پہلے اسکے ہاتھ کھولے اور پھر ٹانگیں۔۔۔  
اور اپنے بازؤں میں اسے بھر لیا۔۔۔  
جب کے نظریں خاموش تھیں زبان خاموش تھی۔۔۔۔۔  
اسنے اسکا سر اپنے بازو پر رکھ لیا۔۔۔

زیمیل جیسے اس میں سماگی۔۔۔  
سالار اسکے نیلے ہوئے گال کو دیکھنے لگا۔۔۔  
اسکے گال پر اسنے اپنی انگلی کی پور رکھی۔۔۔ تھی اور اس کو سہلانے لگا۔۔  
ایم سوری "بس اتنا کہا تھا۔۔ اسنے  
اور آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔  
زیمیل جو جاگ رہی تھی اسنے یہ سب۔۔ خود سے محسوس کیا۔۔۔ تھا جو  
سالار نے اسکے ساتھ کیا اور جب اسنے سوری کہا زیمیل کا مقام ایسا تھا کہ وہ  
شرمندگی سے کہیں گڑ جائے۔  
یہ تھپڑ ہاں اسے جسمانی تکلیف سے زیادہ دلی تکلیف دے گیا تھا۔۔  
اسنے سب کی مار کھائی تھی اور اب اضافہ سالار کے نام کا بھی ہو گیا تھا  
اور اسنے اس بات کو اہمیت بھی نہیں دی۔۔۔۔  
کہ شاید وہ ڈیزر و کرتی تھی۔۔۔۔  
مگر یہ مار پیٹ تو بچپن سے ہی سہتی آئی تھی۔۔۔۔



اور اس وقت جب اسنے اسکے گال پر لمس چھوڑتے ہوئے۔۔۔ ایم سوری کہا

--

زیمیل نے اپنے آنسوؤں سسکیوں کو۔۔ حلق میں ہی اتار لیا۔۔۔۔

کہ کہیں وہ محسوس نہ کر لے۔۔ وہ بہت نرم دل انسان تھا

حساس۔۔۔۔ نہ جانے اتنے عرصے اپنے رشتوں سے دور کیسے گزارے

۔۔۔ تھے اسنے اور وہ ایک معذرت نہیں کر پائے تھی اب تک اس سے

---

انھیں سوچوں میں گم وہ بھی جلد ہی سو گئی تھی۔۔۔۔

-----

وہ صبح اٹھی تو۔۔۔ سالار اسکے پاس نہیں تھا وہ جلدی سے اٹھ کر نیچے جانے

لگی کہ خود کو شیشے میں دیکھا۔۔۔۔

اسنے واشروم کو ایک نظر دیکھا پھر خیال آیا کہ اسکے پاس تو کپڑے نہیں تھے

--

وہ ایک دم مسکرائی اور جلدی سے وراڈروپ میں داخل ہوئی۔۔۔

کتنی خوبصورت تھی اسکی وارڈروپ اور اس میں سے۔۔۔ اسنے۔۔۔

سالار کی شرٹ اور پینٹ کھینچی۔۔۔ اور لے کر واشروم میں چلی گئی

گرم پانی سے شاور لے کر اسنے وہ کپڑے پہنے وہ خوش تھی بہت۔۔۔

اسکے کپڑے اچھے لگ رہے تھے۔۔۔

مگر جب وہ باہر آئی۔۔۔ تو اسے محسوس ہوا کہ بے حد سردی ہے اور اسنے

شاور لے کر۔۔۔ بہت غلط کر لیا تھا۔۔۔

وہ ہاتھ رگڑتی جلدی سے نیچے آئی۔۔۔

اور سالار کو ڈھونڈنے لگی۔۔۔ مگر وہ تو پورے گھر میں نہیں تھا۔۔۔

وہ ادا اس ہو گئی مگر سوچ چکی تھی کہ وہ اب منالے گی اسکو۔۔۔ اسنے کینینیٹ

پر رکھے۔۔۔ اپنے ناشتے کی طرف دیکھا اور وہ مسکرا دی۔۔۔

اسے بھوک بہت تھی اسنے ناشتہ کیا اور فریج کھول کر۔۔۔ اور بھی سامان کھایا۔

اور تھوڑی دیر بعد اسے یاد آیا کہ وہ تو موبائل لے کر آئی تھی۔۔۔ اور گھر والے۔۔۔ اسکی کال کا ویٹ کر رہے ہوں گے۔۔۔۔ وہ جلدی سے اپنا سامان دیکھنے لگی۔۔

اسکا سامان کہاں تھا۔۔۔۔۔ وہ اپنی شرارت پر مسکرا دی۔۔۔۔۔ کہ اسنے کتنی معصومیت سے سوچ لیا تھا اسکے پاس کپڑے نہیں۔۔۔ مگر وہ خوش تھی اسکے کپڑوں میں۔۔۔۔۔ تبھی یوں ہی پہنے وہ۔۔۔ اپنے بیگز جو کہ ایک سائیڈ پر کل سے یوں ہی رکھے تھے۔۔۔

کھولے اسنے بیگز تو اپنا سیل فون نکالا۔۔۔۔ اور اسے اون کیا۔۔۔۔

زین نے اسے سیم ڈلوادی تھی۔۔۔۔۔  
تبھی سب کو اسکا نمبر پتہ تھا اور۔۔۔۔۔ آسانی بھی ہوگی تھی اسنے۔۔ فون  
اون کیا تو۔۔۔۔۔ کال آرہی تھی۔۔  
اسنے جلدی سے پیک کرلی۔۔۔۔۔  
دوسری طرف نین تھی۔۔۔  
لڑکی تم تو جا کر بھول بھال گئی ہو" وہ خفگی سے بولی۔۔  
سب یہاں۔۔۔۔۔ تمہیں فون کرتے رہے اور تم فون بند کر کے مونج  
مستیاں کرنے لگی" وہ معنی خیزی سے ہنسی۔۔۔۔۔  
زیمیل نے اداسی سے منہ بسور لیا ایک معافی تو مانگ نہیں سکی تھی وہ۔۔۔۔۔  
"کیا ہوا۔۔۔ سالار زیادہ غصے میں ہے کیا  
بھا بھی مجھے سمجھ نہیں آتا میں کیسے سوری کروں انھیں" وہ بولی۔۔۔  
جبکہ نین کو غصہ آگیا۔۔  
یار تم کس قدر احمق لڑکی ہو" وہ غصے سے بولی۔۔۔

زیمیل آنکھیں جھکا گئی۔۔۔

تمہارا شوہر ناراض ہے تم سے زیمیل تم نے اسکی دل جوئی نہیں کی اب تک "نین کو حیرانگی ہوئی اس لڑکی پر یہ تو وہ ڈر پھوک تھی ضرورت سے زیادہ۔۔

یہ بیوقوف۔۔۔۔

میں "زیمیل کچھ نہیں پائی۔۔۔

بس بہت ہو گیا۔۔۔ یہ تو شکر ہے اس وقت سب سو رہے ہیں کسی نے تمہیں کال نہیں کی اب تم میری بات سنو۔۔۔ اور جو میں کہو گی تم وہ کرو گی ورنہ تم۔۔۔۔ تم بس ٹھیک ہے پھر۔۔۔ ہم سب کا تم سے کوئی واسطہ نہیں "۔

وہ بولی دھمکیاں نہ انداز تھا۔۔۔۔

وہ اپنے کونسرٹ کی تیاری میں مشغول تھا۔۔۔۔

کافی بڑا کانسرٹ تھا اور کافی پیسہ لگا ہوا تھا۔۔۔  
وہ اپنی پریکٹس کر رہا تھا۔۔۔۔  
جبکہ اسکے میکپ آرٹسٹ اسکے کیمرہ مین۔۔۔ اسکے باقی سب وارکز بھی  
ساتھ تھی تبھی اولیویا۔۔۔ روم میں داخل ہوئی۔۔۔  
کیسے ہو "وہ انگلش میں بولی تھی۔۔۔  
ایم فائین تم کافی لیٹ ہو "وہ بولا۔۔۔ ناگواری سے۔۔۔  
ایکجلی میں زرا شوپینگ کرنے گی تھی۔۔۔۔ اوکے ناراض مت ہو میں جانتی  
ہو تمہیں انتظار کی عادت نہیں۔۔۔۔ "وہ بولی اور اسکا گال تھپتھپایا۔۔۔  
سالار نے اپنا چہرہ موڑ لیا اور اپنے سینگر کی طرف دیکھا۔۔۔ جو اسے۔۔۔  
لیر کس دیکھا رہا تھا۔۔۔۔  
اسکا بینڈ۔۔۔۔ بھی موجود تھا۔۔۔۔ اولیویا بھی کام کی جانب متوجہ ہوئی اور  
وہ سب تادیر۔۔۔۔۔  
وہاں پریکٹس کرتے رہے۔۔۔

انکی پریکٹیس کے دوران۔۔۔ ڈائریکٹرز بھی آئے تھے۔۔۔

وہ کافی تھک کر واپس لوٹ تھا۔۔۔

ایک نظر۔۔ پورے گھر کی طرف دیکھا۔۔۔

وہ کہیں نظر نہیں آئی۔۔۔

اسنے معمول کی طرح کافی پی۔۔۔

فیروز بھی اندر داخل ہوا

سرایم سوری پلیز۔۔ "وہ بلا آخر تیج ہو کر بولا آج پورے دن سے سالار اسے

اگنور کر رہا تھا۔۔۔۔

جیسٹ لیو "سالار بولا۔۔۔۔ غصے سے

"اچھا ٹھیک ہے آپ ماریں۔

کیوں میں جنگلی ہوں "وہ گھور کر بولا

تو کم از کم بولیں تو سہی یار "وہ بولا۔۔۔۔

میرا موڈ نہیں تمھاری شکل بھی دیکھنے کا۔۔۔ اور ہاں اولیویا کو دور رکھنا کبھی  
منہ اٹھا کر یہاں آجائے " اسنے حکم دیا۔۔۔  
اوکے " وہ بولا۔۔۔

جاؤ اب " سالار نے کہا  
" مگر

یار کیا آدمی ہے تو پیچھے پڑا ہوا ہے صبح سے۔۔۔ " وہ زچ ہو کر چلایا۔۔۔ تو فیروز  
کو کچھ تسلی ہوئی

" اوکے اوکے جارہا ہوں

ہاں دفع ہو جاؤ " وہ بولا تو وہ باہر نکل گیا۔۔۔ جبکہ۔۔۔ سالار کافی کا کپ ہاتھ  
میں لے کر اوپر آگیا۔۔۔

روم کا دروازہ کھولا۔۔۔ تو کمرے میں اندھیرا تھا ایک دم وہ گھبرا گیا

وہ تو اندھیرے میں کبھی نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔

اگر وہ روم میں بھی نہیں تھی تو کہاں تھی۔۔۔



کافی کاکپ وہیں چھوڑ کر اسنے ایکدم لائٹس اون کی  
زیمیل "وہ پریشانی سے بولا۔۔۔۔  
تو زیمیل کو سامنے کھڑا دیکھا۔۔۔  
ایک لمبے کے لیے دنگ رہ گیا۔۔۔۔  
سرخ پاؤں تک آتے فراق میں۔۔۔ اپنے خوبصورت حسن کو۔۔۔ مزید دو  
آتشاں کیے۔۔۔ وہ بیڈ کے پاس کھڑی تھی۔۔۔  
جبکہ ہاتھوں پر مہندی بھی لگی تھی۔۔۔  
لمبے سیاہ بال کھلے ہوئے تھے۔۔۔ چہرے کے نقوش کو میکپ سے سجا سنوار  
کر اور بھی دلکش بنا لیا تھا۔۔  
وہ سانس روکے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔  
زیمیل اسکے نزدیک آنے لگی۔۔  
نظریں جھکی ہوئیں تھیں۔۔۔ مگر پھر بھی وہ چلتی ہوئی اسکے پاس آرہی تھی  
۔۔۔۔

دوپٹہ بیڈ پر رکھا ہوا تھا۔۔۔

جبکہ انگلیوں کو کنفیوز ہو کر وہ چٹخا رہی تھی وہ عین اسکے سامنے آکھڑی ہوئی

----

سالار اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں سکا تھا ہاں وہ اتنی حسین لگ رہی تھی۔۔  
اور انتہا تو تب ہوئی۔۔۔ جب اسنے اسکی طرف پشت کی۔۔۔ اور اپنے ریشمی

بالوں کو اپنے ہاتھوں سے گردن پر سے ہٹایا۔۔۔۔۔

گردن پر بلیک پین سے بڑا سارا سوری لکھا تھا۔۔۔۔۔

اسکی سفید ملائی جیسی رنگت پر۔۔۔ یہ لفظ لکھے سالار کی دل کی دھڑکنیں

----

بڑھا گئے۔۔۔

اسنے معصومیت سے بت بنے سالار کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

سالار کے چہرے پر غصے کی لہریں اٹھیں۔۔۔۔۔

آج اسکی بس ہو گئی تھی اس بکری نے خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری تھی

اسنے دروازہ دھاڑ سے بند کیا اور زمیل کو ایک دم دیوار کی طرف دھکیل کر۔۔۔  
دیوار سے پین کر دیا۔۔

زمیل نے ایک دم لبوں کو دانتوں تلے دبایا۔۔۔  
بہت زور سے اسکی کمر دیوار سے ٹکرائی تھی۔۔۔

کس نے سکھایا ہے یہ سب تمہیں "وہ اسکے چہرے پر آئے بالوں کو۔۔۔  
اپنے انگلی کی حرکت سے پیچھے کرتا۔۔۔

اسکے چہرے کے بے حد نزدیک ہوتا بول اٹھا یہاں تک کہ۔۔۔ اسکی  
سانسیں زمیل کے چہرے سے ٹکرانے لگی۔۔۔

آپ مجھے معاف کر دیں۔۔۔ میں آپکا ہاتھ نہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔۔۔  
وہ دکھ بہت بڑا تھا میں جانتی ہوں۔۔۔ مگر یہ چاہتی تھی آپ اپنوں کے بیچ میں  
"رہیں۔۔۔

اچھا تو تمہیں انداز تھا کہ میرا دکھ بہت بڑا ہے "اسے دیوار سے۔۔۔ دور  
دھکیلتا وہ اسکی کلائی موڑتا سختی سے بولا۔۔۔

زیمیل کے سارے بال اس جھٹکے سے آگے آگئے۔۔۔۔۔

س۔۔ سالار "وہ ہاتھ میں اٹھنے والی درد سے ایکدم پریشان سی ہو گئی۔۔۔۔۔

بتاؤ مجھے۔۔۔۔۔ تمہیں پتہ تھا میرے دل پر کیا گزری۔۔۔۔۔ اور تم نے کتنی

آرام سے میرے ہاتھ سے ہاتھ نکال لیا "وہ اسکی پشت پر فراق کی بندگی

ڈوریوں کو ایک جھٹکے سے کھول گیا۔۔۔۔۔

ریشمی فراق اسکے شانوں۔۔۔۔۔ پر پھسلنے لگا۔۔۔۔۔

نہیں میں جانتی تھی آپکو اپنوں کے ساتھ رہ کر ہی خوشی ملتی ہے میں بس اتنا

"چاہتی تھی۔۔۔۔۔ کہ آپ ادھر ہی رہیں

کیوں رہوں میں ادھر "وہ اسکی گردن میں ہاتھ ڈالتا پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

"وہ سب آپکو بہت مس کرتے ہیں سالار

اس وقت تمہاری اور میری بات ہو رہی ہے "وہ اسکے کان کے قریب جھکتا

۔۔۔۔۔ بولا۔۔۔۔۔

زیمیل نے تھوک نگلا۔۔۔۔۔

مجھ سے غلطی ہو گئی۔۔۔ میں نے آپ کو بہت یاد کیا۔۔۔  
آپ جانتے ہیں نہ "وہ اسکے چہرے پر ہاتھ رکھنے لگی۔۔  
ڈونٹ ٹچ می" اسنے ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔

اور اسکے دونوں ہاتھوں کو جکڑ کر۔۔۔ اسی کے دوپٹے سے باندھ دیے

----

آپ جو سزا دیں گے قبول ہے "وہ اپنے آپ کو ہر سزا کے لیے تیار کرتی اسکی  
نظروں کو اپنے شانوں پر پھسلتی دیکھتی پھولتی سانسوں کو۔۔۔ قابو میں  
کرتی بولی۔۔۔

سالارا سے خاموش نظروں سے دیکھتا رہا۔۔۔۔

زیمیل نے بھی نگاہیں اٹھالیں شر مندہ شر مندہ سی نظریں۔۔۔۔

تمہیں معاف کر کے مجھے کیا فائدہ ہو گا تم ایک بے حس لڑکی ہو تمہیں اچھا

لگتا ہے میری انسلٹ کر کے۔۔۔ "اسکے ہاتھوں کی بے باک حرکت پر

زیمیل نے مٹھیاں بھیجنی لیں۔۔

ا۔۔۔ ایسا نہیں ہے۔۔۔ میں میں اپنے لیے پر بہت شرمندہ ہوں "وہ نم آنکھوں سے بولی۔۔۔۔

میں تمھاری جان پر بنادوں گامت وہ سب کہو جو سہ نہ سکھو "اسکے چہرے کو ہاتھ میں جکڑتا۔۔۔ سختی سے بولا۔۔۔

م۔۔۔ مجھے سب قبول ہے۔۔۔ "وہ بھی بولی۔۔۔

مجھے اب صرف آپ چاہیے ہو سالار۔۔۔ میں میں نے بہت وقت گزار دیا اپنی بیوقوفی سے "وہ بولی آنکھیں۔۔۔۔۔ بھگی۔۔۔۔۔

اچھا تو تمھیں بھی احساس ہے۔۔۔ "وہ غصے سے بولتا اسکے گال پر۔۔۔ کاٹ گیا

۔۔۔

زیمیل نے اسکی ہر سزا قبول کر لی تھی

سالار کی آنکھوں میں اسکی اداؤں :♥ [10/23, 9:37 PM]

سے۔۔۔ خمار اترنے لگا۔۔۔ اسکا نشہ سا بھر رہا تھا سالار کے وجود میں اسکے

ہاتھوں کی حدت سے۔۔۔ زیمیل نے حلق میں سانس اتارا۔۔۔۔

جبکہ سالار نے اسکی بند آنکھوں کو چاہت سے دیکھا تھا

--

میں معاف نہیں کروں گا۔۔۔" اسنے اسکی پشت پر لکھا سوری چھوا۔۔۔  
زیمیل نے مٹھیاں۔ سختی سے بھیج لیں۔۔۔

پلیز۔۔۔۔ میں دوبارہ کبھی آپکا ہاتھ نہیں چھوڑوں گی" وہ۔۔۔ اپنی بات کا  
یقین دلانے لگی اسے کیا خبر تھی وہ کس طرح۔۔۔ اسکی بے پناہ جھلسا  
دینے والی قربت کو سہہ رہی تھی۔۔۔

اور آج اسکو اسکا حق دے دینا چاہتی تھی۔۔۔

"سوچ لو بار بار دل پر وار کرنے والے نظروں سے گیر جاتے ہیں

اسکی سانسیں زیمیل کے چار و اطراف میں تھیں۔۔۔

نہیں گیرنا" وہ رو دینے کو تھی۔۔۔

اسنے کانپتے ہاتھوں سے سالار کا چہرہ پکڑا۔۔۔

سالار اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

دونوں کے دلوں کی دھڑکنوں میں آج ایک بھسم کر دینے والا طوفان تھا  
ایسا طوفان جو کسی طور نہیں روکتا

بس اپنے ساتھ بھا کر لے جانے کے لیے سرکشی پر اتر آیا ہو۔۔۔ دونوں کے  
جزبوں میں ایسا بھنچال تھا۔۔۔

سالار نے اسکے بالوں کو مٹھی میں جکڑا اور۔۔۔ اسکے چہرے پر جھک گیا۔۔۔۔  
جیسے برسوں کی تشنگی مٹا دینا چاہتا ہو۔۔۔۔

جیسے اپنے اندر چھپی ہر بات ہر درد کو نکال لینا چاہتا ہو۔۔۔۔  
زیمیل ہلکان سی ہوئی اسکی اس قدر جزباتیات کو سہتے سہتے اسکی سانس بھی  
بھال نہیں ہو پار ہی تھی۔۔۔ سالار نے اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں جکڑ  
لیے جو احتجاج کے لیے بے تاب تھے وہ بے بس سی اپنے آپ کو اسکے رحم و  
کرم پر چھوڑ گئی وہ اپنی مرضی سے اس سے دور ہوا۔۔۔۔

سالار نے ایک بار پھر سے اسکو نرمی سے چھوا۔۔۔ زیمیل ٹمٹم کی طرح سرخ ہو  
رہی تھی اسکی آنکھوں میں وہی شرارت اترنے لگی۔۔۔ اسنے پھر سے چھوا



-- اور بار بار چھو تارہا یہاں تک کے اس پاگل پن پر زیمیل نے آنکھیں کھول کر دیکھا اسکو مسکراتا دیکھ ایسا لگا سب مل گیا ہو۔۔۔۔۔  
 ناراض تو نہیں۔۔ "اسنے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا مگر سالار۔۔ نے اسکے ہاتھ آزاد نہیں کیے۔۔

کل صبح بتاؤ گا "وہ بولا۔۔ خمار تھا اسکی آنکھوں میں۔۔۔۔۔

اب

۔ ابھی کیوں نہیں "اسکی بے باک جسارت پر اسکی سانسیں بھاری ہو گئیں

۔۔۔۔۔

تم میں بولنے کی پھر میرے سوالوں کے جواب دینے کی ہمت نہیں رہے گی  
 "وہ پھر سے بے باکی پر اتر اور۔۔ حقیقتاً زیمیل کی سیٹی غم ہو گئی۔۔۔۔۔

س۔۔۔ سالار "وہ گھبرا کر اسکو پکار گئی۔۔۔۔۔

بھادر بنی ہو تو برداشت کرو "وہ کہتا۔۔ اسکی گردن سے چھلکتے سوری پرانگی  
 کا لمس چھوڑنے لگا۔۔۔

نظر بھک کر اسکے تل پر جاٹھری۔۔  
اکثر وہ۔۔ یہاں۔۔ خود کو ہارتا محسوس کرتا تھا آج اسنے اس شیر تل کو بھی  
سبق سکھانے کا سوچا۔۔۔  
اور تادیر اسے مشکل میں ڈالتا گیا۔۔۔  
زیمیل نے اس سے بلا آخر ہاتھ چھڑا ہی لیے۔۔ اور اسکو زراسادور کیا  
سالار نے گھور کر دیکھا  
"سوری می۔۔ میں کچھ بات کرنا۔۔ چاہ رہی تھی۔  
کہانہ کل صبح کرنا۔۔۔ ابھی۔۔ اس کی کلاس لینا ہے  
مجھے "وہ پھر سے جھکا۔۔ زیمیل حیران ہوئی۔۔ وہ اسکے تل کے پیچھے  
کیوں پڑا تھا۔۔۔  
کیوں لینا ہے کلاس اتنا معصوم سا ہے بلکل میری طرح۔۔  
بلا آخر اسنے حمایت کر ہی لی۔۔  
بات سنو میری "وہ پیچھے ہوا اور کھینچ کر اسے سیدھا کیا

زیمیل بکھری بکھری سی۔۔۔ بیٹھ گی وہ بالکل سامنے تھا جبکہ اسکا۔۔۔ تل بے چارگی کی انتہا پر تھا

تم آج کے بعد کسی کی حمایت نہیں کرو گی۔۔۔۔ مطلب کسی کی بھی کسی چیز کی نہیں۔۔۔ کسی انسان کی نہیں حتیٰ کے اس تل کی بھی نہیں "سالار نے اس کے تل پر چٹکی کاٹی۔۔۔" زیمیل نے منہ بسورا

"یہ کیا بات ہوئی بھلا

سالار کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔

اچھا سوری ٹھیک ہے "زیمیل نے جلدی سے کہا اور اس کے ہاتھ پکڑ لیے

----

مجھ سے کوئی سوال نہیں کرو گی۔۔۔۔ "سالار نے اسکی آنکھوں میں دیکھا زیمیل کے اندر تو ہزاروں سوال تھے۔۔۔

ایک۔۔۔ بس ایک۔ "وہ ہاتھ سے چھوٹا سا کر کے کہتی سالار کو بہت کیوٹ لگی

-----

نہیں "وہ اپنی ہنسی روکتا۔۔ سختی سے بولا

۔ وہ سر جھکا گی۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے بس ایک وہ بھی صبح "اسنے احسان کیا

-

ام

۔ ایک دو۔۔ تین۔۔۔ نہیں چار۔۔ بس چار اسکے بعد کوئی نہیں پکا پروامیس

۔۔۔ بس چار پلیز زرز "وہ شاید سالار کو نوٹس نہیں کر رہی تھی کہ اسکی ان

حرکات سے۔۔ وہ کس طرح دیوانگی آنکھوں میں سجائے اسے دیکھ رہا تھا

۔۔۔۔

او کے چار۔۔۔ نومور "اسنے پھر سے احسان کیا وہ بچوں کی طرح خوش ہو گی

۔۔۔۔

اور کچھ "زیمیل نے اسکی طرف دیکھا

-

واقعی جو میں کھوں گا کرتی جاؤ گی " سالار نے۔۔ اسکو اپنے نزدیک کیا۔۔۔  
پ۔۔۔ پیار آپ کریں گے " وہ پھولتی سانسوں میں اسکے بالکل قریب  
آہستگی سے بولی۔۔

کیوں تمہیں کرنے پر ٹیکس آتا ہے " وہ گھورنے لگا۔۔۔  
" نہیں۔۔۔ وہ تو آپ پر ہی اچھا لگتا ہے

اونڈنٹینز کی ہیر وئ۔۔۔ ایسا کچھ نہیں چلے گا۔۔۔ تم صرف مجھ سے پیار  
کرو۔ گی۔۔۔ باقی سب کو میں کر لوں گی ٹینشن مت لو " وہ بولا بالوں میں  
ہاتھ چلایا۔۔۔

مطلب کون سب " زیمیل نے اسکی طرف دیکھا  
ہمارے بچے یار۔۔۔ ان سب کو میں پیار کروں گا اور تم مجھے تم نہ ادھر دیکھ سکتی  
نہ ادھر بس سامنے دیکھو صرف سالار نظر ائے گا تمہیں " وہ اسکی آنکھوں  
میں جھانکتا بولا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے " وہ مسکرا دی۔۔۔۔۔

مگر مجھے بچے پسند ہیں سالار "وہ ادا سی سے بولی۔۔

مجھے بھی بہت پسند ہیں زیمیل "وہ آنکھ مارتا۔۔ شرارتی لہجے میں بولا۔۔

میرا مطلب وہ نہیں تھا "وہ سرخ ہوئی

آئی ہیو آڈرٹی مائنڈ میں سسری ایسی باتیں سمجھ جاتا ہوں۔۔۔ تمہیں نہیں

پتہ چالا کی اینڈ ہے۔۔ سالار مرتضیٰ پر "وہ فخر سے بولا تھا اپنا پورا نام زیمیل

نے۔۔۔ اسکی طرف دیکھا۔۔۔

سالار بھی ایک پل کے لیے۔۔ رک گیا۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی وہ ادا اس ہوا جیسے برسوں بعد اسے ایسے دیکھا تھا۔۔ وہ

اسے خوش دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

زیمیل ایک دم اسکے پاس سے اٹھی۔۔۔

اسکا زہن دوبارہ اپنی جانب کرنے کے لیے "سالار نے جیسے چونک کر دیکھا

اور زیمیل اپنے پلین میں کامیاب ہو گئی۔۔۔ وہ گھورنے لگا تھا اسے

واپس آؤادھر "اسنے حکم دیا۔۔

زیمیل نے سر نفی میں ہلایا۔۔۔۔  
ہم باتیں کرتے ہیں نہ ساری رات "وہ مشورہ دینے لگی۔۔  
ہاں گدھا ہوں میں تو" وہ بگڑا۔۔۔۔  
کیوں گدھے باتیں کرتے ہیں "وہ کھلکھلائی۔۔  
بس زیادہ زہین مت بنو۔۔۔۔ تم مجھے بیوقوف ہی پسند ہو۔۔۔ تمھاری ہر  
غلطی کی معافی ہے۔۔۔۔ سوائے اسکے کہ تمھاری نظروں میں میرے علاؤہ  
کوئی اور اہم ہے۔۔۔ "وہ اسے جھٹکے سے اپنی طرف کھینچ کر بولا۔۔۔  
کبھی نہیں "زیمیل نے اسکی کچھ کچھ اداس آنکھوں پر۔۔۔ بڑھ کر پیار کیا  
جیسے وہ کوشش کر رہا ہو کچھ دیر پہلے کی کیفیت سے نکلنے کے لیے۔۔۔۔  
آپ نے مجھے معاف کر دیا نہ "وہ آہستگی سے بولی بس اتنے میں ہی سانسیں  
منتشر دھڑکنیں بے ہنگم سی ہو گئی۔۔۔۔  
سالار نے اسے خود میں جکڑ لیا۔۔  
سٹیپ لگا دوں "وہ اسکے کان پر جھکتا بولا۔۔۔۔

ن

نہیں "وہ اپنی مسکراہٹ دبانے کو دانتوں تلے لب دبا گئی۔۔  
کیونکہ کچھ دیر پہلے بھی وہ۔۔۔ سارے بدلے لینے پر اتر آیا تھا۔۔  
مگر سالار کو کوئی روک سکتا تھا۔۔ وہ جھکا۔۔

زیمیل کو

اٹھالیا۔ جبکہ چہرے پر جھکا ہوا تھا۔۔ لمس بکھیر دیا تھا۔۔  
آج کوئی روک ٹوک نہیں تھی زیمیل خود سپردگی دیتی اسکی بانہوں میں سما گئی  
تھی۔۔

اسنے اسے بیڈ پر دھکیلا اور۔۔۔ اسپر پھر سے جھک آیا۔۔ زیمیل نے  
۔۔ اسکی گردن میں بازوؤں حائل کیا۔۔۔  
آج وہ اسپر سال بھر کا غبار نکال رہا تھا۔۔  
بنا کسی پابندی کے۔۔



زیمیل سرخ سی اسکی محبت کی بارش میں بھیگ رہی تھی۔۔۔  
جبکہ سالار کی دیوانگی اسے ہلکان الگ کر رہی تھی

-----

اگلی صبح بہت دیر سے ہوئی۔۔ کوئی اسے صبح کہہ ہی نہیں سکتا کیوں کہ رات ہی دن نکلنے کے بعد ہوئی تھی تو دن رات کے قریب ہوا۔۔۔  
زیمیل کی آنکھ آج پہلے کھلی تھی اسکی آنکھیں بھاری ہو رہیں تھیں جبکہ خود کو سالار کے بے حد نزدیک دیکھ کر۔۔ جیسے وہ شرم سے دھوری ہونے لگی۔۔  
جبکہ وہ آرام سے سو رہا تھا۔۔۔۔۔  
پر سکون سا۔۔۔۔۔

اسکا سیل فون وائبریٹ ہوا تو زیمیل نے اٹھ کر کمبل سے منہ نکال کر تھوڑا سا دیکھا فون بج رہا تھا۔۔۔  
سیل فون پر فیروز لکھا تھا۔۔ اسنے اٹھانا چاہا۔۔

چھوڑوا سے سو جاؤ۔۔" اسنے اسکے دونوں ہاتھوں کو۔۔ اپنے ارد گرد کیا اور اسکا سر نزدیک کر لیا۔۔

نہیں ارہی اب نیند" زیمیل منمنائی

اچھا" اسنے ایک آنکھ کھول کر اسکو دیکھا۔۔ جبکہ زیمیل نے اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا

آپ نے مجھے نہیں دیکھنا اب بہت بے ہودہ قسم کے انسان ہیں" وہ شرما کر بولی۔۔

مجھے یہ سب پتہ ہے۔۔ کچھ اور کہو" سالار نے آنکھیں بند کیے ہی کہا۔۔۔ مجھے بھوک لگی ہے" وہ بولی اور بلنکیٹ میں سے منہ نکالا۔۔۔

باہر بہت سردی ہے" سالار نے پھر اسکا چہرہ اندر کر لیا۔۔

نہیں مجھے نہیں سونا" زیمیل نے اسکے ہاتھ پر تھپڑ مارا اور پھر سے سر باہر نکال لیا سالار نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

پھر کیا کرنا ہے" معنی خیزی سے اسکی طرف دیکھا۔۔

ک

-- کھانا کھانا ہے "وہ بولی۔۔ انداز میں شرم و حیا چھپی ہوئی تھی۔۔  
 آہ۔۔ اچھا چلو پھر۔۔ فریش ہو۔۔ ہوٹل چلیں گے "وہ بولا۔۔  
 زیمیل نے جلدی سے سر ہلایا۔۔ اور اسکی آنکھوں پر سارا کمبل ڈال کر۔۔ وہ  
 جلدی سے اٹھ کر واشروم میں بھاگ گئی۔۔  
 سالار کا قہقہہ نکلا۔۔  
 وہ فریش ہو کر آئی تو۔۔ سالار کو بھی فریش دیکھا۔۔ وہ بیٹھا۔۔ اپنے شوز  
 پہن رہا تھا۔۔۔  
 زیمیل کے بال گیلے تھے جبکہ۔۔۔ وہ پتے کی طرح کانپ رہی تھی اسنے اپنے  
 بازو کھولے۔۔۔ اور زیمیل ان بازوؤں میں سما گئی۔۔  
 کہا تھا نہ سردی بہت ہے۔۔ مگر تمہیں کہاں سمجھ آتی ہے "وہ اسکے گیلے  
 بالوں میں ہاتھ چلاتا بولا۔۔۔

اب اب باہر نہیں جائیں گے کیا "وہ اداس ہو گئی۔۔۔ جبکہ سردی سے۔  
کانپ الگ رہی تھی

جائیں گے "وہ مسکرا دیا۔۔۔

اور روم میں ہیٹر تیز کر دیا۔۔۔

زیمیل کچھ نارمل ہوئی۔۔۔ سالار نے اسکے بال ڈرائیر سے خود سکھائے۔۔  
وہ اپنی ہنسی روکتی اسے دیکھتی رہی۔۔

واٹ "اسنے گھورا

نہیں کچھ بھی نہیں اچھے لگ رہے ہیں "اسنے اسکی تعریف کی۔۔ جو جینز کی  
جیکٹ اور شرٹ پینٹ اور جو گرز میں گھنے بالوں کو یوں ہی ماتھے پر  
چھوڑے۔۔۔ ہوئے تھا۔۔

جبکہ رنگت اور نقوش۔۔۔ بے حد وجہی تھے۔۔

اوکے گریٹ کرو پھر "اسنے اسکے آگے گال کر دیا۔۔

مط۔۔ مطلب "زیمیل کچھ سمجھ نہ سکی

"جب کوئی اچھا لگے تو اسے گریٹ کرنا چاہیے  
سالار نے بتایا اور انگلی سے۔۔ اشارہ کیا۔۔  
زیمیل جھجھکتی اس سے پہلے اسکے گال کو چھوتی سالار نے اپنا فیس سیدھا کر لیا  
۔۔۔

اور اسکے اب سوکھے بالوں میں ہاتھ چلاتا وہ اپنے دل کی مراد پوری کر رہا تھا  
۔۔

من تھا کہ بھرنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔  
زیمیل کو کچھ دیر بعد خود سے الگ کیا تو۔۔ وہ شرمیلی سی مسکان لیے ہوئی  
تھی۔۔

سالار مسکرایا۔۔

اسکے سر پر کیپ رکھی۔۔ جو وائٹ اور ریڈ تھی  
۔۔ زیمیل کو وہ کیپ بہت پسند آئی۔۔

اسپر سوٹ بھی بہت کر رہی تھی سالار نے اسکی پیشانی پر پیار کیا۔۔ اور اسکے شانے پر ہاتھ رکھ کر۔۔ اسکو۔۔ کوٹ پہنایا۔۔ جو لونگ تھا پاؤں تک۔۔۔ اور اسکے گلے میں مفکر ڈالا پاؤں میں سوکس خود پہنائے۔۔ زیمیل بے حد خوش تھی ایسے جیسے آسمانوں پر ہو وہ مسکراتی رہی۔۔۔ سالار نے اسکے گال کھینچے۔۔۔

اور اسکو باہر چلنے کا کہا۔۔۔  
 زیمیل ہاتھ رگڑتی باہر نکلی۔۔  
 یہ لو کیچ کرو "سالار نے اسکی جانب گلوڑا چھالے۔۔۔  
 جو بھی ریڈ اور وائٹ تھے۔۔۔

زیمیل نے وہ پہنے اور سالار کو خود پہنائے دونوں گھر سے باہر آگئے  
 تیز ہوا چل رہی تھی فیروز وہیں موجود تھا  
 یہ سب اب اتنی سردی میں یہاں ہیں "زیمیل حیران ہوئی

اور کہاں ہونا ہے انھوں نے "وہ اسکی کیپ کو اسکے کانوں پر کرتا اسکی گردن  
میں بازو ڈالتا اپنے نزدیک کرتا بولا۔۔  
زیمیل اسکے ساتھ چلتی رہی۔۔۔

دونوں کے ہاتھ

ہاتھوں میں تھے دونوں گاڑی تک پہنچے۔۔ تو زیمیل نے سکون کا سانس لیا

۔۔۔

آف "وہ جلدی سے سالار کے قریب ہو گئی

کافی فائدے مند ہیں سردیاں "وہ ہنسا اور اسکے گالوں کو چھوا۔۔ زیمیل بھی  
اسکی بات پر مسکرا دی

رنگ برنگی لائٹس سے اور رات کے اس جگمگاتے راستے۔۔ لوگوں کی چہل  
پہل کے بیچ سے انکی گاڑی گزری۔۔

اور وہ جلد ہوٹل پہنچ گئے اندر داخل ہوئے تو سالار کو کی لوگوں نے دیکھا  
مگر اس تک کوئی پہنچ نہیں سکا کیوں کہ سکیورٹی ساتھ تھی

زیمیل اسکی پروٹوکول دیکھ کر۔۔ بے حد ایکسائٹڈ ہو رہی تھی۔۔  
ادھر ادھر لوگوں کو دیکھنے لگی  
اے لڑکی ادھر میری طرف دیکھو بس "وہ بولا اور مینیو دیکھنے لگا۔۔  
اوکے "زیمیل دونوں ہاتھوں پر چہرہ ٹکائے اسے دیکھنے لگی۔۔ سالار اسکی  
حرکات انجوائے کرنے لگا۔۔۔

اور اسنے کھانا آرڈر کیا۔  
فیروز تبھی آگے آیا۔  
سر آج پورا دن آپ پر یکٹیس کے لیے نہیں آئی ڈائیر کٹر خفا ہو رہا تھا  
ہاں یار میں نے کہا تھا میں جلدی آؤں گا اچھا یہاں سے فری ہو کر جاؤ گا "وہ  
بولا۔۔

سر آپ کو یاد ہے کل کنسرٹ ہے "فیروز نے یاد دلایا۔۔  
سالار نے سر پکڑ لیا۔

وہ تو بھول گیا تھا زیمیل۔۔۔۔ دونوں کو دیکھ رہی تھی



ایسا کروڈنر کر کے زیمیل کو گھر لے جانا میں وہاں خود چلا جاؤں گا" اسنے کہا  
" نہیں نہیں میں نہیں جاؤں گی آپکے ساتھ رہنا ہے  
" بیبی کسی کو کیا پتہ تم کون ہو  
" آپکی بیوی میں سب کو خود بتاؤ گی  
" یار کوئی بات کر لڑکی۔۔ میں کنوارا زیادہ اچھا لگتا ہوں  
زیمیل نے گھور کر اسکی طرف دیکھا۔ جو اسے چیرا رہا تھا فیروز نے بھی اسکے  
گھورنے پر ہنسی روکی۔۔  
سب پتہ ہے مجھے آپکے بارے میں۔۔ یہ تو شکر کریں میں نے کوئی سوال اور  
ہاں میں نے چار سوال کرنے تھے "وہ ایک دم اچھلی  
بیٹے اور انجوائے کرنی ہے میری بے عزتی" سالار نے فیروز کو گھورا جو سٹیٹا کر  
دوسری طرف نکل گیا۔۔  
ہاں اب بولو" اسنے مسکرا کر دیکھا  
" اولیو یا کون ہے

زیمیل نے پوچھا

-

ہیروائن "سالار نے مختصر جواب دیا۔

"جھوٹ

"بلکل سچ

"شادی کرنے والے تھے اس سے

تم نہ آتی تو کر لیتا" اسنے شانے اچکائے

ایسا بھی کوئی سوچتا ہے "زیمیل اداس ہوئی

"کیا تو نہیں

"کر تو جاتے

"بحث مت کرو

کروں گی میں تو "وہ کانٹا اٹھا کر بولی۔

یہ اللہ تم پر پورا نین بھا بھی کا اثر نظر ارہا ہے "وہ پھر مزاق میں گھر والوں کا نام لے گیا

۔ اور ایک بار پھر سے خاموش ہو گیا۔۔

بیوی بیوی ہوتی ہے سمجھے آپ "زیمیل نے گھورا

اسکا دھیان بدلنا چاہا۔۔

دکھ رہا ہے۔۔ "وہ معمولی سا مسکرایا۔۔

اب بھی کریں گے "وہ پوچھنے لگی۔۔

چار سے زیادہ نہیں ہو گئے سوال "سالار نے تیوری چڑھائی

جواب دیں "وہ ٹیبل پر ہاتھ مارتی زور سے بولی۔۔

بلکل نہیں موٹی۔۔ "وہ منہ بسور کر بولا جیسے بہت اداس ہو۔۔

"ہاں منہ تو ایسے لٹکا رہے ہیں جیسے۔۔۔ بہت غم ہو

"شی از ٹوچ ہاٹ

استغفار جو منہ میں آیا کہہ دیا ایسے لفظ کون بولتا ہے۔ "زیمیل نے گھورا

"اللہ تعالیٰ نے آنکھیں نکال لینی ہے بیوی کے علاوہ کسی کو دیکھا تو۔  
 چلو یہ ہی کثر رہ گی تھی بن جاؤ مولانی" وہ بولا۔۔۔ جبکہ وہ یہ سب خوب  
 انجوائے کر رہا تھا۔۔  
 نہیں مطلب کیا ہے سمجھتے کیا ہیں خود کو میڈ کو اردو سکھاتے ہیں۔۔ اولیویا  
 سے شادی۔۔۔ کرنی ہے میں مر گی ہوں مجھے سیکھا دیں جو سیکھانا ہے" وہ  
 اٹھ کر اسکے سر پر کھڑی ہو گی۔۔  
 "یار قسم اٹھوا لو میں بہت معصوم ہوں ڈر لگ رہا ہے اب  
 آئے بڑے ڈرنے والے" زینیل پھر سے بیٹھ گی۔۔۔  
 لوگ کیا سوچیں گے" سالار نے افسوس کیا۔۔  
 میں سب کو بتاؤ۔ گی میں وائف ہوں آپکی" وہ گھورنے لگی۔۔  
 اچھا ٹھیک ہے بتا دینا بلکہ۔۔۔ ایسا کروڈ بابا جانے والی بن جاؤ روڈ پر بیٹھ کر چیخ  
 چیخ کر گاؤ" وہ کھانا اسکے آگے رکھتا بولا جو ابھی ویٹر رکھ گیا تھا۔۔

ہمم یہ بھی کردوں گی اگر کسی اور کو دیکھا تو 😊☹️ " اسنے احسان  
کرنے والے انداز میں کھانا کھانا شروع کیا

جبکہ سالار مشکور تھا 🙏

وہ دونوں پہنچے تو۔۔ اسکے سینگر ڈانسر۔۔ اولیویا۔۔ سب پر یکٹیس کر رہے  
تھے۔

ڈریس ارٹسٹ نے سب کو بتایا سالار اگیا ہے ڈائریکٹر نے اسکو دیکھا اسنے  
سوری کیا

اور زمیل سب کچھ حیرانگی سے دیکھ رہی تھی۔۔

یہاں بہت ساری لڑکیاں تھیں جو سالار کے ارد گرد ہو گئیں تھیں ایکدم سے۔ کوئی اسے۔ میکپ لک دیکھا رہا تھا تو کوئی ڈریس تبھی ایک شارٹ ڈریس میں لڑکی آئی اور سالار کا گال چھوا۔

زیمیل کے تو آگ لگ گئی۔

وہ ان دونوں کے بیچ میں آگئی

"زیمیل

تم اولیو یا ہو" زیمیل اردو میں بولی جبکہ اولیو یا اردو سمجھتی نہیں تھی یہ کس کی بچی ہے سالار "اسنے انگلش میں پوچھا سالار کے لیے اپنی ہنسی دانا مشکل ہو گیا

شی ازماے وائف "اسنے ایک: [10/23, 9:37 PM] ♥

چاہت بھری نگاہ زیمیل پر ڈالی اور بنا چھپائے بولا۔ اولیو یا کا منہ کھل گیا جبکہ آنکھیں پھیل گئی البتہ زیمیل کے چہرے پر مغرورانہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

سالار نے اپنی بکری کے شانے پر بازو پھیلا کر اولیو یا کی طرف دیکھا  
 تم مجھے چیٹ کر رہے تھے "وہ غصے سے بولی  
 نوا کیجی ایم سوری "اسنے بات بڑھانے کے بجائے جواب دیا  
 مگر سالار۔۔۔ یہ کیسی بات ہے۔۔ تم نے ایکسیپٹ کیا تھا میرا پر پوزل "  
 اولیو یا ہٹ ہوئی تھی۔۔ تبھی وہ اس سے انگلش میں بات کر رہی تھی جبکہ  
 زیمیل کو کچھ سمجھ رہی تھی اسکی آنکھوں میں ایک دم نمی دیکھ کر زیمیل  
 نے سنجیدگی سے سالار کی طرف دیکھا  
 ائی ایم ریلی سوری۔۔۔ "سالار کو اپنی حرکت پر خود بھی افسوس ہوا  
 اولیو یا نے گھیرہ سانس بھرا ارد گرد لوگ انکی طرف متوجہ ہوتے۔۔۔ تو اسکی  
 بے عزتی ہوتی تبھی اسنے۔۔۔ خود پر کنٹرول کر کے ایک نظر زیمیل کو دیکھا  
 تم دونوں کا کیل ویسے ان میچ ہے۔۔ اگر اس بچی کے علاوہ کوئی لڑکی ہوتی۔۔  
 تو شاید۔۔ میں تمہاری سوری ایکسیپٹ بھی کر لیتی "سالار نے اپنی  
 مسکراہٹ دبائی

مجھے ایسا نہیں لگتا۔۔۔ شی از پرفیکٹ دور میں "وہ شانے آچکا کر بولا۔۔۔۔۔  
ایون اسکی ہائیٹ بھی تم سے میچ نہیں کرتی "اولیویا بولی  
اٹس اڈجیسٹ ایبل "سالار نے زیمیل کی طرف دیکھ کر کہا  
دکھ ہو رہا ہے تمہاری چوائس پر "اولیویا نے کہا اور سر جھٹک کر اسکے پاس  
سے چلی گئی۔۔

زیمیل نے سالار کی طرف دیکھا  
کیا باتیں کہہ گئی ہے وہ "وہ اس سے پوچھنے لگی  
کہہ رہی تھی تمہاری بیوی تمہارے ساتھ پرفیکٹ ہے۔۔۔ "اسنے ایک  
ونک دی۔۔۔ زیمیل ایک دم شرمندہ سی ہوئی سب کے سامنے وہ کیسے اسکی  
گردن میں ہاتھ ڈالے اسے قریب کیے کھڑا تھا جبکہ۔۔۔ آنکھ بھی ماردی  
تھی۔۔۔

شکل تو ایسی نہیں لگ رہی تھی کہ وہ میری تعریف کر رہی تھی "زیمیل نے  
آنکھیں گھمائی



ساری رات تمھاری تعریفوں میں زمین آسمان ایک کیا ہے۔۔ اگر کم تھیں  
تو رات تو پھر سے اگئی ہے "وہ اسکے کان کے نزدیک بولا  
زیمیل سرخ ہو گئی۔۔ یہاں تک کے حیا کی سرخی اسکے گالوں پر بکھر آئی

-----

آپ آپ

۔۔ ہر جگہ شروع ہو جاتے ہیں "وہ کنفیوز سی ہو رہی تھی۔۔۔۔  
سالار کا قہقہہ نکلا۔۔۔

مجھے تو خوشی ہے۔۔۔۔ اس رات کے آنے کی۔۔۔۔ "وہ بولا اب بھی اسے  
قریب سے دیکھ رہا تھا

-

آف سالار "وہ اس سے الگ ہوئی اچانک جیسے گرمی لگنے لگی۔۔۔۔  
اسنے اپنے سر سے کیپ اتار لی۔۔۔  
نونو "سالار نے ٹوکا

کیپ سر پر لو "خود اسکے ہاتھ سے لے کر اسے کیپ پہنائی۔۔ اور اسکے گال پر پیار کیا۔۔

زیمیل تو گھوم ہی گی۔۔ اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا گی۔۔

جبکہ سالار کا ایک بار پھر سے قہقہہ ابھرا۔۔۔

میں کہاں چھپوں "وہ اپنے چہرے پر سے ہاتھ ہٹائے بنا ہی۔۔ بولی۔۔

میری بانہوں میں چھپنا۔۔ مگر ابھی نہیں۔۔ ابھی مجھے تھوڑا سا کام ہے۔۔

تم ویٹ کرو اوکے "وہ بولا۔۔۔ تو زیمیل ویسے ہی سر ہلانے لگی۔

بکری یہاں سب کچھ عام ہے اگر میں اپنا موڈ اون کر لوں تو یہاں کسی کو کوئی

فرق نہیں پڑے گا "وہ اسے۔۔ بتانے لگا کہ شرماتے کی زیادہ ضرورت نہیں

بے حد بے ہودگی ہے "زیمیل نے افسوس سے کہا

ہا ہا ہا "وہ مسکرایا۔۔۔

ویسے مجھے اپنی یہ فلم دیکھنی ہے جو ضرورت سے زیادہ ہٹ ہو چکی ہے "

زیمیل نے زرا گھور کر دیکھا

بلکل نہیں۔ "سالار اپنی شامت نہیں لانا چاہتا تھا  
کیوں" وہ اسکو دیکھنے لگی  
دیکھو۔۔ چھوٹے بچے ایسی چیزیں نہیں دیکھتے "وہ بولا۔ مسکراہٹ بار بار دبا  
رہا تھا

س۔۔۔ سالار آپ نے کیسی مووی بنائی ہے "زیمیل کا دل ڈوب ہی گیا۔۔  
سالار کا البتہ قمقہ ابھرا۔۔ اور اور کس طرح وہ اسکی معصومیت پر اسکو پیار  
کرتا۔۔۔۔

اور پھر پیار کرنے سے بھی تو بار بار شرماتی تھی۔۔۔  
اٹس فاسٹینگ مووی۔۔۔ بیبی "اسنے اسے تسلی دی تو زیمیل نے۔۔ سانس  
بھال کیا۔۔۔

اب میرا ٹائم ویسٹ نہ کرو "وہ گھورنے لگا۔۔  
البتہ زیمیل ارد گرد دیکھنے لگی۔۔۔

سالار نے اسے۔۔ ایک طرف بیٹھایا جبکہ فیروز سے کہا کہ اسکو کچھ کھانے پینے کا سامان لادے جبکہ خود وہ ایک بار پھر اولیو یا اور اپنے کو سینگرز کی طرف چلا گیا

زیمیل اسی کی طرف دیکھ رہی تھی

وہ بیسٹ تھا۔۔ ایک دم پرفیکٹ آئیڈیل کسی بھی لڑکی کا خواب

سب سے اہم بات۔۔ وہ۔۔ جانتا تھا عورت کو عزت کس طرح دینی ہے۔۔ اپنے رشتوں کو کس طرح عزت دینی ہے ہاں۔۔ ایک انسان کے لیے عمر کے اس حصے میں آکر یہ سب جاننا جب۔۔۔

وہ تمام تر جزبات رکھتا ہو کافی مشکل ہوتا ہے۔۔ مگر اسے اتنا بھی علم تھا کہ وہ اسے واپس منا کر لے جائے گی

یہ اسے لگتا تھا آگے کیا ہونا تھا وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔

سالار نے ہاتھ میں مائیک لیا۔۔ اور ایک ٹون سیٹ کی۔۔۔

جبکہ مائیک کے قریب وہ ایک انگلش سونگ گنگنا نے لگا۔۔۔

اسکی آواز بے حد حسین تھی۔۔۔

ایک دم وہاں کام کرتے سب ورکرز اسکی طرف دیکھنے لگے  
وہ۔۔ بنا ہچکچائے۔۔ گارہا تھا۔۔ زیمیل بھی سن سی اسکو دیکھنے لگی  
ہاں یہ سچ تھا سمجھ اسے کچھ نہیں آرہی تھی  
مگر اچھا لگ رہا تھا اسکی آواز کو سننا۔۔۔

وہ مسکرا کر اسکی طرف دیکھتی رہی  
پھر اسکی آواز کے پیچھے۔۔ اسکے کو سنگرنے آواز اٹھائی۔ اور پھر اولیو یانے اور  
پھر ایک اور سنگرنے جب وہ سب گانے لگے تو سالار نے مائیک ہٹالیا۔۔  
وہ لبوں پر زبان پھرتا سر کو۔۔ ایک مخصوص حرکت دیتا ہلانے لگا جیسے وہ  
اپنے ہی میوزک کو انجوائے کر رہا ہو۔۔۔۔

اچانک وہ سب روکے تو۔۔ پھر سالار نے ایک دھن اٹھائی  
اور اتنی خوبصورت اور مکمل آواز تھی کہ۔۔ زیمیل کو لگا اسکے وجود میں جیسے  
ایک عجیب سی لہر دوڑ گئی ہو۔۔۔۔

اسکی آواز کے ساتھ اس بار اولیو یا نے آواز اٹھائی تھی  
سالار نے اولیو یا کی طرف دیکھا۔۔۔ اور۔۔۔ دونوں گاتے گاتے جھکے۔۔۔  
اور ایک بار پھر اونچی ٹون اٹھائی۔۔۔  
یہ بے حد شاندار تھا۔۔۔  
زیمیل کا دل کیسا تالیاں بجائے۔۔۔  
مگر وہ چپ چاپ لبوں پر پر جوش مسکان لیے بیٹھی رہی۔  
سالار نے اس دوران اسکی طرف نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔  
پھر انکے پیچھے کو سنکر زگانے لگے۔۔۔  
اور زیمیل جو سالار کی آواز کی مدہوشی میں گم تھی اچانک۔۔۔ کسی کے  
پکارنے پر اسکی طرف دیکھنے لگی۔۔۔  
ہائے "وہ لڑکا تھا۔۔۔  
زیمیل نے سر ہلا دیا۔۔۔

وہ اسکے اور سالار کے درمیان اکھڑا ہوا کہ سالار اب اسے نہیں دکھ رہا تھا

----

زیمیل بڑی بڑی حیران آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

کون ہیں میڈیم آپ "وہ اردو بول رہا تھا

" میں سالار کے

اوہ سالار مرتضیٰ کے ساتھ ہو " وہ لڑکا جیسے پہچان گیا تھا زیمیل بیوی کہنا

چاہتی تھی پھر شانے آچکا گی۔۔۔۔

ضروری تو نہیں سب کو پتہ چلے۔۔۔۔

ہی از ریلی۔۔۔ گڈ " وہ ایک نظر مڑ کر سالار کو دیکھتا بولا

زیمیل نے بس سر ہلایا البتہ مسکرا ہٹ الگ تھی۔۔۔

تو تم اسکی گرل فرینڈ زہو۔۔۔۔ لگتا نہیں سالار کا ٹیسٹ ایسا ہو گا۔۔ " وہ لڑکا

بولا ساتھ ہنسا

زیمیل نے گھور کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

" اوپس سوری۔۔ تم نے مائنڈ کیا  
وہ معذرت کرنے لگا اور پھر اسکے آگے۔۔ انسکریم بڑھادی  
زیمیل نے سوالیہ نظروں سے دیکھا  
" اوکے ایکسیپٹ مائے سوری  
میں انکی بیوی ہوں " زیمیل کو بتانا ہی پڑا  
اوہ دیٹس گریٹ " وہ لڑکا مسکرایا  
ڈونٹ وری میں فلرٹ نہیں کر رہا۔۔ " اسنے اسے یقین دلایا اور ہنسا  
زیمیل اسکی بات پر مسکرا دی۔۔ اور اسکے ہاتھ سے انسکریم تھام لی اور یہی  
منظر سالار نے دیکھ لیا جو کافی دیر سے زیمیل کی تلاش میں نظریں گھما رہا تھا  
سردی میں انسکریم " وہ بولی۔۔۔  
ہاں مزاح دیتی ہے " وہ لڑکا ہنسا  
یار سیریل میں بھی تمہارے ہز بینڈ کا فین ہوں ویسے میں انکا میکپ  
" ارٹیسٹ ہوں صفان نام ہے میرا



وہ بولا اور زیمیل کے بالکل ساتھ بیٹھ گیا جیسے ہی زیمیل کے سامنے سے صفان  
ہٹا سیدھی نظر خاموش کھڑے خود کو دیکھتے سالار سے جا ٹکرائی  
اسکے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی  
زیمیل ایک دم صفان سے دور ہوئی  
اوہ یس آئی ایم کم "وہ کسی سے بولا اور جلدی سے زیمیل کے پاس سے اٹھ  
گیا

البتہ زیمیل سے وہ آنسکریم کی بائیٹ نگلنا مشکل ہو گئی تھی۔  
سالار اسی کی طرف دیکھ رہا تھا  
زیمیل کی معصوم نظریں بھی اسی پر تھیں جو بار بار جھپکتی گیرتی اپنی  
غلطی پر شرمندہ سی تھیں۔۔۔

سالار نے رخ موڑ لیا  
زیمیل نے وہ آنسکریم وہیں رکھ دی۔۔۔  
تبھی فیروز آگیا

سوری میم مجھے دیر ہوگی" وہ بولا اور زیمیل کے ہاتھ میں چائے کا کپ اور کچھ سامان دینے لگا۔۔

زیمیل۔۔ نے وہ تھام لیا مگر کھانا تو مشکل ہو گیا تھا۔  
وہ بار بار سالار کی پشت دیکھتی۔۔

تقریباً گھنٹے سے اوپر وقت گزر گیا تھا وہ یوں ہی سولی پر لٹکی ہوئی تھی  
سالار نے ایک بار بھی اسکی طرف نہیں دیکھا وہ۔۔ مائیک رکھ کر پلٹا تو فیروز  
اسکے پیچھے پیچھے تھا۔

میکپ آرٹسٹ جن میں صفان بھی تھا اسے اسکی لکس دیکھانے لگے  
سالار سنجیدگی سے۔۔ سب کو جواب دیتا رہا۔۔۔

پھر وہ آگے بڑھا تو ڈریس دیکھانے کچھ لوگ اگئے۔۔۔

اسنے ڈریس سلیکٹ کیا۔۔ اور اب قدم زیمیل کی طرف تھے۔۔ جو جتنا ہو  
سکتا تھا آنکھوں کو معصوم کر رہی تھی شاید وہ ترس ہی کھالے مگر ارادے  
بلکل نیک نہیں تھے

وہ اسکے نزدیک آیا۔۔۔

یوڈیزروپنیشنٹ "اسنے سرسراتے لہجے میں زیمیل۔ کی جان مزید سکھادی  
جبکہ۔۔۔

اسکی گردن میں ہاتھ ڈال کر اسے آگے کی جانب دھکیلا  
س۔۔ سالار میں تو "وہ بتانے لگی

بیبی گرل۔۔۔ بات تنہائی میں ہوگی "وہ سپاٹ لہجے میں بولتا اسکا ہاتھ تھام کر  
۔۔۔ وہاں سے۔۔۔ باہر نکلنے لگا۔۔۔ سٹوڈیو سے باہر نکل کر اسنے فیروز کی  
جانب دیکھا

میں خود جاؤں گا "وہ بولا اور فیروز نے سر ہلادیا  
زیمیل کو اسنے دھکیلنے والے انداز میں گاڑی کے اندر کیا  
اور دروازہ دھاڑ سے بند ہو گیا

اور خود دوسری طرف سے وہ گاڑی میں بیٹھا

اور گاڑی۔ چلانے لگا

صرف سٹریٹ لائٹس کی روشنی گاڑی میں ارہی تھی

سالار کا ایک ہاتھ۔۔ اسکی گردن پر اچانک رینگنے لگا۔

"س۔۔ سالار میں تو بس۔۔ وہ اردو بول رہے تھے

رہے تھے" اسنے لفظ پکڑا اور اسکی گردن سے ہاتھ بالوں میں پھنسا لیا۔

سوری "زیمیل نے فوراً ہارمان لی غلطی اسی کی تھی

کوئی معافی نہیں ہے" سالار نے ایک جھٹکا دیا۔۔ اور۔۔ ایک دم گاڑی روک

کر وہ اسکے چہرے پر اچانک اپنی جگہ سے اٹھتا

جھکا۔۔ اسکے انداز میں زیمیل کے لیے سزا تھی۔۔ زیمیل ایک دم پھڑپھڑا گئی

اور۔۔۔ وہ اسکو کچھ دور کرنے لگی۔۔۔

مگر سالار نے سیٹ کو ہاتھ مار کر پیچھے کر لیا۔

گاڑی اتنی بڑی تھی۔۔ سیٹ پیچھے چلی گئی وہ اسپر چھانے لگا

اپنی من مانی پر اترنے لگا۔۔ یہاں تک کہ۔۔ اس کے عمل سے زیمیل۔ کی آنکھ میں آنسو آگیا۔۔۔۔

جسے سالار نے خود ہی انگوٹھے سے صاف کیا  
کیسا لگ رہا ہے بیبی "وہ خمار زدہ لہجے میں بولا۔۔۔  
زیمیل نے آنکھیں جھپک کر اسکو دیکھا  
بہت برے ہیں آپ "وہ اپنا چہرہ چھپانے لگی  
سالار مسکرایا۔۔۔

یہ صرف ٹریلیر ہے مووی پوری دیکھاوگا "وہ اس کے چہرے پر بکھرنے والے بال ہٹا کر بولا۔۔۔

ہم باہر ہیں سالار کوئی دیکھ لے گا "وہ گھبرا کر بولی۔۔  
یہ گاڑی۔۔۔۔ بلیک میرر کی ہے یہاں سے اندر کوئی دور بین سے بھی نہیں دیکھ سکتا "اسنے اسکی ناک کھینچی اور مسکرا کر اطلاع دی۔۔۔۔  
زیمیل نے کچھ حیرانگی سے دیکھا۔۔۔۔

اور سر ہلایا۔۔۔

سالار نے اچانک ہی اسکی گردن پکڑ لی۔۔۔

تو تمھیں آنسکر یم کھانی ہے وہ بھی۔ اس کی دی ہوئی "وہ آنکھیں نکالتا غرایا

نہی۔۔۔ نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔" وہ اپنی صفائی دینے لگی۔۔۔

تو پھر کیسا ہے میں نے تمھیں کہا تھا نہ میرے علاؤہ کسی کو مت دیکھنا "وہ بے

باکی پر اتر جبکہ زیمیل کے رنگ فق ہوئے

سالار "وہ گھبرا گئی۔

شیٹ آپ۔۔۔" وہ غصے سے بولا۔۔۔

ہاتھ توڑ دوں گا آئندہ کسی سے کچھ لیا "وہ بھڑکا۔۔۔

ٹھیک ہے مگر آپ "وہ اسکی کروائی پر اصل سٹیٹار ہی تھی۔۔۔

جبکہ سالار محفوظ ہو رہا تھا۔۔۔

زیمیل نے بلا آخر۔۔ خاموشی میں ہی آفیت جانی۔۔

اور سالار اپنی من مانی پر تار گیا۔۔۔

وہ اپنی مرضی کر کے۔۔۔ پیچھے ہٹا۔۔۔ اور زیمیل کے پریشان چہرے کو  
اسنے اپنی ہنسی دبا کر دیکھا تھا۔۔۔  
انٹر سٹینگ "اسنے پیاری سی ونک دی  
جبکہ زیمیل نے اسپر کے بر سادیے۔۔۔  
وہ کتنا بد تمیز تھا۔۔۔ اسے باخوبی اندازا ہو رہا تھا  
جبکہ سالار ڈھٹائی سے ہنستارہا۔۔۔

وہ گھر پہنچے تو سالار نے اسے۔۔۔ اپنے بازوؤں میں بھر لیا زیمیل بھی مسکرا  
دی

اسکے ساتھ گزرتا ہر لمحہ بہترین یاد تھا وہ اسے روم میں لے جانے لگا۔۔۔  
تبھی زیمیل کو کچھ یاد آیا اسنے سالار کے پیشانی پر بکھرے بالوں میں ہاتھ چلایا  
۔۔

سالار نے اسکی جانب دیکھا  
واپس چلتے ہیں "زیمیل بولی آنکھوں میں آس تھی جیسے وہ مان جائے گا اور اسی  
لمھے سالار نے اسے۔ چھوڑ دیا  
وہ ایک دم ساڑھیوں پر جاگیری  
زیمیل کو زیادہ تو نہیں لگی تھی مگر یہ اچھا نہیں تھا  
وہ سالار کو دیکھنے لگی  
دیکھتے ہی دیکھتے اسکی آنکھوں میں آنسو بھر گئے۔  
سالار ایک سیڑھی جہاں زیمیل بیٹھی تھی اس سے اوپر والی پر پاؤں رکھتا اسکے  
چہرے کی جانب جھکا  
تم مجھ سے۔۔۔ کسی بھی قسم کی ڈیمانڈ کرنا مگر دوبارہ یہ مت کہنا کہ واپس  
چلو۔۔۔۔

میں نے تمہیں کہا تھا تم صرف میرے بارے میں سوچو گی نہ کہ یہ کہ  
۔۔۔ اب میں تم سے راضی ہوں تو تم مجھے واپس لے چلو گی۔۔ میں کہیں



نہیں جاؤں گا۔۔۔ اور تم بھی کہیں نہیں جاؤ گی اور اگر دوبارہ ہاتھ چھڑانا  
چاہتی ہو تو جاسکتی۔۔۔۔

ورنہ میری زندگی میں۔۔۔ دوبارہ تکلیف کی کتاب مت کھولنا۔۔۔۔  
اور یہ بات میں نے تمہیں آج کہی ہے سو سال بعد پوچھو گی تب بھی یہ ہی  
کہوں گا "وہ اتنی سختی سے کہہ رہا تھا زیمیل کو لگا ہی نہیں کہ یہ وہی سالار ہے  
۔۔۔ وہ سر جھکائے بیٹھی رہی جبکہ سالار۔۔۔  
وہاں سے روم میں چلا گیا۔۔۔  
اور زیمیل کو مرتضیٰ کی بات یاد آگئی  
" وہ نہیں آئے گا

-----  
صبح اسکی آنکھ کھلی تو سالار کو خود پر : ❤️ [10/23, 9:38 PM]  
جھکا پایا۔۔۔

اسنے ناراضگی سے۔۔۔ کمبل کو اپنے چہرے پر دوبارہ ڈال لیا۔۔۔  
۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ ناراض ہو۔۔۔۔۔  
میرے۔۔۔۔۔ کتنے پاس ہو۔۔۔۔۔ "وہ مسکرایا  
زیمیل نے پھر بھی کوئی ریاکشن نہیں دیا۔۔۔  
جبکہ یہ اسے ماننا پڑا تھا وہ بے حد حسین آواز میں گنگنا یا تھا۔۔۔ کہ وہ کمبل پر  
گرفت اور بھی سخت کر گئی تھی۔۔۔  
اچھا یہ پسند نہیں آیا "سالار سوچ میں پڑ گیا۔۔۔۔۔  
جب سے میرا۔۔۔۔۔ دل تیرا ہوا۔۔۔۔۔  
اسنے۔۔۔۔۔ کمبل کو اسکے چہرے سے ہٹایا۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ تھوڑی اونچی آواز میں  
گنگنا یا۔۔۔  
زیمیل کا دل۔۔۔۔۔ بری طرح دھڑکا تھا۔۔۔۔۔  
اسنے آنکھیں بند کر لی جبکہ سالار نے۔۔۔۔۔ مسکرا  
کر اسکے نخرے دیکھے تھے۔۔۔۔۔

اور اسکے چہرے کو بے پردہ کر دیا۔۔۔  
خوبصورت چہرہ اسکے سامنے تھا۔۔۔  
سالار۔۔۔ سنجیدگی سے اسکے چہرے کی جانب دیکھتا رہا۔۔۔  
ایک گھیری سانس اسنے اسکے کان کے پاس کھینچی تھی۔۔  
زیمیل نے کمبل کو اور بھی سختی سے جکڑ لیا۔۔۔  
سالار کے لب پھر سے مسکرائے  
تمہیں انگلش سونگ سمجھ نہیں آئیں گے۔۔۔ اردو۔۔۔ پر ہی پٹ جاؤ "وہ  
شرارتی لہجے میں بولا جبکہ زیمیل نے ایک دم آنکھیں کھولیں۔۔ اور اسکو دور  
جھٹکا۔۔۔۔۔  
ہاں جاہل ہوں نہ میں تو "وہ آنکھیں گھما کر بولی۔۔  
اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔  
سالار کا قہقہہ نکلا اور اسنے اسکی گود میں زبردستی سر رکھا اور لیٹ گیا۔۔۔  
اسی کے بلنکٹ پر۔۔۔

کوئی شک ہے۔۔۔ تمہیں کہاں سمجھ آتی ہے۔۔۔ کچھ "اسنے۔۔ اسکو  
گھیری نظروں سے دیکھا  
اپکو شرم ارہی ہے میری بے عزتی کرتے ہوئے "وہ افسوس سے اسے دیکھنے  
لگی

دیوانہ کر رہا ہے۔۔ تیرا روپ سنھرا۔۔۔ "وہ آنکھ مار کر پھر سے گنگنا یا۔۔۔  
زیمیل نے چہرہ موڑ لیا  
" یعنی۔۔ تمہارا ماننے کا کوئی ارادہ نہیں  
وہ اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا بولا۔۔۔  
آپ کتنا روکھے ہو گئے تھے سالارا ایکدم۔۔۔ "زیمیل نے اسکی جانب دیکھا  
۔۔ سالار نے گھیرہ سانس بھرا

تم یہ کیوں نہیں یاد رکھتی۔۔۔ کہ بس ہم تم ہیں۔۔۔  
تمہیں سب کو یاد رکھنا ضروری ہے "وہ اسکی ہتھیلی پر پیار کرتا بولا۔۔۔

کیونکہ یہ میں جانتی ہوں وہاں سب آپ سے کتنا پیار کرتے ہیں "زیمیل نے  
اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرہ  
جبکہ وہ ہنسا۔۔۔

بھاڑ میں جائیں۔۔۔ سچی بھاڑ میں جائیں  
"ہم ٹوٹے دل کا جشن۔۔ منائیں۔۔۔۔۔"

وہ آنکھ مارتا اٹھا۔۔ اور ڈریسنگ کے سامنے کھڑا ہو گیا  
جبکہ دلکشی سے وہ مسکراتا۔ گنگنار ہاتھا۔  
یاد نہ آئے۔۔ مجھے یاد نہ آئے۔۔

اتنی پیلا دو کہ وہ یاد نہ آئیں۔۔۔ "وہ مسکرایا  
اسکی مسکراہٹ میں عجیب سی بات تھی۔۔ زیمیل اسے نم آنکھوں سے  
دیکھتی رہی۔۔۔

جبکہ وہ اسکے پاس آیا

تمہیں صرف میری فکر کرنی ہے۔۔۔۔۔ نہ اتنا سوچو۔۔۔۔۔ مسکراؤ۔۔۔  
 تمہیں بھی مزہ آئے گا۔۔۔ "وہ اسکی پیشانی پر پیار کرتا گال تھپتھپا کر۔۔۔  
 پیچھے ہوا۔۔۔ وہ کافی ہینڈ سم لگ رہا تھا۔۔۔ وائٹ جیکٹ اور پینٹ شرٹ  
 میں۔۔۔

آج پورا بیزی ڈے ہے۔۔۔ مگر میں تمہیں گھنٹے تک اپنے پاس بلا لوں گا۔۔  
 اس گھنٹے میں تم نے ناشتہ کرنا۔۔۔ ہے اور فریش ہونا ہے۔۔۔ اوکے "وہ بولا  
 ۔۔۔ زیمیل نے سر ہلایا۔۔۔ جبکہ وہ ونک دیتا۔۔۔ کمرے سے باہر نکل گیا  
 ۔۔۔۔۔

زیمیل جبکہ وہیں بیٹھی رہ گئی۔۔۔۔۔  
 اسنے دل سے۔۔۔ اسکی تکلیف کو محسوس کیا تھا پیارا احساس کثیر۔۔۔ محبت یہ  
 زیمیل نہیں کر رہی تھی وج سوچ کر آئے گی کہ وہ سمیٹ لے گی اسکو۔۔۔  
 بلکہ سالارا اسکو کر رہا تھا۔۔۔

کون۔۔ جب وہ بھی نہیں تو کون کرے گا۔ اسکے اندر سے۔۔۔ یہ احساس  
 "ختم۔۔"

-----

وہ سٹوڈیو پہنچا تو ساری سیٹج۔۔۔ ڈریسنگ۔۔۔ مائکس۔۔۔ میٹینگ۔۔۔  
 میکپ۔۔۔ شوز۔۔۔ کوپاٹر میٹنگز ساؤنڈ اور ان سب میں اسے بہت  
 وقت گزر گیا یہاں تک کہ۔۔۔ وہ جو اسے ایک گھنٹے کا کہہ کر نکلا تھا۔۔۔  
 ایک دم تھک ہار کر اندر بیٹھا۔۔۔  
 فیروز نے اسے۔۔۔ پانی کی بوتل دی۔۔۔ وہ اولیو یا سے بات کرتے ہوئے وہ پی  
 رہا تھا

اولیو یا کا انداز روکھا تھا۔۔۔ مگر پھر بھی وہ نارملی اس سے بات کر رہا تھا۔۔۔  
 اب تک اولیو یا نے اس سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔  
 سالار اسے ٹون سمجھا رہا تھا۔۔۔

جبکہ اچانک اسکی نظرایل سی ڈی پر پڑی۔۔۔

جہاں باہر کا منظر دیکھائی دے رہا تھا

یعنی اوڈینس جمع ہونی شروع ہو گئی تھی

شیٹ ٹائم کیا ہو رہا ہے "اسنے فیروز کو دیکھا

سر۔۔ کنسرٹ شروع ہونے میں بس گھنٹہ رہ گیا ہے

وہ گھڑی دیکھ کر بتانے لگا۔۔

مائے گاڈ۔۔۔ زیمیل کا فون نہیں آیا کیا "وہ ایک دم اٹھا اولیو یا کو بھول گیا تھا۔۔

اولیو یا اردو سمجھ تو نہیں سکی تھی زیمیل نام پر البتہ منہ ضرور بن گیا تھا

نہیں سر۔۔۔ ویسے سر آپکو جلدی ریڈی ہونا چاہیے آپکا ریڈ کار پیٹ انٹرویو

ہے اولیو یا میم کے ساتھ "فیروز نے کہا۔۔۔

تم سب چھوڑو زیمیل کو لے کر آؤ "وہ آرڈر دینے لگا۔

سالار۔۔۔ "اولیو یا بولی۔۔۔



آئی تھینک تمہیں۔۔ ریڈ کارپٹ پر فوکس کرنا چاہیے "وہ انداز الگا کر۔۔۔  
اپنی زبان میں بولی۔۔۔  
سالار مسکرایا۔۔ جبکہ اسکو آنکھ الگ ماری۔۔۔  
شی از مائے۔۔۔ بریتھ۔۔۔ آئی کانٹ لیو وڈ آؤٹ ہر۔۔۔ "وہ مسکرایا۔۔۔  
جاؤ تم "فیروز کو کہا۔۔۔  
اولویا نے سر جھٹکا۔۔۔  
جبکہ سالار کو ڈریس ڈیزائنر نے کپڑے لا کر دیے۔۔۔  
اور اسنے۔۔۔ ان کپڑوں کو توجہ سے دیکھا  
یہ بے حد مہنگا سوٹ تھا۔۔۔  
جبکہ۔۔۔ تین اور سوٹ تھے جو اسنے اسی کنسرٹ میں چینج کرنے تھے اور  
ریڈ کارپٹ اسنے اس ڈریس میں اٹینڈ کرنا تھا اسنے سر ہلایا اور ڈریس لے کر  
۔۔۔ وہ۔۔۔ اپنے روم کی طرف چلا گیا۔۔۔ جو پرائیویٹ تھا  
اولویا بھی اپنا ڈریس چینج کرنے کے لیے اٹھ گئی تھی۔۔۔

زیمیل کو غصہ تو بہت تھا۔ مگر اسکو ایک دم سامنے دیکھ کر سارا غصہ ہوا ہو گیا  
۔۔۔ اور جیسے وہ ساکت رہ گئی۔۔۔

ہینڈ سم لفظ اب اسکے لیے چھوٹا لگ رہا تھا  
وہ بے حد سٹننگ لگ رہا تھا۔۔۔

ایک پاکٹ میں ہاتھ ڈالے۔۔۔ وہ دوسرے ہاتھ سے اپنے بالوں کو سنوارتا  
۔۔۔ اسی کی طرف ارہا تھا جبکہ چہرے پر مسکان تھی۔۔۔  
اور اسکے پرفیوم کی خوشبو تو۔۔۔ پورے ڈریسنگ روم میں تھی۔۔۔  
وہ دانتوں تلے لب دبائے اسے دیکھتی رہی واقعی وہ خوش قسمت تھی  
اتنا بھرپور شخص اسکی قسمت میں تھا۔۔۔

ایم سوری "وہ نزدیک اکر۔۔۔ اسکا گال کھینچتا پیار سے بولا۔۔۔۔۔  
زیمیل نے آنکھیں پھیر لیں

اچھا لگتا تھا بار بار اسکا منانا اسکا قریب آنا  
اور پھر ارد گرد کے لوگوں کا زمیل کور شک سے دیکھنا  
یہ سب اسکے لیے بے حد حسین تھا  
زندگی کو اسنے اسطری تصور نہیں کیا تھا  
یہاں تک کے اسکے دماغ اسکی یادداشت میں کہیں کسی کی یاد نہیں تھی کہ اسکی  
زندگی میں کبھی کوئی عدیل بھی تھا۔۔۔ اسکا باپ بھی تھا جسنے اسے بیچا۔۔۔ یہ  
پھر سعیر۔۔۔۔  
نہیں اسے کچھ یاد نہیں تھا اسے یاد تھا تو سالار جو اسکا حال تھا۔۔۔۔  
اور جس کے ساتھ وہ مستقبل گزارنے کے خواب سجائے ہوئے تھی۔۔  
مگر وہ اسے خوش دیکھنا چاہتی تھی وہ جانتی تھی۔۔ اسکی خوشی۔ اپنی فیملی کے  
ساتھ ہے وہ جتنا خوش ہولے گا۔۔۔ ڈرامہ کر لے مگر وہ اپنے رشتوں کے  
لیے بے حد حساس تھا۔۔ اور جتنا اسنے دیکھا تھا اسے بہت حساس ہی دیکھا تھا  
وہ غصے میں تھا۔۔ تبھی وہ ایسا بیہودے رہا تھا۔۔۔۔

اتنی ناراضگی "وہ اسکی پرسوچ نظروں کے آگے چٹکی بجاتا۔۔ اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتا بولا جبکہ۔۔۔

اسکے سر پر بلیو کلر کی میکی ماؤس والی کیپ ٹھیک کی۔

آپ نے گھنٹے کا کہا تھا میں کب سے انتظار کر رہی تھی اب بلائیں اب بلائیں مگر نہیں یہاں نوشہ میاں بن کر کھڑے ہیں "وہ غصے سے بولی پیار ایک جگہ انتظار کی بھی ویو تھی جو اسنے کیا تھا۔۔۔

اوہ ڈارلنگ آپ کہو تو سارے کام چھوڑ کر بیڈ سے لگ جاؤں بس ایک اشارہ کرو "وہ اسے پیار سے گلے لگاتا۔ بولا۔۔ جبکہ۔۔ اسے ارد گرد کے لوگوں کی پرواہ نہیں تھی لوگ کن انکھیوں سے انھیں دیکھ رہے تھے چلو انگریزوں کی تو خیر تھی ساتھ فیروز جو کھڑا تھا۔ کیا اس سے بھی سارے پردے ختم ہو گئے تھے۔۔۔

ایسے اسے اسپر لاڈ آتا تھا۔۔۔۔

اپکو موقع چاہیے بس۔ اور کل رات کل رات دیکھا تھا ایسے پھینک گئے تھے ا  
پ مجھے وہ بھی ساڑھیوں پر جانتے بھی ہیں کتنی زور سے لگی ہے مجھے "وہ اس  
سے دور ہوتی شکواہ کرنے لگی

میں آج ساری غلطیوں کی۔۔ بہت توجہ سے۔۔ اور بہت رومنٹک انداز میں  
معافی مانگو۔۔ گا۔۔ "وہ بولا۔۔ شرارت آنکھوں۔۔ میں تھی  
نہیں جی ضرورت نہیں ہے آپکو بھی پینیشنٹ ملے گی "وہ بولی اور بال جھٹکے

سالار نے دل پر ہاتھ رکھا  
بس پینیشنٹ میری پسند کی ہونی چاہیے "وہ جھک کر بولا  
یہ کیا بات ہوئی "زیمیل کو ہنسی آئی۔۔۔۔

یہی بات ہے ہماری بات میں بھی بات ہے۔۔۔ خیر ویٹ "وہ بولا اور مڑا  
اسنے کسی لڑکی کو بلایا اور اسکو کچھ سمجھانے لگا وہ انگلش میں بول رہا تھا زیمیل  
کو بس تھوڑی بہت ہی سمجھ رہی تھی۔۔

اسنے لڑکی سے بات ختم کی لڑکی نے مسکرا کر زیمیل کو اپنے ساتھ آنے کا کہا  
زیمیل نے سالار کی طرف دیکھا  
جاؤ "وہ اسکا گال تھپتھپا کر بولا

-

"میں تم سے آدھے گھنٹے بعد ملوں گا۔  
مگر میں کیوں "وہ سمجھ نہیں سکی۔۔۔  
سالار نے گھور کر دیکھا۔ اتنی سی بات پر گھور دیا تھا  
زیمیل پھر سے ناراض ہوتی اس لڑکی کے ساتھ چلی گی البتہ سالار مسکرا کر  
۔۔۔ اولیویا کے روم میں آیا تھا جہاں اسکے کو پاٹنر بھی تھے

-----

سفید ستاروں سے بھری پاؤں تک آتی میکسی پر ہلکا ہلکا میکپ اور۔۔۔ گلے میں  
ڈائمنڈ سیٹ جبکہ کانوں میں چھوٹے چھوٹے موتیوں کی طرح ڈائمنڈ ائرینگ  
۔۔۔ جو دور سے

ہی چمک رہے تھے۔۔۔

اور لمبے بالوں کا۔۔۔ ڈھیلا سا۔۔۔ برائید جوڑا۔۔ جس کی لٹیں بھی آگے  
پیچھے سے نکلی تھی۔۔ بار بار شرارتی لٹیں اسکے چہرے پر جھوم کرا جاتیں۔۔  
پنک۔۔ ہلکا براؤن سالیپسٹک کا کلر اور۔۔ گالوں سے رس کی مانند چمکتی  
روشنی۔۔

وہ اپنی چیئر سے اٹھ کر اس تک جانا چاہتا تھا مگر وہیں تھم گیا  
زیمیل کو چلنے میں مشکل ہو رہی تھی اسنے کبھی اتنا بھاری لباس نہیں پہنا تھا  
اور دوسرا ہیل بھی کبھی نہیں پہنی تھی۔۔۔

وہ جب چل نہ سکی تو سالار نے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔  
اسکی آنکھوں میں زیمیل کے لیے نشہ اور۔۔ لبوں کی تراش میں معنی خیز  
مسکراہٹ جو زیمیل کو شرمانے پر مجبور کر رہی تھی وہ اپنی ہنسی دبا گی۔۔ اور  
حسب عادت دانتوں تلے لب دبا آ گی۔۔

سالار اسکے کان کے نزدیک جھکا اسکے پرفیوم کی خوشبو زمیل کے وجود سے اٹھ رہی تھی۔۔۔

ان پر میرا حق ہے۔۔۔ وقت سے پہلے مشکل میں مت ڈالو انکو "زمیل کے اندر ایک عجیب سے احساس اٹھے اور وہ نظریں چرانے لگی۔۔۔ یولک گور جیس "اسنے اسکی تعریف کی۔۔۔

زمیل مسکردی۔۔ اور اب آنکھوں میں سوال تھا کہ اسے کیوں اتنا تیار کیا تھا اور خود بھی تیار تھا۔

فیروز کو اسنے اشارہ کیا کہ اب وہ ریڈ کارپٹ اٹینڈ کرنے کے لیے ریڈی تھا۔ فیروز سر ہالا کر باہر نکلا

وہ ریڈ کارپٹ۔۔ پر زمیل کے ساتھ چلتا ہوا اڑتا تھا۔۔ اور لوگوں کا ایک شور سا اٹھ گیا۔۔۔



ہاں اسکایہ کونسرٹ تھا مگر اسکے ہر کنسرٹ سے پہلے ریڈ کارپٹ لازمی ہوتا تھا کیونکہ بہت کم وقت میں وہ بے حد مشہور ہو گیا تھا۔ اور لوگ اسکے بارے میں جاننا چاہتے تھے اور اپنے کنسرٹ سے پہلے وہ یہ سیگنٹ لازمی خود سے رکھتا تھا۔۔۔

زیمیل نے سالار کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا سختی سے جبکہ وہ۔۔ کانپ الگ رہی تھی سالار اسے زبردستی لے آیا تھا اسکا چہرہ لال ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔ وہ بالکل اس قسم کا کوئی شوق نہیں رکھتی تھی اور نہ ہی آنا چاہتی تھی مگر سالار اسے لے آیا تھا۔۔۔

اسکے آگے مانگ کیا گیا۔۔ اور سب سے پہلا سوال اس سے زیمیل کے بارے میں پوچھا گیا۔۔۔

سالار نے زیمیل کی طرف نظر بھر کر دیکھا۔۔

اور آج پوری دنیا کے سامنے اسنے۔۔ اعتراف کیا

شی ازمائے بیلوڈ وائف۔۔۔

سیٹیفل۔۔۔ کیرنگ۔۔۔ اٹریکٹیو اینڈ ویری شائے "وہ زیمیل کیطرف مسکرا  
 کر دیکھ رہا تھا جبکہ پورے کونفیڈینس میں وہ بولا تو۔۔۔ زیمیل سر جھکا گئی۔۔  
 ایک شور سا اٹھ گیا تھا اسکی بات پر۔۔۔۔  
 اچو نہیں لگتا۔۔۔ بہت سارے لوگوں کا دل ٹوٹا ہو گا۔۔۔ ائی مین بہت ساری  
 لڑکیوں کا "اس لڑکے نے اسکے آگے پھر سے مائیک کیا۔۔  
 سالار دلکشی سے مسکرایا۔۔۔ کیمرے کیطرف دیکھ کر ایک آنکھ دبائی۔۔۔  
 آئی ایم سوری گرلز۔۔۔۔ "سالار سمیت اس لڑکے کا بھی قہقہہ۔۔  
 نکالا۔۔۔۔  
 کیا ہم میم سے کچھ سوال کر سکتے ہیں "وہ انگلش میں بولا۔۔  
 آئی سیڈ شی از ویری شائے۔۔۔ "سالار نے کہا۔۔۔ تو وہ لڑکا۔۔۔ بات سمجھتا  
 مائک زیمیل سے دور کر گیا۔۔۔۔

سر آپ نے شادی کب کی۔ یہ راتوں رات کیسی خبر تھی۔ مطلب ہم سمجھے لندن پر دھمکا ہوا ہے "وہ لڑکا۔۔ لڑکیوں کے دلوں کی حالت سوچتا افسوس سے بولا۔۔

I got married a year ago نوا یکجلی۔۔۔

وہ سہولت سے بولا۔۔ لڑکا حیرانگی سے دیکھنے لگا جبکہ سالار بھی تسلی سے اسے ساری بات بتانے لگا۔۔۔

اسکا یہ انٹرویو بہت ہٹ جانے والا تھا وہ جانتا تھا زیمیل اسکی جانب دیکھ رہی تھی

دل کی دھڑکنوں میں شمار نہیں تھا۔۔۔۔۔

بے ہنگم سی دھڑکنیں تھیں۔۔۔۔۔

فیروز زیمیل کے پیچھے کھڑا تھا اور اسے سالار۔۔۔ کے بولے گئے ہر جملے کے بارے میں بالکل ایسے بتا رہا تھا جیسے۔۔ کوئی سمجھ بھی نہ پائے کہ وہ زیمیل کو ٹرانسلیٹ کر کے بتا رہا تھا۔۔۔۔۔

زیمیل کے دل میں اسکے لیے مزید پیار بڑھ گیا۔  
وہ دنیا کے سامنے اسے اپنی بیوی بتا چکا تھا۔  
اس سے محبت کا اظہار کر گیا تھا۔۔  
اسکی دل کی ہر دھڑکن سانسوں کی ہر آہٹ پر سالار۔۔۔ تھا۔  
زیمیل کا اچانک دل کیا وہ بھی یوں ہی پوری دنیا کے سامنے اظہار محبت کرے  
۔۔۔  
مگر وہ اسکی طرح انگلش نہیں بول سکتی تھی۔  
اور سچویشن ایسی تھی۔۔ وہ فیروز سے بھی نہیں کہہ سکتی تھی جو اسنے سوچا تھا  
۔۔ اسپر اسے گال پہلے ہی سرخ ہونے لگے۔۔۔۔  
سالاد کا انٹرویو ختم ہوا۔  
آئی ویش سر ہم۔ میم سے بھی بات کر سکتے "وہ لڑکا بولا۔۔۔  
زیمیل نے اپنے ہاتھوں۔ کی کپکپاہٹ پر۔۔ قابو کیا۔۔ اور اس لڑکے کی طرف  
۔۔۔ ہاتھ بڑھایا۔

سالار سمیت اس لڑکے نے بھی چونک کر دیکھا۔  
میرے خیال سے میم ہم سے بات کرنا چاہتی ہیں "وہ لڑکا پر جوش ہوا۔  
سالار کے چہرے پر ایک دم الجھن آگئی۔ وہ بالکل ایسا کچھ نہیں چاہتا تھا کہ  
زیمیل کی کوئی بات اس کے کم پڑھے لکھے ہونے کا ثبوت دے کیونکہ۔  
انڈسٹری۔ ایک حساس جگہ تھی اور یہاں۔۔ عرصے تک لوگ باتیں یاد  
رکھتے تھے۔

I have -  
never seen a person like you in my life.  
If girls love u . So I don't feel angry  
with them. Because Salar Murtaza can  
be every girl's dream.

All of them in Salar Murtaza. There are features. Which can be in any girl's ideal.

I will not say how and when.

I love your every style.

Because I have fallen in love with you.

Probably countless

میں نے اپنی زندگی میں آپ جیسا شخص نہیں دیکھا۔۔۔)  
اگر آپ کو لڑکیاں پسند کرتی ہیں۔۔۔ تو آج مجھے ان سے جلن محسوس نہیں ہو  
رہی۔۔۔۔۔ کیونکہ سالار مرتضیٰ ہر لڑکی کا خواب ہو سکتا ہے۔۔۔  
سالار مرتضیٰ میں وہ سب۔۔۔ خصوصیات ہیں۔ جو کسی بھی لڑکی کے ایڈیل  
میں ہو سکتی ہیں۔۔۔

میں یہ نہیں کہوں گی کیسے کب۔۔۔  
مجھے اچکے ہر انداز سے محبت ہے۔۔ سالار۔۔۔  
(کیونکہ مجھے محبت ہو گئی ہے آپ سے۔۔ بے شمار شاید

سالار دنگ ہی رہ گیا اسنے اتنا شور کبھی نہیں سنا تھا لوگوں نے تالیاں پیٹ  
ڈالیں۔

جبکہ سالار ساکت تھا۔ اسنے اپنے ہونٹوں پر حیرانگی سے زبان پھیری اور  
پھر ایک شاندار مسکراہٹ کو اسنے۔ ہونٹوں میں دبا کر روکا تھا۔۔۔  
آئی ایم شوکڈ "سالار نے اسی مائیک میں کہا۔ جبکہ سب ہنسنے لگے۔۔۔  
زیمیل البتہ اپنے چہرے کی سرخی دبا نہیں سکی۔

اٹس نوٹ گڈ سر میم نے اظہار کیا ہے آپکو جواب دینا چاہیے "وہ لڑکا بولا

۔۔۔۔۔

سالار نے سر ہلایا۔۔

اکثر اظہار تنہائی میں اچھے لگتے ہیں اور ایسے اظہار کا جواب۔۔ تنہائی میں بنتا ہے "وہ بے شرمی سے ہنسا۔۔

اور زمیل کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھ گیا۔۔

جبکہ لوگوں کا شور۔۔ انج سے پہلے اسنے اتنا نہیں سنا تھا۔۔۔

زمیل بے حد خوش اور ایکسائٹڈ تھی اسنے جو سوچا تھا وہ کر کے دیکھایا۔۔

یہ سب اسنے پریشے سے لکھوا کر یاد کیا تھا۔۔۔

اسے خود پر بھی یقین نہیں تھا کہ وہ یہ سب بول دے گی مگر وہ بول گئی۔

سالار اسکے اظہار کا جواب دینے کے لیے بے تاب تھا۔۔

مگر وقت تھا کہ مل نہیں رہا تھا



ڈائریکٹر نے فوراً شروع کرنے کے آرڈر زدے دیے تھے اسنے ڈریسنگ بھی چنچ کر نی تھی۔۔۔

زیمیل اسکی منتظر تھی مگر وہ نہیں اسکا تھا۔۔۔ زیمیل وہیں بیٹھی رہی تھی ایک لڑکی آئی اور اسنے مسکرا کر کہا

میم آپ ڈریس چنچ کرنا چاہتی ہیں "وہ اردو میں بولی۔۔

زیمیل۔ کو کچھ تسلی ہوئی وہ۔۔ کوئی انڈین لڑکی لگ رہی تھی۔۔

زیمیل نے سرنفی میں ہلا دیا۔۔۔

سرنے کہا ہے اگر آپ ڈریس چنچ کرنا چاہتی ہیں تو کر لیں "اسنے مسکرا کر کہا

زیمیل کرنا نہیں چاہتی تھی مگر اسے احساس ہو رہا تھا سالار کو بہت دیر لگ

جائے گی۔۔ اسنے سر ہلایا اور۔۔ اپنا ڈریس چنچ کیا لڑکی نے اسے لونگ

کوٹ اور جینز دے دی۔۔

جینز اسنے واپس کر دی۔۔ جبکہ اپنے پورا نے کپڑے پہن کر اسپر لونگ کوٹ پہن لیا۔۔ سر پر ویسے ہی ہیٹ رکھی۔۔ وہ اس وقت کمرے میں تنہا۔۔ تھی

----

شیشے میں اپنے سر پر ہیٹ سیدھی کر رہی تھی تبھی دروازہ دھڑ سے کھلا وہ گھبرا کر مڑتی کہ سالار کو دیکھ کر ایک دم۔۔ مسکرائی۔۔ سالار نے دروازے کو لوک کیا۔۔

وہ اس وقت سٹائش جینز اور اوپر بلیک۔۔ جیکٹ میں تھا جس پر کام ہو رہا تھا۔۔۔۔ اور اندر بلیک شرٹ تھی۔۔

اسکی گردن پر۔۔ ایک ٹیو بنا ہوا تھا یعنی وہ بے حد سٹائش لگ رہا تھا وہ۔۔۔۔ بھاگ کر زیمیل تک پہنچا اور۔۔۔ بے خودی میں اسکے چہرے پر جھک گیا۔۔ بنا کچھ بھی کہے۔۔۔

اور زیمیل کو خود بھی پھر پتہ نہیں چلا۔۔۔

وہ۔۔۔ بے حد چاہت۔۔۔ سے اسکی سانسوں کو الجھا چکا تھا۔۔۔

زیمیل نے اسکی گردن میں ہاتھ ڈال لیا۔۔۔

ہنی بنی تم مجھے پاگل کر دو گی ایک دن "وہ اسکا چہرہ پکڑ کر بولا  
زیمیل شرما گئی۔۔۔

یہ سب تم نے کیسے کہہ دیا اور کس سے سیکھا۔۔۔  
تفصیل سے مجھے سب جاننا ہے اس وقت تو ڈائریکٹر سے جان بچا کر آیا ہوں

فیروز تمہارے ساتھ ہی ہو گا تمہارے لیے وی آئی پی سیٹ ہے۔۔۔ وہ  
تمہیں لے جائے گا۔۔۔

اور جو کھانے کو دے کھا لینا سمجھی ہو۔۔۔ باقی۔۔۔ باتیں۔۔۔  
اور بھی نزدیک اکر کروں گا "وہ اسکے گال کھینچتا۔۔۔ اسی طرح عجلت میں  
بھاگ گیا جبکہ۔۔۔ زیمیل کھلکھلا دی۔۔۔

یہ اسکے صبر کا پھل تھا۔۔۔۔۔

وائٹڈ اینٹری کی تھی اسنے۔۔۔ اوڈینس کے اوپر سے۔۔ وہ آیا تھا۔۔۔  
اور سٹیج پر۔۔۔ جیسے ہی وہ اتر ا۔۔ اسکی آواز نے چار و سمت جادو بکھیرا دیا۔  
اولیویا۔۔ پیچھے سے بھاگتی ہوئی آئی تھی  
میوزک کا شور سالار کے نام کی پکار۔۔  
اور یہ سب کچھ کسی خواب سے کم نہیں تھا  
وہ دیکھ رہی تھی اسے وہ۔۔ سٹیج پر۔۔  
لوگوں کے دلوں پر۔۔ گیرا تھا بجلی کی طرح

لڑکیوں نے اسپر پھول پھینکے تھے جسے۔۔ وہ کیچ کر لیتا۔۔  
زیمیل نے منہ بنایا۔۔

کہنے کی حد تک وہ جیلسی نہیں رکھتی تھی مگر اسے جیلسی ہوئی  
اسنے منہ نیچے کر لیا۔۔

جبکہ اچانک اسے احساس ہوا اسکے سر پر کسی نے نرم سی چیز بجائی ہے

سالارا انگلش سونگ گارہا تھا۔ اولیویا اسکے ساتھ گارہی تھی۔۔  
اور پھر اولیویا چپ ہو گئی۔۔  
سالار نے سونگ گایا  
اس گانے کے لفظ زیمیل کو سمجھ نہیں آئے مگر۔۔ احساس ہوا جیسے وہ تمام  
لفظ اسکے لیے ہوں۔  
سالار نے وہ سب پھول اکٹھے کر کے اسکے سامنے پیش کر دیے تھے  
جسے زیمیل نے مسکرا کر تھام لیا  
وہ اسکے پاس سے ہٹ گیا  
وہ خود بھی جوش میں تھا لوگوں کو بھی پر جوش کیا ہوا تھا  
ایک گھنٹہ گزر گیا تھا  
یہ تین گھنٹے کا کنسرٹ تھا  
عوام بڑھتی جا رہی تھی شور بڑھتا جا رہا تھا

سالار کے نام کی پکار اٹھ رہی تھی۔۔۔

سالار پوری سٹیج پر چھایا ہوا تھا کبھی ایک طرف کے لوگ۔ کے پاس جاتا تو کبھی دوسری طرف کے۔۔۔

وہ پسینے میں شرابور ہو گیا تھا یہاں تک کے اسکے بال بھی پسینے میں بھیگ گئے تھے پیچھلے ایک گھنٹے سے وہ گارہا تھا اچھل رہا تھا بیچ میں اپنی موج میں ڈانس سٹیپ بھی کر لیتا۔۔۔

اور گھنٹے بعد وہ رک گیا۔۔۔

فیروز نے اسے پانی دیا

اسنے

۔۔۔ اڈینس کی جان پر مزید بنوادی اپنے چہرے پر پانی کی بوتل ڈال کر اسکی جیکٹ۔۔۔ اسکی شرٹ آگے سے پانی میں بھیگ گئی تھی اسنے گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرہ

زیمیل کو اسکی پرواہ ہوئی وہ بیمار پڑ سکتا تھا

لوگوں کا شور بڑھ رہا تھا۔  
دس منٹ پندرہ منٹ بیس۔۔۔۔ منٹ۔۔۔۔  
لگ گئے۔۔۔ وہ سیٹج سے غائب رہا۔۔  
زیمیل کا دل کیا کاش وہ فیروز کی جگہ ہوتی بھاگ بھاگ کر اسکے کام کرتی۔۔۔  
بیس منٹ بعد وہ آیا

--  
آرپورڈی گائز "اسکی بھاری آواز۔۔۔۔ چاروں طرف گونجی۔  
اور زیمیل کو اپنے کانوں پر ہاتھ رکھنا پڑا  
۔ اتنا شور۔

اوکے ریلکس ریلکس۔۔۔۔۔  
لندن یو آر امیزنگ۔۔۔۔  
آئی ریٹلی انجوائے دس۔۔۔۔ نائٹ۔۔۔  
ودیو۔۔۔۔۔ گائز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈیووانٹ مورفن "اسنے چلا کر پوچھا  
اور۔۔ اس سے دس گناہ چیخوں کی آوازوں میں لوگوں نے یس کہا۔۔۔  
تو وہ دلکشی سے ہنسا۔۔۔  
اوکے لیٹس سٹارٹ "میوزک کی تیز ردھم پھیر سے بننے لگی۔۔۔  
وہ۔۔ لوگوں میں اچھل کر جوش کا اضافہ کر رہا تھا۔۔  
اسنے ایکدم جیکٹ اتار دی  
مسلز میں اسکی بوڈی اب سب کے سامنے تھی ٹھنڈ بہت تھی اچھل کود میں  
اسے ڈھنڈ کا احساس نہیں ہو رہا تھا  
اور اسنے وہ جیکٹ اولیویا کو دے دی۔۔۔  
زیمیل نے گھور کر سالار کو دیکھا  
ہا سے بھی تو دے سکتا تھا مگر ٹھکر تو نہیں جانی تھی۔۔۔  
سالار نے پھر سے گانا شروع کیا اور پھر سے ایک ہنگامہ اٹھ گیا  
مزید گھنٹہ وہ گاتا رہا



یہ آخری گھنٹہ تھا۔

وہ سیٹج پر نیچے بیٹھ گیا۔

اولیو یا لوگوں سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔

اسکے کو سنگر بھی پیچ پیچ میں ہنسی مزاق کر لیتے وہ بھی ہنس رہا تھا

لوگ سالار کے بولنے کے منتظر تھے

Salar, there are many people who like  
you

اولیو یا نے سر نفی میں ہلا کر ہنس کر کہا۔

اور سالار کے ہاتھ میں مائیک دے دیا

اوہ لندن ریلکس ریلکس "وہ بولا۔۔۔

اور جیسے۔۔۔ سب لوگ چپ ہوئے

مائے وائف از السودیر "وہ ہنساز میل کو تلاشہ۔۔

نظر نظر سے ملی زیمیل ناراض بھی نہ ہو سکی مسکرا دی

ڈویووانٹ ٹومیٹ مائے وائف "وہ ایکدم چلا کر اٹھا

زیمیل نے بے حد شور سنا تھا۔۔۔

سالار اسکے پاس بھاگتا ہوا پہنچا۔۔

اسکے آگے ہاتھ بڑھایا

نہیں "زیمیل نے جلدی سے انکار کیا

پلیزنہ۔۔ "سالار نے پیار سے کہا

سالار مجھے شرم آتی ہے آپ۔۔ ہی یہ اوچھی حرکتیں کریں "زیمیل نے کہا  
اور ہاتھ دور کیے۔۔

سالار دل کھول کر ہنسا اور زیادہ فورس کیے بنا وہ۔۔ سیٹج پر۔ آگیا۔۔

شی از ٹوروڈ "سالار نے منہ بنایا۔۔

سب ہنسنے لگے۔۔۔۔

LONDON I want to hear your heart's

content

سالار کی آواز پر۔۔۔۔۔ سب پھر سے پر جوش ہو گئے اور اس نے مائیک ایکدم اٹھا کر لبوں کے قریب کیا۔۔۔۔۔  
ہزاروں کی تعداد میں لوگ تھے۔۔۔  
مگر لوگوں کی بھیڑ میں۔۔۔۔۔ ایک شخص جو۔۔۔ لوگوں کے دھکے مکوں سے  
۔۔۔ پریشان ہو رہا تھا۔۔۔  
پر نظر پڑی  
سالار پتھر کی مانند منجمد رہ گیا۔۔۔  
لوگوں نے آخری لفظ۔۔۔  
بابا مائیک میں سنا تھا۔۔۔۔۔

ایک سال بعد انھیں دیکھا تھا: ♡ [10/23, 9:39 PM]

۔۔۔۔۔ وہ جیسے بے تاب نظروں سے انھیں دیکھ رہا تھا۔۔۔  
لوگ اس کے لفظ اس کی نظر کی سمت دیکھنے لگے۔۔۔۔۔

مگر کوئی بھی مرتضیٰ تک نہیں پہنچ سکا تھا۔۔ جبکہ مرتضیٰ کی نظریں بھی اسکی  
نظروں سے جا ملیں تھیں

بے تابی محبت۔۔ کیا کیا نہیں تھا انکی نظروں میں۔۔۔

سالار۔۔۔ بنا کچھ دیکھے سٹیج سے چھلانگ لگاتا اتر تھا۔۔۔

لوگ ایکدم۔۔۔ چلاتے ہوئے اسکی طرف بڑھے تھے لوگوں کی بے شمار

بھیڑ میں وہ ان تک نہیں پہنچ سکا۔ مگر سرخ نظریں انھیں پر تھیں

لوگوں نے اسکو گھیر لیا تھا اسکے ساتھ تصویریں لے رہے تھے۔۔

زیمیل اسکی اس حرکت پر ایکدم پریشان ہوئی

سالار کا آڈینس میں اترنا۔۔۔ ایک ہنگامہ مچا گیا کہ لوگ وہاں سے بھی اتر

اتر کر اسکے پاس بھاگنے لگے

زیمیل اس بھگدڑ پر پریشانی سے۔۔ ادھر ادھر دیکھنے لگی

وہ لوگوں کو ہٹا رہا تھا۔۔۔

فیروز ایک دم اس طرف دوڑا تھا اسکے گارڈز اس طرف دوڑے تھے۔۔ وہ عوام کو چیرتے ہوئے اس تک پہنچے تھے  
مرتضی اس سے بہت دور تھے  
ہنگامہ سا تھا۔ چار سوہر طرف۔۔۔

سالار نے نظروں نظروں میں ہی سختی سے جیسے باپ کو تھام رکھا تھا۔۔  
مرتضی کو دھکے لگ رہے تھے لوگ ان کی پرواہ نہیں کر رہے تھے  
سریہ آپ کیا کر رہے ہیں "فیروز نے اسے جھنجھوڑا  
بابا۔۔ بابا کو پروٹیکٹ کرو" وہ زرا غصے سے چلایا۔۔

فیروز نے ایک دم اسکی نظروں کی سمت دیکھا لوگ سالار تک پہنچنے کو بے تاب  
تھے تبھی مرتضی پریشان ہو چکے تھے کیونکہ۔۔۔ لوگوں کے دھکے انھیں  
لگ رہے تھے فیروز جانتا تھا اسے اپنی پرواہ نہیں ہو گیا اس وقت وہی جسے وہ  
دیکھ رہا ہے اسی کی پرواہ کرے گا فیروز لوگوں کی بھیڑ چیرتا مرتضی تک پہنچا

---

اور انھیں۔۔۔ اپنے ساتھ وہاں سے نکالنے لگا  
مگر مجھے سالار سے ملنا ہے "مر تضحیٰ بولے۔۔۔  
جبکہ فیروز نے انکے قریب اونچی آواز میں کہا  
سر وہ اجائیں گے آپ چلیں یہاں سے۔۔۔" وہ انھیں کو  
نہ نہ کرنے کے باوجود زبردستی کھینچ کر۔۔۔  
وہاں سے نکال چکا تھا۔۔۔ سالار۔۔۔ اب بھی اسی راستے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔  
لوگ اسکے ساتھ۔۔۔ تصویریں بنا رہے تھے وہ بیچ میں۔۔۔ خاموش کھڑا تھا  
جیسے۔۔۔ وہ ایک بار پھر سے پیچھے چلا گیا ہو۔۔۔۔۔  
اسکے گارڈز اسے جس سمت کھینچ کر۔۔۔۔۔ لے جانے لگے وہ سمت چلتا گیا  
۔۔۔۔۔  
زیمیل کہاں تھی وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔ گارڈز اسے لوگوں کے بیچ سے نکال  
لائے تھے۔۔۔

وہ۔۔۔۔۔ اسے سٹوڈیو کے اندر لے جانے لگے۔۔۔ سالار نے اپنا راستہ  
بدل لیا۔۔۔۔۔

گارڈز اسکو روکنا چاہتے تھے مگر وہ بنا روکے۔۔۔ وہاں سے۔۔۔۔۔ باہر نکل گیا  
۔۔۔ گاڑی میں سوار ہوا۔۔۔ اور۔۔۔ نہ جانے کن راستوں پر وہ نکل چکا تھا

پچھے مرتضیٰ زبیل۔۔۔ اس کے سٹوڈیو کے اندر آنے کے منتظر تھے۔۔۔

تم نے کہا تھا وہ یہاں آئے گا کہاں ہے وہ "مرتضیٰ فیروز کا گریبان پکڑ کر  
چنچے

سر آپ گھر چلیں وہ اجائیں گے "وہ بولا

نہیں میرا بیٹا کہاں ہے وہ چلا گیا میں اسکے پاس پہنچ جاتا تم نے مجھے دور کر دیا  
پھر سے اس سے "وہ بس اس طرح تھے کے فیروز کے منہ پر تھپڑ مار دیتے

---

تبھی زین پیچھے سے بھاگتا ہوا آیا۔۔۔

بابا "فیروز سے ان کو الگ کیا

بھائی کہاں ہے "اسنے زیمیل اور فیروز کی طرف دیکھا  
زیمیل خود بھی نہیں جانتی تھی پریشانی سے اسکی آنکھوں میں انسو اگئے

----

جبکہ فیروز ان سب کو سمجھالنا چاہتا تھا بتانا چاہتا تھا کہ وہ یہاں سے چلیں  
سالار خور پہنچ جائے گا مگر مرتضیٰ ہتھے سے اکھڑ چکے تھے بار بار فیروز کو  
مارنے کے لیے اٹھتے۔۔۔۔

تبھی اچانک انکی نیت خراب ہو گئی

بابا "زین اور زیمیل ایکدم انکی طرف بڑھے



میں سب کہہ رہا ہوں سراپ لوگ گھر چلیں سر خود ا جائیں گے " فیروز نے کہا۔ اور زین نے اسکی بات کا یقین کرتے ہوئے یہاں سے نکلنا مناسب سمجھا یہاں بہت شور بہت رش تھا۔۔۔

اور۔۔۔ میڈیا یہ اچانک بننے والی صورتحال کو رتیج کرنے کے لئے بے تاب تھا۔۔۔۔

مرتضیٰ زین اور زیمیل کو بمشکل فیروز لے کر وہاں سے نکلا تھا

رات رفتہ رفتہ اتر رہی تھی۔۔۔ سیاہی آسمان پر پھیل رہی تھی ٹھنڈ بڑھ رہی تھی نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی زیمیل مسلسل دعائیں مانگ رہی تھی سالار کے واپس ا جانے کی فیروز کے ساتھ زین نے جانا چاہا مگر۔۔۔

فیروز اس کے کہنے سے پہلے ہی جل گیا۔ اور یہاں کے راستے زین جانتا  
نہیں تھا وہ سالار کو کہاں ڈھونڈتا  
آپ نے کہا تھا آپ بھائی کو لے کر واپس آئیں گی "زین اس کے مگر ہو گیا جو  
خود بیٹھی رو رہی تھی  
میں "اس سے کوئی بات نہیں بن پڑی۔۔  
مر تضحی تو اس بھری نظروں سے صرف دروازے کو تک رہے تھے۔۔  
زین نے سر جھٹکا۔۔۔  
اور غصے سے زیمیل کو دیکھا  
زیمیل اور بھی پریشان ہو گی ساری بات کا قصور وار خود کو سمجھنے لگی۔۔۔  
اور۔۔۔ فیروز لوٹ آیا۔۔۔  
مگر خالی ہاتھ  
میں پتہ کروا رہا ہوں سر کا "مر تضحی نے غصے سے فیروز کو دیکھا وہ خود  
پریشان تھا سالار۔۔۔۔

اس طرح بچوں کی طرح بیسیو نہیں کر سکتا تھا اسے انداز تھا وہ خود لوٹ آئے گا  
وہ انکو دیکھ کر اپنی کیفیت سے پریشان ہو گیا ہو گا مگر سنبھلتے ہی وہ لوٹ آئے گا

---

زین اور مرتضیٰ اسپر غصہ کرنے لگے بھڑکنے لگے رات مزید سرک گی گھر  
سے فون پر فون آنے لگے

کہ کیا ہوا کیا بنی۔۔۔۔

یہاں تک کہ سب نے فورس کیا کہ وہ۔۔۔ وڈیو کال پر آ جائے مگر انھیں  
بھی بتایا گیا سالار نہیں ہے یہاں۔۔۔۔

سب کی آنکھیں اسے تک رہیں تھیں لوٹ آنے کی منتظر تھیں اسکے۔۔۔۔

-----

وہ اس وقت لندن برج پر کھڑا تھا۔۔۔

شہر رنگین تھا دنیا چل رہی تھی۔۔۔۔

وہ کیوں اگئے تھے "وہ سرخ نظروں سے آسمان کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔

انہیں نہیں انا چاہیے تھا "اسنے۔۔۔اپنے اوپر جیسے بہت بوجھ محسوس کیا۔

--

خود میں عجیب خالی پن محسوس کیا وہ خالی پن جسے پر کرنے کے لیے سال  
بھرا سنے جتن کیے مگر ایک لمہ بھی ایسا نہیں گزرا کہ وہ۔۔۔

اس خلا کو اس بات کو خود میں سے مٹا سکے۔۔۔

دھوکا دیا تھا مرتضیٰ نے اسے۔۔۔ اتنا بڑا دھوکا۔۔۔

وہ ڈیزرو نہیں کرتا تھا۔۔۔ اسنے اپنا سر تھا م لیا۔۔۔

ان سب سے وہ بچ نہیں سکتا تھا۔۔۔

سارے حالات کا سامنا اسے کرنا تھا۔۔۔ اسنے سرد سانس کھینچی تھی۔۔۔ اس

سانس میں بے حد تکلیف تھی۔۔۔

وہ گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی گھر کی طرف گھمائی۔۔۔

-----

وہ گھر میں داخل ہوا تو پہلی نظر۔۔۔ فیروز پر پڑی جو لون میں بیٹھا اسکا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

اسکے اندر اتے ہی ایک دم اسکی طرف بڑھا  
سر آپ کہاں چلے گئے تھے "فیروز اس کے پاس آیا  
اندر کون ہے "اسنے سرد لہجے میں پوچھا  
سر بابا ہیں آپکے اور زین سر ہیں اور میڈیم ہیں "اسنے بتایا  
سالار سر ہلا کر اندر کی جانب بڑھنے لگا اسکے قدم بھاری ہو رہے تھے۔ اور پھر  
بلا آخر وہ اندر آگیا

دروازہ بند کر کے اسنے ان تینوں کو دیکھا مرتضیٰ ایک دم اٹھے اور اس کے پاس  
بھاگ کر پہنچے اور اسے سینے میں ایسے بھینچا کہ سالار بے بس ہو گیا وہ جو خود  
کو سمیٹ کر آیا تھا۔۔۔  
وہ ان کے سینے سے لگا بکھرنے لگا۔۔۔

مر تفضی بچوں کی طرح رو رہے تھے

-

مجھے معاف کر دو سالار میرے بچے میری جان میرے بیٹے مجھے معاف کر دو  
میں نہیں رہ سکتا تمہارے بنا نہیں۔۔۔ رہ سکتا میں نے گناہ کیا یہ۔۔ میں نے  
بہت غلط کیا تمہارے ساتھ نا انصافی کی میں نے "وہ اسکے گھنے بالوں میں  
ہاتھ پھیرتے مسلسل اس سے معافی مانگ رہے تھے جبکہ وہ انکے شانے پر  
سر رکھے چپ کھڑا تھا۔۔۔

سالار کچھ تو بول۔۔ مت کر اس طرح چپ۔۔ میں جانتا ہوں یہ خاموشی  
تجھے اندر اندر ختم کر رہی ہے۔۔۔ مت رہ چپ۔۔۔  
تو جو چاہتا ہے سزا دی مجھے مگر۔۔۔ دور مت رہ۔۔ میں نے تجھے سگوں سے  
بڑھ کر سمجھا ہے۔۔۔

میرا بیٹا ہے یا تو "وہ اسکا سرخ آنسوؤں سے تر چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام کر  
بولے۔۔ ایل سی ڈی پر چلنے والی وڈیو کال سے یہ منظر سب دیکھ رہے

تھے۔۔ سب کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔ زین۔۔ ضبط کیے کھڑا تھا جبکہ  
زیمیل مسلسل آنسو صاف کر رہی تھی  
وہ نظریں جھکائے کھڑا رہا مگر ترضی کا دل پھٹنے کو تھا سالار مگر ترضی کبھی نظریں  
نہیں جھکاتا تھا۔

سالار۔۔۔ تو نظر مت جھکا مجھ سے نظر ملا کر بات کر۔۔۔ کچھ تو بول "وہ  
بولے انکے چہرے پر تکلیف تھی مگر اس سے کی گناہ بڑھ کر سالار کے  
چہرے پر تھی

کیا کہوں "اسنے نظریں اٹھا کر مگر ترضی کو دیکھا تینوں بھائی بے چین ہو اٹھے  
تھے تڑپ اٹھے تھے جبکہ مگر ترضی کو لگ رہا تھا وہ یوں ہی رہا تو انکا دم گھٹ  
جائے گا

اپکو کیا پکاروں۔۔۔۔ بابا یہ بس مگر ترضی۔۔۔۔  
آپ جانتے ہیں ان دونوں لفظوں میں کتنا فرق ہے۔۔۔۔

--اپ نے مجھے کہاں لا کر چھوڑا ہے۔۔۔۔" وہ پوچھ رہا تھا مرتضیٰ اس کے  
شانے تھام کر رو پڑے۔۔۔

مجھے معاف کر دو۔۔۔۔" وہ بولے۔۔۔۔

میرا مان میرا فخر میری محبت میری ضد میری آنا۔۔ آپ کے ساتھ ختم ہو گئی  
۔۔۔ جب پتہ چلا باپ جیسا رشتہ تو۔۔ میرے گرد ہی نہیں۔۔ یہ خرید و  
فروخت ہے۔۔۔" وہ کہہ کر ان کے ہاتھ ہٹا گیا

سالار۔۔۔ ایک دم مدیحا کی آواز پر اس نے دیوار پر فل سائز لگی ایل سی ڈی پر  
سرخ نظروں سے دیکھا

میری جان۔ میں تو کچھ بھی نہیں جانتی۔۔ تھی میں نہیں جانتی تھی سالار  
سالار میں نے تمہیں کبھی غیر نہیں سمجھا میں جانتی ہی کیا تھی۔۔۔ میرے  
بیٹے دھوکا دیا ہے تمہارے باپ نے ہم سب کو بہت برے انسان ہیں یہ



"مدیھا چیجی جبکہ مرتضی بیٹھتے چلے گئے۔۔۔ ہار کر۔۔۔ وہ اپنے آنسو نہیں روک سکے۔۔۔

آپ کیوں کہیں گی برا۔۔۔ یہ میرا اور انکا مسئلہ ہے۔۔۔ باقی کوئی انھیں برا سمجھے۔۔۔ مجھے برداشت نہیں ہوگا" وہ سخت لہجے میں بولا۔۔۔ مرتضی نے پلٹ کر اسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔

وہ سر تھام کر بیٹھ گئے۔۔۔  
سالار "کبیر۔۔۔ نے اسکو پکارا۔۔۔  
سالار نے کسی کی طرف نہیں دیکھا۔۔۔  
اور اپنے کمرے میں جانے لگا۔۔۔  
مرتضی جبکہ ایک دم لیٹے چلے گئے۔۔۔  
بابا "زین کی چیخ پر سالار موڑا۔۔۔

اور باپ کو۔۔۔۔۔ زمین پر بے بس پڑا دیکھ رک وہ۔۔۔ سڑھیوں پر سے اترتا۔۔۔ بھاگا تھا۔۔۔

اسنے مرتضیٰ کو زین سے پہلے پکڑا۔۔۔ اور بازوؤں میں بھر لیا۔۔۔  
بابا "وہ اچانک گال تھپتھپانے لگا مگر مرتضیٰ میں کوئی جان نہیں تھی۔۔۔  
بابا "خوف سے وہ چلا یا تھا۔۔۔ یہاں تک کہ وہ بمشکل سناؤ بھی نہیں لے پا  
رہے تھے۔۔۔

فیروز "وہ دھاڑا۔۔۔ اور فیروز ایک دم اندر داخل ہوا مگر سالار بنا کچھ دیکھے  
۔۔۔

مرتضیٰ کو بازوؤں میں بھر کر۔۔۔ وہاں سے باہر بھاگا تھا اسکا دل اس وقت  
بے حد تیز رفتار میں دھڑک رہا تھا۔  
اگر مرتضیٰ کو کچھ ہو گیا تو۔۔۔ شاید وہ خود کو کبھی معاف کر پاتا۔۔۔ وہ جان و  
دل سے اسے اپنا باپ مانتا تھا وہ اسے کھو نہیں سکتا تھا وہ اس سے ناراض ہو  
سکتا تھا۔۔۔

وہ گاڑی میں بیٹھا تو۔۔۔ زین فوراً۔۔۔ مرتضیٰ کو لے کر بیٹھا جبکہ سالار تیز  
ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔ دوسری طرف سارے گھر والے بے تاب بے چین ہو  
گئے تھے

-----

وہ ہو اسپتال پہنچے۔۔۔ تو مرتضیٰ کو فوراً۔۔۔  
اڈمیٹ کر لیا۔۔۔۔۔  
وہ پریشان تھا زین بے چین نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا اسنے زین کو نہیں  
دیکھا تھا۔۔۔ وہ بار بار دیوار پر مکہ مارتا۔۔۔ اور ادھر ادھر چلنے لگ جاتا

-----

زین کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو آگئے۔۔۔۔  
وہ سر جھکا گیا۔۔۔

سالار جیسے۔۔۔ جلے پاؤں کی بلی بن گیا تھا۔۔۔

اچانک اسکی نظریں زین پر گئیں زین نے بھی اسکی طرف دیکھا۔۔۔ اور وہ  
 بے بس ہوتا ضبط کھوتا سالار کے سینے سے لگ گیا  
 بس کر دیں بھیا اپکی ناراضگی آپکی ہمیں مار دے گی۔۔۔ جنہیں برداشت ہو  
 رہی مجھ سے۔۔۔ آپکی ناراضگی۔۔۔ آپ ایسا مت کریں بھیا۔۔۔ پلیز۔۔۔  
 آپ مت سوچیں۔۔۔ ہم ہیں آپکے  
 بابا ہی آپکے بابا ہیں "وہ اسے بڑوں کی طرح سمجھا رہا تھا۔۔۔  
 تبھی ڈاکٹر۔۔۔ باہر نکلا وہ کچھ بولتا کہ ڈاکٹر کی طرف بڑھا  
 "یہ مائیز ہارٹ اٹیک ہے  
 انھیں۔۔۔ پر وپر کئی کی ضرورت ہے "ڈاکٹر بولا۔۔۔  
 وقت پر یہاں پہنچنے کی وجہ سے انکا کوئی بڑا نقصان نہیں ہوا انکا خیال رکھیں "  
 وہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا جبکہ سالار دروازہ کھولتا اندر گیا تھا  
 مرتضیٰ ہوش میں نہیں تھے۔۔۔ سالار سرخ نظروں سے انھیں دیکھنے  
 لگا۔۔۔

بار بار مجھے ہی جھکنا پڑتا ہے مگر اس بار ایسا کچھ نہیں ہوگا "وہ روٹھے انداز میں بولا۔۔۔۔

اور وہیں بیٹھ گیا۔۔۔

زین نے جیسے۔۔۔۔ سر تھام لیا تھا۔۔۔۔

سوکھ کا سانس۔۔۔ اس کے حلق سے نکلا۔۔۔۔

ساری رات وہ اپنے باپ کو دیکھتا رہا: ♡ [10/23, 9:40 PM] تھا۔۔۔۔

اگر وہ اس بات کو سوچتا کہ مرتضیٰ نے اسے ساری زندگی دھوکے میں رکھا۔۔۔ تو شاید وہ آگے نہ بڑھ پاتا یہ بات۔۔۔ اس کے دل سے کوئی نکال نہیں سکتا تھا

۔۔۔ یہ حقیقت کے وہ خرید و فروخت ہوا تھا۔۔۔۔ یہ بات اس کی انا پر ہر روز لگنے والا کوڑا تھا مگر یہ بھی حقیقت تھی کہ وہ۔۔۔ مرتضیٰ کو کھو نہیں سکتا تھا۔۔۔ اس ایک سال کے گزشتہ عرصے میں اس نے بار بار ایک بات

محسوس کی تھی جتنی شدت زبیل کو پالینے کی تھی اتنی اپنے باپ کو دیکھنے کی  
 تھی اپنی ماں سے ملنے کی تھی بھائیوں سے دوبارہ مل جانے کی تھی رشتے کی  
 بھوک نے اسے کئی بار کمزور کیا کہ وہ خود ہی واپس لوٹ جائے۔۔۔  
 مگر قدم اٹھے نہیں وہ لوگ تو انجان تھے اسکے لیے۔۔۔  
 اور سگے ماں باپ کے لیے اسکے دل میں کچھ نہیں تھا ڈھونڈنے سے بھی اسے  
 یہ احساس نہیں ہوا کہ وہ کسی اور کی اولاد تھا۔۔۔۔  
 اسکے دل میں نہ نفرت کا جذبہ تھا نہ ہی محبت کا۔۔۔۔  
 مگر مرتضیٰ کے بنارہنا یہ ناممکن تھا۔۔۔۔  
 اور اس بات کو بھلا دینا بھی نہ ممکن تھا۔۔۔۔  
 وہ کشمکش کا شکار تھارات آنکھوں میں کٹ رہی تھی دوسری نظر اس نے زین پر  
 ڈالی سالار اس سے کچھ بولا نہیں تھا تبھی وہ کتنا بے چین تھا۔۔ وہ مسکرا دیا  
 ---  
 اگر وہ اسے بات کو بھلا دیتا تو۔۔۔۔ اسکی فیملی دنیا کی بہترین فیملی تھی۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور زین کے پاس آیا۔۔

وہ سوراہا تھا۔۔۔۔

صوفے پر اس کے بالوں میں ہاتھ چلایا۔۔

بہت مس کیا ہے یار میں نے تمہیں "وہ آہستگی سے بولا

۔ اور مسکرا دیا۔۔۔

زین گھیری نیند میں تھا دوسری نظر اس نے مرتضیٰ پر ڈالی تو ایک دم چونکا وہ جاگ رہے تھے اسی کی طرف دیکھ رہے تھے اس نے وقت دیکھا رات کے تین بج رہے تھے۔۔۔

کچھ چاہیے "وہ بنا نزدیک آئے بولا

اپنا بیٹا "وہ اس کی جانب ہاتھ بڑھا کر بولے

کھو گیا ہے وہ۔۔۔ آپکے کاروبار میں "وہ بولا

سالار کیا ساری زندگی ناراض رہو گے "وہ غمگین سے بولے۔۔۔





مجھے پرواہ نہیں کیا حقیقت ہے کیا نہیں۔۔۔۔ مگر میں نے بس آپکو دیکھا ہے  
اپنے باپ کی صورت اپنی ماں کو دیکھا ہے۔۔۔۔ اپنے بھائیوں کو دیکھا ہے  
سب کو اپنا سمجھا ہے۔۔۔۔ ایک بار مجھے بتاتے تو۔۔۔۔ آپ نے یوں  
چھپایا خود بتاتے خدا کی قسم کبھی چھوڑ کر نہ جاتا بلکہ سختی سے تھام لیتا آپکو

---

کہ کہیں آپ نہ دور ہو جائیں مگر آپ نے۔۔۔۔ چھپا کر۔۔۔۔ میرے  
ساتھ بہت برا کیا ہے۔۔۔۔

بے حد "وہ بولا۔۔۔۔ لہجہ بھیگا ہوا تھا۔۔۔۔

مرتضیٰ نے اٹھ کر اسے سینے سے لگا لیا۔۔۔۔

سالار نے بھی انھیں سختی سے جکڑ لیا جیسے ان سے کبھی الگ نہیں ہونا چاہتا ہو

---



بہت مشکل۔۔۔ تمھاری ماں۔۔۔ مجھ سے سال بھر سے نہیں بولی۔۔۔  
 تمھارے بھائی کھل کر بات نہیں کرتے۔۔۔ یہ بہت مشکل تھا۔۔۔ تو  
 میرے ساتھ ہے نہ تو مجھے کسی کا ڈر نہیں "وہ اسکا چہرہ تھام کر بولے۔۔۔  
 سالار سر ہلا گیا۔۔۔ سرخ آنکھیں مرتضیٰ نے اسکی صاف کی۔۔  
 سالار مرتضیٰ۔۔۔ اور بس "انھوں نے جیسے بتایا۔  
 سالار نے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔ اور سر ہلا دیا وہ ایک فرما بردار بچے کی طرح انکی  
 باتیں مان رہا تھا شاید وہ چاہتا تھا کہ کوئی اسے۔۔۔ سنبھال کے اسے۔۔۔  
 قابو کرے۔۔۔ اسے حکم دے اور ایک سال نے اسے تنہا تھکا دیا تھا کہ  
 ۔۔۔ وہ مان رہا تھا سب۔۔۔ ہاں دل اب بھی اسی جگہ پر تھا مگر اگر کھڑا رہتا تو  
 بہت کچھ کھودیتا۔۔۔ اسے اپنے دل کو مارنا ہی تھا۔۔۔ اس کے علاوہ وہ  
 جانتا تھا اسے صرف مرتضیٰ سنبھال سکتا ہے۔۔۔ اور ایسا ہو رہا تھا۔۔۔ زین کافی  
 دیر سے یہ سب دیکھ رہا تھا

یار میں بھی تم لوگوں کا کچھ لگتا ہوں ایک منٹ کے لیے مجھے نہیں دیکھا " وہ  
برا مناتا بولا۔۔ سالار نے آنکھیں صاف کر کے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

اور اسکے لیے بازو کھول دیے

زین ایکدم اسکے بازوؤں میں سما گیا۔۔۔

ای میس یو آئی میس یو سوچ بھیا۔۔ بہت زیادہ میں نے آپکو مس کیا۔۔۔ ہے  
۔۔ آپ سوچ نہیں سکتے ہر پل مس کیا ہے آپ جانتے ہیں بڑے بھیا نے  
میرا نکاح کرادیا مگر میں نے قسم کھائی تھی شادی تبھی کروں گا جب آپ  
" ساتھ ہوں گے

وہ باتیں کرنے لگا

واٹ " سالار کو دھچکا لگا

تمہارا نکاح ہو گیا ہے۔۔۔ وہ حیران تھا

ہاں کبیر نے رمشہ سے نکاح کرادیا ہے اسکا " مرتضیٰ اسکے بالوں میں ہاتھ

پھیرتے بولے۔۔۔

زین انکی طرف دیکھنے لگا

یہ انسان تو ضرورت سے زیادہ اور ہے اسے لگ رہا تھا میں مر گیا ہوں وہاں  
نہیں آؤں گا "سالار غصے سے بولا۔۔۔

زین تو بہت خوش تھا۔۔۔ اب کبیر کی بھی پکڑ ہوگی

زین نے باپ کی طرف دیکھا

سوری بابا "وہ شرمندگی سے بولا سال بعد ان سے بولا تھا۔۔۔

مر ترضی نے دونوں بیٹوں کو سینے سے لگا لیا۔۔۔

انکے چاروں بیٹے انکی طاقت تھیں۔۔۔ اور وہ تب ہی مضبوط تھے جب سب  
سب ساتھ تھے۔۔۔

چلو اب واپس۔ "مر ترضی بولے۔۔۔ سالار نے نفی کی۔۔۔

مجھے لگتا ہے میں یہاں سیٹل ہوں "اسنے کہا۔۔۔۔

تو تم چاہتے ہو میں تمہاری جوتیوں سے چھتروں کر دوں "وہ بھڑکے۔۔۔

"یار میرا موڈ نہیں مجھے کندن پسند آگیا ہے بلکہ آپ بھی شفٹ

سالار "مر تضي نے اسکو گھور کر دیکھا

سالار اپنی بولتی دبا گیا۔۔

اچھا یار ٹھیک ہے۔۔۔ مگر میرا کنسرٹ ہے۔۔ اس کے بعد۔۔ اور میں چاہتا  
ہوں میرے لندن کے آخری کنسرٹ میں میری ساری فیملی ہو "وہ جوش  
سے بولا۔۔

یہ اچھا ہے بھیا زرا ہم بھی کندن کی کھل کر ہوا کھالیں گے "زین ایکسانٹیڈ  
ہوا۔۔

"یار تمہاری شادی ہی یہاں کرتے ہیں قسم سے ایسا۔۔ مست  
میں سن رہا ہوں "مر تضي نے گھورا۔۔۔

تو آپکو کیا منع ہے لڑکیوں سے باتیں کرنا "وہ آنکھ دبا کر بولا

--

"مجھے لگا شاید تم کچھ سدھر جاؤ

سالار مرتضیٰ صاحب کبھی نہیں سدھرے گا۔۔۔ اولڈ مین۔۔۔ آپکے لیے  
 "۔۔۔ بھی میرے پاس۔۔۔ اے ون گرلز۔۔۔  
 سالار "وہ غصے سے بھڑکے مدیحا تو پہلے ہی ناراض تھیں اوپر سے یہ کھوتا۔۔۔  
 حد ہی تھی۔۔۔۔  
 اسپر بھی۔۔۔

بابا ویسے یہ اچھا اوپشن ہے کہ۔۔۔ میری شادی لندن میں ہو "زین تو وہیں  
 ٹک گیا۔۔۔  
 شیٹ آپ "مرتضیٰ دوبارہ بیڈ پر لیٹتے بولے۔۔۔  
 زین نے منہ بنایا سالار نے آنکھ ماری جیسے کہہ رہا ہو۔۔۔  
 تم تو ریلکس رہو۔۔۔ میں دیکھ لوں گا زین تو ایک دم خوش ہو گیا۔۔۔  
 دوسری طرف۔۔۔ مرتضیٰ نے سالار کی طرف دیکھا۔۔۔  
 یہ کب تک مراسیوں والا کام کرنا ہے تم نے "وہ بولے  
 یار بابا آپ میری انسلٹ کرتے ہیں یہ بول کر "وہ غصے سے بولا۔۔۔

یار تیرے پاس کوئی ڈھنگ کا کام ہے "مر ترضی بھی بگڑے

" میں دنیا بھر میں مشہور ہوں

سالار یہ ہی منہ جا کر اللہ کو دیکھانا ہے ساری زندگی ناچنا گانا ہے تم نے "

مر ترضی اور سالار کی بحث فل فورم میں تھی۔۔

دونوں طرف سے جوابوں کے گولے پڑ رہے تھے اور آدھی رات کو۔۔

زین یہ سب خوب انجوائے کر رہا تھا

-----

وہ گھر لوٹے تو۔۔ زینیل سالار کو خوش دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔۔۔

اسنے بے پناہ خوشی سے۔۔ سالار کا ہاتھ پکڑتے پکڑتے خود کو روکا کیونکہ

مر ترضی بھی تھے وہیں۔۔۔

سالار نے اسکی طرف دیکھا

کافی بنا دو۔۔ ہمیں "وہ کہنے لگا۔۔۔



زیمیل نے جلدی سے سر ہلایا۔۔۔ اور وہاں سب کے لیے کافی بنانے لگی

---

وہ سب۔۔۔ باتیں کر رہے تھے۔۔۔ سالار مرتضیٰ کی گود میں سر رکھے لیٹا تھا۔۔۔ بحث نوک جھوک چل رہی تھی اسے سب کچھ بتا رہا تھا کہ پریشہ اور عمل کی شادی ہو گئی ہے

۔۔۔ اسکی پوسٹینگ اسکی جو ب۔۔۔ کبیر کی بیٹی عارض کی بیٹی سب کے بارے میں بتا رہا تھا۔۔۔

سالار بھی سن رہا تھا جبکہ مرتضیٰ اسکو مسکرا کر دیکھ رہے تھے یہ تو وہ بھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

یہ پھر وہ خوش تھا جو بھی صورت تھی انکا بیٹا انکا جوان خون۔۔۔ انکا شیر خوش تھا اسکے علاوہ انھیں کچھ نہیں چاہیے تھا۔۔۔

یار آپ مماسے بات کر لیں ممابہت روتی ہیں "زین نے کہا تو سالار ایکدم اٹھا۔۔۔

لاؤ فون دو اپنا" اسنے مانگا۔۔۔

زین نے اسے فون دیا۔۔۔ جبکہ زیمیل نے انکے آگے کافی دی۔۔۔

ایک منٹ زرا مجھے ایک بات بتاؤ۔۔۔ تم زیمیل کے ساتھ اتنا مس بیسیو کیوں رکھتے تھے "سالار غصے سے اسکا موبائل پھینکتا بولا

اوہ میرا موبائل "زین کی جان نکل گی" ابھی تو لیا تھا اتنا مہنگا۔۔۔ اسکی نوکری سالار جیسی تو نہیں تھی جہاں پیسہ برستا ہو

یار بھیا سیدھی طرح کہیں بھا بھی سے معافی مانگو میرا موبائل کیوں پھینکا "وہ منہ بناتا بولا۔۔۔

تمیز سے معافی مانگو اور دوبارہ اس طرح کرنے کی صورت میں تمھاری گردن دبا دوں گا "وہ وارن کرنے لگا

سوری بھا بھی "وہ زیمیل کی طرف دیکھتا بولا۔۔۔

اٹس اوکے "وہ جلدی سے بولی زین خوش ہو گیا جبکہ اپنے موبائل کو دیکھنے لگا جس کی سکریں پر سکرچ آیا تھا

آپ لے کر دیں گے مجھے موبائل حد کرتے ہیں "وہ رو دینے کو تھا  
ڈھائی لاکھ کے لیے مر رہے ہو۔۔ دفع ہو جاؤ کنجوس "اسنے گھور کر دیکھا اور  
۔۔۔ دوبارہ مرتضیٰ کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا

مرتضیٰ سمیت وہاں سب کے چہروں پر مسکراہٹ تھی

رات بھر جاگنے کے باعث وہ تھک کر کمرے میں آیا تو زیمیل بھی جلدی سے  
بھاگ کر۔۔ اسکے پیچھے آئی کیونکہ۔۔ زین اور۔۔۔ مرتضیٰ بھی ریسٹ  
کرنے چلے گئے تھے جبکہ ساری فیملی سالار کے لندن میں آخری کنسرٹ پر  
یہاں آرہی تھی اور سب کو زین نے بلایا تھا سالار نے نہیں۔۔۔  
سالار روم میں آیا تو فوراً کمرے میں آتی زیمیل کو اسنے پیار سے اپنی بانہوں  
میں سمیٹ لیا

جلدی جلدی مجھے سب بتائیں "وہ اسکی شرٹ کے بٹن سے کھیلتی بولی اسکی  
 قربت سے زرا شرم سی بھی آئی۔۔۔  
 اُمم کچھ خاص نہیں۔ "سالار اسے لیے بیڈ پر آگیا  
 ایسا کیسے۔۔ خاص نہیں باتیں مجھے۔۔ بابا نے کیا کہا۔۔ آپ خوش ہیں نہ اب  
 "وہ پوچھنے لگی جبکہ۔۔۔ سالار لیٹ گیا اور زیمیل۔۔ کو بھی ساتھ لیٹا لیا۔۔  
 وہ بنا کچھ کہے زیمیل۔۔ کی گردن میں چہرہ چھاپ گیا۔۔ بھینے بھینے بالوں کی  
 خوشبو۔۔۔ اسے سکون دے رہی تھی  
 سالار "زیمیل نے احتجاج کیا وہ اس سے نہیں بول رہا تھا  
 جی میری جان "وہ اسکے گال کو چھوتا بولا۔۔  
 ب۔۔ بابا بابا نے کیا کہا "وہ کچھ گھبرا کر بولی اسکی خمار آلودہ نظریں زیمیل پر  
 جواٹک گئیں تھیں۔۔۔۔  
 کچھ خاص نہیں کہا۔۔ "وہ پھر سے وہی جواب دینے لگا  
 پھر آپ "زیمیل کنفیوز ہوئی۔۔۔

مجھے میرا باپ چاہیے تھے زیمیل میں انھیں کھو نہیں سکتا۔۔۔۔  
ہاں یہ بات میرے دل سے نکل نہیں سکتی۔۔۔۔  
مگر میں انھیں کھو نہیں سکتا اپنے رشتوں کو نہیں کھونا چاہتا "اسنے کہا۔۔  
آنکھوں میں اداسی آگئی

۔۔۔  
آپکے دل سے اللہ نکال دے گا یہ ساری باتیں۔۔ آپ خوش رہا کریں سالار  
"وہ اسکا چہرہ تھامتی بولی اور۔۔ آج پہلی بار۔۔ اسکی آنکھوں کو چھو کر اسنے  
سالار کا دل واقعی خوش کیا تھا۔۔  
سالار مسکرا ہٹ دبا گیا جبکہ وہ۔۔ شرمانے لگی۔۔۔  
یہ اچھا تھا جوابی کروائی زرافٹ ہوگی "وہ معنی خیزی سے آنکھوں کو جنبش  
دینے لگا

زیمیل نے دانتوں میں پھر سے لب دبا لیا جبکہ سالار نے اپنے انگوٹھے سے  
اسکے دانتوں سے نکالا اور چاہت سے اسکو چھو لیا۔۔

زیمیل نے اسکی گردن میں بازو حائل کر لیا۔۔۔  
لمھے سر کنے لگے۔۔ گاؤں بڑھنے لگا۔۔۔  
جیسے چارو جانب۔۔۔ پھول سے بکھرنے لگے۔۔۔  
وہ چاہت سے اسے دیوانہ بنا رہا تھا۔۔ وہ اسے ہلکان سا کر رہا تھا۔۔  
سالار کا زہن جیسے برسوں بعد سکون میں آیا تھا۔۔ اور زیمیل مسکرا دی آج  
اسکی قربت میں۔۔۔  
وہ عجب فسوں محسوس کر رہی تھی۔  
مجھے بیٹا چاہیے "وہ اچانک اسکی آنکھوں میں دیکھتا بولا۔۔۔  
زیمیل پل دوپل میں سرخ ہوئی۔۔۔  
کبیر اور عارض کی بیٹیوں کا جینا حرام کر دینے والے دو بیٹے "اسنے آنکھ دبائی  
مجھے یقین ہے۔۔ آپ جیسے فضول دماغ ہی ہو گے اگر بیٹے ہوئے تو "وہ  
مسکرا ہٹ روکتی بولی

اچھا۔۔ تو میرا فضول دماغ ہے بتاتا ہوں تمہیں ایسی کی تیسی تمہاری زبان جو  
پٹاپٹ چل رہی ہے "وہ بولا اور اچانک ہی حملہ آور ہوا۔۔  
زیمیل کھلکھلا کر ہنس دی

سالار کے لیے یہ کنسرٹ اسکی: ♡ [10/23, 9:41 PM]  
زندگی کا بہترین کنسرٹ تھا۔۔

سب اسکے ساتھ تھے۔۔ وہ سیٹج پر کھڑے ہو کر کراؤڈ پر نظر دوڑاتا تو۔۔  
ایک طرف مسکراتا باپ دیکھائی دیتا جو اپنی مسکراہٹ کو۔۔ اپنے مزاج کے  
غصے میں چھپانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ ایک طرف ماں دیکھتی جس کی  
آنکھیں۔۔۔ اسکے چہرے کی خوشی دیکھ کر بھیگ گئیں تھیں۔۔۔ تین  
بھائی تھے۔۔۔ بڑے کی آنکھوں میں محبت کا اپنے لیے جہان دیکھتا۔۔ جبکہ  
دونوں چھوٹوں میں جوش۔۔۔ کمال تھا۔۔۔  
بھابھی تھی۔۔۔ بہنیں تھیں۔۔۔

اور جب اپنے پہلو میں دیکھتا تو اسکی محبت تھی۔۔۔۔

ہاں یہ غم بڑا تھا کہ عمر کے اس حصے میں وہ یہ جان سکا تھا کہ اسکا باپ جس کی اسنے مانی۔۔ جس کو اپنا آئیڈیل سمجھا وہ اسکا حقیقی باپ نہیں یہ دل پر جیسے زخم کی طرح تھی بات۔۔۔ مگر وہ ان چہروں میں خوشیوں کو اپنے دل پر لگے زخم کی وجہ سے کھو نہیں سکتا تھا۔۔

یہ کنسرٹ۔۔۔ اسکا شاندار کنسرٹ تھا۔ اسکا جوش و ولولہ ہی الگ تھا۔۔ ایک ادا تھی جو لندن میں وہ۔۔ اس رات اتار آیا۔۔۔ تھا۔۔۔۔

آسمان۔۔۔۔ پر چاند طرح اسکا نام چمک اٹھا تھا۔۔۔۔۔

اور اسے ان رشتوں کے لیے اپنی تکلیف کو ایک طرف رکھنا پڑتا تو وہ بالکل ایسے ہی کرتا۔۔ وہ اس بیوقوفی سے ان پیاروں کو نہیں کھو سکتا تھا

جو اسکے خوش ہونے سے خوش ہوں اور اس کے اداس ہونے سے اداس وجہ سگے یہ سوتیلے کی نہیں تھی یہ اپنے یہ غیر کی نہیں تھی وجہ اپنائیت اور خلوص کی تھی جو اسنے کی تھی۔۔۔



ماں سے۔۔۔ اپنے باپ سے۔۔۔۔۔  
اور وہ۔۔ انھیں کے ساتھ رہ کر خوش رہ سکتا تھا۔۔۔۔۔  
اس کنسرٹ کے دوران اسنے ایک بار آسمان کی جانب دیکھا۔  
یہ آخری کنسرٹ تھا۔۔۔  
یہاں وہ طے کر چکا تھا وہ آج کے بعد کبھی گائے گا نہیں۔۔۔۔۔  
کیونکہ۔۔۔۔۔ مرتضیٰ اکثر اس بات پر بضد ہوتے تھے کہ وہ یہ پرفیشن چھوڑ  
دے۔۔ اور جب سے ایک سال وہ ان سب سے دور رہا تو نہ جانے کس کس  
لمھے وہ۔۔ اپنے پرفیشن کی وجہ سے خود کا دم گھٹتا محسوس کرتا رہا تھا۔۔۔۔۔ کتنی  
بار دل کرتا تھا سب چھوڑ کر پلٹ جائے۔۔۔۔۔  
اور جب اسے۔۔ سب مل رہا تھا۔۔۔۔۔  
اللہ ایک بار اسے پھر اسکے اپنوں میں بھیج رہا تھا۔۔۔۔۔  
تو وہ سب چھوڑ سکتا تھا۔۔ یہاں اپنی کامیابی اپنی شہرت سب۔۔۔  
کیونکہ اسے۔۔۔ رشتوں کی تلاش تھی۔۔۔۔۔

اور یہ رشتے اسکے لیے سب تھے۔۔۔  
وہ لمہہ بھی دور نہیں رہنا چاہتا تھا۔۔۔۔  
وہ جانتا تھا اس فیصلے سے شاید مرتضیٰ اسکی پیشانی چوم لیں۔۔۔۔  
اور وہ انکے چہرے پر یہ خوشی دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔  
پھر تھی اسکی محبت۔۔۔۔  
خوبصورت بیوقوف۔۔۔۔  
اسکے بنا تو شاید سانس بھی اب محال تھی۔۔۔ اسنے زمیل کو مسکرا کر چاہت  
سے دیکھا۔۔۔۔  
اور۔۔۔ لندن کی فضا میں یہ آواز گونجی تھی۔۔۔۔

Life is more beautiful than the beauty of  
a red inchal

.....

حالانکہ زین کی خواہش تھی کہ اسکی شادی یہیں لندن میں ہو مگر مرتضیٰ کے جھٹکنے سے۔۔۔ وہ منہ بسور گیا۔۔۔۔

کیونکہ مرتضیٰ واپس لوٹنا چاہتے تھے۔۔۔

اپنے گھر۔۔۔۔ اور وہ ان سب کو آرڈر دے چکے تھے۔۔۔ سالار کی کنسرٹ کی رات ہی سب کی صبح کی فلائٹ کی ٹکٹس بک ہیں۔۔ تو سب تیاری کر لیں۔۔۔

کچھ لوگوں کی ہنی مون کی خواہش بھی دم توڑ گئی جس میں عارض اول نمبر پر تھا

۔ البتہ آیت بہت خوش تھی۔۔۔ کیونکہ اسکی انھیں حرکتوں نے ایک بار اسے پھر مشکل میں ڈال دیا تھا۔۔

یعنی نور کا بہن یہ بھائی آنے والا تھا۔۔ اور لندن آنے سے پہلے ہی اسے یہ خبر ملی تھی عارض تو بے حد خوش تھا البتہ آیت شرمندہ سی تھی۔۔۔ جبکہ نین نے اسے خوب چھیڑا تھا۔۔۔۔

البتہ ساتھ ساتھ صاف لفظوں میں کہہ بھی دیا کہ وہ تو ایک بچے سے ہی  
تھک گئی ہے۔۔ دوسرے کا بھی کوئی چانس نہیں۔۔۔ جبکہ سالار نے  
زیمیل کے کانوں میں ساری فلائٹ ایک ہی بات کہہ کہہ کر دھوائیں نکال  
دیے تھے۔۔۔

یہاں تک کے اسنے۔۔ کوشش کی کہ وہ سیٹ بدل لے۔۔ مگر اسکے چنگل  
سے نکلنا کوئی آسان کام تھا۔۔۔

مرتضیٰ نے اپنی فیمیلی پر مسکرا کر نگاہ ڈالی تھی۔۔ انکے سارے بیٹے اپنی  
بیویوں کے ساتھ بیٹھے تھے انکی اپنی بیوی اب بھی ان سے ناراض تھی مگر  
بیٹھیں انھیں کے ساتھ تھیں اور یہ سالار کی بدولت تھا۔۔

اسنے ضد کر کے سب کی سیٹ مینیج کی تھیں۔۔ جبکہ خود وہ سب سے اینڈ  
میں بیٹھا تھا تا کہ سب پر نظر رکھے مگر کوئی اسپر نگاہ نہ ڈال سکے اسکی چلا کی پر  
کبیر نے داد دی تھی جسے اسنے مسکرا کر قبول کیا تھا۔۔

تمہارے سے زیادہ۔۔۔ بے ہودہ آدمی پیدا ہی نہیں ہوا۔۔۔ "کبیر نے اسکی  
ڈھٹائی پر گھورا۔۔۔

عارض ہو چکا ہے بگ برو۔۔۔ ڈونٹ وری اپنی اور اسکی سپیڈ دیکھ لو "کبیر  
جانتا تھا اسکی بات کا رخ کیا ہے۔۔۔

"شرم ورم ہے تم میں بابا نے سن لیا تو یہیں الٹا ٹانگ دیں گے

اب اس میں الٹا ٹانگنے کی کیا بات ہے۔۔۔ یار شرطیہ بات ہے۔۔۔ میں تو کہہ رہا  
ہوں ماما بابا کی صلہ کراتے ہی نہیں مجھے خطرہ ہے۔۔۔ ان دونوں سے "وہ  
آنکھیں گھما کر بولا۔۔۔

زین تو اپنی ہنسی روکنے کے چکر میں سرخ ہو رہا تھا۔۔۔ جبکہ کبیر نفی میں  
افسوس سے سر ہلانے لگا جبکہ عارض نے اسکا شانہ تھپتھپایا تھا۔۔۔  
بہت گھیرہ سوچا ہے بھیا آپ نے "عارض کا قہقہہ اٹھا۔۔۔ تو سب نے  
انکی طرف دیکھا خاص کر انکی بیویوں نے۔۔۔

لگا تھا عرصے بعد وہ سب اکٹھے ہوئے ہیں۔۔۔  
 تم سب بیٹھو گے یہ نہیں "مر تضحیٰ نے پلٹ کر زرارو عب سے کہا۔۔۔  
 وہ سب شرافت سے بیٹھ گئے۔۔۔

جبکہ سالار نے زیمیل کا ہاتھ تھام کر۔۔۔ نرمی سے چھوا۔۔  
 سالار "وہ سٹیٹا کر اپنا ہاتھ اس سے چھڑانے لگی جبکہ نگاہ ادھر ادھر بھی تھی  
 ---

میڈیم میں آخر میں اسی لیے بیٹھا ہوں تاکہ میرا رو مینس کوئی دیکھ نہ سکے  
 تو۔۔ ایزی رہو اور جو میں کرنا چاہتا ہوں کرنے دو" وہ بولا اور زیمیل کے کان  
 کے نزدیک جھکا

م۔۔ مگر کوئی پلٹ بھی تو سکتا ہے۔۔ پلیز آپ دور ہوں "وہ گھبرا کر بولی  
 ---

سب چاہتے ہیں کوئی انکی طرف نہ دیکھے اگر تم چاہتی ہو میں سب کے  
 رو مینس میں گھس جاؤں تو بتا دو "وہ ایک دم سیدھا ہو گیا۔۔۔

تو اسنے۔۔۔ جلدی سے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔  
پلیز۔۔۔ کسی کو تنگ مت کیجیے گا "زیمیل نے کہا جبکہ سالار نے ہنس کر  
۔۔ اسکا چہرہ تھام لیا۔۔

اسکے خطرناک ارادے اسکی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے  
نہیں سالار "زیمیل نے ہونٹوں کو دانتوں میں دبایا۔۔۔  
سالار نے اسکے گال پر لمس بکھیرا۔۔۔  
اور ایک دم اس سے دور ہوا۔۔  
البتہ زیمیل چکرا ہی گئی۔۔۔  
تھی

۔۔  
دور رہو مجھ سے۔۔۔ ایسی مشکل بنا کر آ جاتی ہو بار بار چپکنے کا دل کرتا ہے "وہ  
چیر کر بولا۔۔ زیمیل نے اسے۔۔ دیکھا۔۔۔  
ڈرامے "وہ سر جھٹک کر بولی۔۔

تمہارے ڈرامے تو نکالتا ہوں نہ میں۔۔ اور زبان چلاؤ بعد میں مت کہنا پلیز  
" سالار پلیز۔۔۔

اچھا اچھا "زیمیل سرخ رہ گئی۔۔۔۔۔  
وہ تو بنا لحاظ کے چلے ہی جا رہا تھا

تم سوچ بھی نہیں سکتی۔۔ میں کتنا خوش ہوں "آیت کے شانے پر ہاتھ  
رکھ کر عارض نے اپنی بیٹی کا گال چھوا تھا  
اور آپ جانتے ہیں میں کتنی پریشان ہوں عارض مجھ سے تو نور بھی نہیں  
سنجھاتی "وہ بے چارگی سے بولی۔۔۔

اے سنو شرافت سے جتنے سالار بھیا کے بچے ہوں گے اتنے ہی میرے  
" ہوں گے۔۔ خبردار۔۔ جو مجھے روکا

میری بھی کوئی ویلو ہے عارض صاحب "آیت نے آنکھیں گھما کر دیکھا



میری موٹی سر آنکھوں پر تمھاری ہر ادا۔۔ "وہ آنکھ دبا کر بولا۔۔ آیت نے گھورا۔۔۔

جبکہ دونوں ہنس دیے۔۔۔

ہر گزرتا دن دونوں کو ایک دوسرے سے مزید قریب ترین کرتا جا رہا تھا۔۔ آیت نے اطمینان سے۔۔ اسکے شانے پر سر رکھ کر آنکھیں موند لیں تھیں وہ اب گھبراتی نہیں تھی نہ ہی بابا کو یاد کرتی تھی کیونکہ اب اسے ضرورت نہیں تھی

اسکے پاس اسکی زندگی کا سب سے خوبصورت رشتہ تھا۔۔ اب کوئی اسے چاہیے تھا  
نہیں کوئی نہیں۔۔۔

-----

کبیر آپکی بیٹی کے علاوہ اس جہاز میں میں بھی بیٹھی ہوں "نین نے زرا خفگی سے کہا۔۔۔

میری جان آپ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہی ہیں یار۔۔ بیٹی سے پیار کر رہا ہوں تب بھی جلن ہو رہی ہے "وہ ہنسنے لگا۔۔۔

جلن کی بات نہیں ہے ٹھیک ہے کریں بیٹی سے پیار اچھے سے کر لیں کبھی کچھ رہ نہ جائے "وہ بولی اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔۔

کبیر نے نیند میں جھولتی اپنی بیٹی کو۔۔۔ گود میں لیٹا لیا اور گود میں لیٹتے ہی وہ سو گئی۔۔ جبکہ کبیر نے نین کا شانہ ہلایا

کبیر مجھے بات نہیں کرنی "نین نے صاف ہری جھنڈی دیکھائی دیکھو مجھے بھی فیل ہو رہا ہے عارض کتنا تیز نکلا ہے جبکہ میں اور سالار "وہ افسوس سے بولا۔۔

کوئی شرم کریں یہ کوئی جگہ ہے ایسی باتوں کی "نین نے گھورا۔۔

واللہ اچانک شرمایا جا رہا ہے۔۔ خیر مجھے یقین ہے۔۔ میرے سارے شریف  
بھائی اسی موضوع پر بحث کر رہے ہیں "وہ بولا  
نین نے اپنی ہنسی روکی ویسے وہ جانتی تھی سالار سے تو یہ ہی امید تھی کہ وہ  
کسیے جل بھن گیا تھا۔۔۔

یہ جان کر کہ عارض ایک بار پھر سے باپ بننے والا ہے جب کہ وہ چاہتا تھا  
سب نے عجیب ریس لگالی تھی۔۔۔  
وہ کبیر کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگی

مجھے بھی اس ریس میں حصہ لینا ہے "وہ معصومیت سے بولا  
ہاں اتنے ہی بڑے نوشہ میاں ہے شریف زادے۔۔۔ جانتی ہوں میں کتنے  
خطرناک ہیں آپ "نین نے سر جھٹکا۔۔۔

پراوڈ آف می "کبیر نے آنکھ دبائی  
نین اسکی بے حیائی پر اسکے مکے مارنے لگی  
جبکہ کبیر نے اسے خود میں بھر لیا۔۔

میں بہت خوش ہوں" وہ بولا اپنی بیٹی کو بھی پیار سے دیکھا تھا  
جانتی ہوں۔۔ سالار بہت اہم ہے آپ سب کے لیے "نین نے کہا تو۔۔۔  
کبیر نے سر ہلایا۔۔۔۔

پہلے بھی بہت تھا اور اب تو۔۔ بے حد ہو گیا ہے "وہ بولا۔۔۔ تو نین نے سر  
ہلادیا۔۔۔۔

جیسے وہ مان گئی ہو کہ انکے رشتے آپس میں بہت مضبوط تھے  
مر تھی ایک تناور درخت تھے جبکہ انکی چار شاخیں اور ایک شاخ بھی انکے  
تن سے جدا نہیں ہو سکتی تھی نہ ہونا چاہتی تھی۔۔۔۔

.....

رمشہ زین کا پھولا ہوا منہ دیکھ رہی تھی مگر وہ سمجھ نہیں پارہی تھی کہ منہ  
پھولنے کی وجہ کیا ہے  
اسنے ایک بار پھر سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

اب کے زین نے بھی دیکھا۔۔

رمشہ نے نگاہ پھیر لی۔۔

ایک بار شادی ہو گئی نہ یہ نظروں کی ہیرہ پھیری اچھے سے سیکھا دوں گا "وہ  
اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں جکڑتا زرا غصے سے بولا۔۔

زین "رمشہ نے ہاتھ چھڑانا چاہا

کوئی دیکھ لے گا "وہ پریشان ہوئی

دیکھتا رہے۔۔ بیوی ہو میری تم جب میں کہہ رہا تھا کہ تم میرے ساتھ بیٹھو  
گی تو تمہیں کیا دورے پڑے تھے۔۔ بھائیوں کے ساتھ بیٹھنے کے "وہ زرا  
بگڑے تیروں میں بولا۔۔

تایا ابو کیا سوچتے۔۔ ایسے آپ تو۔۔ بے حیائی سے بول گئے تھے "رمشہ نے  
اسے شرم دلائی

واہ واہ۔۔ تایا ابو کے پاس اپنی بیوی ہے تو وہ جو بھی سوچے ہمارے بارے  
میں۔۔ ویسا ہی سوچتے جیسا سوچا جاسکتا ہے۔۔

بات اتنی ہے کہ۔۔ ایک منٹ بھی گھر لوٹ کر میں انتظار نہیں کروں گا"  
وہ بگڑا بگڑا جا رہا تھا

--

رہیشہ نے اپنی ہنسی روکی۔۔۔

ہنس کیوں رہی ہو یہ ویو ہے میری میں غصہ کر رہا ہوں خود ہنس رہی ہو" وہ  
غصے سے بولا۔۔

نہیں۔۔ بس سوچ رہی ہوں۔۔ بچپن سے لگتا تھا تا یا ابو کے سارے بیٹے  
دماغ سے کریک ہیں آج پتہ نہیں کیوں یقین ہو گیا ہے" اسنے منہ پر ہاتھ  
رکھا۔۔

اور ونڈو کی طرف چہرہ موڑ لیا۔۔۔

یہ کریک شخص رومینس بھی میڈنسی سے کرتا ہے۔۔ جسٹ لیٹیل ویٹ  
اینڈ وایچ" اسنے۔۔ اسکے کان میں دھیرے سے کہا

رمشہ کا دل زور سے دھڑکا تھا

زین البتہ دور ہو گیا اسکے بھائی اسے بم سے اڑاتے یہ نہیں باپ ضرور اڑا دیتا

-----

وہ سب گھر پہنچ گئے تھے۔۔ مرتضیٰ ہاؤس کی خوشیاں لوٹ آئیں تھیں

----

پورے گھر کی رونق لوٹ آئی تھی۔۔

اور آتے ساتھ ہی زین کی شادی کی تیاریاں شروع ہو گئی تھیں۔۔۔

جس میں سب بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے تھے کیونکہ سب بہت خوش تھے

---

-----

سعیر اور اسکا باپ اپنا گھر چھوڑ کر کنیڈا کی فلائٹ کے لیے بیکننگ کر رہے تھے کیونکہ وہ دونوں پاکستان سے ہمیشہ کے لیے چلے جانا چاہتے تھے۔۔۔  
وہ دونوں حال میں آئے۔۔۔ دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا  
سنا ہے کہ سلاار لوٹ آیا ہے "سعیر کے باپ نے اسے بتایا  
مجھے ان سے غرض نہیں۔

اور سالار کے اصل باپ کا کیا کیا ہے تم نے "انہوں نے پھر سے پوچھا  
سالہ لالچی تھا۔۔۔ اسے تو۔۔۔ دفع کر دیا میں نے خیر۔۔۔ چلیں "وہ بولا  
۔۔۔ اور اس سے پہلے وہ لوگ باہر نکلتے۔۔۔  
مرتضیٰ صاحب اپنی شاہانہ چال چلتے سامنے سے داخل ہوئے انکے پیچھے۔۔۔  
کبیر ایک طرف سنجیدہ چہرہ لیے جبکہ دوسری طرف سالار مرتضیٰ بے حد  
شاندار پر سنلٹی کے ساتھ غضب جلال چہرے پر لیے۔۔۔۔  
جبکہ پیچھے زین اور عارض کے چہرے ویسے ہی تھے۔۔۔



سالار نے انکے حیران و پریشان۔۔۔ چہروں پر مکے بر سادے۔۔۔  
 جیسے۔۔۔ بنا روکے بنا کچھ سوچے سمجھے وہ سعیر پر ایسے تل پڑا۔۔۔ جیسے کوئی  
 جنگلی شیر اپنے شکاری کو چپی پھاڑ دے جبکہ۔۔۔ کبیر عارض اور زین۔۔۔ بھی  
 اسکے باپ کو پیٹ ڈال چکے تھے

سالار بنا سانس لیے سعیر کو مار رہا تھا۔۔۔ جیسے وہ۔۔۔ اپنے اندر کی تکلیف کو ختم  
 کر دینا چاہتا ہو۔۔۔ یہ وہ شخص تھا جو اسکے سامنے یہ حقیقت لایا تھا  
 کاش وہ چھپا کر رکھتا اور اسے آخری سانس تک بھی پتہ نہ چلتا کہ وہ کسی اور کا  
 بیٹا تھا مرتضیٰ کا نہیں۔۔۔

مگر یہ شخص اسے ساری عمر کی تکلیف دے چکا تھا تبھی۔۔۔ سالار۔۔۔ نے اسکی  
 جان پر بنادی تھی یہاں تک کہ وہ آدھ مرا ہو گیا۔  
 مرتضیٰ نے اسے دور کھینچا۔

" لوگوں کے پیسے ماریں ہیں ان دونوں نے باقی بدلہ ان سے پولیس کے گی  
 مرتضیٰ بولے۔۔۔ سالار نے سعیر پر تھوک دیا۔۔۔

یہ اصلیت ہے سالار مرتضیٰ کی اور یہ اصلیت ہے سعیر کی۔ "وہ دھاڑا تھا  
--- اسکو نخوت سے دیکھا۔

اسنے کروٹ لی تو۔۔۔ جیسے خود کو: ♡ [10/23, 9:41 PM]

قید پایا۔۔۔ اپنا آپ چھڑانے کی حتمی مکان کوشش کی مگر۔۔۔ اسنے  
چھوڑنا نہیں تھا یہ بھی وہ جانتی تھی۔۔۔ اسنے سالار کو زرا سادور کیا اور اسکا  
ہاتھ بھی خود پر سے ہٹایا اسی جدوجہد میں وہ نیند سے مکمل بیدار ہو گئی تھی  
۔۔۔ آج زین کی بارات تھی۔۔۔ اور گزشتہ شب مہندی کا فنکشن گزرا تھا

اور سالار نے اسے اچھی طرح احساس دلایا تھا کہ وہ کتنی خوبصورت لگ رہی  
تھی۔۔۔ خود بھی وہ بے حد ہینڈ سم لگ رہا تھا مگر۔۔۔ وہ خود سے زیادہ زیمیل  
کو اہمیت دیتا تھا۔۔۔ زیمیل کی تعریفیں کرنے میں اس نے محفل میں بھی کوئی  
کثر نہیں چھوڑی دوسری طرف زیمیل شرمندہ تھی سب سے سب آنٹیاں

۔۔۔ اسکو دیکھ دیکھ کر ہنستی۔۔۔ لڑکیاں بھی جبکہ۔۔۔ نین آیت پریشہ  
 عمل سب نے الگ ریکارڈ لگائے تھے۔۔۔ اور شاید ہی وہ لمہ وہ کبھی بھول  
 پاتی جب کل رات اسنے اچانک اسکے لیے گنگنا کر محفل میں زافران بھر  
 دیے تھے۔۔۔ سمجھ نہیں آتا تھا اتنی محبت اس سے اسکو ہو کیسے گی تھی۔۔۔  
 جیسے۔۔۔ برتن میں سے محبت کا جام۔۔۔ بھر کر اب چھلک اٹھا تھا۔۔۔  
 اور پرواہ کسے تھی وہ ہر انداز سے محبت جتنا چاہتا تھا۔۔۔  
 ہر لمہ اسپر محبت کی برسات کر رہا تھا  
 ۔ اور زمیل خود کو دنیا کی۔۔۔ خوش قسمت ترین لڑکی تصور کر رہی تھی  
 ۔۔۔

اسنے۔۔۔ ایک بار پھر سے اسکا ہاتھ ہٹانا چاہا۔۔۔  
 میں جانتی ہوں اب آپ جان بوجھ کر کر رہے ہیں "وہ اب کے غصے سے بولی  
 ۔۔۔۔

ہنی بنی غصہ کیوں آتا ہے تمہیں اتنا۔۔۔ محبوبوں کی صبح اتنی جلدی نہیں ہوتی  
 --- ویسے بھی۔۔۔ تم سوئے ہی کہاں ہو۔۔۔ مجھے خیال ہے تمہارا اب سو  
 جاؤ "وہ بولا۔۔۔ آنکھیں بند تھیں لبوں پر شرارتی مسکان تھی۔۔۔ ہاں زیمیل  
 کو بھی احساس ہوا کہ وہ سو نہیں سکی تھی اور وجہ بس یہ انسان تھا۔۔۔ جو لمہ  
 بھی اسکی جان چھوڑ دیتا۔۔۔ تو۔۔۔ وہ سو چتی۔۔۔ کہ کتنا سکون ہے ارد گرد مگر  
 --- ایسا کہاں ممکن تھا۔۔۔

اور کل رات بھی ایسا ہی ہوا تھا جہاں سب باہر بیٹھ کر فنکشن کو ڈسکس کر  
 رہے تھے۔۔۔ سالار صاحب کی اچانک طبیعت خراب ہو گئی تھی۔۔۔  
 اور نہ جانے سب کیوں بھول گئے تھے وہ بائے پرفیشن ہی ایکٹر ہے۔۔۔  
 سب نے اسے تو کمرے میں بھیجا ہی۔۔۔ کہ وہ ریسٹ کرے۔۔۔ ساتھ  
 زیمیل کو بھی بھیج دیا۔۔۔ اور چاہیے ہی کیا تھا اسے۔۔۔ کمرے میں آتے ساتھ  
 ہی اسنے۔۔۔۔۔ زیمیل کی طبیعت خراب کر دی تھی کوئی مان ہی نہیں سکتا تھا  
 --- نیچے موجود ایک ایک شخص کی آنکھوں میں دھول جھونکنا تھا اسنے

صرف اپنے رومینس کے لیے۔۔۔ زیمیل کے غصہ کرنے کے باوجود بھی  
 --- اسنے۔۔۔ زیمیل ہو واپس جانے نہیں دیا تھا البتہ خود میں خود کی محبت  
 میں جان لیوالمس میں چاہت بھری نشیلی آنکھوں میں ایسا الجھایا کہ وہ۔۔  
 بس اسکی ہوگی۔۔۔۔

بنا کسی احتجاج کے اسکی شدت اسکی نرمی۔۔۔ اسکا پیار سب اسکے لیے تھا۔۔  
 اسنے سہا تھا۔۔۔

مگر اب تو اسے بھوک لگ رہی تھی کم از کم اب تو وہ پیچھے ہٹ سکتا تھا۔۔۔  
 سالار مجھے بھوک لگی ہے "زیمیل سنجیدگی سے اسکی جانب دیکھنے لگی۔۔۔  
 کیا واقعی "اسنے ایک آنکھ کھول کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔ تو زیمیل کا سنجیدہ چہرہ  
 دیکھ کر۔۔۔۔ اسنے ہاتھ ہٹایا۔۔

ایسی بھی نافرمان بیوی نہیں ملے گی کہیں کہاں کسی کو ملے گی۔۔۔۔  
 زیمیل بیبی

-- سخت گناہ ہے شوہر کو یوں تنہا چھوڑ کر جانا وہ بی صرف بھوک کے لیے "

وہ جل کر بولا کیونکہ زیمیل اسکے پاس سے اٹھ چکی تھی ----

بڑا جانتے ہیں آپ دین کو -- "زیمیل نے ہنسی دبائی اور -- غصے سے

اسکی طرف دیکھا --

ہاں تو -- ساری باتیں پتا ہیں مجھے "سالار نے تکیوں سے اونچا ہو کر ٹیک

لگاتے سر جھٹکا --

ایک نماز تو میں نے پڑھتے نہیں دیکھا آپ کو کبھی "زیمیل نے ترچھی نظریں

اسپر ڈالیں اور زمین پر پڑا دوپٹہ اٹھایا --

سالار نے بھی اسکی طرف دیکھا -- نظروں میں ایسا تاثر تھا کہ زیمیل بے

ساختہ ہنستی چلی گئی --

کیا -- یہ سچ ہے

- ایک بھی نماز نہیں پڑھتے آپ -- شرم آنی چاہیے اللہ کو کیا منہ دیکھائیں

گے "زیمیل نے افسوس کیا --

وہ کچھ نہیں بولا۔۔ بڑا مزاح آیا تھا اسکی بولتی بند کر کے۔۔۔۔

اوپر سے ہر وقت گانے گاتے ہیں اداکاری کرتے ہیں توبہ توبہ "زیمیل کو مزید اسے جلانے کا موقع مل گیا تھا۔۔ مزے کی بات تھی اس سے کوئی بات نہیں بن پارہی تھی ورنہ اب تک تو لڑ لڑ کر وہ اسے ہار ماننے پر مجبور کر دیتا۔۔۔

اوپر سے۔۔ فلرٹ سب سے۔۔۔۔ ہر لڑکی سے شادی کرنے کھڑے ہو جاتے ہیں۔۔۔ "زیمیل کو امریکہ میں ہوئی صورتحال یاد آئی۔۔۔۔۔

وہ پیٹھ موڑے۔۔۔۔ ہوئے تھی۔۔ اچانک۔۔۔۔۔ موڑی

" اور

سالار نے اسے مڑنے نہیں دیا۔۔۔۔

زیمیل کو دونوں شانوں سے پیچھے سے جکڑ لیا۔۔۔۔

کہ زیمیل ہل بھی نہ سکی۔۔۔۔

اسکی پشت پر پھیلے لمبے گھنے سلکی بالوں کو اسنے اپنے ایک ہاتھ سے ہٹایا۔۔۔۔

اور سارے بال ایک جانب کر دیے۔۔۔۔

ڈونٹ موو" وہ آہستگی سے اسکے کان پر جھکا۔۔۔ اور۔۔۔ زیمیل ایکدم آنکھیں بند کر گئی۔۔۔ سالار نے اسکی گردن پر ہاتھ رکھا اور زرا سا پیچھے کیا

۔۔۔۔

تو زیمیل کا سر پیچھے اسکے شانے سے جا لگا۔۔

سالار کی انگلیوں کا جادو اسکی گردن پر۔۔۔ سرک رہا تھا۔۔۔ نظر اسکے تل پر تھی۔۔۔ بند آنکھیں۔۔۔ اس میں خمار بھر رہیں تھیں۔۔۔ جبکہ مٹھیاں بھی اسکی زور سے بند تھیں۔۔۔

اور تمہارا عاشق بھی ہے بیوی سے محبت کرنے کا ثواب تو مل رہا ہے نہ "وہ بولا۔۔۔ اور نرمی سے لمس۔۔۔ کو جا باجا بڑھانے لگا زیمیل۔۔۔ بے چین سی ہو کر آنکھیں کھول گئی۔۔۔

سالار نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر۔۔۔ اسے اپنے سامنے۔۔۔ ایک جھٹکے سے کیا۔۔۔ کہ وہ اسکے سینے سے لگ گئی۔۔۔

نماز کا جواب تو دینا ہے نہ۔۔۔ سالار "زیمیل نے اسے احساس دلایا۔۔۔



اچھا یا رپڑھ لوں گا۔۔۔ بس یاد دلاتی رہا کرو۔۔۔ "وہ مسکرایا۔۔۔  
کیا سچی "زیمیل ایکدم خوش ہوئی۔۔۔  
ہاں بد تمیز لڑکی ایسے خوش ہو کر شر مندہ کر چکی ہو "وہ بولا۔۔۔۔  
مسکراہٹ دبائی زیمیل البتہ کافی خوش ہوئی تھی۔۔۔۔  
سالار نے اسکے تل کو جھک کر۔۔۔۔ قید کر لیا۔۔۔  
زیمیل نے اسکے گلے میں بازو حائل کیے۔۔۔۔  
سالار مگر مجھے بھوک تھی۔۔  
کچھ ہی لمہوں میں وہ اس سے دور ہوئی۔۔۔۔  
عجیب لڑکی ہو ایسے لمہوں میں کسی کو بھوک لگتی ہے "وہ خفا ہونے لگا

۔۔۔۔۔  
زیمیل نے آنکھیں جھپک جھپک کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔  
کوئی بڑے والی ڈرامے باز ہو۔۔۔۔ "سالار نے ایکدم اسکے منہ پر زور سے  
ہاتھ رکھا اور۔۔۔ پوری شدت سے۔۔۔ اسکے گال کو کاٹ لیا۔۔۔

زیمیل کے منہ سے دبی دبی چیخیں نکلنے لگیں جبکہ سالار محظوظ ہوتا۔ اس کے منہ کو اور بھی سختی سے بند کر گیا۔۔۔

جب وہ نارمل ہوئی تو سالار نے ہاتھ ہٹایا۔۔۔

زیمیل کی آنکھ میں آنسو۔ آگئے تھے سالار ایک دم پیچھے بھاگا۔۔۔

زیمیل نے سارے کشن اٹھا کر اسپر غصے سے مارنا شروع کر دیے۔۔

سخت گناہ ہے شوہر کو مارنا "وہ خود کو بچاتا بولا۔۔۔

ایسے شوہر کو مارنے سے ثواب ملتا ہے۔۔۔ "زیمیل اپنا گال رگڑتی غصے سے

بولی۔۔۔

سالار نے ہنسی روکی۔۔۔

کون کہے۔۔ اس وقت تمہیں دیکھ کر۔۔ تم زیمیل ہو "وہ اسکا دماغ ہٹانے لگا

مگر زیمیل کو تسلی نہیں ہوئی۔۔ وہ مسلسل اسپر کشن پھینک رہی تھی سالار

۔۔۔ نے اگے بڑھ کر اسکی دونوں کلائیاں جکڑ لیں۔۔۔ اور بے حد شدت

جزبات سے۔۔ اس کے چہرے پر جھک گیا۔۔۔

زیمیل تو اس شدت پر سٹپٹا ہی گئی۔۔۔۔

ڈونٹ ڈو دس "وہ اسے دور کر رہی تھی سالار نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

زیمیل نے سر اثبات میں ہلایا جیسے اسکی بات مان گئی ہو۔۔۔ اور سالار ایک بار پھر اسکے چہرے پر جھک گیا۔۔۔۔

بے حد شدت ہے میرے پیار میں اور تمہیں تمام زندگی اس شدت کو برداشت کرنا ہے۔۔ میری ہر شدت پر تمہارا حق ہے اور۔۔۔۔ میرا حق ہے۔۔۔ کہ میں جتنی شدت بھی لٹاؤ تم آف بھی نہ کرو "وہ بولا جبکہ۔۔۔ اپنے کام کو۔۔ جاری بھی رکھا۔۔۔

زیمیل نے جیسے اسکی خواہش کو سر آنکھوں پر رکھا تھا۔۔۔۔

اسنے۔۔ اپنی دونوں کلائیوں کو۔۔ سالار کی گردن میں حائل کر لیا سالار نے اسکی کمر کو جکڑ لیا گویا۔۔۔۔

کمر توڑ ہی دے گا۔۔ زیمیل مزید نزدیک آگئی۔۔ اسکی بے باک

کیاں بھڑنے لگیں۔۔۔ زیمیل اسکے بالوں میں اپنی مخروطی انگلیوں سے جادو  
بکھرنے لگی۔۔۔۔

مجھے منظور ہے "وہ۔۔۔ آہستگی سے بولی۔۔۔۔  
پھر بھوک ووک ختم کرو "وہ آنکھ دبا کر۔۔۔ بولا۔۔  
جی نہیں "زیمیل نے۔۔۔ جلدی سے کہا

پلیزززززز "وہ پیار سے۔۔۔ معصومیت سے بولی تو۔۔۔ سالار کو اسپرڈھیروں  
پیار آیا۔۔۔ نہ جانے کیسے ایک سال اسکے بنا گزار لیا تھا شاید۔۔۔ اس گزرے  
ایک سال نے سالار کو مزید اسکا دیوانہ بنادیا تھا۔۔  
وہ بس یہ جانتا تھا زیمیل کی با نہیں۔۔۔ اسکا سکون ہیں۔۔۔۔

اوکے چلو آج میں ناشتہ کرتا ہوں "وہ بولا۔۔۔ اور اپنی شرٹ بیڈ سے اٹھائی  
سالار "زیمیل نے گھورا

یہ کوئی طریقہ ہے آپکا۔۔۔ "وہ خفگی سے بولی۔۔۔

بی اماں۔۔۔ پورے کپڑے پہن کر سر پر ٹوپی رکھ کر ہاتھ میں تسبی لے کر  
 نیچے آتا ہوں۔۔۔ آپ چلیے محترمہ کچھ دیر تک آپکے خاوند بھی تشریف  
 فرمائیں گے۔۔۔ "وہ سینے پر ہاتھ رکھتا۔۔۔ جھک کر۔۔۔ بولا چہرے پر ایسی  
 عاجزی تھی۔۔۔۔۔ لہجے میں طنز تھا۔۔۔ زیمیل ہنسنے لگی۔۔۔  
 کوئی جانے نہ جانے میں جانتی ہوں آپ بیسٹ ایکٹر ہیں کل رات سے ہم  
 لوگوں پر اپنی ایکٹینگ کے جوہر دیکھا رہے ہیں" وہ بولی۔۔۔  
 سالار خود بھی ہنسنے لگا اور ایک خوبصورت ونک دی۔۔۔  
 ابھی زیمیل واشروم کی طرف بڑھتی کے زوردار چکر پر اسنے ٹیبل تھام لی۔۔۔  
 سالار جو دوبارہ بستر پر۔۔۔ ایکدم گیر کر۔۔۔ آنکھیں بند کرنے لگا تھا۔۔۔ فوراً  
 اٹھا۔۔۔

آریو اوکے "وہ پریشانی سے پوچھنے لگا۔۔۔

جی ٹھیک ہوں۔ "وہ بولی۔۔۔

شاید مجھے زیادہ ہی بھوک لگی ہے "زیمیل پھیکا سا ہنس دی

سالار آپ دای تھے کیا۔۔ "زیمیل نے معصومیت سے اسکی ایسی بے عزتی کی کہ سارے دانت اندر چلے گئے الٹا چہرے پر ایسی مزاہیہ سنجیدگی چھاگی کہ زیمیل کا ہنس ہنس کر براہال ہو گیا۔۔۔

بے حد بد تمیز ترین لڑکی ہو تم "وہ۔۔۔ گھور کر بولا۔۔۔۔۔  
 زمیل نفی میں سر ہلاتی واشر روم میں بند ہو گی۔۔۔۔۔  
 جبکہ سالار۔۔۔۔۔

## منہ میں بڑبڑایا

دائے" اسنے جھر جھری لی

لاحول ولا قوة الا باللہ "یورپڑھ کر

۵۹۔ بستر پر گیر گیا۔۔۔۔۔

صبح سے چکراتی پھیر رہی ہو زیمیل خیریت تو ہے "نین نے اسکا شانہ تھاما۔۔  
 پتہ نہیں بھا بھی ہر تھوڑی دیر بعد چکرار ہے ہیں متلی الگ ہو رہی ہے۔۔" وہ  
 اب رو دینے کو تھی صبح سے حالت عجیب ہو رہی تھی۔۔۔  
 آیت بھی وہیں کچن میں اگی۔ نور کو بھی پکڑا ہوا تھا جو رو رہی تھی۔۔۔  
 آیت مجھے لگتا ہے سالار بھی اس ریس میں اگیا ہے "نین کھل کر ہنسی۔۔  
 کیا واقعی بھا بھی "وہ تو خوشی سے اچھلی نور ایکدم اور رونے لگی۔۔  
 یار تم تو چپ کرو" اسنے جھڑک دیا عارض جو پیچھے ہی ا رہا تھا۔ آیت کو  
 گھورنے لگا۔۔

تمہیں تمیز ہی نہیں میری بیٹی سے بات کرنے کی "وہ گھور کر بولا۔۔  
 ہاں تو لے جائیں اپنے ساتھ۔ "وہ جان چھڑانے کے انداز میں بولی۔۔۔

عارض نے نور کو گود میں لیا اور اسکا کھانے کا سامان لے کر آیت کو بری طرح گھورتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

جبکہ آیت۔۔ مسکرا دی۔۔

اب اپنی خیر بنو۔۔ ارادے اچھے نہیں لگ رہے "نین نے چھیڑا۔۔ آیت کھلکھلا دی۔۔۔۔

اپکو نہیں پتہ۔۔ یہ عام بات ہے جب دوسرا گل کھلایا ہے تو پہلے گل کو خود سمجھالیں وہ لا پر واہی سے بولی۔۔۔

ارے بھا بھیز میں تو پورے گھر میں کب سے ڈھونڈ رہی ہوں آپکو "پریشہ اندر آئی۔۔۔ بھاری وجود سے وہ بھی جیسے تھکی ہاری اندر آئی تھی۔۔۔۔ اور چیئر کھینچ کر بیٹھ گئی۔۔ جبکہ عمل بھی اگی۔۔۔ مگر فون پر کسی سے بات کر رہی تھی۔۔۔۔

یار کچھ کھانے کو ہی دے دیں "پریشہ نے بیٹھتے ہی کہا۔۔۔

امی وغیرہ نظر نہیں آرہیں "عمل نے پوچھا۔۔۔



"وہ افشین چچی شادی میں نہیں آرہیں سب انھیں منانے گئے ہیں  
وہ تو ہیں ہی پاگل" پریشے نے سر جھٹکا  
یہ آپکارنگ کیوں زرد پڑ رہا ہے۔۔ بھابھی جان" پریشے نے شرارتی نظروں  
سے زمیل کو دیکھا۔۔۔

تم سب کی جب سے شادی ہوئی ہے سب بگڑ گئی ہو ایک ہی نظریے سے  
دیکھتی ہو سب کو" زمیل جھنجھلا کر بولی تو ان سب کے قمقمے بلند ہوئے

شادی کے بعد نظریں گندی ہو جاتی ہیں" پریشے نے۔۔ عمل کے ہاتھ پر  
ہاتھ مارا۔۔۔

استغفار افان بھائی باہر ہی ہیں" آیت نے اسکو گھورا  
مجھے کیا" پریشے نے شانے اچکائے۔۔

یار پلیز دو مجھے کچھ" وہ بولی تو نین نے سر ہلایا اور فریزر سے اسے آئس کریم  
نکال دی

پریشے تو خوش ہوگی دونوں آرام سے آئس کریم کھانے لگیں عمل اور پریشے

---

زیمیل سر تھام چکی تھی۔۔

اگر طبیعت زیادہ خراب ہے تو ڈاکٹر کے پاس چل لو۔ "نین نے کہا۔۔  
جبکہ زیمیل تورونے لگی تھی

-

وہ سب پریشان ہو گئیں۔۔

میرادل گھبرا رہا ہے "وہ روتے میں بولی

عمل باہر بھاگی سالار کو لینے کچھ دیر میں ان سب نے تیار ہونا تھا۔۔ کیونکہ  
شام ہونے میں کچھ ہی دیر تھی۔۔

ایسے میں زیمیل رونے لگی تھی

-----

وہ پریشان صورت بنائے۔۔ ڈاکٹر کے لفظوں کا منتظر تھا۔۔۔  
 شئی از پریگنٹ مبارک ہو آپ سب کو "ڈاکٹر نے کہا۔۔  
 جبکہ زمیل کا چہرہ سرخ پڑ گیا دوسری طرف۔۔ سب ایک دم خوش ہو گئے۔۔  
 سالار کے چہرے کی چمک تو دیکھنے لائق تھی۔۔ سب نے زمیل۔ کو پیار کیا  
 جبکہ مدیہا نے سالار کی پیشانی چومی تھی۔۔۔۔  
 ممدادیکھنا میرے ٹوئز ہوں گے "وہ جلدی سے بولا  
 مدیہا نے ہنس کر اسکے شانے پر ہاتھ مارا  
 بے شرم "وہ بولیں اور زمیل کے پاس گئیں اسکو پیار کیا ڈھیر ساری دعائیں  
 دی۔۔۔  
 سالار منتظر تھا جلدی سے سب چلے جائیں تو وہ زمیل کو۔۔ بہت پیار کرے  
 ۔۔ اتنی بڑی خوشی دی تھی اسنے اسے۔۔۔  
 مگر وہ ساری تو مدھو مکھیوں کی طرح چپکی ہوئیں تھیں اسکے  
 اب تم سب باہر نکلو گے "جب ضبط جواب دے گیا تو اسنے۔۔۔ چپڑ کر کہا۔

دیکھو کیسے بے شرم لڑکا ہے "نین نے سالار کو گھورا  
آپکے میاں سے زرا سا کم "سالار نے شانے آچکا کر کہا۔۔۔  
نین نے تو اسکے منہ لگنے سے بہتر باہر نکلنا مناسب سمجھا۔۔۔ وہ سب باہر  
نکلیں تو وہ اچھل کر اس تک پہنچا۔۔۔۔  
یار بیبی میرا بیبی "اسے یقین ہی نہیں آیا اور زمیل کو ایک دم بانہوں میں قید کر  
لیا۔۔۔۔  
وہ بے حد خوش تھا خوشی سے چہرے پر رونق ہی الگ تھی۔۔۔  
اچانک اسکا فون بجنے لگا۔  
سالار نے فون کال اٹینڈ کی۔  
سرگھر مل گیا ہے۔۔ آپ بتادیں آگے کیا کرنا ہے "فیروز بولا تو۔ سالار کا  
چہرہ اس خوشی میں سنجیدہ ہو گیا۔۔  
میں تم سے رات میں بات کروں گا "اسنے کہا اور فون بند کر دیا  
زمیل کنفیوز سی اسے دیکھنے لگی

سالار نے اسکے دونوں گالوں پر اور پھر پیشانی پر پیار کیا  
باقی پیار رات میں۔۔ "وہ گال تھپتھپا کر بولا۔۔  
کس کا گھر ملا ہے سالار " وہ بولی۔۔  
سالار کے چہرے پر سنجیدگی چھا گئی۔۔  
یہ تمہارا میٹر نہیں ہے ٹیک اٹ ایزی۔۔ اور ہاں تمہیں تیار کرنے پالروالی  
یہیں آئے گی تم اب روم سے مت نکلنا سیڑھیاں تو بالکل نہیں اترنی۔۔  
او کے "وہ ہدایت دینے لگا۔  
پہلے مجھے بتائیں وہ بضد ہوئی  
اب دل اسکی کسی بھی بات سے گھبرا جاتا تھا۔۔  
بائے بائے۔۔ "وہ بولا اور دروازے کی جانب بڑھا۔ جبکہ ایک پل کو  
دروازے میں رکا  
اپنا خیال رکھنا اب میری امانت بھی تمہارے پاس ہے " وہ ونک دیتا۔۔ باہر  
نکل گیا زبیل البتہ پریشان تھی

وہ سب تیار تھے۔۔ زین کا سالار نے جینا حرام کیا ہوا تھا آج تو کبیر اور عارض بھی شامل تھا

بابا یار اب میں کیا شادی بھی نہ کروں۔۔ خود تو تینوں کر کے بیٹھ گئے اوپر سے مجھے کہے جارہے ہیں پھنسے گانہ کر۔ ابھی بھی وقت ہے رک جا "زین زیتج اکر بولا۔۔ سب ہنسنے لگے۔۔ تینوں نے زین کو گھورا جبکہ مرتضیٰ نے تینوں کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔۔

اب مجھے اواز نہ سنائی دے تم سب کی "مرتضیٰ کا وہی روعب جیسے لوٹ آیا تھا۔۔

وہ تینوں شرافت سے ایک طرف ہو گئے۔۔ اور زین کی بھابیوں نے بھنوں نے اور سب نے رسمیں کیں اسکو سہرا پہنایا گیا۔۔

ڈھول باجوں میں یہ بارات۔۔ رمشہ کو لینے کے لیے نکلی تھی۔۔

افشین بس سکندر کی وجہ سے اس شادی میں شامل ہوئی تھی۔۔ وہ بھی  
ڈائریکٹ حال میں۔۔ ورنہ جہاں زیمیل تھی وہاں وہ نہیں ہونا چاہتی تھی  
۔۔۔ وہ زیمیل کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

-----

بارات حال میں پہنچی رمشہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی کھانے کے بعد  
۔ اسے زین کے پاس لا کر بیٹھا دیا گیا اور ایک نہ ختم ہونے والا شغل شروع ہو  
گیا۔۔۔

سب بھابھیاں اور بہنیں رمشہ کی طرف سے دودھ پلائی لینے کے لیے زین  
کے سر پر سوار ہو گئیں

-

یار یہ فقیر نیاں کہاں سے حال میں آ۔ گئیں "سالار نے ادھر ادھر دیکھا۔۔  
بھیا" پریشہ تو چیخی

لو ایک فقیر نی چیخ بھی پڑی۔۔ بی بی گھر جاؤ ہم تو معصوم سے بندے۔۔۔۔  
 ٹھیک ہے بھیا ان فقیر نیوں میں اپکی بیوی بھی ہے "پریشے نے انکھیں نکالی  
 " ہاں۔۔ یہ زرا خوبصورت والی نہ۔۔۔ کیسی آفت لگ رہی ہے  
 حد ہے اس لڑکے پر بے حیائی کی "نین نے افسوس سے کہا زیمیل کے تو  
 رنگ ہی آڑے۔۔

جبکہ سب کے قہقہے اٹھ رہے تھے۔۔۔  
 زین شرافت سے جیب خالی کرو "آیت نے گھور کر کہا۔۔۔  
 لو ایک اور آگے آئی "یہ عارض تھا  
 عارض صاحب گھر بھی انھیں پاؤں پر جانا ہے اپ نے "آیت نے بال جھٹکے  
 واللہ دھمکی "عارض نے ڈرنے کے ڈرامے کیے۔۔۔ تو سب ہنس پڑے۔۔  
 اچھا چلیں دے دیں بھیا۔۔۔ پیسے کیا بچاریاں اتنے روغن کے بعد بھی خالی  
 ہاتھ جائیں "یہ زین تھا۔۔۔

بڑے ہی بد لحاظ ہو بد تمیز "نین نے دو لہے کے چپت لگا دی



یہ پہلا دوا لہا ہے جو بھرے میدان میں پیٹا ہے "کبیر ہنسا۔۔۔۔۔  
 بھا بھی جان پوزیشن خراب ہوتی ہے ایسے "وہ زرا اکڑ کر بولا۔۔۔ اور ترچھی  
 نظروں سے رمشہ کو دیکھا۔۔۔

تو سب ہنسے۔۔۔

یوں ہی شغل میلا جاری رہا جبکہ۔۔۔ کبیر نے ناسب کو پیسے نکال کر دیے  
 تب وہ سب خوش ہوئیں البتہ عارض زین اور سالار تو۔۔۔ انکے ہاتھ میں  
 رقم دیکھ کر ہی دنگ رہ گئے۔۔۔

کنجوس زیادہ ہی خوش ہے "عارض کے کان میں سالار بڑبڑایا۔۔۔  
 لگ تو یہ ہی رہا ہے ہمارے لیے تو پھوٹی کوڑی بھی نہیں "اسنے کہا۔۔۔ کبیر  
 نے دونوں کے کان پکڑ لیے۔۔۔

میری چغلیاں بعد میں کرنا باغصہ کر رہیں ہیں گاڑیاں تیار کرو رخصتی کے  
 لیے "وہ بولا۔۔۔ تو دونوں کھانستے ہوئے ادھر ادھر ہو گئے۔۔۔

-----

رخصتی ہوئی تو رمشہ نگین کے گلے لگ کر رودی۔۔  
جبکہ افشین نے بس سر سری طور پر اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔  
اسے غصہ تھا زین اور رمشہ کی شادی پر۔۔ جبکہ سکندر نے بیٹی کو اچھے سے  
پیار کیا تھا۔۔۔۔

وہ اسی گھر میں تھے۔۔ پیار کر کے وہ ان سے جدا ہوئی اور۔۔۔ زین نے رمشہ  
کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔۔۔۔

خوب چھیڑ چھاڑ کے بعد اسے زین: ♡ [10/23, 9:43 PM]  
کے کمرے میں بیٹھا دیا گیا۔۔۔ سب بھابھیاں اسے تسلی دے کر وہاں سے  
جاچکیں تھیں وہ کمرے میں اکیلی بیٹھی تھی۔۔ پھولوں کی خوشبو ناک کے  
نتھنوں سے ٹکرا رہی تھی۔۔  
سب اچھا بھی لگ رہا تھا اور گھبراہٹ بھی بے حد تھی۔۔۔

جو نیچرل تھا۔۔۔ اسنے پہلے سے ٹھیک بندھیا کو ایک بار پھر سے ماتھے پر  
ٹھیک کر کے لگایا۔ اور تبھی دروازہ ایکدم کھلا اور زین ایسے اندر آیا جیسے  
بھاگ کر آیا ہو۔۔۔

رمشہ چونک کر سیدھی ہو گئی۔۔۔

یہ اللہ کسی کو سالار بھی جیسا بھائی نہ دے۔۔۔ "وہ سانس بہال کرتا بڑبڑایا اور  
روم اچھے سے لوک کر دیا۔

روم لوک ہونے کی آواز پر ہی رمشہ کا دل عجیب سی لے پر دھڑک اٹھا۔۔۔  
اسنے اپنی انگلیاں کنفیوز ہو کر دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں پھنسا دی۔۔۔ زین  
مسکرا کر یہ منظر دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسکا گھبرانا اچھا لگ رہا تھا اور۔۔۔ شیر وانی اتار کر۔۔۔ بیڈ کے کنارے پر  
پھینک کر بالوں میں ہاتھ چلا کر۔۔۔ رمشہ کے سامنے دھپ سے بیٹھا۔۔۔ رمشہ  
نے حلق تر کیا مگر نظر نہیں اٹھائی۔۔۔

کچھ زیادہ ہی شرم نہیں آرہی آج تمہیں "وہ اسکا چہرہ اوپر کرتا بولا۔۔۔

رمشہ میں کچھ بولنے کی ہمت نہیں تھی البتہ لبوں کے کناروں میں شر ملی  
مسکان ضرور تھی۔۔۔

زین نے اسکے سچے سنوارے وجود کو۔۔۔ سرہانے والے انداز میں دیکھا۔  
"بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔"

بس پیاری "بے ساختہ رمشہ نے آنکھیں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا زین نے اپنی  
ہنسی روکی۔۔۔

ہاں بس پیاری اب اتنی بھی حور پری نہیں تھی تم جو تمہیں لگ رہا ہے  
تمہارے بالوں سے شروع کروں گا اور پاؤں کی ایڑھی تک تعریفوں کے  
پل باندھ دوں گا "وہ بولا اور اسکا ہاتھ بھی پکڑ لیا تھا رمشہ نے اسکی جانب  
دیکھا اور اپنا ہاتھ اس سے چھڑا لیا۔۔۔

آف اتنا غصہ وہ بھی صرف۔۔۔ ایک تعریف پر "زین۔۔۔ نے شرارتی  
نظروں سے اسے گھورا۔۔۔

یہ کسی بھی دولہن کا حق ہے۔۔ کہ اسکی سر سے پاؤں تک تعریف کی جائے  
۔۔ "رمشہ نے جیسے پتے کی بات بتائی۔۔۔

اگر تم میں صبر نہیں تو۔۔ سر سے پاؤں تک تعریف شروع کر دیتا ہوں "وہ  
گھیری نظروں سے دیکھتا اسکا چہرہ سرخ کر گیا تھا۔۔  
رمشہ نے سٹیٹا کر نظریں پھیر لیں۔۔

اب کروان نظروں کا مقابلہ "وہ اسکا چہرہ اپنے نزدیک کرتا بولا  
وہ۔۔ وہ میری منہ دیکھائی "اس سے پہلے وہ واقعی اسکے اوسان خطا کرتا وہ  
جلدی سے بولی۔۔۔

اب یہ منہ دیکھائی کہاں سے آگئی "زین بد مزہ ہوا۔۔  
میں نے تو کچھ نہیں لیا "وہ صاف مکرہ۔۔ رمشہ کی آنکھیں باہر کو ابل پڑیں  
۔۔۔

میرے لیے منہ دیکھائی نہیں لی "وہ ایک دم غصے سے بولی۔

زین کا قہقہہ نکلا۔۔۔ کبھی وہ شرم سے دھری ہو رہی تھی تو کبھی لڑنے کو تیار  
 --- زین نے ایک دم اسے اپنی جانب کھینچا اور رمشہ اسکی بانہوں میں آسما  
 ---

زین نے کرتے کی جیب سے۔۔۔ ایک چین نکالی۔۔۔ جس میں دل بنا ہوا بنا  
 تھا۔۔۔ جس پر اسکا نام لکھا ہوا تھا۔۔۔ اس نے وہ چین پیار سے اس کی گردن  
 میں باندھی اور اس کی گردن کو چھو کر اپنا پہلا لمس بخشا۔۔۔ رمشہ کی پلکیں  
 جھکی جا رہیں تھیں۔۔۔

پیارا ہے "وہ مدھم لہجے میں بولی۔۔۔

تم سے کم "وہ بولا۔۔۔ اور نرمی سے اسکے چہرے پر جھک گیا۔۔۔۔  
 دونوں کے دل دھڑک اٹھے۔۔۔ لمس کی نرمی رمشہ کو اسکا کرتا سختی سے  
 جکڑنے پر مجبور کر گئی۔۔۔۔

جبکہ زین کی گستاخیاں جیسے بڑھنے لگیں۔۔۔

رمشہ نے اسے روکنا چاہا مگر ایسا سماں تھا کہ وہ خود بھی نہ روک پائی۔۔۔۔

کوئی بہت طوفانی عشق تو نہیں مجھے تم سے۔۔۔ مگر اچھی لگتی ہو۔۔ میں جانتا ہوں یہ اچھا لگنا جلد محبت میں بدل جائے گا۔۔ "وہ اسکی جھکی جھکی پلکوں پر پیار کرتا بولا۔۔۔۔

تو رمشہ نے خود سپردگی سی دے دی۔۔ اور زین سب بند توڑتا چلا گیا۔۔ اس کے ہر انداز میں رمشہ کے لیے عزت احترام۔۔ نرمی محبت تھی۔۔۔ جیسے وہ بہت نازک ہو۔۔۔ بے دردی سے چھونے سے اسے نقصان نہ پہنچ جائے۔۔۔

تبھی وہ بے حد نرمی سے۔۔ اسے اپنی محبت کی برسات میں بھگونے لگا۔۔۔

کہاں جا رہے ہیں آپ اس وقت "زیمیل نے حیرانگی سے اسکی طرف دیکھا۔۔ ایک ضروری کام ہے۔۔ صرف آدھے گھنٹے میں پورا کر کے تمہاری جان کو لڑتا ہوں "وہ ونک دیتا بولا۔۔۔۔

زیمیل نے نفی میں سر ہلایا۔۔

کیسے بے حیائی سے سب بول دیتا تھا ہر بات۔۔۔

"میرا مطلب تھا یہ کوئی وقت ہے کہیں جانے کا

مجھے پتہ ہے میری جان تم مس کرو گی میں کہہ رہا ہوں نہ تم نے سونا نہیں

ہے آج جشن کی رات ہے۔۔ کیونکہ اب سے ہمارے بیچ۔۔۔

سالار پلیز کتنے بے حیائیاں آپ "وہ اپنا چہرہ چھپاتی بولی جبکہ اس نے جھک کر

اسکی پیشانی چوم لی۔۔۔۔

اب اچھے سے شرم لو آدھے گھنٹے بعد تمہیں اسکا بھی موقع نہیں ملے گا۔۔"

وہ دانت نکالتا بولا۔۔۔

آف "زیمیل کو خود پر ترس آنے لگا۔۔

سالار البتہ ہنستا ہوا بائے کہہ کر باہر نکل گیا۔۔۔

-----



وہ ایک ٹوٹے پھوٹے گھر کے سامنے گاڑی روکے کافی دیر سے کھڑا تھا ہاں  
زیمیل سے آدھے گھنٹے کا کہہ کر آیا تھا مگر وہ جانتا تھا اس سے زیادہ وقت ہو چکا  
ہو گا۔۔۔

فیروز کچھ دیر تو انتظار کرتا رہا کہ شاید وہ خود اندر جائے مگر جب اس کے قدم  
نہیں اٹھے تو فیروز نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔۔ وہ جیسے ہوش میں آیا تھا  
۔۔۔

آپ نے اندر نہیں جانا۔۔۔ نہیں جانا چاہتے تو خود کو مجبور مت کریں "وہ بولا  
۔۔۔

یار دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ اس ماں کو۔۔۔ جو اپنے بچے کو بیچ دے "وہ بالوں  
میں ہاتھ پھیر کر گھیری سانس لے کر بولا۔۔۔

کیا میں آپ کے ساتھ چلوں "اسنے پوچھا تو سالار نے نفی میں سر ہلایا اور۔۔۔ وہ  
اس لکڑی کے کھلے دروازے میں داخل ہو گیا۔۔۔

ایک صحن میں بہت ساری چارپائیاں تھیں اور۔۔۔ بے شمار لوگ اسپر سو رہے تھے ایک چارپائی پر دو دو بچے زمینوں پر پڑے تھے اسنے یہاں سے نگاہ ہٹائی

سمجھ نہیں آیا یہاں وہ۔۔۔ جنھیں ڈھونڈنے آیا ہے وہ کہاں ہو گے۔۔۔  
تبھی اسکی نظر پورے گھر میں موجود صرف ایک کمرے پر پڑی جس میں روشنی تھی وہ اس کمرے کی جانب چل دیا۔  
اور اسنے جھانک کر اندر دیکھا۔

ایک عورت بے حال سی رو رہی تھی جبکہ۔۔۔۔  
اسکے ساتھ اسکا باپ بیٹھا تھا۔۔۔ ہاں وہ باپ شاید اصل۔۔۔۔ باپ  
وہ چند لمھے دیکھتا رہا اور۔۔۔۔ پھر۔۔۔۔ اسنے دروازہ بجایا۔۔  
دونوں نے دروازے کی جانب دیکھا۔۔ آنکھیں حیرت سے پھٹ گئی۔۔  
سالار کی شکل بالکل سپاٹ تھی۔۔۔  
دونوں کو یقین نہیں آیا۔۔۔ کہ وہ انکے پاس تھا۔۔۔ انکے پاس ن

انکا بیٹا انکے پاس تھا جسے وہ لالچ میں بیچ چکے تھے۔۔ جس کی صورت اپنا قرضہ اتر اٹھا۔۔۔

سالار خاموش کھڑا رہا وہ عورت چلاتی ہوئی اٹھی اور سالار کے سینے سے لگ گئی۔۔

اسکی بے یقین چنچیں۔۔۔ شاید وہاں سب کو جگا گئیں۔۔۔

سالار نے ایک پل کو ناگواری سے یہ منظر دیکھا اور پھر اس انجان لمس کو۔۔

جو اس وقت اسکے وجود سے چسپٹا تھا اسے مدیہ یاد آگئی۔۔ درحقیقت وہ ہی

اسکی ماں تھی بھلے اسنے اسے جنم دیا تھا یہ نہیں۔۔۔

سالار۔۔۔ نے اس عورت کو خود سے دور کیا۔۔۔

اسکا باپ اسکے سامنے آیا۔۔

میرا بیٹا واپس آگیا۔۔

وہ روتے میں بولے۔۔

سالار سمجھ نہیں سکا اپنے حقیقی ماں باپ سے مل کر وہ کیوں پتھر کی طرح ہو گیا تھا گویا کوئی جزبہ نہیں اٹھ رہا تھا۔۔۔ خیر سمجھنے والی کوئی بات بھی نہیں تھی اس میں

سالار مرتضیٰ نام ہے میرا "اسنے جتایا۔۔۔

سوچ کر آیا تھا بس یہ دیکھنے کہ۔۔ ایک لالچی۔۔ باپ کو تو دیکھ لیا۔۔ اس لالچی ماں کو بھی دیکھ او۔۔ جس نے اپنی اولاد کو پیسے کے لئے بیچ دیا۔۔ کتنا خوش ہیں وہ۔۔ ایک انسان کی پوری زندگی میں خلا بھر کر۔۔۔ کہ وہ ہنسی قہقہے۔۔ غم کسی بھی لمحے میں اپنی حقیقت یاد کر کے۔۔ گھبرا سا جائے ایک انسان کو خالی کر دینے والے لوگ کیسے دیکھتے ہیں دیکھ کر افسوس ہوا۔۔ کہ رشتوں کی نہ قدری انسان کو۔۔ کہاں پھینک دیتی ہے "سپاٹ لہجے میں اسنے ان دونوں کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

بیٹا ہمیں معاف کر دو پیسے نے ہمیں اندھا کر دیا تھا۔۔۔۔۔" وہ عورت جو کہنے کو اسکی ماں تھی آگے بڑھ کر بولی۔۔ اور سالار کے چہرے پر اپنا ہاتھ رکھنا چاہا مگر سالار۔۔۔۔۔ نے اسے دور جھٹک دیا عجیب احساسات تھے اسکے اندر۔۔۔ وہ بھولنے کی یہ سب کوشش کرتا تو حقیقت جھٹلانہ پاتا۔۔۔ یاد اتارو۔۔ سب ایکدم جیسے ختم ہو جاتا۔۔۔۔۔ وہ خود کو خود ہی سمجھ نہیں پارہا تھا اسے سکون چاہیے تھا۔۔۔ اس بات نے اسے لاکھ خوش رہنے کی کوشش کے باوجود بار بار پیچھے لاٹچا تھا۔۔۔۔۔

اسنے اس عورت کو دور جھٹکا۔۔

اس وقت بھی پیسے کی ہی ضرورت ہے تبھی۔۔۔ آپ دونوں کو میرے یہاں آنے کی خوشی ہوئی ہے۔۔۔ میں بچا نہیں ہوں میرے پاس سب کچھ ہے۔۔۔ مگر زندگی میں یہ دو بھیانک چہرے کبھی بھول نہیں سکتا۔۔۔۔۔ اسنے جیب سے۔۔۔ چیک بک نکالی۔۔۔۔۔

اور اسپر

-- وہ خود بھی نہیں جانتا تھا اسنے کتنی بڑی رقم لکھ دی۔۔ تھی وہ لکھ کر اسنے

ان دونوں کے منہ پر دے ماری۔۔۔

آج مجھے پیدا کرنے کا حساب بھی پورا ہوا۔۔۔

اب کم از کم کبھی مجھے کھڑے ہو کر یہ مت کہنا کہ میں تمہارا بیٹا۔ ہوں

----

یہ کافی ہیں تم دنوں کی زندگی کے لیے "وہ چیک ہوا میں اچھا کر۔۔ وہ  
سپاٹ لہجے میں بولا اور جن قدموں سے وہ آیا تھا انھیں سے واپس پلٹ گیا

----

پیچھے وہ دونوں اسکی پیٹ دیکھتے رہ گئے۔۔۔۔

زندگی کے اس موڑ پر۔۔۔۔ پیسے کی حوس۔۔۔۔ نے جہاں ان دونوں کو پھیکا

تھا جو سانپ کی طرح اپنی اولاد کو بھی نگل گئے تھے آج وہ اپنی پیدائش کا

قرض بھی اتار گیا تھا۔۔۔۔

مگر ان دونوں میں ہمت نہیں تھی جھک کر وہ رقم اٹھا لیتے کوئی اگر زبان اور  
دل ہی بات پوچھتا تو انھیں وہ چاہیے تھا۔۔۔

سالار چاہیے تھا۔۔ بیٹا چاہیے تھا۔۔۔۔۔

جو شاید کبھی انھیں نہ ملتا۔۔۔۔۔

انکی عمر۔۔ حالات اور وقت نے۔۔ سنگین غلطی کا احساس ان دونوں کے دل

میں ایسا گاڑ دیا تھا کہ شاید دونوں ہی گویا زندگی۔۔۔

سکون سے گزار پاتے

-----  
Zubi Novels Zone

وہ باہر نکلا۔۔ اور سیدھا گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

فیروز نے اس سے بات کرنا چاہی مگر سالار نے سر نفی میں ہلا دیا۔۔۔۔۔

گھر چلو۔۔۔ "وہ بولا۔۔۔ فیروز پر جیسے حیرت کا پہاڑ ٹوٹا۔۔۔

اسکا لہجہ بھیگا ہوا تھا

-- فیروز شاید اسکی فیلنگز تک پہنچ نہیں سکتا تھا۔۔ جو بات اسے اندر سے  
کاٹ رہی تھی۔۔ اسکی عزت اسکی انا غیرت سب مٹی ہو گیا تھا۔۔ شاید  
کبھی وہ خود میں سے اس خلش کو نکال پاتا۔۔

فیروز نے گاڑی گھر کی جانب بڑھادی  
سارے راستے وہ کچھ نہیں بولا۔۔۔۔

گاڑی روکی تو وہ باہر نکلا۔۔۔

فیروز بھی جلدی سے نکلا۔۔

سالار اس سے پہلے آگے بڑھتا کہ رک گیا وہ اسکا منتظر تھا سالار نے ایک نگاہ  
اسپر ڈالی اور۔۔ مسکرا دیا اسکے بالوں میں ہاتھ چلا کر بکھیر دیے  
یار گھر جاؤ ورنہ گیسٹ روم کھلوادیتا ہوں "اسنے کہا۔۔ تو فیروز کچھ نہیں  
بولا۔۔

ایک قدم آگے بڑھا اور اسکے گلے لگ گیا۔۔

سالار پہلے حیران ہوا یہ حرکت اسنے پہلے کبھی نہیں کی تھی۔۔۔



جو گزر گیا۔۔۔ اسے بھول جائیں۔۔۔ آج سارے حساب برابر ہو گئے۔۔۔ "وہ بس اتنا ہی بولا۔۔۔ سالار معمولی سا مسکرا دیا۔۔۔ سر ہلا کر اسکو خود سے جدا کیا اور گال تھپک کر اندر بڑھ گیا۔۔۔ وہ اندر آیا۔۔۔ تو سامنے ہی مرتضیٰ کو کھڑا دیکھا۔۔۔ وہ چونکا۔۔۔ اور پھر ادھر ادھر نگاہ گھمائی تو کچن کی اوٹ میں۔۔۔ زبیل کا سرخ آنچل دیکھائی دیا۔۔۔ یہ آج مرے گی مجھ سے "وہ منہ میں بڑبڑایا۔۔۔ کہاں گئے تھے تم "مرتضیٰ نے سختی سے پوچھا۔۔۔ سالار جو دونوں پوکٹس میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا ہاتھ باہر نکال لیے۔۔۔ اہممم ایک کام تھا آپ کیوں جاگ رہے ہیں ماما نے باہر نکال دیا کیا "اسنے آنکھ دبائی

شیٹ آپ سچ بتاؤ "مرتضیٰ بنا لحاظ کے بولے۔۔۔

سالار کا منہ بنا۔۔۔

یاراب میں بھی باپ بننے والا ہوں قسم ہے مجھے بھی۔۔ آپ سے زیادہ سخت  
 باپ نہ بنا تو نام سالار نہیں۔۔ پر وقت پولیس والے بنے رہتے ہیں "وہ۔۔  
 اپنے اندر ساری کیفیت چھپاتا اپنی ٹون میں چیر کر بولا۔۔۔  
 سالار مرتضیٰ آنکھوں سے آنکھیں ملا کر بات کرو گے تو جو بول رہے ہومان  
 جاؤ گا "مرتضیٰ بولے۔۔ تو سالار نے سانس چھوڑ دیا۔۔ ساری ہمتیں جو  
 مجتمع کر کے وہ۔۔ نارمل ہونے کی ایکٹینگ کر رہا تھا۔۔۔  
 اسنے سر جھکا لیا۔۔  
 مرتضیٰ صاحب کا دم ہی نکل گیا۔ وہ جانتے تھے ایسی بہت سی نگاہیں آئیں گی  
 جس میں انھیں اسکو سنبھالنا ہو گا۔۔۔ وہ آگے بڑھے۔۔۔  
 یار کیا پریشانی ہے "وہ بے چین ہو گئے۔۔ وہ بیٹا جو خود باپ بننے والا تھا۔۔۔  
 کیسے وہ۔۔ انکے سامنے سر جھکائے کھڑا تھا۔۔۔  
 انھوں نے سالار کو تھا ماثانوں سے۔۔ اسکی آنکھوں میں سرخی تھی۔۔

یار "مر ترضی پریشان دیکھائی دینے لگے۔۔۔ وہ فیل ہو جانے والے  
 دلبر داشتہ بچے کی طرح زمین کو گھور رہا تھا۔۔۔

میں۔۔۔ قرض چکا آیا ہوں۔۔۔ آج سارے حساب برابر کر دیے۔۔۔ اب  
 "کوئی یہ نہیں کہے گا سالار کو ان دونوں نے پیدا کیا۔۔۔

"کون کہہ رہا ہے یار۔۔۔ مجھے بتاؤ ٹانگیں توڑ دوں گا میں ان کی  
 یہ کہتا ہے "اسنے جیسے اپنے ہی دل کی شکایت کی۔۔۔ اور یہاں زیمیل ایک بار  
 پھر ہار گئی۔۔۔

وہ تو کبھی سمجھ ہی نہیں سکی اسے کہ وہ کیا محسوس کرتا ہے۔۔۔

بس اپنا آپ اس کے حوالے کر دیا۔۔۔ وہ سمیٹ لیتا تھا اسکے آگے ڈھال بن  
 جاتا تھا۔ مگر زیمیل۔۔۔ پھر سے ہار گئی تھی۔۔۔

وہ اسے سمیٹ نہیں سکی۔۔۔ وہ بت بنی کھڑی تھی۔۔۔

مر ترضی کا دم نکلنے کو تھا۔۔۔

وہ اسے سینے میں بھینچ گئے اور۔۔۔ سالار انکے سینے میں چھپ گیا۔۔۔

بلکل 3 سال کے بچے لگ رہے ہو "مدیہا جوان دونوں کے پیچھے ہی کھڑی  
تھی اسکی کمر پر ہاتھ رکھتی پیار سے بولی۔۔  
سالار باپ سے الگ ہوا یہ لمس اور وہ لمس دونوں میں بہت فرق تھا۔ اسنے  
اپنی آنکھیں صاف کیں  
مگر میں تیس سال کا ہوں "وہ ہنس دیا۔۔۔  
جوان ہو۔۔ خوبصورت ہو۔۔ کیونکہ تم میرے بیٹے ہو۔۔ "مدیہانے  
شرارت سے کہا۔۔  
وہ ہنس دیا۔۔۔۔  
انکے بھلانے پر۔۔ وہ بچپن میں بھی اسے ایسے کہتی تھی۔۔  
تم خوبصورت ہو کیونکہ تم میرے بیٹے ہو۔۔۔۔  
اور وہ چوڑا ہو جاتا تھا۔۔۔۔  
اسنے ماں کو گلے لگا لیا۔۔۔  
مدیہانے اسکے ہاتھ چوم لیے۔۔۔

میرا بیٹا "وہ بولیں۔۔۔۔

"باقی سب باپ پر گئے ہیں ایکدم گھوچو

واٹ "مر تضحیٰ نے تر چھی نظریں ڈالیں۔۔۔۔

انکے ساتھ مل کر میری برائی نکالنے کی ضرورت نہیں "مر تضحیٰ بولے۔۔

مجھے ضرورت بھی نہیں آپکی "مدیہا نے بھی پٹاخ سے جواب دیا

جب بیٹے منہ نہیں لگائیں گے تب میں ہی یاد آؤگا "مر تضحیٰ نے سالار کے

سینے سے لگی مدیہا کو دیکھا۔۔

میرے بیٹے ایسے نہیں "مدیہا نے مان سے کہا۔۔۔

واہ یار "سالار محظوظ ہوا۔۔۔

میں بھی زیمیل سے ایسے ہی لڑوں گا۔۔ جب بوڑھا ہو جاؤگا "وہ دانت نکالتا

بولا۔۔۔۔۔ جیسے بہت پر جوش ہو۔۔

بیٹا عورتیں کرتیں ہیں مرد نہیں "مر تضحیٰ نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔

مرد اپنی من مانی کے لیے جو پیدا ہوئے ہیں "مدیہا تو سیدھی ہو گئی۔۔

سالار کا ہنس ہنس کر برا حال تھا۔۔۔

یار تھوڑی دیر اور لڑ لیں۔۔۔ مزہ آرہا ہے "وہ صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

کیوں ہم پاگل ہیں "مرتضیٰ بولے۔۔۔

"یہ یہ۔۔۔ اب سمجھ آگئی مجھے مرد ہی عورت سے زیادہ پیار کرتا ہے

سراسر جھوٹ "مدیہا نے منہ ہی موڑ لیا۔۔۔

ڈیڈ انڈا ٹریکٹ موم کہہ رہی ہیں وہ آپ سے زیادہ پیار کرتی ہیں "وہ آنکھیں

گھما کر بولا ان دونوں کی بھی تو صلح کرانی تھی۔۔۔

وہ تو میں جانتا ہوں "مرتضیٰ خوش ہوئے۔۔۔

بس بکواس کرالو اس لڑکے سے "مدیہا اپنی جلد بازی پر شرمندہ سی ہوئیں

"اچھا یار اب ناراضگی کو بائیکاٹ کرو کمرہ انتظار کر رہا ہے

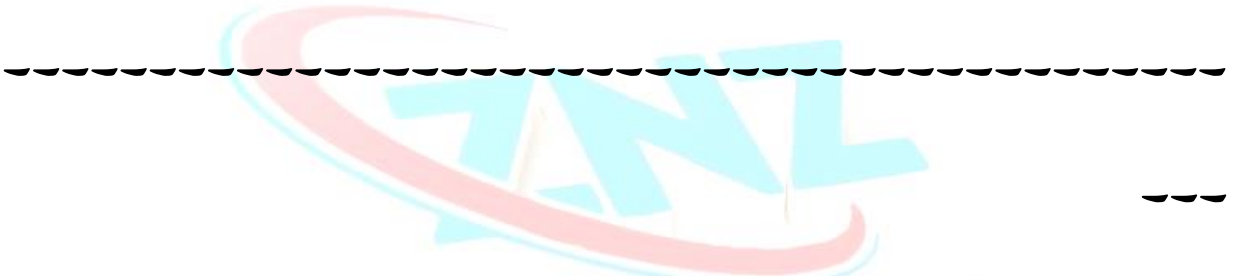
بے شرم بد لحاظ "مدیہا کو تو غصہ ہی آیا اسکی فضولیات پر اسکی کمر پر تھپڑ مارا

۔۔۔ جبکہ وہ ہنسا۔۔۔

بابا معافی مانگ لینا۔ "وہ آنکھ مارتا بولا۔۔۔

تو مرتضیٰ نے مسکرا کر مدیحا کو دیکھا مدیحا اپنی مسکراہٹ۔۔۔ سیمٹتیں۔۔۔  
وہاں سے ہٹ گئیں۔۔۔۔

جبکہ مرتضیٰ نے۔۔۔ شکر کا سانس بھال کیا۔۔۔ اور سیڑھیاں چڑھتے سالار کو  
۔۔۔ دیکھا۔۔۔ جو جانتا تھا زیمیل کچن میں ہے۔۔۔



رات کا ایک بڑا حصہ گزر گیا تھا۔۔۔ وہ تھی کمرے میں نہیں آرہی تھی سالار  
پر سکون تھا۔۔۔ زیمیل کا منتظر تھا۔۔۔ اور نیند الگ آرہی تھی۔۔۔۔  
تبھی اسکی آنکھ لگ گئی۔۔۔ زیمیل فجر کی اذانوں کے وقت کمرے میں آئی۔۔۔  
تو وہ تکیوں کو بانہوں میں بھینچے سو رہا تھا۔۔۔  
زیمیل اسکے پاس آکر بیٹھ گئی۔۔۔ اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔۔۔۔

پیار کرنا نہیں آتا مجھے سالار۔۔۔ آپکو پڑھنا نہیں آتا۔۔۔ آج میں خود سے  
بہت شرمندہ ہوں۔۔۔ بہت "اسکی آواز بھیگ گئی۔۔۔  
اسنے جھک کر۔۔۔ سالار کی پیشانی پر لمس چھوڑا اور جلدی سے دور ہو گئی وہ  
گھیری نیند میں تھا۔۔۔  
زیمیل نے اسکی بانہوں سے تکیے آزاد کیے اور بلنکٹ اٹھا کر وہ خود اسکے بازوؤں  
میں لیٹ گئی۔۔۔  
جہاں سکون تھا چین تھا۔۔۔ جیسے دنیا کی ہر تھکاوٹ اس حفاظت میں آکر۔۔۔  
ختم ہو جاتی تھی۔۔۔ سالار نے اسے نیند میں ہی قریب کر لیا۔۔۔  
میں کب سے ویٹ کر رہا تھا میری نائٹ سپوئل کی ہے تم نے سزا ملے گی  
تمہیں "گھیری نیند میں وہ بڑبڑایا۔۔۔  
زیمیل نے اسکی گردن میں ہاتھ ڈالا۔۔۔ اور اسکے بالوں میں پھر سے انگلیاں  
چلانے لگی۔۔۔  
منظور ہے "وہ مدھم لہجے میں بولی۔۔۔ اور آنکھیں موند لیں



چند سالوں بعد

نوٹ بک پر تیز تیز لکیریں مار کر۔۔۔ اسنے سراٹھایا۔۔۔ تو حسین آنکھوں  
میں موٹے موٹے آنسو تھے وجہ حیدر صاحب تھا۔۔۔  
جو سکول کی سب لڑکیوں سے دوستی کرتا تھا۔۔۔  
جبکہ لائبہ کو لگتا تھا۔۔۔ اسے صرف اسکا دوست ہونا چاہیے۔۔۔  
وہ کیوں کسی سے دوستی کرتا ہے۔۔۔  
وہ سالار انکل سے اس بات پر پیٹتا بھی تھا پھر بھی ویسا ہی رہتا تھا۔۔۔  
اسنے اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔ اور اسکے سفید پھولے پھلے گالوں میں چیری  
سی گھل گئی۔۔۔  
یعنی سرخی پھیل گئی۔۔۔

لائبہ تم رو رہی ہو" نور نے اسکی طرف دیکھا چھٹی ہو گئی تھی وہ اسے لینے آئی تھی منہا بھی ساتھ تھی۔۔۔

دونوں نے لائبہ کو روتے دیکھا تو جلدی سے کلاس میں آئیں وہ۔۔ میٹرک کی سٹوڈنٹس تھیں جبکہ لائبہ نائنٹھ کلاس میں اور حیدر اور زریاب دونوں نائنٹھ کلاس میں تھے دونوں ٹو سنز تھے۔۔۔

زریاب کافی موٹا تازہ تھا کیونکہ وہ ماما زبوائے تھے جبکہ حیدر۔۔۔ سالار مرتضیٰ کی کاپی نہیں تھا۔۔۔

کیونکہ سالار مانتا ہی نہیں تھا کہ وہ خلائی مخلوق ہے جبکہ حیدر کو وہ بس یہ ہی کہتا تھا کہ میرے گھر چلائی مخلوق پیدا ہوئی ہے۔۔۔

جبکہ دیکھنے میں وہ اپنے باپ سے بھی کہیں زیادہ خوبصورت تھا۔۔۔۔۔

آپی۔۔۔ حیدر آج بھی مصباح کا ہاتھ پڑھ رہا تھا اور جب ہم گئے انکے پاس۔۔۔ تو انھوں نے ہمیں جھڑک دیا "اسکی آنکھیں پھر سے بھر گئیں۔۔۔ اور موڑے موڑے آنسو گیرتے رہے

نور نے نفی میں سر ہال کر اسے گلے سے لگالیا۔۔

یہ حیدر دو ہفتے سے تایا جان سے پیٹا نہیں ہے جب یہ پیٹے گا تب اسکو سکون ملے گا۔۔ "نور اور منہا بھی غصے سے بولی۔ تو۔۔ زریاب آگیا

آپی ڈرائیور آگیا ہے یار بھوک لگ رہی ہے مجھے "وہ بولا تو وہ تینوں ہنس دیں

۔۔ روتے میں ہنسنے کا منظر لائے کے چہرے پر بکھر گیا۔۔۔۔

جو اتنا دلکش تھا کہ سب ٹھہر کر دیکھتے۔۔۔

حالانکہ مجھے لگتا ہے اس موٹے نے ساری کینٹین کھائی ہے "منہا نے اس

گول گپے کے گال کھینچے۔۔۔

حیدر کہاں ہے "نور کو یاد آیا۔۔۔

" بھیا تو۔۔ اوپر ہیں ابھی۔۔۔ وہ ایک کی لڑکیوں کے ہاتھ دیکھ رہے ہیں

" استغفار۔۔ آج تو یوں ہی چلو اسے چھوڑ کر بس

نور غصے اور خفگی سے بولی اور سب وہاں سے۔۔ جانے لگے کیونکہ باہر  
روشانے اور رضا بھی اپنے بیگ لیے کھڑے ان دونوں کا ویٹ کر رہے تھے

----

نور نے اپنے بھائی کو گود میں اٹھالیا۔ جبکہ روشانے کو  
۔۔ منہانے۔۔ کیونکہ وہ سب سے چھوٹی تھی۔۔ ابھی تھری کلاس میں  
تھی۔۔۔ اور بیگ کے وزن سے تھک گئی تھی۔۔  
مگر "لائبہ نے نفی کی وہ کیسے اسے چھوڑ کر جاتی  
۔ پھر انکل اسکو مارتے۔۔

میں لاتی ہوں نہ اسکو" وہ کہہ کر یونیفارم میں بھاگتی ہوئی بڑی پیاری لگی تھی

--

وہ سب اب ان دونوں کا ویٹ کرنے لگے۔۔۔  
لائبہ جلدی سے اوپر بھاگی۔۔ اور کوریڈور سے گزر کر وہ۔۔ حیدر کی کلاس  
کے باہر آگئی۔۔۔

وہاں تو۔۔۔ لڑکیوں کا ڈھیر تھا۔۔۔۔  
لائبہ۔۔۔ کی آنکھوں میں پھر سے آنسو آگئے۔۔۔۔  
حیدر جو مسکرا کر۔۔۔ علیزے کا ہاتھ پڑھ رہا تھا ایک دم نگاہ لائبہ پر اٹھی۔۔۔ جس  
کی آنکھوں میں بے شمار آنسو تھے  
او تیری بیٹی۔۔۔ تو گیا آج او کے گریز بائے "وہ بیگ کاندھے پر ڈالتا ڈیسک پر  
سے اچھل کر لائبہ تک پہنچا۔۔۔  
اوہ میری ہنسی بنی۔۔۔ روکیوں رہی ہے دیکھو کیسے بیوقوف بنایا ہے میں نے  
ان سب کو "وہ اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑتا  
۔۔۔ دانت نکالتا بولا۔۔۔  
ہاتھ چھوڑیں میرا میں انکل کو شکایت لگاؤ گی آپ کی بات نہیں مانتے انکی "  
وہ۔۔۔ اپنا ہاتھ اس سے چھڑاتی  
غصے سے کہہ کر آگے بھاگ گئی

یار لائے۔۔ پلیر دیکھو سب کو شکایت لگانا سوائے ڈیڈ کے۔۔ میرا موڈ اچھا ہے مجھے جو تیاں نہیں کھانی یار پلیر "وہ بولا۔۔۔

بیگ دیں "لائے نے اچانک رک کر اس سے بیگ لیا۔۔۔

حیدر مسکرا دیا۔۔ اور اسکی گردن میں ہاتھ ڈال لیا۔۔۔

ہنی بنی تمہیں چاکلیٹ کھلاؤ گا۔۔۔ پیزا اور برگر بھی۔۔۔ "وہ اسکا گال کھینچتا بولا لائے تو خوش ہو گئی۔۔۔

اتنے میں ہی۔۔۔ اور میں پین کیک بناؤ آپکے لیے "وہ پوچھنے لگی

--

چڑیا جلادو گی تم "باپ والا انداز تھا اسکا بلکل۔۔۔

نہیں حیدر میں نے سچی میں سیکھ لیا ہے اب۔۔۔ میں اپنے گھر سے بنا کر لاؤ

"گی شام میں

تم ہمارے ساتھ چل رہی ہو۔۔۔ سمجھی "وہ گھور کر بولا۔۔۔

مگر دادوا کیلی ہوں گی نہ ماما بابا تو فرینڈ کی شادی میں آؤٹ آف سیٹی گئے ہیں " وہ دونوں سارے راستے باتیں کرتے ہوئے نیچے آرہے تھے واقعی افان انکل گھر نہیں ہاش ریلیف اب میں مزے سے انکی بانیگ لے کر گھوموگا اور خبردار جو تم نے کسی کو بتایا " ساتھ اسنے وارن بھی کیا۔۔۔  
لائیہ نے منہ بنایا۔۔۔

میں نے پہلے کبھی بتایا ہے " وہ پوچھنے لگی۔  
تبھی تو تم میری بیسٹ فرینڈ ہو " وہ مسکرایا۔  
مگر آپ الٹی سیدھی حرکتیں نہیں کریں گے ویکنگ نہیں کریں گے " وہ ساتھ وارن کرنے لگی

اچھا بابا " وہ جان چھڑانے کو بولا جبکہ دوستوں کے ساتھ رات ہائے وے پر جانے کا پلین تھا وہ بے حد ایکسائٹڈ تھا۔۔۔

لائیہ کو لے کر وہ جلدی سے گاڑی میں بیٹھا کبھی وہ دونوں اسکی جان کو لڑیں نور اور منہا

لائے کو وہ زبردستی اپنے ساتھ لڑ بھڑ کر لے آیا تھا جبکہ وہ ایک ہی بات کہہ رہی تھی دادوا کیلی ہوں گی مگر اسے آخر میں اسی کی ماننی تھی وہ سب گھر میں داخل ہوئے۔۔ اور زور و شور سے سلام کیا۔۔۔

حیدر کا دل کیا واپس ہی پلٹ جائے سامنے ہی اسکا باپ اس وقت اٹھا تھا ناشتہ کر رہا تھا اسکی چھترول بنا کسی وجہ سے ہی پکی تھی زریاب نے بیگ پھینکا اور سیدھا باپ کے سامنے چٹیر کھینچ کر بیٹھ گیا۔۔

یہ کیا ہا تھی بن رہے ہو تم۔۔۔۔ "سالار نے گھورا۔۔۔

زیمیل جو زریاب کے لیے۔۔ پراٹھا ڈال رہی تھی غصے سے مڑی

اتنی بار کہا ہے میں نے اس طرح مت ٹوکا کریں "وہ بڑ بڑایا نین اور آیت مسکرا دیں۔۔۔۔

ہائے دادی "حیدر مدیہا کے گلے لگا۔۔۔۔



ہیلو میری جان ویسے سلام کرتے ہیں "مدیہا نے ٹوکا تو۔۔۔ وہ سر ہلا گیا۔۔  
باپ کے سامنے کوئی الٹی سیدھی حرکت نہیں کرنا چاہتا تھا

---

لائبہ نے بھی سب کو سلام کیا۔۔ البتہ وہ جانے کے لیے بے چین تھی۔۔  
باقی سب اپنے اپنے رومز میں چلے گئے۔۔ اور رمشہ روشا نے کاہاتھ منہ  
دھلانے لے گی۔۔

حیدر چیئر کھینچ کر۔۔ باپ کے سامنے بیٹھا  
ہائے ڈیڈ "وہ بولا۔۔ اور ہاتھ کی مٹھی باپ کی طرف بڑھائی  
جس پر سالار نے مٹھی ماری

ہائے سن۔۔۔ واٹ اباوٹ ڈوڈے "وہ پوچھنے لگا۔۔  
اٹس گڈ از آلویز "وہ آنکھ دبا کر بولا۔۔۔

کوئی نیا کارنامہ "سالار نے زرا تشویش نظروں سے دیکھا جبکہ لائے مدیحا کو کہہ رہی تھی کہ ڈرائیور سے کہیں گھر چھوڑ دے حیدر کی غصیلی نظریں اسپر رکیں۔۔۔۔

لائے چپ ہو گئی۔۔

ارے جاؤ آگیا ہے ڈرائیور "مدیحا بولیں۔۔ حیدر نے مزید گھورا تو وہ نفی کر گئی۔۔۔۔

اور سالار کو سلام کرتی ٹیبل پر آ گئی۔۔

وسلام کیا کیا ہے اس کھوتے نے آج "وہ لائے کی طرف دیکھ کر پوچھنے لگا

۔۔۔

یہ اسکی دل کی خواہش تھی لائے اسکی بہو بنے۔۔ جو ابھی اسنے کسی سے شئیر نہیں کی تھی۔۔۔ بس وہ پسند تھی اسے حیدر کے لیے۔۔

وہ دونوں ساتھ اچھے لگتے تھے۔۔۔۔

کچھ بھی نہیں انکل "لائے ساری باتیں چھپا کر مسکرائی

لائبہ جھوٹ بول رہی ہے ڈیڈ۔۔۔ بھیا نے سکول کی سب لڑکیوں کے ہاتھ دیکھیں ہیں اور پتہ نہیں کیا کیا فالتو باتیں بتائیں۔۔۔ ہیں ہاتھی "حیدر ایکدم چیخا۔۔

میری جان یہ کھا۔۔۔ میں رات کو تمہارے لیے آٹسکریم لاؤگا "جلدی سے اسکے منہ میں سیب ٹھونسے اسنے گھور کر کہا سالار باپ تھا انکا۔۔۔ حیدر کو خاموشی سے گھور کر دیکھا۔۔۔ تبھی مرتضیٰ بھی سب بچوں کی آوازیں سن کر آگئے۔۔۔ اب انھوں نے آفس کو خیر باد کہہ دیا تھا کیونکہ سالار۔۔۔ اب آفس جاتا تھا۔۔۔ مگر کچھ لیٹ۔۔۔

کس کے ہاتھ پڑھیں ہیں "سالار نے بات وہیں سے شروع کی ڈیڈ میں نے نہیں پڑھے یار۔۔۔ "حیدر بولا۔۔۔ لائبہ تو سر جھکائے کھانے لگی

۔۔۔۔۔

اور ٹنشن الگ ہوئی۔۔۔

شیٹ آپ تمہیں کہا ہے نہ تم ایسی حرکتوں سے پرہیز کرو تمہیں سمجھ نہیں آتی "سالار نے اسکا کان پکڑا۔۔

یار بابا میری عزت ہے کوئی "وہ چیخا۔۔

جبکہ مرتضیٰ نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ مارا

"خبردار جو میرے بیٹے کو چھوا بھی

بابا سے آپ بگاڑ رہیں ہیں "سالار نے شکایت کی۔۔

تم بڑی سیدھی چیز ہو آئے بڑے

--

کھا میرا بیٹا اور میرا بھی ہاتھ پڑھنا دادی کا بھی "مرتضیٰ ہنسے جبکہ۔۔ لائے

بھی ہنس دی۔۔ سالار سے جان تو چھوٹی تھی۔۔

"موٹے تیرا قیمہ بناؤ گا میں

اور میں تمہارا "سالار نے انکھیں نکالیں۔۔

ہائے موم "باپ سے نظریں بچا کر اسنے ماں کا ہاتھ پکڑا اس سے پہلے وہ اسے  
چومتا سالار نے سیب اسکے ہاتھ پر مارا۔

"اپنی ولایت کا چومنا۔۔ چھوڑو اسے  
سالار حد کرتے ہیں "زیمیل تو شرمندہ سی ہوگی  
اس عمر میں بھی وہ فضول بولنے سے باز نہیں آتا تھا۔۔

"میں تو باہر سے لاؤ گا ایک پر نسیر  
اور میں تمہارے جیسے پرینس کے خوابوں میں پہنچ کر بھی اسے چھیت سکتا  
"ہوں تو زمین پر رہو

اب لڑنے مت پڑ جاو "مرتضیٰ نے تنگ آ کر کہا۔۔۔  
سالار اسے گھورتا ہوا اٹھ گیا جبکہ۔۔ حیدر مسکراتا رہا وہ جانتا تھا۔۔ وہ پیار بھی  
سب سے زیادہ اسی سے کرتا تھا۔۔۔

حیدر دادا کا ہاتھ پڑھ کر من گھڑت کہانیاں اب۔۔ اسے سنار ہاتھ جس پر۔۔  
مرتضیٰ ہنس رہے تھے بلکہ سب ہی

شام تک سب آجاتے اور اب۔۔۔ اسنے ایک ایک بندے کا ہاتھ پڑھنا تھا  
سوائے اپنے باپ کے جبکہ۔۔۔ افان کی گاڑی بھی اڑا کر لے جانی تھی

-----

مرتضیٰ نے ایک نظر سب پر ڈالی۔۔۔ بس کچھ دیر میں شام ڈھلتی اور۔۔۔  
سب انکے پرندے گھر لوٹ آتے۔۔۔  
خاندان صرف لفظوں میں وزن نہیں رکھتا تھا انھوں نے اس گھر کے ایک  
ایک پرندے۔۔۔ کو اس گھر سے ایسے باندھا تھا کہ کوئی بھی جدا نہ ہوتا۔۔۔  
وہ خوش تھے انکے چاروں بیٹے۔۔۔ اور اب انکے بچے بھی۔۔۔ اس گھر کی  
رونق بن چکے تھے۔۔۔ وہ مکمل تھے۔۔۔ ہر بری نظر سے دور اپنے گھر کو  
رکھنے کے خواہش مند تھے۔۔۔ اور جب تک سانسیں تھیں وہ اسی طرح  
حفاظت کرتے۔۔۔ اسی طرح۔۔۔

-----



! اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا  
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovelzone.com>

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا  
شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

[ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM](mailto:ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور ویس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں  
وہاں سب پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

<https://wa.me/923444499420>

<https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10>

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

<https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone>



